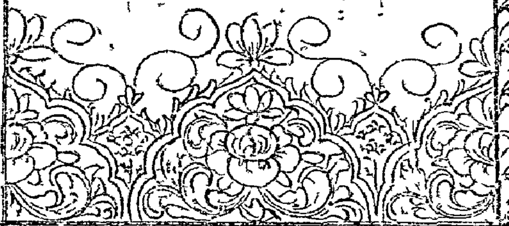
بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان تعالیٰ شانہ



بمطبع منشی نولکشور میں زیور طبع سے مزین مقبول جہان ہوا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف ثابت ہے واسطے اللہ کے کہ پروردگار عالمون کا ہے اور درود اور سلام نازل ہو جیو اوپر سردار
رسولون کے اور اُنکی سب آل اور اصحاب پر اور بعد حمد او صلوٰۃ کے فقیر حقیر جانی محمد اکبر ستودہ محمد ارزانی ظاہر
کرتا ہے اوپر عقل صداقت اشتمالے پڑھنے والون ان اوراق کے اور محو ندیمت والون اس مزے کے کہ بعد
تالیف کرنے حسب الحکم [illegible] زمرہ دوالا فراض کے مقصود زیادہ سب غرضون سے یہ امر ہوا کہ ایک کتاب بیچ ذکر کلیات کے
اسطور پر کہ حاوی ہو قوانین اور غیرہ قواعد دلنشین کے ہو لکھون لیکن فرصت نہ ملتی تھی اتفاقاً بعض دوست
صادق الاخلاص اور مخلص کثیر الاختصاص کہ نسخہ دیے اُنکا اللہ پاک اس سے تو نسخہ محمد بن احمود الحنیفی کے
پڑھنے مین میرے پاس مشتمل تھے اور وہ نسخہ نہایت اختصار اور لطافت مین ہے اور بنظر آسانی حفظ مقدمات کے یہ
اگر کہین کہ اُسکے مقابلے میں قانون شیخ رئیس کا کیا تو دقیق ہے اور تھوڑے یاردن فارسی خوان سے کہ اُسکی
عبارت سے بھی بہرہ ور تھے درخواست شرح کی کی پس بہ تمنا بتصریح کرنا اُسکا ضرور ہوا اور دو رچار پوستین گا
منہ آئینہ مطلب سے بتدریج امکان زنگ چھپا اور دور کیا ہر چند وہ نسخہ شرح مین بہت رکھتا ہے لیکن جناب
حکیم مطلق الیہ المرجع والمآب سے امید ہے کہ فائدہ اس شرح کا سب شرحون سے جامع زائد ہو وما توفیقی الا باللہ
اور جو بیچ شرح فوائد مرغوب اور دلائل مطلوب پر شامل ہے شرح القانوب نام اسکا رکھا گیا امید ہنا میت

سراسر ہدایت قبولیت بخشنے والے ہر ورق سے یہ ہے کہ مولف ذرہ کے مانند بیقدر کو کمال اعتبار بخش کر
عزیزمن بزرگ قدر کی نظروں مین مقبول کرے اپنے احسان اور کرم سے جان تو کہ اس رسالہ مین دس مقالے ہین

المقالۃ الاولی فی الامور الطبیعیۃ وہی تشتمل علی خمستہ فصول مقالہ پہلا ثابت ہو بیچ امور طبیعیہ کے یعنی
ان احکام کے کہ طرف طبیعت کے منسوب ہین اور تعریف ان امور کی جمہور حکما نے یون کی ہے کہ وہ امور ایسے
بنیادی ہین کہ وجود بدن کا انپر موقوف ہے اور قوام بدن کا اُنھین سے ہے اور اگر انمین سے ایک کا بھی
عدم فرض کرین بدن کو ہرگز وجود نہوگا اور وہ امور سات ہین ارکان امزجہ اخلاط اعضا ارواح قوی
افعال وجہ نسبت ان امور کی طرف طبیعت کی یہ ہے کہ بعضے ان مین سے یعنی ارکان اور امزجہ اور اخلاط
اور اعضا اور ارواح ذی طبیعت کی مادہ ہین اور بعضے یعنی امزجہ اور قوی صورت ذی طبیعت کی ہین اسلئے
سبب سے کہ امزجہ صورت اولے ہین اور قوی صورت ثانوی اور بعضے یعنی افعال غایت ذی طبیعت کی ہین
اور یہی وجہ نسبت کی ہوسکتی ہے کہ امور مذکورہ کو سوائے افعال کے جس طور سے کہ اوپر لکھا گیا مادہ اور صورت
خود طبیعت کی گئین اور چونکہ درمیان قوت اور فعل کے تعلق شدید ہے اطبا نے افعال کو امور طبیعیہ سے لاحق کیا
ورنہ حقیقت مین افعال تعریف امور طبیعیہ سے خارج ہین کما لایخفی اور طبیعت بموجب قول بقراط کے ایک قوت ہے
کہ مدبر بدن آدمی کی ہے اسکو شعور اور ارادہ نہین ہے اور مبدء حرکت اور سکون بدن کی ہے اور بموجب قول
افلاطون کے ایک قوت الٰہی ہے کہ اوپر مصالح بدن کے موکل ہے اور علامہ نے کہا کہ اصطلاح طب مین طبیعت کو
اوپر چار معنی کے اطلاق کرتے ہین ایک اوپر مزاج کے کہ بدن مین پایا جاتا ہے دوسرا اوپر ہیئت ترکیبی
بدن کے تیسرا اوپر قوت مدبرۂ بدن کے چوتھا اوپر حرکت نفس کے اور علامہ قرشی سے حکایت کرتے مین کہ
طبیعت وہ قوت ہے کہ اسکی شان سے ہے حفظ کمالات اُس جز کی کہ طبیعت اُسمین پائی جاتی ہے اور بعضون نے کہا ہے
کہ طبیعت مبدء اول بالذات ہے واسطے حرکت اور سکون اُس جسم کے کہ طبیعت اُس جسم مین ہے اور مراد مبدء سے وہ
چیز ہے کہ مسائل اور احکام اُس چیز پر موقوف ہون اور یہ مقالہ شامل ہے اوپر پانچ فصل کے **الفصل الاول فی الارکان**
والامزجۃ فصل پہلی ثابت ہو بیچ بیان رکن اور امزجہ کے اما الارکان فہی اجسام بسیطۃ ہی اجزاء اولیۃ لبدن الانسان
وغیرہ اما ارکان پس جسم ہین بسیط کہ اجزاے اولے ہین بدن آدمی کے اور غیر آدمی کے مولید ثلثہ سے یعنی حیوانات
ونباتات معادن وہی التی لایمکن ان تنقسم الی اجسام مختلفۃ الصور والطبائع اور ارکان اُنمین سے ہین کہ انقسام
انکا طرف اجسام مختلفۃ الصورۃ والطبائع کے ممکن نہین ہے یعنی جو رکن ارکان سے کہ صورتا و طبیعت مخصوص رکھتا

جب تک وہ بسیط ہو اُسی صورت او طبیعت مخصوصہ اپنی پر ہو بیچ کوئی جزو کے اُسکے اجزا سے اختیار اختلاف
نہین ہو جاننا چاہیے کہ لغت مین رکن جزو کو کہتے ہین اول ہو یا ثانوی جزو اولی مانند عناصر کے اور جزو ثانوی تو
اخلاط کے لیکن از روے اصطلاح کے رکن مخصوص ہو جزو اولی سے کہ اسکو ارکان اور عناصر اور اسطقس اور اصل اور
مادہ اور ہیولی کہتے ہین **فائدہ** جسم کو اس اعتبار سے کہ وہ مرکب بالفعل کا جزو ہو رکن کہتے ہین اور اس اعتبار سے
کہ انقلاب اور استحالہ ایک کا ساتھ دوسرے کے ہوتا ہو اصل کہتے ہین یعنی اجسام سے ہر ایک جسم گویا اصل ہو
اپنے غیر کا اور اس اعتبار سے کہ شروع ترکیب کی اس سے ہوتی ہو عنصر اور اس اعتبار سے کہ انتہا تحلیل کی اسی پر ہوتی ہو اسطقس
کہتے ہین اور معنی اسطقس کے لغت یونانی مین المستحیل الیہ الشی ہو اور اس اعتبار سے کہ وہ صورت متعلق کو بمعنی جمیع صورت
معین کے قبول کرتا ہو ہیولے اور اس اعتبار سے کہ وہ قابل صورت معین کو ہو مادہ کہتے ہین ایسا ہی لکھا ہو علامہ قرشی نے
بیچ شرح قانون کے لیکن جسم ایک جوہر ہو کہ ابعاد ثلثہ کو قبول کرے یعنی طول او عرض اور عمق کو اور وہ جسم مرکب ہو
ہیولے اور صورت سے اور بسیط کے کئی معنی مین ایک وہ کہ جزو نرکھتا ہو مانند نقطہ اور وحدت کے دوسرا وہ کہ اجسام
مختلفۃ الصور سے مرکب نہو مانند ارکان اور کواکب اور افلاک کے تیسرا وہ کہ جزو محسوس اسکا کل کے نام اور حد مین شریک ہو
مانند گوشت اور ہڈی وغیرہ کے اعضا بسیط سے چوتھا وہ کہ قلیل الاجزا ہو نسبت دوسرے کے مانند خلط کے کہ انکو
باوجود مرکب ہونیکے بسیط کہتے ہین اس سبب سے کہ وہ بنسبت باقی اعضاء مرکبہ کے قلیل الاجزا ہی **فائدہ** ارکان کو
بسیط کہتے ہین اس لحاظ سے کہ وہ جسم مختلف الصور والطبائع سے مرکب نہین ہین اس لحاظ سے کہ وہ مطلق مرکب نہین ہین
بلکہ وہ مرکب ہین لیکن اشیاء مختلف الحقائق سے اس سبب سے کہ ہر جسم بسیط مرکب ہو دو جوہر سے کہ وہ مختلف الحقائق ہین یا
ایک ہیولی اور دوسرا صورت جسمیہ اور اگر صورت نوعیہ کو بھی لحاظ کرین تین جوہر سے ترکیب ہوگی اور صورت
نوعیہ ہولے صورت جسمیہ کے بیچ اختلاف خواص کا اس سے ... پس جو تعریف بسیط ہونے کے خالی ہونا
حقائق مختلفہ سے کچھ دخل نہین ہو اور اگر ایسا ہوتا کوئی جسم بسیط نہوتا اسلیے کہ ہر جسم بسیط مین دو جوہر سے
ترکیب ہو جیسا کہ بیان کیا گیا اور جو کوئی جسم اس سے خالی نہین پس خالی ہونیکو جسکا حقائق مختلفہ سے دخل
نہین ہو دیکھی اربعۃ النار وہی حار و یابسۃ والہوا وہی حار رطب والماء وہی بارد رطب والارض وہی بارد و
یابسۃ اور ارکان چار ہین ایک رکن آگ ہو کہ گرم اور خشک ہو رکن دوسرا ہوا ہو کہ وہ گرم اور تر ہو رکن تیسرا
پانی کہ وہ سرد اور تر ہو رکن چوتھا زمین کہ وہ سرد اور خشک ہو اب جان تو کہ عناصر بعضے خفیف ہین اور بعضے ثقیل
اور ہر ایک خفیف اور ثقیل سے یا مطلق ہو یا مضاف جو خفیف مطلق ہو وہ آگ ہو اسی سبب سے طالب غایت بعید کو ہو

اور جانب محدب اُسکی جانب مقعر فلک قمر کو مماس ہی اور جو خفیف مضاف ہی ہوا ہی اسی سبب سے طالب جانب محیط کو ہی
اور محدب اُسکی مماس مقعر آگ ہی اور ہوا میں تین درجہ ہیں جیسا کہ کہا جاویگا اور جو ثقیل مطلق ہو زمین ہی اسی
سبب سے وہ طالب غایت مرکز کو ہی اور سب ارکان سے نیچی ہی اور ثقیل مضاف پانی ہی اسی سبب سے جہت مرکز کو
طالب ہی اور نیچے ہوا کے اور اوپر زمین کے واقع ہی اور ہر ایک عنصر کو ایک مکان سے مخصوص کیا ہی وہ مکان باعتبار
اُسکے مقتضائے طبع کے ہی ورنہ نسبت امور قاعدہ کے ایک عنصر دوسرے عنصر کے مکان میں وارد ہو سکتا ہی کمالا یخفی
معنی خفیف کے یہ ہیں کہ میل اُسکا بالطبع طرف محیط کے ہو اور ثقیل وہ ہی کہ بالطبع طرف مرکز کے مائل ہو اور محیط
مقعر فلک ہی اور مرکز نقطہ مفروضہ وسط زمین میں ہی کہ ہر جزو خاک کا بعد اُس نقطے سے برابر ہو **فائدہ**
ہر ایک عنصر میں دو کیفیت ہیں جیسا کہ کہا گیا اور تخصیص عنصر کی ساتھ دو کیفیت کے بحکم واہب العطیات کے ہی
و عقل اُسکی تعقل میں قاصر ہی اور حکما اسکو خواص صورت نوعیہ سے کہتے ہیں یعنی ہر صورت نوعیہ کو اُسکے خالق نے
ایسی خاصیت دی ہی کہ دو کیفیت اُسمیں پیدا ہوئی لیکن حکما واسطے اثبات کیفیات کے عناصر میں محتاج
استدلال کے ہوئے ہیں نہ اختصاص کیفیات میں لیکن دلیل اوپر حرارت اُس آگ کے کہ اپنے مکان میں ہی یہ ہی
کہ جو آگ ہمارے پاس ہی گرمی اُسکی ظاہر اور محسوس ہی باوجود اسکے کہ یہ مرکب ہی نہ بسیط پس بسیط بطریق اولے گرم ہوگی
اسلیے کہ وہ خالص ہی یعنی کسی سے ملی نہیں اور وہ اپنے مکان پر ہی اور اثر گرمی قوی کا جلانا اور خشک کرنا اور
پگھلانا ہی اور دلیل اوپر خشکی آگ کے دشواری سے قبول کرنا اُسکا اشکال کو ہی اسی سبب سے کہ اگر آگ نہ ہوتی تا مثل
پانی اور ہوا کے اشکال چھ پہلو اور چو پہلو وغیرہ آسانی سے قبول کرتی اور جو مخالف اسکی تھی اس سبب سے
کہ آگ سوائے شکل صنوبری کے اور کوئی شکل سے متشکل نہیں ہوتی اسی سبب سے تنور آگ سے بھرتا نہیں ہی
گوشے اُسکے طرف سے خالی رہتے ہیں اور دوسری دلیل یہ ہی کہ آگ اگر خشک نہ چاہیے کہ تر ہوا سوا اسکے کہ اگر اشکال کو
بسہولیت قبول کرے اُسکو تر کہتے ہیں ورنہ خشک اور درمیان ان دونوں کے کوئی واسطہ نہیں ہی پس آگ اگر
رطب ہوتی لکڑی تر جلد زیادہ جلتی خشک لکڑی سے اسلیے کہ استحالہ عنصر کا طرف عنصر موافق فی الکیفیہ کے بآسانی
ہوتا ہی اور جو ایسا نہیں ہی ویسا بھی نہیں اگر کوئی کہے کہ تر لکڑی میں برودت اسکی مانع سرعت استحالہ کی ہی
نہ رطوبت اُسکی ہم جواب دینگے کہ سوکھی لکڑی میں خشکی بھی چاہیے کہ مانع ہو پس دونوں لکڑی یعنی تر اور خشک
جلنے میں برابر ہوتی اور ایسا نہیں ہی اور دلیل تیسری یہ ہی کہ آگ اگر سرد اور تر ہوتی گرمی بہت اُسمیں نہ ہوتی
اس سبب سے کہ رطوبت افراط حرارت کو مانع ہوتی ہی اور ایسا اگر نہ ہوتا گرمی ہوا کی شدید معلوم ہوتی پس معلوم ہو

کہ ہوا میں رطوبت مانع ہوا افراط حرارت سے بخلاف آگ کے اور دلیل چوتھی یہ ہی کہ اگر آگ تر ہوتی جب سردی اسکو
پہنچتی اور اسکو سرد کرتی آگ پانی ہو جاتی اس سبب سے کہ استحالہ ایک عنصر کا اس دوسرے عنصر سے کہ کیفیت میں
مناسب ہو آسانی سے ہوتا ہی لیکن حال یہ ہی کہ آگ جب سرد ہوتی ہی مٹی ہو جاتی ہی جیسا کہ صاعقہ میں دیکھا جاتا ہی
اور صاعقہ ایک جسم ناری ہی کہ سرد ہو کر میل طرف زمین کے کرتی ہی پس ثابت ہوا کہ آگ گرم اور خشک ہی
اگر کوئی کہے کہ یہ آگ کہ یہاں ہی قبول تفرق اور اتصال کو آسانی سے کرتی ہی پس کیونکر ہوئی ہم کہینگے کہ
یہ امر ہمارے مقصد میں قدح نہیں کرتا ہی اس سبب سے کہ شاید آگ خالص کہ اپنے مکان میں ہی قبول نہ کرے
تفرق اور اتصال کو باسانی اور حال یہ ہی کہ یہ آگ مرکب ہوا سے ہی بھی شکل صنوبری اپنی باسانی نہیں چھوڑتی ہی
اور شاید بیچ اثبات ذات خشکی کے عدم قبول اشکال بسہولت کافی ہو اور عدم تفرق و اتصال اجزا کا
آسانی سے دلیل شدت یبوست کی ہو اور مقرر ہی کہ خشکی آگ کی ارض کی خشکی سے کمتر ہی پس ثابت ہوئی یہ بات
کہ آگ گرم اور خشک ہی جاننا چاہیے کہ آگ بتبعیت فلک کے کہ دائم الحرکت ہی ہمیشہ حرکت کرتی ہی لیکن دلیل اوپر
گرم ہونے ہوا کے یہ ہی کہ ہوا اگر سرد ہوتی ثقالت اور کثافت اسمین پائی جاتی اس سبب سے کہ برودت علت
ان دونوں کی ہی اور حال یہ ہی کہ ہوا ہلکی ہی اور لطیف اور مائل اور خفیف پانی کی اور مقرر ہی اوپر اور صفات
حرارت کو لازم ہین نہایت کار یہ ہی کہ گرمی اسکی بسبب رطوبت کے شدید نہیں ہی اور دلیل دوسری یہ ہی کہ
پانی جب زیادہ گرم ہوتا ہی ہوا ہو جاتا ہی باوجود اسکے کہ دونوں رطوبت میں شریک ہین اس سے معلوم ہوا کہ درمیان
ان دونوں کے مخالفت نہ تھی مگر حرارت میں پس جب حرارت پانی میں اثر کی اور برودت اسکی دور ہوئی صورت نوعیہ
پانی کی بدل کر صورت نوعیہ ہوا کی آگئی فائدہ ہوا باوجود گرمی کے سرد محسوس ہوتی ہی سبب اسکا یہ ہی
کہ یہ ہوا مرکب ہی اجزاے باردہ مائی اور ارضی سے اور دوسری وجہ یہ ہی کہ ہوا اگرچہ گرم ہی لیکن بہ نسبت ہمارے
بدنوں کے سرد ہی جیسا پانی نیمگرم نسبت گرم پانی کے سرد معلوم ہوتا ہی لہذا ہوا جب چلتی ہی زیادہ سرد معلوم ہوتی ہی
بسبب تبدل اجزاے ہوا کے یعنی جو اجزاے ہوا کے کہ بدن سے ملے ہین بسبب ملنے کے تھوڑی دیر مین بدن کی گرمی سے
گرم ہو جاتے ہین جب ہوا چلی وہ اجزا گرم شدہ علیحدہ ہوے انکی جگہ اور اجزا ہوا کے بدن سے ملے بہ نسبت ان
اجزا کے سرد ہین لیکن دلیل اوپر رطوبت ہوا کے باسانی قبول کرنا اشکال کا ہی اور رطوبت ہوا کی زیادہ ہی
رطوبت پانی سے اس سبب سے ہوا مین کچھ ممانعت نہین ہی یعنی حرکت جسم کی اسمین نہایت آسانی سے بدون مانع کے
ہوتی ہی بخلاف پانی کے اور ہوا کے چار درجہ مین ایک درجہ کہ پاس عنصر نار کا ہی وہ اوپر اپنی طبع کے ہی یعنی گرم اور تر

اس سبب سے کہ وہ بسیط ہے اور انتہا اس طبقے کی نیچے کی جانب وہان تک ہے کہ جہان تک دخان صعود کرتا ہے
اور بعد اس درجہ بسیط کے درجہ ہوائے دخانی کا ہے اور طبیعت اس طبقے کی گرم اور خشک ہے بسبب ملنے دخان کے
اور جاننا چاہیے نہایت درجہ تصاعد اکثر دخان کا پہلے درجے تک ہے اور کبھی بعض دخان قوی الحرارۃ و شدید الناریۃ
اس طبقے سے تجاوز کرکے اور طبقہ بسیط کو بھی قطع کرکے نار مین لاحق ہوتا ہے لیکن وہان ٹھہر نہین سکتا ہے
بعد پہونچنے کے کرۂ نار تک بسبب صدمہ حرکت دوریہ نار کے پھر لوٹتا ہے اور طبقۂ زمہریر سے بھی نیچے آتا ہے
اور سبب تولید ریاح کا ہوتا ہے جیسا بحث ریاح مین بعد ذکر اقالیم کے آویگا اور بعد درجۂ دخانی کے
درجہ ہوائے بخاری کا ہے اور نہایت صعود بخار کا یہان تک ہے اور یہ درجہ شدید البرودۃ اور مسمی بہ زمہریر ہے
اور پیدائش بدلی اور اولے کی یہان ہے اور وجہ برودت اس درجے کی منا ابخرۂ باردہ اور ارضی کا ہے اور اگرچہ
حرارت سبب تصعید ابخرہ کی ہے لیکن جبتک بخار اس درجے تک پہونچتا ہے وہ حرارت قاسرہ زائل ہوجاتی ہے
اور بخار مرتفع اپنی اصل پر رجوع کرکے ہوا کو سرد کرتا ہے اور جو حرارت انعکاسی آفتاب کی اس درجہ تک نہین پہونچتی
اور ابخرے ہمیشہ صعود کرتے ہین بالضرورت اس درجے مین لازم ہوتی ہے اور اسی درجے سے ابخرے باردہ ہبوط
یعنی نزول کرکے ہوائے ماتحت اپنی مین ملکر ہوا کو سرد کرتے ہین لہذا ہوائے نسیم مین گرمی محسوس ہوتی ہے بسبب
منع کرنے بدلی کے نزول ابخرے باردہ کو فائدہ اگر کوئی کہے کہ بخار نسبت دخان کے ہلکا ہے پس وجہ اوپر ہونے
طبقۂ دخانی کے کیا ہے ہم کہینگے اگرچہ دخان بہ نسبت بخار کے ثقیل ہے لیکن اجزائے ارضی دخان کے بسبب یبوست ذاتی کے
اجزائے صعدہ ناری کو روکتے ہین اور محافظت کرتے ہین بخلاف بخار کے کہ اجزائے مائی اسکے بسبب رطوبت کے اجزائے ناری
صعدہ کو روک نہین سکتے پس دخان بسبب باقی رہنے فاعل کے زیادہ صعود کرتا ہے اور طبقہ چوتھا طبقۂ زمہریر سے
سطح پانی اور زمین تک ہے اور احوال اسکا باعتبار حرارت انعکاسی اور بخار نزول کرنے والے کے حرارت اور برودت مین
مختلف ہے جیسا دیکھا جاتا ہے بیچ رات اور دن کے اور جاڑے اور گرمی مین اور ہوائے صاف اور ہوائے بدلی والے دن کی
اور قوی زیادہ اسباب سخونت اس ہوا کی حرارت انعکاسی آفتاب کی ہے لہذا جسقدر زمین سے ہم اوپر جاوین
اور حال یہ کہ آفتاب سر پر قریب ہوتا ہے سردی زیادہ محسوس ہوگی اس سبب سے اونچے مواضع مین گرمی کم محسوس
ہوتی ہے مانند پہاڑون کے بسبب کمی پہونچنے حرارت انعکاسی کے طرف ان مواضع کے اور چھپا نہین کہ واسطے انعکاس
حرارت شمس وغیرہ کے ہونا جسم کثیف کا شرط ہے اس سبب سے کہ انعکاس بدون ممانعت نفوذ نوری نہین ہوسکتا ہے پس ان
ارکان سے قابل انعکاس کا سوائے پانی اور ارض کے اور کوئی نہین ہے اسلیے کہ یہ دونون کثیف ہین اور جو زمین

زیادہ کثیف ہو انعکاس کو زیادہ قابل ہو اسی سبب سے بسبب حرارت آفتاب کے جسقدر زمین گرم ہوتی ہو پانی
نہین گرم ہوتا اگرچہ پانی وہان ہو جہان زمین ہو اور پانی اور زمین باوجود اسکے کہ سرد ہین لیکن بسبب اثر
حرارت انعکاسی کے سردی انکی جیسی چاہیے ظاہر نہین ہوتی لہذا اگر پانی کو اُسکی جگہ سے اُٹھا کر ہوا مین لٹکا دین
سرد زیادہ معلوم ہوتا ہو بہ نسبت اُسکے کہ پہلے تھا بسبب زائل ہونے سبب گرمی کے اور میل کرنے پانی کے طرف اپنی
طبیعت کے اور جو مسافت کہ حرارت انعکاسی وہان تک پہونچتی ہو ستر فرسخ ہو زمین سے اوپر کی جانب اور بعض کہتے ہین کہ
طبقہ دخانی مماس کرہ نار کا ہو اور طبقہ مذکورہ شور ہو مسافت مین منقطع ہوا ہو اور رقیق ہو اور نیچے اُسکے
طبقہ بسیط ہو اور نیچے اُسکے طبقہ بخاری یعنی زمہریر ہو اور نیچے اُسکے طبقہ انعکاسیہ اور بعض لوگ ہوا کو تین طبقے
کہتے ہین اور طبقہ دخانی کو کرہ نار سے گنتے ہین اور کہتے ہین کہ آگ دو طبقے ہو ایک بسیط دوسرا نیچے اُسکے کہ
مرکب اور غیر مرتفعہ سے ہو نیازک اور شہب وہان پیدا ہوتے ہین واللہ اعلم لیکن دلیل اوپر برودت پانی کے کثافت
اُسکے جرم کی ہو اور دریافت کرنا سردی کا حس لامسہ سے اور برودت اُسکی نہایت شدید ہو اس سبب سے کہ کوئی
اور عنصر اُس سے سرد زیادہ محسوس نہین ہوتا ہو اور دلیل اسکی رطوبت پر سہولت قبول اشکال کی ہو اور پوشیدہ نہ ہو
کہ پانی بالطبع جامد یعنی بستہ ہو لیکن ادنی سبب سے کہ اُسکو پہونچتا ہو مانند حرارت آفتاب کے جمود دور ہو کر قبول
تفرق و اتصال اور تشکل باشکال آسانی سے ہوتا ہو اسی سبب سے پانی کو رطب کہتے ہین یعنی جیسا کہ رطب اُس جسم کو
کہتے ہین کہ قابل اتصال اور انفصال اور تشکل کا ہو آسانی سے بالطبع اسی طرح اُس جسم کو کہتے ہین کہ اگرچہ بالطبع
جامد ہو لیکن ادنے سبب سے قابل سہولت اتصال اور انفصال اور تشکل ہوتا ہو ہوا پہلی قسم سے ہو اور پانی دوسری
قسم سے شیخ رئیس نے یون ہی کہا ہو بیچ کتاب شفا کے اور ظاہر ہو کہ پانی اگر بالطبع بستہ نہوتا وقت دور ہونے قاسر کے
کہ جمود کو منع کرتا ہو پانی بستہ نہوتا اور بستہ ہونا پانی کا کرہ زمہریر مین اور وقت جاڑے کے اور شہرون کثیر البرودت
اس تمل کو تائید کرتا ہو اور ثابت ہوا ہو کہ برودت پانی کی اقوی ہو برودت عناصر باقیہ سے اور پانی سب سرد ہو اکا ہو
پس تکاثف پانی کا کہ برودت علت تکاثف کی ہو اور عنصر سبب سرد ہونے پانی کا بالقسر نہین ہو سکتا ہو اور یہ
تکاثف نہین ہو مگر بسبب میل کرنے پانی کے اوپر طبیعت اپنی کے پس ثابت ہوئی یہ بات کہ پانی بالطبع جامد ہو
نہ سائل اور یہ ایسا دقیقہ لازم المعرفت ہو کہ بیان اُسکا ضروری ہو اور جمودت بالطبع پانی کی کہ بیان کی گئی
اس سے یبوست اُسکی لازم نہین آتی اس سبب سے کہ یابس وہ ہو کہ ہرگز اور کوئی وجہ سے قبول اتصال اور
انفصال اور تفرق اور تشکل کا آسانی سے نہ کر سکے جبتک کہ وہ بسیط ہو اور پانی بسیط بسبب تھوڑی گرمی

کہ آسمان سے دور ہو اور زیادہ جگہون مین دائرہ آسمان سے مرکز ہی بس جو ثقیل بالطبع ہی چاہیے کہ اپنے
مرکز کی طرف رجوع کرے اسواسطے کہ نسبت مرکز کی طرف جمیع اجزاے دائرہ اور کرہ کے برابر ہی اور جب
یہ بات ثابت ہوئی بیچ بیان وجہ ہونے زمین کے وسط مین کچھ حاجت نرہی اور جو بعضے لوگ آگے بیان مین
کہتے ہین کہ قوت دافعہ آسمان کی ہر طرف سے زمین کو دفع کرتی ہی یا قوت جاذبہ اسکی ہر طرف سے جذب
کرتی ہی اس سبب سے زمین وسط مین واقع ہوئی خوب نہین ہی اس سبب سے کہ اس سے لازم آتا ہی کہ زمین وسط مین
بالطبع واقع نہین ہی بلکہ بالقسر اور جو یہ خلاف مفروض ہی لیکن دلیل اوپر یبوست زمین کے عسر قبول ہی
تفرق اور اتصال اور تشکل کو جیسا کہ پوشیدہ نہین ہی اور جاننا چاہیے کہ خشکی زمین کی حس لامسہ سے مدرک
نہین ہوتی اسیطرح رطوبت پانی کی اسواسطے کہ یبوست اور رطوبت کیفیات انفعالیہ سے ہین اور واسطے
احساس کے لمس سے فعل محسوس سے اور انفعال حاسہ سے لازم ہی اسلیے کہ احساس نام قبول کرنے اثر کا ہی محسوس مین
حاس سے لیکن ارتضاض اور درشتی کہ لامس وقت دبانے شی یابس کے پاتا ہی نہ اس سبب سے کہ یبس کو محسوس
کرتا ہی بلکہ اس سبب سے کہ جو شی یابس غامز سے غمز کو قبول نہین کرتی پس عقل حکم کرتی ہی کہ یہ شی یابس ہی
اسیطرح رطوبت پانی کی بھی لمس سے مدرک نہین ہوتی اور لدونت کہ اسکے لمس سے معلوم ہوتی ہی بسبب کمال رقت
اسکے قوام کے ہی کہ جو جرم اسکا بسبب برودت کے محسوس ہوتا ہی اور قبول کرتا ہی وارد ہونے ہر ایک چیز کو
اپنے مین آسانی سے عقل حکم کرتی ہی اس امر پر کہ وہ رطب ہی بخلاف حرارت اور برودت کے کہ کیفیات فاعلیہ
بالذات ہین اور قوت لمس سے محسوس ہوتے ہین فائدہ ضروریہ جو کچھ کہ کہا گیا ہی ہونا زمین کا وسط مین اور
کروی ہونا افلاک اور عناصر کا موافق تجویز عقل حکما کے ہی لیکن شرع شریف سے خلاف اسکے ظاہر ہوتا ہی اور جو
شرع مین ہی وہ حق ہی اسواسطے کہ قول حکما کا از روے استدلال کے ہی اور استدلال کو استقلال نہین ہی مولوی روم
علیہ الرحمہ فرماتے ہین بیت پاے استدلالیان چوبین بود پاے چوبین سخت بے تمکین بود انتہا و نفع نار کا موجود
تلطیف اور نضج اور تنفید ہوا کا سب جسمون مین اور توڑنا سردی زمین اور پانی کا ہی اور فائدہ ہوا کا
تخلخل اور کشادگی اجسام کا اور سوا اسکے اور فائدہ پانی کا یہ ہی کہ اور ارکان اسکے سبب سے ہیئت کو قبول
کرتے ہین اور فائدہ زمین کا وہ ہی کہ ہر ایک چیز اسکے سبب سے مضبوط ہوتی ہی اور ہیئت رکی رہتی ہی

و اما الامزجة فنقول ان الارکان اذا صغرت اجزاؤها و تماست لیکن مزاجہا پس ہم کہتے ہین کہ اجزا ارکان کے
جسوقت جز جز اور چھوٹے ہون اور ایک جزو دوسرے سے مس کرے فعل بعضہا فی بعض بقواها المتضادة

کے سہل القبول ہوتا ہو پس رطب ہوگا نہ یابس اور پانی جیسی شیرین ہو شوریت کہ دریاے شور کے پانی مین محسوس ہوتی ہو بسبب ملنے اجزاے ارضی کے ہو شیرینی پانی مینھ کی اور شیرینی بخار پانی شور کی کہ حکمت عملی سے کرتے ہین اس بات کی تائید کرتی ہو کہ جو بخار پانی کا اجزاے کثیفہ ارضی سے جدا ہوتا ہو اپنی بسیط او رمزہ اصلی پر رجوع کرتا ہو اور حکمت بیچ شور ہونے پانی دریاے شور کے یہ ہو کہ تو مزاج اسکا گرم اور خشک اور عفونت سے دور ہوے اور ایسا اگر نہوتا تمام عالم مین وباے عام لازم ہوتی اس سبب سے کہ رطوبت جسم کثیف کی مادہ عفونت کی ہو فائدہ تقاضہ طبعی پانی کا یہ تھا کہ اوپر سب اجزاے زمین کے محیط ہوتا اور حائل ہوتا درمیان ہوا اور زمین کے لیکن جو کھلی ہونا بعض زمین کا واسطے ظہور مرکبات کے درکار تھا خالق الخلق نے ایک حیلہ کیا تو پانی بعضے اجزاے زمین مین آگیا اور زمین ایک طرف سے کھل گئی اور حیلہ یہ تھا کہ اُسنے کواکب کو تاثیر بخشی کہ وہ اپنی قوتون سے بعضے عناصر کو گرم کرتے ہین اور اس سبب سے عنصر متبخر یا متدخن ہوتے ہین پس جس وقت بعضے اجزاے زمین کے گرم ہوے اور دخان اور ابخرے بلند صعود کر گئے اُسقدر اجزاے زمین کے خالی اور انکا واکٔ رہے اس سبب سے کہ زمین سیال نہین ہو تو جبر نقصان کرسکے اور جو پانی طالب جہت مرکز کا ہو بالطبع اُن خالی جگہون مین آتا ہو اور زمین مین جا ملتی ہوتی ہو واسطے ظہور موالید ثلثہ کے اور تخصیص کشف معمورہ زمین کی جملہ صنعتین پیدا کرنے والی زمین اور آسمانون سے ہو اور کرۂ زمین کا جو مختلف الاجزا ہو بلندی اور پستی مین ہوسکتا ہو کہ وقت گھسنے پانی کے زمین مین جو اونچی ہو ظاہر ہو واسطے کہ پانی متساوی التدویر ہو نزدیک پست ہونے اسکے بعض اجزا کے بسبب گھسنے کے زمین مین پستی کل پانی مین واقع ہوتی ہو مثلاً ہم اگر کلوخ سو کھا ناہموار کو درمیان پانی قلیل المقدار رکھے کہ کلوخ کچھ ہر طرف سے میلے نہوسکے رکھین پانی اس کلوخ مین تداخل کریگا پس جو اجزا کلوخ کے اونچے ہین مکشوف رہینگے اور گمان نہو کہ پانی سب اجزاے زمین مین نفوذ کرتا ہو اسواسطے پانی طالب غایت مرکز کا نہین ہو اور تاثیر کواکب کی تر بیسر مرکز کے نہین پہونچتی تو بسبب تدخن کے بنظر ضرورت خلا کے نفوذ پانی کا لازم آوے اور جو استحالہ ایک عنصر کا ساتھ دوسرے عنصر کے بھی تاثیرات کواکب سے ہین کہ زمین سرد کی گئی ہین کوئی عنصر نقصان واقع نہین ہوتا ہو تبخر اور تدخن سے لیکن کہ بدل اسکا دوسرے عنصر سے آجاتا ہو پانی کہ زمین کے گڑھے مین آتا ہو آہستہ آہستہ زمین ہوجاتا ہو اور پھر جو اجزاے زمین مین بسبب تدخن کے سوراخ پڑتا ہو اور پانی وہان اگر زمین ہوجاتا ہو اسی طرح استحالات عناصر مین بقاے عالم تک باقی رہینگے لیکن دلیل برودت زمین کی کثافت اسکی ہو اسی سبب سے زمین سب عنصرون کے وسط مین واقع ہوئی اسواسطے کہ سب جگہون مین نیچی جگہ وہ ہو

اثر کرتی ہین بعضے اُن سے بیچ بعضے کے اپنی قوتین متضادہ سے **و کسّر کل واحد منہما سورۃ کیفیۃ الآخر**
اور توڑتے ہین ہر ایک ارکان سے غلبہ اور تیزی کیفیت دوسرے کی **فاذا انتہی الفعل والانفعال بینہا الی حد باس**
جس وقت منتہی ہوتی ہین تاثیر اور تاثر ارکان کی طرف ایک حد کے **حدثت لذلک المرکب کیفیۃ متشابہۃ فی اجزائہ ہے المزاج**
حاصل ہوتی ہو اس مرکب کو ایک کیفیت متشابہ اور برابر اسکے اجزا مین اور وہ مزاج ہو یعنی وہ کیفیت حاصلہ
مسمے بمزاج ہو اور جان تو کہ قسم دوسری امور طبیعیہ سے کہ مزاج ہو وہ مصدر ہو مانند ممازجت کے کہ اندر معنے ممازجت کے اور
کیفیت ممتزجہ معمولہ کے بولتے ہین اس سبب سے کہ مزاج یعنی ملنا سبب حاصل ہونے کیفیت کا ہو اور اس سبب سے کہ
پیدا ہونا مزاج کا موقوف ہو اوپر ملنے عناصر کے اور ملنا موقوف ہو اوپر فعل اور انفعال ہر ایک کے اور عناصر
اجسام ہین اور ہر جسم کو مادہ اور صورت لازم ہو اور کیفیت انکو عارض ہو اور نسبت مادہ کے جسم کو وجود بالقوۃ ہو
اور بسبب صورت کے وجود بالفعل پس اختلاف کیا ہو علما نے اس امر مین کہ ان تینون سے فعل اور انفعال کسکی طرف
منسوب ہو جیسا کہ مشرح و حامتن قول مین کہا جاتا ہو **قول** پہلا یہ ہو کہ ہر ایک کیفیت کیفیات اربعہ سے اپنی ضد مین
فعل کرتی ہو اور منفعل ہوتی ہو وہ ضد اُس سے مثلاً حرارت برودت مین اثر کرتی ہو اور برودت حرارت مین
اور رطوبت یبوست مین اثر کرتی ہو اور یبوست رطوبت مین اور مشہور نزدیک اطبا کے یہی ہو اور جو اوپر مذکور ہو چکا
کہ رطوبت اور یبوست کیفیات انفعالی ہین اور یہان فعل طرف اُنکے منسوب اس سبب سے کہ رطوبت و یبوست مین
اور یبوست رطوبت مین اثر کرتی ہو پس درمیان دونون قول کے تخالف واقع ہوا اطبا نے واسطے دفع اس تخالف کے
دو وجہ کہا ہو ایک وہ کہ مراد انکے انفعال ہونے سے یہ ہو کہ یہ حرارت اور برودت مین فعل نہین کرتی ہین نہ یہ
کہ اپنی ضد مین فعل نہ کرتی ہون مثلاً یبوست کہ ضد رطوبت کی ہو آپس مین فعل اور انفعال کرتی ہین لیکن
حرارت اور برودت مین فعل نہین کرتی اور انسے منفعل البتہ ہوتی ہین بخلاف حرارت اور برودت کے کہ آپس مین فعل
اور انفعال رکھتی ہین اور بھی رطوبت اور یبوست مین فعل کرتی ہین پس جانب انفعال کے رطوبت اور یبوست
مین عام واقع ہوئی اور جانب فعل کے خاص اس سبب سے کیفیت انفعالی مشہور ہوئین دوسری وجہ یہ کہ اگرچہ
رطوبت اور یبوست سے فعل اپنی ضد مین اور بھی غیر ضد مین متحقق ہو لیکن فعل بواسطہ حرارت اور برودت کے
ظاہر زیادہ ہو اور انفعال بواسطہ رطوبت اور یبوست کے پس بسبب کثرت ظہور فعل کے حرارت اور برودت مین
اور بسبب کثرت ظہور انفعال کے رطوبت اور یبوست مین انکو فاعلی اور انکو انفعالی کہتے ہین ورنہ فی الحقیقت
ہر ایک کیفیات اربعہ سے فاعل ہین اور بھی منفعل اور یہ کلام موافق انکے مذہب کے ہی جو قائل اس قول کے ہین

اور بیچ ابطال اس قول کے امام رازی سے روایت کی ہے کہ یہ قول دو چیز سے خالی نہین ہے یا انکسار
کوئی کیفیت اُسکی ضد سے مقدم ہوا اوپر انکسار اسکی ضد کے سو یہ محال ہے اس سبب سے کہ جو چیز قبل انکسار کے
کسر نہ کر سکے اور حال یہ کہ وہ قبل مکسور ہونے کے قوی تھی بعد انکسار کے کیونکر کاسر ہو سکتی ہے واسطے اپنے
کاسر کے یا یہ کہ کسر اور انکسار ہر ایک سے متقارن ہو بدون سبقت کے سو یہ بھی محال ہے اس سبب سے کہ کسر غالبیت کو
چاہتا ہے اور انکسار مغلوبیت کو اور ہونا ایک چیز کا غالب بھی ہوا اور مغلوب بھی ایک وقت مین ایک جہت سے
ممکن نہین ہے اور صاحب نفیسی نے اسکے دفع مین کہا ہے کہ ذات کیفیت کی فاعل ہے بدون لحاظ تیزی کے
اور تیزی کیفیت کی منفعل ہے اور ظاہر ہے کہ جو فعل اور انفعال اور اعتبار مختلف سے ہون کچھ قباحت نہین ہے
فعل اور انفعال متقارن ہو یا مقدم اور مؤخر لیکن تیزی اور غلبہ کیفیت کو مغایر ذات کیفیت کے سمجھنا اس حیثیت سے
کہ اسناد فعل کے طرف ذات کیفیت کے اور اسناد انفعال کے بالاستقلال طرف تیزی اور غلبہ کیفیت کے کرین
نوعی تمام چاہتا ہے تو اوپر اُسکے پوشیدگی کے خبر ہے قول دوسرا یہ کہ تلیل صورت نوعیہ بتوسط کیفیت ہے
اور مادہ منفعل اور یہ مذہب حکما کا ہے اور اسکی تحقیق مین کہا ہے کہ جسم مین تین چیزین ہین صورت اور مادہ
اور کیفیت صورت بالذات فاعل ہے اپنے مادے مین اور مادہ منفعل ہے اور نتیجہ اسکے فعل اور انفعال کا
پیدا ہونا کوئی کیفیت کا ہے کیفیات سے بیچ جسم کے اسی سبب سے کوئی جسم بدون کیفیت کے نہین ہے پس مادہ
کہ بالذات لیاقت انفعال کی رکھتا ہے فاعل نہین ہو سکتا ہے اسلیے کہ منفعل فاعل نہین ہوتا لیکن کیفیت
دو حال سے خالی نہین ہے یا لحوق کیفیت کا جسم مین بسبب صورت کے ہے یعنی صورت مبدا اُس کیفیت کی ہے
جیسے حرارت واسطے آگ کے اور برودت واسطے پانی بسبب مادہ کے ہے یعنی کیفیت مادے سے علاقہ رکھتی ہے جیسے
رطوبت واسطے پانی کے اور یبوست واسطے زمین کے پس جو کیفیت کہ صورت سے علاقہ رکھتی ہے جب صورت
فاعل ہوگی وہ کیفیت بھی فاعل ہوگی اور جو کیفیت مادے سے علاقہ رکھتی ہے جب مادہ منفعل ہوگا وہ کیفیت بھی
منفعل ہوگی اسی سبب سے حرارت اور برودت کو کیفیات فاعلی کہتے ہین اور رطوبت اور یبوست کو کیفیات منفعلی
اور یہ کیفیتین اکیلی باعث تمام ہونے فعل اور انفعال مذکور کی نہین ہو سکتین اُس سبب سے کہ امام مذکور نے ابطال پہلے
قول مین کہا ہے لیکن تیزی اور غلبہ کیفیات کی منکسر ہوتی ہے پس وجود کاسر کا لازم ہوا اور جو مغایرت درمیان
کاسر اور منکسر کے شرط ہے اور جسم مین کوئی چیز واسطے کاسر ہونے کے نہ رہی مگر صورت پس بالضرورت واجب ہوا
کہ فعل کو طرف صورت کے ہم نسبت کرین اور اس سبب سے کہ اثر صورت کا بیچ دوسرے مادہ کے بالذات نہین پہونچ سکتا

اوس کیفیت کو کہ صورت سے علاقہ رکھتی ہو واسطہ کرین ہم پس تحقیق ہوا کہ صورت ایک عنصر کی واسطہ عنصر دوسرے کو
مستحیل کرتی ہو طرف اپنی کیفیت کے اور تیزی کیفیت اس عنصر کی شکستہ ہوتی اور اسی سبب سے کہ بیچ کلام بعض علما کے
متقدم کے مانند شیخ رئیس وغیرہ کے اسناد فعل اور انفعال کی طرف کیفیات کے واقع ہو قائل دوسرے قول کے
اس کلام کی تاویل اسطرح کرتے ہین کہ مراد تفاعل کیفیات سے تفاعل مبادی کیفیات کا ہو لیکن چونکہ ویک علما کے
مبادی کیفیات کے کہ عبارت صور اون مواد سے ہین کبھی ظاہر محسوس نہین ہوتے اور تعریف شی مجہول سے
غیر ممکن ہو متفاعل کو طرف کیفیات کے کہ محسوس اور ظاہر ہین منسوب کیا ورنہ حقیقت مین مقصود تفاعل مبادی
کیفیات کا ہو جان تو کہ مائیت صورت پانی کی اور ناریت صورت آگ کی ہو لیکن سردی پانی کی اور رطوبت
اوسکی اور حرارت اور یبوست آگ کی اعراض ہین کہ لاحق ہوتے ہین جسم پانی اور آگ کو اور مسمی کیفیت
ہین اور اس قول دوسرے پر کہ مذہب حکما کا ہو لوگون نے دو اعتراض کیے ہین ایک یہ کہ جو ثابت ہوا
کہ صورت بیچ غیر اپنے مادے کے فعل نہین کرتی مگر توسط کیفیت کے اور مادہ منفعل نہین ہوتا ہو مگر اوسی کیفیت مین
کہ اوسمین ہو پس اس صورت مین لازم آیا کہ اسناد فعل اور انفعال کی طرف کیفیت کے ہو اور یہ خلاف فرض کے ہو
اور اس اعتراض کے دفع مین لوگون نے کہا ہو کہ کیفیت فاعل ہو باعتبار صورت کے اور منفعل ہو باعتبار مادے کے
اور جسوقت فعل اور انفعال دو اعتبار مختلف سے ہوئے تحقیق انکا ایک چیز مین منع نہوگا اور بعضون نے کہا کہ
فاعل صورت ہو بواسطہ ذات کیفیت کے اور منفعل مادہ ہو بیچ تیزی کیفیت کے نہ بیچ ذات کیفیت کے پس اعتبار
مختلف ہوگئے اور اعتراض دفع ہوا اعتراض دوسرا یہ کہ جسوقت پانی گرم کو سرد پانی مین ملاتے ہین تو گرم
ہوتا ہو اور یہ سوا فعل اور انفعال ہر ایک کے نہین ہوسکتا اور حال یہ کہ صورت دونون پانی کی مختلف نہین
بلکہ واحد ہو اسلیے کہ تجزی اور تقسیم جسم سے کہ اوپر اپنی نوعیت کے ہو صورت مین تخالف واقع نہین ہوتا ہو
پس نسبت تفاعل کی طرف کیفیات کے متحقق ہوئی اور دفع اس اعتراض کا اس طور پر کیا ہو کہ ہوسکتا ہو کہ صورت
پانی گرم کی مغائر ہو پہلی صورت کو کہ قبل گرم ہونے کے تھی اور اس سبب سے کہ اجسام بیچ صورت جسمیہ کے آپسمین
واحد ہین اور مخالفت نہین ہو مگر بیچ صورت نوعیہ کے اور حکم تخالف نوع پر نہین کرسکتے مگر باعتبار کیفیات کے
خواہ تغیر ایک کیفیت مین ہو خواہ دو کیفیت مین پس جسوقت پانی سرد گرم ہوا اگرچہ رطوبت مین تبادل ہو
لیکن حرارت مین تفاوت بڑا لازم ہو کہ صورت اوسکی بھی مستحیل دوسری صورت سے ہوئی ہو لیکن باقی رہنا
اوسکی ہیئت کا اوپر قوام سابق مثل کے تابع مقصود نہین ہو اسلیے کہ بیچ باقی رہنے یا فانی ہونے صورت نوعیہ کے

شکل مخصوص کچھ دخل نہین رکھتی ہو مثلاً اگر گیہون کو آٹا کرین صورت گیہون اور آٹے کی مختلف ہوگی باوجود اسکے کہ شکل جبوبی باطل ہوئی اور علت اسکی یہی ہو کہ کیفیت مین تغیر نہین ہوا پس ثابت ہوا کہ تغیر کیفیت کا لازم ہو اختلاف صورت کو اور نہین دخل ہو ہیئت شخصی کے باقی رہنے اور فانی ہونے مین اور جو کلام شیخ سے مفہوم ہوتا ہو باعث ابطال اس اعتراض کا ہو جیسا کہ شیخ نے شفا مین کہا کہ آگ علت ہو واسطے گرم کرنے عنصر پانی کے اور نہین علت ہو واسطے ابطال استعداد بالفعل کے کہ پانی واسطے قبول کرنے کیفیت پانی کے یا اسکی حفظ کے رکھتا ہو اور یہ کلام دلالت صریح کرتا ہو اوپر باقی رہنے صورت نوعیہ کے گرم پانی مین باوجود ابطال کیفیت کے پس سمجھ تو اور صاحب نفیسی نے کہا کہ کیفیت مرکب اوپر کیفیت بسیط کے قیاس کرنا چاہیے اسلیے کہ کیفیت بسیط کی تابع صورت کی ہوتی ہو لہذا ابطال کیفیت بسیط سے بطلان صورت نوعیہ کا نہین ہوتا لیکن ابطال صورت کو ابطال کیفیت لازم ہو بخلاف کیفیت مرکب کے کہ اسمین صورت تابع کیفیت کی ہو لہذا ابطال کیفیت مرکب کو ابطال صورت لازم ہوتا ہو اور یہ بات بھی مؤید قول شیخ کو ہو اسواسطے کہ پانی بسیط ہو پس گرم ہونا اسکا صورت کو باطل نہین کرتا ہو **قول تیسرا** یہ وہ کہ کیفیت فاعل ہو اور مادہ منفعل اور مختار بعض متاخرین کا یہی قول ہو اور دلیل اُسپر یون لاتے ہین کہ تسخین پانی گرم کی کہ مشہود ہوتی ہو بدیہی ہو اور تسخین سوائے سخن کے نہین ہو سکتی اور محقق ہوا ہو کہ پانی گرم اپنی صورت نوعیہ پر ہو کیا ثابت ہو اور وہ صبر و ہو پس مسخن پس ثابت ہوا کہ فاعل سخونت کی کیفیت ہو اور جو کیفیت عارضی فاعل ہو سکتی ہو کیفیت ذاتی بطریق اولے فاعل ہوگی اور اسی سبب سے کہ فاعل منفعل نہین ہو سکتا بالضرور چاہیے کہ مادہ منفعل ہو پس ثابت ہوا یہ بات کہ کیفیت فاعل ہو اور مادہ منفعل ہو بیچ امتزاج عناصر کے اور بعض لوگ اس قول کو بھی رد کرتے ہین اور کہتے ہین کہ فاعل اسجگہ صورت پانی گرم ہونے کی ہو متوسط کیفیت عرضی کے اور صورت ہر عنصر کی اپنے مادے مین فعل بالذات کرتی ہو اور مادے غیر اپنے مین بواسطہ کیفیت کے خواہ کیفیت ذاتی ہو یا عرضی اور بیچ دفع اس رد کے کہتے ہین کہ اس تقدیر پر لازم آتا ہو کہ صورت پانی گرم کی مبرد ہو اپنے مادے کو بالذات اور مسخن ہو مادہ غیر کو کیفیت عرضی سے اور یہ باطل ہو بالبداہت اسلیے کہ لازم آتا ہو تقاضا کرنا طبیعت واحدہ کا آن واحدہ مین دو امر متنافی کو فائدہ بیچ متشابہ ہونے مزاج کے اجزا مرکب مین توجیہ کی ہو ایک ... کہ مراد اس تشابہ سے تشابہ حسی ہو اس معنی سے کہ اگرچہ حرارت قائم ہو جزو ناری سے اور برودت جزو مائی سے لیکن ظاہر نہین ہوتی ہو ممتزج مین تفاوت دونون کیفیت مین بیچ حس کے مانند سکنجبین کے

کہ مرکب ہو شہد اور سرکہ سے کہ ہر چند قیام حلاوت کا شہد سے اور قیام ترشی کا سرکہ سے ہی لیکن مجموع مین ایک کیفیت ایسی حاصل ہوئی ہی کہ ان دونون کیفیتون کو چھپا لیا اور انکے علحدہ علحدہ دریافت ہونے سے مانع ہوئی ہی توجیہ دوسری یہ کہ مراد تشابہ حقیقی ہی اس معنی سے کہ سب عناصر کیفیات متعددہ متضادہ کو چھوڑ کر کیفیت واحدہ حقیقیہ کہ متوسط ہو درمیان کیفیات متضادہ کے بہن لیا ہی توجیہ تیسری یہ کہ مراد تشابہ نوعی ہی اس معنی سے کہ کیفیت مزاجی حادث ترکیب سے کہ متوسط ہی کوئی توسط کرکے درمیان کیفیات اربعہ کے اور قائم ہی جزو ناری سے تشابہ ہی نوع مین اس کیفیت متوسط موصوفہ کو کہ قائم ہی جزو مائی سے اور یہ ایسا ہوتا کہ جزو ناری مثلا سرد ہی نسبت اس سے کہ پہلے تھا اور جزو مائی گرم ہی نسبت اسکے کہ پہلے تھا اسیطرح رطوبت اور یبوست بس کیفیت مزاجی کہ قائم ہی ساتھ ایک کے اجزاے مرکب سے ہر چند غیر اور مباین ہی عدد مین اس کیفیت مزاجی کہ قائم ہی ساتھ دوسرے جزو کے لیکن دونون نوع مین مشابہ ہین اور یہ اس سبب سے کہتے ہین کہ کیفیت واحدہ بالعدد ساتھ محال متعددہ کے قائم نہین ہو سکتی ہی اور قیاس کر تو ان دونون پر ہوا اور مٹی کو حاصل کلام کا یہ کہ امتزاج عناصر اربعہ اور تفاعل انکی کیفیات سے ایک کیفیت ایسی حاصل ہوئی کہ ساتھ نوع ہر ایک کے کیفیات اجزاے مرکب سے تشابہ اور موافقت رکھتی ہی اور اس سے ثابت ہوا کہ صورتین عناصر کی مرکب مین ویسی ہی باقی رہتی ہین اور پیدا ہونا صورت اور کیفیت متشابہ کا وقت ترکیب کے ان صورتون کو باطل نہین کرتا ہی اسی سبب سے جب کوئی جسم کو کہ قرع اور انبیق مین متفرق کرتے ہین اجزاے اربعہ عناصر کے اس سے متمیز ہوتے ہین باقی اوپر اپنی صورتون کے اس طور پر کہ اجزاے مائی اور ارضی خود ظاہر اور محسوس اور دلالت کرتے ہیں اوپر مٹی اور پانی کے اور اجزاے ناری دلالت کرتے ہین اوپر ہوا کے اور اسیطرح اوپر آگ بھی بسبب صعود کرنے کے اور جو کچھ بعض لوگون نے کہا ہی کہ ترکیب سے صورتین عناصر کی باطل ہو جاتی ہین باطل ہی جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہی اور فائدہ اس قول کا کہ بہت متوسط کو مقید کیا ساتھ قید کوئی توسط کے یہ ہی کہ توسط سب اقسام مزاج کے مزاج مین داخل ہین اسلیے کہ اجزاے گرم جب اوس جزو مین فرض کیے جاوین اور اجزاے بارد پانچ کیفیت اس مرکب کی مائل بحرارت ہوگی پس متوسط مطلق نہوگی اور یہ مرکب حد مزاج سے خارج ہوگا انتباہ اگر کوئی قائل کہے کہ حد مزاج کی منتقض ہوتی ہی مزے اور بو سے کہ ممتزج مین حادث ہوتی ہین اس سبب سے جیسا کہ مزاج پر یہ مضمون صادق آتا ہی کہ مزاج ایک کیفیت ہی کہ پیدا ہوتی ہی ممتزج مین تفاعل کیفیات سے اور متشابہ ہوتی ہی بیچ اجزاے اس مرکب کے اسی طرح اوپر رنگ وغیرہ کے بھی صادق آتا ہی اسطرح پر کہ رنگ کیفیت ہے

کر پیدا ہوتی ہو تفاعل کیفیات سے اور تشابہ ہوتی بیچ اجزاے مرکب کے جواب اسکا یہ ہو کہ رنگ وغیرہ
کیفیات تفاعل مذکور سے پیدا نہین ہوتے بلکہ صورت سے پیدا ہوتے ہین کہ وہ صورت پیدا ہوتی ہی مزاج سے
اور مزاج پیدا ہوتا ہی تفاعل مذکور سے اور مراد ہمارے مزاج سے وہ چیز ہی کہ تفاعل مذکور سے حادث ہو
بلا واسطہ پس مزاج اور رنگ وغیرہ جدا ہو گئے اور نقض مذکور نہ آئی (وینقسم بحسب القسمۃ العقلیۃ
الی ما یمکن ان یکون معتدلا بالحقیقۃ وہو ان یکون المقادیر من الکیفیات المتضادۃ فی الممتزج متساویۃ ویسمی
معتدلا بالحقیقۃ) اور منقسم ہوتا ہی مزاج باعتبار قسمت عقلی کے یعنی باعتبار تجویز عقل کے نہ باعتبار وجود کے
خارج مین طرف اسچیز کے کہ معتدل بحقیقت ہو اور وہ یہ ہو کہ مقدار کیفیات متضادہ کی بیچ مرکب کے برابر ہوان اور
اسکو حکما معتدل بالحقیقت کہتے ہین (والی ما یکون خارجا عن الاعتدال الحقیقی) اور منقسم ہوتا ہی مزاج طرف
اس چیز کے کہ وہ خارج ہو اعتدال حقیقی سے (لکن القسم الاول مما لا یمکن ان یوجد فی الخارج اصلا فیکون
فیما یلی) یعنی معتدل حقیقی ایسی چیزون سے ہو کہ ممکن نہین ہو پایا جانا اسکا خارج مین ہرگز (بل الذی یوجد
من الامزجۃ انما ہو خارج عن الاعتدال الحقیقی) بلکہ جو مزاج پایا جاتا ہو مزاجون سے نہین ہو مگر خارج
اعتدال حقیقی سے خواہ وہ مزاج معتدل ہو یا غیر معتدل از روے حقیقت کے لیکن معتدل وہ چیز ہی کہ بیچ
ممتزج کے کیفیات اربعہ برابر ہوان اسطور پر کہ میل عناصر کی کہ حامل کیفیات کے ہین طرف انکے مکانون کے
برابر اور ظاہر ہو کہ یہ نہین ہو سکتا مگر اس صورت مین کہ قوی یعنی صورتین نوعیہ انکی برابر ہون اس سببسے
کہ وہی صورتین چاہنے والی ہین آثار کو اور منجملہ آثار کے میل ہو اور یہ مستلزم اس بات کو ہو کہ عناصر
برابر ہون از روے کمیت کے باعتبار حجم کے اور از روے کیفیت کے بھی باعتبار شدت اور ضعف کے اسلیے کہ جب قوت
مقدار اجرام عناصر کے برابر ہونگے از روے حجم کے طبائع انکے کہ مقتضی آثار کے ہین یہی برابر اور یکسانی ہونگے
اور جب قوت مختلف ہونگے غالب حجم مین غالب میل مین ہوگا یقینا اسواسطے کہ جسم محل ہو اور صورت حال اور
بسبب تجزی جسم کے صورت بھی تجزی ہوتی ہو پس اختلاف صورتون کا بیچ تقاضاے میل کے بسبب اختلاف
کمیت اجسام کے ہو اور تناسب صورتون کا بسبب تناسب ہونے مقدار اجسام کے ہو اور تقیید حجم کی بیچ کمیت اجسام کے
اسواسطے ہو کہ آگ اور ہوا خفیف ہین تقدیر وزن کی انمین نہین کر سکتے بالجملہ معتدل حقیقی کہ مذکور ہوا وجود اسکا
خارج مین ممتنع ہو اور دلیل امتناع پر یہ ہو کہ عناصر متساوی صورتون مین وہ جسے باہر نہین ہین ایک وہ کہ واسطے
انکے کوئی ایسا قاسر ہو کہ منع کرے عناصر کو میل کرنے سے طرف انکے مکانون کے پس ظاہر ہو کہ اس صورت مین

ترکیب حاصل نہو سکے گی اس سبب سے کہ عناصر بالطبع مائل اور شائق اپنے احیاز کو ہونگے اگر مائل نہون
لازم آتا ہی کہ مکان مطلوب بالطبع متروک بالطبع ہوا اور یہ محال ہی دوسرے وجہ یہ کہ واسطے عناصر کے
کوئی قاسر ایسا ہو کہ تشتت اور تفرق اجزا کو مانع ہو لیکن یہ بھی ممکن نہین ہی اس سبب سے کہ قاسر مرکب
کو بیچ مکان ایک بسیط کے ان بسائط سے رکھیگا یا اور مکان مین اور ظاہر ہی کہ مکان اور سوا مکانات
بسائط کے نیچے آسمان کے موجود نہین ہی اس لئے کہ خلا محال ہی اور کوئی بسیط نہین ہی سوا ان چار
بسائط کے اور اگر قاسر اس مرکب کو بیچ مکان ایک بسیط کے رکھیگا اس صورت مین ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہی
اور یہ بھی محال ہی اور اگر کہین کہ وہ قاسر بھی بالطبع مائل طرف مکان ایک بسیط کے ہی وہان رکھیگا اور
ترجیح بلا مرجح لازم آویگی ہم جواب دینگے کہ ایسا قاسر ضرور ہی کہ صاحب جسم ہوگا اس واسطے کہ اقتضا
مکان معین کا خاصہ طبیعت جسم کا ہی اور جب قاسر کے واسطے جسم ثابت ہوا محال ہی کہ وہ جسم متخلل کا
تقاضا کرین مکان واحد کو بالطبع جیسا کہ ثابت کیا ہی لوگون نے اور بھی یہ قاسر یا بسیط ہوگا یا مرکب اگر بسیط ہی
البتہ عناصر اربعہ سے خارج ہوگا اور اس امر کا کوئی قائل نہین ہی اور اگر مرکب ہی یہ بھی محتاج ہوگا طرف قاسر
کے اس صورت مین یا تسلسل لازم آویگا یا دور اور یہ دونون باطل ہین پس ثابت ہوا یہ امر کہ معتدل
حقیقی نہین پایا جاتا ہی خارج مین مگر لیکن غیر معتدل یعنے خارج اعتدال حقیقی سے بھی اوپر دو قسم کے ہی
ایک معتدل بالفرض دوسرا خارج اعتدال مفروض سے اور یہ دونون خارج مین موجود ہین جیسا کہ کہا
جاتا ہی و تنقسم اولاً ما یسمیہ الاطباء معتدلاً بالفرض اور منقسم ہوتا ہی مزاج دوسرے مرتبہ طرف آٹھ چیز کے
کہ اوسکو اطبا معتدل بالفرض کہتے ہین اور اطلاق اعتدال کی اس پر نظر مشتق ہونے کے عدل فی القسمت
سے ہی ورنہ نظر تفاوت یعنی تکافو کی یہ غیر معتدل ہی و ہو ان یکون لموضوع ما نوع مزاج و ہو اصلح الامزجۃ
اور وہ یہ ہی کہ ہووے کوئی موضوع کیواسطے ایک نوع مزاج کا کہ وہ بہترین مزاجون کا ہو حق اوسی موضوع
کے اور موضوع بدن بالکل ہو یا ایک عضو اس بدن کے اور مراد بہترین مزاجون سے وہ ہی کہ واسطے مرکب
باعتبار تقاضائے اوسکے حال کے حاصل ہو عناصر سے باعتبار کمیات اور کیفیات کے وہ مقدار کہ لائق ہو
اوس مرکب کے ہو اور باعث تکمیل اوس فعل کا ہو کہ اوس مرکب سے مطلوب ہی مثلاً شیر کہ مقصود اوس سے شجاعت ہی زیادتی
حرارت کی کہ موجب شجاعت کی ہوتی ہی اوسمین ضرور ہی اور اسکو اعتدال اسدی کہتے ہین اسیطرح خرگوش
مین کہ وہ مستحق خوف اور نامردی کا ہی زیادتی برودت کی کہ موجب نامردی اور خوف کی ہے اسمین لازم ہے

اور اُسکو اعتدال ارضی کہتے ہین اور قیاس کر تو ان دونون پر اور ونکو والے ماکیون خارجا عن ہذا
الاعتدال اور منقسم ہوتا ہی مزاج طرف اُس چیز کے کہ خارج ہو اس اعتدال معروف سے والمعتدل بہذا
المعنی یعرض لہ ثمانیۃ اوجہ من الاعتبارات اور معتدل اس معنی سے یعنے معتدل فرضی کو عارض ہوتی ہی
آٹھ وجہ اعتباروں سے احدہا المعتدل النوعی بالقیاس الی ماہو خارج عنہ وہو المزاج الذی یحصل
الانسان مثلا بالقیاس الی سائر الکائنات ایک اُن سے معتدل نوعی ہی بقیاس اُسکے کہ وہ خارج ہی
اسکی نوع سے اور وہ ایسا مزاج ہی کہ اسکو حاصل ہو مثلاً بنظر تمام موجودات کے بواسطہ ظہور آثار فیضان کے
اسمین افضل ہی اور مرکبات سے اور یہ دلیل اُسکی اعتدال کی ہی نسبت اوروں کے والثانی المعتدل النوعی
بالقیاس الی ماہو داخل فی نوعہ وہو المزاج الذی یحصل لاعدل شخص من اشخاص نوع الانسان اور
دوسرا اون سے معتدل نوعی ہی بقیاس اُسکی کہ وہ اوسکی نوع مین داخل ہی اور ایسا مزاج ہی کہ حاصل
ہوتا ہی اُسکو اعدل ہو اشخاص نوع انسان سے جاننا چاہیے کہ اعتدال نوعی بقیاس خارج کی طرف
نوع کے محتاج ہوتا ہی اپنے وجود مین کہ وہ حاصل ہوتا ہی ہر فرد کو افراد نوع سے موافق تفاوت مرتبے کے
اور اعتدال نوعی بقیاس داخل کے طرف نوع کے محتاج ہوتا ہی بیچ جید اور خوب ہونے کمالات کے اور مزاج
حاصل نہین ہوتا ہی مگر اُس شخص کو کہ واقع ہو بیچ وسط کے تفصیل اسکی یہ کہ اعتدال مزاج انسانی ایک
عرض کشادہ رکھتا ہی اور اُسکی دو طرف ہین اور ہر طرف کیواسطے ایک حد ہی کہ اگر آدمی اُس حد سے تجاوز کرے
من حیث المزاج انسان سے خارج ہو جاوے اور درمیان دو طرف کے وجود وسط حقیقی کا کہ اُسکو حاق وسط
کہتے ہین ضرور ہی اور یہ وسط نسبت اُسکے کہ مائل بطرف ہی معتدل ہوتا ہی اور جو میل بطرف رکھتا ہی نسبت
اس وسط کے معتدل نہین ہوتا ہی اور بعد اعتدال اور قرب اُس سے باعتبار دوری اور نزدیکی کے اسی وسط
سے ہی پس جو آدمی کہ مزاج اوسکا بیچ وسط کے ہی معتدل زیادہ ہی بنظر اُسکے کہ اس سے خیر ہی اور داخل ہی
اسکی نوع مین اور اسیطرح جو قریب وسط کے ہی معتدل ہی نسبت اُسکے میل بطرف رکھتا ہی لیکن مقصود اور
مراد اعتدال نوعی قیاس داخل سے معتدل زیادہ ہی والثالث المعتدل الصنفی بالقیاس الی ماہو خارج عن صنفہ وہو
المزاج الذی یحصل لسکان اقلیم من الاقالیم تیسرا معتدل صنفی ہی بقیاس اُسکے کہ اپنے صنف سے خارج ہی اور وہ ایسا مزاج ہی
کہ حاصل ہی ایک اقلیم کے رہنے والونکو اقالیم سے یعنے ایک گروہ نوع سے کہ ممتاز ہو غیر اپنے سے کہ وہ داخل اُسکی نوع مین ہی مثلاً
وہ مزاج کہ ہر شخص کو کہ خاص ہندی سے ہی لائق زیادہ ہی اُسکو من حیث ہندی ہونے کی مزاج حبشی وغیرہ اصناف کے نوع مین

داخل ہین یہان تک کہ اگر اس مزاج سے کہ مخصوص اسکی صنف ہی خارج ہو اپنی صنف سے نہو گا الرابع المعتدل الصنفی
بالقیاس الی ما ہو داخل فی صنفہ وہو المزاج الذی یحصل لاعدل شخص من اشخاص صنف معین چوتھا
معتدل صنفی ہی بقیاس اسکے کہ صنف مین داخل ہی اور وہ ایسا مزاج ہی کہ حاصل ہو معتدل تر شخص کو
اشخاص صنف معین سے اور جان تو کہ جو کچھ بیچ اعتدال نوعی کے بنظر مداخل کے کہا گیا مانند وسیع ہونے
عرض اعتدال کے اور اثبات دو طرف اور وسط حقیقی کے بیان بھی اسی طرح لحاظ کرنا چاہئے تو روشن ہو کہ
جو شخص اشخاص صنف معین سے بیچ حاق وسط کے ہی وہ معتدل تر ہی نسبت اور اشخاص کے کہ اسکی صنف
مین داخل ہین اشتباہ اعتدال نوعی ہو یا صنفی دو حال سے خالی نہین ہی ایک یہ کہ نفس اعتدال کہ اسکی سبب سے اپنے
غیر سے ممتاز ہوتا ہی لحاظ کیا جاوے کامل ہو یہ اعتدال یا ناقص اور یہی مراد ہی اعتدال نوعی و صنفی بنظر خارج سے دوسرا
وہ کہ تمام اعتدال کہ اسکے سبب سے نوع یا صنف مین کمال مستحق ہوتا ہی لحاظ کیا جاوے اور یہ نہین ہو سکتا ہی مگر بالقیاس اہل
توسط ان افراد کے کہ اوسط مین واقع ہین یہی اعتدال نوع یا صنف مین ثابت ہے اور یہی مراد ہی اعتدال نوعی و صنفی بنظر داخل سے
اور جو مبتدیونکو بلکہ متوسطونکو یہ بحث اعتدال ثمانیہ کی خوب دریافت نہین ہوئی تھی اس مقام مین تفصیل لکھی گئی تو
کچھ شبہ نہ رہا اور ایک کو دوسرے سے اشتباہ نہو الخامس المعتدل الشخصی بالقیاس الی ما ہو خارج عنہ وہو المزاج
الذی یحصل لشخص معین حین یکون جیدا صحیحا پانچوان معتدل شخصی ہی بقیاس اسکے کہ وہ اس شخص سے باہر ہی اور وہ
ایسا مزاج ہی کہ حاصل ہوتا ہی شخص معین کو تو ہوسے وہ شخص جید و صحیح حاصل اسکا یہ ہی کہ اگر ایک فرد معین کو کسی صنف
قیاس کرین اور اور افراد کے کہ وہی صنف سے ہون پس وہ فرد کو بہتر اور صحیح زیادہ پاوین ہم نسبت بعض افراد اس
صنف کے اگرچہ بنظر بعض کے غیر معتدل ہو اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ مزاج اس شخص کا من حیث ہو شخص کے لائق تر یا ہو
ہی اسی شخص کو مزاجون بعض اشخاص سے گو اسکی صنف سے ہین السادس المعتدل الشخصی بالقیاس الی احوالہ فی نفسہ
وہو المزاج الذی اذا حصل لشخص کان علی افضل ما ینبغی ان یکون علیہ چھٹا معتدل شخصی ہی بقیاس اسکی
ذاتی کے احوال ہی اور وہ ایسا مزاج ہی کہ جس وقت حاصل ہو شخص کو وہ شخص اپنی حالت بہتر ہو کہ اس حالت پر ہونا اسکو لائق ہی حاصل
یہ ہی کہ جو شخص صنف باعتدال ہی نسبت اور اشخاص کے احوال اسکے بنظر اسکی ذات کے بھی متفاوت ہی وہ مزاج کہ بہتر
حالت مین اسکو حاصل ہی لائق زیادہ ہی اسکو اور مزاجون سے کہ اسکو اور حالتون مین ہوتا ہی پس جو مزاج اسکے افضل
احوال کا ساتھ مزاج اور حالات کے کہ غیر افضل ہین قیاس کرین اعتدال زیادہ پاتے ہین اور یہی مراد ہی اعتدال
شخصی بقیاس داخل کے السابع المعتدل العضوی بالقیاس الی غیرہ وہو المزاج الذی یجب ان یکون لنوع

کل عضو من الاعضاء یخالف به غیره ساتوان معتدل عضوی ہی بقیاس غیر کے اعضا سے اور وہ ایسا مزاج ہی
کہ واجب ہی ہونا ایسے مزاج کا ہر عضو کو اعضا سے ممتاز اور مخالف ہو عضو نسبت اُسی مزاج مخصوص کے اپنی غیر سے ہو اور
ایسا ہو کہ ایک عضو کا ساتھ اور عضو کے جو قیاس کرتے ہین مزاج بعضے عضو کا بنظر اور اعضا کے معتدل ہو مثلاً اعتدال
دماغ کا وہ ہی کہ سرد اور تر ہو اور رطوبت اُسکی سب اعضا سے زائد ہو پس یہ مزاج اگرچہ بیچ حق دماغ کے معتدل ہی لیکن جو
جلد کو اسی قیاس کرین جلد معتدل زیادہ ہی اس واسطے کہ کیفیات اربع جلد کے اعتدال سے قریب زیادہ ہین جیسا کہ آپ
اعضا کے کہا جاویگا الثامن المعتدل العضوی بالقیاس الی احوال نفسه وهو المزاج الذی اذا حصل للعضو کان علی افضل
ما ینبغی ان یکون علیه آٹھوان معتدل عضوی ہی بقیاس اُسکی ذات کے احوال کے اور وہ ایسا مزاج ہی کہ جو وہ مزاج حاصل ہووے
عضو کو وہ عضو بہترین حالات پر ہو کہ لائق ہی ہونا اُس عضو کا اوپر اُس حالت کے اور ظاہر ہی کہ مزاج ہر عضو کا بیچ بہترین حال
موجود ہی لائق زیادہ ہی اُس عضو کو اگرچہ باقی اُسکے احوال سے اور یہی مراد ہی اعتدال عضوی سے بنظر داخل کے واما الخارج
عن الاعتدال بحسب اصطلاح الاطباء فینقسم الی ثمانیة اقسام لیکن خارج اعتدال مفروض سے بطور اصطلاح طبیبون کے منقسم
ہوتا ہی آٹھ قسم پر لانه اما ان یکون آخر ما ینبغی اس سبب سے کہ تحقیق وہ یا ہی گرم زائد اُس سے کہ چاہئے یعنے نسبت بحال معتدل
مفروض کے گرمی اُسمین زائد ہو او ابرد منه یا سرد زیادہ اس سے ہو او ارطب منه یا تر زیادہ ہو
اُس سے او ایبس منه یا خشک زیادہ ہو اُس سے او احر وارطب منه یا گرم زیادہ اور تر زیادہ ہو
اُس سے یعنے بیچ دو کیفیت کے زائد ہو او احر وایبس منه یا گرم زائد اور خشک زائد ہو اُس سے
او ابرد وارطب منه یا سرد زائد اور تر زیادہ ہو اُس سے او ابرد وایبس منه یا سرد زائد اور خشک
زائد ہو اُس سے **فائدہ** مزاج خارج اعتدال مفروض سے آٹھ قسم مین منحصر ہی اسلئے کہ خروج
اُسکا اگر زیادتی ایک کیفیت سے ہو اور کیفیات چار ہین پس چار قسم ہوا اور اُن چارونکو مفرد
کہتے ہین اور اگر خارج بسبب زیادتی دو کیفیت کے لازم ہی کہ وہ دو کیفیت ہون کہ آپسمین ضد نہون
اس واسطے کہ اجتماع ضد کا محال ہی پس یہ بھی چار قسم ہین جیسا کہ بیان کیا گیا انکو مرکبات کہتے ہین
پس ثابت ہوا کہ غیر معتدل آٹھ قسم ہین چار مفرد اور چار مرکب **تنبیہ** لفظ معتدل کا بیچ اصطلاح اطبا کے کئی جگہ پر بولتے ہین
ایک وہان کہ کیفیات متضادہ برابر ہون اور اسکو معتدل حقیقی کہتے ہین کہ اسکا ذکر ہو چکا ہی اور اُسکے لئے وجود
نہین ہی دوسرا وہان کہ مرکب کو وہ مزاج آ گیا ہو کہ وہ مزاج اُسکو بہتر ہی اور یہ مشتق عدل فی القسمة سے
ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور اسی سبب سے کہا جاتا ہی کہ ہر ایک نوع کا مزاج اُسکے حق مین ہی تیسرا وہان

مرکب قریب باعتدال حقیقی ہو جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ جلد اعدل ہے سب اعضا سے یا چوتھا وہ ہے کہ جو
کوئی چیز بدن پر وارد ہو اور اسکی حرارت سے منفعل ہو اثر نکرے اُسمین بسبب پیدا کرنے کیفیت کے
کہ وہ کیفیت زائد ہو بدن کی کیفیت سے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ فلانی دوا معتدل ہے یا پانچوان وہ ہے کہ
آدمی کو محتاج نکرے طرف اوڑھنے یا ہوا لینے معتد بہ کے جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ خط استوا اور فصل ربیع
معتدل ہین اس سبب سے کہ خط استوا مین اور فصل ربیع مین بدن معتدل مزاجون کے منفعل نہین ہوتے
حرارت یا برودت وغیرہ سے تو محتاج اوڑھنے یا ہوا لینے کے ہوں چھٹا وہ ہے کہ جیسے گرمی اُس سے
محسوس ہو سردی بھی ویسی معلوم ہو جیسا کہا جاتا ہے کہ فصل خریف کی معتدل ہے اسلیے کہ بدن فصل
خریف مین جیسا گرمی سے منفعل ہوتا ہے سردی سے بھی ویسا منفعل ہوتا ہے

الفصل الثانی فی الاخلاط

فصل دوسری ثابت ہے بیچ بیان اخلاط کے اور اخلاط جمع خلط کی ہے والخلط جسم رطب
سیال یستحیل الیہ الغذاء اولاً اور خلط جسم رطب بالفعل ہے کہ قابل سیلان کے ہے اور مستحیل ہوتی ہے
اُسکی طرف غذا پہلے استحالہ مین یعنی چیز ماکول کہ معدہ مین وارد ہوتی ہے اپنی صورت نوعیہ چھوڑ کر پہلے
کہ صورت دوسری لیتی ہے وہی صورت خلطی ہے جیسا کہ بیچ بیان تولد اخلاط کے اسی فصل مین مفصل
کہا جاویگا انشاء اللہ تعالے اور جان تو کہ معنی جسم اور رطب کے بیچ پہلی فصل کے مذکور ہوئے یہان معنی
سیال کے معلوم کیے جاتے ہین چھپا نرہے کہ سیال وہ ہے کہ اُسکی شان سے ہو کہ اُسکے اجزا بالطبع میل اور
خواہش اسفل کو کرین پس اس سے معلوم ہوا کہ رطوبت بیچ سیال ہونے کے شرط نہین ہے اسی سبب سے رمل
یعنی ریت کو سیال کہتے ہین باوجود اسکے وہ شدید الیبوست ہے اور وجہ سیال کہنے کی یہ ہے کہ اجزا اسکے بالطبع
میل طرف اسفل کے رکھتے ہین حاصل اسکا یہ ہے کہ جو کچھ بعض لوگون نے کہا ہے کہ مراد سیال سے مائع بالرطوبة ہے
اور اس تقدیر پر لفظ رطب کی کہ بیچ تعریف خلط کے ہے زائد جانتے ہین باطل ہے اور رطب مین قید بالفعل کی اسواسطے
نہ لگائی تو یہ اعتراض وارد ہو کہ صفرا اور سودا یابس ہین پس چاہیے کہ انکو خلط نہ کہین اس سبب سے کہ مراد
یبوست سودا اور صفرا سے یبوست بالقوہ ہے اور مراد رطوبت سے تعریف خلط مین رطوبت بالفعل ہے پس دونون خلط ہوئے
فائدہ قول ماتن کا رطب واسطے احتراز کے ہے ہڈی اور گوشت اور غضروف وغیرہ سے تو یہ اعضا تعریف سے
نکلجاوین کہ رطب نہین ہین اور قول اسکا سیال نے چربی وغیرہ کو نکال دیا کہ سیال نہین ہین بلکہ جمے ہوئے ہین
اور یہ گمان نکرین کہ بلغم حقیقی اور زجاجی اس تقدیر پر خلط سے خارج ہوتے ہین وہ سیال نہین ہوتے

پس ہم کہینگے کہ مراد تشبیہ سے ساتھ گچ اور شیشے گہلانے کے رنگ میں ہی یہ قوام اور بعض جو رطب و سیال سے
رطب اور سیال بالطبع مراد ہی اگر فرضا رطوبت اور سیلان میں سبب تری کوئی منافذ کے منتشر اور قصور ہو جاوے کچھ
قباحت اور جائے اعتراض نہیں اور قول اسکا یستحیل الیہ الغذاء احتراز ہی کیلوس سے اس سبب سے کہ لفظ استحالہ کی
دو استعمال ہیں ایک یہ کہ بیچ تغیر اور تبدل کیفیات کے اطلاق کرنے ہیں نشان اسکا وہ ہی کہ بدون انکے
بولتے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں استحال الماء الحار باردا و استحال الماء الی الباء دنہیں کہتے دوسرا وہ کہ بیچ کون
اور فساد کے بیچ تغیر اور تبدل صورت نوعیہ میں اطلاق کرتے ہیں یہاں لفظ الی کا لانا لازم ہی جیسا کہ کہتے ہیں
استحال الماء الی الہواء اور استحال الماء الہواء نہیں کہتے ہیں اور جو استحالہ غذا کا تشبیہ پانی ہی بدون کون اور
فساد کے نہیں ہو سکتا اور استحالہ کیلوس کیفیت میں ہی نہ نوعیت میں پس اسکو حد خلط میں دخل نہیں اور دلیل
باقی رہنا کیلوس کا اوپر نوعیت کے اسکا مزہ ہی اس سبب سے کہ کیلوس جب قے میں نکلتا ہی مزہ اس چیز کا
کہ کہائی گئی ہی معلوم ہوتا ہی اسی سے ثابت ہوا کہ کیلوس اپنی صورت نوعیہ پر باقی ہی یعنی صورت نوعیہ غذا
بالقوۃ البعیدہ کے پس بیچ حد خلط کے کہ غذا بالقوۃ القریبہ مراد ہی کیلوس داخل نہیں ہو سکتا اور اسطرح
شراب اور ماء اللحم حد خلط میں داخل نہیں ہو سکتا ہی اسواسطے کہ یہ دونوں غذا بالقوۃ البعیدہ میں اقیناً اور جو
استحالہ خلطی میں کہانا شرط ہی اور استحالہ خمری یا ماء اللحمی بدون اکل کے ہوتا ہی واسطے نکلنے ان دونوں کے
حد خلط سے یہی بات کافی ہی اور قیود کی کچھ حاجت نہیں ہی لیکن غذا وہ ہی کہ جب حیوان کے معدہ پر وارد ہوا
اور اس سے منفعل ہوا اسکی شان سے یہ ہو کہ بعد حصہ منتشر ہو کر جزو بدن کا ہو جاوے اور غذا کو طب میں دو قسم پر
بولتے ہیں ایک وہ جسم رطب کہ صورت غذائی کہ غذا بالقوۃ کی ہی چہوڑ کر صورت عضوی اسنے لی ہی یعنی بن لیوے
اسکو غذا بالفعل کہتے ہیں اور دوسرا وہ جسم کہ وہ صلاحیت اس بات کی رکہے یعنی ادنی تغیر سے یا تغیر کثیر سے باعتبار اتحاد
اور جون کے علاج اسکا یہ ہو کہ صورت غذا کو بعد چہوڑنے اپنی صورت نوعیہ کے بن لیوے اسکو غذا بالقوۃ کہتے ہیں اور یہ بات
دو درجہ میں ایک وہ کہ قریب غذا بالفعل کے ہو اسکو غذا بالقوۃ القریبہ کہتے ہیں جیسے رطوبت اولی یعنی اخلاط اور بعضے
رطوبت ثانیہ کہ تہوڑے تغیر میں غذا بالفعل ہو جاتے ہیں دوسرا وہ کہ بعید ہو اسکو غذا بالقوۃ البعیدہ کہتے ہیں جیسے
روٹی اور گوشت وغیرہ اور بیچ قول یستحیل الیہ الغذاء کے غذا سے مراد یہی قسم آخر ہی یعنی غذا بالقوۃ البعیدہ اور
یہ وقت کہانے سے جبتک کہ جزو بدن کی ہوتی ہے استحالے مستحیل ہوتی ہی جیسا کہ عنقریب کہا جاتا ہی انشاء اللہ تعالی
اور قول اولا سے رطوبت ثانیہ نکل گئی اسواسطے کہ وہ غیر خلط کی ہر حیثیت میں بدن غذا کا اسیر ہو گیا ہی اور

جان لو کہ اسمین کچھ خلاف نہین ہی کہ رطوبت ثانیہ کہ بیان اسکا کیفیت تولد اخلاط مین مفصل ہو امور
طبیعیہ ہی اور امور طبیعیہ منحصر ہین سات قسم مین پس اگر اسکو خلط مین شمار نکرین لازم آتا ہی کہ امور طبیعی آٹھ ہون
اور یہ خلاف مفروض ہی اور اعضا سے بھی شمار نہین کر سکتے اس سبب سے کہ یہ رطوبات مہیا کی گئی ہین واسطے
تغذیہ کے پس اعضا سے شمار کرنا جائز ہوگا اسلیے کہ اعضا واسطے تغذیہ کے مہیا نہین ہین باقی رہی یہ بات کہ پھر
اسکو اخلاط مین کیون داخل کرتے ہین کہینگے کہ شمار کرنا اُسکو خلط سے کہ خلط واسطے مقالات کے اخلاط سے
اور واسطے باقی رہنے ضرورت کلی کے کہ نیز امور طبیعیہ کا سات قسم مین منافی اُسکے اخراج کی حد خلط سے
نہین ہو سکتا اسلیے کہ اخراج اُسکا حقیقۃ ہی اور شمار کرنا بسبب ضرورت کے ہی سوال جب حد خلط مین
اولیت استحالہ کی ضبط ہونی چاہیے کہ وہ خون کہ بلغم سے پیدا ہو اور وہ سودا کہ ابتدائی اخلاط سے پیدا ہو
ان دونون کو خلط کہین لیکن انکو کہ خلط کہتے ہین کیا وجہ ہی جواب اولیت باعتبار اُنکی نوع کے دونون
پائی جاتی ہی کہ خلط ہونا انکا پیدا ہوا ہی کیلوس سے یقیناً یعنی کیلوس سے مثل اُنکے یعنی بلغم اور اخلاط
پیدا ہوئے اور اُسکے خلط ہونے مین شبہ نہین ہی لیکن دمویت اور سوداویت کہ باعتبار استحالہ ایک
خلط کے طرف دوسرے خلط کے دوسرے مرتبہ ظاہر ہوئی ایک امر زائد ہی اور خلطیت کے اسواسطے کہ درمیان
ان دونون کے کوئی جسم مغائر الصورت واسطہ نہین ہوا ہی پس ثابت ہوا کہ وہ دونون پیدا ہوتے ہین اول استحالہ
کیلوس سے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا اور جاننا چاہیے کہ خلط اگرچہ جلا ہو حد خلطیت سے نہین نکلتا ہی اسواسطے
احتراق اگرچہ شدید ہو لیکن خلط کو حد خلط سے نہین نکالتا ہی اور احتراق اس سبب سے زیادہ نہین ہوتا کہ قوام
اُسکا غلیظ ہو اور ساتھ اسکے اشکال کو بسہولت قبول کرتا ہی اور کثرت اور قلت باعتبار شدت اور خفت کے
احتراق سے والانواع اربعۃ اور اقسام خلط کے چار ہین اور حصر اُنکا چار مین اس طور پر ہی کہ عنصر چار ہین اور
اور غذائین مرکب مین عناصر سے پس بالضرور چاہیے کہ بیچ غذا کے قوت ایک عنصر کی غالب ہو پس سبب
کہ برابری محال ہی اور جو ایک قوت عنصری غذا مین زیادہ ہوگی بالضرورت چاہیے کہ وہ خلط کہ مناسب طبیعت
اُس قوت زائد کے ہو ظاہر آوے لہذا ہر ایک خلط اوپر طبیعت ایک عنصر کے واقع ہی اولہا الدم دم جو ہار
رطب اول اور افضل اخلاق مین خون ہی اور وہ گرم اور تر ہی اس دلیل سے کہ ہم دیکھتے ہین کہ جو خون بدن مین
زیادہ ہوتا ہی حرارت اور رطوبت غالب ہوتی ہی اور بیماریان گرم اور تر پیدا ہوتی ہین اور غذائین
گرم اور تر سے مانند گوشت اور شراب کے پیدا ہوتا ہی اور بیچ وقت گرم اور تر کے اور بیچ سن نمو کے کہ گرم اور

تربیت کرتا ہی اور بیماریاں خونی چیزیں سرد اور خشک سے دور ہوتی ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ
خون سرد ہی اس دلیل سے کہ عورتوں میں بہت ہوتا ہی اسی سبب سے ہر مہینے میں حیض آتی ہیں اور شک
نہیں ہی کہ مزاج انکا بارد ہی جواب اسکا یہ ہی کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ پیدایش خون کی عورتوں کے بدن میں
زیادہ ہوتی ہی مردوں کے بدن سے لیکن جو انکے بدن میں تحلیل کم ہی بواسطہ سردی مزاج کے کہ مسام کو
کثیف کرتی ہی زائد معلوم ہوتا ہی اور بھی کمی حرکات کی ان میں سردی مزاج کو مدد دیتی ہی پس طبیعت بحکم اپنے
خالق کے خون کو حیض سے دفع کرتی ہی اور فائدہ خون بیچ بدن کے غذا دیتا ہی لیکنے جو کچھ
بدن سے بسبب تحلیل کے کم ہوتا ہی خون بدل اوسکا ہوتا ہی اور یہ بدل یہانتک کہ سن نمو ہی زیادہ نقصان سے
وارد ہوتا ہی اور سن وقوف میں بقدر نقصان کے اور بیچ سن انحطاط کے کمتر نقصان سے اور حقیقت میں غذا کی
خون ہی اور اخلاط مانند ابازیر مصلح کے ہیں ایسا ہی شیخ نے کہا ہی والصفراء وہی حارۃ یابسۃ اور انواع خلط
صفرا ہی اور وہ گرم اور خشک ہی اور اوپر طبع آگ کے ہی لہذا جب اسہال میں نکلتا ہی کنارے مقعد میں لذع
اور سوزش محسوس ہوتی ہی اور وقت میں سوزش بیچ مقعد کے اور کڑوائی منھ میں معلوم ہوتی ہی اور صفرا امراض
گرم اور خشک پیدا کرتا ہی کہ سرد اور تر سے نفع پاتے ہیں اور فائدہ اسکا یہ ہی کہ خون کو لطیف کرے تو اس سبب
خون مجاری تنگ میں گذرتا ہی اور خون اگرچہ نسبت بلغم اور سودا کے لطیف ہی لیکن بہ نسبت صفرا کے
غلیظ زیادہ ہی اور بسبب بننے بلغم اور سودا کے زیادہ غلیظ ہوتا ہی پس حکیم حقیقی نے صفرا کو ساتھ اسکے
مرکب کیا تو خون ہر عضو تنگ راہ والے میں نفوذ کر سکے دوسرا فائدہ یہ ہی بعضے اعضا کی غذا میں صفرا کا
ضرور ہی مانند ریہ یعنی پھیپھڑے کے اس سبب سے کہ وہ عضو لطیف ہی اور غذا عضو لطیف کی بھی چاہیے کہ
لطیف ہو اور صفرا بھی لطیف ہی ملنا اسکا خون سے لازم آیا تو کر دیوے صفرا اس عضو کو مناسب اوسکے
تیسرا فائدہ یہ ہی کہ آدمی کو اوپر قضائے حاجت کے خبردار کرے اس طور پر کہ صفرا اوپر امعائے سائر کے
پہلے گرتا ہی وقت حاجت کے اور بسبب لذع اور حدت اور جلا کے رطوبت کو کہ سطح داخلی امعا میں واسطے
منع کرنے ضرر امعا کے ثقل غذا سے واقع ہی چھیلتا ہی پس امعا تیزی صفرا سے خبر پا کر قوت دافعہ اسکے دفع پر متوجہ
کرتی ہی اور آدمی براز کرنے پر متوجہ ہوتا ہی والبلغم وہو بارد رطب اور انواع اخلاط سے بلغم ہی اور وہ سرد
اور تر ہی اور اوپر طبیعت پانی کے اس دلیل سے کہ زیادتی اسکی بیماریاں سرد اور تر پیدا کرتی ہی اور گرم
اور خشک سے دور ہوتی ہیں اور بیچ مزاجوں اور سنوں اور اوقات سرد اور تر کے زیادہ ہوتا ہی

اور ماندہ یہ سرد اور تر سے پیدا ہوتا ہی اور فائدہ اسکا یہ ہی کہ جب غذا کوئی وقت بدن کو نہین پہونچتی ہی
بلغم خون ہو جاتا ہی اور بدل ماتحلل کا ہوتا ہی دوسرا فائدہ یہ ہی کہ اعضا اور مفاصل کو تر رکھتا ہی
تو حرکات کی گرمی سے کہ باعث ہی خشکی نہ پڑے تیسرا فائدہ یہ ہی کہ بیچ غذا کے بعض اعضا کے مانند
دماغ اور نخاع کے داخل ہوتا ہی اس سبب سے کہ دماغ بھی بلغمی مزاج ہی لہذا سرد اور تر ہی اور درمیان
غذا اور مغتذی کے مناسبت لازم ہی چوتھا فائدہ یہ ہی کہ خون کو لزج کرتا ہی اور قوت دیتا ہی اُسکو کہ
اعضا سے چپکتا ہی والسوداء وہی باردۃ یابستہ اور اقسام اخلاط سے سودا ہی اور وہ سرد اور خشک ہی
اوپر طبع زمین کے دلیل اُسکی خشکی اور سردی کی یہ ہی کہ وہ پیدا ہوتا ہی غذا مین سرد اور خشک سے
اور وہ پیدا کرتا ہی امراض سرد اور خشک کو کہ نفع پاتے ہین اشیاے گرم اور تر سے اور نزدیک قوم مین
سردی بلغم کی زائد ہی سودا کی سردی سے جیسے گرمی صفرا کی زیادہ ہی خون کی گرمی سے اور فائدہ سودا کا
یہ ہی کہ خون کو غلیظ اور متین کرے وقت حاجت کے یعنی نزدیک توقف خون کے واسطے مشابہ ہونیکے
عضو سے یعنی ہو جانے جزو عضو کے اور عمل سودا کا بیچ خون کے اسوقت مین مانند عمل پنیر مایہ کے
دودھ مین اور جو فائدہ صفرا مین مذکور ہوا کہ صفرا خون غلیظ کو رقیق کرتا ہی تو نفوذ کرے مجاری تنگ مین
ساتھ اس قول کے کہ سودا خون کو غلیظ کرتا ہی منافات اور مخالفت نہین رکھتا ہی اس سبب سے
کہ اکٹھا ہونا ان دونون فائدے کا کہ آپس مین ضد ہین ایک وقت مین مقصود نہین ہی بلکہ ایک وقت مین
حاجت اسکی ہی اور دوسرے وقت مین احتیاج اُسکی اور قدرت ان تصرفات پر بحکم خداوند سبحانہ طبیعت کو ہی
تو خون کہ مرکب ہی اور اخلاط سے کبھی بسبب تاثیر صفرا کے متاثر کرتی ہی یعنی وقت نفوذ کرنے خون کے
تنگ مجاری مین اور کبھی تاثیر سودا سے یعنی وقت پہونچنے خون کے نزدیک اعضا کے اور فائدہ اُسکا یہ ہی
کہ بیچ غذا کے بعضے اعضا کے داخل ہوتا ہی مانند ہڈیان اور رباط اور غضروف وغیرہ کے کہ سخت پیدا
کیے گئے ہین واسطے مشابہت کے درمیان غاذی اور مغتذی کے اور جو اعضا کہ سودا اُنکی غذا مین
داخل ہوتا ہی بہت ہین اُن اعضا سے کہ بلغم اُنکی غذا مین داخل ہوتا ہی اور جو اعضا کہ بلغم اُنکی غذا مین
داخل ہوتا ہی بہت ہین اُن اعضا سے کہ اُنکی غذا مین صفرا پڑتا ہی دوسرا فائدہ یہ ہی کہ تھوڑا سودا سے
وقت حاجت کے اوپر فم معدہ کے گرتا ہی تو خبر کرے آدمی کو بھوک سے اور تحریک بھوک کی کرے
جاننا چاہیے کہ طحال یعنی تلی جگہ سودا کا ہی اور درمیان طحال اور فم معدہ کے ایک راہ ہی سو وقت

آدمی کو حاجت غذا کی ہوتی ہی تھوڑا سودا وہان سے اُسی راہ سے فم معدہ پر گرتا ہی اور بسبب اپنی
ترشی اور زمختی یعنی کسیلا پن کے فم معدہ کو کہ عصبی اور قوی الحس ہی لذع کرتا ہی اور اُسکے جسم کو
نچوڑتا ہی اور قوت دیتا ہی تو آدمی دریافت کرتا ہی اُس کیفیت کو کہ جسکے بھوک ہی اور دلیل اس بات پر
ترشی باعث جوع کے اور محرک بھوک کی ہی یہ ہی کہ ہم دیکھتے ہین بعضے آدمی کو کہ بھوک اُنکی ضعیف
ہوتی ہی جب ترشی کھاتے ہین بھوک اُنکی ظاہر ہوتی ہی لہذا اگرم شہرون مین روزے دار سرکے سے
افطار کرتے ہین اور اگر کرین بھوک مطلق ظاہر نہین ہوتی یا جیسے کہ چاہیے چنانچہ یہ امر پوشیدہ
نہین ہی فائدہ فضل اخلاط مین خون ہی اسی سبب سے بدن کو حسن اور جمال دیتا ہی اور محبوب
طبیعت کا ہی اسواسطے کہ مناسب زندگی اور مزاج روح کے ہی اسی سبب سے جب مسہل دیتے ہین تبتک
طبیعت کو مقدور ہی طبیعت اُسکو نہین چھوڑتی ہی اور اخلاط کو نکالتی ہی اور بعد خون کے بلغم کو فضیلت ہی
اسواسطے کہ وہ خون بالقوہ ہی اور بعد بلغم کے صفرا کو ہی اسواسطے کہ بیچ حرارت کے خون سے موافقت
رکھتا ہی اور وجہ ذکر کرنے صفرا کی بعد خون کے بسبب موافق ہونے صفرا کے ساتھ خون کے حرارت مین ہی
ورنہ حقیقت مین مرتبہ اُسکے ذکر کا بعد بلغم کے ہی جیسا کہ اکثر کتابون معتبر مین ہی اور بعد صفرا کے سودا ہی
اگرچہ اس اعتبار سے کہ سودا ضد خون کا ہی کچھ فضیلت نہین رکھتا ہی لیکن جو سودا قوام بدن مین محتاج الیہ
اور رکن ہی مانند اور اخلاط کے اور مقابلہ کرنے والا خون کا ہی فضیلت سے خالی نہین ہی اسلیے
کہ راہین فضل کی مختلف ہوتی ہین و کل واحد منہما ینقسم الی طبیعی و غیر طبیعی اور ہر ایک اخلاط سے
منقسم ہوتا ہی دو قسم پر ایک طبیعی دوسرا غیر طبیعی اما الدم الطبیعی فہو احمر اللون لا نتن لہ حلو جدا
اما خون طبیعی پس وہ سرخ رنگ ہی اور بوے بد نہین رکھتا اور شیرین زیادہ ہی نسبت اور خلط شیرین کے
جاننا چاہیے کہ بیچ اصطلاح اطبا کے خلط طبیعی اُسکو کہتے ہین کہ کبد مین پیدا ہوا ور بدن کو نفع دے
پس جو خلط کہ کبد مین پیدا ہو لیکن بدن کو اُس سے نفع نہو یا جو خلط کہ اور عضو مین پیدا ہو اُنکو غیر طبیعی
کہتے ہین اور خون طبیعی کی چار صفت ہین تین اُنسے مصنف نے ذکر کیا ہی اور چوتھے اعتدال قوام ہی
چنانچہ چارون مفصل ذکر کرتے ہین ساتھ بہت فائدون کے جان تو کہ پہلی صفت خون مین سرخ ہوتا ہی
اسواسطے کہ کبد بھی سرخ ہی اور اُسکا مولد ہی اس معنی سے کہ اُسکو مشابہ اپنے کرتا ہی تو اُس سے
تغذا کرے اور ظاہر ہی کہ جب سفیدی کیلوسی جسم سے دور ہو کر سرخ ہو جاوے دلیل استحالہ تام کی

ہوتی ہی بسبب مشابہت کے اور دلیل دوسری اوپر فضیلت سُرخی کے یہ ہی کہ سُرخی دلیل معتدل ہونے
گرمی کی ہی جیسے زردی دلیل زیادتی گرمی کی اور سیاہی دلیل غلبہ سردی کی اور سفیدی دلیل خامی کی ہی
اور سُرخی خون کی باعتبار مکان کے ہی متفاوت ہوتی ہی جو خون دل اور شرائین مین ہی ناصع الحمرۃ ہی
نسبت اُس خون کے اور ورود اور کبد مین ہی ورنہ حقیقت مین خون طبیعی قانی ہی جس جگہ ہو اسواسطے
کہ ناصع الحمرۃ وہ سُرخی ہی کہ مائل بہ شقرت اور زردی ہو اور جو خون کبد اور اوردہ مین ہی قانی ہی یعنی
سرخ صرف کچھ زردی اور سیاہی اُسمین نہو اور سُرخی اسکی نسبت خون شرائین کے غلیظ ہوتی ہی
صفت دوسری وہ ہی کہ بوے متعفن اور بوے ترش وغیرہ روائح ردی نہ رکھتا ہو حاصل یہ ہی
کہ کوئی قسم بوے بد اور ترش وغیرہ نہ رکھتا ہو اور ماتن نے بر سبیل مثال کے اکیلے نتن کو ذکر کیا ہی
ورنہ مقصود سب روائح ردیہ سے خالی ہونا ہی اور ساتھ اسکے چاہیے کہ عدیم الرائحہ بھی نہو کہ یہ دلیل
غلبہ سردی کی ہی صفت تیسری وہ ہی کہ معتدل القوام ہو یعنی قوام اُسکا متوسط ہو درمیان قوام صفرا
اور بلغم اور سودا کے مانند صفرا کے پتلا نہو اور مانند دونون خلط باقی کے گاڑھا نہو اسواسطے کہ بہت
پتلا ہڈیون کے غذا ہونے کی صلاحیت نہین رکھتا ہی اور گاڑھا بہت پیدائش روح کی لیاقت نہین رکھتا ہی
اور معتدل دونون کی صلاحیت رکھتا ہی اور جو یہ صفت ظاہر تھی مصنف نے ذکر نہ کیا صفت چوتھی
وہ ہی کہ شدید الحلاوت اور شیرین ہو یعنی لذیذ اور مزہ اُسکا مشابہ مزہ شیرین چیز کے ہو مانند شہد اور
شکر کے نہ یہ کہ شیرینی اُسکی مثل شیرینی شہد اور شکر کے ہو اور فائدہ اُسکی شیرینی کا یہ ہی کہ اعضا اُسکو
جلد اور زیادہ جذب کرین اسواسطے کہ اعضا سب شیرین ہین مگر بعضے اعضا مین باوجود شیرینی کے تھوڑی
کڑوائی محسوس ہوتی ہی مانند شہد کے کہ جب حد مین سے زیادہ جوش کرین مائل بہ تلخی ہوتا ہی اور
بعض اعضا مین کسیلا پن اور بعضے مین پھیکا پن جیسے فواکہ شیرین بعضے مائل بہ کسیلا پن مین مانند
بہی کے اور بعضے مائل بہ پھیکا پن مانند تربوز کے اما غیر الطبیعی فھو الذی یخالفہ اور خون غیر طبیعی
وہ ہی کہ مخالف خون طبیعی کے ہو اور یہ غیر طبیعی دو حال سے خالی نہین ہی ایک وہ کہ سب صفات طبیعی مین
مخالف ہو جیسے خون سپید منتن غلیظ القوام معدوم الحلاوۃ یعنی بدبو قوام مین گاڑھا ہو اور شیرین نہو
اُسکو غیر طبیعی مطلق کہتے ہین دوسرا وہ کہ بعضے صفات مین مخالف ہو اسکو غیر طبیعی بیچ صفت مخالف کے
کہینگے مثلاً اگر خون سرخی سے خالی ہو اُسکو غیر طبیعی رنگ مین کہینگے اور اگر ساتھ بدبو کے ہو غیر طبیعی

بو مین کیفیتے اور اگر مزہ بگڑا ہو یا قوام غیر طبیعی مزے مین یا قوام مین کیفیتے اسی قیاس پر اگر مخالفت دو صفت مین یا تین مین ہو غیر طبیعی کو بہی انھین سے مقید کرینگے جیسا کہ کہتے ہین مخالف رنگ اور بو کو غیر طبیعی ہے رنگ اور بو مین چہپا نہ رہے کہ خون غیر طبیعی دو قسم ہی ایک وہ کہ خون اپنی ذات مین بدون ملنے اور خلط کے کوئی سبب سے دائرہ طبیعی سے باہر آوے دوسرا وہ کہ بسبب ملنے کوئی خلط کے اخلاط ثلثہ سے غیر طبیعی ہوا ور جس خلط نے کہ اسکو بگاڑا ہی نشان اس خلط کا خون مین ظاہر ہوگا بدن مین اور بعد نکلنے کے بدن سے جیسا کہ چہپا نہین ہی اور یہ غیر طبیعی کبھی ساتھ عفونت کے ہوتا ہی اور کبھی بدون عفونت کے اور تعفن خون کو تپ مطبقہ لازم ہی اگر تعفن داخل رگون مین ہو اور اگر خارج رگون سے ہو تپ نہین پیدا کرتا ہی مگر یہ کہ ورم بڑا پیدا کیا ہو خصوصا باطن مین کہ اس صورت مین تپ عرضی لازم ہوگی اگر کہین کہ خون ساتھ اور اخلاط کے مرکب ہی جس وقت وہ بگڑیگا چاہیے کہ جو اخلاط اس سے ملے ہین بگڑ جاوین اور مرض دموی اکیلے کو وجود نہو ہم جواب دینگے کہ اگرچہ اخلاط ساتھ خون کے مرکب ہین لیکن تب بھی خون اپنی بساطت پر باقی ہی وہ ساتھ اخلاط کے ملکر ایک ذات نہین ہوا ہی تو فساد خون کا مستلزم ہو فساد اور اخلاط کو اسی طرح جو خلط کہ ساتھ خون کے مرکب ہی رگون مین آپسمین امتیاز رکھتے ہین ایک ذات نہین ہوئے ہین اسی سبب سے وقت کھانے مسہل کے وہی خلط اسہال مین نکلتا ہی کہ دوا سے مسہل اس سے مخصوص ہی اور تعفن اس خلط کا موجب عفونت دوسرے خلط کا نہیں ہوتا ہی اسواسطے کہ مادہ ہر خلط کا متفاوت ہی اور متغیر ہونا ہر خلط کا خاص ہی ایک سبب سے اور ہر ایک سبب غیر مغائر ہی مغیر دوسرے کے لہذا جو چیز کہ مفسد صفرا ہی مفسد بلغم کو نہین ہی اسواسطے کہ جو اخلاط کہ آپس مین مخالف ہین مفسد ہر ایک کا بھی آپس مین مخالف ہوگا اور بالفرض اگر ایک چیز دو خلط کو مفسد ہو یا زیادہ دو سے لیکن افساد ایک خلط سے افساد دوسرے کا لازم نہین آتا ہی بسبب اختلاف مادون کے اسواسطے کہ مادہ تعفن کا سریع الانفعال ہی اور مادہ بعضے کا بطئ الانفعال ہی اور وہ بھی مشروط بشرائط ہوتا ہی پس ثابت ہوا کہ فساد خون کا اور اخلاط کو فاسد نہین کرتا ہی اور فاسد کرنا لازم نہین ہی اور نہ واجب ہی جان تو کہ بعضے آدمی مین خون نہایت رقیق اور بیستہ ہوتا ہی یہان تک کہ پسینے مین نکلتا ہی اور کبھی قوام خون کا غلیظ زیادہ ہوتا ہی یہان تک کہ بستہ ہو جاتا ہی جیسا کہ مجذوم مین فائدہ معلم اول یعنی ارسطو نے کہا ہی کہ جو خون کہ بستہ ہو جاتا ہی

لیکن خون اونٹ اور خرگوش کا اور جو حیوان کہ ذلیل اُسکا بڑا ہی خون اُسکا غلیظ ہی اور جو حیوان کہ
صاحب دم کا ہی دماغ اور دل اور حجاب اور کبد رکھتا ہی اما الصفراء الطبیعیۃ فھی رغوۃ الدم الطبیعی
وھو احمر ناصع خفیف حاد اما صفراے طبیعی پس وہ سر جوش اور کف خون طبیعی کا ہی اور وہ سرخ
خالص اور ہلکا اور تیز ہی جان تو کہ اوپر کہہ چکے ہین کہ جو خلط طبیعی ہی پیدا ایش اُسکی کبد مین ہی
اور اوصاف ذاتی صفرا کے تین ہین ایک وہ کہ سرخی اُسکی مائل بہ زردی ہی مانند بال زعفران کے
اور یہ بسبب اُسکی زیادتی لطافت کے ہی اوپر خون کے اور مقرر ہی کہ جسم سرخ کہ لطیف اور رقیق ہو
زردی مارتا ہی دوسرا وہ کہ ہلکا ہو اسواسطے کہ اوپر طبیعت آگ کے ہی اور اس سبب سے سب اخلاط کے
اوپر ہوتا ہی تیسرا وہ کہ تیز ہو اسواسطے کہ بسبب زیادتی جوش کے پیدا ہوتا ہی اور وہ موجب شدت
گرمی کا ہی اسی سبب سے گذرنا اُسکا اوپر امعا اور مری کے سوزش اور لذع پیدا کرتا ہی واما غیر الطبیعی
فاقسامہ اربعۃ لیکن صفراے غیر طبیعی پس چار قسم ہی الاول المرۃ الصفراء وھی صفراء تخالطھا رطوبۃ
رقیقۃ پہلا مرہ صفرا ہی اور وہ ایسا صفرا ہی کہ رطوبت رقیق بلغمی اُس سے مرکب ہو جاوے تو کہ مرہ
بکسر میم اور تشدید راے مہملہ ساتھ ہاے ہیج لغت کے بمعنی شدت اور قوت ہی جو صفرا قوی زیادہ سب
اخلاط مین ہی اُسکو مرہ کہتے ہین اور اسی طرح سوداکو بھی لیکن جو خاص اس قسم کا اصطلاح مین
نام مرہ صفرا ہوا ہی اسواسطے کہ جو اور اقسام صفرا کے ایک ایک نام سے خاص ہوے بسبب
مشابہت کے کہ آگے کہا جاویگا اور اس قسم مین مشابہت نہ تھی پس اس قسم کا نام عام رکھا
تو اور اقسام سے ممتاز ہو اور وجہ دوسری یہ ہی کہ یہ قسم نسبت اور اقسام صفرا کے کثیر الوجود ہی پس
تسمیہ اسکا اس نام سے خبر دیتا ہی اس امر پر کہ گویا صفرا منحصر اسی قسم مین ہی اور رنگ اس قسم کا زرد
ہوتا ہی اسواسطے کہ رنگ صفراے طبیعی کا سرخ ہی اور رنگ بلغم کا سپید اور ملنے سرخی سے ساتھ
سفیدی کے زردی حاصل ہوتی ہی الثانی المحیۃ وھی التی یخالطھا رطوبۃ غلیظۃ نوع دوسری صفراے
نا طبیعی سے مُحّی یعنی صفراے مُحّی ہی اور وہ ایسا صفرا ہی کہ اُسمین رطوبت غلیظ بلغمی ملی ہو اور مشابہ
زردی انڈے کے ہو از روے قوام اور رنگ کے لہذا منسوب بہ مُح کیا ہی اور مُح بضم میم اور حاے مہملہ
صفرۃ البیض یعنی زردی انڈے کی ہی اور یہ قسم بھی زرد ہوتی ہی اس سبب سے کہ پہلے نوع مین
بیان کیا گیا الثالث الصفراء الکراثیۃ وھی ان تکون مرکبۃ من الصفراء المحترقۃ ومن المرۃ الصفراء

والنوع الثالث المسمى بالکراثی ونوع تیسرے کا نام صفراے کراثی ہے یعنی موافق رنگ گندنا کے اور وہ
ایسا صفرا ہے کہ صفرا جلجاتا ہے اور صفراے محترق ہوجاوے اور پیدایش اسکی معدہ مین ہوتی ہے نہ اور جگہ
اس طور پر کہ بعضے اجزا صفرا کے جلجاوین بدون ملنے اور کسی چیز کے اور سیاہ ہوجاوے شدت احتراق
سے اور صفرا سے کہ زردوت مکرر مشابہ ہوجاتا ہے ساتھ رنگ پالک گندنا کے اسواسطے کہ سیاہی اور
زردی کے ملنے سے سبزی حاصل ہوتی ہے الرابع الصفراء الزنجاریۃ وہی احمّن انواع الصفراء واشبہہا
قرب من السموم نوع چوتھی کا نام صفراے زنگاری ہے اور وہ گرم زیادہ سب اقسام صفراے ہے
طبیعت اسکی نزدیک زہروں کے ہے اور حقیقت مین یہ قسم تیسری قسم مین داخل ہے ساتھ تھوڑے
فرق کے اور وہ ایسا ہے کہ جب احتراق صفرا کا کہ مرکب صفراے غیر محترق سے ہوتا ہے شدید ہو کراثی
ہوتا ہے اور جب احتراق شدید ہوجاوے زنگاری ہوتا ہے اسواسطے کہ شدت گرمی سے کہ رطوبت دور
ہوتی ہے اور ہوا گھس آتی ہے جسم سفیدی مارتا ہے جیسا کہ راکھ مین دیکھا جاتا ہے کہ نسبت کوئلے کے سفید
ہوتی ہے اسواسطے کہ کوئلے مین گرمی نے خوب اثر نہین کیا لہذا رطوبت اسکی کہ سبب رکاوٹ اسکے
اجزا کی ہے اسمین باقی ہے اور اسی سبب سے اسمین ہوا نہین آسکتی ہے لہذا سیاہ ہے اور جب گرمی زیادہ
اثر کرتی ہے اور رطوبت کو دور کرتی ہے یہان تک کہ اجزا اسکے آپس سے جدا ہوجاتے ہین اسوقت سپیدی
مائل ہوجاتی ہے اور ایک نوع اور ہے صفراے ناطبیعی کہ ماتن نے اسکو عمل کر بیان نہین کیا وہ ایسا
صفرا ہے کہ صفراے طبیعی ساتھ تھوڑے صفراے ناطبیعی یعنی محترق کے ملے اسکو صفراے محترق
کہتے ہین رنگ اسکا سرخ مائل کدورت ہوتا ہے بسبب ملنے صفرا کے ساتھ سودا کے اور قید تھوڑے
ملنے سودا کی ساتھ صفرا کے اسلیے ہے کہ اگر سودا بہت ملے اسکو اصناف سودا سے شمار کرینگے نہ صفرا سے
اسواسطے کہ حکم غالب کو ہوتا ہے اور حقیقت مین صفراے محترق یہی ہے اور اگرچہ کراثی اور زنگاری کو صفراے
محترقہ کہتے ہین لیکن مجازا ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ کراثی اور زنگاری کے کہ بعضے اجزاے صفراے
محترق شدہ کے ساتھ بعضے صفرا کے کہ محترق نہین ہوا ہے ملتا ہے یہ شرط ہے کہ اختلاط انکا شدید ہو یہان تک
کہ بعبارت اسمین فرق نکر سکے اسواسطے کہ اگر ایسا نہو بلکہ اجزاے محترقہ غیر محترقہ سے ممتاز ہون انکو سودا
صفراوی کہینگے یعنی ایسا سودا ہے کہ صفرا کے جلنے سے حاصل ہوا ہے اور فرق بیچ کراثی اور زنگاری کے
ورنیج اور اقسام کے یون ہے کہ ملنے والا کراثی زنگاری مین خود صفرا ہے باعتبار اختلاف اجزا کے

اور مختلط اور اقسام مین وارد خارجی ہی یعنی مختلط اور ہی اور غیر مختلط اور ہو دونون ایک تھین مین
انعقاد مبض طبیبون نے کہا ہی کہ صفراے طبیعی شیرین ہی مانند شہد کے اور علامۃ قرشی بھی اسیکو
تجویز کرتا ہی لیکن ایلاقی شرح قانون کے لکھا کہ انا قد مرضنا یحمی کنا لقینا فیہا صفراء محیۃ دکان طعمہا
حلوا جان تو کہ اختلاط خون کا ساتھ صفرا کے سبب ناطبیعی ہونے صفرا کا نہین ہو سکتا ہی کیونکہ
اسواسطے کہ اگر خون کم ہی صفرا اسکو اپنے طرف مستحیل کرلیتا ہی اور اگر بہت ہی اسکو خون صفراوی
کہتے ہین نہ صفراے ناطبیعی پس ثابت ہوا کہ صفرا ناطبیعی نہین ہوتا ہی مگر بسبب ملنے بلغم کے یا سودا کے
بشرط غلبہ صفرا کے اوپر اسکے از روے کیفیت کے بلغم مین اور از روے کمیت کے سودا مین یا بسبب
احتراق بعض اجزاے صفرا کے اور رہنا اوسکا ساتھ اور اجزاے صفرا کے کہ محترق نہین ہین بشرط
شدت اختلاط کے جیسا کہ کہا گیا فائدہ صفرا کے نافذ ہوتا ہی ساتھ خون کے تیزی اسکی کمتر ہی تیزی
اس صفراے کہ جاتا ہی مرارہ مین اسواسطے کہ قلیل الحدت تغذیہ کے مناسب ہی اور کثیر الحدت آوہی
واسطے غسل فضول اور خبردار کرنے امعا اور عضلہ مقعدہ کو اوپر نکالنے فضول کے اَمَّا الْبَلْغَمُ الطَّبِیْعِیُّ
فَهُوَ الَّذِیْ یَصْلُحُ لِاَنْ یَّصِیْرَ دَمًا وَّ کَاَنَّهٗ دَمٌ قَاصِرٌ عَنْ تَمَامِ النُّضْجِ لیکن بلغم طبیعی پس وہ ہی کہ صلاحیت
اس امر کی رکھے کہ جلد خون ہووے گویا وہ خون ہی کہ ابھی تک نضج خوب نہین پایا یعنی قریب خون
بننے کے ہی اور قید قریب کی اسواسطے کیا ہی کہ تو بلغم کھٹا اور پھیکا کہ اقسام غیر طبیعی ہے مین طبیعی سے خارج
ہوجاوین اسواسطے کہ یہ دونون اگرچہ صلاحیت خون ہونے کی رکھتے ہین لیکن بعید ہین استحالہ مین
لیکن پھیکا نسبت کھٹے کے قلیل البعد ہی اور جو بلغم مانند خون کے مہیا کیا گیا ہی واسطے غذا ہونے کے
اسکے لیے مفرغہ نہین ہی جیسا کہ واسطے صفرا کے مرارہ اور واسطے سودا کے طحال ہی بلکہ وہ ساتھ خون کے
رگون مین جاری رہتا ہی تو وقت حاجت کے خون ہوجاوے اور بلغم طبیعی کی دو صفت مین ایک شیرین
قلیل اسواسطے کہ وہ قریب نضج کے ہی اور شیرینی شی نضج کو لازم ہی جیسا کہ خون مین کہا گیا دوسرے
اعتدال قوام کے اور وہ خون سے تھوڑا غلیظ ہوتا ہی بسبب کمی نضج کے اور بلغم طبیعی شدید البرد نہین ہی
بلکہ وہ بقیاس بدن کے قلیل البرد ہی اور بقیاس خون اور صفرا کے سرد ہی وَاَمَّا غَیْرُ الطَّبِیْعِیِّ فَاَقْسَامٌ مُّخْتَلِفَۃٌ
لیکن غیر طبیعی پس اقسام اسکے پانچ ہین جان تو کہ بلغم غیر طبیعی وہ ہی کہ خون ہوجانے سے بعید ہو
یا غیر ممکن الاستحالہ بخون ہو جیسا الجص اسکی کبد مین ہو خواہ اور جگہ مانند معدہ اور ماسار لقا کے اور [illegible]

شیرین قسم ہیں یا تھوڑے مزے کے ہوتا ہو یا از روے زمانہ کے لیکن تغیر از روے رنگ اور بو کے
نہیں ہو سکتا ہو اسواسطے کہ سب اقسام بلغم کے سفید عدیم الرائحہ ہیں اسواسطے بلغم بارد ہی اور برودت سبب
سفیدی کا اور باعث عدم رائحہ کا ہو پس اگر اسمین کوئی چیز ملکر اُسکے رنگ کو متغیر کرے اسکو اقسام
ملنے والی سے شمار کرینگے اقسام بلغم سے شمار نہین کیا جاویگا اسی سبب سے صفراء محیہ کو اقسام
صفرا سے جانتے ہیں باوجود اسکے بلغم نسبت صفرا کے اُسمین زیادہ ہوتا ہو اور وجہ شمار کرنیکی اقسام
ملنے والی سے یہ ہو کہ ہر چیز کو نسبت کرتے ہیں اسکے طرف کہ جو محسوس زیادہ ہو اور بیچ اُس مادہ کے
کہ صفرا اور بلغم سے ہوں جو محسوس ہوتا ہو یعنی رنگ اُسکا وہ زرد ہو نہ سفید فائدہ بلغم طبیعی متعفن ہو
اُسکو ناطبیعی سے شمار نہین کرتے اسواسطے کہ عفونت ساتھ کسی نوع کے انواع بلغم سے مخصوص نہین ہو
بلکہ سب اقسام مین ہو سکتی ہو اور عام ہو کہ بلغم متعفن طبیعی ہو یا ناطبیعی اور جو بلغم طبیعی بیچ اصطلاح کے
اُس بلغم کو کہتے ہیں کہ کبد مین پیدا ہوا اور اُن اوصاف سے کہ مذکور ہوے موصوف ہو متعفن ہونا اُسکا
ساتھ باقی رہنے اوصاف مذکورہ کے مقصود مین نہین خلل کرتا ہو اس سبب سے کہ عفونت اگرچہ
حقیقت مین امر غیر طبیعی ہو لیکن جمع ہونا ساتھ بلغم طبیعی مصطلح کے منافی نہین ہو الاول الحلو وهو الذی
یخالطه قدر من اخلاط الحار ففوق پہلی اقسام خمسہ بلغم سے بلغم شیرین ہو کہ اُسمین تھوڑا خون
اور یہ قسم بیچ اکثر کتابوں کے نہین ہو الثانی المالح وهو الذی یخالطه مرة محترقة وهو اسخن الاصناف
نوع دوسری بلغم شور ہو کہ ساتھ بلغم کے تھوڑا مرہ محترقہ اُس قدر کہ ملوحت اور شوریت پیدا کرے اُسمین
اور رنگ زرد غالب نہو اسواسطے کہ اگر زردی غالب ہوگی اقسام صفرا سے شمار ہوگا جیسا کہ صفراے محیہ مین
کہا گیا ہو اور وہ گرم ترین انواع بلغم سے ہو اور مائل ہو گرمی اور خشکی ایسا کہا ہو شیخ نے اور یہ کلام یعنی
گرم ترین ہونا بلغم شور کا ساتھ قضیہ کلیہ اطبا کے کہ کہتے ہیں کل بلغم بارد رطب کے منافات اور مخالفت نہین ہو
اسواسطے کہ یہ قضیہ کلیہ بنظر خون اور صفرا کے ہو یعنی حکم کرنا سب اقسام بلغم پر برودت اور رطوبت نسبت
خون اور صفرا کے ہو اور بلغم ہر چند گرم ہو نسبت خون کے سرد ہوگا اور ہر چند میل بخشکی کریگا نظر بصفرا کے
رطب ہوگا اور یہی علما نے کہا ہو کہ حکم پر برودت اور رطوبت باعتبار طبیعت بلغم کے ہو پس عارض ہونا گرمی اور
خشکی کا نسبت کوئی عارض کے اُس حکم کو ناقض نہین ہو سکتا ہو جیسا کہ گرم ہونا پانی کا ساتھ اُسکی
سردی کے طبیعی ہو منافات نہین رکھتا ہو اور سبب شوریت کا یہ ہو کہ جو ایک مقدار معتدل صفرا کا

ساتھ بلغم کے ملتا ہی بسبب اجزاے بلغم کو جلاتا ہی پس حاصل ہوتی ہی اُس سے کچھ لذع کہ اُسکو ملوحت کہتے ہین
الثالث الحامض وہو بلغم حامض فیہ الحرارۃ ضعیفۃ نوع تیسری ترش ہی کہ بلغم مین حرارت ضعیف اثر
کرے اور یہ قسم اکثر بہ برودت و یبس ہی اور ترش ہونیکے چار سبب مین ایک وہ کہ سوداے ترش
اسمین ملے اُستقدر کہ مزے کو کھٹا کرے لیکن رنگ کو تغیر نہ کرے اسواسطے کہ اگر رنگ کو متغیر کیا اقسام
سوداسے شمار کیا جاویگا نہ بلغم سے سبب دوسرا وہ کہ حرارت غریبہ قوی زیادہ حرارت غریزیہ سے
بلغم شیرین مین پیدا ہوکر اُسکو جوش دے اور حرارت غریزی تحلیل ہوجاوے اور برودت غلبہ کرے
اور بلغم ترش ہوجاوے جیسے کہ عصارات ترش ہوتے ہین شدت گرمی مین سبب تیسرا وہ کہ بیچ بلغم
شیرین کے برودت غالب ہو اوپر حرارت غریزی کے پس حرارت ذاتی اُسکی مغلوب اور منطفی ہوجاوے
اور اُس سبب سے ترشی ظاہر ہو جیسے خمر اور عصارے ترش ہوتے ہین شدت جاڑون مین سبب
چوتھا وہ کہ حرارت غریزی ضعیف عمل کرے بیچ بلغم پھیکے کے اور پکا نہ سکے اور سبب پیدا کرے تخلخل کے
کہ حرارت کو لازم ہی بلغم کو مستعد قبول کرنے برد خارجی کے کرے پس ترشی اُسمین ظاہر ہو جیسے فواکہ
پھیکے کہ اُسکو حرارت ضعیفہ کم پکاوے اور وہ ترش ہوجائین **فائدہ** بلغم ترش دو وجہ سے خارج نہین
ایک وجہ یہ کہ کوئی چیز غریب ترش کہ سودا بھی اُسمین ملے دوسری وجہ یہ ہی کہ بدون ملنے اور چیز کے
کہ اُسکے داخل مین ہو ترش ہوجاوے اور وہ حلو ہو یا تفہ اور سبب ترش ہونے حلو کا یا حرارت ہو
یا برودت ہو اور سبب ترش ہونے تفہ کا یا حرارت غریزی ہو فقط جیسا کہ چارون قسم مین کہا گیا
فائدہ برودت سب اقسام بلغم سے بیچ قسم تیسری کے ظاہر ہی اور اسطرح جسکی پہلی قسم مین کہ
مشابہ جسم یابس سے ہو یعنی سوداسے اور بیچ باقی اقسام کے سبب خشکی کا بستہ ہونا مائیت کا ہی بسبب
بردگی اور مستحیل اُسکا ساتھ ارضیت کے بسبب دشواری انفعال کے الرابع العفص وہو الذی یغلب الله
یغلب علیہ الجوہر الارضی وہو اکثف الاصناف نوع چوتھی بلغم عفص ہی یعنی رمخت کہ اُسکو کسیلا اور
بکھٹا کہتے ہین اور وہ ایسا بلغم ہی کہ غالب آوے اُسپر جوہر ارضی اور یہ قسم بلغم سے کثیف ترین اقسام
مین ہی اور پیدا ہونا اسکا دو طور پر ہی ایک وہ کہ سوداے عفص یعنی کچا اُسمین ملے اور مزہ اُسکا
تغیر کردے اور جان تو کہ سودا جبتک پکا نہین ہی کسیلا ہوتا ہی اور بعد پکنے کے ترش ہوتا ہی پس اگر سودا
کچا بلغم مین ملتا ہی اُسکو بھی کسیلا کرتا ہی اور اگر سودا پکا اُسمین ملتا ہی اُسکو ترش کرتا ہی دوسرا وہ کہ نہ

شدید اوپر بلغم کے غلبہ کرے اور اسکی مائیت کو بستہ کرے اور اس سبب وہ مستحیل بہ ارضیت اور عفص ہو جاوے مانند فواکہ نو پیدا کے کہ ابھی تک حرارت ضعیفہ نے کہ باعث ترشی کی ہو اور حرارت قوی نے کہ باعث حلاوت کی ہو کچھ اسمین اثر نہ کیا ہو کسیلا ہوتا ہو اور یہ قسم بھی میل بہ برودت اور یبوست کرتی ہو بلکہ اسکا میل بلغم ترش سے زیادہ ہو اور علت برودت اور یبوست کے اور وجہ رفع ہونے اسکے منافع کے ساتھ تنقیہ حکیم اطبا کے کہ بلغم رطب ہو بیچ بحث ترش اور شور کے مذکور کی گئی ہو الخامس التفہ وہو الذی لا طعم لہ ویغلب علیہ الجوہر المائی وہو ابرد الاصناف نوع پانچوین تفہ ہو یعنی پھیکا اور وہ ایسا ہو کہ بیمزہ ہو اور اسپر جوہر مائی غالب ہو اور سرد ترین اقسام بلغم سے ہو اور کثیر النضج ہو اور بعید مستحیل ہونے سے طرف خون کے اور اس قسم کو مسیخ بھی کہتے ہین بمیم مفتوح اور سین مہملہ مکسور اور یاے تحتانی ساکن اور خاے معجمہ کے اور بروزن فعیل کے اسواسطے لغت مین مسیخ اور تفہ مترادف ہین اور سبب بیمزہ ہونیکا یہ ہو کہ وہ ساتھ کوئی چیز غیر کے ملا نہین اور متعفن نہین ہوا اسواسطے کہ وہ بلغم کہ ابھی نضج نہین پایا ہو اور متعفن ہو یہان تک کہ لطیف اسمین سے تحلیل ہو جاوے بہت ٹھہرنے سے اور باقی غلیظ ہو جاوے اسمین سردی زیادہ ہوتی ہو بسبب کثافت کے لیکن جو اختلاط غیر اور میل مزے سے خالی ہو ساتھ کسی مزے کے طعوم سے موصوف نہین ہو اور اوپر اس کیفیت کے کہ مائیت کو لازم ہوتی ہو یعنی بے طعمی پر باقی ہو اور یہان اعتراض کیا ہو لوگون نے اسطرح سے کہ اطبا نے اس قسم کو بیچ اس بلغم کے کہ غیر طبیعی ازروے مزے کے ہو ضبط کیا ہو پس جو چیز کہ مزہ نہ رکھے اسکو مزے والی مین ذکر کرنا مناسب نہین ہوتا ہو جواب اسکا دو طور سے دیتے ہین ایک یہ کہ مسیخ کو اقسام بلغم مزے والے سے نہین گنا ہو بلکہ اقسام بلغم سے گنا ہو ازروے طعم کے یعنی بلغم دو طرح ہو ایک وہ کہ مزہ رکھتا ہو دوسرا وہ کہ مزہ نہین رکھتا ہو پس بلغم ازروے بلغم کے دو قسم ہوتا ہو جیسا درست ہو کہ کہین حیوان ازروے نطق کے یا انسان ہو یا غیر انسان ساتھ اس امر کے غیر انسان ناطق نہین ہوتا ہو دوسرا یہ کہ لفظ طعم کی کبھی اس چیز پر بولتے ہین کہ جس پر حس ذوق حکم کرے اور محکوم علیہ کیفیت موجود ہو یا محکوم علیہ غیر کیفیت موجود ہو فائدہ بلغم نا طبیعی یا ازروے مزے کے ہوتا ہو یا ازروے قوام کے جو ازروے مزے کے ہو اور ماتن نے اسکو ضبط کیا ہم بیان کر چکے اب جو بلغم غیر طبیعی ازروے قوام کے ہو اور ماتن نے اس سے تعرض نہین کیا ہم بیان کرتے ہین

بیان ہو کہ نا طبیعی مانند دوسرے قوام کے دو قسم ہی ایک وہ کہ متفق القوام ہو دوسرا وہ کہ مختلف القوام ہو
قسم پہلی بیچ بیان متفق القوام کے اور یہ دو طرح پر ہی ایک وہ کہ نہایت پتلا ہو اور بسبب اسکا
غالب ہونا اجزاے مائیہ کا ہی اور سپر اور بوجہ غایت رقت سے مشابہ پانی کے ہی اسکو مائی کہتے ہین
اور وہ بواسطہ رقت کے سریع الاثر ہی عضوین دوسرا وہ کہ نہایت غلیظ ہو اسکو جصی کہتے ہین اور
اس سے گمان ہو کہ تشبیہ ساتھ جص یعنی گچ باعتبار کثافت قوام کے ہی کہ وہ مانند گچ کے غلیظ ہی
اسواسطے کہ قوام کوئی بلغم کا بلاغم سے اس کثافت کو نہین پہونچتا ہی بلکہ تشبیہ اسکی اس اعتبار سے ہی
کہ جو گچ پانی مین ڈالین سفیدی اُسمین مشابہ تھوڑی مخالطت کے ظاہر ہوتی ہی اسیطرح یہ بلغم بیچ سفیدی
اور غلظت کے ساتھ اُسکے مشابہ ہی اور وہ غلیظ ترین اقسام بلغم سے ہی قسم دوسری بیچ مختلف القوام کے
اور یہ بھی دو قسم ہی ایک وہ کہ اختلاف اُسکا محسوس ہو بسبب خامی کے اور اسکو خام کہتے این بسبب
باقی رہنے کے اوپر خامی اپنی کے اگر کہین کہ جو چیز کہ اختلاف اُسمین محسوس نہو کیونکر اُسکے اختلاف پر
حکم کر سکتے ہین جواب اسکا یہ ہی کہ حکم اس سبب سے کہ بعضے اجزا اُسکے جسم قابل مین سرعت کے ساتھ
گھتے ہین اور بعضے اجزا اُسکے اس جلدی سے نہین گھتے پس اس وجہ سے اختلاف کا حکم کرتے ہین اگرچہ
اُسکے قوام مین اختلاف محسوس نہین ہی دوسرا وہ کہ اختلاف اُسکا معلوم ہو اور محسوس اسکو مخاطی
کہتے ہین بسبب مشابہت کے ساتھ مخاط کے اسواسطے کہ مخاط یعنی بلغم ناک کا اکثر مختلف القوام ہوتا ہی
حس مین واما السوداء الطبیعیۃ فہی عکر الدم لیکن سوداے طبیعی پس وہ دُرد خون طبیعی کا ہی اسواسطے
کہ نسبت سوداکے ساتھ باقی اخلاط کے مانند نسبت زمین کے ساتھ باقی ارکان کے ہی اور تمیز کرنا اُسکے سب
اخلاط سے مانند تمیز ارضیت کے ہی اجسام سائلہ سے اور ارکان مین کوئی قابل ترسب کا نہین ہی مگر خون پس
اگر خون محمود ہی رسوب اُسکا بھی محمود ہی یعنی طبیعی اور اگر محمود نہین ہی رسوب اُسکا بھی محمود نہین ہی
اور غیر طبیعی ہی اور حصر قابلیت ترسب اجزا کا بیچ خون کے اس سبب سے ہی کہ مادہ خون کا لائق ترسب
کے ہی بخلاف بلغم کے کہ غایت لزوجت سے صلاحیت اس کام کی نہین رکھتا ہی اسواسطے کہ اجزا
اُسکے آپسمین متشبث ہین اجزاے ارضی کہ اُسمین ہین اور اجزا کو پھاڑکر نیچے نہین بیٹھ سکتے ہین
اور صفرا بھی قابل اس کام کے نہین ہی تین وجہ سے ایک یہ کہ مادہ اُسکا لطیف ہی اجزاے ارضی
کمتر رکھتا ہی اور جو اجزاے ارضی کم ہوے پھاڑنے پر اور نیچے آنے پر قادر ہونے کے وجہ دوسری یہ کہ

مادہ صفرا کا دائم الحرکت ہے اور جو جسم مائل کہ متحرک ہوتا ہے اجزاے ارضی اُس سے مترسب نہین ہوتے
جیسا کہ پانی جاری نہین دیکھا جاتا ہے کہ اجزاے ارضی جیسے پانی بندھے مین نیچے بیٹھتے ہین جاری پانی مین
نہین بیٹھتے ہین وجہ تیسری یہ کہ مادہ صفرا کا بدن مین قلیل المقدار ہے اور رسوب اُسکا کہ اقل قلیل ہے
یا معدوم ہوجاتا ہے تصرف حرارت غریزی سے یا متعفن ہوتا ہے تصرف حرارت غریبی سے اور جب متعفن ہوا
لطیف اُسکے تحلیل ہوجاتا ہے اور باقی کثیف ہوکر سوداے احتراقی ہوتا ہے نہ رسوبی اور جو متعفن ہوا
اُسکے واسطے رسوبیت کے اتنی شرطین درکار ہین سہ دالبلاریق اوسکے قابل اس کام کے نہوگا کہ ترسب
اُسکے اجزا مین ہو نہین سکتا پس ثابت ہوا کہ قابل رسوبیت کا مادہ خون کا ہے فقط و اما غیر الطبیعتہ
فہی الخلط المحترق لیکن سوداے نا طبیعی وہ خلط محترق یعنی جلا ہوا ہے جاننا چاہیے کہ جو خلط اخلاط
اربعہ سے کہ جلے یعنی اجزاے لطیفہ اُسکے تحلیل ہوجاوین اور اجزاے کثیفہ باقی رہین وہ سوداے
غیر طبیعی ہے اور اُسکو سوداے احتراقی اور مرہ سودا کہتے ہین اسواسطے کہ محترق ساتھ حدت اور تیزی کے
ہوتا ہے اور معنی مرہ کے قوت ہے لیکن جان تو کہ تیزی سوداے محترق کی بیچ قوت اور ضعف کے
باختیار ترتیب اُس خلط کے کہ اُس سے حاصل ہوتی ہے مختلف ہوتی ہے جو احتراق صفرا سے ہو تیز زیادہ ہے
اُس سے کہ احتراق خون سے ہو اور جو احتراق سودا سے ہو تیز زائد ہوتا ہے کہ جو احتراق بلغم سے ہو اور
اسیطرح بیچ دلالت فساد کے اور سرعت فساد کے زوال اسکا بھی مختلف ہے سوداے دموی قلیل الفساد اور
بطی الرداءت ہے اسواسطے کہ خون افضل اخلاط ہے اور مناسب حیات اور صحت کے ہے اور سوداے صفراوی
شدید الفساد اور سریع الرداءۃ ہے بواسطہ افراط تیزی اور التہاب کے اور سرعت نفوذ کے لیکن علاج بھی
جلد قبول کرتا ہے اور بیچ تھوڑی مدت کے آخر ہوجاتا ہے بسبب لطافت مادہ کے اور سوداے سوداوی جو سوداے
رقیق سے ہو ردی زیادہ ہے اُس سے کہ سوداے غلیظ سے حاصل ہو اسواسطے کہ وہ بسبب رقت کے گھسنے والا
زیادہ اور زائد ہے لیکن اگر تدارک کیا جاوے علاج کو جلد قبول کرتا ہے اسواسطے کہ مادہ رقیق جلد تحلیل ہوتا ہے اور
جو سوداے غلیظ سے ہو غلیان اسکا اور چپکنا اُسکا اعضا مین کمتر ہوتا ہے واسطے غلظ مادے کے لہذا بیچ تحلیل
اور نضج اور قبول علاج کے عاصی ہوتا ہے اور سوداے بلغمی رقیق ہو یا غلیظ کمتر قبول کرتا ہے رداءت کو
نسبت اخلاط ثلاثہ کے لیکن جو مادہ اسکا غلیظ ہے اور لزج تحلیل جلد نہین ہوتا ہے اور ضرر اسکا اگرچہ
کمتر ہے لیکن بدیر تک رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس باب مین غلیظ نسبت رقیق کے زیادہ ہے فائدہ سوداے

کہ بیچ اسکے اجزا کے احتراق عام نہو مزہ اسکا شور ہوتا ہی مائل بشیرینی تھوڑی کے ہوتا ہی اور جو بیچ
اسکے احتراق تمام ہوتا ہی کڑوا ہوتا ہی اور سوداے صفراوی کڑوا زیادہ ہوتا ہی اور سوداے بلغمی
جو کہ بلغم مائی سے ہوتا ہی کہ وہ مائل بشوریت ہوتا ہی اور جو بلغم غلیظ سے ہوتا ہی مائل بہ ترشی ہوتا ہی
یا مائل بہ کسیلا پن اور سوداے سوداوی جو کہ سوداے رقیق سے ہو شاید الحموضت ہوتا ہی اور
ساتھ سرکہ کے مشابہ ہوتا ہی بیچ مزے اور بو کے اور جو سوداے غلیظ سے ہوتا ہی ترشی اسمین کمتر
ہوتی ہی اور مائل بہ کسیلا پن ہوتا ہی انتباہ سوداے غیر طبیعی تین طرح ہی ایک وہ کہ احتراق
اخلاط سے ہو اور یہ مفصل کہا گیا دوسرا وہ کہ بہ دخارجی یا داخلی کوئی خلط اخلاط سے بستہ ہو کر
سوداے ناطبیعی ہو وے اور اس سبب سے کہ یہ قسم قلیل الوجود ہی ماتن نے پیچھے اسکے بیان کے نہ او ر
یہ سودا نہیں اور خشن اور غلیظ ہوتا ہی اور بیچ بدن تیز بی کے ہوتا ہی خصوصًا جو بستہ ہوئے خلط غیر جامد
ہو تیسرا وہ درد خون ناطبیعی کا ہو وے اور اس قسم کو اطبا نے ذکر نہین کیا بسبب اسکے ظاہر ہونے کے
اسواسطے کہ جو خون غیر طبیعی ہو ظاہر ہی کہ رسوب اسکا بھی غیر طبیعی ہوگا اور رسوب نہین ہوتا ہی مگر
سودا وا الکیفیۃ تولد الاخلاط فاعلم ان الغذاء ہو الجسم الذی من شانہ ان یصیر جزء من بدن الانسان
اذا ورد علی المعدۃ واستحال فیہا الی جوہر شبیہ بماء الکشک الثخین الذی یسمی کیلوسا لیکن کیفیت پیدا
ہونے اخلاط کی پس جان تو کہ بتحقیق وہ غذا ایسی قسم ہی کہ شان اسکی سے جو ہونا اسکا جزو بدن
آدمی سے جسوقت وارد ہوتی ہی اوپر معدہ کے مستحیل ہوتی ہی بیچ اسکے طرف ایسے جوہر کے کہ مانند آب
کشک غلیظ کے ہی اور یہ جوہر جسے ہی بہ کیلوس بیچ زبان سریانی کے اور پہلا استحالہ یہی ہی اور صورت نوعیہ
ماکول کی ویسی ہی باقی ہی جیسا کہ بیچ پہلی بحث کے کہا گیا اور ابتداے اس ہضم کی وقت شروع ہونے
مضغ سے ہی باقی رہنے غذا تک بیچ معدے کے پس جو صاف ہے کلیجے مین جاتا ہی اور جو غلیظ اور کثیف ہی
امعا مین جاتا ہی جیسا کہ کہا جاتا ہی وینجذب الصافی منہ الی الکبد من طریق العروق المسماۃ بماساریقا وینطبخ
فی الکبد یسمے کیموسا اور کھینچ جاتا ہی قوت جاذبہ کبد سے خلاصہ کیلوس کا طرف کبد کے راہ ان رگون سے
کہ ماساریقا انکا نام ہی اور یہ کئی رگین بال کے مانند ہین بیچ ثخن اعضا باریکی کے کہ بیچ مقعر کبد اور حدبہ
معدے کے واقع ہین اور مقعر کبد سے امعا تک پہونچی ہین واسطے جذب خلاصہ غذا کے معدے اور امعا سے
اور منفعت ثخنی کی یہ ہی کہ جرم انکا مضبوط ہو تو کھلی رہین اور جذب ہون اور منفعت باریکی ان رگون کی ظاہر ہی

کہ خلاصہ صاف ہوکر کبد مین جاوے اور پیدا کرنے سدے سے دور رہے اور یہ خلاصہ کہ کبد مین جاتا ہی کبد کے
سب اجزا مین پہنچتا ہی مانند ابر مردہ کے کہ پانی مین بھگو دین اسواسطے کہ کیمیا جوف نہین رکھتا ہی بلکہ قلیل القوام
اور نفع اسکا بھی روشن ہی کہ تو غذا بواسطہ ملاقات اپنے ہر جزو کے ساتھ اجزاے کبد کے جلد پک جاوے
اور اخلاط بنجاوے اور یہان صورت نوعیہ غذا کی مستحیل بصورت اخلاط ہوتی ہی جیسا کہ ابتداے بحث اخلاط مین
کہا گیا اور جو وہ خلاصہ کبد مین پکتا ہی اخلاط اربعہ اس سے ظاہر ہوتے ہین اور فضلہ اس ہضم کا کہ ثانی ہی
مثانے مین جاتا ہی اور وہ ہضم کہ بیچ کبد کے اور بعد اسکے عروق مین ہوتا ہی اسکو زبان سریانی مین کیموس
کہتے ہین لیحصل منہ شئی کالرغوۃ وشئی کالرسوب وتدیاون مہما شئی محترق اذا افرط الطبخ وشئی فج اذا قصر الطبخ
پس حاصل ہوتی ہی اس خلاصہ مطبوخہ فی الکبد سے ایک چیز مانند سرجوش کے اور ایک چیز مانند درد کے
اور کبھی ہوتی ہی ساتھ سرجوش اور درد کے ایک چیز جلی ہوئی جسوقت کہ طبخ بہت ہو اور کبھی ہوتی ہی ایک چیز خام
جسوقت کہ ناقص ہو طبخ اور جو پیدائش سرجوش اور رسوب کی کہ اخلاط طبیعی مین حرارت معتدلہ سے ہی اور
پیدائش محترق کی کہ غیر طبیعی ہی حرارت مفرطہ سے اعتراض کرتے ہین کہ حاصل ہونا انکا ایک طبخ مین کیونکر ہوگا
اس سبب سے کہ لازم آتا ہی کہ حرارت فاعلہ واحد ایک وقت مین بھی معتدل ہو بھی مفرط اور یہ محال ہی جواب
اسکا یہ ہی کہ حرارت اگرچہ واحد ہی لیکن تفاوت باعتبار مواد کے ہی لہذا حرارت واحد کو خالق نے بھی دیکھتے ہین
کہ بیچ بعضے مواد کے جلانے والی ہوتی ہی اور بیچ حق بعضے مادے کے پتلی کرنے والی اور نرم کرنے والی جیسا کہ
پوشیدہ نہین ہی اور یہی جواب ہی بیچ جمع ہونے خام کے ساتھ انکے فالرغوۃ ہی الصفراء الطبیعیۃ پس سرجوش
صفراے طبیعی ہی والمحترق اللطیف صفراء غیر طبیعیۃ اور چیز جلی ہوئی لطیف اسمین سے صفراے ناطبیعی ہی
والکثیف سوداء غیر طبیعیۃ اور کثیف اسمین سے سوداے ناطبیعی ہی والشئی الفج ہو البلغم اور چیز کچی وہی بلغم ہی
طبیعی ہو یا ناطبیعی جان تو کہ بیچ پیدائش بلغم طبیعی کے دو قول ہین ایک وہ کہ بعضے طبخون مین پیدا ہوتا ہی کہ
ہر طبخ کبدی مین پیدا نہین ہوتا در حاصل قول ثانی کا بھی یہی ہی اور وہ اعتراض کہ اس قول پر وارد ہوتے ہین
کہ بلغم طبیعی کا پیدا ہونا ضرور ہی اسواسطے کہ جزو اعظم غذاے بعض اعضا کا ہی پس چاہیے کہ بیچ ہر طبخ کبدی کے
پیدا ہونا اسکا ضرور ہو جواب اسکا یہ ہی کہ نہ پیدا ہونا اسکا ہر طبخ کبدی مین اسکے ضروری ہونے کو نقصان نہین کرتا
البتہ بعضے طبخ مین ضروری ہی گو ہر طبخ مین ضروری نہو نہین دیکھتا ہی تو کہ پینا پانی کا ضروری ہی فی الجملہ
لیکن ہر ساعت ضروری نہین ہی اور نہ احتیاج ہونا ہر لحظہ اسکی طرف اسکے ضروری ہونے کو نقصان

نہین کرتا ہی قول دوسرا وہ کہ ہر طبع کے بیچ مین پیدا ہوتا ہی مانند اور اخلاط طبیعی کے اس دلیل سے
کہ وہ مرکب ہی عناصر اربعہ سے اور اس ہضم مین ہر عنصر سے وہ خلط کہ مناسب اُسکے ہی پیدا ہوتا ہی
یقیناً اور مختار شدیدہ کا قرشی اور اکثر متاخرین کا یہی ہی لیکن بلغم ناطبیعی بالاتفاق اور ایسے ہی اور اخلاط
ناطبیعی ہر طبع مین ہمیشہ پیدا نہین ہوتے اسلیے کہ وہ ضروری نہین ہین واما المصفی من ہذہ اصنافہا
افضلہا فہو الدم لیکن جو صاف اور پختہ ہی ان سب سے وہ خون ہی یہی طریق پیدا ہونے اخلاط کا جگر مین
اور وجود ہر خلط کا موقوف ہی اوپر وجود علل اربعہ کے کہ فاعلی اور مادی اور صوری اور غائی ہین
اور پہچان اُنکی واجب ہی اسواسطے کہ علم وجود کوئی چیز کا کامل نہین ہوتا ہی مگر بعد علم اُسکے سبب کے
کہتا ہی ماتن کہ وسببہ الفاعلی ہو حرارۃ معتدلۃ پس سبب فاعلی خون کا حرارت ہی کہ متوسط ہو نہ مفرطہ
کوتاہ وسببہ المادی ہو المعتدل من الاغذیۃ والاشربۃ الفاضلۃ اور سبب مادی خون کا غذائین اور
اشربہ معتدل کامل الکیموس مین مانند گوشت بکری کے بچے اور روٹی کے وسببہ الصوری النضج الفاضل
اور سبب صوری خون کا نضج کامل ہی وسببہ الغائی تغذیۃ البدن وتسمینہ وترطیبہ اور سبب غائی خون کے
کئی چیزین ہین ایک وہ کہ بدن کو غذا دے دوسری وہ کہ بدن کو گرم کرے اپنی حرارت ذاتی سے
اور سبب پیدا کرنے ارواح کے تیسری وہ کہ بدن کو تر رکھے والصفراء سببہا الفاعلی اما الطبیعی منہا فحرارۃ
معتدلۃ لیکن صفراے طبیعی پس سبب فاعلی اُسکا حرارت معتدل واما المحترقۃ منہا فحرارۃ المفرطۃ اور
سبب فاعلی صفراے محترقہ کا حرارت مفرطہ ہی وسببہا المادی اللطیف الحار والحلو والدسم والحریف من الاغذیۃ
اور سبب مادی صفراے طبیعی اور ناطبیعی کا غذاے لطیف گرم ہی اور شیرین اور چکنی اور تیز وسببہا الصوری
فی الطبیعی منہا ہو النضج الفاضل اور سبب صوری صفراے طبیعی کا نضج کامل ہی وفی غیر الطبیعی منہا
ہو النضج الفاضل اور سبب صوری صفراے ناطبیعی کا افراط حرارت نضج کی ہی وسببہا الغائی
تغذیۃ الاعضاء التی یجب ان یکون فی غذائہا قسط من الصفراء وتلطیف الدم لیسہل بہا نفوذہ
فی المجاری الضیقۃ ولذعۃ الامعاء لتحس بالحاجۃ الی دفع الفضلۃ اور سبب غائی صفرا کا کئی چیزین ہین
ایک وہ کہ بیچ غذاے بعض اعضا کے کہ مانند ریہ کے داخل ہو دوسرا وہ کہ خون کو لطیف کرے
تو بیچ مجاری تنگ کے نفوذ کر سکے تیسرا وہ کہ امعا کو لذع کرے تو حاجت دفع کرنے فضلہ کی معلوم ہو
جیسا کہ بیچ مقدمہ بحث اخلاط کے کہا گیا وسبب البلغم الفاعلی حرارۃ مقصرۃ اور سبب فاعلی بلغم طبیعی کا

یا غیر طبیعی حرارت قاہرہ ہو اور قصور اس حرارت کا نسبت اور اخلاط کے ہو ورنہ بعض اقسام بلغم
جیسے بلغم شور بدون وجود حرارت فاعلی قوی کے نہیں ہوسکتا ہی وسببہ المادی الغذیۃ الرطبۃ اللزجۃ الباردۃ
من الاغذیۃ اور سبب مادی بلغم کا غذاے غلیظہ تر لزج سرد ہی مانند تازی مچھلی اور کھیرا اور ککڑی کے وسببہ الصوری
قصور النضج اور سبب صوری بلغم کا نضج قاصر ہی وسببہ الغائی ان یکون مع التغذیۃ البدن حین تعدم الغذاء
وترطیبہ وتغذیۃ بعض الاعضاء التی یجب ان یکون فی غذائہا قسط من البلغم اور سبب غائی بلغم کے
کئی ہین ایک وہ کہ بلغم آمادہ اور مہیا ہو اس امر پر کہ جو بدن کو کوئی وقت غذا نہ پاوے خون ہوکر غذاے بدن
ہو جاوے دوسرا وہ کہ ترطیب بدن کی کرے تیسرا وہ کہ بیچ غذاے بعض اعضا کے داخل ہو جیسا کہ کہا گیا
وسبب السوداء الفاعلی اما الطبیعیۃ منہا فحرارۃ معتدلۃ لیکن سبب فاعلی سوداے طبیعی کا حرارت معتدلہ ہی
اسواسطے کہ وہ درد خون طبیعی کا ہی اور اعتدال حرارت کا بیچ فاعل ہونے حرارت کے نہیں نسبت حرارت
غیر طبیعی کے ہو ورنہ شک نہیں ہی کہ وہ حرارت اعتدال حرارت فاعلی خون سے متجاوز ہو واما المحترقۃ فحرارۃ
متجاوزۃ عند الاعتدال لیکن سبب فاعلی سوداے محترقہ کا حرارت زیادہ ہی اعتدال سے اور جاننا تو کہ سبب
فاعلی سودا کا جمود سردی قوی کا ہی وسببہا المادی ہو الغلیظ القلیل الرطوبۃ من الاغذیۃ اور سبب مادی سودا کی
غذاے غلیظ قلیل الرطوبۃ ہی مانند بیگن اور مچھلی شور اور گوشت سو کھائے گئے کے خاصۃ بیل اور بھینسے کا والصوری انہا
اور سبب مادی سودے کا غذاے گرم ہی وسببہا الصوری الثقل الراسب بحیث لا یسیل ولا یتحلل اور سبب مادی سودا کا
ثقل تہ نشین ہی کہ شامل نہو اور تحلیل نہ پاوے جیسا کہ چاہیے وسببہا الغائی تغذیۃ الاعضاء التی یجب ان یکون
فی غذائہا قسط من السوداء وتنبیہ شہوۃ الطعام بان ینصب الی فم المعدۃ من الطحال فیشد بعفوصتہ ویدغدغ
بحموضتہ فیثور الشہوۃ اور سبب غائی سودا کئی ہین ایک وہ کہ داخل ہو بیچ غذاے بعض اعضا کے کہ تھوڑا اس کا
داخل ہونا اُن اعضا کی غذا مین ضرور ہی دوسرا وہ کہ آرزو کھانے کی اُٹھاوے اس طرح سے کہ تھوڑا اس سے
اوپر معدہ کے تلی سے گرے اور جو وہ کسیلا ہی اور کھٹا بسبب کسیلا پن کے فم معدہ کو سکیڑیگا اور بسبب ترشی کے
کھجلاویگا پس آدمی کھانا مانگے گا پس اگر یہ گرنا بعد خالی ہونے معدے کے اور با عتبار معتاد طبیعت کے ہی اسکو شہوت
صادق یعنی سچی بھوک کہتے ہین اور علت غائی سودا کی یہی قسم ہی ورنہ شہوت کاذبہ یعنی جھوٹی بھوک کہتے ہین
اور وہ مرض ہی اور مرض علت غائی نہین ہوتی ہی اسواسطے کہ علت غائی مطلوب طبیعی ہوتی ہی اور مرض مطلوب نہین ہوتا فافہم
حقیقت بلغم پہلی اور بلغم دوسری کی ظاہر ہوئی متن سے اب کیفیت بلغم تیسری اور بلغم چوتھی کی کہی جاتی ہی تو جاننا

ہضم پر خبیر ہو جاوے جان تو کہ ہضم تیسرا بیچ عروق کے ہی اور وہ عبارت ہی مستحیل ہونے رطوبت اول سے ساتھہ رطوبت ثانیہ کے اس طور پر کہ اجزاے مادی مستحیل کے باعتبار مزاج ہر عضو کے کہ وہ جزو اُس سے مناسبت کرتا ہی مستعد او متکیف ہو جاوے چھپا نہ رہے کہ جو بیچ عروق کے اخلاط نضیج پاتے ہین ایسا نہین ہی کہ وہ سب ایک مرتبہ رطوبت ثانیہ بنجاتے ہین اور جنس خلط کے عروق مین نہین بستے بلکہ اخلاط عروق مین باقی رہتے ہین اور ساتھہ اسکے بعض اُس خلط سے کوئی کوئی وقت رطوبت ثانیہ بنجاتا ہی پس بیچ عروق کے رطوبت اولے اور رطوبت ثانی ہمیشہ موجود ہین بخلاف کیلوس کے کہ وہ معدے سے جگر مین جاتا ہی اور جب پکتا ہی سب اخلاط بنجاتا ہی اور جگر مادہ کیلوسی سے خالی ہو جاتا ہی جبتک کہ اور کیلوس آوے اور اخلاط سے بیچ جگر کے تمام ہونے نضیج تک رہتے ہین بعد نضیج کے اپنے اپنے محل مین چلے جاتے ہین مگر اُس قدر کہ اُسکی غذا ہووے اور کبھی کوئی خلط زیادہ اُس مقدار سے کہ چاہیے جگر مین رہگیا سدہ اور ورم پیدا کرتا ہی بالجملہ رطوبت ثانیہ کہ اُسکا ذکر ہم کر رہے ہین دو قسم سے خالی نہین ہی ایک قسم فضول ہی اور بدن کو اُس سے کچھ حاجت نہین ہی اور وہ خلط نا طبیعی مین داخل ہی نکالنا اُسکا واجب ہی اور اگر نہ نکالین سکر حمیات پیدا کرے قسم دوسری کہ فضول نہین ہی یعنی محتاج الیہ بدن کی ہی اُسکی چار قسمین ہین ایک وہ کہ بیچ عروق صغیرہ و تنگ کے ہی جو دوسری قسم وہ جو ہر عضو مین جاوے بغیر مزاج بے فقط اور مقصود ہضم تیسری سے یہی ہی تیسری قسم وہ ہی کہ بمنزلہ شبنم کے اعضا مین منتشر ہی چوتھی قسم وہ کہ التیام اور التصاق اعضا کا اُس سے ہی اور یہ چوتھا ہضم کہ اعضا مین ہی وہ عبارت ہی ہو جانا رطوبت ثانیہ کا قابل غذا ہو جانے اعضا کے اور غذا بالفعل اسی جگہہ ہوتی ہی اسواسطے کہ مادہ غذا عضو کی ہوتی ہی اور فضلہ ان دونون ہضم کا پسینا اور اور میل ہین کہ بدن اور ناک اور کان سے نکلتے ہین اور دفع ہوتے ہین اور ہضم کہ بعد معدے کے ہی نام اُسکا کیموس ہی فائدہ بیچ تحقیق لفظ نضیج اور بیان علل اربعہ کے ساتھہ مثالون کے ہی جان تو کہ حکمانے تعریف نضیج کی یون کی ہی کہ النضیج ہو حالۃ من الحرارۃ الجسم ذی الرطوبۃ الی موافقۃ الغایۃ المطلوبۃ یعنی نضیج وہ ہی کہ حرارت اثر کرے بیچ جسم کے کہ تری رکھتا ہو اور اُس جسم کو پھیر کر ایسی حالت پر پہونچاوے کہ اُس سے غایت مطلوب حاصل ہو اسپر اعتراض کیا ہی کہ بیچ حد نضیج کے حرارت لی گئی ہی اور اطبا اس امر پر متفق ہین کہ نضیج صفرا کا بارد ہی پس حد ناقص ہی جواب اسکا یہ ہی کہ حقیقت مین منضج سب اخلاط کی طبیعت ہی اور آلہ طبیعت کا نضیج مین حرارت غریزی ہی پس نسبت نضیج کی طرف حرارت کے ثابت ہوئی لیکن اشیا سے بارد بیچ مادہ صفراوی کے

سمین طبیعت کے ہین اسواسطے کہ طبیعت باعتبار ہر مادے کے محتاج معین کی ہو کہ اس مادے سے مناسب ہو
اور یہ بات مقصود مین خلل نہین کرتی ہو اور یہی اعتراض دوسرے کی ہو کہ احادہ حرارت منضجہ مفیدہ کہا ہو
ساتھ مادے رطب کے اس تقدیر پر لازم آتا ہو کہ اخلاط یابس اور غذاے یابس نضج کے قبول کرنے سے
خارج ہون اور یہ خلاف مفروض ہو جواب اسکا یہ ہو کہ اخلاط اور اغذیہ خالی رطوبت ہی سے نہین ہین
پس اطلاق ذات رطوبۃ انکے حق مین صادق آتا ہو رطوبت اصل اخلاط کی خود ظاہر ہو لیکن رطوبت اغذیہ خشک
کی بھی متحقق ہو اس سبب سے کہ وہ مرکب ہین عناصر سے اور جو بعضے کہتے رطب ہین یابس اور مرکب کے اطلاق و نسبت
رطوبت کے کر سکتے ہین بنظر انکے اجزاے رطبہ کے اور انواع نضج کے چار ہین ایک انمین سے نضج الثمر ہو یعنی پکنا پھل کا
وہ ایسا ہو کہ فواکہ وغیرہ اس درجے کو پہونچین کہ پیدایش انکے مثل کی ہو سکے دوسرا نضج الغذا ہو اور وہ ایسا ہو
کہ غذا صلاحیت جزو بدن کی پیدا کرے اور نام خاص اس نضج کا ہضم ہو تیسرا نضج صناعی یعنی کوئی چیز صلاحیت
اسکی پیدا کرے کہ اسکو عاقل لوگ بیچ کھانے کے صرف کر سکین بیچ وقت غیر مضطر کے اور یہ نضج کئی وجہ پر ہو
اور ہر وجہ مین نام اسکا علحدہ ہو وجہ پہلی وہ ہو کہ حرارت فاعلہ نضج کی ہوائی ہو یعنی وہ حرارت ہوا سے ملی ہو
اور ساتھ اسکے اس جسم سے کہ نضج پاتا ہو ملی ہو یعنی بیچ اس جسم کے اور حرارت مذکورہ کے کوئی چیز مانع ملاقات
کی ہو اس نضج کو شی کہتے ہین نظیر اسکی کباب ہو کہ آگ کی ہوا مین پکا مین وجہ دوسری وہ کہ حرارت مذکورہ ارضی ہو
یعنی اجسام ارضی سے مرکب اور ساتھ اسکے جسم پکنے والی سے ملی ہو اس نضج کو تکبیب کہتے ہین نظیر اسکی مثلاً
کباب ہو کہ اوپر چنگاری کے رکھین تو پکے وجہ تیسری وہ کہ حرارت مذکورہ اس جسم سے نہ ملے بلکہ درمیان دونون کے
کوئی چیز واسطہ ہو پس وہ حرارت اثر کرے واسطے مین اور وہ واسطہ اثر کرے جسم مذکور مین نظیر اسکی دیگ ہو
کہ بیچ آگ اور کھانے کے حائل ہوتی ہو اور یہ واسطے والا تین حال سے باہر نہین ہو ایک وہ کہ مرکب ہوتا کوئی جسم
دوسرے کا ساتھ اس جسم پکنے والے کے شرط ہو اس نضج کو قلی کہتے ہین دوسرا وہ کہ اسکے ساتھ ترکیب جسم چکنائی کے
شرط ہو اسکو تطجین کہتے ہین تیسرا وہ کہ ساتھ اسکے ترکیب جسم مائی کا شرط ہو اسکو طبخ کہتے ہین اور کبھی طبخ کو
اوپر تصفیہ کی فصلون سے بولتے ہین جیسا کہتے ہین کہ طبخ الذہب او ضعفی اور اکثر اطلاق قلی کا اوپر اس کے ہوتا ہو
کہ کوئی چیز کو بواسطہ کوئی جسم کے آگ پر بھونین بدون ملانے مائیہ کے اور قمص بمعنی قلی او بیم و صاد مہملہ کے
مرادف قلی کا ہو اور کبھی طبخ کو اوپر دوسرے معنی کے ان الفاظ سے بطور اشتراک کے بولتے ہین اور
قرینہ مقام سے معلوم ہوتا ہو یہ کہ اقسام نضج سے نضج الفضلات ہو یعنی مادہ سہل الاندفاع ہو جاوے اور یہ ایسا ہوتا

بلکہ رہتا ہو پتلا اور جو پتلا ہو گا رہتا اور جو لیسدار ہو گوشت ٹکڑے ہو جاتا ہو اسواسطے کہ غرض تلیج متحمل ہو
کا ہو تو وقت دفع کے عصیان نکرے فعل دفع کو جلد قبول کرے اور سودا کا محتاج ترقیق کا اور بلغم ترقیق اور
بیچ کا اور صفرا تغلیظ کا ہوتا ہو لیکن خون محتاج نضج کا نہین نکالنے مین لیکن اس سبب سے کہ مرکب اخلاط مختلفہ کا ہو
بنا بر غلبہ خلط ملنے والے کے وقت نکالنے خون کے کبھی ساتھ تغلیظ کے اور کبھی ساتھ ترقیق کے حاجت پڑتی ہو
مراعات اس امر کی نافع ہوتی ہو جیسا کہ معبرون پر پوشیدہ نہین ہو لیکن سبب بیچ لغت کے حبل ہو یعنی رسیمان کہ
ہی انکی رسّی ہو اور بیچ عرف عام کے جو چیز کہ اس سے وسیلہ کرین واسطے حاصل ہونے کوئی امر کے اوس سے اور بیچ اصطلاح
کے کہ عرف خاص ہو کہ وہ چیز کہ موقوف علیہ کوئی چیز کی ہو عام ہو کہ ماہیت اس چیز کی موقوف ہو یا وجود اس کا پس
سبب تام ہی مرادف علت کا ہو اور اگر سبب ناقص ہو مرادف علت ناقصہ کا ہو اور علت تامہ وہ چیز ہو کہ وجود معلول کا
ساتھ اسکے وجود کے واجب ہو مانند روشنی کے آفتاب کو اور گرمی آگ کو اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ علت تامہ وہ
ہو کہ جملہ ما یتوقف علیہ وجود الشی ہو اور علت ناقصہ مخالف اسکے ہو اور مراد علل اربعہ سے یعنی علت ناقصہ دو
قسم ہین مادی صوری فاعلی غائی اسواسطے کہ سبب مین داخل ہو یا نہ اگر داخل ہو لیکن بالقوہ پس اسکو
مادی کہتے ہین مانند لوہے کے نسبت تلوار کے اور اگر داخل ہو لیکن بالفعل اسکو صوری کہتے ہین مانند
صورت تلوار کے کہ ٹیڑھی ہو یا سیدھی اور سوا اسکے ہو اور جو داخل نہین ہو یعنی مسبب سے خارج ہو اگر ایجاد
کرنیوالا سبب کا ہو اسکو فاعلی کہتے ہین جیسے تلوار بنانے والا نسبت تلوار کے اور اگر وہ سبب مقصود ہو اسکو غائی
کہتے ہین مانند لڑائی کے ساتھ دشمن کے اور علت غائی اگرچہ وجود مین موخر ہو لیکن ذہن مین مقدم ہوتی ہو

الفصل الثالث فی الاعضاء

فصل تیسری ثابت ہو بیچ بیان اعضا کے وہی اجسام متولدہ ہین اول مزاج الاخلاط کما ان الاخلاط اجسام متولدة
من اول مزاج الارکان اور اعضا وہ اجسام ہین کہ پیدا ہوتے ہین اول ملنے اخلاط سے جیسا کہ اخلاط وہ اجسام ہین
پیدا ہوتے ہین اول مزاج ارکان سے فائدہ اس مقام مین بیان کئی امر کا لازم ہو تو شبہے کہ اوپر تعریف اعضا
و اخلاط کے وارد ہوتے ہین رفع ہو جاوین ایک امر یہ ہو کہ جاننا چاہیے کہ مراد پیدائش اعضا کی اول مزاج
اخلاط سے وہ ہو کہ عضو پیدا ہو اس جسم سے کہ وہ جسم اول مزاج اخلاط سے پیدا ہوا ہو اسواسطے کہ اعضا ثانیہ پیدا ہوتی
ہو اور رطوبت ثانیہ سے اعضا اور اگر یہ قید نکرین کہ رطوبت ثانیہ اور وہ خلط کہ خلط دوسری سے
پیدا ہوتا ہو وہ عضو مین داخل ہو جاوے اسواسطے کہ منکون من اول مزاج الاخلاط ان دونون پر صادق آتا ہو

بدون واسطے کے پس قید واسطے کے لازم ہوئی توجہ عضو کی تمام ہو دوسرا امر یہ کہ مراد تکون اعضا کا رطوبت
ثانیہ سے عام ہو کہ بدون واسطے کے ہو مانند پیدایش اعضاے مفردہ کے اُس سے یا بواسطہ ہو مانند پیدایش اعضاے مرکبہ کے
اُس سے اسواسطے کہ اعضاے مفردہ رطوبت ثانیہ سے ہوتے ہین اور اعضاے مرکبہ اعضاے مفردہ سے پس عضو مفرد رطوبت ثانیہ سے
ہوتا ہو اور اعضاے مرکب عضو مفرد سے پس اعضاے مفردہ درمیان اُن دونون کے واسطہ ہوتے ہین اور اس
قید تعمیم سے عضو مرکب حد عضو مین داخل رہتا ہو تیسرا امر یہ کہ بیچ پیدایش اخلاط کے اول مزاج ارکان سے
بھی قید مذکور کو لازم رکھین اسواسطے کہ اول مزاج ارکان سے نبات ہوتی ہو اور نبات سے اخلاط پس
نبات درمیان اُن دونون کے بواسطہ ہوتی ہو اور عام ہو کہ تولد اخلاط کا نبات سے بدون واسطے کے
کے ہو مانند تولد خلط کے اغذیہ نباتیہ سے یا بواسطہ ہو مانند تولد اخلاط کے اغذیہ حیوانیہ سے اور تولد حیوانات کے
اغذیہ نباتیہ سے اور تولد خلط کے خلط سے چوتھا امر یہ کہ بیچ اخراج ارواح کے تعریف اعضا سے تاویل کرین
اسواسطے کہ اجسام تولد من اول مزاج الاخلاط اسکے حق مین بھی صادق آتا ہو اور تاویل اسکی دو طور پر ہو
ایک یہ کہ مراد جسم سے کہ بیچ تعریف عضو کے ہو جسم کثیف ہو اور روح لطیف ہو پس روح تعریف اعضا سے نکل جاوی
دوسرے یہ کہ مقصود پیدایش اعضا ت جسم سے کہ حاصل ہوا ہو اول مزاج اخلاط سے واجب ہونا پیدایش
اعضا کی ہو اُس جسم سے یعنی وجود اعضا کا بدون اُسکے واسطے کے ممکن نہووے اور اس قید سے ارواح تعریف
اعضا سے خارج ہوئین اسواسطے کہ تولد ارواح کا رطوبت ثانیہ سے بطریق وجوب کے نہین ہو کبھی ارواح اُس سے
پیدا ہوتی ہین اور کبھی اخلاط سے بدون واسطے کے بلکہ اجزاے اخلاط کے لطیف ہوا اور متبخر ہو کر انمین
مزاج روحی حاصل ہوتا ہو بدون مقدم ہونے اُس مزاج کے کہ اخلاط بسبب اُس مزاج کے صورت ثانیہ
ہوجاوین وہی تنقسم الی رئیسۃ وغیر رئیسۃ اور اعضا منقسم ہوتے ہین طرف رئیسہ اور غیر رئیسہ کے والتی
لیست برئیسۃ تنقسم الی خادمۃ الرئیسۃ والی غیر خادمۃ الرئیسۃ اور جو اعضا کہ خادم رئیس نہین ہین انکی
دو قسم ہین ایک خادم رئیس کے اور دوسری غیر خادم رئیس کے والتی لیست بخادمۃ الرئیسۃ تنقسم الی
مرؤسۃ وغیر مرؤسۃ اور جو اعضا کہ خادم رئیس کے نہین ہین دو قسم ہین ایک مرؤسہ دوسری غیر مرؤسہ
اما الاعضاء الرئیسۃ فہی التی تکون مبادی القوی محتاجا الیہا فی بقاء الشخص او النوع لیکن اعضاے رئیسہ
پس وہ مبادی قوتون کی ہین اور طرف اُنکے حاجت ہوتی ہو بیچ باقی رہنے شخص کے یا باقی رہنے نوع کے
جان تو کہ مبدء وہ ہو کہ سبب وجود کا ہو اور عام ہو کہ فاعلی ہو یا قابلی اور اعضاے رئیسہ بالکل ایک وجہ سے

مبدء فاعلی ہین اور دوسری وجہ سے مبدء قابلی وجہ فاعلیت کی فاعل ہونا اُنکا واسطے ارواح کے کہ حامل
قوتون کی ہین اسواسطے کہ ارواح مبدء قابلی کے قوی ہین اور اعضاء مبدء فاعلی ارواح کے ہین مبدء ہونا اعضا کا
واسطے قوی کی ثابت ہوا اسواسطے کہ مبدء سبب شی کا ہوتا ہی واسطے اُس شی کے اور وجہ قابلیت کی قابل ہونا
اُنکا ہی نفس کو اسواسطے کہ نفس فائض ہوتا ہی اوپر قواے مذکورہ کے بطفیل متعلق ہونے کے اور ہونا مبدء عضو کا اعضاے
رئیسہ سے فاعل اور قابل مذہب اکثر محققون کا ہی بیچ بیان ارواح اور قوی کے مفصل کہا جاویگا اور اوپر مذہب
امام کے بعضے اعضاے رئیسہ مبدء فاعلی ارواح کے ہین مانند دل کے اور بعضے دوسرے مبدء قابلی ارواح کے ہین
اسواسطے کہ فاعلیت اور قابلیت اُسکے نزدیک بنظر حفظ ارواح کے ہی اور فاعل ارواح کا سواے دل کے اور کوئی
عضو کو نہین کہتا ہی جیسا کہ بحث ارواح مین کہا جاویگا اما بحسب بقاء الشخص لیکن اعضاے رئیسہ کہ مبادی
قوت کے ہین باعتبار بقاے شخص کے یعنی بقاے وجود حیوان کا از روے شخص کے اُسی قوت پر موقوف ہی
فثلاثۃ پس وہ عضو تین ہین القلب ایک اُنمین سے دل ہی وہو مبدء للقوۃ الحیوانیۃ اور دل مبدء قوت
حیوانی کا ہی اور حاجت طرف اس قوت کے اس سبب سے ہی کہ بدن مرکب ہی عناصر اربعہ سے اور ہر ایک
اُنمین سے اپنے مکان کو چاہتے ہین بالطبع اور ہمیشہ بیچ ارادہ جدائی اور انفکاک کے ہین پس احتیاج
ضروری ہوئی طرف ایسی قوت کے کہ جبر اُنکو پکڑ رکھے اور آپس سے جدا ہونے نہ دیوے اور تاکہ وہ فاسد اور
متعفن نہین ہوتے جبتک کہ یہ قوت اُنمین ہی اور دلیل اوپر ہونے اس قوت کے بیچ دل کے وہ ہین ایک یہ کہ
دل سب اعضاے سے پہلے پیدا ہوتا ہی اور حرکت کرتا ہی اور آخر اُس عضو سے ہی کہ ساکن ہوتا ہی نزدیک موت کے
جیسا کہ مقرر کیا ہی حکماے نے اور یہ دلالت کرتا ہی اس امر پر کہ معدن زندگی کا اور اُسکی قوت کا وہی ہی دوسری یہ کہ
جس وقت کوئی شریان شرائین سے مضبوط باندھین نیچے موضع بندش سے اثر قوت حیوانی کا منقطع ہوجاویگا اور
عضو مذکور فاسد اور متعفن ہوجاتا ہی مانند اعضاے مردہ کے اور جو ثابت ہوا کہ شریان دل سے جمتے ہین پس
مبدء ہونا دل کا واسطے اس قوت کے متحقق ہوا والدماغ اور عضو دوسرا اُنمین سے دماغ ہی وہو مبدء قوۃ الحس والحرکۃ
اور وہ مبدء قوت حس اور حرکت کا ہی یعنی قوت نفسانی کا اور حاجت طرف اس قوت کے اسواسطے ہی کہ
بعض اشیا بدن کو ضرر کرتے ہین اور بعضے نافع پس لازم ہی کہ بدن مین ایک چیز ہو کہ اُسکے واسطے سے بدن کو
خبر ہو اوپر ضار اور نافع کے اور بھی بدن مین حرکت ہو تو اُسکے سبب سے نافع کو طلب کرے اور ضار سے پرہیز کرے
اور اس کام کے لیے مخصوص قوت نفسانی ہی اور دلیل اوپر ہونے اس قوت کے بیچ دماغ کے تین چیزین ہین ایک یہ

کہ جب قوت بیچ اعصاب کو محجوب باندھین یا کٹ جاوے اُسکے نیچے حس اور حرکت باطل ہو جاتی ہے دوسری
وہ کہ جب قوت جز نخاع کی بند ہو یا کٹ جاوے حس اور حرکت اُسکی نیچے سے باطل ہو جاتی ہے تیسری وہ کہ
جب قوت کوئی آفت قوی کہ بسبب بند ہونیکے دماغ کو پہونچے حس اور حرکت سب بدن کی باطل ہوتی ہے
اور شک نہین ہے کہ نبت اعصاب کا دماغ ہے یا نخاع اور وصول قوت نفسانی کا اعضا مین بواسطہ اعصاب کے ہے
اور نخاع خلیفہ دماغ کا ہے اور فیضان قوت مذکور کا بیچ ان اعصاب کے کہ نخاع سے جمے ہین بھی دماغ سے ہے پس یا
مبدء ہونا دماغ کا واسطے قوت نفسانی کے ثابت ہوا و الکبد او عضو تیسر اعضاے رئیسہ سے جگر ہے وہ مبدء القوۃ
الطبیعیۃ اور جگر مبدء قوت طبیعی کا ہے یعنی قوت تغذیہ اور تنمیہ کی یہان سے اعضا کو پہونچتی ہے اور اس امر مین اطبا کو
اختلاف ہے اکثر اسی امر پر ہین لیکن مراد اس سے اول پیدایش مین پہونچنا اُسکا ہے یعنی بیچ اول پیدایش کے
جگر سے بواسطہ اوردہ کے اور رحم ماعضا مین قوت طبیعی پہونچی ہے اور یہ نہین ہے کہ او پر طریق مدد کے ہمیشہ پہونچتی ہے مانند
مدد کے بخلاف قوت دماغ اور دل کے کہ ہمیشہ اُنسے اعضا کو پہونچتی ہے بطور مدد کے اور اتفاق کیا ہے اطبا نے
اس امر پر کہ اوردہ بند ہون اور نزدیک اعضا کے مادہ غذا کا موجود ہو فعل اُس عضو کا تغذیہ مین باقی رہتا ہے
اور باطل نہین ہوتا لیکن او پر عدم بطلان فعل عضو کے اس صورت مین کوئی دلیل نہین کہی ہے تو تحت ہے
اور نہ پہونچنا قوت طبیعی کا او پر سبیل مدد کے تحقق ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے ہر ایک
عضو مین اکیلے اکیلے قوت تغذیہ کی بخشی ہے دوسرے عضو سے اُنکو نہین پہونچی اور نزدیک اس قوم کے جگر عضو رئیس
نہین ہے لیکن اکثر ثقات اس امر پر ہین کہ جگر سے قوت تغذیہ کی اعضا کو پہونچی ہے اُس طور پر کہ کہا گیا پس
عضو رئیس ہوگا فائدہ قوت تغذیہ اور تنمیہ کی جس کیفیت سے کہ ہو حاجت اُسکی طرف ضروری ہے اسواسطے
کہ بدن ہمیشہ تحلل مین ہے اس صورت مین واجب ہے کہ ایسی قوت ہو کہ بدل متحلل کو لاتی ہے اس صورت سے کہ
خون کو پیدا کرے اسلیے کہ خون مادہ حیات کا ہے اور متحلل کا بدل اُسی سے ہوتا ہے اور بھی بدل بدن کا اور یہ
بدل یا موافق مقدار تحلل کے ہو یا زیادہ اُس سے یا کم جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے لیکن حاجت تغذیہ کی ہمیشہ جبتک
کہ زندگی باقی ہے اور حاجت تنمیہ کی کمال نشو اور بڑھنے تک پس و اما بحسب بقاء النوع فوجدت الثلثۃ مع الرابع
وہو الانثیان لیکن باعتبار باقی رہنے نوع انسان کے پس یہ تینون عضو مذکور ساتھ عضو چوتھے کے کہ وہ دو فوطے
خصیہ ہین یعنی بیچ باقی رہنے نوع کے خصیتین کو کہ مقام منی کا ہے بھی دخل ہے پس وہ بھی عضو رئیس سے ہوگا اور
بقا نوع کا بعد بقاے شخص کے ہے جو کچھ بیچ بقاے شخص کے دخیل ہے بطریق اولیٰ اُسمین شرط ہوگا انا فادہ

تمثل الاعصاب للدماغ والشرایین فیعصاب والاوردۃ للکبد واوعیۃ المنی للانثیین لیکن وہ اعضاکہ خادم اعضا
رئیسہ کے ہین پس نظیر اُسکی مانند اعصاب کے دماغ کو اور شریانین دل کو اور اوردہ ہین جگر کو اور اوعیۃ منی ہین
خصیون کو فائدہ جو اعضا کہ خادم ہین دو قسم کے ہین مہیی اور مؤدی مہیی وہ ہو کہ کوئی چیز کو مستعد کرے
واسطے قبول کرنے فعل مخدوم کے اور مؤدی وہ ہو کہ جس چیز کو کہ مخدوم نے اُسمین فعل کیا ہو اُسکو مخدوم سے نقل کرکے
طرف اور اعضا کے قابل اُس چیز کے ہین پہونچاوے لیکن مہیی پس مانند ریہ کے ہو دلکو اسواسطے کہ ہوا کو تعدیل کرکے
دلمین بھیجتا ہو اور بیان ایک فائدہ وجب الاستماع ہو کہ اطبا نے اختلاف کیا ہو کہ ہوا بسیط روح ہوتی ہو
یا نہین مذہب بعضون کا یہ ہو کہ جسوقت مزاج ہوا کا دل مین تعدیل پایا روح ہو جاتی ہو اگرچہ اُسکے ساتھ اور کوئی چیز
نہ ملے لیکن شیخ رئیس اُسکو منع کرتا ہو اور کہتا ہو کہ جائز نہین ہو کہ عنصر بسیط اکیلا تحمل اور مشابہ جوہر مرکب کے ہو
لیکن جسوقت مستنشق ملتی ہو ساتھ اجزاے لطیفہ خونکے کہ بیچ دل کے ہین اور اُس اختلاط سے مزاج صالح روح مین
پیدا ہوتا ہو پس خلاف نہین ہو اسمین کہ ہواے مذکور اس طور سے روح ہوتی ہو یعنی یہ ہوا ساتھ ملنے والے کے روح
ہوتی ہو اور اطبا کو اسمین اتفاق ہو اور کبد اور باقی اعضا غذا کے خادم مہیی ہین دماغ کے اور معدہ خادم مہیی جگر کا
اور اوعیہ منی کے خادم مہیی خصیون کے ہین لیکن خادم مودی دل اور دماغ اور جگر کے بیچ متن کے مذکور ہین اور خادم
مودی خصیون کے بیچ مردون کے احلیل ہو اور رگین کہ درمیان احلیل اور خصیون کے واقع ہین اور بیچ عورتون کے وہ رگین ہین
کہ خصیون مین طرف رحم کے اُنمین سے منی واقع ہوتی ہو اور رحم بھی خادم ہو اسلیے کہ محافظت منی کی کرتا ہو لیکن مہیی
ورنہ مودی اور جو خادم مہیی اعضاے رئیسہ شخصیہ کے اور خادم مودی اعضاے رئیسہ نوعیہ کے ظاہر اور مشہور نتھے متن
انکے ذکر مین مشغول نہوا جیسا کہ پوشیدہ نہین ہو اور جان تو کہ اوعیہ منی سے عبارت ہو اُن رگون وریدی سے کہ
پیدا ہین اور خلل اُنکے گوشت غدودی سے بھرے ہین اور موضع ہین نزدیک خصیون کے اور اُنکو مولد منی
کہتے ہین اسواسطے کہ خون کو مستعد کرتی ہین کہ جب خصیون مین پہونچتا ہو منی ہوتا ہو اور اُنکو مولد منی
کہنا درست ہو اسواسطے کہ مولد الشی مین یہ شرط نہین ہو کہ مکمل الشی ہو خون جب اُن رگون مین پہونچتا ہو منی
ہوتا ہو لیکن کمال اُسکا اور سفیدی اُسمین بعد پہونچنے کے خصیون مین ہوتی ہو اور نہی شئی ہو کامل ہو یا ناقص

واما الاعضاء المروسۃ فھی الاعضاء التی تجری الیھا القوی من الاعضاء الرئیسۃ کالکلی والمعدۃ والطحال
والرئۃ لیکن اعضاء مروسہ وہ اعضا ہین کہ جاری ہوتی ہین اُنکی طرف قوتین اعضاے رئیسہ سے مانند
گردے اور معدہ اور تلی اور پھیپھڑے کے جان تو کہ عضو مروس چار قسم ہین ایک وہ کہ رئیس ہو لیکن

ف مولان اور فرق خادم مہیی اور مودی ہو

خادم نہ ہو وہ دماغ ہے اور نیسیتین دوسرا وہ کہ رئیس ہے اور بھی خادم ہو وہ کبد ہے اسواسطے کہ وہ پیدا
کرنیوالا اعضا کو غذا دینا ہے اس سبب سے رئیس ہے اور قبول کرتا ہے قوت حیات کو دل سے پس مرؤس ہے
تیسرا وہ کہ رئیس نہ ہو لیکن خادم ہو وہ مع وہ ہے اور مانند اُسکے کہ متن مین مذکور ہین چوتھا وہ کہ نہ خادم ہو
اور نہ رئیس وہ لحم حساس ہے واما الاعضاء التی لیست بخادمۃ ولا بمرؤسۃ فہی الاعضاء التی تختص
بقوۃ غریزیۃ ادا ما ولا یجری الیہا من الاعضاء الرئیسۃ قوی اخری کالعظام والغضاریف لیکن وہ
اعضا کہ نہ خادم ہین اور نہ مرؤس ہیں وہ اعضا ہین کہ مخصوص ہین اُس قوت غریزی سے کہ اُنکے لیے ہے
اور جاری نہین ہوتی ہیں اُنکی طرف قوتین دوسرے اعضاے رئیسہ سے اُنکی ذات مین با استقلال قوت
غریزی ہے کہ امر تغذیہ کا اُس سے تمام ہوتا ہے اور عضو دوسرے سے قوت نہین آتی ہے مانند ہڈیون اور
غضروفون اور گوشت غیر حساس کے فائدہ مراد خادم جریان قوی سے ایک عضو سے طرف ان اعضا کے
قوت طبیعی اور نفسانی ہے نہ حیوانی کہ جو عضو ہے حیات کو دل سے قبول کرتا ہے یقیناً اور شک نہین ہے کہ
ہڈی وغیرہ موصوف بحیات ہین وتنقسم الاعضاء باعتبار آخر الی مفردۃ وہی التی اے جزء محسوس اخذ منہا
کان مشارکا للکل فی الاسم والحد واعضا تمامہ منقسم ہوتے ہین طرف مفرد کے اور مفرد وہ عضو ہے کہ
جو جزو محسوس اُس سے لیا جاوے وہ جزو شریک کل کا بیچ نام اور تعریف کے ہو والی مرکبۃ وہی التی
لا یکون کذلک وتسمی اعضاء الیۃ اور طرف مرکب کے اور وہ عضو ہے کہ ایسا نہو اور اُسکو اعضاے آلیہ کہتے ہین
فائدہ مراد اوپر جزو محسوس سے کہ بیچ تعریف عضو مفرد کے واقع ہے یہ ہے کہ اسے جزو یقال انہ جزء
یعنے جو جزو محسوس کہ اسکو کہہ سکین کہ یہ جزو فلانے عضو کا ہے اُسکو جو تولیوے بیچ نام اور تعریف کے
ساتھ اپنے کل کے شریک ہو بیچ نوعیت کے نہ بیچ کلیت کے اور اس تعریف سے شبہے تعریف مفرد سے
رفع ہوتے ہین اسواسطے کہ اگر قید یقال انہ جزء کی نہو لازم آتا ہے کہ مثلاً شریان کو مفرد نہ کہین
اسلیے کہ اگر اُسکا جزو نہایت چھوٹا عرض مین یا بڑا جزو طول مین ہم کاٹ لین اس جزو کو ساتھ کل کے
شارکت نام اور تعریف مین نہو گی ساتھ اس بات کے کہ وہ جزو حقیقت مین جزو شریان کا ہے اسواسطے
کہ وجود شریان کا مشروط ہے اسپر کہ مجوف اور عضلات ہو اور جو ایک ٹکڑا ہے اُسکا شامل اوپر شکل شریانی
نہو کیونکر جانا جاوےگا جزو شریان کا ہے پس جزو مذکور کو شریان نہ کہینگے پس شریان مفرد نہو گی اور حال
اسکے مخالف ہے اور یہ قید مذکور سے مقید کیا ہونا مفرد کا اوپر شریان کے قائم اور درست رہا

یا اسیواسطے غشا اور وترکو اعضاے مفردہ سے شمار کرتے ہین ساتھ اس بات کے کہ ہر ایک مرکب ہین عصب اور
رباط سے اور جو عصب اور رباط کو اُنسے جدا کرین اس عصب اور رباط کو غشا اور وتر نہ کہینگے اور حالانکہ یہ اجزا اُنکے ہین
اسواسطے کہ یہ اگرچہ اجزا اُنکے ہین حقیقت مین لیکن دائرہ انتقال نہ جزو سے خارج ہین پس متحقق ہوا کہ بیچ عضو کے مفرد
عدم ترکیب اعضا سے شرط نہین ہی بلکہ تشابہ بیچ اجزا کے شرط ہی ورنہ بھی تقیید بقید مذکور اور شمار کرنا عضو کا مفرد
ساتھ اسکے کہ وہ مرکب ہی بھی اسی وجہ سے ہی اور یہان اعتراض کیا ہی لوگون نے کہ جو بیچ تعریف مفرد کے جزو کو ساتھ
انتقال نہ جزو کے مقید کیا ہی جسوقت ہاتھ سے مثلا بقدر ایک تل کے کاٹین شک نہین ہی کہ باقی جز ہاتھ کا ہی اور تعریف
کل کو بیچ تعریف کے یعنی بعد قطع کے بھی ساتھ اُس تعریف کے قبل قطع کے محدود و متصوف ہی پس لازم آتا ہی کہ
ہاتھ کو کہ عضو آلی ہی مفرد کہین اور تعریف مفرد کی مانع نہو جواب اسکا یہ ہی کہ ایسے ہاتھ کو کہ اُس سے مقدار نہایت
تھوڑی کاٹا ہو یقینا ہاتھ کہینگے نہ جز ہاتھ کا اور مغیر بیچ تعریف کے جز ہی پس اعتراض رفع ہو گیا اور فائدہ
قید کرنے تعریف مفرد کے ساتھ اسکے جزو مذکور اسکا شریک کل کے نوعیت مین نہ کلیت مین ظاہر ہی اسلیے
کہ اگر کلیت ملحوظ ہو جو جزئیت ضد کلیت کی ہی مشارکت جزو کی ساتھ کل کے ہرگز نہو سکے گی مثلا ایک جزو
گوشت وغیرہ سے کہ عضو مفرد مین لیوینگے وہ جزو محدود بحد کل ہوگا لیکن اس حیثیت سے کہ وہ جزو ہی اور جزو مغایر
کل کی ہوتا ہی تباین اور تخالف درمیان دونون کے بسبب جزئیت اور کلیت کے باقی ہی اگرچہ بیچ نوعیت کے
اشتراک ہی مثلا تعریف ہڈی کی یہ ہی کہ سخت ہو اور سفید پس جو جزو کہ اُس سے فرض کرینگے متصف اسی صفت سے
ہوگا اور مراد اشتراک سے بیچ نوعیت کے یہی ہی لیکن جو بیچ ہڈی کے کلیت اور باعتبار ہر موضع کے بدن سے
تشخص کہ ساتھ ہیئت کے لاحق کرین شک نہین ہی کہ بیچ اسکے جزو کے یہ حیثیت نہوگی پس متحقق ہوا کہ مقصود
بیچ تعریف مفرد کے اشتراک جزو کا ساتھ کل کے باعتبار نوعیت کے ہی نہ باعتبار کلیت کے انتباہ جو تعریف
مفرد کی معلوم ہوئی مرکب کو اُسکے خلاف سے بھی پوشیدگی تعریف مین نرہی یعنی مرکب وہ ہی کہ جو جزو اُس سے
لیوے تو شریک نہو کل کو نہ بیچ نام کے نہ بیچ تعریف کے اور مراد جزو سے یہان بھی وہ جز ہی کہ اُسکو جزو
اُس عضو کا کہہ سکتے ہون ورنہ ہاتھ کہ اُس سے نہایت چھوٹا جزو کاٹین لازم آتا ہی کہ مرکب نہو اسواسطے کہ
حقیقت مین جزو جیسا کہ چھوٹے کو بولتے ہین بڑے کو بھی کہہ سکتے ہین یعنی جزو قلیل کہ ہاتھ سے جدا کرین
وہ بھی حقیقت مین جزو ہاتھ کا ہی اور جو ہاتھ سے بعد قطع کے اُس سے ویسا باقی ہی وہ بھی بیچ حقیقت کے
جزو ہاتھ کا ہی اس واسطے کہ ہاتھ حقیقت مین عبارت مجموع سے ہی لیکن عرف مین جیسے جزو نہایت

انملہ کو جزو ہاتھ کا نہیں کہتے ہیں ویسے ہی وہ باقی کو بھی جزو ہاتھ کا نہیں کہتے ہیں بلکہ ہاتھ کہتے ہیں
اور جالینوس عضو مرکب کو عضو آلی کہتے ہیں اس سبب سے کہ وہ آلہ نفس کا ہے بیچ تمام حرکات اور
افعال کے اور اگرچہ بعضے اعضاے مفرد بھی آلہ نفس کے ہیں جیسے اعصاب کہ آلہ نفس کے ہیں بیچ نفوذ روح
حساس محرک کے اعضا میں اور جیسے شرائین کہ آلہ ہیں بیچ نفوذ روح حیوانی کے اعضا میں اور جیسے اوردہ کہ آلہ ہیں
بیچ نفوذ خون کے اعضا میں لیکن نام رکھنا مرکب کا ساتھ آلہ کے مناسب زیادہ ہے اسواسطے کہ مقصود پیدائش
عضو مرکب سے یہی ہے کہ آلہ ہو بخلاف مفرد کے کہ مقصود اسکی پیدائش سے وہ ہے کہ تمامی عضو مرکب کی اس سے ہو
اور اگر ایسا نہوتا عضو مفرد بیچ پیدائش میں انسان کے کفایت کرتا احتیاج مرکب کی نہوتی پس تسمیہ ایک شی کو ساتھ
اس چیز کے کہ مقصود اس سے ہو اولے ہوتا ہے اور جالینوس نے اعضا کو دوسرے طور پر کہا ہے معطی اور غیر معطی اور ہر ایک
ان دونوں سے قابل ہوتا ہے یا غیر قابل پس سب چار قسم ہوتے ہیں ایک معطی قابل اور وہ دماغ اور کبد ہے
دوسرا معطی غیر قابل اور وہ دل ہے اوپر راے فیلسوف کے تیسرا غیر معطی قابل وہ مانند گوشت حساس کے چوتھا غیر معطی
غیر قابل وہ مانند ہڈی کے ہے فائدہ بیچ بیان معنی معطی اور غیر معطی اور قابل اور غیر قابل کے جان تو کہ ہر عضو میں قوت
غریزی ہے کہ اسی سے امر اسکی تغذیہ کا تمام ہوتا ہے ساتھ اسکے بعضے اعضا مبادی قوت کے ہیں اور اعضاے
دوسرون کو قوت دیتے ہیں اسکو معطی کہتے ہیں اور بعضے غیر معطی ہیں یہ دوسرے عضو سے قبول قوت کا کرتے ہیں قابل ہیں
ورنہ غیر قابل جیسا کہ کہا گیا اور مراد اس قوت سے سواے قوت تغذیہ کے ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے اور اختلاف
اس امر میں کہ قوت تغذیہ کی ہر عضو کو بذاتہ حاصل ہے یا کہ دوسرے سے پہونچتی ہے بیچ بیان رئیس کے اور غیر رئیس کے
کہا گیا ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ معطی ہونے کے ریاست شرط ہے لیکن رئیس کو معطی ہونا لازم نہیں ہے اسواسطے کہ
بیچ ریاست کے پہونچنا اسکی قوت کا اور عضو کو شرط نہیں کیا ہے مبدء ہونا اسکا واسطے قوت کے کافی ہے
بخلاف معطی کے کہ تغذیہ قوت کا اس سے اور عضو کو شرط کیا ہے ساتھ ہونے اس عضو کے مبدء ولہذا خصیوں کو
ساتھ اس امر کے کہ رئیس ہیں معطی نہیں کہتے پس معطی رئیس سے اخص ہوتا ہے

الفصل الرابع فی القویٰ وہی ثلاثۃ اقسام

فصل چوتھی ثابت ہے بیچ بیان قوتوں کے اور قوتیں تین قسم ہیں نزدیک اطبا کے لیکن نزدیک فلاسفہ کے قوت
چار ہیں اور قوت ایک ہیئت ہے جسم حیوان میں کہ حیوان کو اسکے واسطے سے مباشرت افعال کی بالذات ممکن ہے یعنی قوت
مبدء فعل کی ہے بالذات اور دلیل اوپر وجود قوت کے نکلنا ہونا فعل کا ہے اس سبب سے کہ وجود فعل کا بدون مبدء کے محال ہے

اور دوسری دلیل ہی کہ شک نہین ہی کہ بدن بیچ جسمیت کے ساتھ سب اجسام کے شریک ہی اور ساتھ اس خاص اثرکے
بدن سے وہ آثار ظاہر ہوتے ہین کہ غیر بدن مین نہین پائے جاتے وہ یہ صدور آثار کا نہین ہی مگر اُس امر سے
کہ وہ امر جسم مین خاص ہوا اور جسمیت کو لازم نہوا اسواسطے کہ اگر جسمیت کو لازم ہوگا سب اجسام اُسمین
شریک ہونگے اور یہ امر جو متحقق ہوا وہی امر مسمی بقوت ہوا بنظر فعل کے اور جان تو کہ قوت کی دو قسمین ہین
اوّلے اور ثانوی اوّلے قوت حیوانی اور نفسانی اور طبیعی ہین اور ہر ایک انمین جنس ہین کہ متضمن ہین
انکی قوت جزئیہ پر جیسا کہ کہا جاویگا اور ثانوی مانند سمع اور شم اور بصر اور ذوق اور لمس کے اور یہ تو قوت
انہین سے ہین کہ بدن انکی طرف محتاج اور مضطر ہوتا ہی بیچ بقاے شخص یا نوع کے بخلاف قوی اوّلے
کہ بدن مضطر الیہ ہی اور تو تین مذکورہ تین قسم مین ماتن کہتا ہی کہ احدہا قوۃ طبیعیۃ وہی فی الکبد
ایک اُنمین سے قوت طبیعی ہی اور وہ بیچ جگر کے ہی وثانیہا قوۃ حیوانیۃ وہی فی القلب دوسری
قوت حیوانی ہی اور وہ بیچ دل کے ہی وثالثہا قوۃ نفسانیۃ وہی فی الدماغ تیسری قوت نفسانی ہی
کہ دماغ مین ہی اما القوۃ الطبیعیۃ فتنقسم الی قسمین مخدومۃ وخادمۃ لیکن قوت طبیعی پس منقسم ہوتی ہی
دو قسم کہ مخدومہ ہی اور خادمہ ہی اما المخدومۃ فتنقسم الی مایتصرف فی الغذاء لبقاء الشخص وہی الغاذیۃ
والنامیۃ لیکن مخدومہ منقسم ہوتی ہی طرف اُس قوت کے کہ تصرف کرتی ہی بیچ غذا کے واسطے بقاے
شخص کے اور وہ قوت غاذیہ اور نامیہ ہی والی مایتصرف فی الغذاء لبقاء النوع وہی المولدۃ والمصورۃ
اور طرف اُس قوت کے کہ تصرف کرتی ہی بیچ غذا کے واسطے باقی رہنے نوع کے اور وہ مولدہ اور
مصورہ ہی واما الغاذیۃ فہی التی تحلل الغذاء الی مشابہۃ المغتذی لیخلف بدل مایتحلل منہ لیکن غاذیہ
پس وہ ہی کہ پھیر دیتی ہی غذا اُسکی صورت سے طرف مشابہت عضو کے کہ غذا کرنیوالا ہی تو اُس عضو کو
پہونچے بدلہ اُس چیز کے کہ عضو سے تحلیل ہوا ہی اور ظاہر ہی کہ اعضا ہمیشہ تحلیل ہوتے ہین اور اگر
بدل نہ پہونچے حیوان ہلاک ہو جاوے واما النامیۃ فہی التی تزید فی اقطار الجسم علی التناسب الطبیعی
لیبلغ تمام النشو لیکن نامیہ پس وہ قوت ہی کہ زیادہ کرتی ہی اور بڑھاتی ہی بیچ اقطار جسم کے یعنی بیچ
طول اور عرض اور عمق کے تو پہونچے جسم تمام بڑھنے کو واما المولدۃ فعلی نوعین نوع یحصل المنی فی الذکر
والانثی لیکن مولدہ پس وہ دو قسم ہی ایک قسم وہ ہی کہ پیدا کرتی ہی منی کو نر اور مادہ مین ونوع
یفصل القوی التی فی المنی فیمزجہا تمزیجات بحسب کل عضو عضو ویسمی المغیرۃ الاولی اور ایک قسم وہ ہی

پیدا کرتی ہی اُن قوتون کو کہ منی مین ہین بعد اُسکے ملاقی ہو اُسکو آمیزش بارے مختلف سے موافق رحم
کے بیچ ہر جزو منی کو مستعد کرتی ہو واسطے قبول کرنے صورت کسی عضو کے اعضا سے تو بیچ مقابلہ
ہر عضو کے ایک جزو منی کا مستعد ہوئے واسطے استحالہ اور ہو جانے عضو کے اور اس قوت کو یعنی مولدہ کو
مغیرہ اولے کہتے ہین اور فعل اس قوت کا دو طرح ہی اسلیے کہ قوت مذکورہ دو قسم ہی جیسا کہ کہا گیا ایک تو
منی کو پیدا کرتی ہی نر اور مادہ مین اور وہ خصیون سے علحدہ نہین ہوتی ہی دوسرے وہ کہ مفارقت کرے
خصیون سے ہمراہ منی کے بیچ اوعیہ کے تصرف کرے ساتھ تفصیل اور مزاج قوتون کے کہ منی مین ہین
باعتبار ہر ہر عضو کے اور یہ فعل بیچ منی کے نہین ہوتا ہی مگر وقت ہونے منی کے بیچ رحم کے اسواسطے کہ یہ
فعل اگر خصیون مین ظاہر ہو جاوے کہ بعد ملنے منی نر اور مادہ کے بیچ رحم کے حاجت اور مغیرہ کی نہ رہے
اسواسطے کہ تغیر کیفیتون مین بعد ملنے دونون منی کے ضرور ہی اور تغیر بے مغیر کے نہین ہوتا ہی اور بیچ منی کے
سوائے ایک مغیر کے دوسرا کسی نے نہین کیا اور جو عمل اس قوت کا ثابت ہوا کہ بیچ منی کے وقت ہونے
منی کے رحم مین ہوتا ہی لازم آیا کہ عمل قوت مصورہ کا بھی رحم مین ہو بیچ منی کے واسطے برابر ہونے
عمل مولدہ کے عمل مصورہ کو اسواسطے کہ عمل مولدہ کا مستعد کرنا مادے اعضا کا ہی واسطے قبول کرنے
صورت کے اور عمل قوت مصورہ کا پہنانا صورت عضوی کا اس مادہ مستعد کو باعتبار اُسکی خواہش کے
پس چاہیے کہ عمل دونون قوت کا ایک ہو فائدہ اطبا نے اختلاف کیا ہی بیچ اس امر کے کہ مولدہ اور
مصورہ نفس ماں سے فائض ہوتی ہین اوپر منی کے وقت ہونے منی کے بیچ رحم کے یا نفس باپ سے
فائض ہوتی ہین اوپر منی کے وقت ہونے منی کے خصیون مین اور نکلتی ہی ساتھ منی کے نزدیک نکلنے
منی کے خصیون سے او ظاہر ہوتا ہی فعل اُنکا بیچ رحم کے اور قول پہلا صحیح ہی اور دلیل اوپر ضعیف
ہونے دوسرے قول کے یہ ہی کہ عضو ٹکڑا بدن کا ہی اور تعلق نفس کا اُس سے نسبت فضلات کے
بہت اور زیادہ ہوتا ہی لیکن شک نہین ہی کہ جو وہ ٹکڑا کٹ جاتا ہی بدن سے تعلق نفس کا بھی اُس سے
کٹ جاتا ہی لہذا عفونت کو قبول کرتا ہی پس منی کہ فضلون مین سے ہی اور تعلق نفس کا اُس سے نسبت
جزو بدن کے کمتر ہی بعد علحدہ ہونے منی کے بدن سے تعلق نفس باپ کا اُس سے کسطرح باقی رہیگا اس عبارت
کے بیچ کی ہی اور اعضا اُس سے پیدا ہون نکتہ بیچ وجہ تسمیہ مولدہ کے ساتھ مغیرہ اولے کے جاننا چاہیے کہ اطلاق
مغیرہ کا جیسا کہ اوپر اُس قوت کے بعض اطبا نے کیا ہی اور غاذیہ کے بھی اطلاق کیا ہی بسبب پائے جانے معنی تغیر کے

دونون مین اور اس سبب سے کہ مولدہ بنظر بدن مولود کے قدم رکھتی ہی غاذیہ پر اسکو اول … او
ثانیہ نام رکھا واسطے فرق ہونے کے درمیان دونون کے اور پوشیدہ نہین ہی کہ یہ مولدہ کہ تصرف
کرتی ہی بیچ منی کے کہ مادہ مولود کا ہی جملہ قوتین ماں سے یا باپ سے ہین موافق اختلاف دو مذہب کے
اور قوتین اُس شخص سے کہ مادہ معمولہ سے موجود ہوا اس واسطے کہ وہ مولدہ کہ جملہ قوی اس شخص سے ہی
بعد پیدا ہونے اعضاے رئیسہ کے اور قوتین دوسری کی خصوصًا بعد حاصل ہونے قوت طبیعی کے وجود ہوتی ہی
جیسا کہ مخفی نہین ہی پس تسمیہ مولدہ کا ساتھ اولے کے بنظر اُسکے عمل کے ہی بیچ بدن غیر کے کہ وہ مولود ہی
ورنہ بنظر بدن صاحب اپنے کے کہ مغیرۂ ثانیہ ہی اس واسطے کہ عمل اسکا بعد عمل غاذیہ کے ہی بیچ بدن صاحب
قوت کے اسلیے کہ عمل غاذیہ کا خون مین ہی اور عمل مولدہ کا منی مین ہی اور شک نہین ہی کہ منی بعد خون کے
پیدا ہوتی ہی پس عامل منی مین ضرور ہی کہ عامل خون سے مؤخر ہو انتہا اور بیچ ہر عضو کے جیسے کہ جاذبہ اور
ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ موقوف الیہ اُس عضو کے تغذیہ کے ہین قوت مغیرہ ہی یعنی غاذیہ موقوف علیہ
اور قوی اربعہ مذکورہ خادم مغیرہ کے ہین اور عمل نام مغیرہ کا وہ ہی کہ اُس چیز کو کہ ہاضمہ نے مستعد
عضو ہونیکا کیا ہو مشابہ عضو کے کرے بالفعل اور جان تو کہ فعل مغیرہ کوئی عضو کا ساتھ فعل مغیرہ
عضو دوسرے کے شراکت نہین رکھتا ہی مگر فقط قوت مغیرہ جگر کی کہ فعل اُسکا ساتھ افعال مغیرہ اور
اعضا کے مشترک ہی اس واسطے کہ عمل اُسکا غذا کو خون کرتا ہی اور شک نہین ہی کہ خون صلاحیت تغذیہ
سب اعضا کی رکھتا ہی بخلاف مغیرہ مری اور معدہ کے مثلا کہ فعل اُنکا کرنا خون کا مشابہ مری اور معدہ کے
اور وہ غذا کہ مستعد واسطے بننے صورت مری اور معدہ کے ہی عضو دوسرا اُس سے ہرگز نفع نہین پاتا ہی
بلکہ غذاے مذکور نسبت اور اعضا کے فضلہ ہی اور اس تقریر سے روشن ہوا کہ فعل ہاضمہ کا وہ ہی کہ غذا کو مستعد
کرے اس امر پر کہ عضو ہووے اور بیچ اس حالت کے وہ غذا اوپر نوعیت اپنی کے ہوتی ہی اور فعل مغیرہ کا وہ ہی
کہ اُس مادہ مستعدہ کو مشابہ عضو کے کرے مزاج اور قوام اور رنگ اور ذات مین اور اس حالت مین صورت نوعیہ
سابقہ فاسد ہوتی ہی یقینا واسطے ہوجانے عضو کے بالفعل اور وہ کہ بعضے اطبا نے اوپر ہاضمہ کے اطلاق مغیرہ کا
کیا ہی بنظر لغت کے ہی ورنہ باصطلاح جمہور کے مغیر و غیر ہاضمہ کی ہی جیسا کہ فرق درمیان اُن دونون کے
ظاہر ہوا ہی اور اس سبب سے کہ کام قوت غاذیہ ہر عضو کا دو طرح پر ہی ایک وہ کہ غذاے مستعد کو ساتھ
عضو کے ملا دیوے دوسرا وہ کہ غذاے ملی ہوئی کو مشابہ عضو کے کرے سبب جسکے بعضے اطبا غاذیہ کو بھی

مغیرۂ اولے کہتے ہیں بنظر الصاق کے اور مغیرۂ ثانیہ بھی غاذیہ کو کہتے ہیں بنظر تشبیہ کے لہذا بحر الجواہر میں
مصنف اُسکا کہتا ہو کہ المغیرۃ الاولے ہی التی تلصق الغذاء بالعضو بعد فعل الماسکۃ فیہ والمغیرۃ الثانیۃ ہی
التی تشبہ بالعضو الاولے بالعضو فیجعلہ جزءا منہ بلونہ او ہیئتہ ومن ضعفت ہذہ یکون البرص والبہق ومن
ضعف الاولے یکون الاستسقاء اللحمی وقیل المغیرۃ الاولے ہی القوۃ المولدۃ والمغیرۃ الثانیۃ ہی الغاذیۃ
ان فعل الاولے مقدم علی الثانیۃ فی بدن المولود ولکل ان یصطلح اور بالجملہ لفظ مغیرہ کی بیچ کتب اس قوم کے
تین وجہ سے اطلاق پاتی ہو لہذا مشروحا کہا گیا تو بیچ ہر مقام کے کہ مناسب ہولے سمجھیں اور جو محقق ہوا
کہ بعد ہاضمہ کے سوائے ہاضمہ کے کوئی اور قوت تصرف کرنے والی نہیں ہو اور فعل اُسکا دو قسم ہو بنظر مغایرت
اُسکے فعل کے اطبانے اُوسکو مغیرۂ اولے اور ثانیہ نام رکھا ہو جیسا کہ گذرا واما المصورۃ فہی التی یصدر عنہا
تخطیط الاعضاء وتشکیلہا وتسمے المغیرۃ الثانیۃ لیکن مصورہ پس وہ قوت ہو کہ صادر ہوتے ہیں اُس سے
خطوط عضوون کے اور شکلیں اُنکی یعنی یہ قوت بحکم اپنے خالق کے ہر جزو منی کو پہناتی ہو صورت عضوی اس
طور پر کہ مقتضی نوع صاحب منی کے ہو پس اگر منی ملی ہوئی دو نوع حیوان سے ہو حیوان پیدا ہوا اُس سے
ساتھ دونوں نوع کے کچھ کچھ مشابہت پیدا کرتا ہو مانند خچر کے کہ کبھی بشکل گھوڑے کے ہوتا ہو اور کبھی بشکل
گدھے کے واما الخادمۃ فہی اربعۃ الجاذبۃ والماسکۃ والہاضمۃ والدافعۃ للثفل لیکن قوتیں خادم غاذیہ کی
چار ہیں ایک جاذبہ دوسری ماسکہ تیسری ہاضمہ چوتھی دافعہ ثفل کی اور احتیاج ان قوتوں کی اسلیے ہو
کہ ہر چند غاذیہ بیچ تغذیہ عضو کے کافی ہو اس معنے سے کہ جس وقت فعل اُسکا تمام ہوتا ہو عضو کو غذا
پہونچتی ہو لیکن تمامی اُسکے فعل کی موقوف ہو اوپر خادم بننے ان چار قوتوں کے اور وجہ حاجت
غاذیہ کی طرف جاذبہ کے یوں ہو کہ یہ ظاہر ہو کہ غذا نزدیک عضو معدے کے موجود نہیں ہو اور آنا
غذا کا اپنی جگہ سے بذاتہ اس عضو تک غیر ممکن ہو پس بالضرور کوئی کھینچنے والا چاہیے تو اُس غذا کو
نزدیک عضو مغتذی کے کھینچ لاوے وہ جاذبہ ہو اور حاجت طرف ماسکہ کے یہ ہو کہ غذا بعد جذب جاذبہ کے
ضرور ہو کہ کچھ دیر رہے تو مشابہ ذات عضو مغتذی کے ہو اسواسطے کہ استحالہ کو زمانہ ضرور چاہیے پس ضرور جب
ایسا کہ کوئی روکنے والا ہو تو اس مدت تک روکے وہ روکنے والی ماسکہ ہو اگر کوئی کہے کہ جائز ہو کہ غذا
بذاتہ وہاں ٹھہرے بدون ضابط کے پس حاجت ماسکہ کی کچھ نہیں ہو کہینگے ہم کہ غذا سے مجذوب خون
رقیق سیال ہوتا ہو ایسا جسم بدون روکنے ضابط کے سطح عضو پر نہیں ٹھہر سکتا ہو اور حاجت ہاضمہ کی

یہ ہی کہ غذاے مجذوب ممسوک صورت عضو کی قبول نہین کرتی ہی مگر بعد اسکے کہ مستعد قبول کرنے کی
ہو اور یہ استعداد حاصل نہین ہوتی ہی مگر اس طور پر کہ قوام اور مزاج اسکا صلاحیت عضو ہونے کی رکھے اور
صلاحیت قوام اور مزاج کی نہین ہوتی ہی بدون تفریق اور جمع اور ترقیق اور تغلیظ اجزاے غذائی مجذوبہ کے
فاعل ان چیزون کا لازم ہوا وہ قوت ہاضمہ ہی اور فرق درمیان ہاضمہ اور غاذیہ کے کہا گیا کہ غاذیہ غذا کو شبیہ
عضو کے کرتی ہی اور ہاضمہ غذا کو مستعد مشابہ ہونے کے کرتی ہی یعنی غاذیہ مشبہ اور ہاضمہ مہیی ہی اور وجہ حاجت
دافعہ کی یون ہی کہ شک نہین ہی کہ غذاے مجذوب دو جوہر سے مرکب ہی ایک جزو صالح اغتذا کا
دوسرا غیر صالح اسکا پس بالضرور بیچ عضو کے فضلہ رہیگا اور فضلہ باعث ضرر کا ہی پس دفع اسکا لازم ہی
اور دفع بدون دفع کرنیوالی کے نہین ہوسکتا ہی وہ قوت دافعہ ہی پس اس کلام سے حاجت چارون قوت کی
ثابت ہوئی اور خادم ان قوتون کی چار کیفیت ہین یعنی حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست
اور اس وجہ سے چارون قوت بھی مخدوم ہین پس خادم حقیقی یعنی خادم صرف کہ اسکا کوئی خادم نہو
چارون کیفیت ہین اور مخدوم حقیقی مصورہ ہی اور قوتین قوی طبیعیہ سے ایک وجہ سے خادم ہین اور ایک
وجہ سے مخدوم جیسا کہ مخفی نہین ہی **فائدہ** خدمت کیفیات اربعہ کے واسطے قواے اربعہ کی اس سبب سے ہی
کہ فاعل ہونا قواے مذکورہ کا تمام نہین ہوتا ہی مگر حرکت سے اور حرکت کہ تمام کرنیوالی افعال ان
قوتون کی ہی بدون کیفیات اربعہ کے نہین ہوسکتی ہی اور جو مددگار زیادہ سبھون مین اوپر حرکت کے
حرارت ہی ہر ایک قوت بالذات اسکی محتاج ہی اور طرف کیفیات باقیہ کے بالعرض جیسا کہ کہا جاتا ہی لیکن
حاجت جاذبہ اور دافعہ کی طرف حرکت کے اسواسطے ہی کہ فعل ان دونون کا نقل کرنا ہی ایک مکان سے
دوسرے مکان کو اور نقل نہین ہوتی مگر حرکت سے اور اسیطرح ہاضمہ اسلیے کہ فعل اسکا احالہ اور طبخ ہی
اور وہ بدون تغلیظ رقیق کے اور بدون ترقیق غلیظ کے اور بدون تقطیع متشبث اور ملی ہوئی کے اور بدون
جمع کرنے متشتت اور متفرق کے نہین ہوسکتا ہی اور یہ سب محتاج حرکت مکانیہ کے ہین لیکن ماسکہ اگرچہ فعل
اسکا یہ ہی کہ ممسوک کو حرکت سے منع کرے لیکن یہ منع بھی بدون حرکت کے نہین ہوتا ہی اسواسطے کہ عمل ماسکہ کا
وہ ہی کہ لیف مورب کو حرکت دے طرف ہیئت اشتمال کے اور کبھی لیف مستعرض بھی مدد کرتی ہی اس امر کو جمع کرتی ہی
اعضاے سافلہ کو عضو کے کہ اوپر ممسوک کے شامل ہی پس مانع کریگی ممسوک کو خروج سے قال جالینوس المورب والمستعرض
تنوا تمدد و بمیا ضاقت المنافذ وذلک مما یعین علی الامساک اس تقریر سے ثابت ہوا کہ احتیاج ہر ایک کی ان چارون قوت کے

طرف حرارت کے ہو لیکن کیفیات تینون باقی بعضی اُنمین سے بعض قوتون سے ہین جیسا کہ کہا جاتا ہے
جان تو کہ جاذبہ کو یبوست خدمت کرتی ہے ساتھ حرارت کے اسواسطے کہ جو قوت استرخا سے رطوبت مین
جو ہر روح کے کہ حامل قوت کی ہے بیچ آلہ قوی کے تقرر کرتا ہے واقع انسلے انفعال کو علی الامتلی ہوتا ہے
اسواسطے کہ رطوبت مرخی ہے اور درمیان جاذب اور حرکت کے مخالفت ہے بالذات پس یبوست کو ضعف
رطوبت کی ہے بیچ جذب کے مطلوب ہے تا مقوی اُسکے فعل کو ہو لیکن دافعہ کو یبوست اور برودت دونون
خادم ہین ساتھ حرارت کے اور وجہ خدمت یبوست کی یہی ہے کہ جاذبہ مین بیان ہوئی اور وجہ خدمت
برودت کی دافعہ کو قوی ہے کہ برودت کثیف اور تحلیل ہونے کو روکتی ہے اس شکل پر کہ ضرور ہوتی ہے بیچ
عصر کے تو وقع بالکل حاصل ہوا وظاہر ہے کہ نچوڑنا محتاج ہے اسکا کہ نچوڑنے والا ایک زمانے لائق تک
او پر ہیئت امسال اور عصر کے باقی رہے تو جو کچھ اُسمین ہے نکل آوے لیکن ماسکہ کو بھی یبوست اور برودت
خادم ہین ساتھ حرارت کے اور وجہ خدمت یبوست کی وہی ہے کہ بیان ہو چکی اور اسیطرح وجہ خدمت
برودت کی اور ظاہر ہے کہ احتیاج برودت کی بیچ امساک بڑی چیز کے زیادہ ہے اسواسطے کہ ہیئت مذکور
ضرور ہے کہ ایک زمانے دراز تک باقی ہے اور یہ متصور نہین ہو سکتا مگر برودت سے لیکن ہاضمہ کو رطوبت خدمت
کرتی ہے ساتھ حرارت کے اسواسطے کہ رطوبت مدد کرتی ہے ہاضمہ کو بیچ قبول کرنے اُسکے فعل کے کہ احالہ اور طبخ
اور تغیر ہین اور ان قوی اربعہ سے محتاج رطوبت کی نہین ہے مگر ہاضمہ واما الحیوانیۃ فہی التی تنسل
انبساط القلب والشرائین وانقباضہما لترویح الروح واخراج الابخرۃ الدخانیۃ وبہا تکون حرکۃ الخوف والغضب
لیکن قوت حیوانی پس وہ ہے کہ انبساط اور انقباض دل کا اور رگین جہندہ اور ترویح اور اخراج بخارون دخانی کو
اُسی سے ہے اور حرکت خوف اور غضب کی اُس سے متعلق ہے اور یہ ترویح روح کی جذب نسیم سے ہے اور جذب نسیم کی
از راہ ریہ کے ہوتی ہے اور بھی از راہ منافذ شرائین کے بواسطہ مسام جلد بدن کے اسی سبب سے بیچ ہوا کے
جو قوم کو حبس کرین زمانے طویل تک صبر کر سکتے ہین بخلاف اُسکے کہ جو پانی مین ڈوبین اُستعد صبر او پر
نفس کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ بیچ پہلی صورت کے اگرچہ استنشاق ہوا کا ریہ سے نہین ہے لیکن منافذ
شرائین سے بھی او پر بیچ دوسری صورت کے یہ بھی رہتا ہے پس اضطرار جلد ظاہر نہین ہوتا ہے فائدہ قوت حیوانی
وہ ہے کہ جو بیچ اعضا کے حاصل ہے اعضا کو واسطے قبول کرنے قوت حس اور حرکت کے مستعد کر دے بشرط رفع ہونے
موانع کے اور حاصل ہونے شرائط کے اور حیات بدن کی اس قوت سے ہے اور مرکب اسکا روح حیوانی ہے اور ان

اسکا حرارت غریزی ہے اور قوت نفسانی حادث نہیں ہوتی ہے بیچ روح اور اعضا کے مگر بعد حادث ہونے
قوت حیوانی کے بخلاف قوت طبیعی کے کہ وہ سب پر مقدم ہے اور مخصوص حیوان کی نہیں ہے بلکہ بیچ نباتات کے
بھی موجود ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے اور دلیل اوپر مغایرت قوت حیوانی کے اور قوت نفسانی کے یہ ہے کہ دیکھتا ہے
تو عضو مفلوج کو کہ زندہ ہے اور ساتھ اسکے حس اور حرکت نہیں رکھتا ہے اور حکم اوپر حیات عضو مفلوج کی اس
سبب سے ہے کہ اگر زندہ نہو تا متعفن ہو جاتا اور فساد آمیز ہوتا جیسا کہ ابدان موتی میں مشاہدہ ہوتا ہے اور مغایرت
اسکی ساتھ قوت طبیعی کی ظاہر ہے وہاں تو کہ کبھی قوت طبیعی باطل ہوتی ہے اور قوت حیوانی باقی رہتی ہے خواہ
بطلان ذات قوت طبیعی میں ہوا ہو یا اُسکے فعل میں موافق اختلاف مذہب کے جیسا بطلان قوت نامیہ کا بیچ
سن وقوف کے اور بطلان قوت مولدہ کا بیچ عورتون کے نزدیک انقطاع حیض کے اور بطلان قوت غاذیہ کا
نزدیک حاصل ہونے سوء مزاج کے بیچ عضو کے موید اس قول کا ہے اگر کہیں کہ شیخ رئیس نے کہا ہے کہ ہر عضو کو
اپنی ذات میں ایک قوت غریزی ہے کہ اُسی قوت سے امر تغذیہ اُس عضو کا تمام ہوتا ہے اور جب ایسا ہوا کیونکر
جائز ہوگا کہ قوت تغذیہ کی یا فعل اُسکا معدوم ہو اور قوت حیوانی باقی ہو ہم کہینگے کہ غریزی ہونا قوت
طبیعی کا واسطے اعضا کے اسیوقت تک ہے کہ مزاج انکا اعتدال پر ہے لیکن جب سوء مزاج متغیر بہ بدی ہوا
ممکن ہے کہ قوت تغذیہ کی اُسمین نرہے ساتھ باقی رہنے حیات کے یا ہم کہینگے کہ قوت طبیعی بسبب سوء مزاج کے
معدوم نہیں ہوتی ہے بلکہ اثر اُسکا باطل ہوتا ہے بسبب نہ قبول کرنے عضو کے اُسکو اور وجہ نسبت خوف
اور غضب اور فرح کی طرف قوت حیوانی کے باوجود اُسکے کہ مبادی ان امور کا قوت نفسانی ہے یہ ہے کہ ہم
وقت خوف کے دیکھتے ہین روح کو کہ حال اس قوت کی ہے انقباض عارض ہوتا ہے طرف داخل کے اور
وقت غضب اور فرح کے عارض ہوتی ہے اُسکو حرکت طرف خارج کے واما النفسانیۃ فہی تنقسم الی مدرکۃ و
محرکۃ لیکن قوت نفسانی پس منقسم ہوتی ہے ساتھ مدرکہ اور محرکہ کے جاننا چاہیے کہ قوت نفسانی بیچ دماغ کے ہے
اور حس اور حرکت اُسی سے متعلق ہے اور حاجت حیوان کی اُسکی طرف ظاہر ہے کہ اُسکو بھاگنا ضار سے اور اقدام
اوپر منافع بدن کے بدون حرکت کے ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ ہرب اور قرب حرکت ہین اور یہ دونون بدون
ادراک ضار اور نافع کے نہیں ہو سکتے ہین اور موجب ادراک کا یہی قوت ہے پس حاجت اُسکی ضروری ہوئی
اما المدرکۃ فتنقسم الی المدرک من الظاہر والی المدرک فی الباطن لیکن مدرکہ پس منقسم ہوتی ہے طرف اُس چیز کے کہ بیچ ظاہر کے ہے
اور طرف اُس چیز کے کہ بیچ باطن کے ہے اور مراد مدرکہ سے یہان مدرکہ حسی ہے اور جالینوس تو کہ جو مدرک کلیات اور

جزئیات کا ہی اسکو مدرک عقلی کہتے ہین اندوو نفس ناطقہ ہی اور جو مدرک جزئیات کا ہی تعقدًا اسکو مدرک حسی کہتے ہین یہہ مدرک حسی دو قسم ہی جیسا کہ کہا جاتا ہی واما التی فی الظاہر فہی السمع والبصر والشم والذوق واللمس لیکن جو بیچ ظاہر کے ہین یعنے خارج دماغ مین مدرک ہین حواس خمسہ ظاہری ہین وہ سمع اور بصر اور شم اور ذوق اور لمس ہین اور ہر ایک حواس سے منعل کہا جاتا ہی بعد یہ وردگار آدمیون کے جان تو کہ حواس ظاہری مانند جاسوسون کے یعنی ہرکارون کے ہین واسطے حواس باطنی کے اور مراد حاسہ سے وہ قوت ہی کہ دریافت ہونا ایک امر کا اس سے متعلق ہو چھپا نہ رہے کہ حواس ظاہری کو پانچ کہنا موافق قول صحیح اور مشہور کے ہی ورنہ بعضون نے آٹھ کہا ہی اسواسطے قوت لمسی کو چار جانتے ہین ایک وہ ہی کہ حاکم ہی درمیان حار اور بارد کے اور دوسری حاکم ہی درمیان رطب اور یابس کے اور تیسری حاکم ہی درمیان صلب اور لین کے اور چوتھی حاکم ہی درمیان خشن اور املس کے یعنی کھرکھری اور چکنی کے اور بعضون نے حاکم درمیان ثقیل اور خفیف کے زیادہ کیا ہی اور باعث اسکے کہنے کا یہ گمان ہوا ہی کہ گرمی مثلا مخالف سردی کے ہی اور رطوبت یبوست کے اور صلابت نرمی کے اور خشونت ملاست کے اور واسطے احساس ہر ایک تضاد کے ایک قوت جدا لازم ہی لیکن یہ گمان باطل ہی اسواسطے کہ سیاہی اور سفیدی اور سرخی اور زردی بھی متضاد ہین ساتھ اسکے کوئی شخص قوت باصرہ کو متعدد نہین کہتا ہی اور اسیطرح ہونا مذوقات اور مشمومات اور مسموعات کا متعدد ظاہر ہی پس چاہیے کہ مدرک انکے بھی متعدد ہون اور حصر حواس کا آٹھ مین صحیح نہوا اور جواب اسکے جواب مین بعض لوگ کہتے ہین اور تضاد کو حس لمس مین محصور کرکے قول قائلین آٹھ کو تقویت کیا ہی جو آخر کو سرانجام اسکا تمام نہین ہوتا ہی ترک کرنا اسکے بیان کا مین نے لائق جانا اور بحث حواس خمسہ ظاہری کو بیچ پانچ فائدے کے بیان کیا ہی فائدہ بیچ بیان قوت سمع کے اور سمع قوت ہی کہ سپرد کی گئی بیچ اس عصبہ کے کہ مقعر صماخ مین بچھا ہی اور ادراک اسکا بحکم خالق تعالے کے موقوف ہی اوپر پہنچنے ہوائے متموج کہ متکیف بکیفیت صوت ہی اور تعریف صوت کی یون ہی کہ صوت ایک چیز ہی کہ حادث ہوتی ہی تموج ہوائے منضغط سے بسبب مماسۂ عنیفہ کے کہ واقع ہی درمیان دو جسم متضاد کے اور اس مماس کو قرع کہتے ہین یا حادث ہوتی ہی بسبب تفریق عنیف کے کہ واقع ہوتی ہی بیچ جسم کے اور اس تفریق کو قلع کہتے ہین اور بیچ مماس اور قلع کے قید عنیف کی یعنی شدید کی اس سبب سے کی ہی کہ اگر مماس اور قلع آہستگی اور سستی سے ہون تو انسے صوت نہوگی اور تموج ہوا کا کہ مماس عنیف ساتھ قلع عنیف کے اسکا باعث ہو صدمہ ہی بعد صدمہ کے ساتھ سکون بعد سکون کے اور جو ہوا متکیف ہوتی ہی کیفیت صوت سے یعنی قبول کرتی ہی حرکات کو کہ موجب ہوئی ہی نغمات صوت سے

اور ساتھ اُسی ہیئت و نظام کے آلہ حاسہ کو پہونچتی ہے ادراک اُس سے حاصل ہوتا ہے وہی سمع ہے اور سمجھنا
معانی متعددہ کا سماع سے کہ ہر ایک ساتھ ایک تموج مخصوص کے خاص صنائع صانع مطلق سے ہے کہ سمجھنا
اُسکا عقل سے خارج ہے لیکن استدلال اسپر کہ حس کرنا آواز کا بسبب پہونچنے ہوا ے حامل کی صماخ کو ہے تین وجہ سے
کرتے ہیں ایک وہ کہ مشہور ہے کہ اگر کوئی انبوبہ لانبا لاکر ایک طرف بیچ صماخ کے یعنی سوراخ کان کوئی شخص کے
اور طرف دوسری منہ میں لاکر بلند آواز سے باتیں کرے وہ شخص سُنیگا اور کوئی حضار مجلس سے نہ سُنیگا بسبب
نہ پہونچنے تموج ہوا کے طرف اُن لوگوں کے اسواسطے کہ اس صورت میں تموج ہوا کا انبوبہ میں محصور ہے دوسری
وجہ استدلال کی یون ہے کہ دیکھا گیا ہے کہ جسوقت ایک شخص فاصلہ دور سے کوئی چیز کو ایک چیز سے مارے چوٹ
اُسکی زیادہ اُسکی آواز سے محسوس ہوتی ہے تیسری یہ کہ ظاہرتر ہے کہ آواز ساتھ ہوا کے میل کرتی ہے جیسا کہ بیچ
آواز موذن کے کہ اوپر منارہ بلند کے کھڑا ہو روشن اور ظاہر ہے کہ وہ آدمی کہ طرف بہنے ہوا کے ہون اُسکی
آواز کو سُنتے ہیں اگرچہ دُور ہون اور وہ آدمی کہ جہت مخالف میں ہوتے ہیں نہیں سُنتے اگرچہ قریب ہون
اور جاننا چاہیے کہ حس سمع کا فاضل زیادہ سب حواس سے ہے اس سبب سے کہ راہ تعلم اور درس کی
اور مشرف ہونیکی معرفت سے کہ بینائی ہے کان ہے لہذا جو کوئی مان سے بہرا پیدا ہوتا ہے بات نہیں کہتا
اور ناقص رہتا ہے اسواسطے کہ بات جبتک مسموع نہیں ہوتی بولنے میں نہیں آتی ہے پس ہونا سمع کا باعث
بطلان کلام کا اور اکثر تقلید کا ہوتا ہے بخلاف اور حواس کے کہ بطلان اُسکا موجب بطلان حاسہ دوسرے کا
نہیں ہوسکتا ہے اسی وجہ سے سمع کو پہلے ذکر کیا ہے **فائدہ** بیچ بیان قوت بصر کے اور وہ ایسی قوت ہے کہ
سپرد کی گئی ہے بیچ تقاطع صلیبی کے کہ درمیان دو عصب مجوف کے واقع ہے اور اُسکی شان سے ہے ادراک
روشنی اور رنگ اور شکل کا جاننا چاہیے کہ اور مقدم دماغ سے اوپر زیادتی کے کہ مشابہ بوٹہی پستان کے ہے
اور شم اُس سے تعلق رکھتا ہے دو عصب نکلے ہیں ایک داہنی طرف سے دوسرا بائیں طرف سے اور عصب داہنا
طرف بائیں کے اوترا ہے اور عصب بایان طرف داہنے کی بیچ اُس جگہ کے برابر اقصہ کے ہے اُسمیں ملے ہیں بطریق
تقاطع صلیبی کے اور مجموع سے یہان ایک تجویف ہوگئی ہے پس جو داہنی طرف سے آتا ہے بائیں آنکھ کو پہونچتا ہے
اور جو بائیں طرف سے آتا ہے داہنی آنکھ کو پہونچتا ہے اور موضع تقاطع کا محل نور باصرہ کا ہے اسواسطے کہ دونوں آنکھ سے
جو چیز کہ دیکھی جاتی ہے دیکھنے والا یہی نور باصرہ ہے لہذا دونون آنکھ سے ہر ایک چیز ایک معلوم ہوتی ہے اور اسی
سبب سے اُس مجمع النور میں التواء پڑے جیسا کہ اُسکی قضا میں بھی واقع ہوا اور ایک تجویف کہ تھی گویا دو تجویف

ہو جائین اولیت عارض ہوتی ہے بسبب کثیر ہونے محل نور کے اسواسطے اُس صورت مین بسبب تفرقہ کے
نور مین اثنینیت اُس مین متحقق ہوتی ہے اور فعل ہر آنکھ کا علٰحدہ معلوم ہوتا ہے **تنبیہ** بیچ تحقیق ابصار کے الباب
اور حکما علوم مختلف رکھتے ہین بعضے بخروج شعاع قائل ہوئے ہین اور بعضے بتکیف ہوا اور بعضے بانطباع شبح کے
اور علاوہ اسکے بالجملہ تنقیح اس بحث کی کما ینبغی ادراک عقل بشر سے غیر ممکن ہے لہذا طول دینے اُسکے ذکر سے صنوبیان
سادہ نہین کیا ہے **فائدہ** بیچ بیان قوت شم کے اور وہ ایسی قوت ہے کہ سپرد کی گئی ہے بیچ زائدتین کے کہ بیچ مقدم دماغ کے
سبجے ہین مشابہ بوبٹی پستان کے اُنکی شان سے ادراک رائحہ کا بحکم خالق تعالٰے کے اور بیچ کیفیت ادراک کے
اختلاف کیا ہے حکماے جمہور اس امر پر ہین کہ ادراک روائح کا اس طریق سے ہے کہ ہوا متکیف بکیفیت ذی رائحہ شم کو پہنچتی ہے
پس شامہ اُسکو ادراک کرتی ہے اور بعضے کہتے ہین کہ ادراک مذکور اجزائی بطور تبخیر اور انفصال اجزاے ذی الرائحہ کے ہے
اجزا ہوا سے یعنی اجزا چھوٹے چھوٹے لطیف ذی الرائحہ سے جدا ہوتے ہین اور بیچ اُس ہوا کے کہ ذی الرائحہ سے محیط ہے
منتشر ہوتے ہین جب شامہ سے ملتے ہین مدرک ہوتے ہین اور بیچ رد اس قول کے لوگون نے کہا ہے کہ اگر ایسا ہوتا بیچ
طول زمانے کے جرم ذی الرائحہ کا ناقص اور کم ہو جاتا اسواسطے کہ جدا ہونا اجزا کا کسی چیز سے سبب کم ہونے اُس چیز کا
ہوتا ہے بیچ وزن اور حجم اُس چیز کے اور حال یہ ہے کہ تھوڑی مشک سونگھی جاتی ہے بہت زمانے تک ساتھ متغیر ہونے
ہواؤن کے بدون نقصان کے یعنی حجم اور وزن مشک مین کچھ نقصان ظاہر نہین ہوتا ہے لیکن امام نے کہا ہے
کہ حق یہ ہے کہ دونون وجہ ممکن ہین اور بعض لوگ اس امر پر ہین بیچ خصوص شم کا سبب فعل ذی رائحہ کے ہے بیچ شامہ کے
بدون اسکے کہ ہوا متکیف ہو یا اجزا اُسکے متبخر اور منفصل ہون اور یہ قول نزدیک حکما کے نہایت ضعیف ہے لہذا
اکثر کتب مین وجہ تیسری مذکور نہین ہے اگر کوئی قائل کہے کہ افلاطون وغیرہ سے منقول ہے کہ افلاک شم رکھتے ہین
اور اُنمین روائح ہین اور حال یہ کہ وہان نہ ہوا ہے اور نہ تبخیر اور نہ تحلیل پس معلوم ہوا کہ ذی الرائحہ عبارت اُس
جسم سے ہے کہ واہب الصور نے ایک خاصیت اُسمین رکھی ہو کہ بیچ شامہ کے فعل کرے بشرط انتفاے اسباب مانعہ کے
ہم کہینگے کہ بہ تقدیر ثبوت اور تسلیم کے کہ افلاک مین تحقق شم کا بطور مذکور کے ثبت شم کا ہے بیچ عنصریات کے
بطریق مذکور کے نہین ہو سکتا ہے اسواسطے کہ تفویض آثار صورت نوعیہ کا کہ اُنکو خاصیت کہتے ہین اُس تقدیر پر ہے
کہ ثبوت آثار کا کیفیات سے ممکن نہو اور جو ایسا دلیل ہے ویسا بھی نہین ہے **فائدہ** بیچ بیان ذوق کے یہ تو قوت
منبث ہے بیچ اس عصب کے کہ مفروش ہے اوپر جرم زبان کے اور ادراک طعوم کا اُسکے نشان سے ہے لوبا سطہ رطوبت
لعابی کے کہ پھیلی ہے بیچ گوشت غذاے کے کہ بیچ جرم زبان کے واقع ہے اور کام اُسکا مولد اللعاب ہے اور ادراک بوسطہ اُسکے

دو حال سے خالی نہین ایک وہ کہ اجزاے ذی طعم کے ملین ساتھ لعاب کے پس بیچ زبان کے گھسین اور عصبہ سے
لاحق ہون اور مدرک ہون اور اوپر اس تقدیر کے فائدہ اس رطوبت کا تسہیل پہونچنے جوہر ذی طعم کا ہی طرف
حاسہ ذوق کے دوسرا وہ کہ رطوبت بسبب مجاورت کے متکیف ہو طعم سے بدون آمیزش کے اور گھسنے مدرک ہو اور
اوپر اس تقدیر کے محسوس حقیقت مین خود رطوبت ہی کہ متکیف ہوئی ہی نہ جرم ذی طعم کے اور اوپر دونون تقدیر کے
درمیان ذائقہ کے اور اسکے محسوس کے واسطے نہین ہی اسلیے کہ جرم ذی طعم کا ساتھ کیفیت کے ذائقہ سے
لاحق ہوتا ہی بخلاف ابصار کے کہ محتاج ہی اس بات کی کہ درمیان بصر اور مبصر کے جسم شفاف حائل ہو
انتباہ بیچ احساس طعم کے شرط ہی کہ رطوبت لعابی اوپر خلوص اپنے کے ہو یعنی خالص ہو اور کوئی مزہ سے
ملی نہو خواہ یہ ملنے والا اور خارجی ہو خواہ بدنی اسی سبب سے کہ جس شخص پر صفرا غالب ہو شہد کو
کڑوا معلوم کرتا ہی بسبب ملنے صفرا کے ساتھ رطوبت زبان کے اسواسطے کہ وہی دریافت ہوتی ہی ذوق سے
اور منع کرتی ہی حس مزے دوسرے کو بسبب اپنی کڑوائی کے کہ غالب ہی کیفیت مین اوپر سبب مزون کے
فائدہ بیچ بیان قوت لمس کے اور وہ ایسی قوت ہی کہ سپرد کی گئی ہی بیچ جلد کے اور اکثر گوشت کے
اور سواے انکے مانند اغشیہ کے اسکی قوت کی شان سے ہی ادراک حرارت اور برودت اور رطوبت اور
یبوست کا اور مانند انکے کہ لمس سے متعلق ہین اور طریق حصول اس حس کا یون ہی کہ قوت لامسہ منفعل
ہوتی ہی ملموس سے وقت ملاقات کے پس ملموس فاعل ہی اور لامسہ منفعل اور اس سبب سے کہ رطوبت اور
یبوست کو کیفیت منفعلی کہتے ہین اعتراض کرتے ہین کہ احساس رطوبت اور یبوست کا لمس سے کیونکر ہو سکیگا
لیکن جواب اسکا بحث ارکان مین بیچ ارض کے مذکور ہوا ہی انتباہ نفع ودیعت اس قوت کا بیچ ظاہر
بدن کے ظاہر ہی اسواسطے کہ باعث حفاظت حیوان کی مضرتون سے ہی جیساکہ مخفی نہین ہی اور اس
سبب سے کہ جلد بیچ محل آفات داخلی اور خارجی کے ہی اور یہ امر موجب بطلان یا نقصان قوت لمس
جلد کا ہوتا ہی حکیم مطلق نے اس گوشت کو کہ نیچے جلد کے ہی بھی ذی حس کیا ہی تو اگر جلد کو کچھ آفت پہونچے
وہ گوشت احساس مین قائم مقام جلد کے ہووے اسواسطے کہ حاجت حیوان کی طرف حس لمس کے شدید
زیادہ حاجتون سے ہی اور باعث حفظ جلد کا ہلاک سے ہی اور بعض اعضاے باطنی کہ عدیم اللمس مخلوق
ہوتے ہین واسطے نفع عظیم کے جیسے کبد اگر ذی حس ہوتا جو مقام تولد اخلاط کا ہی اور بعضی خلط حاد اور
لذاع ہین نہایت تکلیف ہوتی ہی اور جیسے تلی اور گردہ کہ جگہ گرنے اور جاری ہونے خلط لذاع کے ہین

اور جیسے ہمیشہ اکہ و دائم الحرکۃ ہو لیکن دو جھلیان کہ اوپر جگر کے اور اعضائے عدیم الحس کی محیط ہین حس
رکھتی ہین تو وقت ورود آفت کے اس عضو کو طبیعت اوپر مقابلہ کرنے آفت کے سبقت کرے لیکن ہڈیان
کلکو و بدن اور ستون حرکات کی ہین اگر یہ حس رکھتین حیوان اکثر الم مین رہتا بسبب ضغطہ اور مزاحمت
اعضا کے اور مصاکات کے کہ بچاو اُنسے ممکن نہین ہو جاننا چاہیے کہ حواس ظاہری حقیقت مین خادم مدرکہ
باطنی کے ہین اور بمنزلہ جاسوس اور مخبرون کے ہین واما التی فی الباطن فالحس المشترک والخیال والمتصرفۃ
والوہم والحافظۃ لیکن جو بیچ باطن کے مدرک ہین حواس خمسہ باطنی ہین کہ مذکور ہوے اور مفصل ہر ایک
کہے جاتے ہین اما الحس المشترک فہی التی تتادی الیہا جمیع الصور المحسوسۃ لیکن وہ قوت کہ اُسکا نام حس مشترک ہے
ایسی قوت ہو کہ طرف اُسکے پہونچتی ہین صورتین مختلف یعنی حواس ظاہری جو ادراک کرتے ہین اور بیچ
حواس باطن کے اُس سے خبر ہو جاتی ہو اسی حس سے متعلق ہو لہذا اُسکو حس مشترک کہتے ہین یعنی جو حواس
ظاہری مدرکات اپنے کو اُسکو پہونچاتے ہین اشتراک اُسکا حواس ظاہرے ثابت ہوا اور دلیل اوپر وجود
حس مشترک کے وہ ہو کہ ہم دیکھتے ہین کہ ہم مین ایک امر ہو کہ حکم کرتا ہو وہ بیچ محسوسات کے اندر سے
تمائز کے اسطور سے کہ یہ مزہ غیر اس رنگ کے ہو اور حاکم اس حکم کا ضرور ہو کہ جامع ان سبھون کا ہو یعنی
چاہیے کہ یہ رنگ اور یہ مزہ نزدیک حاکم مذکور کے جمع ہون پس واجب ہو کہ بیچ ہمارے ایک چیز ہو کہ صور
محسوسات کی اُسمین جمع ہون اور وہ چیز نفس ناطقہ نہین ہو اسواسطے کہ وہ محسوس کو دریافت نہین کرتا ہو
مگر قوت جسمانی بسبب مناسبت کے دونون مین اور بھی کوئی حس حواس ظاہری سے ایسی نہین ہو کہ سبکو
دریافت کرے اسواسطے کہ ہر ایک اُنسے اپنی محسوس مخصوص کو دریافت کرتی ہو اس سبب سے بصر مزہ کو دریافت
نہین کرتی ہو اور ذوق رنگ کو اور اسیطرح سوائے انکے پس واجب ہو کہ وہ چیز غیر نفس ناطقہ کے اور غیر
حواس ظاہری کی ہو اور وہ حس مشترک ہو اور ادراک حس مشترک کا مشروط بحضور مادہ نہین ہو لیکن ادراک
اُسکا اگر سامنے مادی کے ہو مشاہدہ کہتے ہین اور اگر بعد غائب ہونے مادی کے ہو تخیل کہتے ہین بخلاف
ادراک حواس ظاہری کے کہ وہ مشروط بحضور مادہ ہو ومحلہا اول البطن المقدم من الدماغ اور موضع اس
قوت کی جانب پہلے بطن مقدم کی ہو دماغ سے اور فائدہ ہونا حس مشترک کا اس محل مین وہ ہو کہ تو وہ صورتین
کہ حواس ظاہری نے اُنکو ادراک محسوس کیا ہو آسانی سے اُنکو پہونچین اور دلیل اوپر ہونے حس مشترک کے بیچ اس مقام مین
تجربہ طبی ہو کہ مشہود ہی یعنی جسوقت مقدم دماغ مین کچھ آفت پہونچتی ہو بیچ فعل اس قوت کے خلل ہوتا ہو

اما الخیال فھی التی تحفظ ما یقبلہ الحس المشترک من الصور المحسوسۃ بعد الغیبوبۃ یعنی حس دوسرا حواس باطنی سے خیال ہی اور وہ ایک قوت ہی کہ حفظ کرتی ہی اُس چیز کو کہ قبول کرتی ہی اُسکو حس مشترک یعنی صور محسوسہ کو بعد غائب ہونے اُن صورتون کے حس ظاہر سے اور قید غائب ہونیکی اسواسطے ہی کہ صورتین محسوسہ جبتک کہ حس ظاہر مین ہین حس مشترک سے غائب نہین ہین لیکن بعد غائب ہونیکے اس قوت کی حاجت ہی تو صورتین غائب ہوئین گو محافظت کرے لہذا لوگون نے کہا ہی کہ خیال خزانہ حس مشترک کا ہی جانو تو کہ اگر یہ قوت بھی خیال نہوتی کوئی چیز بعد غائب ہونیکے یاد نہ رہتی اور جو کچھ دوسری مرتبہ محسوس ہوتی بعد غائب ہونیکے آدمی اُسکو نہ پہچانتا پس ضار کو نافع سے اور دوست کو دشمن سے فرق نکرتا اور امر معاش اور معاد کا خلل پاتا اور دلیل اس امر پر کہ حفظ صور کا اور قوت سے ہی اور ادراک اُنکا اور قوت سے وہ ہی کہ ثابت ہو چکا ہی کہ قبول غیر حفظ کے ہی لہذا پانی قبول شکل کی کرتا ہی لیکن حفظ شکل کی نہین کر سکتا ہی بسبب نہونے قوت حافظہ کے یعنی حافظہ کے بیچ پانیکے اور تغائر فعلون مین دلیل ہی اور تغائر قوتون کی اسواسطے کہ واحد سے نہین صادر ہوتا ہی مگر واحد پس ہونا ایک قوت کا فاعل سے اور حافظ سے معاً محال ہی پس ثابت ہوئی یہ بات کہ قوت قابلہ غیر قوت حافظہ کی ہی و محلہ آخر البطن المقدم من الدماغ اور جگہ اسکی جانب آخر بطن مقدم کی ہی دماغ سے اور اگرچہ یہ دو قوتین بیچ بطن مقدم کے ہین لیکن خیال آخر بطن مین ہی اور حس مشترک اُسکی پہلی جانب مین اسواسطے کہ خیال خزانہ اُسکا ہی اور خزانہ ہر قوت کا مناسب ہی کہ پیچھے اُس قوت کے ہو اور دلیل اوپر ہونے اس قوت کے اس مقام مین مختل ہونا فعل اُس قوت کا ہی وقت واقع ہونے آفت کے موضع مذکور مین فائدہ حس مشترک اور خیال نزدیک اطبا کے واحد ہین اور اسیطرح متخیلہ اور وہم اسواسطے کہ نزدیک انکے مدرکہ باطنی تین قوت ہین پس ہر قوت بیچ ایک بطن کے بطون ثلثہ دماغ سے ہی اور تقسیم مدرکہ باطنی کی پانچ قوت مین اوپر مذہب حکما کے ہی الیسا ہی کہا ہی شیخ سدیدی نے واما المتصرفۃ فھی التی تتصرف فی الصور المحسوسۃ ومعانیھا الجزئیۃ بالترکیب والتفصیل لیکن حس تیسرا حواس باطنی سے متصرفہ ہی اور وہ ایک قوت ہی کہ تصرف کرتی ہی بیچ صورتون محسوسہ کے کہ اُنکو حس مشترک نے درک کرکے خیال کو سپرد کیا ہی اور تصرف کرتی ہی بیچ معانی جزئیہ اُن صورتون کے کہ درک کیا ہی اُن معانی کو متوہمہ نے اور یہ تصرف ترکیب سے ہی اور تفصیل سے مثل ان تخیل انسانا ذا راسین فقط رکب اعضا بعض بد ماننداسکے تخیل کرے آدمی کو مثلاً کہ دو سر رکھتا ہی پس بتحقیق ترکیب کیا سر کو اوپر بدن آدمی کے یعنی بعض

ازروے ترکیب کے ہی اور اگرچہ یہ تخئیل غیر نفس الامر کے ہی لیکن باعتبار اسکے تخئیل کے بہ تحقیق مرکب ہوا ہی
وشل ان یتخیلہ عدیم الراس نقد فصلت راسہ عن بدنہ اور مانند اسکے کہ تخئیل کرے آدمی کو کہ بیدن سر کے ہی
پس تحقیق جدا کیا قوت نے سر کو بدن آدمی سے اور یہ تصرف ازروے تفصیل کے ہی اور تحقیق اسکی نہین ہی مگر
باعتبار تخئیل کے جیسا کہ کہا گیا ہی اور کیا گیا ہی کہ تصرف ازروے ترکیب اور تفصیل کے بیچ صور محسوسہ کے ہی
اس سے تصرف اسکا بیچ معانی کے بھی دریافت کر سکتے ہین ترکیب اور تفصیل سے فائدہ تصرف قوت کو
بیچ صورتون اور معانی کے ترکیب اور تفصیل سے بموجب اسکا چہ قسم ہی ایک وہ کہ بعضی صورتون ساتھ بعضی صورتون کے مرکب کرے
جیسے تخئیل کرے مثلاً کوئی آدمی کو کہ دو بازو رکھتا ہی یعنی صورت جناح کی یا صورت آدمی بے جناح کی مرکب کرے
دوسرا وہ کہ بعضے معانی کو ساتھ بعضے معانی کے مرکب کرے جیسے تخئیل کرے دوستی جزئی کو ساتھ دشمنی جزئی کے اور
قید جزئی کی اسلیے ہی کہ معانی کلی کو نفس ناطقہ مدرک ہی اگرچہ یہ ادراک بسبب خادم ہونے اس قوت کے ہی واسطے نفس کے
تیسرا وہ کہ بعضی صورتون سے مرکب کرے جیسے دوستی جزئی کو کہ بیچ زید کے ہی تخئیل کرے چوتھا وہ کہ بعض صورتون کو بعضی
صورتون سے جدا کرے جیسے تخئیل کرے کوئی آدمی کو کہ سر نہین رکھتا ہی پانچوان وہ کہ بعض معانی کو بعض صورتون سے
جدا کرے جیسے تخئیل کرے دوستی جزئی کو کہ زید سے مسلوب ہی چھٹا وہ کہ بعضے معانی کو بعضے معانی سے جدا کرے جیسے
تخئیل کرے دوستی جزئی کو کہ دشمنی کی ہی دشمنی جزئی سے اور جاننا چاہیے کہ قوت متصرفہ باعتبار استخدام نفس ناطقہ کے
بیچ معانی کلی کے مسمی ہی متفکرہ اسواسطے کہ بیچ مواد فکری کے تصرف کرتی ہی اور باعتبار استخدام وہم کے بیچ سواد معانی
جزئیہ کے متخیلہ نام ہی اسواسطے کہ بیچ صورتین خیالی اور انکے معانی کے تصرف کرتی ہی اگر کہین کہ وہم مدرک معانی ہی نہ مدرک
صورتونکا پس وہم کیونکر متصرفہ کو بیچ صور محسوسہ کے استعمال کر سکتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ قوی باطنی مانند آئینے متقابل
ہین جو کچھ بیچ ایک کے ان قوتون سے مرتسم اور منتقش ہوتی ہی دوسرے مین بھی بسبب تقابل کے منعکس ہوتی ہی اور بعض
فاضلونے یون جواب دیا ہی کہ وہم سب قوی حسی پر حاکم ہی اور اصل ہی یہی مدرک معانی کا اور یہی مدرک صور کا
لیکن بسبب ادراک وہم کے واسطے معانی کے فقط اس سبب سے ہی کہ کوئی قوی حسی سوا وہم کے بیچ ادراک معانی کے
دخل نہین رکھتی ہی نہ یہ کہ ادراک وہم کا بیچ صورتون کے نہین ہی اور مخصوص معانی مین ہی بلکہ تمام ادراکات اور اعمال
حسی وہم سے ہین اور قوتین دوسری سے کہ مرتبہ انکا مرتبہ وہم سے کم ہی پس ہر ایک ادراکات اور اعمال حسی منسوب کیا
لوگون نے طرف اس قوت کے کہ بیچ ادراک اور تصرف کے وہم سے مشارکت رکھتی ہی و محلہا اول البطن الاوسط
من الدماغ اور موضع قوت متصرفہ کا اول البطن اوسط دماغ کا ہی اور بعض فاضل نے بیچ تخصیص اس قوت کے

ساتھ بطن اوسط کے کہا ہی کہ اگرچہ موضع اس قوت کا سب دماغ ہی بسبب عام ہونے اسکے تصرف کے
لیکن سلطنت اور غلبہ اوسکا بیچ بطن اوسط کے ہی تو نزدیکی اُسکی بھی صورتون سے ہو اور بھی معانی سے
اور اس سبب سے تصرف اُسکا بیچ ہر ایک کے اُنمین آسانی سے ہو سکے اور استخدام وہم کا اسکے واسطے بھی
آسانی سے ہوئی انتباہ استخدام نفس ناطقہ کا اس قوت کو متصور نہین ہوتا ہی مگر بیچ آدمی کے پس قوت
متفکرہ خاص واسطے آدمی کے ہی واما الوہم فہی القوۃ التی تدرک بہا المعانی الجزئیۃ المتعلقۃ بالمحسوسات
من الموافقۃ والمخالفۃ والعداوۃ والصداقۃ لیکن حس چوتھا حواس باطنی سے وہم ہی اور وہ ایک قوت ہی
کہ دریافت کیا جاتا ہی بسبب اُسکے معانی جزئیہ کہ متعلق محسوسات سے ہین یعنی موافقت اور مخالفت اور دشمنی
اور دوستی جزئی مانند دوستی جزئی کے کہ دریافت کیجاتی ہی زید سے نسبت اُسکے لڑکے کے اور اسیطرح دشمنی جزئی کہ دریافت
کیجاتی ہی بھیڑیے معین سے نسبت بکری معین کے اور وجہ نسبت دریافت کرنے معانی کے وہم سے ساتھ اسکے
کہ وہم صورتون کو بھی دریافت کرتا ہی ابھی گذر چکی ہی بیچ قوت متصرفہ کے پس یاد کر تو اور دلیل اوپر وہم
اور ادراک معانی مذکورہ کا ہی اسواسطے کہ کوئی مدرک بدون مُدرک کے نہین ہی لیکن دلیل اوپر مغائر ہونے وہم کے
حس مشترک کو ہونا وہم کا ہی اُن قوتون سے کہ حواس ظاہری اپنے محسوس کو اُس تک نہین پہونچاتی ہی
اور دلیل اوپر مغائرت وہم کے خیال کو ظاہر ہی اسواسطے کہ خیال حفاظت صور کی کرتا ہی اور وہم حکم کرتا ہی
بیچ محسوسات کے ساتھ معانی غیر محسوسہ کے ومحلہ آخر البطن الاوسط من الدماغ اور موضع وہم کا آخر بطن اوسط
دماغ کا ہی اور دلیل اوپر ہونے وہم اس مقام مین مختل ہونا فعل وہم کا جب اس جگہہ مین آفت واقع ہو اور
بعضے علما اسپر ہین کہ قوت وہمی بیچ سب دماغ کے ہی لیکن بطن اوسط کہ مسمی بہ دودہ ہی مخصوص زیادہ ہی وہم سے
اور ہوسکتا ہی کہ تعین وہم کا ساتھ اس جگہہ کے نسبت ہی اختصاص کے ہو اور ہونا وہم کا بیچ تمام بطون کے
متفق علیہ ہو لیکن ظاہر کلام کا خبر دیتا ہی اوپر اختلاف کے واما الحافظۃ فہی التی تحفظ المعانی المدرکۃ بالوہم لیکن
حس پانچوان حواس باطنی سے حافظہ ہی اور وہ ایک قوت ہی کہ حفظ کرتا ہی اور نگاہ رکھتا ہی اُن معانی کو کہ
وہم سے ادراک کیے گئے ہین لہذا لوگون نے کہا ہی کہ حافظہ خزانہ وہم کا ہی اور نسبت حافظہ کی ساتھ وہم کے
مانند نسبت خیال کے ہی حس مشترک سے اور قوت حافظہ مددگار وہم کی ہی بسبب حفظ کے اور ایک قوم اسکو
ذاکرہ نام کرتے ہین اسواسطے کہ ذکر تمام نہین ہوتا ہی مگر اسی قوت سے اس طور پر کہ ذکر عبارت ہی ملاحظہ کرنا
محفوظ کو بعد ذہول کے پس ذکر مرکب ہوا دو چیز سے ایک ادراک کرنا اُس چیز کا کہ مدرک ہوئی ہو دوسرے وقت

دوسرا حفظ او ادراک شان وہم کا ہے اور حفظ کا معانقہ کا ہے جیسے تخییل عبارت ہے بلا خطر کرنا صور محفوظہ کا
بیچ خیال کے نزدیک غیبوبت اُن صورتوں کے پس تخییل مرکب دو چیز سے ہے ایک ادراک اُن صورتوں کا
کہ مدرک ہوئی ہین اور وقت مین دوسرا حفظ اور ادراک غائبات حس مشترک کا ہے اور حفظ کام خیال کا ہے
پس ثابت ہوا کہ تذکر حقیقت مین مرکب ہے مدرک اور حافظہ سے اور اسکو تذکر و اور مسترجعہ
بھی کہتے ہین اسواسطے کہ استعداد اسکی واسطے استنباط معانی کے اور واسطے تصور معانی کے حاصل
ہوتی ہے اور جسوقت معانی گم ہون ذہن سے طلب اعادہ کی کرتی ہے بشرطیکہ باقی رہتے علم اُنکے فقدان کے
جاننا چاہیے کہ تذکر عبارت ہے طلب کرنا ملاحظہ معانی محفوظہ کا ہے بعد ذہول کے اُس سے اور استرجاع
اُن معانی کا ہے بعد اُنکے زوال کے اور یہ فعل محتاج عمل کا ہے ایک تصرف کرنا اُن صورتون مین کہ خیال مین ہین
اور عرض کرنا یعنی پیش کرنا اُن صورتون کا اوپر وہم کے تو معانی اُنکے مدرک ہون اور یہ شان تخیلکی ہے دوسرا
ادراک معانی کا اور یہ کام وہم کا ہے اور تیسرا حفظ معانی کا اور یہ کام حافظہ کا ہے پس تذکر حقیقت مین مرکب
خیال اور واہمہ اور حافظہ سے لیکن بیچ اصطلاح اطبا کے نام حافظہ کا نقل ہوا ہے اور استدلال اوپر وجود حافظہ
اُس طریق سے کہ بیچ خیال کے مقبوط ہے کر سکتے ہین بمحلہا البطن الاخیر من الدماغ اور جگہ حافظہ کی بطن آخر
دماغ کا ہے تو وہم سے قریب رہے اور اسکا خزانہ ہوا اور دلیل اوپر جونے حافظہ اس جگہ مین اُسکے نقش کے
وقت پہونچنے آفت کے اس جگہ مین کر سکتے ہین واما المحرکہ فتنقسم الی باعثہ و فاعلہ لیکن قوت محرکہ پس
منقسم ہوتی ہے طرف باعثہ اور فاعلہ کے جبوقت بحث قوت مدرکہ سے فارغ ہوا شروع کیا بیچ قوت محرکہ کے تقسیم
اُسکی ہے اور اس سبب سے کہ محرک بھی باعثہ ہے یا فاعلہ کہتا ہے اما الباعثہ فہی التی تدعو الی الحرکۃ نحو النافع او الملذون
انافعا لیکن باعثہ وہ قوت ہے کہ بلاتی ہے اور اٹھاتی ہے فاعلہ کو حرکت اقبال سے طرف چیز نافع کے کہ حقیقت مین
نفع ہو یا گمان کرتی ہے کہ نافع ہے او تدعو الی الحرکۃ من الضار او الملذون ضارا یا بلاتی ہے فاعلہ کو طرف حرکت مرکب
اُس چیز سے کہ مضر ہو شے والی ہے حقیقت مین یا گمان کرتی ہے کہ مضر ہے اور جاننا چاہیے کہ باعثہ کو شوقیہ اور نزوعیہ بھی
کہتے ہین اور یہ قوت مذکور سوائے قوت تخیلہ اور واہمہ کے ہے اور دلیل اوپر مغائرت باعثہ کے تخیلہ کو وہ ہے کہ آدمی کبھی
تخییل صورت لذیذ کی کرتا ہے اور آرزو مند اُسکا بھی ہوتا ہے اور کبھی آرزو مند نہین ہوتا ہے پس معلوم ہوا کہ وہ قوت کہ
مبدا شوق اور عدم شوق کا ہے غیر تخیلہ کی ہے اور اسیطرح مغائرت اُسکی ساتھ واہمہ کے بھی ہویدا ہے جیسا بیچ معانی وہمیہ
اور اجماع ہو غیر اجماع کے بیچ فعل اور ترک کے مشہور ہوتا ہے اسواسطے کہ اجماع حاصل نہین ہوتا ہے مگر بعد شوق کے اور ...

کہ اس شخص کو شوق کوئی چیز کا نہایت ہوتا ہے لیکن عزم اسکے اوپر نہیں ہوتا ہے بسبب نفرت حیا کے یا اور کوئی امر کے
تنبیہ اجماع عبارت ہے عزم شدید سے کہ خالی تردد سے ہو یعنی تردد اسمین نہو اور اسکا نام جزم کہتے ہین اور فعل کا نام
ارادہ ہے اور ترک کا نام کراہیت ہے اور جاننا چاہیے کہ قوت شوقیہ دو قسم ہے شہوانیہ اور غضبیہ اسواسطے کہ شوق اگر طرف
جلب نفع کے ہو شہوانی ہے اور اگر طرف دفع ضرر کے ہے غضبی ہے اور حرکت ارادی چار قوت سے تمام ہوتی ہے ایک قوت تخیلیہ
یا وہمیہ دوسری قوت شوقیہ تیسری قوت عازمہ چوتھی قوت فاعلہ اسواسطے کہ آدمی جسوقت کوئی چیز کو تصور کرتا ہے
نافع ہو یا ضار قوت شوقیہ اسکو اطاعت کرتی ہے اور جب شوق غالب ہوا قوت عازمہ تابع ہوتی ہے بعد اسکے فاعلہ
محرک عضلہ کی ہے اور لیجیے اس امر میں کہ قوت شہوانی اور غضبانی خادم شوقیہ کی ہین اور قسم اسکی نہین ہین جیسا کہ
اسی امر پر ہے لیکن شیخ رئیس وغیرہ اس امر میں کہ سابق کہا گیا واما التی فہی القوۃ المستعملۃ للعضلۃ المطیعۃ
للقوۃ الباعثۃ لیکن قوت فاعلہ کہ قسیم باعثہ کی ہے اور فاعل حرکت کی وہ قوت ہے کہ بیچ عمل اور حرکت کے لائق ہو
عضلہ کو اور مطیع قوت باعثہ کی ہے اور طریق یہ ہے کہ اگر قوت باعثہ اوپر انقباض عضو کے باعث ہوتی ہے فاعلہ کو درہم
کرتی ہے اور عضلہ کو جذب کرتی ہے طرف اسکے مبدء کے پس وتر بھی کھنچ جاتا ہے بسبب انجذاب عضلہ کے طرف اپنے
مبدء کے پس عرض میں زیادہ ہوتا ہے اور طول میں گھٹتا ہے پس بالضرور وہ عضو کہ وتر کو اس سے
ملا ہے منقبض ہوتا ہے اور اگر قوت باعثہ اوپر انبساط عضو کے باعث ہو قوت فاعلہ عضلہ کو مسترخی اور
سست کرتی ہے اور مائل کرتی ہے طرف خلاف حیثیت مبدء کے پس اسکی جہت سے وتر بھی
ممتد ہوتا ہے طرف خلاف مبدء اپنے کے پس طول میں زیادہ ہوتا ہے اور عرض میں نقصان قبول
کرتا ہے اور بالضرور وہ عضو کہ متعلق اس وتر سے ہے منبسط اور کشادہ ہوتا ہے یہ ہے کیفیت قبض اور
بسط عضو کی فتبارک اللہ احسن الخالقین

الفصل الخامس فی بقیۃ الامور الطبیعیۃ

فصل پانچوین ثابت ہے بیچ بیان بقیہ امور طبیعیہ کے وہی الافعال الصادرۃ من القویٰ اور وہ افعال ہین کہ قوت سے
صادر ہوتے ہین والالحاق اور دوسری ارواح ہین تنبیہ بیچ چار فصلوں کے امور خمسہ طبیعیہ بیان کیے اور دو امر
امور طبیعیہ سے کہ باقی تھے بیان ذکر کیا ہے پس اگر امور طبیعیہ کو سبعہ مذکورہ میں منحصر رکھیں ہم جیسا کہ اوپر ابھی
محصور ہین اسنان اور مابعد کو اوپر بقیۃ الامور کے عطف کرینگے اور معنی عبارت کے یون ہونگے کہ فصل پانچوین
ثابت ہے بیچ بقیہ امور طبیعیہ کے کہ افعال اور ارواح ہین اور بیچ بیان اسنان کے آخر عبارت تک اور اگر محصور نہ رکھیں
جیسا کہ اسپر بعض لوگ ہین اور مصنف کو بھی انھین لوگوں سے شمار کرکے اسنان وغیرہ کو اوپر الافعال کے عطف کرینگے

اور یہی ظاہر تر ہی والاسنان والالوان والسحنۃ الفرق بین الذکر والانثی اور بقیہ امور طبیعیہ سے اسنان ہیں
اور الوان اور سحنہ اور فرق درمیان نر اور مادہ کے جیسا کہ ہر ایک کہا جاویگا اما الافعال فتنقسم الی مفرد و
مرکب لیکن افعال دو طرح ہی مفرد اور مرکب اما المفرد فہو الذی یتم بقوۃ واحدۃ کالجذب والاساک والہضم والدفع
لیکن مفرد وہ ہی کہ ایک قوت سے تمام ہو مانند جذب اور اساک اور ہضم اور دفع کے اور اگر کوئی کہے کہ حصول ہضم کا
موقوف ہی اوپر اساک کے اور پس چاہیے کہ ہضم فعل مرکب ہو فعل ماسکہ اور ہاضمہ سے جواب اسکا یہ ہی کہ
ماسکہ بیچ حقیقت ہضم کے کہ عبارت تغیر غذا سے ہی دخل نہیں رکھتی ہی اور تغیر استحالی فقط ہاضمہ سے متحقق ہوتا ہی
اور ہونا ماسکہ کا بشرط حصول فعل ہاضمہ کے ایک امر زائد ہی اوپر ہضم کے جیسا کہ مخفی نہیں ہی جیسے جاذبہ بھی
شرط حصول فعل ماسکہ کی ہی اور اسیطرح ہاضمہ کو اور دافعہ کو پس فعل کسی ایک قوت کا قوائے اربعہ سے
بیچ حقیقت فعل قوت دوسرے کے مداخلت نہیں ہی والمرکب ہو الذی یتم بقوتین کالنفوذ للغذاء اور فعل مرکب وہ ہی
کہ دو قوت سے تمام ہو مانند نفوذ غذا کے فانہ یتم بقوتین الجاذبۃ والدافعۃ اسواسطے کہ نفوذ غذا موافق طبیعت کے
دو قوت سے تمام ہوتا ہی ایک جاذبہ مجذوب الیہ کی دوسری دافعہ مجذوب منہ کی اور اسی جملہ سے انزدراد ہی
یعنی بلع اسواسطے کہ وہ بھی دو قوت سے ہوتا ہی ایک جاذبہ طبیعی اور شی دوسری دافعہ ارادی اور یہ موافق
قول شیخ رئیس کے ہی لیکن نزدیک قرشی کے جاذبہ ارادیہ اور دافعہ ارادیہ سے ازدراد تمام ہوتا ہی
اور انھیں افعال مرکبہ سے ہی شہوت طعام کی اسواسطے کہ وہ بھی قوت سے ہوتا ہی ایک جاذبہ طبیعی
دوسری قوت حساسہ کہ فم معدہ میں ہی بالجملہ جاننا چاہیے کہ ترکیب قوتوں سے بیچ ہونے فعل مرکب کے
عام ہی کہ قوائے مختلفۃ الحقائق یا متفقۃ الحقائق سے مختلفۃ الحقائق وہ ہیں کہ درمیان دو قوتوں کے مغائرت
از روئے جنس کے ہو جیسے قوت طبیعی ساتھ نفسانی کے جمع ہو جیسا کہ ذکر کیا گیا بیچ شہوت طعام کے اور ازدراد کے بھی
اوپر موافقت رائے شیخ رئیس کے اور متفقۃ الحقائق وہ ہیں کہ بیچ جنس کے متحد ہوں جیسے قوی اربعہ طبیعیہ کہ
جاذبہ اور ماسکہ اور ہاضمہ اور دافعہ ہر عضو کے ہیں اما الارواح فہی اجسام تحدث من بخاریۃ الاخلاط المحمودۃ ولطافتہا
لیکن ارواح وہ اجسام ہیں کہ پیدا ہوں بخاریت اخلاط نیک سے اور انکی لطافت سے اور طریق تولد روح کا یوں ہی
کہ جو خون بیچ بطن ایسر دل کے وارد ہوتا ہی اور نضج پاکر وہاں لطیف ہوتا ہی اور بعضے اجزا اسکے بخار لطیف بنتے ہیں
روح یہی ہی اور دلیل اس بات پر کہ تولد روح کا اخلاط سے ہی تقویت روح کی ہی وقت تناول غذا کے اور ضعیف ہونا
اسکا وقت قلت اور نہ ہونے غذا کے اور جو بعض لوگوں نے کہا ہی کہ روح ہوائے مستنشق سے پیدا ہوتی ہی جیسا کہ

جالینوس نے تصریح کی ہو قبول نہیں اسواسطے کہ اگر ایسا ہو تا بیچ بقا سے حیات کے بدون غذا کے استنشاق ہوا کا
کفایت کرتا بسبب موجود ہونے مادہ روح کے کہ ہوا ہی اور جو کافی نہین ہو پس تولد روح کا ہوا سے
مذکر سے بھی نہین ہو سکتا ہو لیکن اسقدر ہو کہ ہوا بیچ تنقیہ اور تبدرق روح کے طرف اعضا کے مدد دیتی ہی
مانند پانی کے اور جو لوگ استدلال کرتے ہین قائلین تولد روح کے ہوا سے استنشق سے اس طور پر کہ ہم
دیکھتے ہین کہ امتناع تنفس مدت طویل تک باعث ہلاکت کا ہی اور یہ نہین ہو مگر اسی سبب سے کہ مادہ اور بدل
روح کا کہ ہوا ہی معدوم ہوتا ہی جواب اسکا یہ ہو کہ سبب ہلاکت کا وقت منع کرنے استنشاق کے
دور ہو جانا استعداد قبول کرنے قوت حیوانی کا ہی روح سے اسواسطے کہ روح بہت گرم ہی اور ہوا کہ
نسبت روح کی سرد ہی اور پہونچنا اسکا ہر ایک آن باعث اسکی تعدیل کا ہوتا ہی جو اس سے باز رکھا گیا
روح گرم ہو جاتی ہی اور محترق ہوتی ہی اور مستعد قبول کرنے قوت حیوانی کی نہین رہتی ہی بالضرور
ہلاکت ہو جاتی ہی پس ہلاکت بیچ صورت منع استنشاق کی بسبب نہونے معدل روح کے ہی نہ بسبب
نہونے اسکے مادے اور مدد کے جیسا کہ گمان کیا ہی اُن لوگون نے اور جاننا چاہیے کہ ارواح اگرچہ
قوتون کو حامل ہین لیکن نزدیک اطبا کے ثابت ہوا کہ حرکت روح بسبب تحریک قوت کے ہی اور یہ
حاجت قوتون کی بیچ انتقال کے مبادی سے طرف مقاصد کے اس سبب سے ہو کہ قوتے نزدیک اطبا کے
کیفیت ہین اور کیفیت جملہ اعراض سے ہی اور انتقال عرض کا بدون انتقال محل کے کہ اُسکا معروض ہو
محال ہی اور اس سبب سے کہ باعث اوپر انتقال معروض کے یہی غرض ہو مقصود وہین کچھ قباحت
نہین آتی ہی بسبب مخالف ہونے دو جہت احتیاج کے فائدہ جو کلام اطبا مین روح سے مراد ہو
کہا گیا لیکن جو روح بیچ کتب الٰہی کے کہ مذکور ہی اور زبان شرع کی فرمان قل الروح من امر ربی سے
بیان کرنے سے ساکت ہوئی بیچ زبان فلاسفہ کے نفس ناطقہ نام ہی اور مشار الیہ لفظ انا کہ ہر ایک
اسکا کہنے والا ہی یہی ہو اور نزدیک جمہور کے عقل بھی اسیکو کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ نفس ناطقہ
اگرچہ بالذات سا تھ ارواح کے واحد ہی لیکن اعتبار مین مختلف ہی اسواسطے کہ لطیفہ مدرکہ انسانی کو
باعتبار تعلق کے بدن سے اور اُسکی تدبیر کو نفس ناطقہ کہتے ہین اور باعتبار اس امر کے کہ طرف عالم
قدس کے توجہ کرتا ہی روح کہتے ہین اور بعضے بیچ عقل کے اور نفس ناطقہ کے بھی فرق کرتے ہین اور کہتے ہین
کہ عقل ایک قوت ہی واسطے نفس ناطقہ کے اور فاعل حقیقت مین نفس ناطقہ ہی اور عقل اُسکی آلہ ہو بمنزلہ چھری کے

نسبت قاطع کیا اور ثابت ہوا ہی کہ تعلق نفس ناطقہ کا ساتھ بدن کے اور فیضان قوی کا نفس سے اوپر بدن کے
نہیں ہوتا ہی مگر بعد وجود اعضاے رئیسہ کے اور کمال بدن کے انتباہ جو قوتین ہین اور ہر ایک محتاج
حامل کی ہین ارواح بھی تین قسم ہوئین جیسا کہ ماتن کہتا ہی وتنقسم الی الطبیعیۃ وہی التی تنفذ من الکبد الی العروق
الضوارب الی جمیع البدن اور منقسم ہوتی ہی روح ساتھ طبیعی کے اور وہ نافذ ہوتی ہی جگر سے بیچ رگون
غیر جہندہ کے یعنی اوردہ کے طرف تمام بدن کے والی النفسانیۃ وہی التی تنفذ من الدماغ فی العصب الی
اقاصی الاعضاء اور منقسم ہوتی ہی روح ساتھ نفسانی کے کہ وہ نافذ ہوتی ہی دماغ سے بیچ عصب کے نہایت
اعضا تک والی الحیوانیۃ وہی التی تنفذ من القلب فی الشرائین الی جمیع البدن اور منقسم ہوتی ہی روح
ساتھ حیوانی کے کہ وہ نافذ ہوتی ہی دل سے بیچ شرائین کے سب بدن مین واما الانسان ففی اربعۃ لیکن انسان
باعتبار تغیرات ظاہری کے اول عمر سے آخر تک چار درجے رکھتے ہین النمو ایک سن نمو ہی وہو الذی یدوم
فیہ النمو اور سن نمو وہ ہی کہ نمو اسمین ہمیشہ ہو ومنتہاہ قریب من ثلثین سنۃ اور نہایت اسکی نزدیک سن
تیس برس کے ہی اور اسکو سن حداثت بھی کہتے ہین جاننا چاہیے کہ ظہور نمو کا بیس برس تک خوب ظاہر ہی
اور بعد اسکے بھی شک نہین ہی کہ حال آدمی کا بیچ جمال اور کمال و قوت کے ترقی کرتا ہی اور یہ دلالت کرتا ہی
کہ قوت نامیہ ابھی توقف نہین کرتی ہی اسی سبب سے طول مین گرچہ نہین اور پھر بھیتے ہین لوبیس برس کے
اور بعض لوگون نے تصریح کی ہی کہ نہایت سن نمو کا اٹھائیس برس ہی لیکن لفظ قریب ثلثین کے کی
بدون تعیین کے قریب زیادہ صواب سے معلوم ہوتی ہی جیسا کہ مخفی نہین ہی اختلاف احوال سے
اور سن نمو بھی چار درجہ رکھتا ہی اور ہر سات برس کے سر پر یعنی بیچ سابوع کے ایسا تغیر پایا جاتا ہی کہ
موجب ہوتا ہی ایک کمال کو جیسا کہ مشہور ہی کہ نزدیک گذرنے سابوع اول کے کچھ سختی اعضا مین
پائی جاتی ہی اور قوی ہوتے ہین افعال پوری قوت سے اور دانت سست اور دائی بدل جاتے ہین موے
دانتون سے اور بنظر اسی کمال کے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا ہی علموا الصبیان
الصلوٰۃ وہم ابناء سبع اور لیکن نزدیک گذرنے سابوع ثانی کے سختی کافی اور قوت وافی بیچ اعضا کے ظاہر ہوتی ہی
اور اسی سبب سے بالغ ہونا مرد اور عورت کا اس سن مین مقرر ہی اور تکالیف شرعی سے اس حال مین مخاطب ہی لیکن
نزدیک گذرنے سابوع تیسرے کے آدمی کو کمال قوت ظاہر ہوتی ہی لہذا اس سن مین ڈاڑھی نکلتی ہی اور دوقار
اور توقیر خاص ہوتی ہی لیکن نزدیک گذرنے سابوع چوتھے کے قوت نامیہ کا ٹھہر جاتا ہی اسواسطے کہ بیچ اس حال کے

منتہی اعضا کی نہایت کو پہونچتی ہو پس مجاری کو وسعت اور تمدد یا تمدد رہوتی ہو ایسا کہا ہی محمد اقسرائی نے
لیکن جمہور اطبا نے سن حیات کو پانچ مرتبے مقرر رکھا ہو اور ہر مرتبے کو نام مخصوص کیا جیسا کہ کہا جاتا ہی
جان تو کہ پہلے سن طفولیت کا ہی اور وہ عبارت اس سے ہی کہ مولود کو استعداد حرکت مکانی کی اور حرکت
نہوض یعنے اٹھنے کی بالفعل نہو دوسرا سن صبا کہ وہ بعد نہوض اور قبل شدت کے ہی اور اس سن مین
بعضے دانت گرجاتے ہین اور بعضے نکلتے ہین اور جان تو کہ کبھی صبا کو اوپر سن نمو کے بھی اطلاق کرتے ہین
اور وہ اسوقت کہتے ہین کہ صبا بیچ مقابلے شباب کے پڑے تیسرا سن ترعرع کہ وہ بعد شدت کے ہی
اور گرنا اور جمنا دانتون کا اس سن مین پورا ہوجاتا ہی لیکن مراہقت یعنی احتلام ابھی واقع نہوا ہو
چوتھا سن مراہق کہ وہ عبارت اُس سے ہی کہ سبزہ مُنھ پر ظاہر ہوا اور محتلم ہو پانچوان سن فتی کہ نمو اُسمین
از روے کیفیت اور کم کے ٹھہر جاوے آہستہ آہستہ وتغلب الحرارۃ والرطوبۃ فی ہذا السن اور غالب ہوتی ہی
حرارت اور رطوبت غریزی اس سن مین بحکم خدا تعالے تو بسبب رطوبت اور حرارت کے بیچ نمو کے کہ عبارت
تمدید اعضا سے ہی مدد ہو وسن الوقوف اور دوسرا سن وقوف ہی اور اُسکو سن شباب بھی کہتے ہین بسبب
ہونے حرارت کے شباب یعنے قوی دہوا لستکمل النمو من غیر ظہور نقص اور سن وقوف وہ ہی کہ نمو اُسمین
نہایت کو پہونچا ہو اور اوپر اُس حالت کے ثابت ہو بغیر ظہور نقصان کے وانتہاؤ قریب من خمستہ
وثلثین سنتہ اور نہایت اسکی قریب پینتیس برس کے ہی لیکن یہ اُس صورت مین ہی کہ رطوبت غریزی وافر
اور قواے بدنی قوی نہوں اسواسطے کہ اگر رطوبت غریزی وافر اور قوتین شدید ہونگی تو مین چالیس برس تک
سن وقوف رہتا ہی جیسا کہ پوشیدہ نہین ہی وتغلب الحرارۃ والیبوستہ فی ہذا السن اور غالب ہوتی ہی گرمی اور
خشکی اسوقت مین تنبیہ اطبا متفق ہین اسپر کہ سن شباب اور صبا حار ہین لیکن اختلاف کیا ہی اس امر مین
کہ حرارت سن شباب کی برابر ہی حرارت سن صبا کے یا کم اور زیادہ اور اس جگہ کئی قول ہین پہلا قول یہ ہی
کہ حرارت لڑکون کی زیادہ ہی حرارت شبان سے اور دلیل لاتے ہین کہ مخفی نہین ہی کہ نمو بیچ لڑکون کے ہی
اور نمو نہین ہوتا ہی مگر کثرت رطوبت غریزی سے اور رطوبت مذکورہ مادہ حرارت کی ہی اور مادہ بذاتہ
نمو نہین کرسکتا ہی بلکہ محتاج ہی طرف فاعل کے کہ حرارت ہی پس لازم آتا ہی کہ حرارت اس مین غالب ہو
اور یہ بھی مخفی نہین ہی کہ افعال طبیعی لڑکون کے یعنی اشتہا اور ہضم باوجود صغر اعضا کے زیادہ جوانون سے
ہین اور یہ دلیل واضح ہی اوپر کثرت حرارت کے اور مخالفان اس قول کے [illegible] دو دلیل پہلی کے جواب دیتے ہین

کہ نہ ہوتا تو جوانون کا بسبب غلبۂ یبوست کے ہی نہ بواسطے کمی حرارت کے اور شک نہین ہی کہ امتناع فعل کا
جیسا کہ نہ ہونے فاعل سے ہوتا ہی نہونے استعداد قابل سے بھی ہوتا ہی اور کبھی ہو سکتا ہی کہ آدمی کو کوئی کمال
نمو سے مقدر ہو پس جسوقت آدمی اُس کمال کو پہونچے تو طبیعت اپنی مقصود طبیعی کو پہونچی پھر تنمیہ مین نہ کوشش
کریگی اور حال یہ کہ گرمی انکی اُسیطرح ثابت بلکہ زیادہ ہو اور بیچ رد دلیل دوسری کے کہا ہی کہ ہو سکتا ہی
کہ کثرت اشتہا کی اور شدت ہضم بیچ لڑکون کے بواسطے کثرت حرکات کے ہوتی ہی اور بواسطے توجہ تمام
انکی طبیعت کے ان امور پر اسواسطے کہ اسوقت آدمی کو اندیشہ اور دل آزار نہین ہوتا ہی سوا اکل کے
اور مانند انکے دوسرا قول یہ ہی کہ حرارت جوانون کی زیادہ حرارت لڑکون سے ہی اور یہان بھی دو دلیل
لاتے ہین ایک یہ کہ شک نہین ہی کہ حرکات جوانون کے قوی زیادہ ہین حرکات لڑکون سے اور قوت
حرکتون کی نہین ہوتی مگر تقویت سبب سے اور سبب انکا حرارت ہی اسواسطے کہ بدون حرارت کے
نہین پائی جاتی دوسری دلیل یہ کہ مشہور ہی کہ جوانون کو رعاف بہت ہوتا ہی اور یہ دلیل غلبہ
خون کی ہی اور غلبہ خون کا بالکل نشان زیادتی حرارت غریزی کا ہی اور مخالف اس قول کے
بیچ رد دلیل پہلی کے کہتے ہین کہ ضعف حرکات لڑکون کا نسبت غلبۂ رطوبت کے ہی انین اسواسطے
کہ استرخا مانع قوت حرکت کو ہی اور بیچ رد دلیل دوسری کے کہتے ہین کہ ہم نہین مانتے ہین کہ خون
جوانون کا زیادہ خون لڑکون سے ہی بنظر احوال ہر ایک کے یعنے جو خون کہ بیچ لڑکون کے ہی
نسبت اُنکے حال کے جوانون کے خون سے کمتر نہین ہی اسواسطے کہ نسبت حال جوانون کے جو افق ہی
بنظر انکے حال کے لڑکون مین سے جو انکو مقدر ہوا ہی موافق زیادہ ہی بنظر انکے حال کے اور کثرت رعاف کی
لازم نہین ہی کہ خون کی کثرت سے ہو اسواسطے کہ ہو سکتا ہی کہ بواسطے خشکی عروق کے ہو اسواسطے کہ یابس انصداع
اور پھٹنے کو جلد قبول کرتا ہی تیسرا قول یہ ہی کہ حرارت لڑکون کی برابر ہو حرارت جوانون کے مقدار مین اور
اور مخالف اُسکے ہو تیزی اور نرمی مین اور یہ قول جالینوس کا ہی تحقیق یہ ہے کہ مراد برابری سے بیچ مقدار کے
یہان برابری بیچ قوت تاثیر کے ہی نہ بیچ مقدار کے اسواسطے کہ حرارت کیفیت ہی اُسمین تقدیر مقدار کی
نہین ہو سکتی لیکن دلیل اوپر برابری کے متعذر ہونا دونون طرف کا یعنی زیادتی اور نقصان کا ہی اور وجہ
متعذر ہونے نقصان گرمی جوانون کی نسبت لڑکون کے بدیہی ہی اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا ضرورتہ ذبول
جوان مین ظاہر ہوتا اور لازم ہونا ذبول کا ضعیف ہونے گرمی کو اس سبب سے ہی کہ حرارت غریزی

رطوبت اصلی کو حافظ ہی اور امور منیلہ اور حرارت غریزی کو مانع ہی جسوقت وہ ناقص ہوئی ذبول طاری
ہوتا ہی اور جو اعتراض کرتے ہین کہ اگر جوانون مین حرارت ناقص نہو چاہیے کہ نمو بھی نہ ٹھہرے
جواب اُسکا بیچ رد دلیل پہلے قول کے مذکور ہی لیکن وجہ تعذر زیادتی حرارت کی بیچ جوانون کے یہ ہی کہ زیادتی
حرارت غریزی کی دو چیزون سے ایک چیز کو لازم ہی ایک یہ کہ اقرار کرنا چاہیے اس امر کا کہ جوانون مین
نفس دوسرا قابض ہوتا ہی اور نفس سابقہ موجود رہے اور یہ خلاف ہی اور یہ اُس صورت مین لازم آتا ہی
کہ حرارت غریزی کو جنس حرارت عنصری سے نہ جانین بلکہ کہین کہ وہ جزو آسمانی ہی کہ قابض ہوتا ہی اوپر بدن
وقت فیضان نفس کے اور جدا ہوتی ہی بدن سے وقت جدا ہونے نفس کے یعنی روح کے بدن سے بموجب مذہب
محققین کے دوسری چیز وہ کہ اقرار کرنا چاہیے کہ جزو ناری ملے ساتھ عناصر کے بعد وجود بدن کے اور یہ محال ہی
اسواسطے کہ بعد ملنے عناصر کے داخل ہونا اور عنصر کا ممکن نہین ہی اور یہ اُس صورت مین لازم آتا ہی کہ حرارت غریزی کو
جنس حرارت ناری سے جانین جیسا کہ یہ مذہب اُس گروہ عام الطبا کا ہی کہ اُنکے لیے تحقیق حاصل نہین ہی بالجملہ حرارت غریزی کو
خواہ اجزاے آسمانی سے جانین خواہ جنس عنصری سے جیسا کہ بیان کیا گیا زیادتی اُسمین ممکن نہین ہی اسیطرح نقصان
آخر سن وقوف کا لیکن وہ بات کہ بیچ کتب الطبا کے لکھی ہی کہ فلانی چیز حرارت غریزی کو زائد کرتی ہی مقصود اُس سے
ظاہر ہونا اُسکے اثر کا ہی قرار واقعی بسبب زوال مانع کے نہ زیادتی ذات حرارت غریزی کی حقیقۃً مانند رطوبات
غریبی کے کہ بیچ معدہ کے جمع ہو کر منع کرتی ہین ظہور آثار حرارت کو لہذا ہاضمہ مین فتور رہتا ہی اگر کہین کہ رطوبت نے
حرارت کو ضعیف کیا صادق ہی اور اسیطرح جسوقت کسی چیز سے ازالہ اُسکا ہوا اور حرارت اوپر حالت اپنی کے
رجوع کرتی ہی اور اگر کہین کہ فلانی چیز زیادہ کرنے والی حرارت کی ہی درست ہی فافہم اور جو اعتراض کرتے ہین
کہ اگر حرارت جوانون کی زیادہ حرارت لڑکون سے نہو تدبیر اخراج جوانون کی ممکن نہوا اسواسطے کہ اعضا اُنکے جسم زیادہ
اعضاے لڑکون سے نہین ہین اور تدبیر عضو صغیر کی کثرت اُسکی اُسکے اندازے کے موافق مقدر ہی واسطے تدبیر عضو کبیر کے
کافی نہین ہوتی ہی جواب اُسکا یہ ہی کہ اعضا لڑکون کے اگرچہ چھوٹے ہین لیکن جو اُسوقت مین عضو بیچ بڑھنے اور تمادی کے
نسبت ہوئی پس بڑھنا اعضا کا قائم مقام عضو کبیر کے ہی وہ حرارت کہ اُنکے بارہ مین متوجہ بڑھانے کے ہی جوانون مین
بیچ حفظ اُنکے اعضا کے کہ کبیر ہین مصروف ہوئی ہی لیکن مخالفت درمیان دونون حرارت مذکورہ کی بیچ تیزی
اور نرمی کے یقینًا ہی شک اُسمین نہین ہی اسواسطے کہ بیچ لڑکون کے جو رطوبت زیادہ ہی ظہور حرارت کا کمتر ہی
اسلیے کہ حرارت چیز رطب کی ساکن زیادہ اور نرم زیادہ ہوتی ہی اور حرارت شی خشک کی تیز زیادہ اور

گرتندہ زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر پانی اور پتھر کو ایک آگ سے گرم کریں گرمی پتھر کی زیادہ تر
گرمی پانی سے محسوس ہوتی ہے اور سبب زیادتی رطوبت لڑکوں کا یہ ہے کہ موضوع انکا یعنی بدن انکا قریب
مبدء کے ہے اسواسطے کہ منی مادہ بدن کا ہے اور وہ گرم اور تر ہے پس جو بدن قریب مبدا کے ہوتا ہے ارطب
ہوتا ہے وسن الانحطاط مع بقاء القوۃ وہو سن الکہولۃ اور تیسرا سن انحطاط ہے ساتھ باقی رہنے قوت کے
اور اسکو سن کہولت بھی کہتے ہیں وہو الذی تبین فیہ النقصان الا ان القوۃ لم تضعف بعد اور سن کہولت وہ ہے
کہ ظاہر ہوا اسمیں نقصان مگر یہ کہ قوت ابھی تک ضعیف نہوئی ہو یعنی اگرچہ نقصان بیچ بدن کے ظاہر ہوتا ہے
جیسے جاتی رہنا بصارت اور رونق بدن کا اور سفید ہونا بالوں کا اسپر دلالت کرتے ہیں لیکن قصور بیچ قوت کے
ظاہر نہیں ہوتا ہے اسقدر کہ اسکو اعتبار کریں وہذا قریب من ستین سنۃ اور یہ سن قریب ساٹھ برس کے ہے
ویغلب البرد والیبس فی ہذا السن اور غلبہ کرتی ہے سردی اور خشکی اس عمر میں یعنی غلبہ سردی کا بسبب
نقصان حرارت غریزی کے اور غلبہ خشکی کا بسبب غایۂ تحلل کی رطوبت پر اسوقت ہیں وسن الانحطاط مع ظہور
ضعف القوۃ وہو سن الشیخوخۃ الی آخر العمر چوتھا سن انحطاط ہے ساتھ ظہور ضعف ظاہر کے بیچ قوت کے
اور اسکو سن شیخوخت کہتے ہیں اور حد اسکی آخر عمر تک ہے ویغلب غایۃ البرد والرطوبۃ فی ہذا السن اور غالب
ہوتی ہے سردی اور رطوبت غریبی بیچ اس سن کے اور وجہ غلبۂ سردی اور خشکی کی اس سن میں بھی وہی ہے
کہ کہولت میں کہی گئی اور شدت سردی اور خشکی شیخ کی نسبت کہل کے بھی متحقق ہے یعنی سختی ہڈیوں کی اور خشکی
جلد کی دال ہے اوپر غایۂ سردی اور خشکی کے اس سن میں لیکن غلبہ رطوبت غریبی کا بیچ شیخوخت کے اس سبب سے ہے
کہ قوت ہاضمہ اس سن میں بسبب ضعف حرارت کے ضعیف ہوئی ہے اس سبب سے رطوبات فضلی بدن میں
زیادہ ہوتی ہیں اور سب اعضا کو تر کرتے ہیں نہ ویسی تری کہ بطریق تغذیہ کے بیچ جوہر کے در آئی ہو جیسے لڑکوں میں
ہوتی ہے بلکہ بطور بلت کے یعنی بھیگنے کی اور رطوبت لڑکوں کی مثال رطوبت شاخ سبز کے ہے اور رطوبت شیخوں کی
مانند رطوبت لکڑی خشک کے کہ پانی میں تر کیا ہو کہ رطوبت یہاں جوہر شی میں نفوذ نہیں کرتی ہے اور باوجود
امتزاج کے اجزاء یابسہ کو اجزاء رطبیہ سے تمیز کر سکتی ہے بخلاف لکڑی سبز کے کہ اسمیں یہ تمیز ممکن نہیں ہے انعقاد
رطوبت غریبی زیادہ کرنیوالی خشکی اعضاء اصلی کی ہے اسواسطے کہ رطوبت مذکور اوپر اعضا کے محیط ہوتی ہے
اور اس سبب سے انکی غذا کو منع کرتی ہے جیسا کہ چاہیے اور حاصل یہ کہ آپ لیاقت اغتذا کی نہیں رکھتی ہے اسلیے
کہ فضلی ہے پس خواہ مخواہ خشکی زیادہ ہوتی ہے جبتک کہ کام تمام ہوا اور اگر رطوبت غریبی اس سن میں

سن کہولت

سن شیخوخت

ہوتی خشکی بیچ مشائخ کے نسبت کہول کے بہت ظاہر ہوتی فائدہ موت بیچ اصطلاح حکما کے دو طرح ہی
ایک طبیعی دوسری اخترامی طبیعی وہ ہی کہ رطوبت اصلی صرف ہوجاوے اور موت واقع ہو اور اخترامی
وہ ہی کہ اگرچہ رطوبت اور حرارت غریزی اپنے حال پر ہین لیکن بسبب امور خارجی کے مانند قتل اور غرق
وغیرہ کے یا امور داخلی کے مانند امراض مہلکہ کے موت واقع ہو اور اخترام تحاسے جمیعی قطع ہی اور اسکو
موت غیر طبیعی بھی کہتے ہین پوشیدہ نرہے کہ جو مقدار انسان کی کہی گئی باعتبار اکثریت اور باعتبار اقالیم معتدلہ کے
ہین اور بیچ بعض مکانون کے تیس برس کے سن مین شیخوخت ظاہر ہوتی ہی اور بعض مکانون مین ساٹھ برس تک
شباب رہتا ہی باعتبار اختلاف حال اقالیم کے اور مخفی نرہے کہ واجب ہونا موت کا براہین سے ثابت ہوا
مگر تعیین اکثر مدت حیات کی اور حصر اسکا بیچ ایک سو اور بیس برس کے دلیل سے ثابت نہین ہوتا ہی اور بعض
لوگون سے روایت کیا گیا ہی کہ ممکن ہی کہ آدمی نوسو ساٹھ برس تک عمر پاوے اما الالوان لیکن رنگ فالابیض
من البلغم پس رنگ سفید بلغم سے ہی اسواسطے کہ بلغم سفید ہی پس جسوقت وہ غالب ہوتا ہی رنگ اسکا اوپر جلد کے
ظاہر ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ سردی صرف یہی سفید کرنیوالی جلد کی ہی اسواسطے کہ وہ خون اور صفرا اور سودا
کم پیدا ہونے دیتی ہی اور ساتھ اسکے جو کچھ اُسسے پیدا ہوتا ہی بسبب غلبۂ برودت کے غلیظ اور ظاہر ہوتا ہی
اور طرف خارج کے نہین پہونچ سکتا ہی اسلیے کہ سبب حرکت کا حرارت ہی اور حرارت خود مغلوب ہی اور شک
نہین ہی کہ رنگ اصلی جلد کا سفید ہی مانند اور اعضاے اصلی کے اسواسطے کہ عصبانی ہی اور رنگین ہونا اُسکا
اخلاط سے ہی اور جبتک کوئی ملون اُسکو نہ پہونچے اپنے رنگ پر رہتی ہی کہ سفید ہی اور فرق دونون سفیدی مین
یہ ہی کہ جو سفیدی بسبب بلغم کے ہوتی ہی اُسمین جلد نرم و مترہل ہوتی ہی اور لمس مین نداوت و برودت محسوس
ہوگی بخلاف اس سفیدی کے کہ برد سافج سے ہو والاحمر من الدم اور سرخی رنگ کی شدت غلبۂ خون سے ہی
اسلیے کہ خالص سرخ یہی خون ہی اور آحمر ناصع کہ بیچ بحث صفرا کے مذکور ہوا وہ ایک قسم رنگ زرد سے ہی
کما لا یخفی اور قید شدت غلبۂ خون کی بیچ سرخ ہونے جلد کے اس سبب سے کی گئی کہ خون بہ نسبت صفرا کے
غلیظ ہوتا ہی پس جبتک حد اعتدال سے زیادہ نہوگا متحرک اور مائل طرف ظاہر بدن کے نہوگا اور موجب سرخی کا
نہوگا والاصفر من الصفراء اور زردی رنگ کی اکثر غلبۂ صفرا سے ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ زردی بسبب کم ہونے
خون کے ہوتی ہی جیسے ناقہون مین اور فرق درمیان ان دونون زردیون کے یہ ہی کہ جو زردی بسبب غلبۂ صفرا کے
ہوتی ہی اُسمین اشراق اور چمک اور نشانیان حرارت کی موجود ہوتی ہین بخلاف اُس زردی کے کہ قلت خون سے ہو

اور قیاسات طبیعت کے ساتھ امراض کے اور نکلنا خون کا اسپر گواہ ہوگا والا سود من السوداء اور زنگ سیاہ
غلبۂ سوداء سے ہی خواہ غلبہ اسکا بسبب کثرت اسکے پیدا ہونے کے ہو حقیقۃً یا بسبب واقع ہونے سدون کے
بیچ مخارج کے ہو کہ سوداء اپنے مدفع مین جا نہین سکتا ہی بالضرورۃ ممتلی ہو کر طرف ظاہر بدن کے دفع ہوگا اما
السخنۃ فہی حال الجسد فی السمن والہزال لیکن سخنہ پس وہ عبارت ہی حالت بدن سے باعتبار فربہ اور
لاغر ہونے بدن کے اور مقصود اس سے بیان کرنا اسباب فربہی اور لاغری کا ہی فی السمن ان کان شحمیا
فہو من البرودۃ والرطوبۃ پس فربہی اگر چربی سے ہی پس وہ برودت اور رطوبت سے ہی اس سبب سے کہ سبب
مادی چربی کا کہ مائیت خون کی ہی دم متین سے ترشیاد ہوی اور سبب فاعلی چربی اور منجمد اسکی برودت ہی لہذا
ابدان باردہ مین اور اعضاء باردہ مین مانند احشاء وغیرہ کے بہت پیدا ہوتی ہی اور اس مقام مین اعتراض
کرتے ہین کہ قلب گرم زیادہ سب اعضاء سے ہی بالاتفاق اور ساتھ اسکے چربی اسپر بہت ہوتی ہی پس کیا وجہ ہی
جواب اسکا یہ ہی کہ طبیعت بحکم حکیم مطلق جل شانہ کے حتی الامکان ہمیشہ اصلاح بدن مین رہتی ہی اور ہر ایک
عضو کو اسکے لائق مزاج کرتی ہی پس دل کہ گرم زیادہ سب اعضاء سے ہی حرارت اسپر غالب ہوتی ہی اور
وہ نسبت باقی اعضا کی طرف ترطیب کے محتاج زیادہ ہوتا ہی اسواسطے طبیعت ہمیشہ مادہ شحمی کو واسطے
ترطیب کے دل کی طرف بھیجتی ہی تو بسبب ہنیت کے رطوبت کو مدد دے اور وہ منجمد اوپر دل کے
حیلہ ہی بسبب برودت مزاجی کے مادہ شحمی کہ جاذب ہوتی ہی اور جسقدر اس سے بسبب گرمی دل کے پگھلتی ہی
طبیعت اسکی عوض اور مادہ بھیجتی ہی بموجب اپنی عادت کے کہ جانب امر دل کے توجہ اور اعتنا بہت
رکھتی ہی وان کان لحمیا من الحرارۃ والرطوبۃ اور اگر فربہی بسبب گوشت کے ہی پس وہ حرارت اور
رطوبت سے ہی اس سبب سے کہ سبب مادی گوشت کا خون غلیظ ہی اور خون سب اخلاط سے تر زیادہ
اور سبب فاعلی اسکا حرارت ہی کہ رطوبت مائی خون کی تحلیل اور تغییر کر کے صورت لحمی پیدا کرتی ہی
والہزال ان کان مع السمرۃ فہو من الحرارۃ والیبس اور لاغری اگر ساتھ سمرت کے ہی پس وہ گرمی
اور خشکی سے اسواسطے کہ سمرت کہ اسکو ادمت بھی کہتے ہین اور وہ عبارت ہی سیاہی سے کہ کمتر اور
مشبع ہو اور ترجمہ اسکا گندم رنگ ہی جب ساتھ لاغری کے جمع ہوگی سبب اسکا احتراق
اخلاط کا ہوگا یا حرارت محترقہ جادی کہ محلل رطوبات کی اور موجب ہزال کی ہوگی اور ہر ایک یہ
دلیل گرمی اور خشکی کی ہی وان کان مع البیاض فہو من البرودۃ والیبوسۃ اور لاغری

اگر ساتھ سفیدی کے ہو پس وہ سردی اور خشکی سے ہے اسواسطے کہ سفیدی دلیل کمی خون کی ہے اور کمی
خون کی باعث برودت کی ہے اور لاغری دلیل کمی رطوبت کی ہے اور کمی بلغم کی موجب خشکی کی ہے واما الفرق بین الذکر والانثی
فالذکر احر وایبس لیکن فرق درمیان نر اور مادہ کے باعتبار مزاج کے پس نر گرم زیادہ اور خشک زیادہ ہے
والانثی ابرد وارطب اور مادہ سرد زیادہ اور تر زیادہ ہے جاننا چاہیے کہ جنس عورت کی جنس مرد سے
تر زیادہ ہے اور ہر فرد مرد کا گرم زیادہ ہر فرد عورت سے ہے باعتبار امزجہ اعضاے رئیسہ کے کہ مقتضا
دائی مزاج ذکوری کا ہے لیکن بنظر باقی اعضا کے اور بنظر مجموع مزاج بدن کے بہت ہے کہ عورت گرم
زیادہ مرد سے ہے لیکن یہ بات مطلب کو رد نہیں کرتی اور تعمیم حرارت مردوں کی نقصان نہیں کرتی ہے
اور دلیل اوپر گرمی مردوں کے کئی چیزیں ہیں ایک یہ کہ پیدایش انکی جلد زائد ہوتی ہے پیدایش عورتوں سے
جیساکہ بیچ تشریح رحم کے کہا جاویگا دوسرے یہ کہ اکثر جنین تر ساقط ہوتا ہے اور سرعت پیدایش اور سہولت
سقوط دلیل گرمی مزاج کی ہیں اسواسطے کہ گرمی کیفیت فاعلہ اور محرکہ ہے تیسرے یہ کہ پیدایش لڑکے کی
داہنی جانب رحم میں ہوتی ہے اور شک نہیں ہے کہ داہنی جانب حیوان کی بائیں جانب سے گرم زیادہ ہے
چوتھے یہ کہ ثابت ہے کہ جس مرد کی منی گرم ہو اُس سے لڑکا اکثر پیدا ہوتا ہے پانچویں یہ کہ محقق ہے کہ افعال
مردوں کے سریع زیادہ اور قوی زیادہ افعال عورتوں سے ہوتے ہیں اور یہ سب چیزیں نشان حرارت کی ہیں
اور جو بعضے متقدمین سے منقول ہے کہ مزاج عورتوں کا گرم زیادہ مزاج مردوں سے ہے اس دلیل سے کہ عورتوں کو
حیض ہوتا ہے اور وہ دلیل غلبۂ خون کا ہے جواب اسکا لوگوں نے اسطرح دیا ہے کہ ہم نہیں تسلیم کرتے ہیں
کہ کثرت خون عورتوں کی بسبب کثرت حرارت کے ہو بلکہ بسبب قلت تحلل کے ہے اسواسطے کہ برودت مزاج
اور کثرت سکون اُنکا منع کرتا ہے خون کو تحلل سے اور جو خون خوب تحلیل نہو اپس حکیم مطلق نے اخراج
اُس خون کا اس طریق سے مقرر فرمایا پس کثرت خون عورتوں کی عارضی ہے نہ بسبب زیادتی
حرارت کے واللہ اعلم المقالۃ الثانیۃ فی التشریح وہی مشتمل علی فصول
مقالہ دوسرا ثابت ہے بیچ تشریح کے اور مشتمل ہے اوپر کئی فصلوں کے جان تو کہ تشریح بیچ [illegible] کے ظاہر کرنا
اور کھولنا کوئی چیز کا ہے اور بیچ اصطلاح کے عبارت ہے اُس علم سے کہ اُس سے پہچانی جاوے حقیقت
اور صورت اور کیفیت اور کمیت اعضا کی اور جاننا چاہیے کہ نفع علم تشریح سے ظاہر ہے خواہ بطور علم اور نظر کے ہو
خواہ بطور عمل کے لیکن نفع بطور علم اور نظر کے ہر دو عمل کے یہی ہے کہ جو اوپر تشریح کے اطلاع ہو معرفت بدن کی

خوب حاصل ہوتی ہی اور اس سبب سے احوال اور عوارض بدن سے بحث کرنا اصل ہوتا ہی لیکن فن طب پر
عمل کرنے کی طرح پر ہی ایک تو وہ کہ جو مواضع اعضا کے متعلق ہوئے مرض اور دوا موضعیکا اسطرح کہ قبض اگر کی خیرت
کی عضو مقصود میں اصل ہو ممکن ہوتا ہی اور اسیطرح ادویہ مشروبہ میں جو وضع اعضا کی معلوم ہو موافق انکے
اس دوا میں کہ مخصوص اُس عضو سے ہی تصرف خوب کرسکتی ہیں مانند مزاج ضعیف کے ساتھ قوی کے
باعتبار اقتضائے محل مرض کے جیسا کہ اپنی جگہ میں مذکور ہوگا دوسرا یہ کہ جس وقت کوئی عضو اپنی جگہ سے
ٹل جاوے یا نکل جاوے تو رد کرنا اُس عضو کو بیشتر اپنی پر بآسانی ہو سکتا ہی تیسرا یہ کہ نزدیک بط اور
قطع شریان اور عصب کے جب وضع اعضا کی بخوبی معلوم ہوئی کوئی آفت اور ضرر پہونچیگی بالجملہ طبیب اور طالب
علم تشریح کا محتاج بہ تشریح نہیں ہی واسطے سمجھانے کے ایک نمونہ بیان کیا گیا یہی کافی ہی الفصل الاول
فی العظام فصل پہلی بیچ تشریح ہڈی کے اور منافع ہڈیوں کے بیچ بدن کے ظاہر ہی واما الجمجمۃ فہی
مرکبۃ من سبعۃ اعظم لیکن کاسۂ سر پس مرکب ہی سات ہڈی سے اربعۃ کالجدران چار ٹکڑے انسے
مانند دیواروں کے ہیں کہ ہر طرف سے ایک ٹکڑا ہی اور یہ ہڈیاں نسبت تحت کے سخت واقع ہیں
اس سبب سے کہ وصول صدمات کا اور وقوع متعلقات کے زیادہ انھیں پر ہی اور سخت زیادہ سب
ہڈیوں سے ہڈی مؤخر کی ہی جدار مقدم کو عظم جبہہ کہتے ہیں اور مؤخر کو عظم قمحدوہ اور دو ہڈی کہ داہنے
اور بائیں واقع ہیں نام انکے حجریین ہیں اور حجری اس سبب سے کہتے ہیں کہ سخت ہیں بہ نسبت عظم
جبہہ کے اور ان دونوں ہڈی میں کان مخلوق ہوئے ہیں وواحد کالقاعدۃ اور ایک ہڈی ان
سات ہڈیوں سے مانند قاعدہ یعنی سطح سفلی کی ہی واسطے باقی ہڈیوں کے اور بنائے سب ہڈیوں کی
اُسی پر ہی اور یہ ہڈی کثیر الاضلاع اور اسطوانی الشکل اور کثیر الصلابت واقع ہوئی ہی اسواسطے کہ
حامل سب ہڈیوں کی ہی اور فضول دماغی ہمیشہ اُسپر گرتے ہیں اور بخارات بدنی ہمیشہ اُسکی طرف صعود کرتے ہیں
اور اُسمیں ایک سوراخ ہی کہ اعلائے حلق سے منہ تک نافذ ہوا اور زنک اعلی اُسمیں مرکوز ہی
اور اُسکو عظم وتدی کہتے ہیں والباقیتان تیالف منہما القحف اور دو ہڈیاں کہ باقی رہیں اونسے
پوشش سر کی ہوئی مانند سقف یعنے چھت کے اوپر دیواروں کے اور یہ دونوں ہڈیاں نرم اور
ضعیف ہیں اور فائدہ رخاوت ان ہڈیوں کی اور عدم شدت سختی کی یہ ہی کہ بخار اسمیں آسانی
نفوذ کرسکے اور دماغ پر گرانی نہو وبعضہا مشروب الی بعض بدروز یقال لہا شئون اور بعضے

ان ہڈیون نے بیچ بعضی کے تداخل کیا ہی بسبب درزون کے کہ انکو شئون کہتے ہین اور جاننا چاہیے
کہ ہر ایک کو ان ہڈیون سے دندانے ہین اور کا واک مانند آری کے دندانے کاواک مین پیوست ہوگئے ہین
اور اس وصل کو تمان اور درز کہتے ہین اور سب درزین پانچ ہین تین درز حقیقی ہین کہ حقیقت مین اجزاے
ذروقی مانند دانتون کے ہر ایک نے بیچ سوراخ دوسرے کے تداخل کیا ہی اور دو درز در زمین ہین
یعنی مانند درز کے دکھلائی دیتی ہین لیکن جرم انکا دوسرے جرم مین غوص اور تداخل کر کے نہین کیا ہی
بلکہ سطح ظاہری سے زیادہ نہین بڑھتی اُسی مین منحصر ہین لہذا انکو درز قشری کہتے ہین بسبب پیدا ہونے
درزون کے اوپر قشر کے اب یہ پانچون درز بیان کیجاتی ہین جان تو کہ تین درز حقیقی سے ایک درز
اکلیلی ہی کہ وہ پیشانی اور دونون ہڈیون یافوخ سے مشترک ہی اور جو مقطع اسکا منتہی اکلیل کا ہی
کہ سر پر رکھتے ہین نام اسکا اکلیلی ہوا اور اکلیل کو فارسی مین تاج کہتے ہین اور یہ درز مانند قوس کے ہی
اس شکل پر (درز دوسری سہمی کہ مستقیم درمیان سر کے لنبائی مین ہی اور جو درز اکلیلی مانند قوس کے ہی
اور درز سہمی سیدھی لنبائی مین اُسمین گئی ہی اسکو سہم نام رکھا کہ بمنزلہ تیر کے ہی کہ درمیان کمان کے
قائم ہو اس شکل پر ——(اور اسکو سفودی بھی کہتے ہین بفتح سین مہملہ اور ضم فاے مشددہ
اور سکون واو اور دال مہملہ اور یاے نسبت کے اور سفود ایک آلہ ہی کہ اُس سے گوشت کو کباب
کرتے ہین ایک طرف اُسکا قوس ہوتا ہی اور اُسکے وسط مین مانند عمود کے قائم اور درز تیسری
لامی ہی اور لامی اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ درز مانند لام خط یونان کے ہوئی ہی اور لام یونانی مانند
دال خط نسخ ہوتا ہی اس شکل پر د اور یہ درز مشترک ہی درمیان دونون ہڈی یافوخ اور قمحدوہ کے اور
دونون کنارے درز لامی کے عظم اور ہڈی تک منتہی ہوئے ہین لیکن دو درز غیر حقیقی کہ انکو درزین
اور کاذبین اور قشرین کہتے ہین لنبائی سر مین برابر درز سہمی کے سیدھی سیدھی واقع ہین ایک داہنی
جانب ہی دوسری بائین ہی اس شکل پر ═══ اور سب درزین صادق اور کاذب سے ملکر
یہ شکل حاصل ہوتی ہی)═══(وہذہ العظام تسمی قبائل الراس اور ہڈیان ساتون کاسہ سر کو
قبائل الراس کہتے ہین اور نفع متعدد ہونے ہڈیون کا یہ ہی کہ دماغ عضو رئیس اور خزانہ حواس
خمس کا ہی اور سر اُسکا وقایہ ہی اور بدیہی ہی کہ عضو کردی عظمی کہ متعدد ہڈیون سے بنایا گیا ہو
مضبوط ہوتا ہی نسبت اُس عضو کے کہ ایک ٹکڑا ہو اور عفونت اگر اُسمین واقع ہو تمام سرایت نہین کرتی ہی

واما اللحی فالاعلیٰ مرکب من اربعة عشر عظما لیکن لحی اوپر کا مرکب ہے چودہ ہڈیوں سے والاسفل
من عظمین متلاصقین اور لحیات نیچے کا مرکب ہے دو ہڈیوں سے کہ آپس میں ملی ہوئی ہیں یعنی ایک قطعہ داہنے سے
اور ایک قطعہ بائیں سے اور بیچ ٹھوڑی کے دونوں ملی ہیں اور بیچ نسخوں کے لفظ متلاصقین نہیں ہے جاننا چاہیے
کہ لحی بالفتح نسبت لحیہ کو کہتے ہیں یعنی جگہ جمنے داڑھی کی اور مار ان دونوں ہڈی کی ابرو سے ٹھوڑی
تک ہے لنبائی میں اور صدغ سے دوسری صدغ تک چوڑائی میں اور صدغ بالضم کنپٹی کو کہتے ہیں اور
حد فاصل درمیان لحیائی اعلیٰ اور اسفل کے ظاہر ہے اور لحی کو فک بھی کہتے ہیں بفتحہ فا اب جان تو کہ
فک اعلیٰ چودہ ہڈی سے مرکب ہے اس طریق پر کہ چھ اُن سے دونوں آنکھ کی اور دو ہڈیاں اور کہ ہر ایک
مثلث ہیں اور دو ہڈیاں کہ منحرف واقع ہیں اور دو ہڈیاں کہ نکلی ہیں درمیان میں کہ اُنکو عظم وجنہ
کہتے ہیں اور وجنہ بالفتح واو اور سکون جیم اور نون اور ہا کے فارسی میں رخسارہ ہے اور دو ہڈیاں ناک کی ہیں
اور جو پہچان عدد ہڈیوں مذکور کی جیسی چاہیے بدون مشاہدے کے جملہ متعسرات سے تھی تعداد مجملا پر قصر کیا گیا
اور مخفی نرہے کہ بیچ جڑ ناک کے دو ہڈیاں ہیں کہ آدھی ناک تک آئی ہیں بعد اُسکے دو غضروف کہ ساتھ اُن
ہڈیوں کے ملی ہیں پیدا ہوئیں کہ اُنھوں نے ہیئت ناک کی تمام لی اور درمیان دونوں غضروف اور دونوں
ہڈی کے ایک غضروف حائل ہو کر جوف ناک کو دو قسم کر دیا ہے اور منخرین عبارت انھیں دونوں تجویف سے ہیں
اور یہ دونوں منخر جڑ ناک تک پہونچکر پھر وہاں ایک ہو گئے اور اُس مجمع میں دو راہ یعنی دو ثقبہ پیدا ہوئے
ایک ہڈی مصفات سے واسطے نکلنے آلایش دماغ کے دوسرا حنک سے واسطے وصول نسیم کے ریہ کو اور
واسطے نکلنے رطوبات حلق کے وقت حاجت کے اور مصفات بالکسر ہڈی ہے نرم متخلخل کہ اُسپر دو عصبہ زائدہ کا
الشم کے ہیں موضوع ہیں اور اسمیں بہت سوراخ ہیں پیدا مانند سوراخوں ابر مرد کے اور فائدہ سوراخوں کا
ظاہر ہے کہ وہی سوراخ واسطے وصول انہیں مشمومات کے اور اخراج فضلات کے ہیں لیکن فائدہ تفریج اور تنگی
سوراخوں کا وہ ہے کہ ہوائے مشموم اسمیں بتدریج تعدیل پاکر دماغ کو پہونچے اور دماغ سردی ہوائے خارجی سے
کہ دفعةً پہونچکر صدمہ اذیت دینے سے محفوظ رہے فتبارک اللہ احسن الخالقین فائدہ جو ناک فک اعلیٰ میں داخل ہے
اور تشریح اُسکی ہڈیوں کی اُن نے بتائی اس سبب سے ناک کو علحدہ ذکر نہیں کیا اور اسیطرح کان کو کہ عظمان حجریان میں
داخل ہیں جدا ذکر نہیں کیا لیکن فک اسفل دو ہڈی سے زائد نہیں ہے جیسا کہ کہا گیا اور دونوں فک
اُس جگہ کہ اُنکا منتہی ہے اور بوقت حرکت منھ کے فاصلہ درمیان دونوں کے ظاہر ہے منضم ہوئے ہیں اور مضبوط

رباطون سے بندھی ہین وسن اثنین وثلثین سنا او. دو لحی بتیس عدد دانت سے مرکب ہین جیسا کہ مفصلا
کہا جاتا ہی جان تو کہ سولہ دانت بیچ فک اعلے کے ہین اور سولہ فک اسفل مین اور یہ باعتبار اکثر آدمیون
کے ہی ورنہ کبھی بعضے آدمیون مین نواجذ نہین ہوتے پس دونون فک مین زیادہ اٹھائیس عدد دانت
نہین ہوتے لیکن نام دانتون کے اس طور پر ہین ثنایا اور وہ چار دانت آگے کے ہین دو اوپر اور دو نیچے اور
بعد انکے رباعیات ہین اسیطرح اور یہ آٹھون دانت عریض ہین اور سر انکے تیز تو قطع اشیا کا آسانی سے ہو بعد
انکے انیاب اور وہ بھی چار ہین دو اوپر اور دو نیچے اور جرم انکے موٹے اور سر انکے نوکدار ہین تو توڑنا اشیاے سخت کا
آسان ہو اور انکو فارسی مین نیش کہتے ہین اور بعد انکے طواحن ہین اور انکو اضراس بھی کہتے ہین اور طواحن
سولہ ہین آٹھ فک اعلے مین اور آٹھ فک اسفل مین ہر جانب سے چار چار اور انکو فارسی مین دندان آسیا
کہتے ہین اور یہ موٹے اور سر انکے چوڑے پیدا کیے گئے ہین تو طحن یعنی سحق اشیا کا آسان ہو اور بعد انکے نواجذ
ہین اور وہ بھی چار ہین دو اوپر اور دو نیچے اور پیچھے انکے جگہ جمنے دانتون کی نہین ہی اور انکو اسنان الحلم بھی
کہتے ہین اس سبب سے کہ اکثر بعد بلوغ کے جمتے ہین سن وقوف تک اور انکو فارسی مین دندان خرد اور دندان عقل
کہتے ہین اس اعتبار سے کہ بعد بلوغ کے وقت کمال عقل کے نکلتے ہین نہ یہ کہ اگر بعضے آدمیون مین یہ دانت نہ نکلین نقصان
عقل کا ہو کما لا یخفی ثنایا جمع ثنیہ کی ہی اور انیاب جمع ناب کی اور اضراس جمع ضرس اور نواجذ جمع ناجذ کی فائدہ اگر
بیچ مجمل اللغۃ کے لکھا ہی کہ نواجذ درمیان ناب اور اضراس کے ہین اور نہایہ مین کہا کہ نواجذ اسنان ضواحک ہین
یعنی وقت ضحک کے ظاہر ہوتے ہین اور بعضے مرادف انیاب اور اضراس کے جانتے ہین لیکن اکثر اور اشہر وہی ہی کہ اوپر
لکھ چکے یعنی وہ اقصی دانتون مین ہین جاننا چاہیے کہ کوئی ہڈی حس نہین رکھتی ہی مگر دانت لیکن یہ اس تقدیر پر ہی
کہ دانتون کو ہڈیون مین شمار کرین اور اگر اعصاب سے جانین حس انکی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہی اور جو دانت
ظاہر مین سخت اور سفید ہین اور ساتھ اسکے صاحب حس ہین انکی پیدائش مین حکما نے اختلاف کیا ہی بعض حکما اسپر ہین
کہ وہ ہڈی ہین اور انکی ذات مین حس نہین ہی اگر صاحب حس ہوتے تو ٹوٹنے اور پیسنے سے دانتون کو الم پہونچتا
اور یہ وہ الم اور درد کہ ظاہر ہوتا ہی سبب اسکا یا سوء مزاج عصب کا ہی کہ جڑ دانتون مین التیام رکھتا ہی یا ورم
عمور کا اور جو یہ اعضا یعنی عصب اور عمور دانتون سے بہت اتصال رکھتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ درد و الم دانتونکا
اور بعض حکما یہ کہتے ہین کہ دانت عصب ہین اگر عصب نہوتے تو سردی اور گرمی سے منفعل نہوتے اور ترشی سے کند نہوتے اور پوشیدہ
نہین ہی کہ یہ قدر سواے عصب کے اور کسی عضو مین نہین ہوتا ہی اور کند ہونا دانت کا نام ضرس ہی لیکن حق یہ ہی کہ جسم

دانت کا ہڈی سے ہے اور عصب آتی اُسکے جرم سے نئے ہین اور یہ عصب دانت کی جڑ مین زیادہ ہو جس سے احساس
درد اور ضربان اور تخدیر کا بواسطہ عصب کے ہے اور سختی اور ریزہ ریزہ ہونا اور اذیت پانا پھیلنے اور کاٹنے سے
بسبب اُس جرم کے ہے کہ ہڈی ہے پایا جانا حس دانت مین متحقق ہے حس اوسپر کہ ہوا اور جالینوس نے کہا ہے کہ دانت
حس رکھتے ہین اور کبھی اختلاج کرتے ہین مانند لب کے اور ثابت ابن قرہ اور شیخ رئیس اور اسکے تابع سب
اسپر متفق ہین اور کبھی حکما نے اختلاف کیا ہے اس امر مین کہ تولد دانت کا نطفہ سے ہے یا غذا سے یعنی خون سے
لیکن جو تحقیق ہوا یہ ہے کہ پیدایش دانت کی اُس خون سے ہے کہ مشابہ منی کے ہے اسواسطے کہ اُسکو بسبب
اسکے کہ وہ قریب العہد ہے پیدایش سے احالہ خون کا مشابہ منی کے حاصل ہوتا ہے بسبب مشابہت سن کے
اور جب قوت فاعلہ ملاقی ہوئی مادہ قابلہ سے کہ بیچ نسبت انسان کی ہے بالضرور دانت کو جما دیتی ہے
اور جو مادہ اُسکا منی سے شدید المناسبت ہے اگر کہین کہ دانت منی سے پیدا ہوتے ہین ہو سکتا ہے اور اسی
سبب سے دانتون کو اعضاے اصلیہ سے شمار لیا ہے اور کہا ہے کہ اعضاے اصلیہ وہ ہین کہ منی سے پیدا ہون اور پیدایش
اُنکی عام ہے کہ بواسطہ ہو جیسے دانت یا بدون واسطے کے جیسا کہ باقی اعضاے اصلیہ ہین اور انتباہ کبھی ہوتا ہے
کہ مشائخ مین دانت بعد گرنے کے پھر نکلتے ہین یہان تک کہ لوگون نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص نے
چھٹی مرتبہ دانت نکالے گئے پس نئے نکلنے ایسے دانتون کے کئی قول لوگون نے بیان کیے ہین ایک یہ کہ
مادہ پہلے دانت کا کچھ باقی تھا کہ اس آفت مین برجستہ آیا دوسرا یہ کہ بعض مشائخ کو ایسا مزاج عارض ہوتا ہے
کہ وہ مشابہ مزاج سن صبی ہوتا ہے پس دانت پیدا ہوتے ہین بالفرض تیسرا یہ کہ یہ دانت نہین ہین
حقیقت مین بلکہ یہ جنس ثالیل سے ہین کہ سخت ہو کر قائم مقام دانت کے ہوتے ہین چوتھا یہ کہ جو عصب کہ
دانت سے متصل ہے بعد گرنے دانت کے باقی رہا اور کشوف ہو کر بتدریج سخت ہوتا ہے اور گوشت کہ اُسکے نزدیک تھا
پھیل جاتا ہے جیسا کہ ثالیل سے پس عصب مذکور قائم مقام دانت کے ہوتا ہے اور حقیقت مین دانت نہین ہے
الیدان فکش دا احد منہما مرکبۃ من کتف لیکن دو کون ہاتھ پس ہر ایک انسے مرکب ہے کتف سے اور کتف کو
فارسی مین شانہ کہتے ہین اور وہ کتف ایک ہڈی ہے مثلث شکل کہ ایک طرف سے چوڑی اور جرم
اُسکا تنک اور پتلا واقع ہوا اور دوسری طرف سے موٹی اور بلند اور بعضے اصحاب تشریح کہتے ہین کہ اوپر سر شانہ
آدمی کے دو ٹکڑے ہڈی کے ہین کہ انکو قلۃ الکتف کہتے ہین اور یہ آدمیون مین خاص ہے اور حیوانون مین نہین ہے
اور وہ دونو ٹکڑے ایک اوپر شانہ کے اور دوسرا نیچے شانہ کے ہے اور انھین دونون زائدہ کے سبب کتف ساتھ

جو نزدیک گردن کے مربوط ہو کہ اسکو منقار الغراب کہتے ہین اور منافع ہر عضو کے ظاہر ہین اور جسقدر رگ کہے جاوینگے
اُس سے زائد ہین اب جان تو کہ بیچ کتف کے تین لغت ہین ایک کاف اور سکون تاے مثناۃ فوقانیہ کا
دوسری کسرہ اول اور سکون ثانی کا تیسرے فتحہ دونون کا اور پوشیدہ نرہے کہ کتف حقیقت مین بیچ
ہاتھ کے داخل نہین ہو اسواسطے کہ شروع ہاتھ کا منکب سے ہو پس شمار کرنا کتف کا ہاتھ مین مجاز ہو یا شروع ہاتھ
اوپر اختلاف اقوال کے بیچ حد ہاتھ کے اور منکب اوپر وزن مجلس کے اُس مفصل کو کہتے ہین کہ مجمع ہڈی
شانہ اور بازو کا ہو اور اُسکو فارسی مین دوش کہتے ہین و عضد اور مرکب ہو ہر ایک ہاتھ بازو سے اور
جاننا چاہیئے کہ ہڈی بازو کی اگرچہ حقیقت مین مرکب ہو چار ہڈی سے لیکن اصل ایک ہڈی بڑی ہو
اور تین ہڈی اوپر اُسکے سر اور جڑ ملی ہین اور مجموع ایک معلوم ہوتی ہین لہذا کہتے ہین کہ عضد ایک
ہڈی ہو اور ہڈی بازو کی خمدار پیدا کی گئی ہو اور مستدیر اور خم اُسکا یعنے محدب اُسکا طرف وحشی کے
اور مقعر اُسکا طرف انسی کے ہو وحشی اُس جانب کو کہتے ہین کہ طرف خارج بدن کے ہو اور انسی
طرف بدن کو کہتے ہین و ساعد مؤلف من عظمین متلاصقین یسمیان بالزندین الاعلیٰ والاسفل اور ہڈی ایک
ہاتھ مرکب ہو ساعد سے کہ وہ بنایا گیا ہو دو ہڈی سے کہ آپسمین ملی ہین لنبائی مین جو ہڈی کہ مقابل
انگوٹھے کے ہو زند اعلےٰ کہتے ہین اور جو مقابل چھوٹی اُنگلی کے ہو زند اسفل کہتے ہین اور اگرچہ
ہڈی ساعد کی بھی چار ٹکڑے ہو لیکن اصل اور بڑی دو ہڈی ہین اور دو ٹکڑے چھوٹے ایک اوپر
اعلے کے اور دوسرا اوپر اسفل کے ملے ہین اور سب چارون ہڈی دو معلوم ہوتی ہین لہذا لوگون نے
کہا ہو کہ ساعد دو ہڈی سے مرکب ہو اور ہڈی ساعد کی خم نہین رکھتی اور منافع خمدار ہونے ہڈی
عضد کے اور خمدار نہونے ہڈی ساعد کے اور سوا اسکے بیچ پیدائش ہر جزو اور ہر عضو کے اشکال
مختلف سے اسقدر ہین کہ سواے علم الٰہی کے احاطہ اُنکا عسیر ہو تھوڑی اُنسے مطولات مین لکھی ہین
و رسغ مؤلف من ثمانیۃ اعظم اور ہر ایک ہاتھ ترکیب ہو رسغ سے کہ وہ مرکب ہو آٹھ ہڈی سے
اُن مین سے سات ہڈی اصلی ہین اور ایک ہڈی زائد جو اصلی ہین دو صف مین رکھی ہین تین
اُنسے جانب ساعد سے اور چار جانب اُنگلیون سے اور درمیان پشت دست کے دونون صف آپسمین
ملی ہین اور جو ہڈی زائد ہو بیچ طرف خنصر کے اوپر ہڈی صف ثانی کے موضوع ہوئی ہو اور نگہبان اور
پناہ اس عصب کی ہو کہ کف مین آتا ہو اور ہڈیان مذکور سب خمدار ہین اور سخت اور موٹی بدون تجویف کے

اور شدید الالیۂ ہین اور اگر ایسی نہو تو مین بیچ کام ہاتھ کے جہت سستی ظاہر ہوتی اور رسغ ضم اول اور
سکون ثانی کے یا ساتھ ضم ثانی کے پشت دست کو کہتے ہین اور اطبا کی اصطلاح مین پشت پا کو بھی کہتے ہین
اور بجاے سین کے صاد بھی آتا ہی اور رسغ ان رسغ ہاتھ اور پانون کو فارسی مین خردہ کہتے ہین بکف
مولف مین اربعۃ اعظم اسمیر ایک ہاتھ مرکب ہو کف سے کہ وہ مرکب چار ہڈی سے ہی اور پوشیدہ اور رسغ
کہ بیچ کف کے چار ہڈی ہین کہ انگلیون سے وسط کف تک موضوع ہین توضیح تقریر کف کے وہ دو گلے ہون
اور سبابہ اور وسطی اور بنصر اور خنصر انہین چار ہڈیون سے ملی ہین بخلاف ابہام یعنی نر انگشت کے
کہ رسغ کی ہڈی سے ملی ہی اور ہڈی کف کو مشط کہتے ہین اور مشط کو ساتھ رسغ کے پیوند مضبوط ہوا اگر
ذمت اصابع مولفہ مین خمسہ عشر عظما اور مرکب ہی ہر ایک ہاتھ پانچ انگلی سے کہ وہ مرکب ہین پندرہ
ہڈی سے ہر انگلی مین تین ٹکڑے ٹکڑا نیچے کو نسبت ٹکڑے اوپر کے برابر ہو تو حامل محمول سے تھوڑی
زیادہ ہو کہ یہ سبب جید ہونے شکل و فعل کا ہی اور یہ ہڈیان بدون تجویف کے ہین اور درمیان سلامیات کے
کہ سوراخ مین بھرے ہوئے ہین چھوٹی چھوٹی ہڈیون سے کہ انکو سمسانیہ کہتے ہین بفتح سین مہملہ اور
سکون میم اور فتح سین مہملہ ثانی اور میم ثانی اور الف اور کسر نون اور فتح یاے تحتانی مشدد واو رہا کے
اور سلامیات جمع سلامی کی ہی بالضم ذہبی المفاصل فائدہ. وجہ بیچ مباشرت فعل ہاتھون کے اور پکڑنے
اور گرفتنی ہین کے اور چھینے اور اٹھانے اشیا کے طرف انگلیون کے حاجت بہت تھی خالق مطلق نے
اور سر انگلیون کے ناخنون سے مدد دی تو بواسطہ ناخنون کے مقصد خوب انتظام سے حاصل ہو
فتبارک اللہ احسن الخالقین اور ناخن کو عربی مین ظفر کہتے ہین بالضم اور بضمتین اور اظفار جمع اسکی ہی
اور اظافیر بھی اور جوہری نے کہا کہ جمع ظفر کی اظفر ہی غلط ہی اور جو ظفر مانند شعر کے زوائد سے ہین
اور جھنا ہین نہین ہی متن مین ذکر اسکا نہین آیا و اما العنق فمرکب من سبعۃ اعظم ہی فقار العنق یعنی
گردن پس مرکب ہی سات ہڈی سے کہ وہ فقار عنق کے ہین جان تو کہ فقار جمع فقرے کی ہی اور فقار
ہڈیان چھوٹی منتوب الوسط ہین کہ جو گردن سے نشست گاہ تک موضوع ہین اور نخاع دماغ سے
دنبالے کے مانند انہین منفذ ہوا اور فقار کے پانچ مرتبے ہین پہلے مہرے گردن کے اور عدد انکے سات ہین دوسرے
مہرے پیٹھ کے اور عدد انکے بارہ ہین تیسرے مہرے کمرگاہ کے اور وہ پانچ ہین چوتھے مہرے عجز کے عدد انکے
تین ہین پانچوین مہرے عصعص کے کہ وہ بھی تین ہین سب فقرے چوبیس ہین اور بیچ پیدایش فقرون کے

منافع بیشمار ہین چنانچہ مطولات مین مسطور ہی اور زیادہ ترین منافع کا یہ ہی کہ انتصاب قامت اور
مسافت اعضا کی پیوستگی افقون سے اور پناہ نخاع کہ منبت اعصاب کا ہی وہ اور کامل زیادہ و نوائد فقرون
گردن سے التفات سر کا ہی داہنی طرف اور بائین اور حفظ قصبۂ ریہ اور مری کا اور سب فقرے گردن اور پشت وغیرہ کے
سواے بارھوین فقرہ پیٹھ کے کہ ساتھ فقرے قطن کے متصل ہی دونون پہلو مین زوائد رکھتے ہین بمنزلۂ زیادتیان
جربازو کے لہذا ان زوائد کو اجنحہ کہتے ہین اور فائدہ انکا مضبوطی جرم فقرے کی ہی اور دفع کرنا صدمات خارجی کا
اعضاے باطنی شریف سے اور اوپر پیٹھ ان سب فقرے کے زوائد ہین مانند کانٹے کے کہ انکو شوکت اور سناسن
کہتے ہین بفتح سین مہملہ اور نون اور الف اور کسرہ سین ثانی اور سکون نون ثانی کے مفرد اسکا سنسنہ ہی اور نام
زوائد مفصلی کا کہ واسطے انتظام فقرون کا آپسمین ہی سوافص اور مفرد اسکا شاخص ہی ہر چند فقرے گردن کے
چھوٹے زیادہ ہین فقرون ماتحت سے اسواسطے کہ بیچ اچھی ہونے ہیئت کے اور منتظم سبب فے فعل اُس شی کے
کہ اجزاے متعدد سے مرکب ہو واجب ہی کہ حامل سنگین زیادہ ہون محمول سے لیکن سوراخ فقرون علیا کے
کشادہ زیادہ ہین سوراخ فقرون سفلی سے تو نخاع جڑ سے موٹا زیادہ نکلا اور جسقدر آگے جاتا ہی بتدریج گھٹتا ہی
مانند دم کے جیسا کہ دیکھا جاتا ہی نہرمین اور جڑ درختون مین اور داہنے اور بائین ہر فقرے سے ایک ایک عصب
نکلا ہی اور رقبہ سے آخر سے ایک عصب فقط جیسا کہ بیچ تشریح اعصاب کے کہا جاویگا انشاءاللہ تعالی و تقدس

واما الترقوۃ فمرکبۃ من عظمین اما چنبر گردن پس مرکب ہی دو ہڈی سے جاننا چاہیے کہ دو ٹکڑے ہڈی کے ناہموار
اوپر ہڈیان قص کے کہ انکو ہڈیان سینہ کی کہتے ہین موضوع ہوئی ہین اور بیچ وسط کے کہ اس جگہ کو نحر
کہتے ہین دونون ٹکڑے ساتھ ہڈیون سینہ کے ملے ہین اور درمیان ان دونون کے فرجہ ہی کہ دیکھا جاتا ہی
اور طرف دوسری انکے ساتھ ہڈی کتف اور عضد کی مربوط ہی اور خمدار ہی اور درمیان خم کے سوراخ اور مجری ہین
کہ رگین گلے و دماغ کو گئی ہین اور اعصاب دماغ کے اُنسے نازل ہوئے ہین اور اسکو ترقوہ کہتے ہین اور ترقوہ
سواے آدمی کے اور حیوان مین نہین ہوتا ہی اور بسبب خمیدگی اور مجاری کے کہ اسمین ہین چنبر نام ہوا ہی واما

الصدر فمرکب من سبعۃ اعظم وہی عظام القص لیکن سینہ مرکب ہی سات ہڈی سے کہ انکو عظام القص کہتے ہین
اور قص بفتح قاف اور صاد مہملہ مشددہ کے سینہ کو کہتے ہین اور بجاے صاد سین مہملہ بھی آتا ہی اور بیچ وضع سینہ کے
محافظت دل اور ریہ اور مری کے کام ہی و حکیم مطلق نے بنیاد انکی ہڈی سے فرمائی اور اس سبب سے کہ واسطے
تنفس کے انبساط اور انقباض ضروری تھا پیدائش ہڈیون مذکور کی نرم کی اور ایک دوسری کو ساتھ غضاریف کے کر دہ

درمیانی مین ترتیب دیا اور بارہ اضلاع یعنی پسلیان قص کی ہڈی سے ملی ہین سات تمیں حدوں کے بھی ساتھ
کیے اور بیچ ہر ضلع اور دونون ان ہڈیون کے درمیان مین ایک غضروف چوڑا مستدیر الشکل ودیعت کیا تو اسکا
درمیان اعضاے سخت اور نرم کے او محافظ ہو غرض حدہ گوشہ دار الیقام ہر آفات خارجی سے اور اُس غضروف کو
ظلم الخنجری کہتے ہین بسبب مشابہت خنجر کے وان الظہر مرکب من سبعۃ عشر فقرۃ واربعۃ وعشرین ضلعا لیکن پشت
مرکب ہی سترہ فقرے اور جسے قبر فرمے او مراد ظہر سے یہان نیچے گردن سے فقرے عجز تک ہی اور اس صورت مین
قطن بھی ظہر مین محسوب ہوگا اور اگر ظہر کہیے فقرے گردن سے اور قطن سے مراد رکھین جیسا کہ معتبرات مین ہی بارہ ظہر
ظہر کے اور پانچ فقرے قطن کے ہونگے لیکن اگر ظہر کو ماتحت قطن سے جدا کہتا اظہر ہوتا بسبب موافقت کے قانون سے
اور جیان ذکر بارہ فقرہ کہ نیچے گردن سے قطن تک ہین نام انکا فقار الصدر بھی ہی اور اوپر کہا گیا کہ سب فقرے
اٹھارہ رکھتے ہین مگر بارھوان فقرہ ظہر کا اور وجہ نہ ہونے جناح کی اس فقرے مین یہ ہی کہ کنارہ حجاب کا اس جگہ
فقرے سے ملا ہی اگر جناح رکھتا حجاب کو اونچا کرتا اور ہڈیان پہلو کی یعنی پسلیان انھین بارہ فقرے سے ملی ہین
ہر طرف سے بارہ عدد لیکن اضلاع اور ضلوع جمع کے ہین اور ضلع ساتھ کسرہ ضاد معجمہ اور سکون لام کے
یا ساتھ فتحہ کے ہڈی ہی جو بہت مشہور ہی کہ ترکی مین قبرغہ کہتے ہین جو دو ان مین سے کہ سینہ سے ملی ہین ہر طرف سے
سات عدد اور انکا نام اضلاع الصدر ہی اور دس عدد کہ بعد انکے ہین ہر طرف سے پانچ عدد انکا نام اضلاع الزور
اور عظام الخلف ہی اور یہ بتدریج چھوٹی چھوٹی ہین اوپر سے اور پانچوین کہ سب مین چھوٹی اور سب سے
آخر مین ہی اسکو ضلع قصیری کہتے ہین ساتھ صیغہ تصغیر کے اور پوشیدہ نہ رہے کہ اضلاع صدر کے اُس طرف سے
فقرون سے ملے ہین بیچ ہر ضلع کے دو زائدہ نکلے ہین اور بیچ دو فقرے کے سوراخ خاص کر بیچ جناح فقرے کے
واقع ہی مذکور ہوئی اور اسی جگہ مفصل مضاعف پیدا ہوا اور اُس طرف سے کہ عظام قص سے ملے ہین بھی دو زائدہ
اوپر ہر ضلع کے بیچ اُس فقرے کے کہ بیچ ہر ہڈی قص کے واقع ہی مرکوز ہوئی لیکن اضلاع زور کہ انکو عظام الخلف
کہتے ہین وہ بھی اسی طرح ملے ہین لیکن دوسری طرف انکے ایک غضروف اوپر سر ہر ایک کے لگا یا گیا
واسطے دو کام کے ایک وہ کہ سختی ہڈیون کی اعضاے نرم کو حجاب ہی اور سوا اسکے تکلیف نہ دے
دوسرا وہ کہ وقت صدمون کے اس سبب سے کہ سر انکے کوئی چیز نہین کہ ٹوٹ جاوین بخلاف
اضلاع صدر کے کہ سر انکے سینہ کی ہڈیون سے ملے ہین اور آفت شکستن سے محفوظ رہین اُس طور پر کہ مذکور ہوا
اور فوائد متعددہ ہین نفع اضلاع کے اور ملنا انکا آپس مین ساتھ غضاریف کے اور بعضون کا دراز ہونا اور

بعضون کا کوتاہ ہونا زیادہ اس سے ہے کہ گنتے مین آوے لمولفہ ہر عضو دار ونشمار از حکمت بجز وجود ہے چند ابکی
نتوانی شمرد از کثرت احسان وجود وے اما العجز فمرکب من ثلث فقرات ویاوہ عظمان یسمیان عظمی العانۃ لیکن
عجز مرکب ہی تین فقرون سے اور دو ہڈی ساتھ اسکے ملی ہین کہ انکو عظمی العانہ کہتے ہین اب حقیقت فقرون مذکور کی اور
وجہ نام رکھنے دونون ہڈیون کی کہی جاتی ہی جان تو کہ عجز کہ اوپر دونون عضد اور کتف کے ہی نیچے قطن کے واقع ہوا اور
ہڈی اسکی ساتھ ہڈی قطن کے مشابہ ہی اور فقرے عجز کے سب فقرون سے شدید زیادہ ہین بیچ فہمیدسیت کے اور
مضبوطی مفصل کی اور جنم اسکے فقرون کے چوڑے زیادہ ہین اور فقرون سے اور مخرج انکے اعصاب کے
وسط دونون جانب راست اور یمین کے واقع نہین ہین بلکہ آگے اور پیچھے واقع ہوئے ہین اسواسطے کہ تو مفصل
ورک کا کہ بیچ دونون طرف عجز کے واقع ہی مزاحمت نکرے اور پوشیدہ نرہے کہ عجز مین دو ٹکڑے ہڈی کے
ملے ہین ایک داہنی طرف سے اور ایک بائین طرف سے اور دونون ہڈیان بڑی ہین اور نام خاص ہین کہ حقی ہین
لیکن اس سبب سے کہ دونون ہڈیون مین چار جہت متحقق ہین ہر جہت کا ایک نام ہی جیسا کہ جو جانب وحشی مین ہی
عظم الخاصرہ اور حرقفہ کہتے ہین یعنی ہڈی تھیگا ویعنی کنگھی کی اور حرقفہ بجاے مہملہ اور راے مہملہ اور قاف
اور فا اور ہا کے ہی اور جو اسفل انسی مین ہی حق الفخذ کہتے ہین یعنی حقہ ران کا اور وہ ایک گڑھا ہی ہڈرا کہ
ہڈی ران کی اسمین گڑی ہی اور جو جانب قدام کی ہی عظم العانہ کہتے ہین یعنی ہڈی زہار کی اور دونون
ہڈیان وسط زہار مین آپسمین ملی ہین اور زہار جگہ جمنے بالون نیچے ناف کے ہی اور جو طرف خلف کے ہی
عظم الورک کہتے ہین یعنی ہڈی سرین یعنی چوتڑ کی فائدہ ہڈیان مذکور بمنزلہ بنیاد کے ہین واسطے سب ہڈیون
فوقانی کے اور حامل اور پشتیبان ہی واسطے ہڈیون اسفل کے اور اوپر اس ہڈی کے اعضاے شریفہ مانند مثانہ اور رحم
اور اوعیہ منی مردون کے اور مقعد اور قضیب اور فرج کے موضوع ہین اور ہر چند ایک جہت اس ہڈی کا نام ہی لیکن مشہور
عظم العانہ ہی تسمیۃ الکل باسم اشہر اجزائہ یعنی کل کا وہ نام ہوا کہ نام مشہور تر جزو کا تھا و اما العصعص فمرکب
من ثلث فقرات لیکن عصعص مرکب ہی تین فقرون سے اور جان تو کہ یہ فقرے غضروفی ہین اور زوائد نہین رکھتے
اور اوپر کہا گیا کہ ہر فقرے سے دو عصب جمے ہین مگر فقرے اخیر عصعص سے کہ ایک عصب جدا ہی اور عصعص بضم عین مہملہ
وسکون صاد مہملہ اور ضمہ یا فتحہ عین ثانی اور سکون صاد ثانی کی ہی اور استخوان نشست گاہ سے مشہور ہی واما
الرجلان وکل واحد منہما مرکب من فخذ وساق وقدم لیکن دونون پاؤن پس ہر ایک انمین سے مرکب ہین
فخذ اور ساق اور قدم سے والفخذ ہو اعظم العظام فی البدن اور ران بڑی زائد ہی ہڈیون بدن سے اسواسطے کہ

کہ وہ حائل ہی اعضاے مافوق کو اور تحت ہی اعضاے ماتحت کو اور کوئی ہڈی بیچ بدن آدمی کے بڑی اس سے نہین ہی اور اُسمین تحدب اور تقعر ہی یعنے اُسکا طرف وحشی کے اور تقعر اُسکا طرف انسی کے واقع ہی اور نفع اسکے حسن اطاعت ہی نزدیک جلوس کے اور بیناوہی بسبب تحدب کے واسطے بڑے حفظ او اعصاب اور عروق کے اور اسکے اسفل مین دو زائدہ ہین واسطے مفصل رکبہ کے کہ بیچ نقرہ اور کہ واک ہڈی ساق کے آگئی ہین اور ساتھ رباطات قوی کے مستحکم ہوئے اور اوپر مفصل مذکور کے ایک ہڈی غضروفی مستدیر الشکل صاحب تقعیر موضوع ہی اور اسی ہڈی کو رضفہ کہتے ہین بفتح رائے مہملہ اور سکون ضاد معجمہ اور فتح فا کے مع الہا اور عین الرکبہ بھی نام ہی اور نفع اسکا یہ ہی کہ بسبب تستر اور کاولکی کے زوائد مفصل کو چھپائے رکھتی ہی اور جو مفصل مذکور مین حرکات قوی اور کثیر واقع ہوتی ہین واسطے مضبوطی کے یہ بمنزلہ سرپوش کے ہی اور آفات خارجی کو اس سے منع کرتی ہی اور مقوی ہوتی ہی اور اسکو فارسی مین آئینہ زانو کہتے ہین ہرچند ماتن نے اسکو بیان نہین کیا لیکن تبعاً مذکور ہی در باعتبار منصب شرح کے مذکور کی گئی والساق مرکب من عظمین متلاصقین اور ساق مرکب ہی دو ہڈیون سے کہ اُسمین ملی ہین نسبائی ہین اور ساق بھی طرف وحشی کی تحدب رکھتی ہی اور طرف انسی کے تقعر واسطے اُن تا مذون کے کہ تحدیب فخذ مین کہا گیا تسمیان القصبتین الکبری والصغری دونون ہڈیون کا نام ہی قصبتین ایک کو کبرا دوسرے کو صغرا کہتے ہین کبرا اس سبب سے کہتے ہین کہ دوسرے سے لانبی ہی اور حقیقت مین ساق یہی ہی اور فخذ سے ملی ہی اور جانب انسی کے ہی بخلاف صغرا کے کہ وہ چھوٹی زیادہ کبرا سے ہی اور فخذ سے نہین ملی ہی لیکن اسفل سے ساتھ کبرا کے سراسر منتہی ہوئی ہی اور وہ جانب وحشی کے ہی اور تنگی ساق کی کوتاہ ہی نسبت ہڈی فخذ کے تو اُٹھانے مین قوی اور حرکت مین سبک ہی واللہ اعلم

والقدم مرکبۃ من کعب وعقب وزورقی ونردی واربعۃ اعظم للرسغ وخمسۃ للمشط وخمسۃ اصابع مرکبۃ من ارجح عشر عظماً اور قدم کہ عبارت ہی نیچے ساق سے پس وہ مرکب ہی بہت ہڈیون سے مانند کعب اور عقب اور زورقی اور نردی کی اور چار ہڈیان رسغ سے اور پانچ ہڈیان مشط سے اور پانچ اُنگلی سے کہ جملہ مرکب ہین چودہ ٹکڑے سے بیچ ہر انگلی کے تین ٹکڑے ہین مگر انگشت یعنے انگوٹھا کہ اُسمین دو ٹکڑے ہین اور سب ہڈیان قدم کی شرح ذکر کیجاتی ہین جان تو کہ کعب کو فارسی مین شتالنگ کہتے ہین اور بلندی اُسکی دونون جانب قدم کے ظاہر ہی اور یہ وہ جگہ ہی کہ ساق کا ساتھ قدم کے جوڑ ہوا ہی اور وہ واسطہ ہی درمیان ساق اور عقب کے اور اوپر کی طرف دو زائدہ رکھتی ہی کہ ایک اُنکے بیچ قصبہ کبرا کے اور دوسرا بیچ قصبہ صغرا کے

ہوتا ہی اور طرف اسفل کعب کی بیچ عقب کے گڑہی ہی اور طرف وحشی اُسکی کے ساتھ ہڈی نردی کے اتصال رکھتی ہی اور طرف قدم ساتھ ہڈی زورقی کے اعتماد جو کہا گیا ہی کہ کعب درمیان ساق اور عقب کے واسطہ ہی اس سے کوئی وہم نکرے کہ عقب کو ساتھ ساق کے اتصال نہین ہی اور کعب اُن دونون کے درمیان فاصل ہی اسواسطے کہ ساق بیچ عقب کے گڑہی ہی اور اس مفصل کے حوالی مین ہڈی کعب کی واسطے استقامت جوڑ کے پیدا کی گئی ہی اور یہی اوپر سے ساتھ قصبین کے اور نیچے سے ساتھ عقب کے مرتکز ہوئی ہی بمنزلہ شادروان کے اور اسی معنی سے کعب کو درمیان ساق اور عقب کے واسطہ کیا گیا ہی اور کعب بالفتح بلندی کو کہتے ہین اسی سبب سے کہ کعب اُس عورت کو کہتے ہین کہ جسنے چھاتیان نکالی ہون اور ستالنگ کو کہ بلندی رکھتی ہی اس نام سے بولتے ہین اور بلندی ستالنگ آدمی کی نسبت باقی حیوانون کے زیادہ ہی جیسا کہ پوشیدہ نہین ہی اور کعب اشرف زیادہ پانون کی ہڈیون مین ہی بیچ افادہ حرکت کے لیکن عقب کو فارسی مین پاشنہ کہتے ہین اور وہ ہڈی بڑی سخت ہی کہ جانب پیچھے اور دہانے اور باہین محل واقع ہی مگر یہ کہ طرف وحشی سے میل بہ باریکی اور درازی رکھتی ہی لیکن طرف اسفل سے چوڑی اور صاف پیدا کی گئی ناسیدہی زمین پر ٹھہرے اور زوائد ساق کے بیچ نقرے عقب کے مرتکز ہوئی اور حوالی اُسکے ہڈی کعب کی مستحکم ہوئی جیسا کہ کہا گیا ہی اور عقب اشرف زیادہ ہی پانون کی ہڈیون سے بیچ ثبات اور استقامت کے اور عقب مانند کتف اور فلس اور قرس کے بمعنی پاشنہ آیا ہی یعنی ایڑی اور استواے پاشنہ کا یعنی درست بیٹھنا اُسکا اوپر زمین کے نشان بہتری کا ہی چنانچہ حدیث شریف مین مذکور ہی کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حضرت ام سلمہ کو واسطے دیکھنے ایک عورت کے واسطے اپنے بھیجا اور فرمایا کہ انظری علی عقبہا اور لوگون نے اسکے معنی یون بیان کیے کہ اذا استوت عقبہا استوی سائر جسدہا لیکن زورقی پس وہ ایک ہڈی ہی صاحب تحدب اور تقعر کہ حدبہ اُسکا طرف فوقانی کے ہی اور تقعر اسکا طرف اسفل کے تو گوشت کف پاے کا بہت اُسمین سماوے اور ثبات پر مدد کرے اور چاہیے کہ زورقی طرف خلف سے ساتھ عقب کے ملی ہی اور جانب وحشی سے ساتھ ہڈی نردی کے اور قدام سے ساتھ ہڈیان رسغ کے لیکن پاشنہ نیچے اُسکے ہی اور زوائد پاشنہ سے نکلی ہین اور زورقی مین پیٹھی تو مضبوط ہوا اور مجموع سے ایک مفصل حاصل ہی تو قدم اُس سے دونون طرف حرکت کرسکے اور زورقی اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ بسبب تحدب اور تقعر اور طولانیت کے کشتی کے مشابہ ہی اور کشتی کو تازی مین زورق کہتے ہین اور زورقی کو استخوان کف پا اور اخمص کہتے ہین اور اخمص بمعنی مجمعہ اور بر وزن افعل کے اُس جگہ کو نیچے قدم سے کہتے ہین کہ اوپر زمین کے نہ لگے لیکن نردی ہڈی مسدس یعنی چھ پہلو اور بصورت نرد کے کہ جانب وحشی قدم کے یعنی طرف خنصر کے موضوع لیکن رسغ پانون کا مخالف رسغ

کفدست کے ہی اس سبب سے کہ رسغ پانون کا ایک صنف ہی اور رسغ کفدست کی دو صنف ہین ایسی طلیل الخ
چنانچہ کہا گیا بالجملہ ہڈی رسغ کی موافق قول ماتن کے چار ہین مرتین ہڈیون کے ایک طرف سے سا
زورقی کے مربوط ہین اور باقی اس سے ساتھ تین ہڈی کے مشط قدم کی ہڈیون سے ملی ہین اور چوتھی ہڈی کا نا
نردی ہی جیسا کہ آئے ہین فائدہ محقق ہوا ہی کہ سب ہڈیان رسغ کی چار ہین ایک کرنے کے سمت خنصر کے
نام اسکا نردی ہی پس مولف نے کہ بعد ذکر نردی کے چار ہڈی رسغ کی کہا ہی توجیہ اسکی یون کر سکتے ہین کہ
نردی کو بسبب خاص ہونے نردی کے ساتھ ایک اسم اور حیثیت خصوص کے پہلے اور علیحدہ ذکر کیا اور جب
بیچ شمار عام کے جو اسکو بیان کیا اس قبیل ذکر کرنے عام کے بعد ذکر کرنے خاص کے ہی اور اس بیان سے تباین
اور تخالف نہ سمجھا جاوے جیسا کہ ظاہر کلام سے معلوم ہوتا ہی اور شاید بمقتضائے الانسان مرکب من السہو والنسیان
تالیف یا تسطیر مین سہو واقع ہوا ہو لیکن مشط قدم کے پانچ ٹکڑے ہین بیچ مقابلہ پانچ انگلی کے تو اتصال انکا
ساتھ ہڈیون انگلی کے بطور مقابلہ کرتا ایک فرد کا ساتھ فرد کے کہ مضبوط زیادہ مرتبہ تقابل مین سے ہی بیچ ا
استحکام کے ثابت ہو لیکن پانچ انگلی مرکب ہین چودہ ہڈی سے اسواسطے کہ انگوٹھا دو ہڈی رکھتا ہی اور باقی
انگلیان ہر ایک تین تین ہڈیان اور انکے مفاصل کو بھی سلامیہ کہتے ہیں جیسا کہ ہاتھ مین تحقیق لفظ سلامیہ کی کی گئی
ساتھ فوائد کثیرہ کے فہذہ جملہ عظام بدن الانسان پس یہ سب ہڈیان بدن آدمی کی تو شمردہ ہی کہ سب
ہڈیان بدن کی سوا سمسمانیات کے اور سوائے عظم لامی کے کہ بیچ حنجرہ کے ہی اور سوائے اس ہڈی کے کہ بیچ قاعدہ
قلب کے کبھی پائی جاتی ہی جیسا کہ شیخ رئیس اور صاحب کامل الصناعت نے کہا ہی دو سو اڑتالیس ہوتی ہین اور
مذہب اصح کے اور موافق ظاہر کے اور بعض لوگ دو سو سینتالیس کہتے ہین اس سبب سے کہ حق الفخذ کو ساتھ ہڈی
عانہ کے ایک شمار کرتے ہین اور اگر سونا ہڈیون کے کہ ہر چند وہ جدا جدا ہین لیکن ظاہر مین تمیز نہین ہوتی
شمار کرین پس عدد سب ہڈیون کے دو سو چھپن پہنچتے ہین منجملہا تشبیہ البدن ونظر اور فائدہ ہڈیون کا ستون
اور محافظت عمارت بدن کی ہی اور بیچ ہر جز کے جزو ان صنعتین لا ہوتی فتبارک اللہ احسن الخالقین اما تعداد کہ
ہمہ ہڈیون کا یون ہی کہ ہڈی سر کی مع اسکی درزین گیارہ ٹکڑے اور دونون فک سولہ ٹکڑے اور دانت بتیس اور
مہرے گردن اور پیٹھ کے تیس اور چنبر گردن دو ٹکڑے اور دونون کتف دو ٹکڑے اور ترقوہ کا کتف دو ٹکڑے اور دونو
ہاتھ ساٹھ ٹکڑے اور ضلع یعنی پسلیان چوبیس اور ہڈیان سینہ کی سات ٹکڑے اور ہڈی عاصرہ کی دو ٹکڑے اور دونو
پانون ساٹھ ٹکڑے پس سب دو سو اڑتالیس ہوتی ہین موافق قول اصح کے لہذا لوگون نے کہا کہ تا ونقطہ رحم کے

مطابق عدد ہڈیون بدن کی ہین **بیت** عدد عظم جو خواہی کہ بدانی بہ یقین ۞ سے بروں آید ازانجا کہ برون می آئی ۞

الفصل الثانی فی بقیۃ الاعضاء المفردۃ

فصل دوسری ثابت ہے بیچ باقی اعضاے مفردکے اور ہر ایک اُن اعضا سے مجملاً مذکور ہوتے ہین بسبب انتفاع ان کے اما الغضروف فہو جسم الین من العظم لیکن غضروف پس وہ ایک جسم ہی نرم زیادہ ہڈی سے واصلب من سائر الاعضاء اور سخت زیادہ وہی سب اعضا سے وخلق لیحسن اتصال العظم بالاعضاء اللینۃ اور پیدا کیا گیا غضروف تو بسبب اُسکے پیوند شحم اور عصب کا کہ نرم ہین ساتھ ہڈی کے کہ سخت ہی بتدریج ہو جیسا کہ اوپر سر پہلے کے اور اوپر سر شانہ کے ظاہر ہی اور اگر کوئی آسیب پہونچے عضلہ ہڈی سے کوفتہ نہو اور غضروف بسبب اسکے کہ کچھ منعطف ہوتا ہی عضلہ کو تکلیف نہین پہونچاتا ہی اور سوا اسکے جس عضو مین کہ حاجت غضروف کی تھی واسطے غرض اور نفع کے پیدا کیا گیا فسبحانہ تعالی شانہ یعنی پس پاک اور بلند ہی شان خالق مطلق کی فائدہ خنجرہ غضروفی ہی اور فائدہ غضروفی ہونے کا یہ ہی کہ جو وہ دائم حرکت مانند پوست اور گوشت کے پڑا رہے اور بھی بسبب نہونے سختی کے حوالی حلق اور اوقات وقت حرکات کے تکلیف نہ دے اسواسطے کہ اگر ہڈی کا ہوتا تکلیف دیتا اور بیچ وسط معدہ کے جہان منقطع اور انتہا ہڈیون سینہ کی ہی مقابلہ فم معدہ کے ایک غضروف ہی مانند سر خنجر کے لہذا اُسکو غضروف خنجری کہتے ہین اور وہ پناہ فم معدہ کا ہی پہونچنے آفتون خارجی سے اور سر ناک کا غضروفی ہی اور فائدہ اُسکا یہ ہی کہ ناک سیدھی اور منتصب ہے اور اس سبب سے راہ تنفس کی خواب مین بند نہو جاوے اور بھی وقت استنشار کے آسانی سے جمع ہووے اور جب چھوڑ دین پھر کھلجاوے اور اپنی حالت اصلی پر آجاوے اور کان غضروفی ہی اور نفع اسکا یہ ہی کہ تو کان مانند بادبان کے کھڑا رہے واسطے جمع کرنے آوازون کے اور نزدیک صدمون کے ٹوٹ نجاوے اور قصبۂ ریہ غضروفی ہی اور فائدہ اُسکا یہ ہی کہ تو راہ نفس کی ہر دم کھلی رہے اور بھی گردن کے جھکنے کو منع نکرے اور مادہ نزلہ سے جلد اثر قبول نکرے اور فاسد نہووے اور فقرے عصعص کے بھی غضروف ہین تو اُنپر بیٹھنا آسانی سے ہو اور ملتے رہین اور جو یہ سختی مین ہڈیون سے مشابہ زیادہ ہی بیچ شمار عظام کے ان تینون غضروفون کو عظام سے شمار کرتے ہین اور اعضا کہ اُنمین غضروف ہین بہت ہین جیسے آنکہ اور پلک اور قاعدہ دل کا اور آئینہ زانو اور مانند اسکے اور جس جگہ غضروف واقع ہوا بہت منافع ہین اما العصب فہی اجسام بیض لیکن پے جسم سفید ہی اور سفیدی اُسکی اس سبب سے کہ مزاج اُسکا سرد ہی اور بوسر زیادہ ہوتا ہی بلغم اُسپر غالب ہوتا ہی اور غلبہ بلغم کا رنگ کو سفید کرتا ہی اور نفع اسکی سردی کا یہ ہی کہ تو کثرت حرکات سے جل نجاوے اسواسطے کہ وہ آلہ حرکات کا ہی اگر گرم ہوتا کثرت حرکات سے کہ ممکن تھی جل جاتا لینۃ فی الانعطاف وصلبۃ فی الانفصال نرم ہی بیچ لپیٹنے کے اور سخت ہی بیچ توڑنے اور جدا کرنے کے جاننا چاہیے

کندست کے ہی اس سبب سے کہ رسغ پاؤن کا ایک صنف ہی اور رسغ کندست کی دو صنف ہین اور یہی تعلیل انکی
چنانچہ کہا گیا بالجملہ ہڈی رسغ کی موافق قول ماتن کے چار ہین سر تین ہڈیون کے ایک طرف سے ساتھ
زورق کے مربوط ہین اور اقدام سے ساتھ تین ہڈی کے مشط قدم کی ہڈیون سے ملی ہین اور چوتھی ہڈی کا نام
نردی ہی جیساکہ آگے آئے ہین فائدہ محقق ہوا ہی کہ سب ہڈیان رسغ کی چار ہین ایک ان مین سے کہ سمت خنصر کے
نام اسکا نردی ہی پس مولف نے کہ بعد ذکر نردی کے چار ہڈی رسغ کی کہا ہی توجیہ اسکی یون کر سکتے ہین کہ
نردی کو بسبب خاص ہونے نردی کے ساتھ ایک اسم اور ہیئت مخصوص کے پہلے اور علیحدہ ذکر کیا اور سب
پیچ شمار عام کے جو اسکو بیان کیا اس قبیل ذکر کرنے عام کے بعد ذکر کرنے خاص کے ہی اور اس بیان سے تباین
اور مخالفت نہ سمجھا جاوے جیساکہ ظاہر کلام سے معلوم ہوتا ہی اور شاید بمقتضائے الانسان مرکب من السہو والنسیان
تالیف یا تسطیر مین سہو واقع ہوا ہو لیکن مشط قدم کے پانچ ٹکڑے ہین ہر ایک مقابلہ پانچ انگلی کے تو اتصال انکا
ساتھ ہڈیون انگلی کے بطور مقابلہ کرنا ایک فرد کا ساتھ فرد کے کہ مضبوط زیادہ مرتبہ تقابل مین سے ہی پیچ آ
استحکام کے ثابت ہو لیکن پانچ انگلی مرکب ہین چودہ ہڈی سے اسلیے کہ انگوٹھا دو ہڈی رکھتا ہی اور باقی
انگلیان ہر ایک تین تین ہڈیان اور انکے مفاصل کو بھی سلامیہ کہتے ہین جیساکہ ہاتھ مین تحقیق لفظ سلامیہ کی گی
ساتھ فوائد کثیرہ کے خمسہ وتبایہ علامہ بدن الانسان پس یہ ہین سب ہڈیان بدن آدمی کی پوشیدہ نرہے کہ سب
ہڈیان بدن کی سوا سمسمانیات کے اور سوا عظم لامی کے کہ پیچ حنجرہ کے ہی اور سوا اس ہڈی کے کہ پیچ قاعدہ
قلب کے کبھی پائی جاتی ہی جیساکہ شیخ رئیس اور صاحب کامل الصناعت نے کہا ہی دو سو اڑتالیس ہوتی ہین اور یہ
مذہب اصح کے اور موافق ظاہر کے اور بعض لوگ دو سو سینتالیس کہتے ہین اس سبب سے کہ عظم الفخذ کو ساتھ ہڈی
خاصرہ کے ایک شمار کرتے ہین اور اگر یونا ہڈیون کے کہ ہر چند وہ جدا جدا ہین لیکن ظاہر ہین تمیز نہین ہوتی ہی
شمار کرین پس عدد سب ہڈیون کے دو سو چھپن ہوتے ہین تفصیلہا فی تشریح البدن وغیرہ اور فائدہ ہڈیون کا مضبوطی
اور محافظت حرارت بدن کی ہی اور پیچ ہر جز کے منفعتین ظاہر ہین فتبارک اللہ احسن الخالقین اما تعداد ذکر
ہمگانہ ہڈیون کا یون ہی کہ ہڈی سر کی مع اسکی درزین گیارہ ٹکڑے اور دونون جبڑے سولہ ٹکڑے اور دانت بتیس اور
مہرے گردن اور پیٹھ کے تیس اور چنبر گردن دو ٹکڑے اور دونون کتف دو ٹکڑے اور قلہ اکتاف دو ٹکڑے اور دونون
ہاتھ سات ٹکڑے اور فر فرہ یعنی پسلیان چوبیس اور ہڈیان سینہ کی سات ٹکڑے اور ہڈی خاصرہ کی دو ٹکڑے اور دونون
پاؤن سات ٹکڑے یہ سب دو سو اڑتالیس ہوتی ہین موافق قول اصح کے انہین لوگون نے کہا کہ ... والغطار حمہ کے

مطابق عدد ہڈیون بدن کی ہین **بیت** عدد عظم جو خواہی کہ بدانی بہ یقین ٭ سے بردن ایں
از انجاکہ بر درون می آئی ٭

الفصل الثانی فی بقیة الاعضاء المفردة

فصل دوسری ثابت ہے بیچ باقی اعضائے مفرد کے اور ہر ایک اُن اعضا سے مجملاً مذکور ہوتے ہین بسبب اتباع
ماتن کے اما الغضروف فهو جسم الين من العظم لیکن غضروف پس وہ ایک جسم ہے نرم زیادہ ہڈی سے واصلب من
سائر الاعضاء اور سخت زیادہ ہے سب اعضا سے خلق لیحسن به اتصال العظم بالاعضاء اللینة اور پیدا کیا گیا غضروف
تو بسبب اُسکے پیوند عضلہ اور عصب کا کہ نرم ہین ساتھ ہڈی کے کہ سخت ہے بتدریج ہو جیسا کہ اوپر سر پہلی کے اور اوپر سر
شانہ کے ظاہر ہے اور اگر کوئی آسیب پہونچے عضا ہڈی سے کوفتہ نہو اور غضروف بسبب اسکے کہ کچھ منعطف ہوتا ہے عضلہ کو
تکلیف نہین پہونچاتا ہے اور سوا اسکے جس عضو مین کہ حاجت غضروف کی تھی واسطے غرض اور نفع کے پیدا کیا گیا سبحانہ تعالی
شانہ یعنی پس پاک اور بلند ہے شان خالق مطلق کی فائدہ حنجرہ غضروفی ہے اور فائدہ غضروفی ہونے کا یہ ہے کہ جو وہ دائم الحرکت
مانند پوست اور گوشت کے پڑا رہے اور بھی بسبب ہونے سختی کے حوالی حلق اور لہات وقت حرکات کے تکلیف نہ دے اسواسطے کہ
اگر ہڈی کا ہوتا تکلیف دیتا اور بیچ وسط معدہ کے جہان منقطع اور انتہا ہڈیون سینہ کی ہے مقابل فم معدہ کے ایک غضروف ہے
مانند سر خنجر کے لہذا اُسکو غضروف خنجری کہتے ہین اور وہ پناہ فم معدہ کا ہے پہونچنے آفتون خارجی سے اور سر ناک کا غضروفی ہے
اور فائدہ اُسکا یہ ہے کہ ناک سیدھی اور منتصب ہے اور اس سبب سے راہ تنفس کی خواب مین بند نہو جاوے اور بھی
وقت استنشار کے آسانی سے جمع ہو سے اور جب چھوڑ دین پھر کھلجاوے اور اپنی حالت اصلی پر آجاوے اور کان غضروفی ہے
(بمعنا ناک چھنکنا)
اور نفع اسکا یہ ہے کہ تو کان مانند بادبان کے کھڑا رہے واسطے جمع کرنے آوازون کے اور نزدیک صدمہ ہونے کے ٹوٹ نجاوے
اور قصبہ ریہ غضروفی ہے اور فائدہ اُسکا یہ ہے کہ تو راہ تنفس کی ہر دم کھلی رہے اور بھی گردن کے جھکنے کو منع نکرے اور
مادہ نزلہ سے جلد اثر قبول نکرے اور فاسد نہو سے اور فقرے عصعص کے بھی غضروف ہین تو اُنپر بیٹھنا آسانی سے ہو
اور ہلتے رہین اور جو یہ سختی مین ہڈیون سے مشابہ زیادہ ہے بیچ شمار عظام کے ان تینون غضروفون کو عظام سے شمار کرتے ہین
اور اعضا کہ اُنمین غضروف ہین بہت ہین جیسے آنکھ اور پلک اور قاعدہ دل کا اور آئینہ زانو اور مانند انکے اور جس جگہ
غضروف واقع ہوا بہت منافع ہین اما العصب فهی اجسام بیض لیکن پے جسم سفید ہے اور سفیدی اُسکی اس سبب سے
کہ مزاج اُسکا سرد ہے اور جو سرد زیادہ ہوتا ہے بلغم اُسپر غالب ہوتا ہے اور غلبہ بلغم کا رنگ کو سفید کرتا ہے اور نفع اُسکی سردی کا
یہ ہے کہ تو کثرت حرکات سے جل نجاوے اسواسطے کہ وہ آلہ حرکات کا ہے اگر گرم ہوتا کثرت حرکات سے کہ من حیث
جل جاتا لينة في الانعطاف صلبة في الانفصال نرم ہے بیچ لپٹنے کے اور سخت ہے بیچ توڑنے اور جدا کرنے کے جاننا چاہیے

اعصاب بالکل غیر مجوف مگر وہ عصب کہ آنکھ مین آیا اور مقام نور کا ہی اور اسکا نام عصبۂ مجوفہ ہی اور اعصاب بعضے
چھوٹے اور بعضے بڑے اور سب اعصاب تین طرح پر ہین اور تینون مانند ایک دوسرے کے ہین لیکن فعل اور منفعت مین
ہر ایک مخالف دوسرے کے ہین پہلی نوع کو عصب کہتے ہین بنام مطلق پر مسمّٰی ہی اور یہان یہی قسم مراد ہی اور دوسری
نوع کو رباط کہتے ہین اور تیسری نوع کو وتر جیسا کہ کہا جاتا ہی خلقت لیتم بہا الحس والحرکۃ پیدا کی گئی ہین عصب واسطے
سبب کے کامل ہونا اعضاے صاحب حس اور حرکت کو حس اور حرکت اور معلوم ہو کہ حیوان کو نبات اور جماد سے امتیاز ہی
بسبب حس اور حرکت اختیاری کے اور اصل قوت حس اور حرکت کی دماغ ہی اور آلہ دونون کا عصب ہی اور پوشیدہ نہ ہی کہ
عصب دو نفع رکھتا ہی ایک ذاتی اور دوسرا عرضی نفع ذاتی وہ ہی کہ دماغ بواسطۂ اعصاب کے افادۂ حس اور حرکت کا
کرتا ہی تمام اعضا کو اور نفع عرضی اسکا کئی قسم پر ہی ایک وہ کہ گوشت کو ضبط اور بدن کو قوی کرتا ہی اور دوسرا وہ کہ دفع
آفت سے اعضاے مدرکۃ الحس کو خبر دیتا ہی جیسے کلیجا اور تلی اور پھیپھڑا کہ حس نہین رکھتے لیکن غشاے عصبی ان پر پوشیدہ ہے
تو اگر اعضاے مذکور مین ورم ہو یا بسبب ریح کے متمدد ہون بسبب ثقل ورم کے اور تفرق ریح کے غشا اُنکی کہ منجذب اور متفرق
ہوتی ہی آدمی معلوم کرتا ہی کہ درد بیچ کون عضو کے ہی اور جاننا چاہیے کہ دماغ کو مبدء اعصاب کہا ہی ساتھ اسکے بعضے
اعصاب نخاع سے جمے ہین اور یہ اس سبب سے کہ نخاع دماغ سے پیدا ہوا ہی پس جو کہ نخاع سے جما گویا دماغ سے جما اس سبب
کہ مبدء المبدء ایک چیز کا مبدء اس چیز کا ہی فائدہ اگر کہین کہ ثابت ہوا ہی کہ اعصاب سواے عصبۂ مجوفہ آنکھ کے سب
غیر مجوف ہین پس روح نفسانی کیونکر اُسمین نافذ ہو کر اعضا کو پہنچتی ہی اور مواد بلغمی کس طرح اُسمین تداخل کر کے
فالج وغیرہ پیدا کرتے ہین جواب اسکا یہ ہی کہ ہر چند اعصاب مین جوف نہین ہی لیکن مسام اور مسالک تنگ اعصاب مین
ہین پس واسطے نفوذ روح کے کہ جسم لطیف ہی اسیقدر منفذ کفایت کرتے ہین ساتھ اسکے روح نافذ بھی قلیل المقدار
ہوتی ہی غالبًا اور قید غالب کی اسواسطے ہی کہ روح نافذ بیچ عصبۂ مجوفہ کے کثیر المقدار ہی لہذا وہ عصبۂ مجوف پیدا کیا گیا
تو جسم کثیر اُسمین گنجایش کرے اسواسطے کہ جبتک مکان وسیع نہین ہوتا جسم کثیر اُسمین گنجایش نہین کر سکتا اگرچہ
لطیف ہو لیکن بلغم کہ منبت سے اعصاب مین تداخل کرتا ہی بیچ نہایت رقت اور قلت کے ہوتا ہی اور وہ جز دور اور رقیق
پس مادہ مالی غیر سے بیچ مسالک تنگ کے نفوذ کر سکتا ہی لیکن اور جو بعضے اعصاب دماغ سے جمے ہین اور بعضے نخاع سے
تو ان کہتا ہی کہ وتنقسم الی ما ینبت من الدماغ اور منقسم ہوتے ہین اعصاب طرف اُس چیز کے کہ جمی ہین دماغ سے
جو ہی نسبت ازواج او بعد دماغ سے جمے ہین سات جوڑ ہین پوشیدہ نرہے کہ اعصاب دماغی سے حس اور حرکت کا
استفادہ نہین کرتے ہین مگر اعضاے سر کے اور منھ اور احشا جیسا کہ تشریح کا کہا جاتا ہی لیکن جلد منھ کی اور

باقی اعضا سواے سر اور منھ اور سواے امعاے باطنہ کے حس اور حرکت کو اعصاب نخاعی سے استفادہ کرتے ہیں
جیسا کہ ہم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالے اور بیان اسکا سات شعبے مین کیا جاتا ہی شعبہ پہلا جان تو کہ زوج پہلا
عصب دماغی سے غور بطنین مقدمین دماغ سے نکلا ہی نزدیک زائدتین سے کہ مشابہ حلمتی اشدی یعنی سر پستان کے ہین اور
یہ دونون عصب مجوف ہین اور مقدار انکی تجویف کا اس سے زیادہ نہین ہی کہ سوئی اسمین گنجایش کرسکے اور جو عصب کہ
داہنی طرف سے آیا ہی بائین آنکھ کی طرف اترا ہی اور جو بائین طرف سے آیا داہنی آنکھ مین آیا ہی اور شکل تقاطع
صلیبی کے اور سر انکا کہ طرف آنکھ کے آیا ہی تھوڑا کشادہ ہی کہ اوپر رطوبت زجاجی کے شامل ہوا ہی اور بیچ وسط کے
کہ ملتقی انکا ہی دونون سے ایک فضا حاصل ہوئی ہی کہ اسکو مجمع النور کہتے ہین اور نفع حاصل ہونے ایک فضا کی دو مجرے سے
اس مقام مین وہ ہی کہ دونون آنکھ سے ہر چیز دیکھی جاوے اور اگر ایسا نہوتا یعنی ایک فضا حاصل نہین ہوتی بلکہ دو فضا ہوتی
ہر ایک چیز دو دکھلائی دیتین مانند احول کے کہ مجمع النور مین التوا اور انزعاج پڑتا ہی ایک چیز دو دیکھی جاتی ہین اور جالینوس
کہتا ہی کہ عصب راست اور عصب چپ درمیان راہ مین آپسمین ملاقی ہوتے ہین اور اس جگہ مین جوف دونون کے ایک
ہوگئے ہین پس جو عصب کہ جانب راست سے آیا ہی داہنی طرف میل کرکے داہنی آنکھ مین آیا اور جو عصب کہ بائین
جانب سے آیا بائین طرف میل کرکے بائین آنکھ مین آیا ہی اس صورت مین تقاطع صلیبی حقیقۃ نہین ہوسکتا ہی اور جان تو کہ
تنقیح اس بات کی تشریح سے نہین ہوسکتی کہ اوپر طریق تقاطع کے ہی یا بطور تماس کے اور بالجملہ مطلب حاصل ہی کہ مجمع النور
دونون صورت مین ایک ہی اتصال اور انفصال عصب کا جس طور پر کہ ہو شعبہ دوسرا جان تو کہ زوج دوسرا اعصاب
دماغی سے پیچھے زوج پہلے کے جدا ہی مائل طرف وحشی اور طرف آنکھ کے اوترا ہی داہنا داہنی آنکھ مین اور بایان بائین آنکھ مین
اور سوراخ لقرہ سے کہ اوپر مقلہ کے شامل ہی نکلکر بیچ مقلہ آنکھ کے منشعب ہوا ہی چھ شعبے سے اور ہر شعبہ ساتھ ایک عضلہ کے
عضلون آنکھ سے ملا ہی واسطے پہونچانے حس اور حرکت کے آنکھ مین اور یہ زوج دوسرا بہت غلیظ واقع ہوا ہی یہانتک کہ غلظ اسکا
مقابلہ اور برابری کرتا ہی اسکی نرمی کو اور اسی سبب سے قادر ہوتا ہی اوپر تحریک کے اسواسطے کہ عصب مذکور مبدا سے دور نہین گیا تو سختی کو
حاصل کرے بلکہ منتہی اسکا کہ جگہ ظاہر ہونے فعل کا ہی انکے مبدا سے کہ نہایت نرم ہی قریب ہی انتباہ اگر کہین کہ اعصاب دماغی بطن
موخر سے جمے ہین اور اعصاب حسی بطن مقدم سے پس نسبت حرکت کی طرف زوج دوسری کے منبت اسکا مقدم دماغ ہی کسطرح
جائز ہوتی ہی ہم کہینگے کہ قواعد کلی اطبا کے اکثر اکثری ہین اسی قسم سے ہین تہیج حرکت کی اعصاب موخر سے ورنہ حاصل ہونا حرکت کا
بعضے اعصاب مقدم دماغ سے اور اسیطرح حاصل ہونا حس کا بعضے اعصاب موخر دماغ سے بھی متحقق ہی جیسا کہ آگے معلوم ہوگا فائدہ جو اعصاب
کہ دماغ سے جمے ہین ہر ایک کے لیے ایک مخرج مخصوص ہی کہ اس سے نکلتا ہی اور اپنے مقاصد کو پہونچتا ہی اور اس مخرج کو منفذ کہتے ہین

لو تشبیہ کی ایسی جگہ اس مبحث میں شبہ تو ہوگا یہی مخرج مراد ہوگی شعبہ تیسرا جان تو کہ زوج تیسرا اعصاب دماغی سے اس موضع سے
کہ مشترک ہی درمیان مقدم دماغ اور موخر دماغ کے جدا ہی متصل قاعدہ دماغ کے اور بہ جمنے کے ساتھ زوج چوتھے کے ملکر تھوڑا الگ ہو گیا
اور پھر جدا ہو کر چار شعبے ہوئے اور تفصیل شعبوں کی اور تفصیل شعبے شعبوں کی مفصل لکھی جاتی ہی جان تو کہ شعبہ پہلا مخرج عروق
ساتی سے نکلتا ہی اور طرف گردن کے متوجہ ہوا یہاں تک کہ حجاب سینہ تک پہونچا پس پراگندہ ہوا بیچ صفاق اور احشا کے
سوا حجاب مورب کے اور احشاے مذکور معدہ اور امعا ہیں اور شعبہ دوسرا ان سوراخون سے کہ بیچ ہڈی صدغ کے ہیں نکلا اور جب
مخرج سے تجاوز کرتا ہی ملتا ہو ساتھ بعضے شعبوں کے کہ زوج پانچویں سے جدا ہوئے ہیں اور بیان انکا آویگا اور شعبہ تیسرا
اس مخرج سے اور منفذ زوج دوسرے سے نکلا ہی اور تین شاخ ہوا شاخ پہلی طرف ناحیہ ماق اکبر کے میل کر کے بیچ عضلات جفن
اور ماسنین اور حاجبین اور جفن اور جبہہ کے متفرق ہوئی ہی اور شاخ دوسری ان تینوں میں نافذ ہوئی کہ نزدیک ماق کے
بیچ ماق جفن کے واقع ہیں بعد اسکے باطن ناک میں پہونچی اور بیچ طبقہ مستبطنہ ناک کے متفرق ہوئی ہی اور شاخ تیسری
اس تجویف ہڈی میں متوجہ ہوئی ہی کہ بیچ ہڈی وجنہ کے مہیا ہی اور یہاں متفرق ہو کر دو فرع ہوئی ایک فرع بیچ
داخل تجویف منہ کے گئی اور بیچ دانتوں علیہ اور لثات عالیہ کے پراگندہ ہوئی تو حس کو ان میں پہونچا دے اور فرع دوسری
بیچ اعضاے ظاہر دہان کے مانند جلد وجنہ اور اطراف ناک اور لب علیا کے منتشر ہوئی ہی اور شعبہ چوتھا زوج سوم سے
اسی جگہ جدا ہوا ہی اور بیچ مسلک کے نافذ ہو کر زبان میں آیا ہی بعد اسکے ذکر اسکا بیچ طبقہ ظاہری زبان کے
متفرق ہوا اور حس ذوق کو پہونچاتا ہی اور جو اس شعبہ سے اور متفرق ہونے کے داخل ہو بیچ اصول اسنان کے اور
لثات سفلی کی اور لب اسفل کے پراگندہ ہوا یہ ہی بیان زوج تیسرے کا اور بیان انکے شعبوں کا اور بیان اسکے
شعبے شعبوں کا **شعبہ چوتھا** جان تو کہ زوج چوتھا اعصاب دماغی سے پیچھے زوج تیسرے سے جدا ہی مائل زیادہ طرف
قاعدہ دماغ کے اور ساتھ زوج تیسرے کے ملا ہی جیسا کہ کہا گیا پس جدا ہو کر حنک میں آیا اور حس ذوق کو وہاں پہنچاتا ہی
اور زوج چوتھا چھوٹا ہی لیکن سخت زیادہ ہی بہ نسبت زوج تیسرے کے اسواسطے کہ وہ حنک میں آیا اور صفاق حنک کا
سخت زیادہ ہی صفاق زبان سے اور محل سخت کو حال بھی سخت مناسب ہی **شعبہ پانچوان** جان تو کہ زوج پانچوان
اعصاب دماغی سے اگرچہ دو فرد رکھتا ہی لیکن ہر فرد اس سے دو شق ہو کر بالمناصفہ اور بشکل مضاعف کے ہی بایں اکثر اطبا
اس امر پر ہیں کہ ہر ایک فرد ایک زوج ہی بالجملہ زوج مذکور دو جانب دماغ سے جدا ہی اور قسم پہلا ہر زوج اسکی سے طرف
غشائے مستبطن دماغ کے آیا ہی اور بالکل اسمین متفرق ہوا اور قسم مذکور جنبہ موخر دماغ سے جدا ہی اور حس سمع کی اسکے سے ہی
لیکن قسم دوسری اس سے چھوٹائی زیادہ ہی قسم پہلی سے اور ثقبہ عظم حجری سے نکلا ہی اور بعد نکلنے کے [illegible]

زوج تیسرے کے لیکن اکثر اُس سے طرف ناحیہ خد کے اور عضلہ عریضہ تھی کان کے پہونچا اور باقی طرف عضلہ صدغین کے
اور جو آلہ مس کا مکشوف اور ظاہر چاہیے تھا تو وصول آواز کا اُسمین آسان ہوا اور عصبہ پانچوان کہ بسبب اُسکے جمنے کے
مؤخر دماغ سے صنعت پیدا کیا گیا اور واسطے اس کام کے مخصوص ہوا شعبہ چھٹا جان تو کہ زوج چھٹا اعصاب دماغی سے
مؤخر دماغ سے جما ہی اور وہ ساتھ زوج پانچوین کے شدید الاتصال ہی اور ساتھ اغشیہ اور اربطہ کے مشدود ہوکر گویا دونون
ایک ہو گئے بعد اسکے زوج مذکور زوج پانچوین سے جدا ہو کر تین شاخ ہوا اور ہر شاخ اُس ثقبہ سے کہ بیچ ہڈی کے تھا اور درز لامی کے واقع ہی نکلی ہین
ما بعد اسکے ایک شاخ اُس سے طرف عضلات حلق کے اور عضلہ جڑ زبان کے گئی تو زوج ساتوین کو مدد کرے تحریک مین اور
شاخ دوسری طرف عضلہ کتف کے اور اُس چیز کے کہ وہ قریب کتف کے ہی منحدر ہوئی اور اکثر اُسکے بیچ عضلہ عریضہ کے اور کتف کے ہی
متفرق ہوئی اور شاخ تیسری کہ اُن دونون شاخ سے بڑی ہی طرف احشا کے منحدر ہوئی اُس راہ سے کہ عرق سباتی اُس راہ سے
نکلتی ہی اور شاخ مذکور ساتھ عرق سباتی کے بیچ اس مقام کے کہ جگہ اوترنے شاخ کی اور جگہ چڑھنے عرق سباتی کی ہی مشدود اور
مربوط ہوئی ہی اور وہ شاخ جو برابر حنجرہ کے پہونچتی ہی کئی شعبے شاخ رابطہ سے جدا ہوتے ہین اور عضلات حنجرہ تک کہ سر
اُن عضلوں کا اوپر ہی اور حنجرہ اور عضلات لیت حنجرہ کہ اُٹھائے رکھتی ہین پہونچتے ہین پس جو شاخ مذکور رہتا اور کرتی ہی
حنجرہ سے شعبے اور اُس سے نکلتے ہین اور صعود کرکے ساتھ عضلات حنجرہ کے کہ سر اُن عضلون کا اوپر حنجرہ کا ہی اور وہ عضلی بیچ
انطباق اور انفتاح طرجہالی کے مددگار ہین پہونچتی ہین اور اس سبب سے کہ اسی شاخ کا شعبہ اوپر آتا ہی واسطے جذب
عضلات مذکور کے وقت حاجت کے اس شاخ کو عصب الراجع کہتے ہین پس شاخ مذکور بالکل منحدر ہوئی ہی اور شعبہ کئی اُس سے
نکلکر بیچ اغشیہ حجاب اور صدر کے اور اُسکے عضلات کے اور بیچ دل اور ریہ اور روده اور شرائین کے کہ بیچ اس موضع کے ہین متفرق
ہوئے ہین اور باقی بیچ حجاب صدر کے نافذ ہوئے اور بیچ اغشیہ احشا کے پراگندہ ہوکر ساتھ ہڈی عانہ کے منتہی ہوتی ہی شعبہ ساتوان
جان تو کہ زوج ساتوان اعصاب دماغی سے اُس موضع سے کہ مشترک ہی درمیان دماغ اور نخاع کے نکلا ہی اور اکثر اُسکا بیچ
عضلہ محرکہ زبان کے اور بیچ اُس عضلہ کے کہ مشترک ہی بیچ درقی اور لامی کے متفرق ہوا ہی یہ تھی تشریح اعصاب دماغی کی
و یلون بہا حس الجواس اللمس وحس بعض الاعضاء اور حاصل ہوتی ہی بسبب اعصاب دماغی کے حس حواس پانچون کے اور اعضا کے
جیساکہ مذکور ہوا والی ما تنبت من النخاع اور منقسم ہوتا ہی عصب طرف اُس چیز کے کہ جمتی ہین نخاع سے یعنی ورام مغز سے
اور جو مات تشریح اعصاب دماغی سے فارغ ہوا شروع کیا بیچ تشریح اعصاب نخاعی کے جیساکہ کہتا ہی وہو واحد وثلثون زوجا
فرد الا زوج لہ اور عصب کہ نخاع سے جمے ہین اکتیس زوج ہین اور ایک فرد تنہا کہ زوج نہین رکھتا اور یہ عصب فرد ہی گویا کہ یہ
ہی اور اعصاب شاخین اُسکی مانند پیڑی درخت اور شاخون کے اور بیان اعصاب نخاعی کا چار شعبے مین کیا جاتا ہی شعبہ پہلا

تشریح اعصاب نخاعی

بیچ بحساب منخاس کے کہ فقرے گردن سے نکلے ہیں اور وہ آٹھ زوج ہیں اور ہر زوج اُسکے حساب انکے ہوتے ہیں جان تو کہ زوج پہلا
نکلا ہے دو ثقبوں سے کہ بیچ پہلے فقرے کے ہیں اور بیچ عضلہ سر کے پراگندہ ہوا اور یہ زوج سب زوجوں سے چھوٹا ہے لہذا دوسرے
زوج نے جبر نقصان کا کیا لیکن دوسرا زوج نکلا ہے ان دو سوراخ سے کہ درمیان پہلے فقرے اور دوسرے فقرے کے واقع ہیں
اور اس لیے صعوبت اور ٹیڑھا ہو کر اعلی طرف رگ کی طرح صعود کیا ہے اور قدام سے منعطف ہو کر اوپر طبقہ خارج کے کہ درمیان کان کے
ٹھہرا ہے تو تدارک کرے قصور زوج پہلے کا اور پہونچا ہے حس لمس کا سر میں اکثر اسی زوج سے ہوتا ہے لیکن تیسرا زوج نکلا ہے
ان دو سوراخ سے کہ درمیان دوسرے فقرے اور تیسرے کے واقع ہیں اور ہر ایک فرد اسکی دو شاخ ہو کر ایک شاخ
بیچ عمق عضلہ گردن کے کہ وہاں آیا ہے متفرق ہوئی ہے پس طرف فقروں کے صاعد ہو کر بعد پہونچنے کے برابر فقروں کے
انکی جڑوں میں پراگندہ ہوتی ہے بعد اسکے طرف سر ان فقروں کے بلند ہوتی ہے اور ملتی ہے ساتھ رباطوں غشائی کے
کہ سناسن سے اس جگہ تک جمی ہیں بعد اسکے منعطف ہو کر نفوذ کرتی ہے طرف دونوں کان کے واسطے تحریک عضلوں کان کے
اور شاخ دوسری طرف قدام کے میل کر کے عضلہ عریضہ تک کہ اوپر کتف کے ہے پہونچی ہے اور بیچ شروع صعود کے ساتھ اس شاخ
عروق اور عضلات کہ حافظ اسکے ہیں لپٹے ہوئے ہیں واسطے تقویت اسی شاخ کے تو ہو جاوے قوی تر اپنی ذات میں اور
شاخ مذکور کبھی ملتی ہے ساتھ عضلہ صدغین کے اور عضلہ کانوں کے بیچ چوپایوں کے اور پراگندہ ہونا اس شاخ کا اکثر بیچ عضلے
رخساروں کے ہے لیکن زوج چوتھا نکلا ہے درمیان فقرے تیسرے اور چوتھے سے اور یہ بھی مانند تیسری زوج کے دو شاخ رکھتا ہے
اور ایک شاخ قدام میں آئی اور دوسری خلف میں گئی اور شاخ مقدم صغیر ہے لہذا زوج پانچواں اسکے ساتھ ملا ہے اور لوگوں نے کہا
کہ اس شاخ سے ایک شعبہ مانند جالے کے ٹمی کے نکلا ہے اور اوپر رگ باقی کے ممتد ہوا اور راہ میں دونوں شق حجاب بنسبت صدر کے
گذر کر حجاب حاجز کو پہونچا ہے اور شاخ دوسری کہ بڑی ہے طرف خلف کے منعطف ہو کر بیچ عمق عضلے کے ظاہر ہوتی ہے اور طرف
سناسن کے نکلی ہے اور شعبہ اسکے طرف اس عضلے کے کہ درمیان سر اور گردن کے مشترک ہیں پہونچی ہیں پس اپنی نہایت تک
پہونچ کر منعطف ہوئی طرف قدام کے اور متصل ہوئی ہے ساتھ عضلے خد اور کانوں کے بیچ چوپاؤں کے اور لوگوں نے کہا ہے
کہ یہاں سے طرف چشم کے منحدر ہوتی ہے لیکن زوج نکلا ہے درمیان چوتھے اور پانچویں فقرے سے اور یہ بھی دو شاخ ہوا ایک
اس سے کہ مقدم کو آئی ہے چھوٹی ہے طرف عضلے رخساروں کے اور اُس عضلے کے کہ اوندھا کرتا ہے سر کو اور اس عضلے کے کہ
مشترک ہے درمیان سر اور گردن کے پہونچی اور شاخ دوسری کے دو شعبے ہوئے ایک شعبہ درمیان شاخ اول اور شعبہ ثانی کے
اور اوپر کتف کے آیا اور تھوڑا چھٹے زوج اور ساتویں سے ساتھ اس شعبے کے ملا ہے اور دوسرا شعبہ ساتھ شعبوں زوج پانچویں اور
چھٹے اور ساتویں کے ملا اور بیچ وسط حجاب کے نافذ ہوا ہے لیکن زوج چھٹا اور ساتواں اور آٹھواں اسی طرح درمیان دو فقروں کے

ایک بعد دوسرے کے نکلے ہین جیسا کہ زوج آٹھوان اُس ثقبہ سے نکلتا ہے کہ درمیان آخر فقرے گردن کے اور
پہلے فقرے پیٹھ کے نکلا ہے اور شعبے ان زوجون کے آپس مین [illegible] لیکن اکثر شعبے زوج چھٹے کی طرف
سطح کتف کے آتے ہین اور وہان سے تجاوز نہین کیا اور تھوڑا اُس سے ساتھ عضلے سر اور گردن اور پیٹھ اور مرکز جاتے
ہونگے ساتھ شعبے زوج خامس کے مصاحب ہوا ہے لیکن زوج آٹھوان طرف جلد ساعد کے آیا ہے اور ساتھ سب
پہلے فقرون سینہ کے ملا اور اس زوج سے کچھ بھی حجاب کو نہین پہونچا شعبہ دوسرا بیچ ان اعصاب نخاعی کے
کہ صدر کے فقرون مین محصور ہین یعنے فقرے پیٹھ کے اور یہ بارہ زوج ہین پہلا زوج درمیان فقرے پہلے
اور دوسرے سے نکلا دو شاخ ہوا ایک شاخ کہ بڑی ہے بیچ عضلات اضلاع کے اور عضلے پیٹھ کے متفرق ہوئی
اور شاخ دوسری طرف اضلاع کے آئی ہے دراز ہو کر اور ساتھ زوج آٹھوین گردن کے مختلط ہو کر ساعد
اور کف دست کو پہونچتی ہے واسطے پہونچانے حس اور حرکت کے اسی سبب سے ذات الجنب مین کبھی درد
ہاتھ مین ہوتا ہے لیکن دوسرا زوج نکلتا ہے اُس سوراخ سے کہ متصل ثقبہ مذکورہ کے ہے پس ایک جزو اس سے
طرف ظاہر عضد کے متوجہ ہو کر افادہ حس کا عضد کو کرتا ہے اور باقی ساتھ باقی ازواج کی جمع ہو کر سب
جدا ہوتا ہے اور متوجہ ہوتا ہے طرف اُس عضلے کے کہ اوپر کتف کے موضوع ہین اور ان عضلون کے کہ اوپر
پیٹھ کے موضوع ہین لیکن زوج تیسرا اور چوتھا اور پانچوان زوج دسوین تک ہر ایک انسے نکلتا ہے ان
ثقبون سے کہ درمیان فقرون کے واقع ہین لیکن زوج گیارھوان اور بارھوان نکلتے ہین ان ثقبون سے
کہ بیچ فقرے گیارھوین اور فقرے بارھوین کے واقع ہین **فائدہ** اعصاب فقار صدری سے جو اعصاب کہ
سینے کے فقرون سے بچے ہین دو وجہ سے باہر نہین ہین یا یہ کہ شعبے انکے کتف مین آئے ہین یا عضلی
پیٹھ مین اور ان عضلون مین کہ درمیان اضلاع خلف کے واقع ہین اور اوپر خارج سینے کے موضوع ہین
آئے ہین اور جو اعصاب کہ فقرون اضلاع زور سے بچے ہین پہونچتے ہین درمیان اضلاع کے اور عضلی البطن کے
اور ہمراہ شعبے ان اعصاب کے جاری ہوتے ہین اوردہ اور شرائین اور انکے مخارج مین آکر نخاع کو پہونچتے ہین
شعبہ تیسرا بیچ ان اعصاب نخاعی کے کہ فقرون قطن سے مخصوص ہین اور یہ پانچ زوج ہین اور ازواج مذکورہ آپس مین
مشترک ہین اس امر مین کہ ہر ایک انسے نکلا ہے ثقبہ مخصوصہ اپنے سے پس ایک جزو اس سے ساتھ عضلی پیٹھ کے
اور ایک جزو ساتھ عضلی البطن کے اور ساتھ عضلی مستقیمہ پیٹھ کے پہونچتا ہے لیکن تین زوج اوپر کے ملے ہین ساتھ اُس
عصب کے کہ نازل ہوا ہے دماغ سے اور دو زوج اسفل بڑے بڑے شعبے ہو کر شعبے اسکے طرف ناحیہ ساقون کے آئے ہین

اور ساتھ ان شعبون کے ایک شعبہ زوج تیسری سے اور ایک شعبہ پہلے اعصاب عجز سے ملا ہی لیکن یہ دونون
شعبے کہ اُسمین سے ہین منفصل ورک سے تجاوز نہین کیا ہی بلکہ بیچ عضلی ورک کے متفرق ہو کر رہ گئے ہین اور شعبے
دو زوج کے ورک کے وہان سے تجاوز کر کے ساقون تک منتہی ہوتے ہین فائدہ جو عصب کہ طرف پانون کے آیا ہی بعضے
اُس سے ظاہر اور نمایان اور بعض بیچ عضلے کے غائص اور مستتر ہی اور اس سبب سے کہ واسطے اُس عضو کے
کہ ناحیہ عانہ سے جمتا ہی کوئی راہ طرف پانون کے نہ تھی نہ پیچھے سے اور نہ باطن فخذون سے ایک فرد
اُس عصب سے کہ ساتھ عضلون پانون کے خاص ہی جاری ہو کر طرف جوف کے نافذ ہوا اور بیچ اُس مجرے کے
کہ طرف خصیون کے اور عضلے عانہ تک پہونچا ہی متحد رہا اور طرف عضلہ رکبہ کے شعبہ چوتھا بیچ اُن اعصاب
نخاعی کے کہ فقرون عجز اور عصعص سے تقسیم ہوتے ہین یہ چھ زوج ہین اور ایک فرد لیکن پہلا زوج انمین سے ساتھ عصب
قطنی کے ملا ہی اور بہ قول بعض لوگون کے اور زوج باقی اور فرد کہ تحتون مین اخیر ہی اور اخیر فقرون عصعص سے
جدا ہی متفرق ہوتے ہین بیچ عضلے مقعد کے اور بیچ قضیب کے اور بیچ مثانہ اور رحم اور غشاے بطن کے اور بیچ اجزاے
انسی و داخلی عضلی عانہ کے اور بیچ اُس عضلے کے کہ منشعب ہوا ہی ہڈی عجز سے یہ تھی تشریح اعصاب نخاعی کی فائدہ
درمیان دو فقرون کے دو سوراخ واقع ہین کہ اعصاب اُس سے نکلتے ہین بخلاف چار فقرون کے کہ سوراخ خود
اُنھین فقرون مین تنہا واقع ہی اور مخرج اُنکے عصب کا ہوا ہی ایک ان فقار اربعہ سے پہلا فقرہ گردن کا ہی
اور دو فقرے فقار صدر سے کہ گیارھوین اور بارھوین ہین اور ایک فقرہ اخیر کہ عصعص مین ہی اور عصب مفرد
اُس سے نکلا ہی جیسا کہ کہا گیا تنبیہا کیون حس للاعضاء التی دون الرقبۃ وحرکاتہا اور بسبب اعصاب نخاعی کے
حاصل ہوتی ہی حس اور حرکت اُن اعضا کو کہ نیچے گردن کے ہین یعنی اکثر اعضا سواے گردن کے افادہ حس اور
حرکت کا اُنھین اعصاب سے کرتے ہین ورنہ اوپر بیان کر چکے ہین کہ بیچ بعضے حجابون کے تصرف اعصاب دماغی کا ہی نہ
تصرف اعصاب نخاعی کا اور اسیطرح بعضی اعصاب نخاعی بیچ گردن اور سر کے بھی پہونچتے ہین اور افادہ حس اور حرکت کا
کرتے ہین انتباہ اگر کہین کہ ثابت ہوا ہی کہ حس اور حرکت اکثر اعضاے تحتیہ بدن کے اعصاب نخاعی سے ہین نہ
اعصاب دماغی سے پس اُس صورت مین کہ فساد دماغ مین پڑے جو واقع بسبب اعصاب دماغی کا ہی چاہیے کہ ضرر
اُسکا اُن اعضا مین کہ تصرف اعصاب نخاعی کا اُنمین ہی ظاہر نہو لیکن حال یہ ہی کہ بیچ سکتہ اور صرع کے ہم دیکھتے ہین
کہ بیچ حس اور حرکت سب اعضا کے فتور ہوتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ اگرچہ بیچ اعضاے تحتیہ بدن کے افادہ حس اور حرکت کا
اعصاب نخاعی سے ہی لیکن اعصاب مذکورہ واسطے سبب زیادہ نہین ہین اور مبدء حقیقی انکا کہ نخاع ہی وہ بھی جیسا دماغ

قوائے حساسہ اور محرکہ کا نہین ہو فیضان روح نفسانی کا طرف نخاع کے کہ خلیفہ دماغ کا ہو اور وہان سے سب اعضا کو بواسطہ اعصاب کے نہین ہوتا ہو مگر دماغ سے کہ محل روح اور قوت نفسانی کا ہو کہ حس اور حرکت اُس روح اور قوت سے تعلق رکھتی ہو اور ظاہر ہو کہ جسوقت سدہ ہوا اور اصل کے سدہ ہوا مورروح مذکور طرف نخاع کے نافذ نہین ہوتی ہو کما ینبغی یا بالکل باعتبار رفع ہونے سدے کے اور بالضرور بیچ حس اور حرکت سب اعضا کے فتور ہوگا اما الاوتار فہی اجسام تنبت من اطراف العضل اوتار جمع وتر کی ہو اور وہ جسم ہین کہ جمتے ہین سر عضلون کے اور تالیف اوتار کی عصب اور رباط سے ہی اور اکثر اُس عصب اور رباطات کہ عضلی سے نکلتے ہین مولف ہوتے ہین جیسا کہ بیچ تشریح عضلہ کے کہا جاویگا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ہوسکتا ہو کہ غیر عصب اور رباط سے مخلوق ہون اور اس امر مین علما کے بہت قول ہین مگر جو قول کہ اقرب بصواب ہو کہا گیا اور گمان نہو کہ ہر عضلے سے وتر نکلا ہو اسواسطے کہ بعضے عضلے وتر نہین رکھتے ہین جیسے عضلہ پیشانی کا کہ وتر نہین رکھتا ہو اور وجہ شمار کرنے اوتار کی بیچ اعضائے مفرد کے ساتھ اس امر کے کہ وہ عصب اور رباط سے مرکب ہین بیچ بیان اعضائے مفرد اور مرکب کے گذر چکا ہو شبیہۃ بالعصب مشابہ ہین عصب سے بیچ رنگ اور طبع کے اور بیچ قبول کرنے حرکات مختلف کے اور اوتار متوسط مین بیچ نرمی عصب کے اور سختی رباط کے اور بھی صاحب حس ہین اور بھی صاحب حرکت تتصل اطرافہا بالاعضاء فتبلا فی الاعضاء المتحرکۃ پس ملاقی اور متصل ہوتی ہین اوتار عضائے متحرکہ کو یعنی طرف اخیر وتر کا کہ مقابل اُسکے نبت کی ہو اعضائے محرکہ کو پہونچتا ہو فتارۃ تجذبہا بانجذابہا پس کبھی جذب کرتے ہین اور کھینچتے ہین اعضا کو بسبب کھینچے اپنے کے وتارۃ ترخیہا باسترخائہا اور کبھی سست کرتے ہین اور منبسط کرتے ہین اعضا کو بسبب استرخاے اپنے کے جاننا چاہیے کہ مبدء ظہور حرکت اعضا کی عضلات مین جسوقت عضلہ متشنج اور مجتمع ہوتا ہو اور اپنے مبدء کی طرف رجوع کرتا ہو وتر بھی بہ تبعیت اُسکے کھنچ جاتا ہو اور اعضا کو کھینچتا ہو اور جسوقت عضلہ منبسط ہوتا ہو اور طرف خلاف مبدء کے رجوع کرتا ہو وتر بھی مسترخی ہوتا ہو اور بالضرور استرخا یعنی انبساط بیچ اعضا کے ظاہر ہوتا ہو والقابض والباسط ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو واما الرباطات فہی اجسام شبیہۃ بالعصب لیکن رباط ہا پس وہ اجسام ہین کہ عصب کے مشابہ ہین رنگ اور قوام مین لیکن سفیدی اور سختی اُنکی زیادہ ہو سفیدی اور سختی اعصاب سے اسواسطے کہ رباط ہڈی سے جمتا ہو اور عصب دماغ اور نخاع سے اور مراد شدت صلابت سے یہان عسر الانعطاف ہو نہ عدم الانعطاف کما لا یخفے تاتی من العظم اسلے اللحم رباط آتا ہو ہڈی سے طرف گوشت کے توصل بین طرفی عظم المفاصل وبین اعضاء اخری اور ملا دیتا ہو رباط درمیان دو طرف ہڈی مفصل کے یا درمیان اعضائے اور کے یعنے بعضے رباط طرف گوشت کے آتے

اور بعضے واسطے ارتباط ہڈی مفصل کے ساتھ آپس کے یا ارتباط اور عضو کے بیچ آپس کے بالجملہ منفعت رباطون کی
معلوم ہوا اور دوسری منفعت یہ ہی کہ رباط اور عصب آپس ملی اور شاخ شاخ ہوکر آپس مین منسج ہوتی ہین اور
درمیان اُنکا گوشت سے پر ہووے اور عضلہ پیدا ہووے پس شاخین رباط کی اور شاخین عضلہ کی
عضل سے سر نکالتی ہین اور وتر اُنسے پیدا ہوتا ہی جیسا کہ کہا گیا اور بعضی غشائین بھی رباط سے پیدا
ہوتی ہین جانا تو کہ جو رباط عضلی مین آیا اُسکا نام مطلق رباط چاہیے یعنے سوا رباط کے اور نام
اُسکا نہین ہی بخلاف اُس رباط کے کہ جو واسطے اتصال عظام متصل کے یا واسطے اتصال اور اعضا کے
مخصوص ہی اور ایک عضو کو ساتھ دوسرے کے باندھتا ہی کہ اُسکو عقب بھی کہتے ہین واسطے مشابہت کے ساتھ
عقب قوس کے اور عقب قوس اُس چیز کو کہتے ہین کہ اوپر کمان کے لپیٹتے ہین واسطے مضبوطی کے اور فارسی مین
اُسکو بند کمان کہتے ہین اور رباط مذکور بھی جو واسطے استحکام کے مقرر ہی اُسکو اس نام سے پکارتے ہین اور رباط
حس نہین رکھتا ہی اور نفع بے حس ہونا رباط کا یہ ہی کہ تو کثرت حرکت عضلات سے اور موضع ہونے رگون کے اُسمین
تکلیف اور اذیت اُسکو ہووے اما العضلات فہی اجسام لحمی الجسد لیکن وہ اجسام ہین کہ گوشت اُن مین زائد ہی
لہذا لحمی الجسد کہتے ہین ورنہ وہ مرکب ہی جیسا کہ ماتن کہتا ہی وترکیبہا من اللحم المحض ومن العصب والاوتار
والرباطات اور ترکیب عضلی کی گوشت خالص سے ہی اور عصب اوتار اور رباطات سے جیسا کہ کہا گیا
کہ شاخین رباط اور عصب کی کہ اُسمین بنائی ہین اور خلل اور کاواکی اُنکی گوشت سے بھری جاتی ہی اور
عضلہ بھی ہی اور بعد خلقت عضلہ کے شاخین کہ اُس سے نکلتی ہین وتر پیدا ہوتا ہی پوشیدہ و نہ رہے کہ بیچ وسط
عضلی کے لنبائی مین ایک جسم عصبی مانند محور کے ہی کہ اُسکو محور عضلہ کہتے ہین اور محور مذکور حقیقت مین بیچ ہر عضلہ کے
ہوتا ہی لیکن بڑے عضلون مین نمایان ہی اور چھوٹے عضلون مین مانند عضلی پلک کے کم نما ہی اور وتر اگرچہ بیچ
ترکیب عضلہ کے دخل نہین رکھتا ہی کما لا یخفی لیکن اس سبب سے کہ سر عضلی کا نبت وتر کا ہی گویا عضلہ بھی
اُس سے مرکب ہی اور ماتن نے جو غشا کو بیچ ترکیب عضلی کے ذکر نہ کیا اسکی وجہ شاید ہی کہ وہ تشریح مین
بیان کرنا اسکا ضرور نہین ہی یا یہ زعم کیا کہ جو غشا اسکے اوپر محل ہی اور مستداخل نہین ہی اسکے تو اتنا
پس اُسکو بیچ ترکیب کے دخل نہین ہی اور ساتھ اسکے اگر بجائے اوتار کے غشا لیتا خوب ہوتا ومنفعتہا
تحرک الاعضاء بمعاونۃ الاوتار لہا اور نفع عضلون کا یہ ہی کہ حرکت دیوین اعضا کو نزدیک ارادہ طبیعت کے بدد
مدد دینے اوتار کے اُنکو دان تکسولہا تمام اور نفع دوسرا عضلون کا یہ ہی کہ ہڈیون کی پوشش ہون جو عضلے اوپر ہین

ہڈیون کے موضوع ہین موجب عدم تفرق ہڈیونکے اور اعضا کے ہوئی ہین بسبب پہونچنے سردی و گرمی کے
اسواسطے کہ عضلہ مرکب ہی اعضاے باردہ و حارہ سے بسبب اعتدال اپنے مزاج کے پناہ اعضاے ماتحت
اپنے کا ہوتا ہی سردی اور گرمی سے وتحقن الحرارة الغريزية في الجسد بسدا لخلل اونکا روکتا ہی حرارت غریزی کو
بیچ بدنکے اور اوسکو منع کرتا ہی تحلیل سے براہ مسام کے بسبب کثیف ہونے جرم کے فائدہ عضلہ نزدیک
شیخ کے اعضاے مرکبہ سے ہی لیکن مولف اس امر مین تابع قول جالینوس کے ہو کر اعضاے مفردہ سے
شمار کرتا ہی اور وجہ اوسکے شمار کرنیکی اعضاے مفردہ سے بیچ شروع بحث مفرد اور مرکب کے بیان کی گئی ہے
اور سب عضلے بدن کے پانچ سو انتیس ۵۲۹ ہین اور جو تفصیل انکی بقدر ضروری تھی مجملاً اکتفا کیا گیا وما العروق
الضوارب التي تسمى الشرائين لیکن وہ رگین کہ اوچھلنے والی ہین اونکا شرائین نام ہی فهي اجسام عصبية مضاعفة
پس وہ اجسام عصبی مضاعف ہین یعنی دو تہ کی ہین تالی من القلب آتی ہین یعنی جمتی ہین دل سے مجوفة
درمیان ہین کاواک ہین یعنی خالی جیسا کہ رگونکو لازم ہی ليس لها حس وحركة في انفسها نہین ہی شرائین کو
حس اور حرکت بذاتہ وفي تجويفها روح كثير ودم قليل اور بیچ جوف شرائین کے روح بہت ہی اور خون تھوڑا
ومنفعتها ان تفيد الاعضاء قوة والحيوة التي تحملها من القلب اور فائدہ شرائین کا یہ ہی کہ پہونچاوین اعضا
قوت زندگانی کی کہ اوٹھا لاتے ہین دل سے یعنی قوت حیوانی کہ دل مین ہی راہ اوسکی نفوذ کرنیکی یہی
شرائین ہین بواسطے شرائین کے سب جگہ پہونچتی ہی اور دوسرا فائدہ یہ ہی کہ دل اور روح کو ترویح
کرتی ہین بسبب انبساط اور انقباض اور بسبب نکالنے بخار دخانی کے جذب نسیم سے اسواسطے کہ جیسا
جذب نسیم کا ریہ کی راہ سے ہوتا ہی بواسطہ شریان وریدی کے اسی طرح ہر شریان مسام جلد بدن سے ہی
جذب ہوا کرتی ہی اور بخار دخانی کو دفع کرتی ہی کہ اوسمین ہی اسی سبب سے کھلا رکھنا بدن کا بیچ ہوا
معتدل کے سبب ترویح اور تفریح تمام ہوتا ہی لیکن جو نزدیک ترین راہین پہونچنے ہوا کی طرف دل کے
یہ ہی فائدہ استنشاق ہوا کا منخرون اور منھ سے خوب ظاہر ہی اور منع کرنا نسیم کا اس راہ سے باعث ہلاکت
ہوتا ہی اور اسی سبب سے کہ حیوان کو طرف پہونچنے نسیم کے دل مین حاجت شدید ہی حکیم مطلق نے شریان کو
بیچ ریہ کے آئی ہی ایک تہ کی مخلوق کیا تو ہوا اچھا اوسمین نفوذ کرے اور حکمت بیچ حائل ہونے شریان کے
یہ ہی کہ تو ہوا صاف ہو کر دل کو پہونچے اسواسطے کہ اگر درمیان ریہ اور دل کے منفذ ہوتا اور واقع ہوتا
شرائین کا درمیان اون دونون کے بطور راہ کے ہوتا جیسا کہ بیچ معدہ کے اور جگر کے بواسطہ ماساریقا

متن شرح شرائین

کے حاصل ہوا اور بیچ جگر اور دل کے واسطہ اور روح کے ہوائی فاربن یک دفعہ بدون توقف
اور اعصاب کے نفوذ کرتی اور دل کو ایذا اور تکلیف پہونچاتی نہایت [illegible] سبب ہے کہ شریان [illegible] منتشر
ہوئی ہے تو وہ ہوا کہ بیچ مین آتی ہے ہر رئیہ سے اصلاح پاکر تب بیچ مسام شریان کے
اور دل کو پہونچے فسبحان اللہ العزیز الحکیم اور اس شریان کو شریانی وریدی اس سبب سے کہتے ہین
وہ بھی مانند اوردہ کے ایک طبقہ کی ہے اور [illegible] کتب تشریح کے آگے فائدہ [illegible]
تجاویف دل سے بیچ مین اس واسطے کہ اون تجاویف دل کی [illegible] زیادہ کب ہے [illegible] واسطے جذب
غذا کے مشغول ہو [illegible] بہت [illegible] اور سب [illegible]
اور بھی خون [illegible] عمیق [illegible] اور نفع [illegible] شریین کا یہ ہے کہ [illegible]
[illegible] اور [illegible] مستقیم ہونے [illegible]
اور لطیف [illegible] ایک طبقہ [illegible] دوسرا طبقہ [illegible] ایک قوت
[illegible] اور نفع [illegible] شرایین کا یہ ہے کہ حرارت [illegible] اور حرکت انبساط
[illegible] اسواسطے کہ [illegible] حاصل ہوتی ہے اگرچہ حرکت شریین کی [illegible]
[illegible] کہ حرکت اونکی بالذات ہے یا بالتبعیت دل کے [illegible]
[illegible] انشاء اللہ تعالی [illegible] مذاہب کا یہ ہے کہ وہ بالذات حرکت [illegible]
[illegible] نفس اور [illegible] العروق [illegible] الضوارب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] احتمال [illegible] دونوں [illegible]
[illegible] سکون [illegible] حرکت [illegible]
[illegible] اور [illegible] واسطے [illegible]
[illegible] جذب غذا [illegible]
[illegible]
[illegible] الاعضاء [illegible]

وہ خون کہ اوٹھا لاتی ہین جگر سے یعنی خون کہ بیچ جگر کے پیدا ہوتا ہی بوساطت اوردہ کے تمام بدن کو
پہونچتا ہی فائدہ اوردہ جمع ورید کی ہی اور اونکو عروق ساکن بھی کہتے ہین و شرائین جمع شریان کی ہی اور اونکو عروق ضوارب
کہتے ہین یہ مراد ہی کہ مانند عصب کے بیچ لمس کے نرم اور بیچ توڑنیکے سخت ہین نہ یہ کہ کوئی شعبہ عصب کا
نہین ملا ہی اسواسطے کہ شرائین اور اوردہ مفرد ہین حقیقت مین اوپر مذہب صحیح کے اور فیہ علی الاصح
اسواسطے کہی گئی کہ بعض لوگ طرف اس امر کے گئے ہین کہ بیچ سطح داخلی شرائین کی طبقہ داخلی عنکبوتیہ
رقیق مانند جالے مکڑی کے موضوع ہی اور بعض لوگ اوپر سطح خارجی شرائین کے طبقہ خارجیہ الکاجی کہتے ہین
کہ غشا ہی اور جاننا چاہیے کہ حجم ورید کا بہ نسبت حجم شریان کے بہت ہلکا واقع ہی جیسا کہ لوگون نے کہا ہی
کہ موٹائی جرم شریان کی بہ نسبت جرم ورید کی گیارہ گونہ ہی طبقہ خارجی اوسکا چھہ گونہ اور طبقہ داخلی پانچ
اور سب اوردہ ایک طبقہ ہین مگر ورید شریانی کہ جگر سے دلکو آتی ہی اور دل اور ریہ کو غذا پہنچاتی اور وہ دو طبقہ
رکھتی ہی اور نفع طبقہ دار ہونیکا اس ورید شریانی کی یہ ہی کہ تو دلکو غذا خوب صاف ہو کر پہونچے اسواسطے کہ
ورید مذکور دلمین پھیلی ہی اور غذا اوس سے دلکو پہونچتی ہی ترشح کر کے اور اسیطرح ریہ کو اور پوشیدہ نرہے
کہ جگر سے پہلے دو رگین نکلی ہین کہ وہ جڑ سب اوردہ کی ہین ایک جانب مقعر جگر سے اور دوسری طرف
حدبہ سے جو مقعر سے نکلی ہی اوسکو باب الکبد کہتے ہین اور اوسکی شعبون کو کہ معدی اور امعا کو پہونچے ہین
ماساریقا کہتے ہین کہ واسطے جذب غذا کے خاص ہین جگر کیلوس کو اسی راہ سے جذب کرتا ہی اور جیسا کہ
شروع ہضم معدی کا وقت چبلانے سے ہی شروع ہضم کبدی کا وقت وارد ہونے غذا کے ہی بیچ ماساریقا
کے پس ماساریقا مین بھی قوت ہضم کی ہی اوپر مذہب اصح کے اور یہ رگین نہایت باریک ہین تاکہ
تو غذا صاف اور لطیف جگر مین جاوے اور اگر ایسی نہوتین سدہ بیچ کبد کے لازم رہتا اور آفات قوی
واقع ہوتین اور جیسا کہ کیلوس معدی سے اور غذائے لطیف امعا سے انہین رگون مین ہو کر جگر مین منجذب
ہوتا ہی مادہ جگر کا بھی انہین سے بتدریج مندفع ہوتا ہی اور اکثر ورود اوسکے فضلے کا اوپر امعا کے ہی
اور شاید کہ جگر سے معدہ مین آکر معدے سے امعا مین آتا ہو بالجملہ درمیان معدے اور جگر اور امعا کے سوا
ماساریقا کے اور کوئی راہ نہین ہی اور شعبے باریک باب الکبد کے بیچ جرم جگر کے سمت مقعر مین متفرق ہین اونکو
جداول ماساریقا کہتے ہین فائدہ کبھی ہوتا ہی کہ ایک شاخ ان ماساریقا سے ختم ہوتا جو ماساریقا امعا سے ملے ہین
وسیع اور کشادہ ہون یہانتک کہ تا کہ اثر اقدار غذا کے جگر سے اوسمین گنجایش کرسکتا ہی جیسا کہ ...

اہل تجربہ نے مشاہدہ کیا ہی کہ ایک ٹکڑا لحمی نکلا ہی بعد اوسکے ہلاک ہوا اور ٹکڑے چھوٹے چھوٹے اکثر نکلتے
ہین اور ثابت ہوا کہ ٹکڑا اندر کو خون بستہ نہین ہی اور جرم امعاء بھی نہین پس ایسا ہی کہ جگر سے ہو اور
حال یہ کہ آفت پہنچ جگر اور ہلاک ہونا بعد اوسکے نکلنے کے تائید کرنیوالا ہی اوپر ہونے اوس ٹکڑے کے جگر سے اور نیز
سواے اسارقیا کی کوئی اور راہ درمیان جگر اور امعاء کے نہین ہی بالضرور اعتراف کرنا چاہیئے کہ مجری یعنی اسارقا
وسیع ہوگیا اور اس سبب سے کہ حدوث مجرای غریب کا بیچ بدن کے ممکن ہی جیسا کہ بعضون نے اسکو تشریح
کہا ہی کثرت وسعت مجری کی بعید نہین ہی ساتھ اس امر کے کہ جرم رگ کا قابل تمدد اور وسعت کے ہی اور شیخ
بعض علماء [illegible] نے بیچ نکلنے ٹکڑے مذکورہ کے لکھا ہی کہ ٹکڑا جگر کا جدا ہوکر بیچ جوف کے گرکر امعاء سے ملاقی ہوتا ہی
پس طبیعت بذریعہ بناوٹ امعاء کو متخلخل یعنی ڈھیلی کرکے سوراخ پیدا کرتی ہی اسطور پر کہ وہ ٹکڑا اوسمین
آتا ہی نہایت بعید معلوم ہوتا ہی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور جو رگین کہ حدبہ جگر سے نکلین اونکو جوف
کہتے ہین اور بعضے شعبے اوس سے خود جگر مین متفرق ہین اور باقی نکلکر دو شاخ ہوئین ایک صاعد ہوکر اعلاے
بدن مین منشعب ہوئی اور دوسری ہابط ہوکر اسفل بدن مین متفرق ہوئی واسطے پہونچانے غذا کے
اعضاے اعلی اور اسفل کو اور شعبے قبل پہونچنے کے نہایت کو چار نام رکھتے ہین جو قریب مبدء کے ہین
اونکو جداول اور وہ جو بعد اوسکے ہین سواقی جداول اور بعد اونکے رواضع السواقی اور بعد اونکے عروق شعریہ
کہتے ہین اور جو انمین سے پیچھے ہین بنسبت مقدم کے وہ باریک زیادہ ہین بہ نسبت شاخون کے اور بیچ اول
اجوف سے دو شاخین نکلین اور بیچ گردے اور مثانے کے آئی ہین واسطے دفع مائیت کے اور پہونچانے غذا کے
اور ان دو شاخون کو طالبین کہتے ہین اسواسطے کہ مطالبہ ہوئی ہین جیسا کہ بیچ تشریح گردے کے بیان ہوگا
اور اسکی تفصیل بیچ تشریح شرائین اور اوردہ کے اسی مقدار پر اختصار کیا گیا اور جو انمین سے نصف جانب
پانچواں باب اسمین مشروح کہینگے بعد حمد اللہ تعالی و اما اللحم فیتولد من متین الدم لیکن گوشت
پیدا ہوتا ہی متانت خون سے اور اسی واسطے جو گوشت مر جاتا ہی عود کرتا ہی سبب خون مین اسلیے کہ مادہ اسکا
کہ خون ہی وہ ہمیشہ بیچ بدن کے موجود ہی اور اسیطرح فاعل اسکا موجود ہی یعنی حرارت بخلاف اعضاے منویہ کے
کہ مادہ اونکا بعد نقصان کے دشوار ہی یا متعذر جیسا کہ بیچ عضو کے کہا گیا الیبس والبرد یعقد یعنی خشکی اور سردی منعقد کرتی ہین
یعنی بستہ کرتی ہین گوشت کو گرمی اور خشکی لیکن گرمی تحلیل کرتی ہی رطوبات مائی کو زیادت ترہل کو پیدا کرکے
اور خشکی اوس مائیت کو استمساک کرتی ہی یعنی روکتی ہی اور بیچ غذا کے مدد دیتی ہی و منفعتہ ان یسخن الاعضاء و

وبذ فع الدماءت عنها اور نفع گوشت کا وہ ہی کہ گرم کرتا ہی اعضا کو اور دفع کرتا ہی اونسے آفتونکو اور شیا ہی
مدا اگر گوشت نہوا عصاب اور عضلات تنزیک ہوتے اونکے مثانی ہوان اور کبھی ... نکلتے نہ ...
دریہ توان ... کے ضعف پڑتے اور شکل بڑی معلوم ہوتی جیسا کہ پوشیدہ نہین ہی اور پوشیدہ نہ ہی کہ
وہ طرف سے کہ مانند جلد کے اتصال رکھتا ہی صاحب حس ہی مانند جلد کے اور باقی ہی ... اور جو
حجم گوشت کو تین حصہ فرض کرین دو حصہ اوپر کے حس وار ہونگے حاصل یہ ہی کہ اکثر اجزا اوسکے صاحب
بین اور بعض کمتر اور نفع اوسکی حس مین یہ ہی کہ جو خلیفہ جلد کا ہو بیچ احساس کے وقت واقع ہونے آفت
جلد مین اور سبب حس وار ہونے گوشت کا یہ ہی کہ گوشت مین لیف عصبی شامل ہی واما الشحم فتبولد
من مائیۃ الدم و دسومتہ لیکن پیہ یعنی چربی پیدا ہوتی ہی اجزاے رقیق چرب سے کہ بیچ خون کے ہی سبب
شحم سفید اور نرم ہوتی ہی وانعقدہ البرد اور منعقد کرتی ہی اوسکو سردی سبب ... اور رقیق کی لہذا اگر پیدا ہی
اوسکی اوپر غشا ونکے اور اغشاے عصبانی کے ہی اور حرارت اوسکو پگھلاتی ہی و منفعتہ ان یندی العضو الذی
یجاورہ و یحفظہ اور نفع چربی کا یہ ہی کہ تر رکھے عضو کو کہ ہمسایہ اوسکے ہی اور محفوظ رکھے اوسکو واما الغشاء فانہ
جسم عصبانی رقیق عدیم الحرکۃ لیکن غشا یعنی جھلی جسم ہی عصبی ہلکا بیحرکت اور مراد عصبی سے یہ ہی کہ غشا مانند
عصب کے ہی بیچ رنگ کے اور جاننا چاہیے کہ غشا تین قسم ہی ایک وہ کہ منتسج ہی لیف عصب سے فقط
مانند اوس غشا کی کہ مجلل نخاع کو ہی دوسرے وہ کہ منتسج ہی لیف رباط سے فقط مانند اوس غشا کی کہ مجلل
دماغ کی ہی اسواسطے کہ غشاے مذکور اوس رباط سے کہ اطراف ہڈی قحف سے نکلی ہی حاصل ہوتی ہی تیسرے
وہ کہ منتسج ہی لیف عصب و رباط سے مانند غشائین تمام بدنکی و لہ حس قلیل اور غشا کو حس تھوڑی ہی
باعتبار اکثر غشاؤن کے کہ بیچ تمام بدن کے ہین مگر وہ غشا دماغ کو مجلل ہی ہرگز حس نہین رکھتی اسواسطے
کہ لیف رباط سے فقط پیدا ہوتی ہی اور رباط کو حس نہین ہی اور غشا کہ مجلل نخاع کو ہی بہت حس رکھتی ہی
اسواسطے کہ لیف عصب فقط سے پیدا ہوتی ہی کہ اسواسطے پیدایش اوسکے عضو صاحب حس اور عضو غیر صاحب حس
ہی لہذا حس قلیل رکھتی ہین اور فائدہ صاحب حس ہونے ان اغشیہ کا یہ ہی کہ اعضاے عدیم الحس کو مانند ریہ اور
طحال اور کبد کو بواسطے اشتمال غشا کے اوپر ان اعضا کی حصہ حس سے بھرے و منفعتہ ان یغشی الاعضاء و یحفظ
اور نفع غشا کا وہ ہی کہ چھپا لیوے اعضا کو اور پناہ مین رکھے اونکو اور اصل فائدہ غشا کا یہی ہی کہ مولف نے
کہا ورنہ فائدے اور بھی ہین کما لا یخفی اور پوشیدہ نہ ہی کہ غشا بیچ بدن کے تو فائدے سے خالی نہین ہی ۔

کہ اجزاء اوس عضو کے کہ آپ اوسکو پوشیدہ کیا ہی محفوظ اور مجتمع رکھے اوسکی شکل پر جیسا کہ بیچ دماغ کے
مشہور ہی کہ اگر غشا اوسپر محیط نہو شکل دماغ کی قائم نہ رہتی دوسرا فائدہ یہ کہ ایک عضو کو ساتھ دوسرے عضو کے مربوط کرے
جیسے گردے کو ساتھ پشت کے مربوط کیا ہی اور ہر چند تعلق گردے کا ساتھ پشت کے بسبب عصب و رباطات کے ہی
لیکن تمامی تعلق غشاء سے ہی تیسرا وہ کہ غشا واسطہ ہو درمیان عضو سخت اور نرم کے تو نرم سخت سے ضرر نپاوے
جیسا بیچ اغشیہ ام الدماغ کے ظاہر ہی چوتھا وہ کہ غشا مانع تفرق ہر عضو کا ہو جیسا کہ بیچ مری اور معدہ اور امعاء کے
ظاہر ہی پانچویں وہ کہ رگیں اوسمیں منتسج ہوں اور واسطے غذا دینے کی مہیا ہو جیسا کہ بیچ غشائے مشیمہ کے
ظاہر ہی چھٹا وہ کہ غشا بسبب حائل ہونے کے ابخرہ کدرہ بعض اعضاے شریفہ سے منع کرے جیسا کہ
بیچ حجاب حاجز کے ظاہر ہی اسواسطے کہ اگر درمیان اعضائے تنفس کے کہ ریہ اور دل ہیں اور درمیان
اعضاے غذا کی کہ معدہ اور مری اور جگر ہیں حجاب حاجز کہ جسے اوسکو دیافراغما کہتے ہیں حائل اور
حاجز نہو بخرے اعضاے غذا کے تکلیف بہت دل اور ریہ کو پہونچتی اور ہمیشہ آفت عظیم موجود رہتی
ساتواں وہ کہ غشا حفظ حرارت کی کرے اور تحلیل نہونے دے جیسا کہ بیچ اوس غشا کے کہ اوپر جوف کے
ممتد ہی اور اوسکو صفاق کہتے ہیں محسوس ہی آٹھواں وہ کہ غشا عضو کو دو حصہ کرے بسبب حائل ہونیکے
اوس عضو میں تو اگر کوئی آفت اوس عضو کو پہونچے تمام نہو یعنی سب عضو کو نہ پہونچے بلکہ جہانتک
ممکن ہو ایک جانب میں رہے جیسا کہ بیچ اوس غشا کے کہ اوسنے دماغ کو یعنی دماغ کو لنبائی میں دو حصہ
کیا ہی معلوم ہی لہذا جبتک کہ مادہ خوب قوی نہیں ہوتا سکتہ اور لقوہ اور کبھی فالج مرکب نہیں ہوتا ہی
اسواسطے کہ اگر مادہ تھوڑا ہی اور دفع اوسکا طرف خارج کے ممکن نہیں ہی طبیعت مادہ کو ایکطرف میں
دفع کرتی ہی تو آفت عام نہو نواں وہ کہ غشا بیچ اعضاے عدیم الحس کے افاضہ حس کا کرے جیسا کہ
بیچ جگر اور شش اور طحال کے ظاہر ہی دلما الجلد فانہ جسم عصبانی لیکن جلد یعنی پوست جسم عصبی ہی کہ
بنایا گیا ہی رشتہائے اطراف عصب سے اور عروق سے اور رباطات اوسکی نسبت اغشیہ اور صفاق کی
غلیظ زیادہ ہی اور جلد آدمی کی بقیاس حیوانات کے رقیق زیادہ ہی اور بکم ہوئی اور ضعیف القوت
قولہ حس کثیر اور جلد کو حس بہت ہی واسطے ناصل کرنیکے عصب سے اور کثرت حس کی اسلیے ہی کہ
منافی کو جلد ادراک کرے اور اس سبب سے حیوان اپنی تئین آفت سے بچاوے اور ہلاک نہو اور پوشیدہ
نہیں ہی کہ معتدل ترسب اعضا میں جلد ہی اسواسطے کہ کیفیات اربعہ اسمیں برابر ہیں اسطور سے

اپنا کرنا بد کہ ساتھ اعضاے گرم کے قیاس کرین سرد ہی اور جو ساتھ اعضاے سرد کی قیاس کرین گرم ہی اور
جو ساتھ اعضاے رطب کی قیاس کرین خشک ہی اور جو ساتھ اعضاے خشک کے قیاس کرین تر ہی پس وہ
معتدل ہی اور جان تو کہ گرم ترین اعضا مین دل ہی اور سرد ترین اعضا مین عصب اور تر زیادہ اعضا مین دماغ
اور خشک زیادہ اعضا مین ہڈی ہی ؛ منفعت ستر الاعضا اور فائدہ جلد کا ستر اور چھپانا اعضا کا ہی تو اونکو
محافظت کرے آفات سے اور پناہ مین رکھے اور جاننا چاہیے کہ جو جلد عروق دقیق اور شظایا عصب سے منتسج ہوتی ہی سوراخ
باریک کہ درمیان بناوٹ کے واقع ہوے اونکو مسام کہتے ہین اور نفع مسام کا وہ ہی کہ تو اوس سبب سے
بدن تنفس کرے اور نسیم داخل ہو اور فضلے نکلین اور ظاہر ہی کہ جلد بعض موضع کی غلیظ ہی اور جلد بعض
موضع کی رقیق اور بعضی جلد بدون بال کے ہی اور بعضی جلد نسبت بعضے کے کثیر الحس ہی جیسا کہ اوپر لکھا گیا
اور جلد حقیقت مین مرکب ہی لیکن مؤلف نے اور بعض حکما نے اسکو مفردہ سے شمار کیا ہی جیسا کہ جا اسکی
ذکر بیان کی گئی ہی ولما الشعر فمنہ ما یزین الجسد لیکن موے یعنی بال پس بعضے اونسے وہ چیزین کہ زینت
دیتے ہین بدنکو وہو شعر الراس اور وہ بال سر کے ہو اور بال حاجبون کے اسی قبیل سے ہین ومنہ ما یزین بعض
الناس دون بعض اور بعضے بالون سے وہ چیزین کہ زینت دیتی ہین بعض آدمی کو نہ بعض دوسرے کو مثل اللحیۃ
تثلیر اوسکی ڈاڑہی ہی اسواسطے کہ بیچ حق مردونکے زینت ہی نہ بیچ حق عورتون کے ومنہ ما فیہ المنفعۃ والزینۃ
اور بعضی اون بالون سے وہ چیزین کہ اونمین منفعت اور زینت دونون ہین مثل ہدب العین اور تثلیر
اوسکی پلک ہی کہ باوجود زینت کے تقویت دیتی ہی نور باصرہ کو بسبب جمع کرنے اور منع کرنیکے اجسام
صغیر کو گرنے سے بیچ آنکھ کے وقت کھلے ہونے آنکھ کے ومنہ ما فیہ المنفعۃ دون الزینۃ اور بعضے بالونسے
وہ چیزین کہ اونمین منفعت اکیلی ہی نہ زینت مثل سائر شعر الجسد مانند بال تمام بدن کے فانہ ینقی البدن
من الفضول پس محقق ہی کہ بال مذکور سے پاک ہوتا ہی بدن فضلے سے یعنی فضلے کہ بیچ ہضم اخیر کے
ہوتے ہین بواسطہ اوسکے دفع ہوتے ہین فائدہ بیچ بیان خلقت بال کے جان تو کہ وہ بخار دخانی کہ اجزاے
مائی اوس سے اکثر تحلیل ہو جاوین اور تھوڑی کہ تماسک اجزای ارضی کا اونسے ہو سکتا ہی اوسمین رہجاوے تو اونکا
سبب مسام مین آتا ہی اور ایک زمانہ لائق تک وہان محتبس رہتا ہی بدون مستحیل ہونیکے طرف کیفیت
غیر ملائم کے پس بخار مذکور منعقد ہوتا ہی ساتھ مادہ شعری کے یعنی وہ بخار مادہ شعری ہو جاتا ہی اور جو
پیچھے سے مدد پہونچتی ہی قوت واقعہ سے خصوصًا کہ رطوبت بدن کی لزج اور چرب ہو مادہ منعقدہ مسام

نکلتا ہی لنبا ہو کر یہی طریق پیدایش بال کا پس جہان بخار نافذ بمسام مین نافذ نہو یا نافذ ہو لیکن اوس زمانے تک کہ جسمین انعقاد ہوتا ہی محتبس نرہی یا محتبس ہو لیکن کیفیت اوسکی سوء المزاج سے متغیر ہو جاوے اور کیفیت غیر ملائم حاصل ہو اون صورتون مین بال پیدا نہونگے اور نفوذ نکرنا بخار کا بیچ مسام کے اور کئی وجہ کی ہی ایک وہ کہ مادہ تھوڑا ہو یعنی بخار دخانی کمتر پیدا ہو بسبب کمی گرمی کے اور نہ جمنا ڈاڑھی کا بیچ عورتون کے اور خصیونکے اسی قبیل سے ہی وجہ دوسری وہ کہ خون مادہ بخار دخانی کا ہی کمتر پیدا ہو اور گرنا بال کا ناقہون مین بواسطے نہ پہونچنے مدد کے اسی قبیل سے ہی تیسری وجہ یہ کہ رطوبت اس بخار مین اکثر ہو اور دخانیت کمتر اور ظاہر ہی کہ جبتک ناریت غالب نہو بخار میل طرف نکلنے کے نہ کریگا اور نہ نکلنا ڈاڑھی کا بیچ لڑکون کے اسی سبب سے ہی چوتھی وجہ یہ کہ منافذ یعنی مسام نہایت تنگ ہون بسبب برودت مزاج یا بس مکثف کے پس مادہ بال کا اوسقدر کہ چاہیے گنجایش نہین کرسکتا پانچوین وجہ کہ سیلان فضول کا مانند حیض وغیرہ کے باعث امالہ بخار کا ہو لیکن نہ ٹھہرنا بخار کا مسام مین اوس زمانے تک کہ بال پیدا ہون تین وجہ پر ہی ایک وہ کہ مادہ رقیق ہو اور اسی سبب سے جلد تحلیل ہو جاوے اور ظاہر ہی کہ جب تک کسافت دخانیت کو لازم ہی بخار مین نہو انعقاد کو قبول نہین کرتا اس سبب سے کہ ٹھہرتا نہین ہی دوسری وجہ یہ کہ مسام کشادہ ہون نہایت اور اسی سبب سے مادہ مستعد جلد نکل جاوے اور تحلیل ہو جاوے تیسری وجہ یہ کہ اگرچہ مادہ اور مسام معتدل ہون لیکن کوئی اسباب محللہ مفرطہ امور بدنی سے یا خارجی سے واقع ہو کر مادہ کو قبل منعقد ہونیکے تحلیل کرے لیکن متکیف ہونا مادے کا کیفیت غیر ملائم سے بدیہی ہی کہ پیدایش فاسد کرتا ہی اور نفوذ مادہ کا مسام مین اور ٹھہرنا اوسکا وہان بیچ پیدایش بال کے کفایت نہین کرتا ہی جبتک کہ تغیر اور تکیف سے ساتھ کیفیت غیر صالحہ کے مخلوط نہو جیسا کہ داء الحیہ اور داء الثعلب مین دیکھا جاتا ہی کہ بواسطہ احتباس خلط ردی کے بیچ منافذ کے مادہ شعری بھی فساد قبول کرتا ہی فائدہ بعض حکما بال اور ناخن کو فضلات سے شمار کرتے ہین نہ اعضا سے اور شیخ رئیس بھی اونھین سے ہی واما الظفر فہو جوہر عصبی لیکن ناخن بیچ ہر شاہ عصب کے بیچ رنگ کے نہ یہ کہ وہ عصب ہی جیسا کہ بعضون نے گمان کیا ہی اسواسطے کہ شیخ رئیس نے تصریح کی ہی اسطور پر کہ ناخن نرم ہڈی سے پیدا ہوئے ہین و منفعتہا ان یدعم الانامل ویعینہا علی تناول الاجسام الصغار والامساک اور فائدہ ناخن کا یہ ہی کہ مضبوط اور قائم رکھے سر انگلیون کو اور مدد دے اونکو اوپر لینے

چھوٹے چھوٹے اجسام کے اور سواے اونکے اور منافع بھی ہین مانند کھولنے اور چننے کے اور شاید کہ ناخن بعضی جگہ کام ہتیار کا کرے اور جرم ناخن کا عرض انعطاف واقع ہو نزدیک رسیدگی کے او پر پہونچنے اشیاے سخت کے منعطف ہو اور پھٹ نہ جاوے اور جوج محل رگڑنے اور چھیلنے کے ہے دائم النشو پیدا کیا گیا

انتباہ بیچ شمار اعضاے مفردہ کے اقوال اطبا کے مختلف واقع ہوئے ہین نزدیک مولف کے چودہ عدد ہین عظم غضروف وعصب و تر رباط عضل شریان ورید لحم شحم غشا جلد شعر ظفر اور شیخ رئیس نے بیچ قانون کے کہا عظم غضروف عصب و تر رباط شریان ورید غشا لحم اور ابو سہیل مسیحی نے تیراں لکھے شریان وورید کو ایک جانا ہی پس جو شیخ رئیس نے کہا نزدیک مسیحی کے آٹھ ہین او پانچ چیز شحم اور تربہ اور مخ اور ظفر اور جلد او پر زائد کیا ہی اور صاحب کامل بھی تیرہ کہتا ہی لیکن بدلے مخ کے شعر کو داخل کرتا ہی اور بعضے اطبا سولہ عدد کہتے ہین تو صد دوہ کہ شیخ رئیس نے کہا ہی اور سات یہ ہین شحم سمین غشا جلد ظفر شعر مخ واللہ اعلم بالصواب اور جو مولف بیان اعضاے مفردہ سے فارغ ہو شروع کرتا ہی بیچ اعضاے مرکبہ

الفصل الثالث فی تشریح الاعضاء المرکبۃ کالدماغ والعینین والاذنین واللسان فصل تیسری ثابت ہی بیچ تشریح اعضاے مرکبہ کے مانند دماغ اور دو نوں آنکھ اور دو نوں کان اور زبان کے لیکن اور اعضاے مرکبہ فصلون مختلف مین مفصلا مذکور ہونگے اما الدماغ فجوہر خو متخلخل ابیض اللون لیکن دماغ جوہر نرم متخلخل سفید رنگ ہی نفع رخو ہونیکا وہ ہی تو شکل اوسکی اچھی ہو اور تخیلات کو خوب دریافت کرے اسواسطے کہ چیز نرم اشکال کو آسانی سے قبول کرتی ہی اور فائدہ دوسرا وہ کہ تا اعصاب کو غذا بہت پہونچے اسواسطے کہ اعصاب دماغ اور نخاع سے غذا کرتے ہین لیکن نرمی مقدم دماغ کی زیادہ ہی اسواسطے کہ وہ منبت اعصاب حس کا ہی اور حس انفعال ہی محسوس سے اور واسطے اس کام کے نرمی لازم ہی لیکن موخر دماغ نرمی کم رکھتا ہی اسواسطے کہ وہ منبت اعصاب حرکت کا ہی اور حرکت کو سختی سبب ہو کی لازم ہی اور سختی موخر دماغ کی بہ نسبت مقدم دماغ کے ہی ورنہ دماغ بالکل نرم ہی کما لا یخفی

مرکب من المخ والشریانات والاوردۃ والغشاء المسمی بام الدماغ والغشاء الصلب الذی یلاقی القحف دماغ مرکب ہی مغز اور رگین اور جھیلنے والی سے اور نیز اچھیلنے والی سے اور غشا سے کہ اوسکا ام الدماغ نام ہی اور دوسری غشا کہ قحف سے ملاقی ہی لیکن اعصاب کہ اوس سے نکلتے ہین اجزاے ذاتی دماغ سے نہیں ہین لہذا اونکی ترکیب مین شمار نہین ہوئی اور جاننا چاہیے کہ اوردہ اور شریانات کہ

اختلاف اطبا در عدد اعضاے مفردہ

تشریح الدماغ

یعنی دوساق اور ملتقاے ان دونون خط کا ناو یہ نام ہی دیہ یکون الحس والحرکۃ اور دماغ سے
حاصل ہوتی ہی حس اور حرکت ارادی بیچ بعض اعضا کے یعنے دماغ مبدء قوت حس اور حرکت
کا ہی اور قوی بواسطہ اوسکے خادمون کے اعضا مین پہونچتے ہین اور قید بعضے کی اس سبب سے
کی ہی کہ حس اور حرکت اکثر اعضا کی نخاع سے ہین جیسا کہ بیچ تشریح اعصاب کے مذکور ہوا تھا
اس امر کے کہ نسبت حس اور حرکت سب اعضا کی طرف دماغ کے جائز ہی اسلیے کہ دماغ
مبدء ہی یا مبدء المبدء اما الحس فبواسطۃ العصب اللین لیکن حس پس بسبب عصب
نرم کے ہی کہ مقدم دماغ سے نکلتا ہی واما الحرکۃ فبواسطۃ العصب الصلب لیکن حرکت پس
بسبب عصب سخت کے ہی کہ موخر دماغ سے جاتا ہی اور وجہ تھنے اعصاب نرم کی مقدم
دماغ سے اور اعصاب سخت کی موخر سے بیچ بحث عصب کے مذکور ہوئی ہی فائدہ دماغ
تین قسم پر تقسیم ہوتا ہی کہ ہر ایک قسم کو بطن کہتے ہین بطن پہلا بیچ مقدم دماغ کے ہی اور
بڑا ہی دونون بطن اخیر سے اور منبت اعصاب حسی کا اور محل حس مشترک اور خیال کا ہی
اور بطن تیسرا بیچ موخر دماغ کے ہی اور یہ بطن اگرچہ نسبت بطن مقدم کے بہت چھوٹا ہی لیکن
بقدر بطن اوسط کے بڑا ہی اور منبت اعصاب حرکت کا اور محل حافظہ کا ہی لیکن بطن میانہ
کہ وسط دونون بطن کے ہی کچھ وسعت نہین رکھتا ہی بلکہ بمنزلہ موری پانی کے ہی کہ درمیان
دونون بطن کے حادث ہوا ہی طویل اور کروی شکل اور محل قوت متصرفہ اور وہم کا ہی اور
اس بطن کو اس سبب سے کہ مانند دہلیز کے باعث جمع ہونے دونون بطن کا ہوا ہی مجمع البطنین
کہتے ہین اور رائج بھی کہتے ہین اور اس سبب سے کہ اجزاے دماغ کے کہ اوپر اس بطن کے
حاوی ہین دودی شکل معلوم ہوتے ہین اور بھی بطن مذکور مانند کیڑے کے حرکت کرتا ہی انبساط
اور انقباض سے دودہ کہتے ہین اور سبب اوسکی حرکت کا یہ ہی کہ اندر اس بطن کے دونون
طرف دو زیادتی جوہر دماغ سے سیدھی سیدھی واقع ہوئی ہین اور ساتھ اربطہ کے مربوط ہوئی ہین
اور شان ان زیادتیون سے یہ ہی کہ ایک مرتبہ حرکت کرتی ہین ساتھ مماست اور مقاربت کے
اور دوسری بار ساتھ جدائی اور مباعدت کے لہذا اطبا نے انکو ساتھ منخفین کے مشابہت
دی ہی جسوقت یہ ممتد ہوتی ہین اور مقاربت کرتی ہین مجری یعنی بطن بند ہوجاتا ہی اور حرکت

انقباضی یہی ہی اور جو لعبہ ہوتی ہین اور انبثعتی ہین کشادگی بیچ مجری کے ظاہر ہوتی ہی اور
حرکت انبساطی یہی ہی اور نفع بیچ اس قبض اور بسط کے تصفیہ روح نفسانی کا ہی اجزاء
دخانی سے اور حرکت دووہ سے دماغ بالکل متحرک ہوتا ہی اور ان زائدون کو لوزتین اور
نیبین اور عنبتین کہتے ہین آور جانتین کہ بطون بالکل صاحب غضون ہین بخلاف
زائدتین کے کہ وہ املس یعنے صاف اور بدون شکن کے ہین اور غضون بطنین اور رضا و
سمتین کے جمع غضن کی ہی یعنے شکن کہ اوپر سطح عضو کے پڑتی ہی اور مراد غضون سے تراویل
اور تقبیے ہین کہ مانند ٹکڑے خود اور جوشن کے پڑتے ہین بیچ جرم دماغ کے اور نفع تراویل کا وہ ہی
کہ اگر روح بہت آوے اور بیچ فضاے بطنون کے گنجایش نکرے ان تقبون مین آوے اور فائدہ
دوسرا تنقیح روح کا ہی بسبب ٹھہرنے روح کے ان تنگیون مین اور متکیف ہونا روح کا بمزاج دماغ
کے جیسا کہ بیچ تجاویف کے نضج پاتی ہی اور مناسبت ساتھ دماغ کے پیدا کرتی ہے آور جان تو
کہ دماغ اول سے آخر تک مقابلہ درز سہمی کی دو حصے ہی اور یہ تقسیم بیچ حجابون اور مخ اور بطون کے
بالکل نافذ ہوتی ہی اور اعصاب اور عروق ہر حصے کے جدا ہین اور جو آپسمین شدید الاتصال ہین
فرق درمیان دونون کے محسوس نہین ہے مگر بیچ جزو مقدم کے اور نفع بیچ دو حصے ہونے
دماغ کے یہ ہی کہ اگر ایک جانب مین مادہ دماغی اوترے دوسری جانب سالم رہے اور طبیعت
کی شان سے ہی محفوظ رکھنا اجزاے بدن کا جہانتک کہ ممکن ہو اور پوشیدہ نرہے کہ واسطے
دفع فضول دماغی کے دو مجری طبیعی واقع ہین ایک بیچ بطن مقدم کے اوس جگہ کہ دو زائد
مشابہ سرپستان کے ہین خود اونھین زائدون سے مادہ نکلتا ہی طرف ناک کے اور دوسرا بیچ بطن
اوسط کے قریب موخر کے اور مادہ بطن اوسط اور موخر کا اسی راہ سے نکلتا ہی طرف تالو کے
تنبیہ استدلال اوپر اس امر کے کہ ہر ایک بطن ساتھ ایک قوت کے خاص ہی کر سکتے ہین
اسطرح کہ جب کوئی بطن مین آفت پڑیگی فعل اوس قوت کا متضرر ہوگا واما العینان فکل واحدۃ
منهما مرکبۃ من سبع طبقات وثلث رطوبۃ لیکن دونون آنکھ پس ہر ایک اونسے مرکب ہی سات
طبقے اور تین رطوبت سے اگرچہ اوردہ اور شرائین اور اعصاب اور عضلات بھی بیچ ترکیب آنکھ
کے داخل ہین لیکن جو مالک امر کا بیان کرنا طبقات اور رطوبات کا تھا مولف نے انھین دونون پر

کفایت کیا اور باوجود ظاہر ہونے اس امر کے کہ ضمنا بھی معلوم ہوتا ہی راہ درازی کی مختصر مین نکھولی
یعنی مفصلاً بیان نہ کیا لیکن ہم اعصاب کا ذکر کرتے ہین کہ اہم مقصود وہی ہین اسواسطے کہ مجری نور کے
ہین اب بیان تو کر طبقات غشا ہین بعضے اونکے موضوع ہین اور بعضے کے جیسا کہ بیان ہوتا ہی اور
رطوبات جسم مائی ہین صاحب جمود یعنی بستہ کہ بیچ طبقات کے محصور ہین اور یہ بھی مذکور ہونگے ہین
اور جو ملتحمہ پہلا طبقہ ہی بنظر خارج کے مؤلف نے اوسی سے شروع کیا اور کہا کہ الطبقۃ الاولے
الملتحمۃ وہی التی تلی الہواء اور طبقہ پہلا ملتحمہ ہی کہ وہ متصل اور ملاقی ہوا کے ہی جان تو کہ
طبقہ مذکور غضروفی ہی اور غلیظ الجرم مختلط ساتھ عضلات محرکہ آنکھ کے اور گوشت سفید
چکنے سے بھرا ہوا اور وہ ناشی ہین غشاے صلب سے کہ نیچے پوست سر کے اور اوپر قحف کے واقع
ہی ناشی ہوا ہی اور آگے آنکھ کے موٹا ہو کر سب اجزاے آنکھ کو چھپا لیا ہی مگر طبقہ قرنیہ کہ تھوڑا
اوس سے واسطے نفوذ نور کے ظاہر اور کھلا رہا اور حوالی اسکے ساتھ ملتحمہ کے التحام اور اتصال لیا لہذا
اوسکو ملتحمہ کہتے ہین جہان تک کہ سیاہ یا کبود ہی قرنیہ ہی اور سواے اسکے ملتحمہ حاصل کلام کا
یہ ہی کہ قرنیہ بھی ہواسے مماس ہی فائدہ حمینا اس طبقے کا غشاے مافوق القحف سے
موافق راے بقراط کے ہی اور رازی اسپر دلیل لایا ہی کہ جو ورم ملتحمہ کا شدید ہوتا ہی
تجاوز کرتا ہی حوالی آنکھ کو یہان تک کہ رخسارے پر پہونچتا ہی اور یہ امر بدون مشارکت
غشاے مذکور کے نہین ہو سکتا ہی لیکن از پیجانس اور روفس اس بات پہ ہین کہ غشاے
سخت دماغ سے کہ داخل قحف مین ہی چاہی اس استدلال سے کہ رمد شدید ذہن اور حواس کو متغیر
کرتا ہی لیکن یہ استدلال لائق اعتبار کے نہین ہی اسواسطے کہ الم غشاے خارجی کا بھی ذہن اور حواس
کو متغیر کرتا ہی بسبب مجاورت دماغ کے جیسا کہ بیچ صداع ضربی کے دیکھا جاتا ہی اور جو بیماریان
کہ اس طبقے مین ہوتی ہین خاصہ یا بالمشارکت چودہ ہین والطبقۃ الثانیۃ القرنیۃ اور
طبقہ دوسرا قرنیہ وہی بعد الملتحمۃ اور وہ پیچھے ملتحمہ کے ہی ولا لون لہا اور نہین کوئی رنگ
اس طبقہ کو فی ذاتہا وانما تتلون بلون الطبقۃ التی تحتہا اور رنگین نہین ہوتا ہی مگر رنگ
طبقہ کہ اوس طبقے کے پیچھے واقع ہی جان تو کہ قرنیہ طبقہ ہی سخت اور شفاف مانند شاخ
سفید یعنے سینگ کے کہ نہایت باریک اور ہلکا ہوا اور تسمیہ اسکا اسی سبب ہی اور وہ اطراف

بقہ صلبیہ سے نکلا ہی اور بجنسہ محیط ہوا اور واسطے سبب طبقات اور رطوبات کے کہ نیچے
سکے ہین پناہ ہو والسبب حفظ کے لہذا حکیم مطلق نے اسکو چار تہ پیدا کیا مانند طبقات پیاز کی
کہ اگر کوئی آفت پہونچے بسبب تہ دار ہونے کے اثر آفت کا سب اجزا مین نہ آوے او ہو سکتا ہی
بسبب تہ دار ہونیکے پیاز سے مشابہت دی ہی بالجملہ سخت ترین اجزاے آنکھ مین یہی ہی
کہ ہوا کو ماس اور محاذ ملتحمہ کا نہین ہی واسطے محافظت کے پیدا واقع ہوا تو قائم مقام ملتحمہ کے
ہوا اور مثال اس طبقہ کی ساتھ رطوبت جلیدیہ کے مانند مثال شیشہ قندیل کے ہی نسبت روشنی
چراغ کے یعنی آفات خارجی کو منع کرتا ہی اور نکلنے نور داخلی کو مانع نہین ہوتا بسبب شفاف
ہونے کے اور بیماریان کہ اس طبقے مین ہوتی ہین نو ہین والطبقۃ الثالثۃ العنبیۃ طبقہ تیسرا
عنبیہ ہی وہی قد تکون سوداء اور وہ بعضے آدمی مین سیاہ ہوتا ہی وقد تکون زرقاء اور بعضے مین
آسمان گون وقد تکون شہلاء اور بعضے مین مائل بسرخی مانند حدقہ بھیڑ کے وہی بعد القرنیۃ اور وہ
نیچے قرنیہ کے ہی جان تو کہ عنبیہ ایک طبقہ ہی غلیظ الجرم اور بیچ وسط کے اور بمقابلہ جلیدیہ
کے ایک ثقبہ واقع ہوا مانند اوس ثقبے کے کہ انگور مین ہوتا ہی جسوقت کہ خوشے سے جدا
کرتے ہین اور اسی مشابہت سے یہ نام رکھا ہی غرض اس ثقبے سے نفوذ نور کا ہی اور رنگ
طبعی اسکا نزدیک جالینوس کے آسمانی ہی اور نزدیک ارسطو کے سیاہ اور اکثر نزول الماء سیاہ
آنکھ مین ہوتا ہی اور ظاہر اس طبقے کا یعنے جو مماس قرنیہ کے ہی سخت ہی تو سختی قرنیہ سے تکلیف
نہ پاوے اور باطن اوسکا نرم اور ملائم اور صاحب خمل اور خشونت واقع ہی مانند اسفنج یعنے ابر
مردہ کے اور اس طرف سے ساتھ بیضیہ کے ملا ہی اور منفعت اوسکے صاحب خمل ہونیکی تین ہین
ایک وہ کہ جو پانی نازل ہوتا ہی اوپر عنبیہ کے اور قدح کرنے والا دستکاری سے اوسکو ہٹاتا ہی
بیچ خمل کے اوسکے خملون سے اٹک جاتا ہی اور مقابلے ثقبہ سے ہٹ کر اور طرف ہو جاتا ہی
دوسرے یہ کہ جو فضلہ آنکھ پر گرتا ہی بیچ خمل کے ٹھہرتا ہی جہانتک کہ ممکن ہی اور اوپر ثقبے کے
نہین گرتا تیسرے وہ کہ رطوبت بیضیہ کہ صاف اور لغزندہ یعنے پھسلنے والی ہی بسبب مجاورت جسم
صاحب خمل کے اپنی جگہ پر رہتی ہی اور سائل نہوتی اور بیماریان کہ اس طبقے کی خاص ہین پانچ ہین
وبعد الطبقۃ العنبیۃ الرطوبۃ البیضیۃ اور بعد طبقہ عنبیہ کے رطوبت بیضیہ ہی وہی الرطوبۃ صافیۃ

شبیہۃ لبیاض البیض اور وہ رطوبت ہی صاف مشابہ سفیدی انڈے کے رنگ اور صفائی
اور قوام مین لہذا بیضیہ کہتے ہین اور منفعت خلقت اس رطوبت کی آگے اور سامنے رطوبت
جلیدیہ کے یہ ہی کہ روشنی قوی بتدریج رطوبت جلیدیہ پر پڑے اور اوسکے سبب سے جلیدیہ
تکلیف نور قوی اور ہواے گرم سے محفوظ رہے اور تین بیماری اسکی خاص ہین و الطبقۃ الرابعۃ
العنکبوتیۃ اور طبقہ چوتھا عنکبوتیہ ہی وہی طبقۃ شبیہۃ بنسج العنکبوت اور وہ پردہ ہی
مشابہ بافت مکڑے کے وہی بعد الرطوبۃ البیضیۃ اور وہ پیچھے رطوبت بیضیہ کے ہی اور یہ طبقہ
کنارے شبکیہ سے جدا ہی اور شاخین تپلی طبقے مشیمیہ سے اسمین ملی ہوئی وہ حائل ہی درمیان جلیدیہ
اور بیضیہ کے اور جو یہ طبقہ نہایت ہلکا ہی مانند جالے مکڑی کے اس سبب سے اسکا یہ نام ہوا
اور فائدہ اسکے رقیق ہونیکا یہ ہی کہ ابصار کو منع نہ کرے اور دو بیماری اسکی خاص ہین و بعدہا
الطبقۃ الرطوبۃ الجلیدیۃ اور پیچھے اس طبقے کے رطوبت جلیدیہ ہی وہی رطوبۃ صافیۃ تشبہ
الجلیدیۃ اور وہ رطوبت ہی صاف مشابہ برف کے اور یہ رطوبت سب اجزاے آنکھ مین
اشرف ہی اسواسطے کہ علاقہ حقیقی بینائی کا اسی سے ہی اور باقی سب اجزا خادم ہین لہذا وسط مین
واقع ہوئی ہی تو نہایت محفوظ رہے اور اس سبب سے کہ وہ بستہ اور صاف ہی مانند برف کے
جلیدیہ نام ہوا اسواسطے کہ ترجمہ جلیدیہ کا برف ہی اور جو شکل مین گول ہی بردیہ بھی کہتے ہین
اور ترجمہ برد کا کہ اس جگہ واقع ہوا اژالہ یعنے اولا ہی اور جانب مقدم اسکی چوڑی ہی اور جانب مؤخر
اسکی لانبی اور فائدہ چوڑائی جانب مقدم کا یہ ہی کہ واسطے واقع ہونے اشباح کے مواقع بڑے ہون
اور چھوٹی مرئی کو بھی حصہ بہت ہو اور فائدہ لانبے ہونے اوسکے مؤخر کا یہ ہی کہ اشباح بیچ عصبہ
مجوفہ کے خوب پیوست ہوجائین اور ایک بیماری اسکی خاص ہی اور مشارک بہت ہین و بعدہا
الرطوبۃ الزجاجیۃ اور بعد جلیدیہ کے رطوبت زجاجیہ ہی وہی تشبیہ الزجاج الذائب اور وہ مشابہ
شیشے پگھلانے کے ہی اسواسطے کہ صاف غلیظ القوام سفید رنگ ہی ساتھ تھوڑی سرخی کے
گویا شیشہ پگھلایا ہی لہذا زجاجیہ کہتے ہین اور وہ واسطے نصف مؤخر جلیدیہ کے شامل ہوا ہی واسطے
پہونچانے غذا کے جلیدیہ کو بیماریان اسکی دو ہین اور علاج اونکا دشوار ہی نسبت امراض اور اجزاے
آنکھ کے بسبب دور ہونے وصول اثر دوا کے داخلی ہو یا خارجی اور بسبب دشوار ہونے اطلاع کے اوپر

بیماریان اس رطوبت کے والطبقة الخامسة الشبكية اور طبقہ پانچوان شبکیہ ہی وہی بعد الزجاجیة اور وہ پیچھے زجاجیہ کے ہی اور طبقہ مذکور اطراف عصبۂ مجوفہ سے پیدا ہوا ہی اور اوپر زجاجیہ اور جلیدیہ کے نیچے کی طرف سے شامل ہوا ہی وہانتک کہ درمیان جلیدیہ اور بیضیہ کے ہی اور اس سبب سے کہ اشتمال اسکا ان دونون رطوبت پر مانند شامل ہونے شبکہ کے ہی اوپر شکار کے شبکیہ نام رکھا گیا بیماریان کہ اسمین ہوتی ہین پانچ ہین اور علاج انکا بھی دشوار ہی اسواسطے کہ اثر دوا خوب نہین پہونچتا اور بعضی خفی الحس اور کثیر الشریان ہی الطبقة السادسة المشيمية پردہ چھٹا مشیمیہ ہی وہی اشبہ المشیمیة اور وہ مشابہ مشیمیہ کے ہی وہی بعد الشبكية اور وہ پیچھے شبکیہ کے ہی جانو کہ بافت اس طبقے کی اطراف غشاے رقیق دماغی سے اور وریدون اور شریان سے واقع ہی اور مشیمیہ اس سبب سے کہتے ہین کہ اشتمال اسکا اوپر شبکیہ کے مانند اشتمال مشیمیہ کے ہی اوپر جنین کے اور چونکہ طبقہ مذکور کثیر العروق اور منفذ غذا ہے اوراجزاے آنکھ کا ہی امراض دموی اسمین اکثر ہوتے ہین والطبقة السابعة الصلبية اور پردہ ساتوان صلبیہ ہی وہی بعد المشيمية اور وہ نیچے مشیمیہ کے ہی ملاقی عظم العين متصل ہی ہڈی آنکھ کے یعنے ہڈی گھر آنکھ کے اور وہ اطراف غشاے صلب دماغی کے ساتھ عصبۂ مجوفہ کے متصل ہی ناشی ہوا ہی فائدہ جو شمار طبقات ساتون کے مذکور ہوے بنا بر قول جمہور کے ہی ورنہ اسمین اختلاف بہت ہی بعضے صلبیہ کو غشا سے گنتے ہین نہ طبقے سے اسواسطے کہ نزدیک ان لوگون کے طبقہ سواے جسم ثخين الجرم کے نہین ہوتا اور درمیان غشا اور طبقے کے فرق کرتے ہین لیکن حق وہ ہی جو ہمنے کہا اور بعضے شبکیہ کو طبقات مین شمار نہین کرتے ہین اور بعضے عنکبوتیہ کو بھی اجزاے شبکیہ سے جانتے ہین اور بعض لوگ ساتھ عنکبوتیہ اور شبکیہ کے ملتحمہ کو بھی اور بعضے ساتھ تینون کے عنبیہ کو بھی اجزاے مشیمیہ سے لیتے ہین اور بعضے ساتھ چارون کے قرنیہ کو اجزاے صلبیہ سے شمار کرتے ہین پس نزدیک بعضون کے سب طبقات چھ ہین اور نزدیک بعضون کے پانچ اور نزدیک بعضون کے چار اور نزدیک بعضون کے تین اور نزدیک بعضون کے دو ہین لیکن بیچ تینون رطوبت کے اتفاق ہی اسیطرح بیچ طبقے مشیمیہ کے انتباہ اعصاب آنکھ کے دو قسم ہین ایک وہ کہ حس لمس اور حرکت کو پہونچاتے ہین آنکھ مین دوسرے وہ کہ خاص ہین ساتھ بینائی کے اور مسے ہین ساتھ عصبہ مجوفہ کے اور بیچ تشریح اعصاب کے گیا گیا الاذن فی مرتبہ

اختلاف بیچ طبقات کے

تشریح الاذن

من اللحم المحض والغضروف والعصب الحساس لیکن کان پس وہ مرکب ہی گوشت خالص اور
ہڈی نرم اور عصب سے کہ حس رکھتا ہی ومنفعتہا قبول الصوت وجمعہ لیدخل الصماخ اور فائدہ
اسکا قبول کرنا اور جمع کرنا آواز کا ہی تو داخل ہو آواز بیچ سوراخ کان کے اور جان تو کہ صماخ بیچ
عظم حجری کے واقع اور صاحب تعاریج ہی تو ہوا اصلاح پاکر بتدریج آوے اور بیچ انتہاے صماخ کے
کہ نام اسکا جوبہ ہی ہوا کھڑی اور رکی ہی اور ایک عصب اس منفذ مین اور گرداگرد جوبہ کے بچھا ہی
اور اس عصب کو غشاے طبلی کہتے ہین جسوقت ہواے کامل الصوت صماخ مین نفوذ کرتی ہی
اور جوبہ مین پہونچتی ہی ہواے ایستادہ کو حرکت دیتی ہی موافق تموج اپنے کے پس عصب
مفروش منفعل ہوتا ہی اور بحکم اللہ سبحانہ کے سمع حاصل ہوتا ہی اور صماخ بکسر صاد مہملہ
بسین مہملہ بھی آتا ہی اور جوبہ بضم جیم اور سکون واو اور فتحہ باے موحدہ اور وقف ہا کے نام انتہاے

تشریح اللسان

صماخ کا ہی طرف داخل کے اما اللسان فہو مرکب من اللحم والعروق والشریانات والعصب الحساس
والغشاء المتصل بغشاء المری لیکن زبان پس مرکب ہی گوشت اور اوردہ اور شرائین اور عصب حساس
اور اس غشاے کہ ملی ہی غشاے مری سے گوشت اسکا نرم یعنے ڈھیلا ہی اور سفید اور سرخ جو
معلوم ہوتا ہی بسبب خون رگونکے اور عصب اسکا منشعب ہی اعصاب دماغی سے اور زبان
بیچ طول کے دو حصہ ہی لیکن بسبب شامل ہونے غشا کے تمیز نہین ہوتی ہی درمیان دونون حصہ کے
اور اسکے جڑ مین ایک غدۂ لحمی ہی کہ اسکو مولد اللعاب کہتے ہین اور نیچے اسکے دو سوراخ ہین کہ مثل
یعنے سلائی اسمین سماتی ہی واسطے نکلنے لعاب کے اور ان سوراخونکو ساکبی اللعاب کہتے ہین یعنے
گرانیوالے لعاب کے اور نفع نکلنے لعاب کا نداوۃ یعنے تر ہونا زبان کا ہی تو زبان واسطے نداوۃ کے
سہل الاطاعت ہو اور نیچے زبان کے خود زبان مین دو رگ بڑی سبز واقع ہین اور ان رگون سے
شعبے بڑے متفرق ہوکر بیچ جرم زبان کے پھیلے ہین اور یہ دو رگ بڑی کو ضردین کہتے ہین اور بھی واسطے
حرکت زبان کے اعصاب اور عضلات مخصوصہ زبان مین واقع ہین ومنفعتہ تقلیب الطعام والمعونۃ
علی الازدراد اور نفع زبان کا پھیرنا غذا کا ہی تو بالکل چبلائی جاوے اور مدد دینا بیچ نگلنے غذا کے اور بھی مدد
دینا وبر تکلم اور نفث کے اور آلہ حس ذوق کا ہی اور اس سبب سے کہ جرم اسکا نازک ہی کیفیات بدلتی
جلد اثر قبول کرتی ہی لہذا رنگین ہونا اسکا باعتبار رنگ مادے کے اول لائق سے مقرر کیا ہی واسطے انکے

الفصل الرابع فی الرئة والقلب فصل چوتھی ثابت ہی بیچ تشریح پھیپھڑے اور دل کے

اما الرئة فهی مرکبة من اللحم علی لون الورد ومن غضاریف قصبة الرئة والشرائین الثابتة من القلب
لیکن پھیپھڑا پس وہ مرکب ہی گوشت گلابی رنگ سے اور غضروفین قصبہ ریہ اور شریانون سے
کہ جمے ہین دل سے اور جانین کہ گوشت ریہ کا رخوا ور متخلخل ہی ولیس لها فی نفسها حس ولا حرکة اما
نہیں ہی ریہ کو فی ذاتہ حس اور حرکت اما اعتبار باقلہ حس لیکن غشای ریہ کے یعنے وہ پردہ
کہ اوپر ریہ کے میڑھا ہی پس اسکو حس تھوڑی ہی تو تشبیہ دی ہی کہ ریہ بالکل شکل تنبورہ کے ہی
بڑا جزو اسکا بمنزلہ کدوے تنبورہ کے ہی اور مراد قصبہ ریہ سے خاص یہی ہی اور جو گردن کے بالا [illegible]
نکلا ہی بمنزلہ تنہ کے ہی نام اسکا قصبة الریہ اور اسکے سرکو حنجرہ کہتے ہین اور تشریح ریہ کی بیچ
تین جزو کے ہم ذکر کرتے ہین جزو پہلا بیچ حنجرہ کے وہ عضو ہی غضروفی مرکب تین غضروف سے
ایک آگے سے اسکو درقی اور ترسی کہتے ہین درقی بفتح دال اور رائے مہملتین اور زفاف کے سپر کو
کہتے ہین اور ترس بفتح تائے فوقانیہ اور سکون رائے مہملہ اور سین مہملہ کے بھی سپر کو کہتے ہین اور
اس سبب سے کہ یہ غضروف از روے صورت کے یا از روے محافظت کے مشابہ درق یعنی سپر
[illegible] ہونیکے یہی نام رکھا ہی اور نتو اسکا نیچے زنخ کے محسوس ہوتا ہی اور بعد مانع ہونیکے نشتر کے
معلوم ہوتا ہی اور دو غضروف باقی پیچھے ہین مائل طرف مری کے اور یہ دونون چھوٹے ہین ایک کا
نام نہین ہی لیکن بنام لا اسم لہ مشہور ہی اور دوسرے کو مکبی کہتے ہین اسواسطے کہ وقت نگلنے طعام
اور پانی کے اوپر ثقبہ قصبہ ریہ کے گرتا ہی تو کوئی چیز بیچ قصبہ کے نجاوے اور کھلنا اور بند ہونا
حنجرہ کا اسی سے ہی اور ظاہر ہی کہ واسطے تنفس کے حاجت کھلنے کی ہمیشہ ہی اور اسیطرح
نزدیک نگلنے کے احتیاج ساتھ بند ہونے کے لازم ہی اسواسطے کہ اگر بند نہو اور تھوڑا جسم غریب
اسمین جاوے کھانسی شدید ہوتی ہی اور کھانسی نہین ٹھہرتی جبتک کہ وہ چیز نہ نکلے اور کبھی ہوتا ہی
کہ وہ چیز عفن ہو جاتی ہی اور ہلاک کرتی ہی لہذا تاکید کیا ہی لوگون نے کہ وقت کھانے
اور پینے کے ایسی حرکت نہ کرین کہ احتمال اترنے کا بیچ قصبہ ریہ کے ہو اور قوی زیادہ اسباب سے
تکلم قوی یا ہنسی ہوتی ہی درمیان نگلنے کے اور مکبی بضم میم اور کسرہ کاف اور تشدید بائے
موحدہ ہی یعنے اوپر منہ کے گرنے والا اور حنجرہ آلہ تمامی آواز کا اور روکنا نفس کا ہی اور اسکے

جوف مین ایک قسم ہی مشابہ زبان مضمار کے کہ بند ہوتا ہی اور کھلتا ہی اور آواز اُس سے حاصل ہوتی ہی اسی سبب سے نزدیک حدوث آفت کے بیچ حنجرہ کے فساد آواز مین حاصل ہوتا ہی جزو دوسرا بیچ قصبہ ریہ کے اور وہ مرکب ہی غضاریف کثیر صاحب زور سے جو غضروف کہ مری سے اتصال نہین رکھتا ہی کامل التدویر ہی اور جو اُس سے ملا ہی ناقص التدویر ہی اور دور ہر ایک کا بقدر تہائی دائرہ کے واقع ہی اور دونون طرف اُسکے غشا متصل ہوئی ہی کہ متمم اور دائرہ کی ہوتی ہی اور درمیان غضاریف کے اغشیہ نرم حائل ہین کہ آپسمین مرتبط ہین اور بیچ باطن قصبہ کے بالکل ایک غشا املس مائل بہ یبوست اور صلابت مستبطن ہی اور اسیطرح اوپر اوسکے ظاہر کے بھی غشا مستظہر ہی اور چونکہ قصبۂ ریہ آگے مری کے لہذا اُسکی بیماریون مین دوا اوپر سینے کے اور مری کی بیماریون مین دوا بیٹھ پر لگاتے ہین بسبب قریب ہونے عضو ماؤف کے اُس طرف سے فائدہ آدمی کو تنفس دائم کی احتیاج ہی لہذا مسالک تنفس کا غضروفی پیدا کیا گیا تو شائبہ انطباق کا نہو اور جو بعض اجزا اُسکے پیچھے سے ساتھ مری کے ملاپ رکھتے ہین غضاریف وہا کے ناقص بنائے گئے اور غشا اُس مقام مین قائم مقام اُسکے ہوئی تو صلابت غضروف سے تکلیف مری کو نہ پہونچے اور بیچ نگلنے چیزون کثیر الحجم کے ممانعت نہو اور اس سبب سے کہ وہ آلہ آواز کا ہی باطن اسکا غشائے املس کیا گیا تو امر آواز کا کامل ہو اور اس سبب سے کہ وہ جگہ گرنے نوازل مادہ کا اور جگہ صعود کرنے ابخرے دل کا اور جگہ قرع صدمے آواز کا تھا غشائے مذکور مائل بسختی و خشکی کی گئی تو سہل القبول اور سریع الانفعال نہو اور اس سبب سے کہ امتداد اور اجتماع اُسکا وقت تنفس کے اور بھی صدمات سے اترجاج اور تکلیف نپاوے سب غضاریف اُسکے مرباطون غشائی سے آپسمین مربوط ہوئے اور علاوہ اسکے ایک غشا اوپر اُسکے پہنائی گئی تو محافظت خوب ہو جزو تیسرا بیچ خود ریہ کے اور وہ مرکب ہی شعبون قصبہ ریہ سے اور شعبون شریان اور ریدی سے اور شعبون ورید شریانی سے اور گوشت ڈھیلے متخلخل سے اسطور پر کہ جامع سب شعبون کا ہوا اور اوپر اُسکے ایک غشا محیط ہی اور یہ غشا بھی مانند گوشت ریہ کے صاحب منافذ واقع ہوئی ہی تو رطوبات فضائے سینے کے بیچ ریہ کے داخل ہو سکین سو اسیطرح کہ جبر می علوی واسطے نکلنے رطوبات فضائے سینے کے یہی ریہ ہی جو کچھ

آسکے گرد ہوتا ہی بالکل ریہ مین آتا ہی اور قصبہ ریہ کی راہ سے نکلتا ہی اور جان تو کہ ریہ
دو حصے ہی ایک طرف بائین کے اور دوسرا طرف داہنے جو داہنی طرف ہی آسکے تین
شعبے ہوے اور جو بائین طرف ہی اوسکے دو شعبے ہوے اور فوائد اسکے تقسیم ہونے کے
اور اسکے تخلخل کے اور اسکے مرکب ہونے کے شعبہ ان وریدآور شریان اور گوشت سے اور فائدہ
موجود ہونے ریہ کا بیچ بدن کے اور راہ پہونچنے ہوا کا دل کو اور مدد دینا ہوا کا روح کو تین فائدین
کیے جاتے ہین فائدہ پہلا چھپا نہ رہے کہ آدمی کو طرف تنفس کے احتیاج دائمی ہی اور ریہ آلہ حقیقی
آسکا ہی لہذا حکیم مطلق نے آسکو دو قسم کیا اور اجزا سے ہر قسم کی جدا جدا وضع کیا جیسا دماغ کو
تقسیم کیا تو اگر ایک قسم کو کوئی آفت پہونچے قسم دوسری امر تنفس کو مقوم ہے اور یہی صاحب
تخلخل کیا مانند اسفنج کے تو ہوائے منجذب کو فضا ئین بہت ہون اسواسطے انبساط اور تمکن کے اور
ساتھ آسکے وقت انقباض کے اور دفع کے مدد کرے جیسا کہ اسفنج مین دیکھا گیا ہی کہ جرم آسکا
بہت پانی کو تشرب کرتا ہی اور تھوڑا انچوڑتے ہین کچھ اوسمین نکل آتا ہی اور یہ کام بدون جسم
متخلخل کے نہین ہوسکتا ہی اور اس سبب سے کہ انشعاب جسم کا موجب انبساط آسکے
حجم کا ہوتا ہی سب ریہ آخر سے پانچ شق ہوا اور جو ریہ کے بائین طرف دل واقع ہوا ہی تین
حصے ریہ کے داہنی طرف اور دو حصے بائین طرف گئے تو فضا ے اس جانب کی مزاحمت دل کی
اور پوری دونون طرف سینے کے برابر ہوا اور جانین کہ دل سے ایک شریان ریہ مین آئی ہی اور اس
شریان کو شریان وریدی کہتے ہین اسواسطے کہ وہ مانند ورود کے ایک طبقہ مخلوق ہوئی اور وہ
غذاے پختہ کو دل سے ریہ کو پہونچاتی ہی اور ہواے صاف ریہ سے دل کو بھی لیجاتی ہی
اسطور پر کہ دوسرے فائدے مین بیان کرینگے اور یہی ایک ورید کلیجے سے دل مین آئی ہی اور
وہان سے ریہ مین واسطے پہونچانے غذا کے ریہ کو اور اسکو ورید شریانی کہتے ہین اسواسطے
کہ مانند شرائین کے صاحب دو طبقے کی ہی اکثر پہونچنا غذا کا اسی سے ہی اسلیے کہ شریان وریدی
مخصوص تنفس سے ہی اور غذا کہ اس شریان سے آتی ہی نہایت تھوڑی ہوتی ہی تو رگ کی
فضا مین امتلا نہوا اور نفوذ اور خروج ہوا کو مانع نہو جان تو جو غذا کہ ریہ کو پہونچتی ہی جو سختگی
کامل رکھتی ہی جلد مستحیل بعضو ہوتی ہی اور یہ اسواسطے ہوا کہ ریہ بسبب مشغول ہونے کے طرف ام

تنفس کے اور بسبب دوام حرکت کے خوب ہضم کرنے سے قاصر ہی بنا برآن قادر مطلق نے حصہ اسکا بھی غذاے پختہ مقرر فرمائی ہی تو تھوڑے تصرف سے صورت غذائی چھوڑکر شکل عضوی ہین لے گوشت ریہ کا صاحب خلل اور جامع شعبون رگون کا ہی اور واسطے غلبہ ہوائیت کے سرخی اسکی مائل بسفیدی ہی کہ گلابی اوسکو کہتے ہین فائدہ دوسرا منفعت ریہ کی بیچ بدن کے استنشاق ہوا کا ہی واسطے تصفیہ ہوا کا اور نکالنا فضلات کا جیسا کہ کہا گیا لیکن نفع استنشاق کا وہ ہی کہ ایک تنفس مین یعنے ایک مرتبہ کے دم لینے مین بہت ہوا منجذب ہو اور واسطے پہونچنے بدل کے موجود اور مستعد رہے تو اگر اتفاق حبس نفس کا پڑے اور بیچ داخل ہونے ہوای خارجی کے کچھ تعطل واقع ہو جیسا کہ وقت غوطہ مارنے کے اور چلانے کے اور دم روکنے کے قصداً وقت گذرنے اوپر قاذورات کے اور سواے اسکے ہوتا ہی اضطرار نہو اور ہواے موجود ریہ کی واسطے ترویح دل کے ایک زمانہ لائق تک کفایت کرے اسواسطے کہ دل اس سبب سے کہ کثیر الحرارت ہی ہمیشہ طرف برودت کے محتاج رہتا ہی اور کوئی مبرد غیر مفرط البرد کہ دم دم پر پہونچے اوپر دل کے سواے ہوا کے نہین ہی اور معلوم ہوا ہی کہ ہوا اگرچہ گرم ہو لیکن نسبت بدن کے سرد ہی خصوصاً نسبت عضو باطنی شدید الحرارۃ کے ساتھ اس بات کے کہ جو ہوا ہمارے پاس ہی اجزہ مائی سے برودت مائی کو حاصل کیا ہی بالجملہ اکثر حیوان بری اسکے محتاج ہین اور بیچ مبرد دل کے قید غیر مفرط البرد کی ہمنے کی ہی کہ دل معدن روح کا ہی اور روح گرم اور لطیف ہی پس برد مفرط سے افسردہ ہو جاویگی فائدہ تیسرا شریان وریدی بیچ جرم ریہ کے متفرق ہوئی ہی اور ایک طریقے کی بنائی گئی تو نفوذ ہوا کا بیچ اسکے مسام کے آسانی سے ہوا اسواسطے پہونچنا ہواے ریہ کا دل مین اسی راہ سے ہی کہ مسام کی راہ سے بیچ جوف رگ مذکور کے آتی ہی اور دل کو پہونچتی ہی اور پھر اسی راہ سے ابخرے اسکے ہوا مین ملکر نکلتے ہین نہ یہ کہ منہ شعبون رگ مذکور کے بیچ جوف ریہ کے کھلے ہوے واقع ہین جیسا کہ منہ ماساریقا کے بیچ معدہ کے اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا پہونچنا ہوا کا کہ انجذاب اسکا قوی ہی بدون مہلت کے اور بدون اصلاح پانے کے دل کو ہوتا اور تکلیف دیتا بنا بر علیہ مدخل ہوا کا مسام رگ سے مقرر ہوا تو بسبب ضیق منفذ کے جلد نہ گذرے اور ٹھہرے یہان تک کہ کثافت سے پاک ہو اور مناسبت ساتھ فراج دل کے پیدا کرے اور عمدہ ترین آلات تنفس مین

ریہ ہی لہذا اسکو مبدء الحیوۃ کہتے ہین اسواسطے کہ اگرچہ حصول استنشاق کا تمام بدن سے
ہوتا ہی اسلیے کہ براہ مسام جلد سے ہوا بیچ منافذ شرائین کے آتی ہی اور ترویح روح کی کرتی ہی لیکن
ترویح عام والبتہ نہی استنشاق ریہ سے اور بقاے زندگانی کا اوسی پر موقوف ہی نہایت یہ ہی
کہ اگر حصر نفس کی عادت کرین ایک زمانہ دراز تک اوسپر قدرت پاتے ہین اور اسوقت بیچ بواکہ
بیچ مین محصور رہی امر ترویح دل کو سرانجام دیتی ہی اسواسطے کہ حبس نفس سے بیچ منجذب ہونے
ہواے ریہ کے طرف دل کے فتور پڑتا ہی اسواسطے کہ حرکت دل اور شرائین کی کہ قبض اور بسط
کہتے ہین دائمی ہی خواہ نفس کو روکین خواہ نہ روکین نہایت یہ ہی کہ دم لینے مین دمبدم نئی ہوا
آتی ہی اور ترویح روح کو کرتی ہی اور اوپر التقدیر حبس کے جبتک کہ ہواے محصور بیچ ریہ کے
کثرت آمیزش ابخرے قلبی سے گرم نہین ہوئی ہی اور کمتر مزاج دل سے ہی ترویح اسکی کفایت
کرتی ہی اور جو گرم ہوئی اضطرار طرف ہواے خارجی کے ہوگا اور اگرچہ داخل ہونا ہوا کا بیچ منافذ
شرائین کے مسام جلد سے بھی دائمی ہی بنا بر قبض اور بسط شرائین کے لیکن تمام انکے فعل کا
اس امر مین بھی تنفس سے مربوط ہی مگر یہ کہ کثرت عادت کرتے حبس نفس سے جذب نسیم کا
منافذ شرائین سے عادت ہوتی ہی جیسا کہ بیچ اہل ریاضت کے مشہود ہوتا ہی کہ بہت دن تک
محصور النفس رہتے ہین اور پوشیدہ نرہے کہ ہوا سبدرق روح کی ہی مانند پانی کے واسطے غذا کے
اور جیسا کہ پانی خالص غذا نہین ہوتا ہی ہوا اکیلی بھی روح نہین ہوتی ہی اور اس قوم نے
کہ یہ گمان کیا ہی باطل ہی اسواسطے کہ ثابت ہوا ہی کہ بسیط غذاے مرکب کی نہین ہوتی ہی
بسبب نہونے مناسبت کے درمیان دونون کے اسواسطے کہ درمیان غاذی اور مغتذی
کے مناسبت شرط ہی لیکن پانی جو ساتھ رطوبات کے مرکب ہوتا ہی غذا ہوتا ہی اسیطرح ہوا
ساتھ ابخرون کے ملکر روح ہوتی ہی اما القلب فانہ جسم مخروطی کہیئتہ الصنوبر لیکن دل ایسا
جسم ہی مخروطی شکل مانند صورت صنوبر کے یعنی ایک طرف سے موٹا اور دوسری طرف سے
باریک ہی قاعدتہ فی وسط الصدر قاعدہ اسکا درمیان سینے کے ہی وراسہ مائل
الی جانب الیسار اور سر اسکا مائل طرف بائین کے اور پوشیدہ نرہے کہ سر دل کا نیچے کی
جانب سے اور مقابل پستان بائین کے پہونچا ہی اور قاعد اسکا اوپر کی جانب جو ایسا

شکل ہی نفع بیچ مائل ہونے دل کے طرف بائین کے یہ ہی کہ جگر سے بعید ہو واسطے
تعادل اور برابر ہونے دونون طرف بدن کے بیچ حرارت کے اسواسطے کہ دل اور کبد دونون
گرم ہین اور جو دل شریف ترین سب اعضا مین تھا اور سینہ کہ صندوق بدن کا ہی اسلئے اوسمین
ودیعت کیا گیا تو محفوظ زیادہ تر رہے اور وہ سرخ رنگ مائل بسیاہی ہی مرکب من اللحم
والليف والغضروف والغشاء الصلب اور مرکب ہی گوشت اور لیف اور غضروف اور غشا
سخت سے اور جان تو کہ گوشت اوسکا سخت پیدا کیا گیا ہی تو آفت کو قبول نہ کرے
جلدی سے اور بھی بواسطہ اجتماع حرارت کے تلطیف خون کی بوجہ احسن اور اکمل کرے
تو روح اوس سے پیدا ہو اور لیف اوسکی تین قسم ہی طویل واسطے جذب کے اور عریض
واسطے دفع کے اور مورب واسطے امساک کے تو ہر قسم حرکت کی واقع ہو اور فوائد اور بھی ہین
اور غشا اوسکی اسواسطے سخت پیدا کی گئی ہی تو پناہ ہو آفات کے پہونچنے سے لہذا غشاے مذکور
اوپر جرم دل کے چڑہی اور ملی نہین ہی بلکہ اوٹھی ہوئی اور جدا ہی مگر نزدیک آنکی اصل کے کہ قاعدہ ہی
اتصال رکھتی ہی اور نفع دوسرا بیچ جدا ہونے غشا کے سہولت انبساط غشا کا ہی اور معاین کہ
اوتیا ملے رباطون کا اور جمنا شرائین کا جانب قاعدہ سے واقع ہی اور بھی اسجگہ ایک عضو ہی
عظمی مانند بنیاد کے کہ کچھ غضروف سے مشابہت رکھتا ہی اور حقیقت مین غضروف نہین ہی
اور نفع اوسکا بھی سیدہے نکلنے شرائین کا ہی اور بھی اسیطرف وہان کہ مدخل مادہ نسیم
کا ہی دو ٹکڑے گوشت کے کہ عصبی ہین نکلے ہین اوپر شکل دو کان کے کہ اسکو اذنی القلب
کہتے ہین دخول نسیم اور خروج بخار کو مستعد کرنے والے ہین جسوقت دل منقبض ہوتا ہی
یہ دونون فراہم ہوتے ہین تو نسیم کو کر لیا ہی دل کے اندر جاوے اور جو منبسط ہو دونون پھر جدے
ہوتے ہین تو اور ہوا کو حاصل کرین وہو منبع الحرارة الغريزية اور دل جگہ پیدا ہونے حرارت
غریزی کا ہی اور معدن روح کا ہی اور بیان وجود حرارت غریزی کا مفصل کہ آتے ہین ہم والبطنان
اور دل کے دو بطن یعنے خانے ہین موافق قول جمہور کے احدہما الايمن ایک اونسے داہنی طرف
ہے ہذا مملو بالدم الكثير والروح القليل اور یہ بطن بھرا ہی بہت خون اور تھوڑی روح سے
اسواسطے کہ جگر سے ملا ہی اور عمدہ فعل اسکا مشغول ہونا جذب غذا سے اور استعمال کرنا غذا کا ہی

دل مجاری یجری فیہا من القلب الی الریہ دم الغذا اور واسطے اس بطن کے راہین ہین کہ جاری ہوتا ہی بیچ
اونکے دل سے طرف ریہ کے خون غذا کا یعنے خون کہ وہ غذا ہی ومن الریۃ الی القلب اور جاری ہوتی ہی
ریہ سے طرف دل کے ہوا جان تو کہ ایک مجری طرف جگر کے ہی اور ایک ورید وہان داخل ہوئی ہی
واسطے پہونچانے خون کے جگر سے دل مین آور دوسرا مجرا طرف ریہ کے ہی ایک ورید شریانی اوس سے
نکلکر ریہ کو پہونچی ہی واسطے پہونچانے غذا کے ریہ کو جیسا کہ بیچ تشریح ریہ کے کہا گیا اور اس سبب سے
کہ زیادہ اوپر ایک کے حکم جمع کا رکھتا ہی اطلاق مجاری کا اوپر دو مجرے کے باک نہین ہی اور ہرچند
شریان وریدی سے کہ بطن ایسر سے نکلی ہی بھی حصول جذب ہوا کا اور دفع بخار کا ہوتا ہی لیکن مخصوص
زیادہ اور عمدہ زیادہ اس بات مین ورید شریانی ہی والثانی الایسر اور بطن دوسرا بائین طرف ہی اور بہ
نسبت ایمن کے بڑا زیادہ اور مضبوط زیادہ ہی وہو مملو بالروح الکثیر والدم القلیل اور بطن چپ
بہرا ہی روح حیوانی بہت اور خون تھوڑے سے ہلاک امر کا دل سے پیدا کرنا روح کا ہی اور عمدہ غرض
وجود خون سے اوسمین پیدایش روح کی ہی اوس سے او مصاحب ہوتا خون کا ساتھ روح کے
بیچ شرائین کے دونون طریق شریان سے اسواسطے کہ خون بمنزلہ مرکب کے واسطے روح حیوانی کے
اور بمنزلہ ذخیرہ کے ہی تو نزدیک نقصان روح کے روح دوسری از روے مدد کے پیدا بھی ہوتی ہی
اسواسطے کہ بیچ شریان کے بھی روح پیدا ہوتی ہی لیکن نہ اسطور پر کہ بیچ دل کے ہوتی ہی اور جو مبدء
شرائین کا دل ہی پیدایش اوسکی شرائین بھی اونکے مبدء کے فیض سے ہی اور اسی سبب سے
ہی تخصیص مبدء ہونے دل کا واسطے روح کے وہو منبت الشرائین اور بطن ایسر محل جمنے
شرائین کا ہی اور یہ بطن بھی دو منفذ رکھتا ہی ایک منفذ شریان عظیم ہی کہ سب شریان
بدن کے اوس سے نکلے ہین اور دوسرا منفذ ایک شریان ہی کہ ریہ کو گئی ہی اور نفوذ ہوا کا
ریہ سے دل کو اس سے بھی حاصل ہوتا ہی اور شریان وریدی نام ہی فائدہ درمیان دو بطن
مذکور کے ایک مجری واقع ہی کہ جو خون کہ ایمن سے ایسر مین آتا ہی یہان تنضج پاکر ساتھ معدن
روح کے کہ بطن ایسر ہی مناسبت پیدا کرکے آتا ہی اور مجرے مذکور وقت چوڑے ہونے دل کے
وسیع ہوتا ہی اور وقت دراز ہونے دل کے بند ہوتا ہی یعنے انضمام اور انبساط اوسکا موافق انضمام
اور انبساط دل کے ہی اور قیاس اس مجری کا مانند قیاس بطن اوسط دماغ کے ہی اور بعضے اسکو بھی

بطن کہتے ہین اور دل مین تین بطن ثابت کرتے ہین لیکن جالینوس اور محققان اوسکو دو ہی بطن
شمار کرتے ہیں اور ہرایک کو درست ہی کہ اصطلاح مقرر کرے اور قاعدہ بطن ایمن کا بہت
نیچے ہی بہ نسبت قاعدۂ بطن الیسر کے اور حکمت اسمین یہ ہی جو کچھ صاف ہی الیسر مین آوے
اور جو کثیف ہی وہان رہ جاوے بسبب تقعر اور تسفل ایمن کے بہ نسبت الیسر کے
انتباہ جو حیوان کہ دل اوسکا بڑا ہوا اور قلیل الحرارت نہو دلیر ہوتا ہی اور جو حیوان کہ دل اوسکا
چھوٹا ہو لیکن کثیر الحرارت ہو وہ بھی دلیر ہوتا ہی اور جو حیوان کہ دل اوسکا قلیل الحرارت
ہوتا ہی اگرچہ بڑا ہو تامرد ہوتا ہی مانند اونٹ اور خرگوش کے اور پوشیدہ نرہے کہ دل الم کو
تحمل نہین کرتا ہی اور نہ ورم کو اسی سبب سے بعد ذبح حیوان کے کوئی آفت دل مین پائی نہین جاتی
بخلاف اور اعضا کے کہ اکثر آفات دکھلائی دیتے ہین اور کبھی پایا جاتا ہی بیچ دل بعض جانور کبیر
کبیر الجسد کے ایک ہڈی بمنزلہ غضروف کے اور کبھی دل بعض بندر کا صاحب دو سر کا پایا جاتا ہی
اور قوت حیات کی دل سے ہی کہ جو دل کو حیوان سے جدا کرتے ہین حرکت بیچ دل کے ایک زمانہ
تک محسوس پاتے ہین اور جو بعضے اطبا نے کہا ہی کہ دل قبیل عضلہ سے ہی شیخ رئیس نے اوسکے عدم
اتفاق کیا ہی اسپر کہ اوسنے خطا کی نہایت یہ کہ وہ شدید المشابہت ہی غضروف سے لیکن
حرکت اوسکی غیر ارادی ہی او بتک نہین کہ حرکت عضلی کی ارادی ہی الفصل الخامس
فی التشریح حجاب الصدر والمعدۃ والامعاء فصل پانچین ثابت ہی بیچ تشریح
پردہ سینہ کے اور تشریح معدہ اور امعا کے اما حجاب الصدر فہو مرکب من اللحم والعصب الحساس
المحرک لیکن پردہ سینہ کا پس وہ مرکب ہی گوشت سے اور عصب حس والا اور حرکت دینے والے
سے ومنفعتہ انبساط الصدر وانقباضہ اور نفع اس حجاب کا کھلنا سینہ کا ہی واسطے جذب ہوا کے
اور بند ہونا سینے کا واسطے پھیر لانے ہوا کے جیسا کہ منفخ مین مشہود ہی اور حجاب مذکور فاصل واقع
ہوا ہی درمیان اعضاے تنفس کے اور اعضاے غذا کے تو اعضاے تنفس بخارون غذا سے
محفوظ رہین اور وہ آخر ہڈی عظام قص سے نکلا ہی اور اسفل کو منحدر ہوکر اوپر سبیل توریب کے
اور آخر فقرے فقار صدر تک منتہی ہوا اور وہان ساتھ سب اضلاع کے ملتحم ہوا ہی اور اوسمیں
دو سوراخ ہین ایک اکبر واسطے نفوذ مری اور شریان کبیر کے اور دوسرا اصغر واسطے صعود جزو

تشریح حجاب الصدر

اوس رگ کے کہ نام اوسکا ابہر ہی اور وہی ابہر ہی جب کبد سے نکلی ہی بالجملہ اس حجاب حاجز
جمہور دیا فرغما کہتے ہین صاحب اسباب وعلامات کہ حجاب متعرض ہین الکبد والمعدۃ کو اس
نام سے بیان کیا اور بعض لوگ حجاب مذکور کو عضلے سے شمار کرتے ہین فائدہ اوس جگہ سے
کہ مبدء اس حجاب کا ہی ایک غشا پیدا ہوئی ہی اور داہنے کو آئی اور دو شق ہوے ایک طرف
خلف سینہ کے اور دوسری طرف قدام کے اوپر اوس جگہ کے کہ ملتقی ترقوتین کا ہی مل گئی ہی اور
جگہ پیدا ہونے ذات العرض اور ذات الصدر کی یہی غشا ہی اگر ورم بیچ شق قدامی کے ہو
ذات الصدر اور اگر بیچ شق خلفی کے ہو ذات العرض کہتے ہین اور اس غشا کو ساتھ حجاب مذکور
کے کچھ علاقہ نہین ہی واما المعدۃ فھی جسم مستدیر الھیئۃ مرکبۃ من اللحم والعصب والعروق والشرائین
لیکن معدہ پس وہ جسم ہی گردی شکل مرکب ہی گوشت اور عصب اور رگون کے پیٹنے اور وہ
ورشرائین سے اور وہ دو طبقہ رکھتا ہی مانند امعا کے طبقہ داخلی عصبانی ہی اور خارجی لحمانی
اور صورت معدہ کی ساتھ کدو سے گردن دراز کے مشابہت دیتے ہین اور استدارت اوسکی بہ نظر
ما تحت مری کی ہی اور مری بھی جزو معدہ کی ہی جیسا کہ مؤلف کہتا ہی وتنقسم الی اجزاء ثلثۃ
اور تقسیم ہوتا ہی معدہ طرف تین جزو کے المری وفم المعدۃ وقعرہا ایک مری دوسرا فم معدہ
تیسرا قعر معدہ جیسا کہ ہر ایک ان تینون سے جدا جدا اسکے جا جاتے ہین اما المری فانہ یبتدی من
اقصی الفم الی عند منقطع عظام القص لیکن مری پس تحقیق وہ شروع ہوتی ہی نہایت حلق
سے اور پہونچتی ہی قریب اوس جگہ تک کہ انتہا ہڈی سینہ کی ہی اور نہین ہی نیچے اوسکے
مگر غضروف خنجری اور پوشیدہ نرہے کہ مری نیچے قصبہ ریہ کے واقع ہی لہذا اسکے امراض مین
رکھنا دوا کا درمیان دونون شانے کے چاہیے اور راہ وارد ہونے طعام اور شراب کی
حلق سے طرف معدہ کے یہی ہی اور وہی مری مرکب ہی گوشت وغیرہ سے کہ مذکور ہوا
بخلاف اوسکے منقطع کے کہ اوسکو قسم معدہ کہتے ہین کہ وہ گوشت سے خالی ہی اور طبقہ
غشائی کہ طرف باطن مری کے ہوتا ہی لیفین اوسکی دراز ہین اور طبقہ غشائی کہ اوپر اوسکے
محیط ہوا لیفین اوسکے مستعرض ہین اور حکمت اوسکی درازی ہین اور اوسکی چوڑائی میں آسانی
نگلنے کی ہی کما لایخفی واما فمہا فعند منقطع عظام القص لیکن فم معدہ نزدیک انتہا سے

تشریح المعدہ

ہڈی سینہ کے ہی مقابل عظم خنجری کے وہو غارمن اللحم اور وہ گوشت سے خالی ہی اور
عصب بیچ اوسکے شدید ہی اور حکمت اسمین یہ ہی کہ شدید الحس ہو واسطے دریافت کرنے
بھوک کے سرمایہ بقاے حیوان کا ہی اور بیچ اس جگہ کے ایک شعبہ عصب دماغ سے
مستغرق ہوا ہی واسطے افادہ حس کے اور اسی سبب سے ہی کہ استسقاء دماغ کرب پستان
پیدا کرتا ہی اور اثر پانی بہت سرد کا درمیان حاجبین کے محسوس ہوتا ہی اسلیے کہ عصب مذکور
جو دماغ سے نکلتا ہی حاجبوں پر مرور کرکے طرف فم معدے کے آتا ہی اور فم معدے کو اور مبدء الاشتہا
بھی کہتے ہین اسواسطے کہ اشتہاء بیچ معدہ کے وہان سے پیدا ہوتا ہی اور بعضے فواد نام
رکھتے ہین واسطے نزدیکی کے فواد سے یعنی دل سے واما قعرہا ففیہ اللحم لیکن قعر اوسکا پس
اوسمین گوشت ہی اور اس سبب سے ہاضمہ قعر معدہ مین بہت ہی وموضعہ فوق
السرۃ اور محل قعر معدہ کا اوپر ناف کے ہی اور وہ تھوڑا جانب داہنی مائل ہی واسطے
حاصل کرنے حرارت کے کبد سے تو ہضم قوی ہو اور اسواسطے کہ انحدار ثفل کا بعد ہضم کے
طرف جگر کے آسانی سے ہو ومنفعتہا ہضم الغذا اور نفع معدہ کا ہضم غذا کا ہی تو وہ غذا کو مستعد
کرے واسطے فعل کبد کے جیسا کہ مری اور فم مستعد کرنے مین غذا کو واسطے فعل معدے کے
فائدہ جیسے اوپر سے مری ہی نیچے سے معاے اثنا عشری ہی مری مدخل طعام کا ہی اور
معا مخرج اوسکے ثفلے کا ہی جیسا کہ مذکور ہوگا لیکن معدہ پیچھے سے ساتھ فقرون کے اور
داہنی جانب سے ساتھ کبد کے اور جانب بائین سے ساتھ طحال کے مربوط ہی رباطون سے
اور یہ بھی مانند مری کے صاحب دو طبقہ کا ہی اور لیفین طبقے داخلی کی لانبے اور ترچھے مین
اور لیفین طبقے خارجی کے عریض ہین واسطے اوس فائدے کے کہ ہم کہہ آئے ہین انتباہ
غذاے معدے کی خون سے ہی کہ اوسپر ٹپکتا ہی عروق سے یا منصب ہوتا ہی اوسپر جگر
سے اور جو بعض لوگ کہتے ہین کہ غذا اوسکی اوس طعام سے ہی کہ وہ معدے مین ہضم
ہوتا ہی معقول نہین ہی اسواسطے کہ بیچ ہضم کیلوسی کے غذا مستحیل ہوتی ہی کیفیت سے
نہ نوعیت سے اور واسطے تغذیہ کے استحالہ کیلوس کا اوسکی نوعیت سے اور حاصل ہونا

فائدہ غذاے معدہ خون ہی ہی

؎ کالاژدہ بیرونیہ الامعاء فہی اجسام عصبانیۃ متشامعۃ ذات حس مرکبۃ من العصب والشحم

والعروق والشرائین لیکن رہ دے بیٹے انتڑیان پس وہ جسم بین ملتصبے سنضاعف صاحب جس
مرکب ہی عصب اور شحم اور عروق اور شرائین سے وہی ستہ بالعدد امعا چھ عدد ہین الاثنا عشری
والصائم والدقیق والاعور والقولون والمستقیم چنانچہ ہر ایک جدا جدا لکھی جاتی ہین پوشیدہ
نرہے کہ تین انتڑی اوپر کو علیا کہتے ہین اور اس سبب سے کہ جرم اسکا باریک ہی دقاق بھی
کہتے ہین اور ان انتڑیون مین چربی نہین ہی بسبب نزدیک ہونے کے اعضاے گرم سے
لیکن بیچ سطح باطن انکی کے رطوبت لزج واقع ہی قائم مقام چربی کے تو دفع مضرت
تیزی صفرا وغیرہ کی کرے جرم امعا سے اور رطوبت مذکورہ کو اغراس کہتے ہین اور وہ جمع
غرس کی ہی ساتھ غین معجمہ کے اور تین انتڑیان نیچے کو سفلی کہتے ہین اور اس سبب سے
کہ جرم اونکا غلیظ اور موٹا ہی غلاظ بھی کہتے ہین اور بیچ انکے باطن کے واسطے غرض مذکور
کے چربی بچھائی ہی خاصتہً اور ابتدا ے امعا کی معدے کے نیچے سے اور انتہا اوسکی مقعد
تک جیسا کہ ہم ذکر کرتے ہین جان تو کہ پہلی انتڑی اثنا عشری ہے اور وہ ملی ہی معدے سے
مقابل مری کے ہی کہ بیچ وسط اعلاے معدے کے مری ہی بیچ وسط اوسکے اسفل کے یہ ہی واسطے
نکلنے ثفل کے اور منہ اوسکا مسمے ہی بنام بواب کے اوپر بہت اصح کے اور تجویف
اسکی نسبت مری کے تنگ واقع ہوئی ہی اور بحکم خداوند تعالے یہ بواب جب تک
کہ طعام ہضم پاتا ہی بند رہتی ہی بعد اوسکے کھلتی ہی تو فضلہ منحدر ہو جاوے اور
اثنا عشری اس سبب سے کہتے ہین کہ لنبائی اسکی بارہ انگلی مضموم ہوتی ہی اسکے
صاحب کی انگلیون سے اور ہر چند بواب نام اسکے منہ کا ہی لیکن کل کو بھی کہتے ہین
تسمیہ الشی باسم اشرف اجزاۂ اور یہ انتڑی ٹیڑھی نہین ہی مستقیم الطول ہی معا
دوسری صائم ہی اور وہ صاحب تلفیف اور التوا ہی اور نفع اوسکے پیچدار ہونیکا
یہ ہی کہ جو غذا اسمین آوے دیر تک رہے تو جو غذائیت رہگئی ہو کبد جذب کرے اور
صائم اس سبب سے کہتے ہین کہ اکثر امر مین خالی رہتی ہی اور کثرت خلوت دو سبب
مین ایک وہ کہ نزدیک جگر کے ہی اور ماساریقا اکثر اوس سے ملی ہین خلاصہ غذا کا جلد تر
جگر مین جاتا ہی اور دوسرا وہ کہ راہ زہرہ یعنے پتے کی بیچ اسی انتڑی کے ہی صفرا کو پتے سے

اسعاء مین آتا ہی واسطے غسل ثفل کے پہلے صائم پر وارد ہوتا ہی اور جو صفرا بھی شدید الحدت
ہی اور ساتھ رطوبت کے نہین ملا انتڑی مذکور کو خوب دھوتا ہی فضلے سے ان دو سبب سے
وہ انتڑی اکثر خالی رہتی ہی اور صاحب تلفیف ہونا اسکو واسطے ٹھہرنے غذا کے منافی نہین ہی
اوسکے صائم نام ہونے سے اسواسطے کہ زمانہ ٹھہرنے غذا کا بہ نسبت زمانے خالی ہونے کے
بہت قلیل ہوتا ہی اور اکثر کو حکم کل کا ہی اور لوگون نے کہا ہی کہ یہ انتڑی مرض میت زیادہ
تنگ ہوتی ہی اور معا تیسری دقیق ہی اور دقاق بھی کہتے ہین تسمیۃ للجزء باسم الکل اسواسطے
کہ تینون انتڑی کو دقاق کہتے ہین اور اس سبب سے کہ دو انتڑیان مذکورہ بنام خاص مخصوص
ہوتی ہین اسکو بنام کل کے مسمے کیا بالجملہ وہ آخر اسعاء علیا کی ہی نہایت ہلکی ہی اور تلافیف
کثیر رکھتی ہی ساتھ بہت گولاہٹ کے اور نفع تلافیف اور استدارت کا بہت پھرنا غذا کا ہی تو
خلاصہ غذا کا جگر جذب خوب کرے رگون ماساریقا سے اور فائدہ دوسرا بیچ ٹھہرنے غذا کے بہ
دراز تک وہ ہی کہ تو آدمی جلد جلد محتاج تناول غذا کا نہو اور کشادگی ان تینون انتڑی کی برابر
ہی اور اوسی قدر منفذ کہ بیچ بواب کے ہی بہا تنگ اوسیقدر وسعت ہی اور ہضم
اگرچہ سب انتڑیون مین ہی لیکن بیچ علیا کے بہت ہی بسبب نزدیکی معدے اور کبد کے
انتڑی چوتھی کہ پہلے اسعاء سفلی سے اعور ہی اور وجہ تسمیہ کی یہ ہی کہ وہ ایک منفذ رکھتی ہی
واسطے مدخل اور مخرج کے اور بمنزلہ تھیلی کے واقع ہی جو کچھ اوسمین آتا ہی برجعت قہقری
نکل آتا ہی اور منفعت اوسکی اعوریت کی یہ ہی کہ تو بمنزلہ خزانہ کے ہو واسطے ثفل کے اور
اس سبب سے مجری اسعاء سدہ اور قولنج سے محفوظ ہو اور بھی حاجت برز کی بروقت نہو اور
نسبت اس انتڑی کے بقیاس اور اسعاء غلاظ کے مانند نسبت معدے کے ہی بہ نظر اسعاء
دقاق کے یعنے جیسا کہ ہضم معدے مین بہ نظر دقاق کے بہت ہی ہضم اس انتڑی مین
بھی بہ نظر قولون او مستقیم کے زیادہ ہی لہذا میل اپنی طرف اکثر رکھتی ہی واسطے استفادہ حرارت
ہاضمہ کے جگر سے اور طرف پشت کے کمتر ہی اور مبدء تمامی استحالہ غذا کا یہی انتڑی ہی
اور وہ کوئی رباط سے بندھی نہین ہی اسی سبب سے متحرک اور منتقل رہتی ہی اور بیچ
بیماری فتق کے اکثر یہی انتڑی بیچ کیسہ خصیہ کے اوترتی ہی اور فائدہ دوسرا اعوریت مین یہ ہی

بسبب ٹھہرنے فضلے کے اسمین دیدان پیدا ہون امعا مین اور یہ انتڑی اونکی جگہ رہنے کی ہو
اور نفع پیدایش دیدان کا بہت ہی اور اکثر مرض عفنی بسبب پیدایش دیدان کے پیدا نہین
ہوتے لیکن اس شرط سے کہ وہ قلیل العدد اور صغیر الجسم ہون ورنہ پیدایش اونکی خود مرض ہی اور
لوگون نے کہا ہی کہ کم کوئی ہوگا کہ دیدان سے خالی ہوا ور باوجود اسکے کثرت اور برائی اونکی کہ باعث
مرض کا ہی بہی کم ہی فضل خالق تعالے سے اور پانچوین انتڑی قولون ہی اور یہ بہا تہہ منہ
اعور کے ملی ہی بخلاف اور امعا کے کہ ہر ایک نیچے دوسرے کے ملی ہی اور وجہ اسکی پیچ اعور کے
معلوم ہوئی ہی اور یہ انتڑی ہر چند غلیظ زیادہ اور امعا سے ہی لیکن تنگ زیادہ ہی وسعت
اسکی نسبت اعور اور مستقیم کے اور وہ جو پیدا ہوتی ہی پہلے داہنی طرف میل کرتی ہی اور
نزدیک جگر کے پہونچکر بائین طرف پہرتی ہی مائل بہ اسفل اور نزدیک طحال سے گذر کر
اور کش ران چپ کے یعنے چاڑہے کے نزدیک ہوکر پہر داہنی طرف پہرتی ہی اور برابر
فقرے قطن کے اگرچہ نیچے جہکتی ہی اور مستقیم سے ملتی ہی اور جاننا کہ اوسجگہ کہ بائین طرف
پہونچی ہی نزدیک تلی کے نہایت تنگ ہوئی اور فراہم ہوئی اسی سبب سے جب تلی ورم
کرتی ہی ثفل اور ریح انتڑی سے نکلتا ہی آسانی سے اور حاجت اسکی پڑتی ہی پہلو سے چپ کے
ملین نزدیک نکلنے کے تو مدد دیوے اوپر نکلنے کے اور پوشیدہ نرہے کہ نام اسکا قولنج سے مشتق
ہی اور جو قولنج اکثر اسی مین ہوتا ہی یہ نام اسکا رکہا تسمیۃ الشئے باسم الحال اور نفع پیچ دار ہونیکا
وہی ہی کہ اوپر بیان ہوا اور معا چہٹی مستقیم ہی اور وہ اگرچہ کوتاہ ہی لیکن فراخ زیادہ ہی قریب
فراخی معدے کے اور نفع فراخی کا یہ ہی کہ تو مخزن ثفل کا ہوا اور بہت چیز اوسمین سما سکے تو وقت
دفع کے نکلنا اوس چیز کا آسانی سے ہوا اسواسطے کہ جو چیز کہ بہت ہی بالطبع میل اسفل کی طرف
رکہتی ہی واسطے ثقالت کے کہ کثرت کو لازم ہی بخلاف شئے القلیل کے کہ محتاج قاصر کی ہی بیچ نکلنے کے
اور قاصر رافعہ ہی اور شاید کہ دافع سے بہی منفعل نہو بسبب قلت مقدار کے اور باز رہنے
طبیعت کے اوسکے دفع سے اور جاننا چاہیے کہ بعض لیفین اس معا کے صاحب جذب ہین تو
اپنے اوپر سے خصوصاً قولون سے جذب کرے ثفل کو اور پاک رکہے اوسکو سدہ دار ہونے کے
پیدا ہونے سے اور مستقیم اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ قولون سے دور تک سیدہی واقع ہوئی ہی

بدن کبھی کے استناد کیا ہی اوپر قطن کے اور اسکے کنارے نزدیک مقعدہ کے عضلہ ہی کہ
اوسکو شرج کہتے ہین بشین معجمہ اور جیم کے کام اسکا یہ ہی کہ نزدیک تبرز کے ڈھیلا ہوجاتا ہی تو تمتنا
مقعدہ کا کھل جاوے اور ثقل نکل آوے اور پھر بعد حاصل ہونے حاجت کے منقبض اور تنگ
تو منفذ مین تنگی آوے اور جو امعاین سے بیوقت نہ نکلے آور اوپر سطح داخلی اس معا کے بلغمیت
لزج مخاطی واقع ہی ساتھ شحمیت کے واسطے حفاظت امعا کے اور منع کرنے تکلیف کے ثفل
سے اور اس رطوبت کو بھی اغراس کہتے ہین اسواسطے کہ اغراس امعاے علیا سے مخصوص نہیں
کما لا یخفے اور جاننا چاہیے کہ ثفل جبتک کہ بیچ اعور اور قولون کے نہین آتا ہی عفونت نہین کرتا ہی

ومنفعتها دفع ثقل الطعام الفصل السادس فی تشریح الکبد والمرارة والطحال فصل

چھٹی ثابت ہی بیچ تشریح جگر اور تلخہ اور سپرز کے اما الکبد فہی جسم مرکب من اللحم والعروق الشرائین
والغشاء الذی تستر ہا لیکن جگر وہ جسم ہی مرکب گوشت اور رگون اور شرائین اور غشا سے کہ جگر
چھپالیا اور گوشت اوسکا سرخ ہی مانند خون جامد کے ولیس لہا فی نفسہا حس اور کبد کو فی ذاتہ
حس نہین ہی فائدہ بےحس ہونے کا یہ ہی کہ تکلیف نہ پاوے تیزی اخلاط سے اسواسطے کہ وہ مولد
اور منشاء اخلاط کا ہی اور اکثر امر مین خلط غیر طبیعی لذاع ہوتا ہی پس اگر صاحب حس ہوتا متاذی
رہتا ہمیشہ واما غشاءہا فلہ حس کثیر لیکن وہ غشا کہ مجلل اور ساتر اور حافظ شکل کبد کی ہی حس بہت
رکھتی ہی اور بسبب نفوذ اوسکے بعض اجزا کے نیچ گوشت کبد کو بھی حصہ حس سے ہی اور یہ
اسواسطے ہی کہ جو کوئی آفت جگر کو پہونچے جگر کو خبردار کرے بیچ اکثر امور کے اور قدرت اوسکے دفع
حاصل ہو اور یہی غشا ربط دیتی ہی جگر کو ساتھ غشاے مجلل معدہ اور امعا کے اور یہی ربط دیتی ہی
ساتھ حجاب کے بوساطت رباط عظیم قوی کے اور ساتھ اضلاع قلب کے بوساطت رباط صغیر دقیقہ
کے ولونہا شبیہ بالدم الجامد اور رنگ جگر کا مانند خون بستہ کے ہی بیچ کمودت اور غبرت کے اسواسطے
کہ وہ بیچ حقیقت کے خون ہی کہ حرارت سے منعقد ہوا ہی وہی منبت العروق الغیر الضوارب
التی تسمی الاوردة اور وہ جگہ جمنے رگون نا جہندہ کی ہی اور رگین مذکور کو اوردہ کہتے ہین اور مفرد اوسکا
ورید ہی اور بیچ تشریح اوردہ کے کہہ آئے ہین ہم یہان بھی تھوڑا کہ لازم محل کو ہی کہا جاتا
جان تو کہ دو ورید کلیجے سے نکلین ہین بمنزلہ جڑ کے ایک جانب حدبہ سے اور دوسری طرف

مقعر سے صدبی کو اجوف اور مقعری کو باب کہتے ہین جو واسطے پہونچانے غـذا کے اعضا کو اوپر نکلنے مائیت کے طرف گردے کے خاص ہوے شعبے اجوف کے ہین اور جو واسطے جذب خلاصہ کیلوس کے معدے اور امعاسے خاص ہی اور ماساریقا نام ہوا شعبے باب کے ہین جیسا کہ بیچ ذکر اوردہ کے مشروحاً گذرا بالجملہ تشرب جگر کا خلاصہ کیلوس سے مانند تشرب اسفنج کے ہی پانی سے اسواسطے کہ کبد تجویف وسیع نہین رکھتا ہی مانند معدے کے کہ غذا جمع ہوا ایک فضا مین اور چاہیے کہ اوپر جگر کے زیادتیان ہین انگلی کے مانند کہ اونکے سبب سے گرد معدے کے شامل ہوا ہی مانند اوسکے کہ کوئی شخص کوئی چیز کو ہاتھ مین لیوے اور منبسط الکف ہوا اور ان بادتیون کو زوائد کہتے ہین اور نفع زوائد کا حاصل ہونا ہیچیدگی اور انحنا ہی واسطے شامل ہونے کبد کے اسعا پر اور زوائد مذکور بعض آدمی مین چار ہوتے ہین اور بعضے مین پانچ اور بعضے مین دو یا تین زیادہ زوائد مین مراد اونکا ہی مامال الی ناحیۃ المعدۃ اور بیچ طرف مقعر کے کہ اوپر باب کے ہی ایک منفذ ہی طرف پتے کے واسطے دفع ہونے صفرا کے اوس سے اور بھی اسی طرف مین منفذ دوسرا ہی طرف تلی کے واسطے دفع ہونے سودا کے اوس سے اور بھی درمیان جگر اور دل کے ایک رگ واقع ہی واسطے افادہ اور استفادہ کے نام اوسکا ورید شریانی ہی اور اطبا کو اسمین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ جگر سے جمی ہی اور یہی اظہر اور بعضے کہتے ہین کہ دل سے نکلی ہی اور جسطور پر کہ ہو وہ میانجی ہی درمیان جگر اور دل کے اور جگر بیچ نفس معدے کے کوئی عصب نہین ہی لیکن ایک عصب باریک معدے سے جگر مین ملا ہی اور اس سبب سے کہ وہ عصب نہایت باریک ہی معدے کو شراکت جگر سے مضرت کم پہونچتی ہی نزدیک لاحق ہونے آفت کے بیچ جگر کے مگر یہ کہ الم قوی جگر مین ہو کہ اس صورت مین اذیت اوسکی معدہ تک پہونچتی ہی بسبب مشارکت کے وموضعہا فی الجانب الایمن اور محل جگر کا داہنی طرف ہی وظہرہا ملاصق لضلوع الخلف اور پشت جگر کی یعنی حدبہ اوسکا ساتھ پسلیون پچھلے کے ملا ہی اور یہ ملاپ بیچ بعضے آدمی کے بشدت ہی اور جرم کبد نے پسلی کو مس کیا ہی اور اوسپر تکیہ کیا ہی اور بیچ بعضے کے مس شدید اور تکیہ نہین کیا اور شراکت کبد کی ساتھ پسلیون کے اور حجاب کے باعتبار اوسکی مماست کے ہی وبطنہا ملاصق بالمعدۃ اور شکم جگر کا یعنے مقعر اوسکا معدے سے متصل ہی اور بطریق اشتمال کے واعلاہا ینتہی فیما بین الصدر اور سر جگر کا شروع ہوتا ہی درمیان حجاب سینہ کے

یعنے پرا اس حجاب سے واسفلها ینتهی الی الخاصرة اور پائین جگر کا پہونچتا ہی طرف ہڈی خاصرہ کے نیچے زیادہ قعر معدے سے تھوڑا ومنفعتها تولید الدم لتغذیۃ الاعضاء اور نفع جگر کا پیدا کرنا خون کا ہی بسبب احالہ کیلوس کے جیسا کہ بیان ہوگیا اور تخصیص ذکر تولید خونکی باوصف اسکے کہ تولید اور اخلاط کی بھی کرتا ہی واسطے عمدہ ہونے خون کے ہی اور بیچ مبحث اخلاط کے کہا گیا کہ غذا بیچ حقیقت کے خون ہی اور باقی اخلاط بمنزلہ ابازیر مصلحہ کے ہین واما المرارة ملاصقة بالکبد لیکن تلخہ یعنے پتا وہ جسم ہی صغیر عصبانی مانند تھیلی کے ملاصقۃ بالکبد ملا ہی یعنے لٹکا ہی اوپر جگر کے سمت معدے کے جیسا کہ گذرا ہی اور دو شعبے عصب اور شریان سے کہ اوپر کبد کے آتے ہین اوسمین پہونچے ہین واسطے افادہ حس اور حیات کے وہی وعاء المرة الصفراء اور مرارہ محل رہنے صفرا کا ہی ومنفعتها جذب المرة الصفراء من الکبد اور نفع اوسکا جذب صفرا کا ہی جگر سے اسواسطے کہ اگر صفرا اسطرف نہ کھینچتا اور جگر مین رہتا یرقان لاتا اور بہت امراض پیدا کرتا اور نفع دوسرا یہ ہی کہ تو اوس سے منفذ اوپر امعا کے گرتا ہی واسطے غسل اور تنقیہ کے جیسا کہ بیچ باب امعا کے گذرا لہذا شعبے کثیرہ مجرے مرارہ سے جانب امعا کے واقع ہین اور بیچ اکثر آدمی کے شعبہ باریک اسفل معدے سے بھی ملا ہی واسطے پاک کرنے معدے کے رطوبات سے اسواسطے کہ اکثر اجتماع رطوبات کا اوسمین باعث فساد ہضم کا اور آفات کا ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ یہ شعبہ وسیع پیدا ہو یا بہت شعبے طرف معدے کے واقع ہون اور اوس سبب سے آدمی ہمیشہ بیچ تکلیف کے اور یہ بدخلقت ہی بیچ اکثر امر کے اور کبھی ہوتا ہی کہ یہ عارضی ہون اسواسطے کہ حدوث مجاری جدید کا ممکن ہی جیسا کہ مقرر ہوا واما الطحال فهو جسم مرکب من اللحم والشرائین متخلخل اسود اللون شبیه بالکبد لیس له فی نفسه حس لیکن تلی ایک جسم ہی مرکب گوشت اور شرائین سے اور صاحب تخلخل ہی واسطے سہولت قبول کرنیکے فضول سوداوی کو اور رنگ اوسکا مائل بکمودت ہی اور مشابہ کبد کے ہی بیچ رنگ کے اور نہین ہی اوسکو فی ذاتہ حس تو متاذی نہو اوس چیز سے کہ مستفرغ ہوتی ہی واما غشاؤه فله حس کثیر لیکن غشا اوسکی کہ اوسپر مجلل ہوئی عصبی ہی اور صفاق سے نکلی اوسکو حس بہت ہی تا دریافت کرنا آفتون کا اور دفع کرنا اونکا ممکن ہو اور جانین کہ غشا سے مذکور سے روابط پیدا ہوے کہ اوسکو ساتھ معدہ اور اضلاع وغیرہ کے مرتبط کیا ہی اور تلی بھی صاحب تحدب ہی حدبہ اوسکا جانب اضلاع کے ہی اور ارتباط اوسکے

ب ہو کہ ایسا مضبوط نہیں ہی کہ دوسری طرف سے بھی لہذا وہ معدے سے التصاق رکھتے ہیں ایام
بیچ سمتی تلی کے اور بیچ سختی جانب بائین معدے کے فرق مشکل سے کر سکتے ہین وموضعہ فی الجانب الایسر
بین تناوع الخلف والمعدۃ اور مکان تلی کا بیچ بائین طرف کے ہی درمیان پسلیون خلف کے
اور معدے کے وہو وعاء المرۃ السوداء اور تلی جگہ رہنے مرہ سوداکا ہی ومنفعتہ جذب المرۃ
السوداء من الکبد اور نفع تلی کا کھینچنا سوداکا ہی جگر سے اور اس جذب مین دو فائدے ہین ایک
وہ کہ کلیجا سوداے زائد سے پاک رہے اور امراض سوداوی پیدا نہون دوسرا وہ کہ تھوڑا اوس
سودا سے وقت خالی ہونے معدے کے اوپر فم معدے کے گرے واسطے تنبیہ اوسکے اور شہوت
طعام کے جیسا کہ ابتدا مین کہا گیا جاننا چاہیے کہ تلی دو منفذ رکھتی ہی ایکطرف مقعر کیطرف کے واسطے
جذب سوداکے اور یہ منفذ بڑا ہی اور دوسرا طرف فم معدے کے واسطے گرنے سوداکے اوپر فم معدیکے
اور یہ منفذ چھوٹا ہی اور نفع بڑا ہی منفذ پہلے کا اور چھوٹائی دوسرے کا ظاہر ہی تو سودا جگر سے
بفراغت نکل آئے اور تنقیہ بیچ جگر کے ظاہر ہوا اور اوپر فم معدہ کے کم گرنے تو کثرت جوع سے تکلیف
ظاہر نہوا اور خاصیت تلی کی یہ ہی کہ جو تلی موٹی ہو بدن دبلا ہوا اور جو تلی دبلی ہو بدن موٹا ہو اور
بیچ شرائین تلی کے خون پک کر مانند جو ہر تلی کے ہوتا ہی پس جو فضلہ ہی دفع ہوتا ہی اور جسوقت
ضعف بیچ دافعہ کے پڑتا ہی کبر اور صلابت تلی مین واقع ہوتا ہی اور جسوقت ضعف بیچ جاذبہ کے
ہوتا ہی فساد بیچ جگر کے واقع ہوتا ہی اور بیماریان سوداوی ظاہر ہوتی ہین الفصل السابع فی بقیۃ
الاعضاء المرکبۃ فصل ساتوین ثابت ہی بیچ بقیہ اعضائے مرکبہ سے وہی الکلیتان والمثانۃ
والانثیان والقضیب والرحم اور اعضائے مذکورہ یہ ہین کہ کہا جاتا ہی اما الکلیتان فکل واحد منہما
مرکبۃ من اللحم الصلب قلیل الحمرۃ وشحم کثیر وعروق وشرائین وغشاء لیکن گردے پس ہر ایک
ان دونون سے مرکب ہی گوشت سخت تھوڑے سرخ سے اور بہت چربی سے اور رگون سے یعنے اوردہ
اور شرائین سے اور نفع سختی گوشت کا یہ ہی کہ تو قوی الجوہر ہوا اور امتلاے مائیت سے کہ اکثر سبب
اختلاط اخلاط مادہ کے حدت کو حاصل کرتی ہی سریع الانفعال نہوا اور بھی جگر سے جذب نہین
کر سکے مگر چیز رقیق کو اور اس سبب سے کہ تلی اعتنا کرتی ہی مائیت کو خون سے سرخی اوسکی
بہت نہین ہی اور جو خشک جرم ہی چربی بہت اوسمین وارد ہوئی ہی تو تعدیل کرے خشکی کو

ترطیب سے اور فائدہ اوردہ کا تغذیہ اور نفع شرائین کا پہونچانا حیات کا ہی جیسا کہ مخفی نہیں ہی
ولیس لہا فی نفسہا حس اور نہین انکو فی ذاتہا حس اور نفع بحس ہونیکا نہ تکلیف پانا انکا ہی تیزی
اور شوریت مائیت سے واما غشاہا فلہ حس کثیر لیکن وہ غشا کہ اوپر انکے محیط ہی کثیر الحس ہی اور نفع
اسکا دریافت کرنا تکلیف کا ہی جب عارض ہو وموضعہا اسفل الظہر اور جگہ انکی نیچے پیٹھ کے ہی
اوس جگہ کہ کمر کہتے ہین اور گردہ داہنا نسبت بائین گردے کے تھوڑا اونچا واقع ہوا ہی ومنفعتہا
جذب البول من حدبۃ الکبد لتجری الی المثانۃ اور نفع گردونکا جذب کرنا پیشاب کا ہی حدبہ جگر سے
تو جاری کرے اوسکو طرف مثانے کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ باطن ہر گردے کے ایک تجویف ہی کہ
اوسمین آتی ہی مائیت جگر سے بواسطہ اوس رگ کے کہ مسمی بطالع ہی اور یہ رگ گردے مین
آکر پھر اوپر کو نکلی ہی لہذا طالع کہتے ہین اور ہر گردے سے ایک رگ نکلتی ہی دو ران دونوکو حالبان
کہتے ہین اور جو نکلتی ہین پھیپھڑے اور دل کو پہونچتی ہین اسی سبب سے بیچ بیماری گردونکے منہ کا مزہ
متغیر ہو جاتی ہی اور راہ پہونچنے غذا کی ریہ اور دل کو اسی راہ سے ہی اور غرض اسمین یہ ہی کہ تو غذا سے
دل اور ریہ کی صاف اور لطیف ہو اور خوب ہضم پائی ہو اور بواسطہ اوسکے نفوذ کے بہت مجاری مین
سکی حاصل کی ہی اور اوس مجری کو کہ درمیان گردے اور مثانے کے واقع ہی بربخ کہتے ہین یعنے موری
پانی کی اور بھی حالب کہتے ہین بجائے نہلا اور یاد رکھنا چاہیے کہ جگر سے اوپر گردے کے آتی ہی پانی
خالص نہین ہوتا ہی بلکہ خون کے ساتھ ملا ہوتا ہی پس گردہ خون کو پانی سے خوب جدا کرتا ہی اور
تھوڑا خون صاف کو طرف ریہ اور دل کے بھیجتا ہی اور باقی کو اپنی غذا مین صرف کرتا ہی اور پانی کو
مثانے مین پھینکتا ہی اسی سبب سے جب ماسکہ یا ہاضمہ گردے کا ضعیف ہوتا ہی بول رنگین
آتا ہی جیسا بیچ ضعف جگر کے نکلتا ہی واما المثانۃ فہی مرکبۃ من جسم عصبانی منضاعفۃ ومن عروق
وشریانات لیکن مثانہ پس وہ مرکب ہی جسم عصبی الجوہر سے اور متضاعف ہی یعنے دو طبقے دار ہے
اور رگین اور شرائین سے جان تو کہ وہ بلوطی الشکل ہی اور طبقہ باطنی اوسکا بسبب طبقے کے
سخت واقع ہوا تو صابر ہوا اوپر تیزی اور لذع بول کے اور عصبی بنایا گیا تو تیزی مائیہ کو دریافت
کرے آسانی سے اور اوس سبب سے قوت دافعہ اوسکی حرکت مین آوے اور طبقہ خارجی
صفاقی ہی اور صاحب قوت تو محافظت کرے طبقے داخلی کو اور پھٹنے سے محفوظ رہے سوا سکے

گردہ و امتلائے دائم سے پست نجاوے وموضعہا بین العانۃ والدبر اور جگہ مثانے کی درمیان
عانہ اور دبر کے ہی لیکن موضوع ہوا ہی اوپر معاء مستقیم کے بیچ مردونکے نیچے ہڈی عانہ کے اور
بیچ عورتونکے اوپر اسفل رحم کے ومنفعتہا جمع البول واخراجہ اور نفع اوسکا جمع کرنا پیشاب کا
اور نکلنا اوسکا ہی دفعۃً اور کیفیت جمع اور خروج پیشاب کی اسطور پر ہی کہ وہ دو مجرے کہ
اونکو حالبین اور برانج بھی کہتے ہین گردے سے مثانہ مین آئے ہین اوپر اصل توریت کے اور
ایسا نہین ہی کہ یہ دو رگ بمجرد ملنے کے مثانے سے سیدھی اوسمین آئی ہون بلکہ طبقہ خارجی مثانے
کو سوراخ کرکے بیچ اوس فضا کے کہ درمیان دو طبقے کے ہی آتی ہین اور مثانے کی لنبائی مین
جاتی ہین اور قریب اوس جگہ کے کہ مخرج بول کا ہی پس اسجگہ بیچ طبقے باطنی کے نافذ ہوکے بیچ
تجویف مثانے کے کھلے ہین اور قدرت خدایتعالے سے غشا اندرونی اوپر منفذ ان دونون سوراخ
کے بچھی ہی اور پانی اوسکے نواح سے بیچ جوف کے جاتا ہی اور غرض اسمین وہ ہی کہ جو پانی بہت
جمع ہوا اور طبقہ اندر کا ساتھ طبقہ ظاہر کے ملے یہ دو منفذ کہ جگہ گرنیکی ہین بند ہوجائین اور پانی کو
پیچھے اپنی جگہ وقت دفع کے ممکن نہو پس قوت دافعہ مثانے کی بحکم اللہ سبحانہ کے پانی کو اوسکی
گردن کی راہ سے کہ طرف قبل کے واقع ہی باہر نکالے اور یہ گردن مثانے کی بیچ مردونکے تین خم
رکھتی ہی اور بیچ عورتونکے ایک خم اور مبدء اس گردن کا عضلی محاط سے ہی تو پانی کو بدون
ارادت کے نکلنے نہ دیوے واما الانثیان فکل واحد منہما مرکبۃ من لحم ابیض دسم ومن عروق وشریانات
لیکن خصیتان ہر ایک اونسے مرکب ہی گوشت سفید چرب سے اور رگین اور شراین سے جان تو
کہ گوشت خصیہ کا غددی ہی اور نرم صاحب سوراخ مانند گوشت پستان کے اور اونکی رگونکے
شعبے بہت ہین اور منفذ بھی بہت ہین اور ایک غشا کہ صفاق سے نکلی ہی اوپر دونون خصیونکے شامل ہی
جیسا کہ طب اکبر مین ہم ذکر کرچکے ہین ومنفعتہما انضاج المنی اور فائدہ خصیونکا پکانا مادہ منی کا جان تو
کہ منی فضلہ ہضم چوتھے کا ہی کہ پیدا ہوتی ہی وقت تقسیم غذا کے بیچ اعضا کے بطریق ترشح اور ٹپکنے کے
عروق سے اور وہ جملہ رطوبات غریزی قریب العہد انعقاد سے ہی اور اعضائے اصلی اوس سے غذا
کرتے ہین اور اوسکو فضلہ کہتے ہین نہ اس معنی سے کہ وہ صلاحیت غذا ہونیکی نہین رکھتی ہی اور
مانند فضلات کے واجب الدفع ہی جیسا کہ بعض لوگون نے وہم کیا ہی بلکہ اس معنی سے کہ جو ہضم رابع سے

تشریح الانثیین

کہ اعضا مین ہوتا ہی ایک جزو لطیف قابل تغذیہ کے زیادہ اور فاضل رہتا ہی غذا سے طبیعت
اوسکو واسطے بقاے نوع کے صرف کرتی ہی اور طریق حاصل ہونے منی کا اوپر قول بقراط کے
ایسا ہی کہ خمیرہ اور اصل اوسکا دماغ سے نازل ہوتا ہی اور اوس سے بیچ دو رگ کے کہ پیچھے کانونکے
واقع ہین اور نخاع سے ملی ہین اور نخاع سے گردون مین اور گردون سے خصیونمین پہونچتا ہی اور
ہر عضو رئیس اور غیر رئیس سے شعبہ ان دو رگون مین ملا ہی کہ منی ہر عضو کی اون شعبون سے
طرف اون دو رگونکے جاتی ہی اور ساتھ خمیرہ کے ملتی ہی اور مجموع خصیون مین پہونچتا ہی اسطور سے کہ
پہلے بیچ دو رگ تحیلی خصیونکے آتی ہی پس استعداد سفید ہونیکی پیدا کرکے خود بیضون مین آتی ہی
اور بالکل سفید ہوتی ہی پک کر اور ساتھ رنگ محل کے متاثر ہو کر ساتھ سفید ہونے دودھ کے بیچ پستانکے
اور جاننا چاہیے کہ منی جبتک اعضا مین ہی برنگ خون کے ہی لیکن وہ خون کہ مائل بسفیدی ہوتا ہی جو
بیچ اوس رگ کے کہ درمیان گردے اور انثیین کے ہی آتا ہی میل بسفیدی کرتا ہی لیکن سرخی غالب ہی
اور جبتک انثیین مین نہین آتا ہی سفید بالکل نہین ہوتا ہی اسی سبب سے نزدیک ضعف
انثیین کے منی سرخ نکلتی اور اوپر ہونے خمیرۂ منی کے دماغ سے استدلال کرتی ہین اس سے کہ
قطع کرنا رگون پیچھے کان کا قطع تناسل کرتا ہی یقیناً اور استدلال کرتے ہین اوپر ترشح کے ہر عضو سے
اسطرح پر کہ ثابت ہوا ہی کہ استفراغ تھوڑا منی سے اسقدر ضعف لاتا ہی کہ استفراغ بہت خون کا
نہین لاتا اور یہی جو بعضے خصوصاً عضو رئیس کہ باپ کا ضعیف ہو لڑکے کا بھی ضعیف ہوگا اکثر
اور بقول بعض حکما کے طریق حاصل ہونے منی کا یون ہی کہ منی تمام اعضا سے جانب جگر کے آتی ہی
بدون تعیین اصل اور خمیرہ کے بیچ کوئی عضو کے پس جگر سے بتوسط شعبون اجوف کے نازل
ہو کر گردون کو جاتی ہی اور وہان مائیت سے صاف ہوتی ہی اور قوام پکڑتی ہی پس بیچ اوس
مجرے کے کہ درمیان گردے اور خصیہ کے واقع ہوا ور پیچ بہت رکھتی ہی اور پکتی ہی مگر پختہ ناقص
بعد اسکے خصیون مین جا کر نضج خوب پاتی ہی اور پوشیدہ نرہے کہ اطبا بالکل اتفاق رکھتے ہین
اس بات پر کہ منی نر مین بھی ہی اور مادہ مین بھی اور دلیل اوپر ہونے منی کے عورت مین ہونا خصیونکا
ہی اور نہین تو خلقت اونکی عبث نہوا اسلیے کہ فعل حکیم کا خالی حکمت سے نہین ہوتا اور حکمت
اونکی پیدائش مین سواے نضج منی کے اور کچھ ظاہر نہین ہی نہایت یہ کہ منی مادہ کی رقیق زیادہ ہوتی

خون حیض سے مشابہ زیادہ ہی لہذا فیلسوف مقدم اوپر منی مادہ کے اطلاق منی کا نہین کرتے بلکہ یا بلغۃ
طمث بولتے ہین اور بھی اوپر ہونے منی کے نر او رمادہ مین قرآن مجید ناطق ہی کما قال اللہ تعالے
فلینظر الانسان مم خلق خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب اور مفسرین متفق ہین کہ
صلب سے پیٹھ مرد کی اور ترائب سے سینہ عورت کا مراد ہی اور قول حکما کا بھی اس آیت سے منافات
نہین رکھتا ہی لامکان خروج منیہ کثیرا من الصلب ومنیہا عن الترائب اور جان تو کہ اطبا او رحکما
متفق ہین اس بات پر کہ یقینا قوت عاقدہ منی نر مین ہی اور قوت منعقدہ منی مادہ مین لیکن اختلاف
کرتے ہین اس امر مین کہ آیا بیچ منی نر کے قوت منعقدہ بھی ہی تو یہ بھی جزو جنین کے ہو سکے اور بیچ
منی مادہ کے قوت عاقدہ بھی ہی تو وہ بمجرد منی مرد کی ہو سکتی ہی یا نہین ہی تو ترکیب جنین کا سوائے
منی مان کے اور دم طمث کے نہوا اور ظاہر ہی کہ جو عاقدیت ساتھ منی نر کے اور منعقدیت ساتھ منی
مادہ کے محصور ہو ترکیب جنین کی نہوگی مگر منی مادہ سے اور خون حیض سے کہ ممد اوسکا ہی اور منی مرد کو
بیچ وجود جنین کے دخل نہو لان العاقد لایکون منعقدا واجزاء الجنین کلہا تنعقد. بالجملہ حکما کہتے ہین
اور اطبا مثبت نہایت یہ ہی کہ اطبا کہتے ہین کہ عاقدہ منی نر کی قوی تر زیادہ ہی نسبت منعقدہ منی
نر کے بخلاف مادہ کے کہ منعقدہ اوسکی قوی زیادہ ہی اوسکی عاقدہ سے اور کہا ہی کہ انتساب منی
مرد کا طرف عاقدیت کے اور انتساب منی عورت کا طرف منعقدیت کے اسی جہت سے ہی
جیسا کہ بیچ بحث ارکان کے بیچ وجہ تخصیص حرارت اور برودت کے ساتھ کیفیتان فاعلتین کے
اور تخصیص رطوبت اور یبوست کی ساتھ کیفیتان منفعلتان کے مذکور ہوا ہر ایک حکما اور اطبا
اور اثبات اپنے مطلب کے دلیل لاتے ہین جیسا کہ کہا جاتا ہی فائدہ حکما کہتے ہین کہ اگر دو قوت بیچ
ایک منی کے ہون لازم آتا ہی کہ ایک چیز قابل بھی ہو اور فاعل بھی اور یہ باطل ہی اور اطبا جواب
دیتے ہین کہ یہ قاعدہ جاری نہین ہوتا ہی مگر جسم بسیط مین کہ تعدد آلات اور قوابل سے خالی ہوتا ہی
اور منی خود مرکب ہی اجسام مختلف سے اور جو اوسکو بسیط کہتے ہین بسبب متشابہ ہونے اوسکے
اجزا کے حس مین پس یہ قاعدہ بیان درست نہ آویگا پھر حکما ایراد کرتے ہین کہ اگر دونون قوت
ایک منی مین موجود ہون چاہیے کہ ایک منی تولید مین کافی ہو اور احتیاج ملنے دوسری منی کی
نہوا اسواسطے کہ منی قوت فاعلہ کی سوائے اسکے نہین ہی کہ مسبب تغیر کی ہو دوسرے سے

بیچ دوسرے کے اس راہ سے کہ وہ دوسرا دوسرا ہی پس جسوقت قوت فاعلہ ملاقی ہو قوت منفعلہ کو اور ظاہر نہو اوس سے فعل وہ قوت مبدء تاثیر کی نہوگی پس قوت کو قوت نہ کہینگے

ہذا خلف یعنی یہ خلاف فرض کے ہی اور جواب دیتے ہین اطبا کہ قوت فاعلہ اگرچہ مبدء تاثیر کی ہی لیکن ہم نہین تسلیم کرتے کہ علت تامہ ہو اور ایراد مذکور نہین وارد ہوتی ہی مگر اوسپر تقدیر ہونے اوسکے علت تامہ اور جب یہ بات متحقق ہوئی ہو سکتا ہی کہ ملنا دونون منی کا شرط انعقاد جنین کا ہو ساتھ اس بات کے کہ بعض لوگون نے کہا ہی کہ حصول ولد کا ایک منی سے جائز بلکہ واقع ہی لیکن یہ قلیل اور نادر ہی اور کیفیت تولد جنین کی بیچ تشریح رحم کے اوےگی فائدہ ہر خصیے سے ایک رگ مانند موزی کے نکلی ہی اور ایسی معلوم ہوتی ہی کہ خصیے سے جما ہی اور اوس سے پیدا نہین ہوئی ہر چند کہ مماس اور ملاقی ہی اور جو رگین مذکورہ بیچ ہوئی ہین بیچ اوس نزدیکی کے وسعت محسوس ہی بعد اسکے طرف تنگی کے میل کر کے پھر وسیع ہوتی ہین خصوصاً بیچ عورتون کے نزدیک منتہی کے اور رگون مذکور کو اوعیہ منی کہتے ہین اور یہ رگین صاعد ہوتی ہین پھر طرف رقبہ مثانہ کے میل کیے ہین نیچے مجری بول کے اور تشریح اوعیہ منی عورتون کی بیچ تشریح رحم کے اوےگی انتباہ انثیین مردون مین بھی ہین اور عورتون مین بھی نہایت یہ ہی کہ خصیے عورتون کے چھوٹے اور چوڑے ہین بیچ دونون کنارے فرج کے چھپے ہین بیچ اصل عنق رحم کے اور بیچ تشریح رحم کے بیان ہوگا واما القضیب فجسم مرکب من لحم قلیل وعصب وعروق وشریانات کثیرۃ لیکن قضیب یعنے آلہ وہ جسم ہی کہ مرکب ہی گوشت تھوڑے اور عصب اور اوردہ اور شرائین بہت سے اور رباطون اور عضلون سے اور جو اصل اوسکی رباط ہی کہ ہڈی عانہ سے جما ہی اور چیز و اعظم بیچ تحریک کے عضلہ ہی مولف اسکے بیان سے متعرض نہین ہوا اسلیے کہ دونون ظاہر تھے یعنے رباط اور عضلہ اور جان لو کہ گوشت اوسکا بعض غددی ہی اور رنگ اور رباط اوسکی کثیر التجاویف اور رگین اوسکی وسیع زیادہ ہین نسبت اوسکی مقدار کے اور یہ سب اسواسطے ہی کہ نعوظ حاصل ہو بسبب داخل ہونے روح اور ریح اور دم کے اور حقیقت نعوظ طبعی کی یہی ہی کہ تجاویف اوسکے رباط کے ریح سے بھر جاوین اور شرائین روح سے اور اوردہ خون سے

اور پوشیدہ نرہیے کہ قوت اوٹھنے قضیب کی دل سے اور حس اوسکی عصب نخاعی سے کہ نخاع
مجرے نکلا ہی اصل اوسکی دماغ سے ہی اور غذا جگر سے آتی ہی اور شہوت مباشرت کی بمشارکت
جگر اور گردے کے ظاہر ہوتی ہی اور صحت اس امر کی موقوف ہی اوپر صحت اعضاے رئیسہ کے
دراصل جب کا دل ہی ولہ حس کثیر اور قضیب کو حس بہت ہی خصوصاً حشفہ مین اور کثرت حس
کی بسبب کثرت اور اجتماع عصب کے ہے حشفہ مین اور ظاہر ہی کہ اگر حس بہت نہوتی لذت تام
اُسکا کُ مقام سے ظاہر نہوتی اور آدمی اپنے تئین اس کام مین کہ سراسر حکمت ہی ذلیل نہ کرتا
ع آنکہ شیران راکند روبہ مزاج ۔ احتیاج ست احتیاج ست احتیاج ۔ ومنفعۃ ظاہرۃ
اور نفع قضیب کا ظاہر ہی آور جاننا چاہیے کہ قضیب مین تین مجرے ہین ایک مجرے بول کا دوسرا
مجرے منی کا تیسرا مجرے ودی کا اور یہ تینون بیچ جڑ ذکر کے متمیز ہین اور بیچ احلیل کے کھلے
ہین آور احلیل ایک سوراخ ہی جڑ قضیب سے نہایت حشفہ تک آور حکمت بیچ خلقت تین
مجرے کے یہ ہی کہ مجرے بول کا ضرور ہی کہ مائل بسختی ہو تو منفعل اور متالم نہو تیزی بول سے
اور مجرے منی کا لازم ہی کہ نرم ہو تو نزدیک خروج منی کے آسانی سے کھل جاوے اور منی
جلد جیسے کہ مبدء سے نکلے رحم مین آوے اور جب وجود ان دو مجرے کا واجب ہوا درمیان
دونون کے میانجی کہ وہ مجرے ودی کا ہی بھی لازم ہوا تو مجرے منی کو تر رکھے اور اوپر دفع منی
کے مدد کرے آور جان تو کہ ودی بدال مہملہ رطوبت ہی لعاب دار کہ بعد منی کے نکلتی ہی بیچ
بعضے کے اور یہ عورتون مین بہت ہوتی ہی لیکن مذی بذال معجمہ رطوبت ہی کہ وقت شہوت
کے اوپر سر ذکر کے آتی ہی اور محل اوسکا غدہ ہی بیچ شروع مجرے بول کے کہ واسطے نرم اور تر
کرنے مجرے مذکور کے مخصوص ہی آور جانین کہ بیچ اکثر کے طول قضیب کا کم چھ انگلی مضموم
اوسکے صاحب سے اور گیارہ انگلی سے زیادہ نہین ہوتا ہی اور طول عنق رحم کا بدستور واما
الرحم فہو جسم عصبانی لیکن رحم یعنے زہدان جسم عصبی ہی یعنے مشابہ عصب کے نرمی اور سفیدی
مین جیسا کہ بیان ہوگا وموضعہ مابین المثانۃ والمعا المستقیم والسرۃ اور محل اوسکا درمیان مثانے
اور انتڑی نیچے اور ناف کے ہی ولہ عنق ینتہی الی الفرج اور واسطے رحم کے گردن ہی کہ پہونچتی ہی
فرج داخلی تک قریب اوس جگہ کے کہ منفذ بول کا دفی اصلہ الانثیان اور جڑ عنق رحم مین

دو خصیے ہین و منفعت قبول الحمل اور فائدہ رحم کا قبول کرنا حمل کا ہی فائدہ و شکل رحم کی مانند شکل
خصیہ اور قضیب مرد کے ہی کہ مقلوب ہوا خود رحم بجاے کیس خصیہ کے اور عنق اوسکا بجاے قضیب
کے ہی اور قضیب مانند کالبد کے ہی واسطے گردن رحم کے اور گردن رحم کی مانند غلاف کے
ہی واسطے قضیب کے اور طول رحم کا نزدیک ناف سے ہی نزدیک آخر منفذ نسبت کے
اور اس سبب سے کہ تشریح رحم کی اوپر اکثر اطبا کے ظاہر اور مبرہن نہین ہی عوام کو کون پوچھتا ہی
اس باب لازم التنبیق مین بسط کرنا واجب جانا پوشیدہ نرہی کہ فرج ایک موضع ہی مجوف اور
انتہا اوسکی وہانتک ہی کہ رحم سے ملاقی ہی لیکن گردن رحم کی بمنزلہ آستین کے ہی اور



ایلاج باطن گردن رحم مین ہوتا ہی یعنے دخول قضیب کا بیچ خود عنق رحم کے ہوتا ہی اسواسطے
کہ مراد منفذ فرج سے بھی تجویف عنق رحم کی ہی اسلیے کہ منفذ محسوس سوائے اسکے اور نہین ہی
لانہ حاجز بین اقطار الفرج وما یولج فیہ اور طول اس منفذ کا یعنے عنق رحم کا بیچ اکثر کے
چھ انگلی سے کم اور گیارہ انگلی سے زیادہ نہین ہوتا اور مرد مین بدستور جیسا کہ بیان ہو چکا
اور موافقت مرد کی ساتھ عورت کے بیچ اس امر کے باعث دوستی اور حمل رہنے کی ہی اور نہ
موافق ہونا اس امر مین سبب لڑائی اور عقر کا یعنے نہ حاملہ ہونا اور عنق مذکور اگر چہ غلیظ اللحم ہی
ساتھ غضروف کے مشابہ ہی لیکن باطن اوسکا نرم اور گوشت دار ہی تو قضیب کو آسیب
اور صدمہ نہ پہونچے اور مانع لذت اور دخول کو نہوا ور یہ عنق صاحب شکن واقع ہوا تو بڑھ جاوے
اور لانبا ہو سکے جیسا کہ کہا جاتا ہی اور بیچ جڑ عنق کے کہ مقطع وصول سر آلہ کا ہوتا ہی بعد دخول
کے ایک زیادتی محسوس ہوتی ہی وہ فم رحم ہی اور فم رحم بجنسہ بند رہتا ہی خصوصاً وقت حمل کے
ایسا بند ہوتا ہی کہ سلائی اوسمین نہین جا سکتی ہی لیکن بیچ حالت جماع کے کھلتا ہی تو
منی کو بلع کرے اور اسیطرح وقت وضع حمل کے اور رحم بالطبع اوپر جذب منی کے شائق ہی
لہذا وقت جماع کے رحم طرف عنق کے خواہش کرتا ہی اس سبب سے کہا ہی کہ ان الرحم کانہ
حیوان فی بطن الحیوان متحرک نحو المطلوب وہو المنی الطیب اور پوشیدہ نرہی کہ مس کرنا قضیب کا
فم رحم کو باعث لذت کا اور سبب منزل ہونے عورتون کا ہی اور بیچ اسی مقام کے خارج عنق سے
بیچ جوف فرج کے دو خصیے موضوع ہین جیسا کہ ذکر اوسکا آتا ہی لیکن اوپر فم رحم کے کئی رگین منتسج ہین

ف اسلیے کہ وہ حاجز ہی درمیان اطراف فرج کے اور درمیان اوس چیز کے کہ داخل کیجاتی ہی اوسمین

ف تحقیق رحم گویا کہ ایک حیوان ہی بیچ پیٹ حیوان کے حرکت کرنے والا طرف مطلوب کے اور وہ منی پاکیزہ ہی

کہ انقضاض بکارت عبارت اونکے پھٹنے سے ہی اور خود رحم کہ عبارت بیچ منق مثانہ
مثانے کے اور وسیع القعر اور طول اوسکا بھی موافق اندازہ طول عنق کے ہی اور جرم اوسکا سفید
اور نرم اور بیحس ہی نفع اوسکی نرمی کا یہ ہی کہ بیچ بڑھنے جنین کے نافرمانی نہ کرے اور فائدہ بیحس
ہونے کا یہ ہی کہ ثقل جنین سے تکلیف نہ پاوے اور رحم کو کہ عصبانی کہتے ہین نہ اس معنی سے
ہی کہ عصب دماغی سے پیدا ہوا ہی بلکہ اس معنی سے ہی کہ جوہر مفید نرم سے مانند
عصب کے پیدا ہوا ہی لیکن ایک عصب دماغ سے طرف رحم کے آیا ہی اور حس کو پہونچاتا ہی
تو منافی کو دریافت کرے اور بھی لذت مجامعت سے متلذذ ہو سکے جیسا کہ کہا جاتا ہی اور
شرکت رحم کی ساتھ دماغ کے اسی عصب سے ہی اور رحم نابالغ کا مثانے سے چھوٹا ہوتا ہی
اور نزدیک حیض کے دونا اوسکا ہوجاتا ہی اور وقت حمل کے اوس سے بڑا زیادہ ہوتا ہی
اور رحم کے دو طبقے ہین ظاہری اور باطنی لیکن طبقہ باطنی بہت رنگین رکھتا ہی اور منھ
رگون مذکور کا بیچ جرم طبقے مذکور کے گڑھون کے مانند واقع ہین اور ان گڑھون کو نقر الرحم
کہتے ہین غشاے جنین کی انھین نقر الرحم سے مربوط ہوتی ہی اور حیض اسی جگہ سے
نکلتا ہی اور غذا بچے کی اس جگہ سے پہونچتی ہی اور طبقہ مذکورہ عورتون مین دو خانے رکھتا ہی
داہنے اور بائین گویا دو رحم ہین لیکن گردن دونون کی ایک ہی اور بیچ حیوانات کے خانے رحم کے
باعتبار عدد پستان کے ہوتے ہین اور اوسی قدر بچے پیدا ہوتے ہین اور اس سبب سے
کہ بیچ آدمی کے دو خانے ہوتے ہین دو بچے ایک شکم مین اکثر ہوتے ہین اور بیچ بعضی عورتون
کے دیکھا گیا کہ ایک حمل مین تین بچے بلکہ چار تک پیدا ہوئے اور ہو سکتا ہی کہ رحم ان عورتون
کا بھی اوسیقدر خانے رکھتا ہو یا ایک خانے مین دو بچے پیدا ہوئے ہون بحکم اللہ قادر
متعال کے اور جانین کہ بیچ باطن اس طبقے کے ایک طوق ہی گول عصبی اور بیچ اس طوق کے
ایک تنو ہی مانند الیہ کے اور اوپر اوس تنو کے زوائد واقع ہین مانند بواسیر کے اور حس
رحم کی اسی سے ہی لیکن طبقہ ظاہری مانند غلاف کے ہی کہ ایک تجویف سے زیادہ نہین
رکھتا ہی اور اوپر طبقے باطن کے محیط اور مشتمل ہوا لیکن خصیے عورتون کے دو مانند خصیے
مردون کے ہین مگر یہ کہ مردون کے بڑے اور گول اور مائل بطول اور یہ دونون کی ایک غشا ہی

اور عورتون کے چھوٹے اور مائل بہ گولاہٹ ہوتے ہین اور ہر ایک غشا جدا رکھتے ہین لیکن کیسہ کہ
مجلل اوپر غشا کے ہی دونون کی واحد ہی اور اوعیہ منی کی جیسی بیچ مردون کے خصیون سے
قضیب مین آتی ہین بیچ عورتون کے بھی خصیون سے بوساطت قاذف کے اندر رحم کے آتی ہین
جاننا چاہیے کہ دو رگ ٹیڑھی مستقیم الجوف بیضون سے جانب خاصرتین کے گئی ہین اور طرف حالبین کے
پہونچی ہین اور دونون طرف انکے ساتھ ارنبین کے مربوط ہوکر پھر اندر فم رحم کے پہونچی ہین اور
وہ طرف کہ رحم سے ملی ہین نام اونکا قاذف الرحم ہی یعنے گرانیوالی منی کو بیچ رحم کے ایک قاذف

ف
تکرار جماع مضر

داہنی ہی دوسری بائین اور منفذ اوعیہ عورتون کا تنگ ہی لہذا انکو انزال ایک دفع مین نہین
ہوتا ہی بلکہ بدفعات ہوتا ہی اسی سبب سے تکرار جماع سے ضعیف نہین ہوتی ہین بخلاف مردون
کے اور اوپر کنارہ فم رحم کے دو زیادتی ہین پشت اور چوڑی داہنے اور بائین سے رکھی ہوئی اونکو
قرنی الرحم کہتے ہین وقت معاشرت کے پھٹ جاتی ہین اور فم رحم کا اس سبب سے استقبال کرتا اور
منہ کھولے اتنبیہ جو کچھ بیچ مقدار طول عنق رحم کے کہا گیا اکثری ہی ورنہ اوس سے کم اور زیادہ بھی ہوتا ہی اور
کثرت جماع کی رحم کو بڑھا دیتی ہی اور رحم ساتھ رباطون قوی کے مربوط ہی صلب سے اور ناحیہ ناف و مثانہ
سے اور عظم عریض سے اور عنق رحم کا بیچ بعض عورتون کے مائل ہوتا ہی طرف بائین کے اور بعض مین
مائل ہوتا ہی طرف داہنے کے جو غرض خلقت رحم سے پیدایش جنین کی ہی کیفیت پیدایش

ف
کیفیت پیدایش
جنین

جنین کی بیان کرنا لازم آیا پس کیفیت پیدایش جنین کی یہ ہی جان تو کہ جسوقت بیچ رحم صحیح
اور نقی کے منی مرد اور عورت کی کہ صلاحیت پیدایش کی رکھتی ہی آپسمین ملکر قرار پاوے
اور واردات خارجی اور موحشات بدنی اور نفسانی سے کہ باعث اوپر انزلاق منی کے ہین محفوظ
رہے بحکم خداوند تعالی قوت عاقدہ سے کہ بیچ منی مرد کے ہی اور قوت منعقدہ سے کہ بیچ منی
عورت کے ہی اور بیچ تشریح انثیین کے مبحث منی مین مفصل کہا گیا ساتھ اوس اختلاف
کے کہ درمیان حکما اور اطبا کے ہی ایک غلیان یعنی جوش بیچ اوس منی ممتزج کے ظاہر ہوتا ہی
اور چار نقطے مانند حباب کے نمود ہوتے ہین ایک بیچ مقام دل کے دوسرا بیچ مقام دماغ
کے تیسرا بیچ مقام جگر کے چوتھا اوپر مجمع کے شامل ہوتا ہی اور یہ غلیان بیچ ایک ہفتہ کے
تمام ہوتا ہی اور مسمی ہی بہ امشاج اوسکے بعد اوسکے نقطے سرخ ظاہر ہوتے ہین اور منافذ عروق کے

ظاہر ہوتے ہین اور خون جنین کا طرف ناف کے جریان پاتا ہی اور یہ بیچ چار دن کے تمام ہوتا ہی
مثنے ہی یا حالہ ثانیہ بعد اوسکے علقہ ہوتا ہی اور یہ چھ دن مین تمام ہوتا ہی اور اس کا نام حالہ ثالثہ ہی
بعد اوسکے مضغہ ہوتا ہی اور بعضے اعضا آپس سے متمائز ہوتے ہین اور تھوڑا خون حیوانی اور طبعی
سے اوسپر ترشح کرتا ہی اور مستعد قبول صورت حیوانی کے ہوتا ہی واہب الصور سے اور تمامی اوسکی
بارہ دن مین ہوتی ہی اور اسکا حالہ رابعہ نام ہی بعد اوسکے مزاج ذکوری یا انوثی فائض ہوتا ہی
اور اعضاے اصلی تمام ہوتے ہین اور یہ تین دن مین تمام ہوتا ہی اور نام اسکا حالہ خامسہ ہی
تب اوسکے سب اعضا خلقت پاتے ہین عروق اور مجاری اور مفاصل ظاہر ہوتے ہین اور اوسکو
حالہ سادسہ کہتے ہین کہ بیچ پانچ دن کے تمام ہوتا ہی اور یہ تعیین ان حالون کی کہی گئی ہی اکثری ہی
اور ثابت ہوا ہی کہ حالات مذکورہ مردونمین تھوڑی مدت مین ہوتے ہین اور عورتون مین بیچ مدت
طویل کے جیسا کہ کہا ہی کہ خلقت لڑکے کی تیس دن سے چالیس دن تک تمام ہوتی ہی اور پیدایش
لڑکی کی چالیس دن سے پچاس دن تک بعد اوسکے چھ مہینے کہ اقل مدت وضع حمل کی ہی جنین
نشو و نما مین رہتا ہی اور جاننا چاہیئے کہ منی رحم مین آتی ہی اوسکو نطفہ کہتے ہین اور جو کئی دن اوسپر
گزرتے ہین اور پردہ اوسپر ظاہر ہوتی ہی مانند پوست کے کہ خمیر پر ظاہر ہوتا ہی جب خمیر کو ہوا مین رکھتے ہین
اوسکو علقہ کہتے ہین اور جو گوشت ہوجاتا ہی مضغہ کہتے ہین اور جب شکل اعضا کی اور خطوط اوسکے
ظاہر ہوتے ہین جنین کہتے ہین بعد [illegible] اور جب نفس فائض ہوتی ہی حیوان کہتے ہین اور
اطلاق جنین کا اسکے تمامی پر پایا جاتا ہی اور جو [illegible] بعد دونے ایام خلقت کے حرکت کرتا ہی
اور سہ چند ایام حرکت نکلتا ہی مثلاً اگر پیدایش اوسکی پینتیس دن مین تمام ہوئی ہو تو ستر دن مین حرکت
کرتا ہی اور دو سو دس دن مین کہ سات مہینے ہوتے ہین وجود مین آتا ہی اور یہ ساتوین مہینے پیدا ہوتا ہی
اکثر جیتا ہی اور اگر پیدایش اوسکی چالیس دن مین ہوئی تو اسی دن مین حرکت کریگا ورنہ دو سو چالیس
دن مین کہ آٹھ مہینے ہوتے ہین پیدا ہوتا ہی اور عادت خدا کی یون جاری ہوئی ہی کہ یہ بچہ معدوم ہوتا ہی
اور کم بلکہ نادر ہی کہ ایک ہفتہ زندہ رہے اور دلائل عقلی کہ اسپر قائم کی گئی ہین بھی کہی جاتی ہین اور
اسی سے قیاس کر سکتے ہین ایام تمامی خلقت کے چھ مہینے مین پیدا ہوتا ہی یا نو مہینے یا دس مہینے
مین اور شاید کہ دو سال تک یا زیادہ بچہ پیٹ مین رہے بعد اوسکے جنے اور بسبب دوسرے امر کے

ہوتا ہی اور حساب مذکور یہان دخل نہین رکھتا ہی انتباہ اوپر زندہ نربنے اوس لڑکے کے آٹھوین
مہینے پیدا ہوتا ہی اطبا اوسمین دلیل رکھتے ہین لیکن جو دلیل کہ معقول زیادہ معلوم ہوتی ہی یہ ہی
کہ مولود ساتوین مہینے بسبب اسکے کہ خلقت اوسکی تمام ہوتی واسطے طلب خروج کے حرکت و اضطراب
کرتا ہی پس اگر صحیح المزاج اور قوی الحال ہی بحکم اللہ تعالے کے غشاؤن کو پھاڑ چیر کر نکلتا ہی اور
اگر اتنی قوت نہین ہی تو پھاڑ نہین سکتا لیکن اس حرکت اور اضطراب سے خستہ ہو کر تمام ترقوی
پس اگر نہایت ضعیف اور رنجور ہی پیٹ ہی مین مرجاتا ہی اور اگر مہلت پائی اور نوین مہینے کو پہنچا
خستگی اوسکی زائل ہوتی ہی او قوت پاتا ہی اور نوین مہینے سلامتی سے پیدا ہوتا ہی اور زندہ رہتا
اور اگر بسبب کوئی اسباب کے پھر آٹھوین مہینے حرکت کرے اور نکلے خستگی اس حرکت کی سوا
خستگی سابق کے ہوتی ہی اور یہ واسطے خارجی نسبت اوسکے بہت غریب ہوتی ہی پس بالضرور ہلاک
ہوتا ہی اور جلدی اور دیری ہلاک ہونے مین باعتبار قرب و بعد اوسکے خروج کے ہی زمانہ حرکت سے
کہ ساتوین مہینے ہوتی ہی پس اگر آخر آٹھوین مہینے مین پیدا ہوتا ہی تو ہو سکتا ہی کہ زندہ رہے بسبب
زوال مانع حیات سے کہ خستگی اور الم ہوتے ہین اور اوپر اس تقریر کے جو عوام کہتے ہین کہ اگر لڑکا ایک
بھی آٹھوین مہینے سے باقی رہتا اور لڑکا پیدا ہو تو نہین جیتا یہ مسموع نہین ہی مگر بطریق اہل نجوم
کے کہ ہر مہینے مین حاملہ کو بیچ تصرف ساتون ستارے کے جانتے ہین اور بیچ آٹھوین مہینے کے
زحل کو کہ واسطے تجمید اپنے پرورش کئے ہوے کے خاص ہی اور بیچ مہینے پہلے کے بھی یہی زحل
متصرف ہوتا ہی متصرف جانتے ہین لیکن بیچ ظاہر ہونے آثار ہلاکت جنین کے بعد پیدا ہونیکے
کوئی امر نزدیک اونکے متحقق ہوگا اور جانین کہ خون حیض کا بیچ حاملہ کے تین کام مین منقسم
ہوتا ہی ایک قسم واسطے غذاے جنین کے خرچ ہوتا ہی اور ایک قسم طرف پستان کے
جاتا ہی واسطے ذخیرہ ہونے مادہ دودھ کے اور ایک قسم فضلہ ہی کہ رحم مین رہتا ہی واسطے
سہولت خروج جنین اور مشیمہ کے اور وقت نفاس کے دفع ہوتا ہی اور بھی معلوم کرین
کہ اوپر جنین کے تین پوشش ہوتی ہین پہلی پوشش بقدر خارج مشیمہ کی ہی اور وہ غشا ہی صاحب
دو صفاق رقیق کے درمیان دونون کے رگین منتسج ہوتی ہین اور غشاے مذکور محیط ہی
اوپر اور اغشیہ کے اور پوشش دوسری کہ بعد مشیمہ کے ہی اوسکا نام لفائفی ہی اسلیے کہ

دوم مشابہ لفائف کے ہی اور غشاے مذکور جگہ گرنے بول جنین کا ہی اور بول جنین کا کہ مثانے
سے طرف اس غشا کے گرتا ہی ناف کی راہ سے باہر آتا ہی نہ احلیل سے اسواسطے کہ جبتک بیچ رحم
کے ہی مجرے احلیل کا نہایت تنگ ہوتا ہی اور عضلہ اوپر اوسکے محیط ہوتا ہی اور بول بدون ارادہ
کے نکل نہین سکتا ہی اس راہ سے بخلاف راہ ناف کے کہ بالطبع بول اوس راہ سے نکلتا ہی بدون
ارادہ کے اور اگر واسطے بول کے مجمع نہوتا بیچ رحم کے گرتا شدت تیزی سے بہت الم دیتا اور اگر بیچ
شیمہ کے گرتا فساد لاتا اور پوشش تیسری کہ بعد لفائفی کے ہی اور جنین سے ملی ہی غشا ہی رقیق
زیادہ باقی غشاے مذکور سے اور فضلہ عرق جنین کا اسمین گرتا ہی اور اوسکا نام نفس ہی اور اس سبب سے
غذاے جنین کی کہ بیچ نہایت رقت اور لطافت کے ہوتی ہی فضلہ براز ہی اوسمین کم جمع ہوتا ہی لہذا
کوئی دعا واسطے براز کے حاجت نہین پڑے اور جو چیز قلیل کہ بمرور زمان کے بیچ امعا کے جمع ہوتی ہی
جو بیچ نہایت کمی کے ہو طبیعت اوپر اوسکے دفع کے محتاج نہین ہوتی لہذا ایک غشا اوپر منفذ کے
مشتمل ہوتی ہی کہ قابلہ بعد تولد کے انگلی خنصر سے اوسکو پھاڑتی ہی اوسوقت براز نکلتا ہی فائدہ
بیچ بیان کیفیت ہونے جنین کے بیچ رحم کے جاننا کہ جنین قبل حرکت کرنیکے واسطے نکلنے کے
اس شکل پر رہتا ہی کہ دونون زانو اوٹھائے ہوتا ہی اور پیٹ سے ملائے ہوئے اور دونون ہتھیلی ہاتھ
کی اوپر زانو کے رکھے ہوئے ہتیلی داہنی زانو داہنے پر اور ہتیلی بائین زانو بائین پر اور سر کو اوپر دونون
زانو کے رکھے ہوئے اسطور پر کہ ناک درمیان دونون زانو کے ہوتی ہی اور آنکھین اوسکی اوپر
زانو کے اور ایڑیان پانون کے نیچے کھڑی ہوتی ہین اور منہ جنین کا طرف پیٹ ماں کے ہوتا ہی اور
نفع ہر ایک وضع کا کہ واضع حقیقی نے رکھا ہی اگرچہ خوب نہین معلوم ہو سکتا ہی مگر تھوڑا اوپر اہل
بصیرت کے جلوہ کرتا ہی اور اگرچہ سر جنین کا اوپر ہوتا ہی لیکن نزدیک وضع حمل کے بسبب قطع ہونے
علائق کے کہ اوسکو اس شکل پر رکھتے تھے واسطے ثقیل ہونے طرف سر کے بالطبع اولٹا ہو جاتا ہی
اور پیدایش طبعی یہی کہ سر کے بھل نکلے اور جو پانون کے بھل نکلتا ہی خطرہ رکھتا ہی اور ایک
قوم اس امر پر ہین کہ منہ لڑکی کا طرف پیٹھ ماں کے ہوتا ہی لیکن منہ لڑکے کا طرف پیٹ ماں کے
ہوتا ہی اور غیب نزدیک اللہ سبحانہ کے ہی **المقالۃ الثالثۃ فی احوال بدن الانسان و
اسبابہا والعلامات الدالۃ علیہا وہی تشتمل علے فصول مقالہ تیسرا ثابت ہی**

بیچ حالون بدن آدمی کے اور اسباب حالون اور نشانیون کے کہ دلالت کرتی ہین اوپر حالون کے
اور مقالۂ مذکور شامل ہی اوپر فصلون کے اور معنی ہر ایک کے جدا جدا ہم مفصل بیان کرتے ہین
جاننا تو کہ احوال جمع حال کی ہی اور حال بیچ اصطلاح عام اطبا کے اطلاق پاتا ہی اوپر ہر عارض کے
کہ ہو لیکن بیچ اصطلاح خاص اطبا کے اطلاق نہین کرتے مگر اوپر تین چیز کے کہ صحت اور مرض اور
حالت ثالثہ ہی نزدیک بعضون کے لیکن وہ لوگ کہ درمیان صحت اور مرض کے واسطہ نہین رکھتے ہین
اونکو صحت اور مرض مے مخصوص جانتے ہین اور بنظر اس اصطلاح خاص کے اسباب اور علامات کو
احوال نہین کہہ سکتے لیکن اسباب جمع سبب کی ہی اور سبب بیچ لغت کے رسی کو کہتے ہین اور بیچ عرف
عام کے ہر چیز کو کہ اوس سے وسیلہ کر سکتے ہین اور بیچ اصطلاح حکما کے ہر چیز کو کہ ضروری ہو بیچ
وجود شی کے پس اگر وہ چیز بیچ حقیقت شی کے داخل ہو مادی اور صوری کہتے ہین اور اگر خارج ہو
فاعلی اور غائی کہتے ہین اور بیچ اصطلاح اطبا کے اوس چیز کو کہ فعل کرے بیچ بدن آدمی کے بسبب
پیدا کرنے احوال کے یا حفاظت احوال کے خواہ وہ چیز بدنی ہو یا غیر بدنی اور خواہ جوہر ہو جیسے غذا
اور دوا خواہ عرض ہو جیسے حرارت اور برودت اور ہو سکتا ہی کہ شی واحد سبب مرض اور عرض کا ہو
لیکن مختلف اعتبار ولسے مثلاً کھانسی کبھی عرض ہوتی ہی جیسے ذات الجنب مین اور کبھی مستحکم
ہوتی ہی فی ذاتہ کہ وہ مرض ہو جاتی ہی اور شاید کہ سبب انصداع رگ کا ہو پس ایک چیز عرض بھی
ہوئی اور مرض بھی اور سبب بھی لیکن بوجہات مختلف ہین کچھ قباحت لازم نہین آتی فائدہ
جو سبب کہ بعد زائل ہونے کے اثر اوسکا رہجاوے اوس سبب کو مختلف کہتے ہین ورنہ غیر مختلف
اور اسباب احوال بدن آدمی کے تین طرح ہین بادی اور سابق اور واصل جیسا کہ آگے کہا جاتا ہی
اور اوسکے مقام مین اور یہان اسقدر جانین کہ سبب یا ضروری ہی یعنے ممکن نہین ہی حیات
بدون اوسکے اوسکو ستہ ضروریہ کہتے ہین یا ضروری نہین ہی اور یہ غیر ضروری یا ضد طبع کے ہی
جیسے قطع اور غرق اور حرق اور سموم وغیرہ کہ مہلک ہین یا ضد طبع کے نہین ہین مانند اندفان
اور تمریغ کے ریت مین اور تدہین اوہان سے اور مانند اونکے کہ سوا سے ستہ ضروریہ کے ہین اور
ضد طبع کے نہین ہین اور معنی علامت کے قریب آتے ہین الفصل الاول فی الصحۃ والمرض
فصل پہلی مقالہ تیسرے سے ثابت ہی بیچ بیان صحت اور مرض کے الصحۃ حالۃ للبدن معا یجری

تعریف الصحۃ

افعالہ علی المجری الطبیعی صحت ایسی حالت ہی واسطے بدن آدمی کے کہ اسکے سبب سے
جاری ہوتے ہین سب افعال اوپر مجری طبیعی کے اور افعال بدن کے تین ہین طبیعی حیوانی نفسانی
اور قید بدن آدمی کی اسواسطے کی گئی کہ منصب طبیب کا سوائے تکلم کے بیچ بدن آدمی کے
نہین ہی اسواسطے کہ اگر مثلاً تکلم صحت گھوڑے سے کرے اوسکو بیطار کہینگے نہ طبیب اگرچہ تکلم بدن
آدمی کے بھی ہو اور اگر بجائے سبب کے بہا کہتا او سبب تھا اسواسطے کہ صحت علت سلامتی
افعال کی ہی اور لفظ مع کی اوپر علت ہونے علت کے دلالت نہین کرتی ہی اسواسطے کہ با ہم
کہ ایک چیز ساتھ کوئی چیز کے ہو اور اُسکی معلول نہو بلکہ معلول علت دوسری کی ہو یعنے
ہو سکتا ہی کہ مثلاً درخت ساتھ پانی چاہ معین کے پایا جاوے اور پانی اوس چاہ کا درخت کی
علت نہو بلکہ علت درخت کی پانی اور چاہ کا ہو اور قید ذات بدن کی اسواسطے کی گئی تو سبب
صحت کا کہ مراعات ستہ ضروریہ علے ما ینبغی ہی بیچ حد صحت کے داخل ہووے پس تقدیر پر
حاجت نہین پڑتی ہی اس بات سے کہ بعضے شارح نے کہا ہی کہ وکان ینبغی ان یقول الصحۃ
ما للبدن بالواسطۃ لیخرج سبب الصحۃ اور قید سب افعال کی اسواسطے ہے کی تو معلوم ہو
کہ نزدیک مؤلف کے درمیان صحت اور مرض کے واسطہ نہین ہی اسلیے کہ اگر سلامتی بیچ سب
افعال کے موجود ہی صحت ہی ورنہ مرض اگرچہ آفت سوائے ایک فعل کے زیادہ نہو اور مذہب
شیخ بوعلی ابن سینا کا یہی ہی بخلاف جالینوس کے کہ درمیان صحت اور مرض کے واسطہ ہی
اور اوس واسطہ کو حالت ثالثہ نام رکھتا ہی اور کہتا ہی کہ اگر سلامتی بیچ سب افعال کے ہی
صحت ہی اور اگر آفت بیچ سب افعال کے ہی مرض ہی اور اگر بعض افعال سالم ہین اور
بعضے ماؤف نہ صحت ہی اور نہ مرض ہی اور حالت ثالثہ یہی ہی بالجملہ بطور شیخ رئیس کے
تقابل درمیان صحت اور مرض کے متقابل عدم اور ملکہ کا ہی اور درمیان تقابل مذکورہ کے واسطہ
نہین ہوتا اسواسطے کہ خروج نفی و اثبات سے ممکن نہین ہی کما لا یخفے لیکن نزدیک جالینوس کے
بیچ صحت اور مرض کے تقابل تضاد ہی اور درمیان اس تقابل کے واسطہ لازم ہی چنانچہ
نقریب متقابلات اربعہ کہے جاتے ہین اور حق طرف شیخ رئیس کے ہی اسواسطے کہ جذام
اور برص اور حمی وغیرہ کہ بیچ اکثر کے بعضے فعل ان صاحبون کے سلامت ہوتے ہین شک نہین کہ

کہ یہ مرض ہین اور بالاتفاق بیچ کتب قدیم کے بنام مرض مسمے ہیں پس اگر ایسے حالات کو حالت
ثالثہ ہم کہین تو موصوف لازم آتا ہی کہ وجود مرض نہ پایا جاوے مگر نادر اور اُسکا فساد ظاہر ہی لیکن
اسقدر جانین کہ درجات صحت کے باعتبار اطاعت آلات اور قوی کے متفاوت ہیں وہ صحت
کہ بیچ لڑکون اور مشایخ اور ناقہون کے ہی ہر چند نسبت صحت جوان اور غیر ناقہ کے ضعیف معلوم
ہوتی ہی لیکن بنظر احوال اُسکے صاحب کے جیسا کہ چاہیے پائی جاتی ہی جیسا کہ بیچ جوان کے
بھی بعض کو افضل بعض سے پاتے ہین ہم اور حال یہ ہی کہ دونون سلیم ہین نسبتہم پس ایک کی
شدت قوت سے اوسکے مخالف کو صحت سے خالی نہین کر سکتے ہین تامل کر تو اور فکر کر تو اور
پوشیدہ نہ رہے کہ اگر بیچ ایک عضو کے آفت پڑے اور اعضاے دیگر سالم ہون نہین کہہ سکتے
کہ ایک عضو مریض ہی اور اعضا صحیح ہین لیکن اُسکے صاحب کو البتہ مریض کہتے ہین بسبب
حاصل ہونے مرض کے بیچ اُسکے جزو کے اور اوس شخص کو کہ مرض باری والے مین مبتلا ہی بیچ
بیچ غیر وقت باری کے سب افعال اُسکے سالم ہون لیکن اُسکو مریض کہتے ہین نہ صحیح
اسواسطے کہ بیچ حد صحت کے صادر ہونا افعال سلامتی سے قطع نظر ظہور آفت کے ہی بیچ وقت
معین کے اور جو بیچ بیمارون باری والی کے حاصل ہونا آفت کا مدنظر ہی صحت مفقود ہوتی ہی
بیچ اُسکے حق کے اگرچہ پائی جاتی ہی سلامتی بیچ افعال کے اکثر احوال مین فائدہ جو تقابل صحت
اور تقابل ضد عدم اور ملکہ کا ضمناً مذکور ہوا لازم آیا کہ تقابلات اربعہ کو ہم بیان کرین کہ شامل
اوپر فوائد کے ہی جان تو کہ دونون متقابل وہ چیز ہین کہ جمع نہون بیچ ایک چیز کے ایک جہت سے
اور وہ چار قسم پر ہین ضدین متضائفین متقابلین بایجاب اور سلب متقابلین بعدم اور ملکہ اور
حصر ان چارون مین اس سبب سے ہی کہ اگر دونون وجودی ہین نظر کرینگے ہم کہ تعقل ایسے
ایک کا اوپر دوسرے کے موقوف ہی یا نہ اگر موقوف نہین ہی ضدین کہتے ہین اسواسطے
کہ تعقل سواد کا اوپر تعقل بیاض کے موقوف نہین ہی اور اگر موقوف ہی متضائفین کہتے ہین
جیسے ابوت اور بنوت یعنے باپ ہونا اور بیٹا ہونا اسواسطے کہ ایک بدون دوسرے کے متعقل
نہیں ہوتا ہی اور اگر ایک وجودی ہی اور دوسرا عدمی دیکھنا چاہیے کہ عدمی عدم امر وجودی کا
موضع قابل ت تعاجل عدم اور ملکہ کہتے ہیں مانند بصیرا و رعمی کے اور علم و جہل کے اسواسطے

معنی عمی کا عدم بصر ہی اوس چیز سے کہ اوسکی شان سے بصر ہو اور اسیطرح جہل عدم علم کا ہی
اوس چیز سے کہ اوسکی شان سے ہی کہ عالم ہو پس لکڑی اور پتھر کو اعمی اور جاہل نہین کہہ سکتے
اور اگر عدم امر وجودی کا مطلقا ہی بدون قید موضع قابل کے تقابل ایجاب اور سلب کہتے ہین
مانند فرس اور لافرس کے لیکن تقابل درمیان دو عدم کے نہین ہوتا پس سوائے ان چار
صورت کے اور تقابل نہ نکلیگا اور پوشیدہ نہ رہے کہ مخالفت تضاد سے عام ہی اسواسطے
کہ تضاد وہ ہی کہ درمیان دو چیز کے نہایت خلاف ہو مانند گرم اور سرد اور سیاہی اور
سفیدی کے اور بیچ اوس تقابل کے واسطہ لازم ہی مانند فاتر یعنے شیر گرم کے بیچ گرم اور
سرد کے اور مانند اور رنگون کے درمیان سیاہی اور سفیدی کے اور بیان سے مذہب
شیخ رئیس اور جالینوس کا روشن ہوتا ہی کہ شیخ رئیس بیچ صحت اور مرض کے تقابل عدم
اور ملکہ کا کہتے ہین اور جالینوس تقابل ضدین کا پس نزدیک شیخ رئیس کے حالت ثالثہ
موجود نہین ہی اور نزدیک جالینوس کے ثابت ہی اور ہر ایک شخص کو درست ہی کہ اصطلاح
مقرر کرے والمرض حالة خارجیة عن المجری الطبیعی ومعها ینال الافعال الضرر بلا واسطة

تعریف المرض

اور بیماری ایک حالت ہی خارج مجری طبیعی سے اور بسبب اوسکے پہونچتا ہی ضرر افعال کو
بدون واسطہ کے اور عام ہی کہ لحوق ضرر کا بیچ تمام افعال کے ہو یا بعض مین اور فائدہ
تعمیم کا ثابت کرنا مذہب مؤلف کا ہی کہ منکر حالت ثالثہ کا ہی جیساکہ ذیل صحت کے گذرا
اور قید بلا واسطہ سے سبب مرض کا نکل گیا اور طرف اوس تاویل کے کہ بیچ حد صحت کے
تھی ہمکو حاجت نہ پڑی اور بیچ حد مرض کے مؤلف پر لوگون نے اعتراض کیا ہی کہ افعال کو
معرف لایا ہی اور جمع معرف بلام سے استغراق حاصل ہوتا ہی پس معنی یون ہونگے
کہ مرض وہ حالت ہی کہ بیچ سب افعال کے ضرر پڑے جیساکہ یہ مذہب جالینوس کا ہی
اور حال یہ ہی کہ مذہب مؤلف کا مخالف اوسکے ہی جواب اسکا یہ ہی کہ الف اور لام بیان
تعریف کا نہین ہی بلکہ عوض مضاف الیہ کے ہی اے افعال البدن پس اس صورت مین
کہ استغراق مین حصر نہین ہوسکتا بلکہ بعض اور جمیع دونون مراد ہوسکتے ہین وہذا الفصل ثلاثة
جو حد صحت اور مرض سے مؤلف نے فراغت پائی شروع کیا بیچ بیان تقسیم مرض کے اور کیفیت

مضرت کی فعل مین تین طرح ہی تغیر و نقصان و بطلان ایک تغیر ہی اور تغیر فعل مین وہ ہی
کہ تصرف کرے قوت کہ مبدء فعل کی ہی بیچ کوئی امر کے کہ تصرف اوسمین سواے مقتضاے
طبیعی کے ہو مثلاً تخیل کرے باصرہ اُن صُور اور اشکال کو کہ خارج مین موجود نہین ہین اور سبب
اُسکا فساد مزاج دماغ کا ہونا پیدا ہونا آفت کا بیچ طبقات اور رطوبات کے اسواسطے کہ اگر سبب
آفت طبقات اور رطوبات کے اشکال اور صور غیر موجودہ متخیل ہون قبیل نقصان سے
بیچ فعل کے ہونگے نہ تغیر دوسرا نقصان اور وہ یہ ہی کہ صدور افعال کا بسلامت نہو مثلاً باصرہ
نہ دیکھے اشیا کو جیسی کہ ہین خواہ باعتبار کمیت خواہ باعتبار کیفیت کے تیسرا بطلان اور وہ یہ ہی کہ فساد
بیچ قوت کے پڑے مثلاً عمی البصر ہو یعنے اندھا ہو جاوے فائدہ تغیر کا ایک طور پر نہوا اُسکو تشویش
کہتے ہین پس تغیر عام ہی اور تشویش خاص اور جو تشویش قسم تغیر کا تھا علحدہ بیان نکیا والمرض
ینقسم الی المفرد والمرکب جو صحت منقسم تھی اُسکی تحقیق مین کفایت کی تعریف پر اور مرض
کہ بہت قسم رکھتا ہی اُسکو تقسیم کیا اور کہا کہ مرض منقسم ہوتا ہی طرف مفرد اور مرکب کے
پوشیدہ نرہے کہ تقسیم حال مرض کا دو طور سے باہر نہین ہی ایک وہ کہ جمع ہونے دو مرض سے
یا زیادہ سے ہوا اور وہ ہیئت ظاہر ہو کہ اُسکا نام معین ہوا اور علاج خاص ہوا اور وہ نام اوپر
اُسکے اجزا کے اطلاق نکر سکین اسکو مرض مرکب کہتے ہین مثال اسکی ورم ہی مثلاً کہ وہ
ایسا مرض ہی واحد مسمی بورم اور مرکب ہی تین مرض مفرد سے کہ سوء مزاج مادی اور
مرض الترکیب اور تفرق اتصال ہین اور ہر ایک انمین مرض ہی اور ورم ان تینون سے مرکب ہی
اور نام ورم کا اوپر کسی ایک کے ان تینون سے علے سبیل الانفراد یعنے اکیلے اکیلے اطلاق نہین کر سکتے
لیکن ہونا سوء مزاج مادی کا جزو ورم کا اس سبب سے ہی کہ جب تک مادہ نہوگا زیادتی
عضو مین ظاہر نہوگی اور عام ہی کہ مادہ صاحب قوام ہو مانند اخلاط اور مائیت کے یا غیر قوام
والا ہو مانند ریح کے اور اس سبب سے کہ عفونت مادہ موذیہ کو لازم ہی واجب کرتا ہی
سوء مزاج کو لیکن ہونا مرض الترکیب کا جزو ورم کا بدیہی ہی اسواسطے کہ آفت بیچ شکل کے
اور بیچ مقدار کے ورم مین ضرور ہی اور بدون اسکے ورم ہو نہین سکتا لیکن ہونا تفرق اتصال کا
جزو ورم کا اس سبب سے ہی کہ جبتک تفرق بیچ اتصال اجزاے عضو کے نہین پڑتا ہی

ٹھہرنا اوسیکا اوسمین اس طور پر کہ ورم پیدا کرے ممکن نہین ہی اوسی سے فرق کرتے ہین درمیان نفخہ اور ورم کے جیسا کہ اپنے محل مین مذکور ہوگا دوسرا طور یہ ہی کہ مرض خالی ہو جمع ہونے امراض سے اور ضد ہو مرکب کا اسکو مرض مفرد کہتے ہین اور نظیر اوسکی مرض مرکب مین بیان ہوئی اور اس سبب سے کہ مفرد کو مرکب پر تقدم بالطبع ہی مؤلف نے مقدم کیا مفرد کو واما المفرد

امراض المفردہ

فثلثۃ اقسام لیکن مرض مفرد پس تین طرح ہی سوء المزاج و مرض الترکیب وتفرق الاتصال ایک سوء مزاج دوسرا مرض الترکیب تیسرا تفرق اتصال اور ہر ایک مفصل کہا جاتا ہی اور وجہ حصر کی ان تینون مین اس سبب سے ہی کہ عضو یا مفرد ہی یا مرکب پس مرض اگر ساتھ مفرد کے خاص ہی سوء المزاج اوسکا نام ہی اور اگر ساتھ مرکب کے خاص ہو اوسکا نام مرض الترکیب ہی اور اگر ساتھ دونون کے مخصوص ہی نام اوسکا تفرق الاتصال ہی اور معنی خاص ہونا سوء مزاج کا ساتھ عضو مفرد کے یہ ہی کہ مرض مذکور پہلے عضو مفرد سے لگتا ہی پس مرکب مین متعدی ہو یا متعدی نہو اور اوسی عضو مفرد مین محصور ہو لیکن ممکن نہین ہی کہ سوء المزاج پہلے عضو مرکب مین پڑے اسواسطے کہ محال ہی کہ مزاج سب کا اعتدال سے خارج ہو اور مزاج ہر ایک کا اوسکے اجزا سے معتدل ہو لیکن اگر مزاج کوئی جزو کا اوسکے اجزا سے خارج اعتدال سے ہو اور مزاج باقی اجزا کا اوپر اعتدال کے رہی ہو سکتا ہی مثلاً بیچ عصب ہاتھ کے گرمی یا سردی پڑے اور مزاج باقی اجزاے ہاتھ کا سالم ہو اور ایسے معلوم کرتے ہین خاص ہونا مرض الترکیب کا ساتھ عضو مرکب کے اور یہ بھی دو طرح ہی ایک وہ کہ پہلے مرض بیچ عضو مرکب کے پڑے بعد اوسکے بواسطہ عارض ہونے مرض الترکیب کے عضو مرکب کو عضو مفرد مین وہی مرض پڑے مثال اوسکی تفرق اتصال مفصل کا ہی بسبب خلع کے بعد اوسکے عارض ہونا تفرق کا بیچ رباط کے یا عصب کے اور سوا اونکے اعضاے مفرد سے کہ ساتھ مفصل کے محیط ہین دوسرا وہ کہ پہلے مرض بیچ مرکب کے ہو اور شاید کہ مرض مذکور بیچ عضو مفرد کے نہو مثال اوسکی حاصل ہونا فساد شکل کا ہی بیچ ہاتھ کے ساتھ سلامتی شکل اجزا کے اسواسطے کہ ممکن ہی کہ شکل ہاتھ کی فاسد ہو بسبب فساد وضع بعض اجزاے ہاتھ کے پس شکل اجزا کی غیر فاسد ہو اور شکل کل کی فاسد لیکن مرض تفرق اتصال عام ہی ان دونون سے

یعنے ممکن ہی عارض ہونا اسکا پہلے بیچ دونون عضو کے مثال اسکی عارض ہونا تفرق اتصال کا بیچ عضو مفرد کے ظاہر ہی مثلاً بیچ عصب کے یا ہڈی کے یا سوا انکے مفردات سے اگر تفرق پہلے پڑے کوئی مانع نہین ہی لیکن مثال عارض ہونا تفرق اتصال کا بیچ مرکب ۔ کہ ہی پس انخلاع عضو کا ہی مفصل ہاتھ سے بدون عارض ہونے تفرق اتصال کے بیچ کسی جزو کے اعضاے مفردہ سے اسطرح سے کہ مسترخی ہو رباط مثلاً بہ سبب غلبہ رطوبت کے اوسپر بدون واقع ہونے تفرق اتصال کے اوسمین پس جو مفصل متخلع ہوا متحقق ہوا واقع ہونا تفرق اتصال کا بیچ عضو مرکب کے پہلے بدون واقع ہونے تفرق اتصال کے بیچ عضو مفرد کے انتصاد اگر کہین کہ فی الحقیقۃ مرض تفرق اتصال ایک قسم ہی مرض الترکیب کی پس تقسیم مرض مفرد کی طرف تین قسم کے کیونکر ہو سکتی ہی جواب اسکا یہ کہ شک نہین ہی کہ مرض مذکور باعتبار اپنی ذات کے دو طرح ہی اسواسطے کہ یا منسوب مزاج ہی یا منسوب بہ ترکیب اس لیے کہ تحقق صحت کا بھی بسبب استواے مزاج کے اور استولے ترکیب کے ہی پس مرض بھی مقابلے اوسکے ہوگا یعنے باعتبار سوء مزاج کے اور سوء الترکیب کے لیکن باعتبار تخصیص عروض مرض کے پہلے ساتھ عضو مفرد کے یا مرکب کے یا ساتھ دونون کے تین قسم پہ منقسم ہوتا ہی یقیناً مانند سوء مزاج اور سوء الترکیب اور تفرق الاتصال کے اگرچہ تیسرا قسم ہی دوسرے سے جیساکہ کہا گیا لیکن اس سبب سے کہ بنظر خصوصیت عارض ہونے اولیت کے تیسرے کو تفرق اتصال نام رکھا دوسرے کو مرض الترکیب کہ نام عام ہی نام رکھا ورنہ فی الحقیقۃ مرض الترکیب عام ہی اور تفرق الاتصال خاص اسلیے کہ کوئی تفرق اتصال بدون مرض الترکیب کے نہین ہوسکتا لیکن مرض الترکیب کو تفرق الاتصال لازم نہین ہی عضو کے ٹیڑھے ہونے کو مثلاً تفرق اتصال ضرور نہین ہی لیکن تفرق الاتصال کو جس طور پہ کہ ہو سوء الترکیب لازم ہی فائدہ بعضون کا اسمین ہین کہ تفرق الاتصال فی الحقیقۃ غیر مرض الترکیب کے ہی اور دلیل لائے ہین کہ سوئی کو کہ بدن مین ہم چبھوتے ہین تفرق حاصل ہوتا ہی اور شکل مین فساد نہین آتا جواب اسکا یہ ہی کہ فساد شکل بیچ خلش سوئی کے باعتبار تفرق کے ہی پس جیساکہ تفرق اوسمین

غیر محسوس ہی کہ فساد شکل بھی غیر محسوس ہی اور جوابات شافی واسطے اور دلائل سکے بھی این

اما سوء المزاج اب ہر ایک کو امراض ثلثہ سے مفصل بیان کرتا ہی اور مراد سوء المزاج سے
حاصل ہونا کیفیت خارج اعتدال سے ہی بیچ مزاج عضو کے اور مرض متشابہ الاجزا بھی
کہتے ہین بسبب پہلے تعلق ہونے کے ساتھ اعضا متشابہ الاجزا کے تسمیۃ لہ باسم محلہ
اور جان تو کہ سوء مزاج دو طرح ہی متفق اور مختلف اور بیچ تفسیر معنے ان دو لفظ کے اطبا نے
اختلاف کیا ہی جالینوس کہتا ہی جو سوء مزاج عام ہو تمام بدن مین وہ متفق اور مستوی ہی
اور جو مخصوص ہو ساتھ ایک عضو کے سوائے عضو دوسرے کے مختلف ہی اور صاحب
کامل بھی اسی راہ گیا ہی لیکن ابو سہل مسیحی اس پر ہی کہ جو تکلیف نہین دیتا ہی مستوی ہی
اور جو تکلیف دیتا ہی مختلف ہی اور محمد بن زکریا قریب اس مذہب کے ہی اور شیخ
رئیس اور اسکے تابع اس پر ہین کہ جو بیچ جوہر عضو کے مستقر ہوا اور راسخ ہین اور طبیعت
مین مقابلہ باقی نرہے اور حاکم مزاج اصلی کا پیدا کرے مستوی ہی اور جو ایسا نہو مختلف
ہی پس حمی عفنی بطریق شیخ رئیس اور مسیحی کے سوء مزاج مختلف ہی اور اوپر طریق جالینوس کے
مستوی اور برص نزدیک شیخ کے مستوی ہی اور نزدیک جالینوس کے مختلف اسواسطے
کہ ایک عضو مین واقع ہی نہ دوسرے عضو مین اور پوشیدہ نرہے کہ ہر ایک اطبا نے بیچ
اطلاق الفاظ کے مناسبت ٹھہرائی ہی اور ہر ایک شخص کو درست ہی کہ اصطلاح مقرر کرے
بالجملہ شیخ رئیس مستقر کو مستوی اس سبب سے کہتا ہی کہ وہ مشابہ مزاج اصلی کے ہوا
بیچ نہ تکلیف دینے کے اور جالینوس اور تابع اوسکے عام کو اس سبب سے مستوی کہتے ہین
کہ وہ شامل ہونے مین بیچ سب بدن کے مانند مزاج اصلی کے ہی اور شیخ رئیس غیر مستقر کو
مختلف کہتا ہی اسواسطے کہ وہ مخالف مقتضی مزاج اصلی کے ہی بیچ پیدا کرنے الم کے اور
جالینوس خاص ہونے کو ساتھ ایک عضو کے سوائے دوسرے عضو کے مختلف کہتا ہی
اسواسطے کہ وہ خلاف مقتضی مزاج اصلی کے ہی بسبب نہ تمام اور شامل ہونے کے اور
پوشیدہ نرہے کہ سوء مزاج کبھی پیدایشی ہوتا ہی اور کبھی عارضی پیدایشی وہ ہی کہ مزاج
بیچ اصل پیدایش کے غیر معتدل ہوا ہو اور اسکو مزاج غیر فاصل کہتے ہین اور عارضی وہ ہی

کہ بیچ اصل پیدایش کے مزاج سالم رہا ہو اوپر اعتدال کے بعد اسکے متغیر ہو سوء تدبیر سے
فائدہ سوء مزاج متفق کو مستوی بھی کہتے ہین کما لا یخفے فینقسم الی المادی والساذج پس
منقسم ہوتا ہی سوء مزاج طرف مادی اور ساذج کے اما المادی فہو ما یکون لسبب خلط له
کیفیۃ فیتکیف البدن بتلک الکیفیۃ لیکن مادی وہ ہی کہ حاصل ہو بواسطہ کوئی خلط کے اخلاط
اربعہ سے کہ اوس خلط کو کوئی کیفیت ہو پس متکیف کرے بدن کو وہ خلط اوس کیفیت غالبہ سے
خواہ یہ کیفیت ساتھ عفونت کے ہو یا بدون عفونت کے مثل حرارۃ غالبۃ سببہا وجود الصفراء
مانند گرمی بہت سے کہ موجب اوسکا وجود صفرا کا ہو واما الساذج فہو الذی لا یکون کذلک
لیکن بے مادہ وہ ہی کہ ایسا نہو مثل برودۃ المثلوج مانند سردی برف زدہ کے وحرارۃ الدق
اور گرمی صاحب تپ دق کے اور مانند اسکے نظائر بہت ہین اور جو تغیر کہ بیچ بدن کے پیدا ہے
سوائے خارجی یا داخلی سے اگر علاقہ خلط سے رکھتا ہی یعنے موجب تغیر کا خلط ہوتا ہی تو اوسکو
اسکو مادی کہتے ہین او اگر ساتھ روح کے یا اعضا کے علاقہ رکھے ساذج کہتے ہین خواہ باعث
تغیر روح اور اعضا کا گرمی ہو یا کیفیت دوسری مثال گرمی کی حمی یوم ہی اور مثال گرمی اعضا
کی حمی دقیہ ہی جیسا کہ گذرا اور مثال تعلق حرارت کی ساتھ خلط کے حمی خلطی ہی اور اسیطرح
قیاس کریں تعلق برودت اور رطوبت اور یبوست کو پس ہر ایک ساذج اور مادی سے آٹھ قسم ہوتا ہی
چار مفرد اور چار مرکب اسطور پر کہ حار بارد رطب یابس حار رطب بارد رطب حار یابس
بارد یابس بعد اسکے ساتھ ساذج کے ختم کریں خواہ ساتھ مادی کے انتباہ اگر کوئی کہے کہ وہ مزاج
مفرد مادی متصور نہین ہو سکتا اسواسطے کہ ہر خلط مین فی ذاتہ دو کیفیت ہین جس وقت کوئی خلط زائد
اوپر قدر معتدل کے دونون کیفیت اوسکی یقینا بڑھینگی پس مفرد مادی کا وجود نہوگا جواب اسکا یہ ہی
کہ بیچ وجود سوء مزاج مفرد مادی کے زیادہ ہونا مادے کا شرط نہین ہی تغیر کفایت کرتا ہی پس
ممکن ہی کہ بسبب غذاؤن کے یا دواؤن مرطوب کے رطوبت بیچ خون کے زیادہ ہو بدون اسکے
کہ کثرت بیچ مقدار خون کے واجب کرے پس حرارت اسکی اوپر حال کے ہو اور رطوبت
زائد اور اوپر اسی کے اور کیفیات کو قیاس کریں پس وجود مفرد مادی کا متحقق ہوا اور جواب
دوسرا یہ ہی کہ زیادتی مادے کو زیادتی دونون کیفیت کی لازم نہین ہے اسواسطے کہ ممکن ہی کہ

خون جو زیادہ ہو حرارت اسکی اشتداد کرے اور رطوبت اسکی برقرار رہے بسبب دوا کے یا غذا کے یا اور خلط کے کہ معدل رطوبت کا ہی پس سوء المزاج کو حرارت سے منسوب کرین نہ رطوبت سے وفیہ ما فیہ اور واسطے آشنائی متعلمون کے مثالین اقسام سوء المزاج کی کہ سب سولہ ہوتی ہین بیان کرتے ہین مفصلاً مثال سوء المزاج سازج کی تپ دق ہی اور مثال حار مادی کی حمیات دموی اور صفراوی ہین اور مثال سرد سازج کی جمود ہی کہ سردی خارجی کے پہونچنے سے ہو اور مثال سرد سازج کی فالج ہی اور مثال رطب سازج کی ترہل ہی اور مثال رطب مادی استسقاء لحمی ہی اور مثال یابس سازج کی تشنج یابس ہی کہ بعد استفراغ اور رنج اور ریاضت کے پڑے اور مثال یابس مادی کی سرطان اور جذام ہی جو مثالین مفرد سازج اور مادی کی مذکور ہوئین مثالین مرکب کی ضمن اسی سے روشن ہوتی ہین جاننا چاہیے کہ سوء مزاج جسطرح کہ ہو کبھی بیچ سب بدن کے ہوتا ہی اور کبھی بیچ ایک عضو کے اور سوء مزاج کہ بیچ خلط کے ہوتا ہی جب تک عفونت نہین کرتا تپ نہین پیدا کرتا ہی مگر یہ کہ بیچ خون کے ہو کہ بدون عفونت کے خون تپ لاتا ہی اور اُس تپ کو سونوخس کہتے ہین چنانچہ آگے مقام مین مذکور ہوگا اور جسوقت سوء مزاج سے کوئی آفت بیچ عضو کے ظاہر ہو درجہ پہلا ہو اور جو طبیعت عضو کی پھیر دے اور حد اعتدال مخصوص سے نکالے اور تباہ کرے درجہ اخیر ہوتا ہی اور سوء المزاج جب تک ابتدا ان سے دور نہو کر ضرر فعل مین پیدا ہو سوء المزاج نہین کہہ سکتے اما مرض الترکیب فینقسم الی مرض الخلقۃ و مرض المقدار و مرض العدد و مرض الوضع لیکن قسم دوسری اقسام مرض مفرد سے مرض ترکیب ہی اور وہ تقسیم ہوتی ہی طرف چار مرض کے جیسا کہ ذکر کیا گیا اقسام اسکے خلقت اور مقدار اور عدد اور وضع ہین اور ہر ایک انمین سے شرح کہا جاتا ہی اما مرض الخلقۃ فہو اما مرض الشکل لیکن مرض خلقت کی بھی چار قسم ہین جیسا کہ کہتا ہی پس وہ یا مرض الشکل ہی مثل اعوجاج المستقیم و استقامۃ المعوج مانند ٹیڑھے ہونے اُس عضو کے کہ سیدھا چاہیے یا سیدھا ہونا اُس عضو کا کہ ٹیڑھا چاہیے اور مربع ہونا گول کا اور گول ہونا مربع کا اسی قبیل سے ہی اور شکل بیچ اصطلاح حکما کے ایک ہیئت ہی کہ حاصل ہوتی ہی جسم کو بسبب احاطہ

کرنے ایک حد کے مقدار کو جیسا کہ بیچ کرہ کے ہی یا بسبب احاطہ کرنے حدود کے مانند مضلعات کے یعنے مربع اور مسدس وغیرہ کے او مرض المجاری یا مرض مجاری نوع دوسری اقسام مرض الخلقت سے مرض مجری ہی اور مجری وہ فضا ہی بیچ باطن عضو کے کہ شامل ہو اُس چیز کو کہ نافذ ہوتی ہی ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے خواہ وہ نافذ کثیف ہو مانند خلطے کے اخلاط سے یا لطیف ہو مانند روح اور نفس کے او مرض مجری تین وجہ سے باہر نہین ہی یا من جہت الاتساع مثال اُسکی انتشار النور ہی یا من جہت الضیق ہو مثال اُسکی ضیق النفس ہی یا من جہت الانسداد ہو مثال اُسکی پیدا ہونا سدے کا ہی بیچ رگ کے کہ جگر سے مرارہ مین آتی ہی اور مرارہ سے امعا کو گئی ہی اور جاننا چاہیے کہ سدہ اُس مجرے کا کہ درمیان کبد اور مرارہ کے ہی یرقان پیدا کرتا ہی اور سدہ اُس مجرے کا کہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہی قولنج لاتا ہی او الاوعیۃ یا مرض اوعیہ کے نوع تیسری اقسام مرض الخلقت سے مرض اوعیہ ہی او اوعیہ تجاویف کو کہتے ہین اور تجویف فضا ہی بیچ باطن عضو کے کہ شامل ہو اُس چیز ساکن کو اور معنے وعا کے بھی یہی ہین اور قید حاوی ہونے تجویف کی ساکن سے احتراز ہی اُس سے کہ حاوی ہونا فضد کو اور متحرک اسواسطے کہ اُسکو مجری کہتے ہین نہ تجویف یان تمسح او تضییق یا و تنسد اسطور سے کہ کشادہ یا تنگ ہو یا بند ہو پوشیدہ نرہے کہ تعلق ان تینون کا بھی مجرے سے ہی اور بھی اوعیہ سے اور مثالین مجرے کی کہی گئین بیان مثالین تجویف کی بیان کرتے ہین ہم ایک مثال بڑے ہونے اور کشادہ ہونیکی کشادہ ہونا نخیلی خصیون کا ہی بسبب اوترانے کوئی جسم کے اُسکے اوپر سے جیسا کہ بیچ قیلہ او رفتق کے ہوتا ہی اور مثال چھوٹے اور تنگ ہونیکی چھوٹا ہونا معدے کا ہی اور تنگ فضا کی اور یہ کبھی خلقی ہوتا ہی اور کبھی بسبب ورم عضو مجاور کے ہوتا ہی بواسطہ ضغطہ ورم کے معدہ کو اور تنگ ہونا بطون شریفہ دماغ کا وقت صرع کے بھی مثال اُسکی ہی اور مثال سدے کی بند ہونا بطون دماغ کا ہی بیچ سکتہ کے او مرض چوتھا امراض تجاویف سے مانند سونے کے کہ وہ مرض الخلو ہی اور مثال اُسکی خالی ہونا تجاویف دل کا ہی خون اور روح سے نزدیک شدت خوف مہلک اور شدت لذت مہلک کے او مرض الصفائح یا مرض صفائح نوع چوتھی اقسام مرض الخلقت مرض الصفائح ہی یعنے وہ مرض کہ سطح عضو سے متعلق ہو داخلی ہو یا خارجی بان کھیش او ملیس

مرض المجاری

مرض مجری کی

مرض الاوعیۃ

یعنی تجاویف اور وعا

مرض الصفائح

اسطور سے کہ خشن ہو جاوے یا صاف ہو جاوے یعنے وہ عضو کہ صفائی اور ہمواری اسکی مطلوب
ہی جیسے قضیبہ ریہ ناہموار ہووے اور وہ کہ خشونت اور ناہمواری اسکی مطلوب ہی جیسے معدہ اور رحم
کہ صاف اور مفقود الخمل ہوا اور ظاہر ہی کہ جو فساد بیچ صفائح کے پڑتا ہی فعل مقصود اس عضو کا
ناقص ہوتا ہی یا باطل و اما مرض المقدار اور جنس دوسری مرض الترکیب سے مرض المقدار ہی

مرض المقدار

اور وہ دو قسم ہی جیسا کہ کہتا ہی فهوان یعظم العضو اکثر مما ینبغی پس وہ ہی کہ بڑا ہو عضو زیادہ اوس سے
کہ چاہیے او یصغر یا چھوٹا اس سے کہ چاہیے خواہ یہ بڑائی اور چھوٹائی خلقی ہو خواہ مرضی اور اسیطرح
خواہ عام ہو سب بدن میں یا خاص ہو ساتھ ایک عضو کے مثال زیادتی عام کی فربہی
مفرط ہی اور مثال زیادتی خاص کی عظم زبان ہی اور مثال صغر اور نقصان عام کی ہزال مفرط
ہی اور مثال صغر مفرط کی ضمور حدقہ کا ہی اور قیاس کر تو اوپر انکے اور ونکو و اما امراض العدد

مرض العدد

اور جنس تیسری مرض الترکیب سے مرض العدد ہی اور یہ بھی چار طرح پر ہی جیسا کہ بیان
ہوتا ہی فهوان یزید زیادۃ پس وہ ہی کہ زیادہ ہووے عضو بسبب زیادتی سے اما طبیعیۃ کہ وہ
زیادتی طبیعی ہی کالاصبع الزائدۃ مانند اونگلی کے کہ زیادہ پانچ عدد سے ہوا ور اس زیادتی کو طبیعی
اس سبب سے کہتے ہیں کہ جنس اس زیادتی کی بیچ بدن کے موجود ہی ورنہ جو مرض ہی غیر طبیعی ہی
اور ضرر زیادتی اونگلی کا منع کرنا اسکا ہی بطش شدید سے اور سرعت حرکات سے اور منع دخول
ہاتھ سے بیچ ظروف تنگ منہ کے اور سوا اسکے او خارجۃ عن الطبیعۃ یا وہ زیادتی خارج ہی طبیعی سے
یعنے جنس اسکی بیچ بدن کے موجود نہیں ہی کالثولول مانند ثالیل کے کہ نیوز مسخت مشہور ہیں اور یہ
مثال زیادتی غیر طبیعی کی ہی کہ بدن سے ملی ہی لیکن مثال اس زیادتی کی کہ بدن سے جدا ہو جیسا ت
مشابہ سے ہیں اور بیر جا کہ بیچ رحم کے ہوتا ہی اور اس سبب سے عورت مانند حاملہ کے ہوتی ہی
او ینقص نقصانا یا ناقص ہو عضو کوئی طرح نقصان سے فی الطبع کہ وہ ناقص ہونا طبیعی ہو یعنے
وہ چیز کہ وجود اسکا طبیعی ہو بیچ اصل خلقت کے اور مجبول ہوا اور مثال اسکی پیدا ہونا ایک شخص کا
ساتھ چار اونگلی کے یا کمتر اس سے او نقصانا عارضیا یا وہ نقصان لاحق ہو اور مثال اسکی قطع
ہو جانا اونگلی کا اور ہاتھ کا ہی اور بیچ بعض نسخے کے فقط زیادتی مذکور ہی اور ذکر نقصان کا نہیں سو
ظاہر او واسطے اسکے وضوح اور ظہور کے مقابل ہے یا بسبب سہو ناسخ کے ہی و اما مرض الوضع

مرض الوضع

اور جنس چوتھی مرض الترکیب سے مرض الوضع ہی اور وضع بیچ اصطلاح حکما کے ایک ہیئت ہی
کہ حاصل ہوتی ہی ہر چیز کو بنظر نسبت بعضے اجزا کے ساتھ بعض دوسرے کے بیچ قرب اور بعد
کے یا نظر کرنا نسبت اون امور کے کہ اُس چیز سے خارج ہین مثال پہلی قسم کی تفریج اصابع یعنی
کشادہ ہونا اونگلیون کا یا تضمیم اُنکا یعنے ملنا اُنکا اور مثال دوسری قسم کی کھڑا ہونا اور چیت
لیٹنا فیشمل فساد الوضع لمقاربۃ او مباعدۃ عضوا آخر لا علی ما ینبغی لیکن مرض وضع نظیر اُسکی
فساد بیچ وضع کے ہی بسبب نزدیکی ایک عضو کے یا دوری اُسکی عضو دوسرے سے نہ اُس طرح پر
کہ لائق ہی یعنے ایک عضو دوسرے عضو سے دور ہو یا نزدیک اُس طرح پر کہ مناسب نہین کہ
پوشیدہ نہ ہی کہ بحث کرنا وضع سے منقسم ہوتا ہی دو قسم پر بسبب اقتضاے وضع کے موضع اور
مشارکت کو اسواسطے کہ عضو کو نسبت کرنے مکان کے ایک ہیئت ہی اور نسبت کرنے غیر
مکان کے یعنے بنظر اعضا کے از روے نزدیکی اور دوری کے ہیئت دوسری ہی پہلی کو وضع اور دوسری
کو مشارکت کہتے ہین پس مجموع امراض وضع کے چھ قسم ہین چار خاص ہین ساتھ موضع عضو کے
اور دو خاص ہین ساتھ ہمسایہ کے کہ شریک ہین لیکن وہ چار کہ متعلق ہین ساتھ موضع کے پہلے
ونسے انخلاع عضو کا ہی منفصل سے اور دوسرا انخلاع غیر تام کہ اُسکو وثی کہتے ہین اور تیسرا وہ ہی
کہ حرارت کرے عضو بیچ موضع اپنے کے اور حال یہ ہی کہ واجب تھا سکون اُسکا مانند رعشہ کے
اور چوتھا وہ ہی کہ ساکن ہو عضو اپنے موضع مین اور حال یہ کہ واجب تھا متحرک ہونا اُسکا
مانند تحجر مفاصل کے لیکن وہ دونون کہ بنظر جوار اور ہمسایہ کے ہین نظیر اُنکی مؤلف نے ذکر نہین
کی ہی اسواسطے کہ امتناع او تعسیر حرکت کا یا طرف جوار کے ہو یا طرف جوار سے ملجانا اونگلی کا ساتھ
اُنگلی کے یتعذر ہو یا یتعسر مثال اُسکی ہی اور استرخاے پلک مثال دوسری کی ہی اور دور کرنا
مفاصل کا مثال تعسر ثانی کی ہی اسواسطے کہ جو پلک مسترخی ہوتی ہی ہرگز نہین اوٹھتی اور اوپر دوسری
پلک کے پڑی رہتی ہی اور مفاصل جو ورم کرتے ہین نہ افراط سے انقباض دشوار ہوتا ہی اور انبساط
[illegible] دور ہونا ہمسایہ سے ہی آسانی سے نہین ہو سکتا واما تفرق الاتصال لیکن قسم تیسری اقسام
امراض مفردہ سے تفرق الاتصال ہی اور مراد بیان وہ تفرق غیر طبیعی ہی کہ باعث ضرر کا ہوتا ہی
اور نہ تفرق کہ اوپر مجرے طبیعت کے ہی مانند تفرق الاتصال جوہر معدی کے نزدیک نفوذ غذا کے

امراض تفرق الاتصال

اسمین اس سے خارج ہی لانہ لیس بمرض وانما کلامنا فی المرض فقد یکون فی الاعضاء المفردۃ
پس کبھی ہوتا ہی تفرق الاتصال بیچ اعضاے مفرد کے مثل کسر العظم نظیر اسکی ٹوٹنا ہڈی کا ہی
اور تعداد اعضاے مفرد کی بیچ بحث اعضا کے گذرا ہی وقد یکون فی الاعضاء الآلیۃ اور کبھی ہوتی ہی
بیچ اعضاے مرکب کے مثل قطع الاصبع مانند کٹ جانے انگلی کے اور اعضاے مرکبہ بھی بیان ہو چکے
اور پوشیدہ نہ رہے کہ اقسام تفرق الاتصال کے بہت ہین اور ہر ایک کا نام مخصوص ہی جیسا کہ مفصل بیان
کرتے ہین ہم فائدہ جو تفرق الاتصال کہ بیچ جلد کے ہو اگر منبسط یعنے پھیلا ہی سحج کہتے ہین بفتح سین
مہملہ اور حاے مہملہ اور سکون جیم کے اور اگر غیر منبسط ہی اور دقیق خدش کہتے ہین بفتح خاے معجمہ اور
دال مہملہ اور سکون شین معجمہ کے اور جو بیچ گوشت کے ہو لیکن خارج سے اگر تازہ ہی اور قیح نہین لایا
جراحت کہتے ہین بکسر جیم کے اور فتح لام یا قرحہ کہتے ہین بفتح قاف اور جو بیچ گوشت کے پڑے لیکن
داخل سے بسبب تداخل مادے کے اسمین اگر ابتدا ہی اور ریم نہین لایا قرحہ اور ورم کہتے ہین اور
اگر ریم لایا خراج کہتے ہین بضم خاے معجمہ اور راے مہملہ اور الف اور جیم کے اور اگر بعد فتح کے پھٹ گیا
بھی قرحہ کہتے ہین پس اگر بعد پھٹ جانے کے دیر تک رہی اور تکلیف کم ہووے اور سختی منہ پر
ظاہر ہووے اور بیچ داخل کے گوشت سفید ظاہر ہوا ناصور کہتے ہین اور بعضے لوگون نے کہا ہی کہ جو
چالیس دن انفجار سے گذرے اس نام سے ہوگا اور جو بیچ ہڈی کے پڑے اگر تفرق
بیچ اجزاے صغار کے ہی تفتت کہتے ہین بفتح تاے فوقانی اور فتحہ فا اور ضمہ تاے مشددہ
فوقانی اور سکون فوقانی ثالث کے اور اگر تفرق نے ہڈی کو دو ٹکڑے کیا عرض مین یا کئی ٹکڑے
کیے بڑے بڑے اسکو کسر کہتے ہین اسواسطے کہ معنی کسر کے توڑنا ہی اور جب تک جیز متفرق
نہو دو ٹکڑے سے یا اجزاے بڑے اس سے جدا انھون توڑنا نہ کہینگے اور اگر بیچ طول کے ہی
صدع کہتے ہین اور جو بیچ قحف کے ہو جدا بیان کرینگے اور جو بیچ عصب کے ہو اگر بیچ عرض
کے ہی بتر کہتے ہین بفتح با اور سکون فوقانی اور راے مہملہ اور اگر بیچ طول کے ہی اور قلیل العدد
اسکو شق کہتے ہین بفتح شین معجمہ اور سکون قاف اور اگر بیچ طول کے ہی اور کثیر العدد شرح
کہتے ہین بفتح شین معجمہ اور سکون راے مہملہ اور حاے مہملہ کے اور جو بیچ عضو کے ہو اگر بیچ طرف
عضل کے ہی بتک بفتح با اور سکون فوقانی اور کاف کے اور اگر بیچ عرض کے ہی بتر کہتے ہین بفتح

جسم اور تشدید راے مہملہ کے اور اگر بیچ طول کے ہو اور کثیر العدد اور ظاہر اور پراگندہ فسخ کہتے ہین
بفتح فا اور سکون سین مہملہ اور خاے معجمہ کے اور جو بیچ عروق کے ہو وے یا ہون یا شریان اگر بیچ
عرض کے ہی قطع کہتے ہین اور فصل اور اگر بیچ طول کے ہو بھی صدع کہتے ہین اور اگر اسطور پر ہی
کہ منہ رگ کا کشادہ ہی بتق کہتے ہین بفتح موحدہ اور سکون مثلثہ اور قاف کے اور تفرق ورید کو
مطلق انفجار کہتے ہین اور شریانی کو ام الدم اور جمہور ام الدم اسکو کہتے ہین کہ شریان پھٹ جاوے
اور خون نیچے پوست کے جمع ہو اور نزدیک دبانیکے پھر جاوے شریان مین اور جو بیچ اغشیہ
اور حجب کے پڑے فتق کہتے ہین بفتح فا اور سکون فوقانی اور قاف کے اور جو بیچ غضروف کے
مطلقا پڑے رض کہتے ہین بفتح راے مہملہ اور تشدید ضاد معجمہ کے اور کبھی ہوتا ہی کہ بعض لوگ
اوپر ٹوٹنے غضروف کے کسر بھی بولتے ہین کما قالوا انکسار الاذن پس اگر تفرق نے تقسیم کیا
طرف دو جز کے یا طرف اجزاے کبار کے بھی فسخ کہتے ہین اور اگر تقسیم کیا طرف اجزاے صغار کے
بھی تفتت کہتے ہین اور بعض لوگ رض کو تفرق اجزاے صغار غضروف سے خاص کرتے ہین
اور یہ اسامی کہ نظر بمعنی مصدری واقع ہین اگر فاعلیت منظور ہو بہ صیغہ اسم فاعل پڑھین جسجگہ
لفظ مساعدت کرے درست ہی مانند ساحج اور خادش اور کاسر اور باثق کے تنبیہ تفرق
اتصال کہ بیچ قحف کے یعنی ہڈی سر کے پڑے شجہ بفتح شین معجمہ اور تشدید جیم اور ہاے موقوف
نام ہی اور وہ چھہ قسم ہی اور ہر ایک قسم کا نام خاص ہی ایک وہ کہ صرف چھلاوے فقط اسکو
مساوعہ کہتے ہین اور دوسرا وہ کہ کسر بیچ ہڈی کے کرے ہاشمہ کہتے ہین تیسرا وہ کہ سفیدی
ہڈی کی ظاہر ہو اسکو وضحہ کہتے ہین چوتھا وہ کہ تھوڑی ہڈی اچھل جاوے اسکو منقلہ کہتے ہین
پانچوان ٹوٹنا ہڈی سر کا غشا تک کہ اسکا ام الدماغ نام ہی پہونچے لیکن سواے پوست تنک کے
اوپر دماغ کے اور کوئی چیز حائل نہ رہی ہو اسکو مامومہ کہتے ہین اور چھٹا وہ کہ تجویف دماغ تک
پہونچے اسکو جائفہ کہتے ہین **انتباہ** یہ سب کہ مذکور ہوا تمام اس تفرق الاتصال کا تھا کہ اعضاے
مفردے خاص تھا لیکن جو بیچ مرکب کے ہو مانند قطع انگلی کے یا ہاتھ کے اور سوا انکے کبھی واقع
ہوتا ہی میان دو جزو عضو مرکب کے اور ایک دوسرے سے جدا کرتا ہی بدون اسکے کہ تفرق
اتصال پہونچے عضو متشابہ الاجزا کو یعنے مفرد کو یہ مسمے ہی بہ انفصال اور خلع اور اگر بیچ عصب کے

ہوا اور عضو اپنی جگہ سے زائل ہو وہ مسمی بفک ہی او رتفرق اتصال کہ عضو متشابہ الاجزا مین ہو
اُسکو انحلال الفرد کہتے ہین اور کبھی انحلال الفرد مطلق تفرق اتصال کو کہتے ہین اور پوشیدہ نہی
کہ بعضے اعضا احتمال تفرق کے نہین رکھتے ہین مطلقا وہ دل ہی قد یسبق الموت لتفرقہ اور جاننا
کہ جو تفرق اتصال بیچ عضو جید المزاج کے ہو جلد اچھا ہوتا ہی اور اگر بیچ فاسد المزاج کے ہو
دیر مین اچھا ہوتا ہی اور قروح خبیثہ جب پھیلتے ہین آکلہ ہوتے ہین فائدہ کبھی تفرق
اتصال بیچ مجرے کے ہوتا ہی اور اوس سبب سے کشادگی مجرے مین ظاہر ہوتی ہی اسی سبب سے
ٹکڑے جگر کے بیچ بعض اسہال کے نکلتے ہین بسبب کشادگی ماساریقا کے اسلیے کہ اُنمین
تفرق اتصال واقع ہوتا ہی اور یہ تفرق سطوحی ہی کہ اجزاے عضو کو متفرق کرتا ہی بیچ عرض
کے پس فضا اُسکی فراخ ہوتی ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بیچ غیر مجاری کے پڑتا ہی اور ریا مجرے
پیدا کرتا ہی جیسا قرشی نے بیچ شرح قانون کے اسی بحث میں لکھا ہی کہ ایک شخص کو
حبس البول تھا مدت سے پس مترشح ہوا پیشاب جلد شکم سے کئی جگہ سے اور یہ حالت اُسکو
ہمیشہ رہی کہ پیشاب اُسکا وقت حاجت کے اسی جانب سے ترشح کرتا تھا اور براہ متعارف
کچھ نہین نکلتا تھا اور بھی اپنا قصہ نقل کیا ہی کہ بیچ ایڑی داہنے پانون کے خراج ہوا تھا
بعد اُسکے پھرنے کے اوسنے مسہل پیا اور بسبب نہ حاضر ہونے کوئی آدمی کے کہ اوسپر
تکیہ کرکے پاخانے مین جاوے دیر تک میز کو روکا جو بعد حاضر آنے معتمد علیہ کے قصد کھڑے
ہونیکا کیا تب اقدر کہ امعا مین تھا طرف جگر کے رجوع کرنا آسکا معلوم کیا پس ہمیشہ ثقل
اُسکا طرف حدبہ جگر کے اوسوقت مین پاتا تھا اور اکثر وہ ثقل کو حس کرتا تھا طرف سرین کے
نازل ہوتا ہی اور وہان سے ایڑی متفرح مین پہونچکر نفس خراج سے بیچ تھوڑی مدت
کے براز دفع ہوتا تھا اور اسیطرح ایک مدت رہا اور جب کوئی شربت یا خیساندہ کھاتا تھا
مرور اُسکا کبد پر محسوس ہوتا تھا اور خراج کی راہ سے نکلتا تھا جیسا کہ تھا بدون اسکے کہ کچھ
متغیر اُسمین ہووے اور جو واسطے پھرنے طبیعت کے اپنے مجرے پر حقنہ بد معات کرتا تھا
کچھ نہین نکلتا تھا مگر ایک چیز چھوٹی زیادہ لینڈی بکری سے نہایت سختی مین پس وہ
کہتا ہی کہ مین ڈرا کہ مبادا یہی خراج مخرج معتاد ہو جاوے اوسکے تدارک مین مشغول ہوا

لیٹنے پانوٗن کو بلند تکیہ پر ہمیشہ رکھتا تھا اور اکثر حقنے کرتا تھا یہانتک کہ بیچ مدت ایک مہینے یا زیادہ اُس سے حالت اصلی پر رجوع کیا اور اسیطرح دیکھا گیا کہ ایک لڑکا ناف کی راہ سے پیدا ہوا یہ سب صنائع حکیم مطلق کے ہین بزرگ ہے شان اُسکی کہ عقول اُنکی دریافت سے عاجز ہین سوال اگر کہا جاوے کہ قطع انگلی بیچ مرض العدد کے شمار کیا ہی اور بجبسر اُسکی بیچ مثال تفرق اتصال عضو مرکب کے بھی ذکر کیا اور حال یہ کہ مرض العدد قسیم مرض الترکیب کا ہی اور مرض الترکیب قسیم تفرق اتصال کا ہی اور مخالفت درمیان دونون قسیم کے لازم ہی جواب اسکا یہ ہی کہ لانا مثال واحد کا واسطے دو قسیم کے اگر بسبب اختلاف حیثیت کے ہی کچھ نقصان نہین ہی اسواسطے کہ درمیان اونکے منع الجمع نہین ہی اسلیے کہ احتمال مرض الترکیب اور تفرق اتصال کا آپسمین اور ساتھ سوء المزاج کے واقع ہی کما لا یخفے بخلاف دو قسیم کے کہ اوسکے درمیان مین ضدیت ہوتی ہی کہ وہان منع الجمع لازم ہوتا ہی مانند اسم اور فعل کے اور ایک مثال واسطے اُنکے کفایت نہین کرتی ہی اگرچہ حیثیت مختلف ہو جیسا کہ نحو مین تصریح ہی واما المرض المرکب

المرض المرکب

اور جو مرض مفرد ہے اور اوسکے اقسام ثلثہ سے کہ ہر ایک قسم اسکی شامل تھی انواع اور اصناف پر مؤلف فارغ ہوا شروع کیا بیچ بیان تعریف مرض مرکب کے اور کہا کہ لیکن مرض مرکب فہو مرض حصل من جملتها امراض اخر پس وہ کئی بیماریان ہین کہ حاصل ہو اُن سب سے بیماریان اور یعنے بیماریان مفرد کہ جمع ہون اُنکے اجتماع سے مرض مخصوص ساتھ ایک شکل اور ایک نام کے ظاہر ہووے اُسکو مرض مرکب کہتے ہین خواہ یہ مرض مرکب بیچ عضو مفرد کے ہو یا بیچ عضو مرکب کے مثل الاورام والبثور مانند اورام اور بثور کے اسواسطے کہ یہ اجتماع امراض ثلثہ مفردہ سے ترکیب پاتے ہین جیسا کہ کہتا ہی فانہا سوء المزاج المادی وتفرق الاتصال و زیادۃ فی المقدار پس تحقیق کہ ورم اور بثرہ حاصل ہوتے ہین سوء مزاج مادی اور تفرق اتصال اور زیادتی مقدار سے کہ ایک قسم مرض الترکیب سے ہی جیسا کہ عنقریب بیچ شروع تقسیم مرض مفرد اور مرکب کے ہم کہہ چکے ہین

اوقات المرض

اور جب بیان کرنے امراض مرکب سے فارغ ہوا مؤلف نے شروع کیا بیچ ذکر اوقات مرض کے اور کہا لکل مرض ینتہی الی الصحۃ اور جو مرض کہ منتہی ہوتا ہی طرف صحت کے اور قید انتہا صحت کی اسواسطے ہی کہ ترتیب اوقات کی بدون لحاظ کرنے اس قید کے نہین ہو سکتی ہی فلہ ازمان اربعۃ پس اوس

اوقات المرض

مرض کے چار زمانے ہین الابتداء وہو الزمان الذی یظہر فیہ المرض ولا یستبان فیہ تزیدہ زمانہ پہلا ابتدا ہی کہ ظاہر ہوتا ہی بیچ اوس زمانے کے مرض بدون اسکے کہ زیادتی اُسمین ظاہر ہووے یعنے بعد حدوث مرض کے کہ جبتک وہ مرض اوپر حالت متشابہ الاحوال کے ثابت ہی بدون ظہور ترقی کے بیچ حالت مرض کے اُسکو زمانہ ابتدا کہتے ہین اور اسکو مقدر بایام نہین کر سکتے اسواسطے کہ احوال امراض کے متفاوت ہین اور زمانہ ابتدا کا بیچ بعضے امراض کے کوتاہ ہوتا ہی اور بعضون مین طویل اور کبھی ارادہ کرتے ہین زمانے ابتدا سے تین دن شروع مرض سے قطع نظر اس سے کہ ترقی بیچ حالت مرض کے ہوئی یا نہو والتزید وہو الوقت الذی لیستبان فیہ اشتدادہ کل وقت بعد وقت اور زمانہ دوسرا تزید ہی اور تزید وہ وقت ہی کہ ظاہر ہو بیچ اُسکے غلبہ مرض کا ہر وقت بعد وقت کے یعنے بعد زمانے ابتدا کے جبتک کہ وہ مرض بیچ زیادتی کے ہی وہ وقت تزید کا ہی وہ وقت الانتہاء وہو الوقت الذی یقف فیہ المرض علی حالۃ واحدۃ اور زمانہ تیسرا انتہا ہی اور انتہا وہ زمانہ ہی کہ ٹھہرتا ہی بیچ اُسکے مرض اوپر ایک حالت کے یعنے بعد زیادتی کے جو ایک حد کو پہونچے اور اوپر اوسی حالت کے رہجاوے بدون اسکے کہ زیادہ ہو یا کم اُسکو وقت انتہا کہتے ہین و وقت الانحطاط اور زمانہ چوتھا انحطاط ہی یعنے کم ہونا وہو الوقت الذی یظہر فیہ انتقاصہ اور انحطاط وہ زمانہ ہی کہ ظاہر ہوتی ہی بیچ اُسکے خفت اور کمی بیچ مرض کے فائدہ تحقق ان ازمنہ اربعہ کا اگر باعتبار مرض کے ہی اول سے آخر تک خواہ مرض لازم ہو خواہ ذی نوبت انکو اوقات کلی کہتے ہین اور اگر باعتبار نوبت کے ہی اوقات جزوی کہتے ہین اور مخفی نہین ہی کہ بیچ نوبت کے بھی یہ اوقات چارون موجود ہین لیکن اوقات نوبت کے بنسبت اوقات مرض کے جزئی ہین جیسا کہ اسمین شبہہ نہین ہی اور جاننا چاہیے کہ حصول چارون وقت کا بیچ اُس مرض کے متصور ہوتا ہی کہ باوجود انتہاے اُس مرض کے طرف صحت کے قلع اوسکے مادہ کا بتدریج ہوا اور کبھی نکس نہ کرے ورنہ ہو سکتا ہی کہ مرض شروع ہو اور قبل تزید کے یا بیچ تزید کے قبل انتہا کے یا بیچ انتہا کے بدون ظاہر ہونے انحطاط کے یکبارگی دور ہو جاوے بسبب کوئی اسباب کے یا بعد گرنیکے بیچ انحطاط کے پھر ابتدا کرے اور عود کرے اور یہ گویا دوسرا مرض ہی کہ شروع کیا بالجملہ فائدہ پہچاننے ان اوقات سے اندازہ کرنا تدبیر کا

اور تصرف کرنا بیچ غذا کے اور استعمال دوا کے ہی باعتبار ہر وقت کے اور عمدہ اس مقام مین علاج کرنا ہو باعتبار اوقات کے اشتباہ بیچ متعدی ہونے مرض کے ایک شخص سے دوسرے شخص کو شرع شریف مین اختلاف ہی یعنے بمقتضاے حدیث شریف کے کہ لاعدوی الی آخرہ ہی چاہیے کہ اعتقاد اسکا نہ کرے اور حدیث فر من المجذوم کو تاویل کرتے ہین اور لوگ اسپر تمسک کرکے اسمین تاویل کرتے ہین و العلم عند اللہ سبحانہ لیکن حکما بالاتفاق کہتے ہین کہ بعضی بیماریان متعدی ہین یعنے منتقل اور بعضی متوارثہ کہ مان اور باپ سے لڑکونکو پہونچتی ہین لیکن یہ بھی کہتے ہین کہ کلیہ نہین ہی بلکہ اکثر یہ بھی نہین ہے لیکن ممکن الوقوع ہی کہ تجربہ مین ایسا پایا ہی کہ کبھی ہوتی ہین اور کبھی نہین لیکن امراض متعدیہ یہ ہین جذام جرب جدری حصبہ حماے وبائیہ قروح عفنہ سل رمد برص خصوصاً اگر مسکن تنگ ہو اور بو مریض کی یا پسینا اوسکا صحیح کو پہونچے اور بواسیر بھی تعدیہ کرتی ہی اگر کوئی شخص اوپر مقام تبرز باسوری کے تبرز کرے اور آتشک بھی اسی قبیل سے ہی اور ایلاوس بدستور رہا تنگ کہ شیخ رئیس نے کہا کہ ان تعدی

من بلاد الی بلاد انتقال الامراض الوافدۃ لیکن امراض متوارثہ یہ ہین برص نقرس سل صرع انبہ جدری مالیخولیا دق جرب تجزر رمد قروح عفنہ جذام بواسیر حصاۃ کلیہ و مثانہ اور بار ہا کہا گیا کہ جو عضو کہ باپ سے ضعیف ہو لڑکے مین بھی بیچ اکثر امر کے وہی عضو ضعیف ہوتا ہی لیکن ضعف اعضاے مان کا کمتر ہی کہ لڑکے مین ظاہر ہو بخلاف امراض مذکورہ کے کہ توارث انکا بیچ مولود کے والدین سے برابر ہی **الفصل الثانی فی الاسباب الضروریۃ المغیرۃ لاحوال بدن الانسان والحافظۃ لہا** فصل دوسری مقالہ تیسرے سے ثابت بیچ اسباب ضروری کے کہ تغیر دینے والے حالتون بدن انسان کے اور حافظ اور نگاہ رکھنے والے ان حالتون کے ہین اور سبب نزدیک اطبا کے وہ چیز ہی کہ بالذات متقدم ہو اور واجب کرے وجود کوئی حالت احوال بدن آدمی سے یا اسکے ثبات کو بہ شرط موجود ہونے شرائط کے اور رفع ہونے موانع کے خواہ فی الحال خواہ استقبال مین ایجاد یا حفظ کرے اور عام ہی کہ سبب بدنی ہو یا غیر بدنی اور جوہر ہو یا عرض مثال بدنی کی کہ جوہر ہو زیادتی خلط کی ہی اور مثال بدنی کی کہ عرض ہو عفونت اخلاط ہی لان العفونۃ کیفیۃ وہی عرض لا جوہر اور مثال غیر بدنی کی کہ جوہر ہو

بیان مرض متعدیہ و متوارثہ

ہدا ہی اور مثال غیر بدنی کی کہ عرض ہو گرمی آفتاب کی ہی اور برودت ہوا کی اور جو سبب کہ موجد اور موجب حالت کا ہو اُسکو سبب فاعل اور مغیر کہتے ہین اور اگر مثبت حالت کا ہو سبب حافظ اور مدیم کہتے ہین اور تفصیل ذکر اسباب کی بیچ اسباب ممرضہ کے آتی ہی اور بیچ ابتدا ے اس مقالہ ثالثہ کے بھی کہی گئی اور معنی ضروری کا یہ ہی کہ آدمی کو بدون اُسکے زندگی ممکن نہو وہی ستۃ اقسام اور وہ اسباب ضروری چھ قسم ہین اور عمدہ بیچ حصر کے استقرا ہی الاول الہوا المحیط بالابدان ایک اون چھ سے ہوا ہی کہ بدنون کو محیط ہی اور جو آدمی کو ہوا کی حاجت شدید تھی اوپر سب اسباب کے مقدم کرنا اُسکا لائق معلوم ہوا اور شک نہین ہی کہ حاجت ہوا کی دم بدم ہی بخلاف اور اسباب کہ کہ احتیاج اونسے معرفت اور معین ہی اور بمہلت ہی لیکن جو بعضے اہل ریاضت عادت روکتے دم کی کرتے ہین ایک زمانے دراز تک بحث سے خارج ہی اسواسطے کہ نادر حکم معدوم کا رکھتا ہی اور ساتھ اسکے بیچ تشریح ریہ کے ہم کہہ آئے ہین کہ حصر نفس مستغنی نہین کرتا ہی وہ ہوا کہ بیچ خلل ریہ کے اور فضا ے سینہ کے ہی ترویح قلب کو کرتی ہی بیچ زمانے حبس دخول ہوا ے خارجی کے لیکن اگر بتدریج عادت نکرین ہلاک ہو جاوین والحاجۃ الیہ انما ہی لترویح القلب وتعدیل الروح التی فیہ اور حاجت طرف ہوا کے نہین ہی مگر واسطے ترویح دل کے اور اعتدال پر رکھنا اوس روح کو کہ بیچ دل کے ہی اور راہ پہونچنے ہوا کی دل مین بطور استنشاق کے کیا ریہ سے ہو اور کیا مسام سب جلد سے بیچ تشریح ریہ اور دل کے گذر گئی ہی ساتھ بہت فائدونکے اور جاننا کہ ہوا جبتک صاف ہی اور معتدل اور ابخرہ اور ادخنہ اور جوہر غریب سے کہ منافی مزاج روح کے ہووے اوسمین نملے ہون اور بھی ظاہر اور کھلی ہو اور بیچ دیوارون اور چھتونکے بند اور رکی نہو ایسی ہوا فاعل صحت کی اور حافظ اُسکی ہی لیکن جسوقت متغیر ہوا وصاف مذکورہ سے باعث مرض اور ہلاکت کی ہوتی ہی اور جیسا نفع ہوا کا اسرع ہی فساد اُسکا بھی بیچ بدن کے جلد اثر کرتا ہی اور پوشیدہ نرہے کہ یہ اوصاف حمیدہ جو کہے گئے کہ مکشوف ہو غیر مخفوف وہان ہین کہ جہان وبا ے عام نہو ورنہ بیچ وبا کے معاذ اللہ ہوا ے محبوس بہتر مکشوف سے ہی اور جاننا چاہیے کہ جو تغیر کہ ہوا مین ہوتا ہی تین طرح ہی ایک تغیر طبیعی اور وہ یون ہی کہ موافق اقتضا ے طبیعت فصلونکے ہو

…القسم الاول الهواء

اور دوسرا تغیر غیر طبیعی کہ مضاد ہو مجری طبیعی کو اور یہ دو حال سے باہر نہین ہی یا اسباب سماوی سے ہی یا اسباب ارضی سے نظیر تغیر ہوا کی اسباب سماوی سے زیادتی حرارت کی ہی یہانتک بیچ جاڑے کے جمع ہونے دراری سے ساتھ آفتاب کے اور زیادتی سردی کی ہی بیچ گرمی کے نزدیک کسوف آفتاب کے اور دراری جمع دری بالضم یا بکسر دال مہملہ اور تشدید رائے مہملہ مکسورہ اور سکون یائے تحتانی کے کو اک بڑے بہت روشنی والے کو کہتے ہین اور ستارے مذکور جب ساتھ آفتاب کے جمع ہوتے ہین گرمی ہوا کی زیادہ ہوتی ہی یقیناً اور مثال تغیر ہوا کی اسباب ارضی سے گرمی اور سردی ہوا کی ہی بسبب اختلاف مساکن اور مجاورت پہاڑون اور دریاؤن کے تیسرا تغیر غیر طبیعی کہ مضاد ہی مجری طبیعی کو اور یہ ایسا تغیر ہی کہ نکلتی ہی ہوا اُس چیز سے کہ مقتضی طبیعت ہوا کا ہی اور فاسد ہوتی ہی خواہ جوہر ہوا مین فساد ہو مانند وبا کے یا بیچ کیفیت ہوا کے مانند شدت سردی کے کہ گرمی مین ہو جاوے اور شدت گرمی کی کہ جاڑے مین ہو جاوے اسطور پر کہ ابطال نزج اور افساد بدن کا کرے فائدہ تغیر غیر طبیعی کو کہ غیر مضاد مجری طبیعی کے ہی اس سبب سے غیر طبیعی کہتے ہین کہ موافق مقتضائے طبیعت فصل کے نہین ہی ورنہ اُس نظر سے کہ مجری طبیعی سے خارج نہین ہی اسکو طبیعی کہہ سکتے ہین پس حقیقت مین غیر طبیعی نہین ہو سکتا مگر جو کہ مضاد ہو مجری طبیعی کے جیسا کہ تیسری قسم مین مذکور ہی اور مؤلف تغیرات پہلے کو بیان کرتا ہی لیکن تغیر مضادی کو بسبب اسکے ظاہر ہونے کے بیان نہ کیا ویختلف

حال الهواء بسبب اختلاف الفصول والنواحی والریاح ومجاورة الجبال والبحار والتربة اور مختلف اور متغیر ہوتا ہی حال ہوا کا بسبب اختلاف فصلون کے اور اقلیمون کے اور ریحون کے اور بسبب ہمسایہ ہونے پہاڑون اور دریاؤن کے اور بسبب اختلاف زمینون کے اما تغیر الفصول لیکن تغیر ہوا کا بسبب فصلون کے پوشیدہ نرہے کہ اطبا نے تمام سال کے چار حصے کیے ہین باعتبار اختلاف ہوا کے اور ہر حصے کا ایک نام رکھا ہی اور فصلین کہ نزدیک اطبا کے غیر ہیں انکے ہین کہ نزدیک منجمون کے ہین اسواسطے کہ فصلین منجمون کی زمانے انتقال شمس سے بیچ ہر ربع کے فلک البروج سے ماخوذ ہین جیسا کہ آخر مین کہا جاویگا اور نزدیک اطبا کے وہ زمانہ کہ اوسمین آدمی معتدل کو بیچ بلاد معتدل کے حاجت نہین ہوتی طرف اوڑھنے معتد بہ کے اور نزدیک معتد بہ کے ربیع کہتے ہین

بیان فصول اربعہ

اور ابتداے برسمنا دخزونکا کہ عبارت بہار ت ہے اسی فصل مین ہوتا ہی اور قید بلاد معتدل کی اسسبب
کی ہی ہئے کہ بیچ بلاد مائل برودت کے مانند اون بلاد کے کہ نہایت مرتفع واقع ہین ہر چند کہ
اعدل اقالیم سے ہون لیکن بیچ زمانے ربیع کے بیچ شہرون مذکور کے حاجت اوڑھنے کی ہوتی ہی
اور اسیطرح بیچ اون بلاد کے کہ بیچ نہایت غور اور پستی کے واقع ہین ہر چند اعدل اقالیم سے
ہون لیکن بیچ زمانے ربیع کے بیچ شہرون مذکور کے حاجت ترویح کی ہوتی ہی پس واسطے تحقیق
آثار فصول کے اعتدال شہرون کا بیچ بلندی اور پستی کے ضرور ہوا در فائدہ قید آدمی معتدل کا
بھی ظاہر ہوا اور اوس زمانے کو کہ بعد ربیع کے ہی اور حرارت اس مین غالب ہی صیف کہتے ہین
اور اس زمانے کو کہ بعد صیف کے ہوتا ہی خریف کہتے ہین اور وہ مقابل ربیع کے واقع ہی لہذا
جیسا کہ ابتداے نشو اشجار کا خاصہ ربیع کا ہی شروع تغیر رنگ وراق کا اور گرنا انکا خزان کہتے ہین
خاصہ اسکا ہی اور اس زمانے کو کہ بعد خریف کے آتا ہی اور سردی اس مین غالب ہوتی ہی
شتا کہتے ہین اور یہان مولف طبیعت ہر ایک کی فصول اربعہ سے بیان کرتا ہی فالربیع معتدل
پس ربیع معتدل ہی یعنے بیچ گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کے والصیف حار یابس
اور گرمی گرم خشک ہی اور سبب گرمی کا شدت انعکاس شعاع کا ہی کہ بواسطے قرب آفتاب کے
سمت الراس سے واقع ہوتا ہی اور سبب خشکی کا تحلل رطوبت کا ہی شدت گرمی سے اور کمی
وقوع تری اور بارش کی اس مین والخریف بارد یابس اور خریف سرد و خشک ہی نکتہ
جو طبیعت خلاف کی گرم اور خشک ہی اور بیچ مقابلے ربیع کے واقع ہوئی بعض لوگون نے گمان کیا ہی کہ
طبیعت ربیع کی گرم اور تر ہی اور اس سبب سے کہ گرمی اور تری مناسب مزاج نباتات اور حیوانات
کے ہی معتدل بیان کیا لیکن نزدیک اہل تحقیق کے ایسا نہین ہی بلکہ اعتدال اسکا مطلق ہی بیچ
چارون کیفیت کے اور اس سبب سے کہ سردی اور خشکی ضد مزاج حیوانات کی اور طبع نباتات کی ہی
مقابلہ اسکا ساتھ معتدل کے سلب ہین کچھ نقصان نہین کرتا ہی اور بعض جگہ اطلاق معتدل کا اوپر
خریف کے بھی آتا ہی بیچ کلام اس قوم کے مراد اس سے برابر ہونا گرمی اور سردی کا ہی اور
مبحث اعتدال سے کہ مذکور ہوتا ہی خارج ہی اور اطلاق لفظ معتدل کا اوپر کئی معنی کے آتا ہی
جیسا کہ بیچ تقسیم مزاج کے کہا گیا والشتاء بارد رطب اور جاڑا سرد اور تر ہی اور بیچ مقابلے

صیف کے واقع ہوا اور علت سردی اور رطوبت سرما کی دور ہونا آفتاب کا ہی سمت الراس سے
اور واقع ہونا نداوت اور بارش کا اور نہ کھلنا مسام کا ہی اور پوشیدہ نہ ہی کہ زمانہ ایک کا
ربیع اور خریف سے نزدیک طبا کے کوتاہ و زیادہ ہی نسبت زمانے ہر ایک کے صیف او شتا سے
جیسا کہ پوشیدہ نہین ہی آور جانین کہ ہر ایک فصل ان فصلون سے پیدا کرتی ہی امراض مناسب
اپنی طبع کے اور دور کرتی ہی اپنی ضد کو پس فصل گرم واجب کرتی ہی مرض گرم کو اور دور
کرتی ہی مرض سرد کو اور فصل سرد عمل کرتی ہی ضد اسکے آور قیاس کر تو ان پر اور دونکو اور
تفصیل اسکی یہ ہی کہ گرمی زیادہ کرتی ہی صفرا کو اور پیدا کرتی ہی امراض صفراوی کو مانند غب
اور محرقہ اور پیاس اور کرب کے اور شتا زیادہ کرتا ہی بلغم کو اور وہ پیدا کرتا ہی امراض بلغمی کو
مانند زکام اور نزلہ اور کھانسی کے اور یہ سب اس تقدیر پر ہی کہ فصلین اوپر طبائع اپنی کے ہون
ورنہ بہت ہوتا ہی کہ نزدیک تغیر فصل کے اپنی طبیعت سے عکس ہوتا ہی یعنے بیچ جاڑے کے امراض
گرم ہوتے ہین اور گرمی مین بیماریان سرد اور جو مرض کہ ضد طبیعت فصل کے ہوتا ہی دشواری سے
اچھا ہوتا ہی بسبب قوی ہونے سبب کے اور کبھی جلد اور آسانی سے گذرتا ہی بسبب ضد ہونے
فصل کے اور بنیاد اسکی اوپر ضعف و قوت طبیعت کے ہی لیکن خریف زیادہ کرتی ہی سودا کو
واسطے کمی خون کے اس فصل مین کہ طبیعت اسکی ضد خون کی ہی ضعف قوی مین ہوتا ہی
اور بہت امراض ظاہر ہوتے ہین خصوصاً امراض سودا کے لیکن ربیع اس سبب
سے کہ اسمین اخلاط رکے ہوئے جاڑے کے حرکت مین آتے ہین اور سائل ہوتے
ہین اور اعضائے ضعیفہ پر گرتے ہین پیدا کرتے ہین جراحات اور اورام حلق کو اور ہر مرض ایسی
کو کہ مادہ اسکا جاڑے مین ساکن تھا بیچ اس فصل کے غلبہ کرتا ہی اور حدوث امراض کو حکم
اسمین بسبب ردی ہونے فصل کے نہین ہی اسواسطے کہ وہ اصح فصلون سے ہی اور مناسب
زیادہ ہی ساتھ حیات اور صحت کے بلکہ واسطے پکانے کے اور دفع کرنے طبیعت
کے ہی کہ جو مزاج آدمی کا اس فصل مین قوی ہوتا ہی مواد محتبسہ کو چاہتا ہی کہ قلع
کرے اور دلیل اوپر مناسب ہونے اس فصل کے ساتھ مزاج روح کے کثرت خون
کی اور ظہور سرخی اور تازگی کا بیچ بدن کے ہی اور اسیطرح ظہور نشو و نما کا بیچ نباتات کے

جو بعض لوگون نے گمان کیا ہی کہ وہ گرم اور تر ہی اسواسطے کہ امراض حارا ور رطب کو پیدا کرتا ہی اطلاق
اور اس سبب سے کہ کسا ہی بہنے **فائدہ** بیچ ذکر فصول کے بطور منجمون کے بیان تو
کہ نزدیک منجموں کے بیچ بلاد شمالی کے ربیع زمانہ انتقال آفتاب کا ہی ساتھ حرکت
خاصہ اپنی کے اول حمل سے آخر جوزا تک اور صیف زمانہ انتقال آفتاب کا ہی اپنی
حرکت خاص سے اول سرطان سے آخر سنبلہ تک اور خریف زمانہ انتقال آفتاب کا ہی اول
میزان سے آخر قوس تک اور شتا زمانہ انتقال آفتاب کا ہی اول جدی سے آخر حوت تک
انتہاہ جو حاصل ہونے فصول اربعہ سے بیچ ایک سال کے کہا گیا نظر بہ سکان غیر خط استوا
کے ہی اسواسطے کہ بیچ خط استوا کے فصلین سال کی آٹھ ہوتی ہین اسواسطے کہ ہر فصل
دو مرتبہ عود کرتی ہی اور ڈیڑھ مہینے میں تغیر بیچ فصل کے ہوتا ہی اسطور پر کہ اول حمل سے
نصف ثور تک ضیف ہی اور نصف ثور سے اول سرطان تک خریف ہی اور اول سرطان
سے نصف اسد تک شتا ہی اور نصف اسد سے اول میزان تک ربیع ہی اور اول
میزان سے نصف عقرب تک پھر صیف شروع کرتی ہی اور نصف عقرب سے اول
جدی تک خریف اور اول جدی سے نصف دلو تک شتا اور نصف دلو سے اول
حمل تک ربیع ہی اور تکرار فصول کی اسواسطے ہی کہ بیچ خط استوا کے آفتاب دو مرتبہ سمت الراس
پر آتا ہی بیچ اعتدالین کے لہذا دو صیف ہوتے ہین اور اسی طرح دو مرتبہ سمت الراس
سے دور زیادہ ہوتا ہی بیچ انقلابین کے اس سبب سے دو شتا ہوتے ہین اور ربیع دونون
آپس مین تقابل رکھتے ہین بیچ ہر صیف اور شتا کے خریف اور بیچ ہر شتا اور صیف کے
ربیع لازم ہی پس بالضرور دو ربیع اور دو خریف بھی واقع ہوتے ہین اور مجموع آٹھ فصل ہوتی
ہین اور معنی اعتدالین اور انقلابین کے بیچ بحث اقالیم کے عنقریب آتے ہین انشاء اللہ تعالی
واما النواحی والریاح لیکن نواحی اور ریاح بھی جملہ مغیرات ہوا سے ہین نواحی جمع ناحیہ کی اور
ناحیہ طرف کو کہتے ہین اور ریاح جمع ریح کی ہی اور ریح باد کو کہتے ہین اور باد ہوائے متحرک ہے
فان الجنوب ناحیتہا یسخن و یرطب پس تحقیق کہ باد جنوب اور طرف جنوب کی گرم کرتی ہی اور تر
کرتی ہی والشمال ناحیتہا یبرد و یجفف اور باد شمال اور ناحیہ شمال سردی کرتی ہی اور خشکی والصبا

والدبور وناحیتیہا قریبتان من الاعتدال اور باد صبا یعنے باد مشرقی اور باد دبور یعنے باد مغربی
اور ناحیہ ان دونوں کے نزدیک ہین اعتدال سے اور وجہ خصوصیت نواحی اور ہواؤن کی
ساتھ بیان انکی طبائع کے آخر اس قسم مین بیچ ذکر ہوائون کے بعد بیان اقالیم کے آگیا اقتبا
تحقیق نواحی کی موقوف ہی اور پہچان وسط زمین کے کہ عبارت ہی خط استوا سے اور اثبات
اسکی بسیطیت کا متعلق ہی اوپر پہچان نے معدل النہار کے کہ عبارت ہی اس دائرے سے کہ وہ تو
ہی بیچ وسط افلاک نوین کے بنا رعلیہ تھوڑا بیان افلاک اور زمین کا لازم آیا تو حقیقت
اقالیم کی اچھی طرح معلوم ہوا اور یہ بحث دو بحث مین مذکور ہی بحث اول بیچ افلاک کے
اور دو شامل ہی اوپر ایک مقدمہ اور دو کشف کے مقدمہ بیچ ذکر افلاک کے بطریق
کلی کے جانئین کہ افلاک نزدیک حکما کے سب نو طبقے ہین اور ہر طبقہ شامل ہی اوپر کئی طبقے کے ہی
جیسا کہ آویگا لیکن بیچ شریعت کے اطلاق آسمان کا سات فلک سے مخصوص ہی
اور اوپر دو فلک عالی یعنے آٹھوین اور نوین کے لفظ کرسی اور عرش وارد ہوئی ہی اور سب
نو افلاک بیچ گردش کے ہین اور مقعر ہر فلک علوی کا مماس محدب فلک اپنے ماتحت کا ہی
بدون فاصلے کے مانند کرہ عناصر کے اور جو کرہ ہوا کا محیط ہی اپنے تحت کو یعنے نیچے کو
اوپر زمین اور پانی کے ہر طرف سے ہوا ہی اسیطرح آگ اوپر ہوا کے اسیطرح فلک
اول اوپر کرہ نار کے محیط ہی اور فلک ثانی اوپر اول کے آخر تک سو واسطے کہ افلاک گردی
شکل مین اور نسبت زمین کی ساتھ فلک کے مانند زردی انڈے کے ہی ساتھ اسکے چھلکے
کے اور افلاک بالکل مغرب سے مشرق کو جاتے ہین مگر فلک الافلاک کہ وہ مخالف اور
افلاک کے مشرق سے مغرب کو جاتا ہی اور افلاک باقی کو اور نار کو بھی قسر اساتھ اپنے
پھراتا ہی لیکن گردی ہونا افلاک کا اور نہ ہونا فاصلے کا درمیان دو آسمان کے بیچ شرع کے ثابت نہین
ہی لیکن علما حرکت آسمان کے بدون خصوصیت جہت کے قائل ہین جیسا کہ آیت والسماء
ذات الرجع سے صاحب تفسیر بیضاوی گردش مراد رکھتے ہین بالجملہ اقوال حکما کے اور جس شخص کے کہ ہون
جو کچھ شرع شریف سے موافق ہو معتبر ہی ورنہ مردود ہی ظاہر ہو جیو کہ حکما بیچ ہر فلک کے
دو قطب اعتبار کرتے ہین اسواسطے کہ جسم کروی کہ متحرک ہو بحرکت وری اسطور سے کہ

ہے اوسکا وجود قطب سے چارہ نہین ہی اور قطب نقطہ مفروضہ کو کہتے ہین کہ جو جسم کروی دور کرے
اور نقطہ اپنے مکان پر قائم رہی پس بیچ ہر ایک فلک کے دو نقطے متقابلہ غیر متحرک ضرور ہین اور
اس سبب سے کہ حرکت افلاک کی مغرب سے طرف مشرق کے ہی یا عکس اوسکے جیسکہ
لہذا ایک قطب طرف شمال کے اور ایک قطب طرف جنوب کے لازم آیا بیچ ہر ایک فلک
کے اور بیچ اس مقدمے کے اوپر ذکر افلاک سبعہ کے قصر ہوتا ہی اور آٹھوان اور نوان کہ
مورد تر بیان اونہین کا ہی بیچ دو کشف کے کیا جاویگا جدا جدا التفصیل سے پوشیدہ نہ ہی ہم
کہ ہر ایک ان افلاک سبعہ سے متضمن ہی اوپر کئی طبقے کے بعضے ان طبقون سے محیط اوپر عالم
کے ہی بطریق فلک حاوی کے لیکن مرکز اوسکا مرکز عالم کا ہی اور بعضے محیط سے مرکز اوسکا
مرکز عالم نہین ہی اور اس طبقے کو فلک خارج المرکز کہتے ہین اور بعض محیط نہین ہی بلکہ بیچ
ثخن فلک کے واقع ہی بیچ وسط ثخن کے اسکو فلک التدویر کہتے ہین بالجملہ ہر طبقے کو
فلک کہتے ہین مجازاً اور سب یہ مجموعہ اکبر کے کہ حاوی ہی فلک کلی نام ہین اور فلک کلی سات
ہین اور بعد انکے فلک آٹھوان اور نوان اوپر دو طبقے کے کہ بیچ ضمن فلک کلی کے ہین
ہر ایک گردش جدا رکھتا ہی اور افلاک کلی بعض اجزا انکے بہ نسبت ہمارے رحوی اور
بعضے دولابی اور بعضے حمائلی ہین رحوی بہ نظر رہنے والے بیچ قطبون کے ہوتے ہین اور دولابی
بہ نظر رہنے والے خط استوا کے اور حمائلی بہ نظر رہنے والے اقالیم متوسطہ کے کہ ان دو سمت ہین
ہین اور حرکت فلک التدویر ہر فلک کی مختلف ہی کبھی موافق فلک کلی کے متحرک
ہوتے ہین اور کبھی ضد اوسکے اور بعضے اونسے جلد گردش کرتے ہین اور بعضے دیر مین بالجملہ
فلک التدویر قمر کا اسرع ہی حرکت مین سب افلاک کے تدویر سے لہذا قمر کو پیک
فلک کا کہتے ہین اور فلک تدویر اوسکا چودہ دن مین ایک دورہ کرتا ہی اور جانیں کہ ستارے
دو طرح پر ہین ثوابت اور سیارہ ثوابت بیچ فلک آٹھوین کے مرکوز ہین اور بتبعیت فلک
مذکور کے حرکت کرتے ہین لہذا اونکو ثوابت کہتے ہین لیکن سیارہ سات ہین کہ بیچ افلاک
سبعہ کے واقع ہین بیچ ہر فلک کے ایک اور ان مین سے آفتاب بالذات حرکت
کرتا ہی اور مرکوز نہین ہی بیچ فلک التدویر کے لیکن چھ باقی بیچ فلک التدویر کے مرکوز ہین

اور جو فلک التدویر حرکت جدا رکھتا ہی فلک کلی سے اور نسبت سیارہ مذکور کے بنظر اوسکے
فلک کے متغیر ہوتی ہی اونکو بھی سیارہ کہتے ہین ورنہ سواے آفتاب کے سیارہ حقیقی اور
نہین ہے اور ہونا فلک التدویر کا واسطے آفتاب کے اسواسطے ہی کہ اگر اوسکے واسطے فلک
التدویر ہوتا وہ بھی مانند اور کواکب کے راجع ہوتا گرمی اور جاڑے بس لیس زمانہ گرمی اور سردی کا
دو تا ہوتا اور گرمی اور جاڑا ہر ایک چھ مہینے کا ہوتا جیسا کہ نجوم سے معلوم ہوتا ہی آپ معلوم کرین
کہ اسماے سیارہ کے یہ ہین قمر عطارد زہرہ شمس مریخ مشتری زحل اور ہر فلک بنام
ستارہ کے کہ اوسمین ہی مضاف ہوا جیسا کہ آتا ہی لیکن آسمان پہلا کہ مسمے بہ سماے دنیا ہی
اوسکو فلک القمر کہتے ہین اور وہ ایک مہینے مین دورہ تمام کرتا ہی دوسرا فلک العطارد
اور وہ قریب ایک سال کے دورہ تمام کرتا ہی تیسرا فلک الزہرہ وہ ایک سال مین
دورہ تمام کرتا ہی چوتھا فلک الشمس وہ بھی ایک سال مین دورہ تمام کرتا ہی پانچوان
فلک المریخ ہی وہ بیچ ایک سال اور دو مہینے کے دورہ تمام کرتا ہی چھٹا فلک المشتری
وہ بارہ برس مین دورہ تمام کرتا ہی ساتوان فلک الزحل وہ تیس برس مین دورہ تمام کرتا ہی
یہ تھا بیان افلاک سبعہ کا اور مدت دور فلک آٹھوین اور نوین کی اونکے محل مین آویگی اور
اوپر کہا گیا کہ ہر فلک علوی محیط ہی اپنے ماتحت کو اور جو تعیین مدت دورہ ہر ایک کی مذکور
ہوئی بسبب اونکی حرکت طبیعی کے ہی ورنہ بالقسر بسبب فلک الافلاک کے سب افلاک کا
ایک رات دن مین طرف مخالف اونکی حرکت طبیعی کے اور دورہ تمام ہوتا ہی اور بیچ کشف فلک
الافلاک یہ مقدمہ زیادہ ظاہر ہوگا اور حرکات طبیعی آسمانونکی اور ستارونکی ہر ایک دریافت نہین کیا ہی
حکما نے نظر دقیق رصدی سے دریافت کیا ہی والغیب عند اللہ سبحانہ اور جانین کہ بیچ اصطلاح
اس قوم کے حرکت فلک کی کہ مغرب سے طرف مشرق کے ہو مسمے ہی بہ توالی البروج اور اس
لفظ کو خاطر مین رکھین کہ اکثر مکرر آویگا تمہید مرتب مناسب مراتب کے وہ تھا کہ اس مقدمہ کے
کشف فلک تاسع کا کیا جاتا لیکن اس سبب سے کہ بعض چیزین فلک تاسع کی موقوف علیہ بیان
تاسع کی تھی متقدم ہونا کشف تاسع کا لازم ہوا کشف پہلا بیچ فلک تاسع کے جان تو
کہ آسمان نوان کا نام فلک الافلاک اور فلک الاطلس اور فلک الاعظم ہی اور حرکت اوسکی

خلاف توالی البروج ہی یعنے مشرق سے طرف مغرب کے جاتا ہی اور دورہ اوسکا نہایت سرعت
حرکت سے ایک رات دن مین تمام ہوتا ہی اور وہ سب افلاک کو اپنے ساتھ حرکت دیتا ہی
بالقسر موافق حرکت اپنی کے پس دورہ قمری سب افلاک باقی کا بھی بتبعیت اوسکے
ایک رات دن مین ہوتا ہی لیکن دورے طبیعی انکے ضد اس حرکت کے ہین چنانچہ مقدمے مین
مذکور ہوا اور دلیل اس امر پر کہ اور افلاک بھی ایک رات دن مین دورہ کرتے ہین دیکھنا آفتاب او
قمر اور باقی کواکب کا ہی ثوابت ہون یا سیارے کہ ہر صبح کو مشرق سے طالع ہوتے ہین اور مغرب
مین غروب کرتے ہین اور گذر چکا ہی کہ یہ فلک کوئی ستارہ نہین رکھتا ہی لہذا
اسکو اطلس کہتے ہین اب معلوم کرین کہ محیط حقیقی یہی فلک ہی اور زمین مانند مرکز کے ہی
بیچ وسط حقیقی اس فلک کے جو ہر فلک کو دو قطب ضرور ہین یہان بھی فرض کرین ایک سمت
شمال کے دوسرا طرف جنوب کے اوسکے مقابلے مین اور درمیان دو قطب کے ایک خط تصور
کرین کہ بیچ باقی افلاک کے گذرا ہی مشرق سے مغرب تک اسطور پر کہ دوری اس خط کی بیچ
ہر جہت فلک کے نسبت دونون قطب کے برابر ہوا اور یہ خط موہوم کو دائرہ معدل النہار
کہتے ہین اور منطقہ بھی تسمیہ اوسکا بدائرہ معدل النہار اسواسطے ہی کہ جو آفتاب اپنی حرکت
خاص سے مقابلہ اس دائرے کے آتا ہی بیچ سب معمورہ کے اعتدال رات اور دن مین
ظاہر ہوتا ہی یعنے رات ساتھ دن کے برابر ہوتی ہی لیکن منطقہ اس سبب سے کہتے ہین
کہ بیچ وسط کے ہی اور منطقہ کمربند کو کہتے ہین اور خط مذکور کو موہوم اسلیے کہا ہی تو کوئی وہم
نہ کرے کہ بیچ وسط فلک کے حقیقت مین نقش خطی واقع ہی جانین کہ تعقل مقدمات فلکیات کا
جو مشکلات سے ہی واسطے تسہیل فہم کے ایک مثال لکھی جاتی ہی کرہ فلک مذکور کو دو کاسہ
فرض کرین شمالاً اور جنوباً اور بیچ وسط حقیقی ہر کاسہ کے ایک نقطہ قطبی ثبت کرین اور ملتقی
ان دو کاسہ متساوی المقدار کو دائرہ معدل النہار تصور کرین اور یہ مقولہ اپنے ذہن مین جمعین
کہ بیچ پہچاننے حال منطقۃ البروج کے فائدہ دیگا حکما بسبب رائے کوتاہ اپنی کے اس فلک کو
محدد کہتے ہین اور کہتے ہین کہ ورائے اسکے نہ خلا ہی اور نہ ملا محمد رازی نے بیچ ابطال مذہب
حکما کے کہا ہی کہ سن ارادان یکتال مملکۃ باری بمکیال العقل فقد ضل ضلالا بعیدا

کشف دوسرا بیچ بیان فلک ثامن کے اوسکو فلک البروج اور فلک الثوابت کہتے ہین حرکت
طبیعی اوسکی مانند اور افلاک کے کہ نیچے اوسکے ہین بطور توالی البروج کے ہی اور کہا ہی کہ بیچ چھتیس
ہزار برس کے دورہ تمام کرتا ہی اور سب ستارے سوا سے سبع سیارہ کے اسمین ثابت
اور مرکوز ہین آپ جان لو کہ حکما نے اس فلک کو بنظر مشرق اور مغرب کے بارہ حصے برابر
کیے ہین پس طول بروج کا طرف شمال اور جنوب کے او عرض انکا طرف مشرق اور مغرب کے
یعنے قطب شمالی سے قطب جنوبی تک راست براست ہر برج مانند قاش خربوزہ کے
پہونچے ہین اور ہر حصے کو برج کہتے ہین اور ہر برج کو تین قسم پر منقسم کیا ہے اور ہر قسم کو
درجہ کہتے ہین پس فلک البروج تین سو ساٹھ درجہ ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ بسبب صنعت
فاطر الارض والسماء کے ہر برج مین جمع ہونے کئی ستارون سے ایک شکل واقع ہوئی ہی
وہ برج اوسی شکل پر مسمے ہوا مانند حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب
قوس جدی دلو حوت اور یہ کہ کہتے ہین کہ فلان ستارہ بیچ فلانے برج کے ہی معنی اوسکے
یہ ہین کہ اگر ایک خط مستقیم فرض کرین کہ مرکز زمین سے گذر کر کواکب کو قطع کرے اور کواکب سے
گذرے اور فلک الثوابت مین پہونچے اوس برج مین پڑے ورنہ ظاہر ہی کہ سیارے بیچ
افلاک تحت کے ہین واقع ہونا بیچ برج فلک ثامن کے ممکن نہین ہی اور اس فلک کے بھی
دو قطب ہین اور اس مقام مین اتفاقاً دو ستارے بھی واقع ہین بیچ شمال اور جنوب کے چنانچہ
شمالی مشہور اور مرئی ہی اور ستارہ قطب مشہور ہی لیکن جنوبی اوپر سکان اہل شمال کے مخفی ہی
اور کہا ہی کہ ربع مسکون بیچ ناحیہ شمال کے ہی اور ناحیہ جنوب کا بالکل بیچ پانی کے ہی اور
بیچ اس آسمان کے بھی دائرہ اوسیطرح کہ بیچ فلک تاسع کے مذکور ہوا فرض کیا جاتا ہی اور اوسکو
منطقة البروج نام رکھا ہی اور پوشیدہ نہی کہ دونون قطب فلک البروج کے دونون قطب
فلک الافلاک سے تھوڑا انحراف واقع ہوا ساتھ اس امر کے کہ مرکز ہر ایک کا واحد ہی یعنے
مرکز عالم کا اور بہ سبب ناموافق ہونے اسکے قطب کے ساتھ قطب فلک الافلاک کے
منطقہ اسکا کہ منطق البروج ہی ساتھ اوسکے منطقے کے کہ معدل النہار ہی بھی منحرف پڑا ہی
اور معدل النہار کو تقاطع کیا ہی دو جگہ کہ متقابل ہین مع اتحاد سمت دو ربع کے یعنے

پس ان خوکہ دور دائرہ معدل النہار کا بطرف مشرق اور مغرب کے ہی اور منطقۃ البروج کہ
اوسکا تقاطع کیا دور اسکا سمت شمال اور جنوب کے ہی بلکہ دورہ دونون منطقۃ کا طرف
مشرق اور مغرب کے ہی نہ طرف جنوب اور شمال کے اور قطب دونو نکے طرف جنوب اور
شمال کے ساتھ تھوڑے فرق کے ہین پس درمیان دونون منطقے کے دو فضا ے وسیع طرف
جنوب اور شمال کے اور دو فضاے تنگ ناحیۂ مشرق اور مغرب مین لازم ہوئے ہین چنانچہ
کرۂ مصنوعی سے واضح ہوتا ہی اور معلوم کرین کہ جو یہ مقام باریکی بہت رکھتا ہی پہلے کلام شروع
تو آسانی سے سمجھا جاوے پس معدل النہار کو جو خط مدور عظیم فرض کرین اور نیچے اوسکے ایک
خط اور منطقۃ البروج سے ویسا تصور کرین اسطور پر کہ اس خط نے دوسرے خط کو قطع حائلی کیا ہی
چار چیستیں منطقۃ البروج کے حاصل ہوتی ہین دو نقطہ متقابل کہ موضع تقاطع خطین کا ہی
یعنے جہان کہ درمیان دونون خط کے تقاطع ہوا اور دو قوس کہ درمیان دو نقطون کے واقع
ہی اور ظاہر ہی کہ خط منطقۃ البروج نے کہ اوس جگہ سے کہ معدل النہار کو قطع کیا وہانتک
کہ جو نقطہ متقابل کے اوسکو قطع کرے ایک قوس ہی اور وہان سے اوسکے مبدأ تک قطعہ ثانی
قوس دوسرے سے ایک قوس جنوبی اور دوسرا شمالی اوسکو کہ داہنے معدل النہار کے ہی
جنوبی کہتے ہین اور اوسکو کہ بائین معدل النہار کے ہی شمالی کہتے ہین اور بیچ بحث زمین کے
آویگا کہ ثبات جہت کا اس نظر سے ہی کہ ایک شخص منہ طرف مشرق کے کرے پس
داہنے اوسکے جنوب ہوا اور بائین اوسکے شمال اور مقابل اوسکے صبا اور پیچھے اوسکے دبور
اور جو محقق ہوا کہ دائرہ منطقۃ البروج کا مرکب دو قوس سے ہی اور معدل النہار کو قطع حائلی
کیا جیسا کہ گذرا ہی اب ایک خط اور فرض کرین کہ قطب فلک البروج سے نکلکر بیچ وسط
فلک کے گذر کرے اسطرح کہ سمت مشرق سے بالا اور قطب دوسرے کو قطع کیا اور مغرب
مین جاکر اپنے مکان مین پہونچا اور یہ خط بالضرورۃ منطقۃ البروج کو اور معدل النہار کو بھی قطع
کریگا وسط سے ساتھ دو نقطہ متقابلہ کے پس درمیان کہ اس خط نے منطقۃ البروج کو قطع کیا ہی
دو موضع متقابل کے وسط حقیقی ہر ایک کی وہ قوس سے ہوگی کما لا یخفے اور جو یہ مقرر ہوا چار نقطہ
متساوی البعد بیچ منطقۃ البروج کے لازم ہوے اور وہان کہ ساتھ معدل النہار کے تقاطع کیا

بیچ دو وسط ہر واحد کے دونون قوس اوسکے سے کہ محل تقاطع تیسرے دائرے کا ہی اور
یہ جگہ ہی زیادہ اجزاے منطقۃ البروج کا بہ نسبت معدل النہار کے ہی اور از روے انحراف
کے ان دو نقطے متقابلہ کو کہ ملتقی منطقۃ البروج کے ساتھ معدل النہار کے ہین نقطہ اعتدال
کہتے ہین ایک کو نقطہ اعتدال ربیعی اور دوسرے کو نقطہ اعتدال خریفی اور وجہ اضافت
کی کہی جاتی ہی اور وہ دونون نقطے متقابلہ کو کہ بیچ وسط دونون قوس منطقۃ البروج کے
واقع ہین تلاقی دائرے تیسرے سے اوسکو نقطہ میل کلی کہتے ہین اور انقلاب بھی کہتے ہین ایک
ان دونون سے بیچ ناحیہ شمالی کے ہی اور دوسرا طرف جنوب کے شمالی کو نقطہ انقلاب صیفی کہتے ہین
اور جنوبی کو نقطہ انقلاب شتوی میل کلی اس سبب سے کہتے ہین کہ تمایل اور تباعد منطقۃ البروج
کا منطقہ معدل النہار سے یہان نہایت کو پہونچا اور نقطہ انقلاب کا اس سبب سے کہتے ہین کہ
خط مذکور جو نقطہ اعتدال سے جدا ہوتا ہی جہانتک جاتا ہی حد معدل النہار سے دور پڑتا ہی یہانتک
کہ آدھا قوس تمام ہو پس یہانسے پھر بتدریج نزدیک زیادہ ہوتا ہی معدل النہار سے یہانتک
کہ ساتھ نقطہ اعتدال دوسرے کے پہونچے پس وہ دو نقطے کہ بیچ وسط دو قوس کے کہ درمیان
نقطتین اعتدالین کے ہین نسبت انقلاب کی اونسے اس سبب سے ہوتی ہی اب معلوم
کرین کہ بواسطہ حصول چار نقطے متقابلہ کے بیچ منطقۃ البروج کے چار ربع برابر ہوتے ہین
ربع پہلا وہ کہ درمیان اعتدال ربیعی اور انقلاب صیفی کے ہی اور جبتک کہ آفتاب اپنا
حرکت سے اوپر اپنے فلک کے مقابلے اس نصف قوس کے ہو زمانہ ربیع کا ہوتا ہی اسی
سبب سے اس نقطے کو اعتدال ربیعی کہتے ہین یعنے جو آفتاب اس نقطے سے تجاوز کرتا ہی
زمانہ ربیع کا ہوتا ہی جب تک کہ نقطہ انقلاب کو پہونچے ربع دوسرا وہ کہ درمیان نقطہ انقلاب
صیفی اور نقطہ اعتدال خریفی کے ہی اور جبتک کہ آفتاب بیچ اس نصف قوس کے
ہوتا ہی زمانہ صیف کا ہوتا ہی ربع تیسرا وہ کہ درمیان نقطہ اعتدال خریفی اور نقطہ انقلاب
شتوی کے ہی اور جب تک آفتاب بیچ اس نصف قوس کے رہتا ہی زمانہ خریف کا ہوتا ہی
ربع چوتھا وہ کہ درمیان نقطے انقلاب شتوی اور نقطہ اعتدال ربیعی کے ہی اور جبتک آفتاب
اس نصف قوس میں رہتا ہی زمانہ شتا کا ہی یہانسے معنی اضافت الفاظ کے ساتھ فصول اربعہ کے

ظاہر ہوتے ہین اور اوپر کہا گیا کہ آفتاب بیچ فلک چوتھے کے ہی اور وقوع اوسکا بیچ منطقۃ البروج کے اوسکی سیر طبیعی ست بمعنی مسامت اور محاذات کے ہی کمالا یخفے اور سب سیارے تبعیت فلک الثوابت کے حرکت کرتے ہین بخلاف آفتاب کے کہ حرکت اوسکی بالذات ہی بحکم خداوند سبحانہ کے بیچ ہر برج کے ایک مہینے مین سیر کرتا ہی اسطرح پرکہ گذرا اور اسی سبب سے کہ منطقہ فلک چوتھے کا محاذی منطقۃ البروج کے ہی اور سیر آفتاب کی ہمیشہ اوپر اوسکے منطقے کے رہتی ہی عبور آفتاب کا اوپر داہنے اور بائین معدل النہار کے واقع ہی مگر بیچ دو موضع مقابلہ کے کہ بیچ مسامت نقطے اعتدالین کے ہی پس بیچ ایک سال کے دو مرتبہ آفتاب بیچ معدل النہار کے آتا ہی اور باقی چھ مہینے تھوڑا کم طرف داہنے اوسکے رہتا ہی اور چھ مہینے تھوڑا کم بائین طرف اور بیچ بحث الارض کے آویگا کہ ربع مسکون بیچ جانب شمالی خط استوا کے ہی پس بالضرور بیچ مسامت جانب شمالی معدل النہار کے بھی ہوتا ہی بحث دوسری بیچ بیان ارض کے. بیان اوسکا اجمالا بیچ مبحث ارکان کے گذرا اور یہان بھی تھوڑا کہا جاتا ہی جاننا چاہئے کہ اطبا کو بیچ وضع ارض کے اختلاف ہی. بعضے کہتے ہین کہ اوپر شکل آدھے کرے کے ہی اور اوپر پانی کے ٹھہری اور بعضے کہتے ہین کہ اوپر ہوا کے قائم ہی اور اوپر شکل سپر کے ہی لیکن اکثر قدما اس امر پر ہین کہ کروی ہی مانند زردی انڈے کے بیچ وسط فلک کے واقع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ زمین متحرک ہی بحرکت دولابی اور فلک قائم ہی نبدل کہ بیچ اجزاے فلک کے نسبت اپنے ہم دیکھتے ہین بسبب انتقال ارض کے ہی لیکن محققان نے اس قول کو بدیہی البطلان کہا ہی اور ظاہر ہی کہ اگر زمین پھرتی ہوتی تو آسمان یقین ہی کہ گردش اوسکی جملہ حرکات عنصری سے اسرع ہوتی اور ایک رات دن مین دورہ تمام کرتی اور جو ایسا ہوتا طیور کا طیران کہ سمت مغرب کے ہوتا ہی ممتنع التقدم ہوتا کما لا یخفے اور پوشیدہ نہو کہ ارض مین طبقے ہین ایک وہ کہ ہمارے نزدیک ہی اور وہ مرکب ہی پانی اور ہوا سے دوسرا وہ کہ نیچے اسکے ہی پانی سے مرکب ہی نہ ہوا سے تیسرا وہ کہ قریب مرکز کے ہی اور وہ خالص اور بسیط ہی اور پانی وہان نہین پہونچتا ہی اور کہا گیا کہ زمین مانند نقطے کے ہی بیچ دائرہ فلک کے اور وجود بیچ وسط آسمان کے واقع ہوئی بیچ مقابلہ معدل النہار کے دیا ایک خط اوپر وسط ارض کے فرض کرتے ہین

اور اس خط کو خط استوا نام کرتے ہین بسبب استوا اور برابر ہونے رات اور دن کے یہان
ہمیشہ اور اس خط سے زمین دو حصہ ہوتی ہی عقلاً شمالی اور جنوبی اور یہ دو حصہ ملنا دونکا سے
کے ہوتے ہین کہ لب دونونکے آپسمین ملے ہون اور ملتقی انکا خط استوا ہی اور بیچ وسط حقیقی
ہر کاسہ کے ایک نقطہ تصور کیا ہی پس بیچ کرہ ارض کے دو نقطہ متقابلہ ثابت ہوتے ہین جنوباً اور
شمالاً اور ان دونونکو قطب کہتے ہین مجازاً اور پھر اس قطب سے قطب دوسرے تک ایک خط
اور دوڑاتے ہین اسطرح کہ سمت مشرق اور مغرب پر گذرے اور ارض کو دو حصے کرے فوقانی
اور تحتانی اور اس خط سے سب زمین چار حصے ہوتی ہی مشاہدی اور معلوم ہوا کہ دونون ربع جنوبی
اور ایک ربع شمالی پانی مین غرق ہین اور ایک ربع شمالی مکشوف ہی اسی کو ربع مسکون کہتے ہین
اقلیم سبعہ اور سوا انکے ویرانے اور پہاڑ اسی ربع مین محصور ہین اور نہایت ربع مذکور کی نیچے قطب
شمالی فلک آٹھوین کے واقع ہوئی کما لا یخفی لیکن بیچ تعیین احد الربعین الشمالیین کی کہ مسکون
انمین سے کون ہی حکما قائل ہین کہ متعذر ہی یعنے معین نہین کر سکتے اور جبی خط تیسرے کو قطب شمالی
ارضی سے وہم کیا ہی لوگون نے اسطور پر کہ زمین کو دو حصے کرے شرقاً و غرباً اور خط استوا دو جگہ
سے قطع کرکے اپنی جگہ پر پہونچتا ہی اور مقطع خط پہلے کا کہ بیچ نصف فوقانی کے بعد گذرنے خط استوا کے
وسط ربع مسکون سے بسبب خط استوا کے جا حاصل ہوتا ہی قبۃ الارض نام ہی اور بلند زیادہ اجزاے
زمین مین نسبت ہمارے یہی ہی اسواسطے کہ نقطہ قبہ کا نسبت نقطون اقطاب ارضی کے اور نقطہ
نقطے شرقی اور غربی کے کہ ہر آتا ہے پہلے اور دوسرے خط سے واقع ہوا ہی بیچ وسط کے پھر اس بیچ کرہ
ارض کے چھ نقطہ متقابلہ فرض کرین دو نقطے جنوباً اور شمالاً اور دو نقطے شرقاً و غرباً اور نقطے فوقانی
اور تحتانی نقطہ فوقانی کا قبۃ الارض ہی اور یہ بالضرور بلند زیادہ اجزاے زمین کا ہمارے نزدیک ہی
اور نصف حد ثالثہ کا کہ درمیان نقطہ قطب شمالی ارض کے اور نقطہ قبۃ الارض کے ہی نصف
منار قبہ نام ہی اور جانین کہ تسمیہ جہات اربع کا بنظر اوس شخص کے ہی کہ منہ طرف مشرق کے کرے
پس طرف منہ کو کہ مشرقی ہی صبا کہتے ہین اور طرف پشت کو کہ غربی ہی دبور کہتے ہین اور طرف داہنی اوسکی
جنوب اور طرف بائین کو شمال کہتے ہین اب معلوم کرین کہ حکمانے ربع مسکون کو خط استوا سے
قطب شمالی تک نوّے درجہ تخمین کیا ہی اور تمین سے تیس درجے سمت قطب سے خارج کرکے عرض اقالیم

بیچ ساٹھ درجے پانی کے محصور رکھتے ہین اور نہ قابل ہونا تیس درجہ مذکور کا واسطے سکونت اور تعمیر اور نبات کے بسبب غلبہ برودت کے ہی کہ بسبب دور ہونے آفتاب کے وہان ہی اور بعضے چالیس درجہ طرف قطب سے اور دس درجے طرف خط استوا سے کبھی چھوڑ دیتے ہین اور اقالیم کو پچاس درجے مین محصور کرتے ہین اور بیچ وجہ نکالنے دس درجے مذکور کے کہا ہی کہ بیچ مین خط استوا کے بواسطہ غلبہ حرارت کے بھی سکونت منع ہی پس نزدیک انکے بیچ اقلیم اول اور خط استوا کے فصل ثابت ہوتا ہی دس درجے بخلاف سابقین کے کہ نزدیک انکے درمیان اونکے فصل نہین ہی ہر تقدیر پر جاننا چاہیے کہ سات اقلیم مانند سات بساط لانبی کے مشرق سے مغرب تک راست براست بیچ ربع مسکون کے واقع ہین برابر ایک دوسرے کے اقلیم پہلا طرف خط استوا کے ہی طول اوسکا تین ہزار فرسخ ہی اور عرض اوسکا ڈیڑہ سو فرسخ اقلیم ساتوان طرف قطب شمالی زمین کے ہی طول اوسکا ایک ہزار اور پانسو فرسخ ہی اور عرض اوسکا پچھتر فرسخ ہی اور کوتاہ زیادہ اقالیم مین یہی ہی اور پیچھے اسکے آبادی نہین ہی اور اقالیم باقی درمیان ان دونون اقلیم کے بہ ترتیب واقع ہین اور بیچ طول وعرض کے اقلیم دوسرا کمتر اقلیم پہلے سے اور تیسرا دوسرے سے اور چوتھا تیسرے سے اور پانچوان چوتھے سے اور چھٹا پانچوین سے اور ساتوان چھٹے سے اور ہواے ہر اقلیم کی علحدہ ہی اور مزاج ہر ایک اقلیم کا جدا اور ساعات ایام ہر ایک کے مختلف ہین لیکن اقلیم اول وہان ہی کہ نہایت طول دن بڑے دن اس اقلیم کا بارہ ساعت اور ربع ساعت ہو اور طول دن متوسط کا ساڑھے تیرہ ساعت اور اقلیم دوسرا وہان ہی کہ تیرہ ساعت ہو اور نصف اور ربع ساعت اور دن میانہ اوسکا چودہ ساعت اور اقلیم تیسرا وہان ہی کہ چودہ ساعت اور ربع ہو اور میانہ ساڑھے چودہ ساعت اور اقلیم چوتھا وہان ہی کہ چودہ ساعت اور نصف اور ربع ہو اور میانہ پندرہ ساعت اور اقلیم پانچوان وہان کہ پندرہ ساعت ہو اور نصف اور ربع ہو اور میانہ سولہ ساعت اور اقلیم چھٹا وہان کہ سولہ ساعت اور نصف اور ربع ہو اور میانہ سترہ ساعت اور اقلیم ساتوان وہان ہی کہ نہایت طول دن بڑے کی سترہ ساعت اور نصف اور ربع ساعت ہو اور میانہ اوسکا اٹھارہ ساعت اور بعد اوسکے ویرانہ ہی اور برد اور برف بہت ہی اور

پچپن ہین

کہا ہی کہ خط استوا جنوب شرق زمین چین سے شروع ہوا ہی پس بیچ جزیرہ کے کہ اوسکو جب مین چکوٹ
کہتے ہین گذرا پستر کنگ و شین کہ چین کی زمین مین ہی اور مستقر الشیاطین مشہور ہی بعد اوسکے بیچ
جزایر زردہ کے کہ ارض الذہب مشہور ہی اور بیچ جنوب جزیرہ سراندیپ کے اور اوپر شمال جزائر زنج
کے اور بیچ معظم بلاد زنج کے پہونچا ہی بعد اوسکے بیچ صحراے حبشیون کے اور اوپر شمال جبال قمر کے کہ منبع
نیل مصر کا ہی بعد اوسکے بیچ جنوب صحراے حبشیون مغرب کے گذر کر بیچ محیط مغربی کے کہ اوقیانوس نام ہی
پہونچا اور منجمین نے ہر ایک اقلیم کو ساتھ ایک سیارہ کے سیارون سبعہ سے منسوب کیا ہی اور ہر ایک کو
بیچ اقلیم کے متصرف جانتے ہین بحکم اللہ سبحانہ کے اقلیم پہلا ساتھ زحل کے اور وہ بلاد ہند کے ہین
اور دوسرا ساتھ مشتری کے اور وہ بلاد چین کے ہین تیسرا ساتھ مریخ کے اور وہ بلاد ترک کے ہین
چوتھا ساتھ آفتاب کے اور وہ بلاد خراسان کے ہین پانچوان ساتھ زہرہ کے اور وہ بلاد ماوراء النہر
کے ہین چھٹا ساتھ عطارد کے اور وہ بلاد یاجوج ماجوج کے ہین ساتوان ساتھ قمر کے اور وہ بلاد فرنگ کے ہین
اعتبار بعضی ولایتین مخصوص اقلیم مین ہین اور بعضی مشترک یعنے بعض اونکا ایک اقلیم مین ہی اور
بعض دوسرا دوسری اقلیم مین پس تعیین ولایت کی اقلیم مین درست نہین آتی لہذا اسامی شہرون کے
کہ بیچ جس اقلیم کے واقع ہین بیچ آخر بحث کے لکھے جاتے ہین جس ولایت سے کہ ہین تو آسانی سے
معلوم ہو کہ وہ شہر کون اقلیم سے ہی اوپر قول اصح کے فائدہ حکماے اختلاف کیا ہی اس امر مین کہ
کہ معتدل ترین اقالیم مین کون اقلیم ہی باعتبار اوضاع علوی کے قطع نظر کرنیکے اسباب ارضی سے
شیخ ابو علی بن سینا اور اکثر قدما اس امر پر ہین کہ اعدل بقاع خط استوا ہی اور مختار ترشی کا اور اکثر
متاخرین کا یہی ہی اور بعضے قدماے اس امر پر ہین کہ اقلیم رابع اعدل ہی اور امام رازی نے اس
قول کو اختیار کیا اور ہر ایک فریقین سے واسطے اثبات اپنے مطلب کے دلائل نقل کرتے ہین کچھ
دلائل مطلب شیخ کے وہ ہین کہ شک نہین ہی بیچ اسبات کے کہ آفتاب ہمیشہ خط استوا سے نزدیک
رہتا ہی اور بیچ ایک سال کے دو مرتبہ اوسکے سمت الراس پر آتا ہی بیچ نقطۂ اعتدالین کے پس جلد
وہان سے گذر جاتا ہی اسی سبب سے یہان شدت گرمی کی نہین ہی اور اسیطرح سے دوری بھی
کہ اوسکے انحراف مین واقع ہی بیچ غایت بعد کے کہ وہ نقطۂ انقلابین پر جب پہونچتا ہی بہی تباعد
نہین رکھتی ہی اسی سبب سے سردی اور جاڑا بہی وہان شدت سے نہوتے ہین پس [illegible]

اور اگر کوئی قائل کہے کہ آنا آفتاب کا بیچ سمت الراس کے بسبب قرب مسافت کے اوپر سمتات سے ہی بس گرم ہونا اوس موضع کا کیا معنی جواب اسکا یہ ہی کہ ثابت ہوا ہی کہ واسطے ظاہر ہونے اثر کیفیات کے بلازمت موثر کی شرط ہی متاثر کو پس سبب اگرچہ قوی ہوا ور ترقیقہ ذکر یہ اثر نہین کرتا ہی اوسوقت تک توقف کے اگرچہ سبب ضعیف ہو موثر ہوتا ہی جیسا مشہور ہی کہ لوہے کو اگر بیچ آگ ضعیف کے رکھین گرمی اوسکی زیادہ اوس سے ہوتی ہی کہ بیچ آگ قوی کے ایک لحظہ رکھین اسی سبب سے گرمی بعد زوال آفتاب کے سخت زیادہ ہوتی قبل زوال کے اور سردی بیچ سحر کے زیادہ ہوتی ہی آدھی رات سے ساتھ اسکے کہ وقت سحر کے آفتاب قریب طلوع کے ہی اور آدھی رات مین نہایت بعید ہی پس ثابت ہوا کہ مرور آفتاب کا جو اوپر مدار اقلیم واسع وغیرہ کے زمانے دراز تک ہی اگرچہ بسبب مباعدت کے حرارت قوی نہین ہی لیکن تاثیر قوی کرتا ہی کما قلنا دلیل دوسری یہ ہی کہ ہم دیکھتے ہین تمام سکان خط استوا کو کہ احوال انکے اکثر آپسمین مشابہت رکھتے ہین بسبب تعادل حرارت دن کے ساتھ برودت اونکی رات کے اسواسطے کہ رات اور دن اسجگہ کا برابر ہی ہمیشہ بخلاف اور اقالیم کے کہ جو آفتاب بیچ برج شمالی کے آتا ہی دن وہان بہت بڑا ہوتا ہی رات کوتاہ ہوتی ہی اس سبب سے تشابہ بیچ حال سکان ہانکے نہین ہی حجت تیسری وہ ہی کہ فصلین سال کی خط استوا مین آٹھ ہوتی ہین بسبب تکرار فصول اربعہ کے جیسا کہ بیچ سمت فصول کے عنقریب گذرا ہی اور اسی سبب سے بیچ ہر فصل کے فصول اربعہ سے فاصلہ بہت نہین پڑتا ہی اور یہ سب امور گواہی دیتے ہین اس امر پر کہ ہوا القعہ مذکور کی یعنے خط استوا کی متشابہ ہی اور اختلاف بہت اوسمین واقع نہین ہوتا ہی پس سکان وہانکے گویا انتقال کرتے ہین ہمیشہ ایک حالت متوسطہ سے طرف اوس حالت کے کہ اوسکے مشابہ ہی بخلاف اور اقالیم کے کہ سکان وہانکے نسبت تباعد آفتاب کے بیچ ایک فصل کے اور تقارب کے بیچ فصل دوسری کے گویا انتقال کرتے ہین ضد سے طرف ضد کے اور شک نہین ہی کہ یہ بات واجب کرتی ہی شکایت اور رنج کو بیچ ہوا کے اور اسی سبب سے تاثیر اختلاف ہوا کا بیچ ابدان کے بہت ہوتا ہی اسواسطے کہ احتباس ایک ضد کا اوس شخص کو کہ بیچ ضد

دوسرے کے ہی قوی تر ہوتا ہی پس ثابت ہوا یہ امر کہ خط استوا اور اقلیم اول اعدل بقاع ہین لیکن
دلیل امام رازی کی یہ ہی کہ جن چیزون سے کہ مذکور ہوئی ہین بیچ اعتدال خط استوا کے لازم آتا ہی
غیر معتدل ہونا اوسکا اسواسطے کہ مقرر ہی کہ آفتاب وہان سے دور زیادہ نہین جاتا ہی ہرگز اور بسبب
اسکے کہ آفتاب سال مین دو مرتبہ سمت الراس پر آتا ہی اور یہ بات بالضرور کثیر کرنے والی حرارت
کی ہی اور نکالنے والی اعتدال کی ہی اور اسی سبب سے خط استوا سے دس درجے تک طرف شمال
کے آباد نہین ہی بخلاف اقلیم رابع کے کہ درمیان اقالیم کے واقع ہوا ہی اور خیر الامور اوسطہا برودت
اور حرارت دونون یہان برابر ہین اسواسطے کہ آفتاب نہ بہت نزدیک ہی اور نہ بہت دور اور حجت
دوسری یہ ہی کہ ثابت ہی کہ توالد و تناسل اور کثرت آبادی کی جسقدر کہ بیچ اقلیم رابع کے ہی اوسکے
سوا اور کہین نہین ہی اور یہ قوی زیادہ دلیلون کی ہی اوپر اعتدال اقلیم رابع کے اور لوگ تابع شیخ
رئیس کے بیچ دفع کرنے قول امام رازی کے کہتے ہین کہ کثرت توالد و تناسل کی ہوسکتی ہی کہ بسبب
امور ارضی کے ہو اور کلام ہمارا متعلق اعتدال سے بسبب امور سماوی کے ہو فافہم اور جواب حجت پہلی
آگے ہوچکا کہ السبب اذا لم یعدم قل اثرہ وامکان قویا لیکن صاحب تذکرہ بنظر تطبیق دو قول مختلف
کے کہتا ہی کہ اگر مراد اعتدال سے تشابہ احوال ہی پس شک نہین ہی کہ وہ بیچ خط استوا کے ابلغ ہی اگر مراد اعتدال
سے بیچ ان دونون کیفیت کا ہی پس شک نہین ہی کہ یہ بیچ اقلیم رابع کے ابلغ ہی بخلاف خط استوا کے
اور دلیل اسپر شدت سیاہی سکان خط استوا کی ہی زنگیون اور حبشیون کی اور بہت پیچدار ہونا اونکے
بالون کا اسواسطے کہ یہ سب حرارت دلی سے ہوتے ہین یقیناً اور جواب اسکا تابعان شیخ رئیس
اوسی طرح دیتے ہین کہ یہ عوارض اسباب ارضی سے ہین اور یہ بات خارج ہی مقام نزاع سے بالجملہ
جمہور اس امر پر ہین کہ خط استوا اعدل ہی بعد اوسکے اقلیم رابع لیکن اقالیم اور بالاتفاق
خارج ہین اعتدال سے بالکل یا بعضے اونکے بہر تقدیر بیچ آخر اقلیم ثانی اول کے اور اقلیم
ثالث کے غلبہ گرمی کا ہی بسبب دوام مسامتت آفتاب کے اوپر سر اونکے سکان کے
بعد دور ہونے آفتاب کے اونکے سر سے لیکن آخر اقلیم خامس مین نہایت اقلیم ساتوین
تک اور بعد اوسکے غلبہ برودت کا ہی بواسطے بعد آفتاب کے ہمیشہ مسامتت سر سکان
اونکے سے لیکن آخر اقلیم تیسری کا اور اول خامس کا قریب اقلیم رابع کے ہی بسبب

قریب ہونے اون دونونکے اقلیم رابع سے اور اگر کوئی کہے کہ اقلیم رابع اگر اعدل اور اقالیم سے
ہمواے خط استوا سے کے ہوتا ہر طرح ادویۂ نافعہ مانند ادویہ کے یہان پیدا ہوتین اور حال یہہ
کہ ادویہ مذکورہ نیز اوسکے مین جمتی ہین جواب اسکا یہہ ہی کہ ادویہ مین بلاشک کوئی کیفیت کیفیات
اربعہ سے غالب ہوتی ہی اور واسطے اس کام کے موضع خارج اعتدال سے مناسب ہوتا ہی لہذا
بیچ اقلیم رابع کے دواے معتدل جمتی ہاۓ یعنے وہ کہ غذائیت اوسمین اوپر دوائیت کے غالب ہو
تو مشابہ بدن آدمی کے ہو پس جمنا دواے مطلق کا نشان عدم اعتدال منبت کا ہوتا ہی اور یہہ
بیچ نیز اقلیم رابع اور اقلیم اول کے لائق زیادہ ہی آب اسامی ہر موضع مشہور کی بیچ ذیل ہر اقلیم
کے کہ اوسمین وہ موضع مشہور واقع ہین مجملاً ہم شمار کرتے ہین تو طالب کو کچھ پہچان حاصل ہو
اوپر حقیقت ہر شہر کے اور یہہ بحث سات فتح مین مفتوح کرتے ہین اور اقوال سے جو متفق علیہ
جمہور متقدمین اور متاخرین کے ہین اختیار کرتے ہین والغیب عند اللہ الملہم المکرم فتح بیچ
اقلیم پہلی کے ابتدا اوسکی شمال جزیرۂ یاقوت سے ہی اوپر جنوب بلاد چین کے اور شمال
سراندیپ کے اور وسط ہند اور سندھ کے گذرتا ہی اور بحر فارس کو قطع کرتا ہی اور جنوب بلاد
عمان سے اور وسط بلاد یمن سے گذر کر بیچ بحر محیط کے منتہی ہوتا ہی اور جزیرہ دو سمت رکھتا ہی
شمالی اور جنوبی پس شمالی اوس جزیرہ کے یہ اقلیم واقع ہی اور جو مواضع کہ اوسمین واقع ہین یہ ہین
یمن ایک ولایت ہی مشہور ساتھ یمن اور برکت کے اور بعض بلاد اسکے اُس اقلیم سے خارج ہین
لیکن جو بلاد یمن سے کہ اُس اقلیم مین داخل ہین زبید ہی اور مخا اور تعز اور صنعاء اور سبا
اور حضرموت اور عدن اور ہجر اور ارم کہ شداد سے منسوب ہی بلاد الزنج ایک ولایت وسیع ہی
وہانکے لوگونکو زنگی کہتے ہین بلاد النوبہ کنارے نیل کے واقع ہی اور نوبہ جد اونکون حام بن نوح
سے تھا کہ ولایت اوسکے نام سے مشہور ہوئی بلاد چین ایک ولایت ہی وسیع اور بیچ
اقلیم اول اور ثانی اور ثالث کے شریک ہی اور بعضے کہتے ہین کہ چوتھی اقلیم مین بھی شریک
ہی اوسکے شہرون اور جزیرون سے کہ بیچ اقلیم اول کے ہین بلد سندابل ہی اور بلد شیلا
اور جزیرۂ زانج اور جزیرہ نسا اور جزیرۂ رانجا حبشہ ایک ولایت مشہور ہی اور شریک ہی
بیچ اقلیم اول اور دوسری کے بلاد سودان سے مقدونیہ ایک شہر ہی درمیان زنج اور حبشہ کے

منگرور ایک شہر ہی بلاد سودان سے تنبیہ یہ ایک جزیرہ ہی قریب زنج کے متقالہ ایک شہر ہی بیچ نہایت زنج کے سراندیپ ایک جزیرہ ہی بیچ بحر ہند کے بجا سہ ایک شہر ہی قریب بلاد سودان کے جابلقہ ایک شہر ہی بیچ نہایت مشرق کے **فتح بیچ اقلیم دوسری کے** ابتدا اسکی مشرق سے ہو وے ہی پس اوپر وسط بلاد چین کے اور شمال سراندیپ اور بلاد ہند اور قنوج اور وسط بلاد کابل کے اور جنوب بلاد کرمان کے گذرتا ہی پس بحر فارس کو قطع کرکے اوپر وسط بلاد رقہ اور افریقیہ کے اور شمال پر بربستان کے اور جنوب قیروان کے اور وسط بلاد طنجہ کے گذر کر بیچ بحر اوقیانوس کے منتہی ہوتا ہی وہ امکنہ کہ اسمین ہین یہ ہین مکہ معظمہ کہ مکہ نام شہر کا اور بکہ ساتھ باے موحدہ کے جگہ بیت اللہ اور بطحا کی سرزمین ہی اور مدینہ مطہرہ اور یا یثرب نام تھا یمامہ ایک ولایت ہی ایک حد بحرین سے اور ایک حد عمان سے اور ایک حد بحر سے رکھتا ہی ہرمز جزائر فارس سے ہی ہندوستان ایک ولایت وسیع ہی مشتمل اوپر ولایتون بعید کے اور اشتراک رکھتا ہی بیچ اقلیم دوسری اور تیسری اور چوتھی کے اور اکثر بلاد اسکے اقلیم ثانی ہین لہذا ذکر انکا اسکے ذیل مین الا جو معلوم ہوا نہ واضح ہو سکے بیچ جس اقلیم کے کہ واقع ہین لکھے جاتے ہین لیکن جو بیچ اس اقلیم کے ہین بلاد دکن اور گجرات وغیرہ سے یہ ہین دولت آباد اور وہ بیچ زمانے نہایت کے دیوگڑھ مشہور تھا قلعہ اسکا نہایت مستحکم ہی احمد نگر معروف ہی اور پٹن احمد نگر سے تین منزل ہی جیول اوپر کنارے عمان کے واقع ہی اور بندر مشہورہ سے ہی دکن ہی تلنگانہ ولایت ہی مشہور گولکنڈہ یعنی حیدرآباد دار الملک تلنگانہ کا ہی بیدر ایک شہر ہی مشہور دکن مین محمد آباد اسکا نام ہی گلبرگہ بیچ دکن کے مشہور ہی مسمے بہ احسن آباد برہان پور ایک شہر ہی بڑا بیچ حد خاندیس کے کہ چھ منزل دیوگڑھ سے ہی احمد آباد دار الملک گجرات کا اور گجرات ایک ولایت ہی بیچ اقلیم دوسری اور تیسری کے مشترک ہی کھنبایت اور سورت دونوں بندر مشہور ہین سومنات ایک شہر ہی اوپر کنارے دریاے عمان کے ناگور ایک شہر ہی معروف برار ایک ولایت ہی قریب خاندیس اور دکن کے بگلانہ ایک ولایت ہی درمیان دکن اور گجرات اور خاندیس کے بنگالہ ایک ولایت ہی بیچ نہایت وسعت کے منقسم ہوتا ہی ساتھ بائیس تومان کے مانند شریف آباد اور چاٹگام اور سلیم آباد کے

اور گوار اور سنار کا دن آور سری ہمت اور جنت آباد اور گھوڑا گھاٹ اور زنگ آباد اور دھانگیر نگر
کہ یہ اس زمانے کے دار الملک اوس سرزمین کا ہی اور اکبر نگر کہ جسے راج محل ہی اور سواد نگے
اور نیسہ ایک ولایت ہی مشہور یہ ہند کے اور اسکو کچ پتی کہتے ہین درمیان گلکنڈہ اور
بنگالے کے واقع ہوا اجمیر یہ راجپوتانہ کے واقع ہی اور مزار خواجہ حضرت معین الدین چشتی
رحمۃ اللہ علیہ کا مانند آفتاب روشن کے تابان ہی اجودھن بلاد پنجاب سے ہی بنارس مشہور
ہی بہار ایک شہر ہی یہ سرحد بنگالہ کے قنوج مشہور ہی کوچ ایک ولایت ہی درمیان
بنگالے اور جتنیا اور کہ رکان کے لفظ ہند سے یہانتک سب بلاد ہند کے ہین کہ یہ اس
اقلیم کے واقع ہین بحرین ایک ولایت ہی درمیان بصرہ اور عمان کے حجاز ایک ولایت ہی
درمیان یمن اور شام کے مشتمل اوپر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور طائف اور تہامہ وغیرہ کے
مصر ایک ولایت ہی مشترک یہ اقلیم دوسری اور تیسری کے جدہ ایک بندر مشہور ہی گنگ دز ایک
شہر ہی یہ توران کے تبت ایک ولایت ہی درمیان چین اور ہند کے اور جزیرہ سقوطرہ
یہ بحر مغرب کے ہی فارس ایک شہر ہی یہ بلاد بربر کے سند ایک ولایت ہی برابر ہند کے
سند اور ہند دو بھائی تھے اولاد حام بن نوح سے کہ ان مواضع مین سکونت رکھتے تھے

فصل یہ اقلیم تیسری کے ابتدا اسکی مشرق بلاد چین سے ہی اور اوپر بلاد یاجوج اور ماجوج اور شمال
اد ترکستان کے اور وسط بلاد کابل کے گذرتا ہی پس اوپر حصار قندھار اور وسط بلاد کرمان اور سیستان
بلاد فارس اور عراق کے اور جنوب دیار بکر کے اور شمال بلاد مغرب کے اور وسط ولایت شام کے
رتا ہی پس اوپر بلاد مصر اور اسکندریہ اور وسط قادسیہ اور قیروان اور بلاد گنجہ کے گذر کر یہ
ر اعظم کے منتہی ہوتا ہی الکہ کہ اسمین مین یہ ہین ایران ایک مملکت ہی یہ نہایت وسعت
عراق عرب ایک ولایت ہی یہ ایران کے بغداد ایک شہر ہی مشہور اور مرقد شریف اولیا
م سے پرنور ہی کوفہ ایک شہر ہی معروف نجف ایک شہر ہی دو فرسنگ کوفہ سے
مرہ ایک شہر ہی اور یہ اصل کے نام اسکا سر من رای ہی اور مزار فیض آثار حضرت امام علی نقی
ام حسن عسکری علیہما السلام کا وہان ہی اور بعض لوگ اسکو اقلیم چوتھی سے جانتے ہین
شہرون مشہور سے ہی یہ عراق عرب کے اور بلاد سبعہ مین بہت بڑا ہی لہذا اسکو

اس نام سے پکارتے ہین اور چند شہر باقی قادسیہ اور رومیہ اور حیرہ اور بابل و حلوان اور نہروان
ہین اور اس زمانے مین ساتون شہر خراب ہین بصرہ ایک شہر ہی مشہور اور معمور ابلہ بضم ہمزہ اور
موحدہ اور لام مشدد کے ایک شہر ہی بصرہ سے چودہ فرسخ پر نہایت خوبی کے تبریز ایک شہر ہی
مشہور طبس کیلک ایک شہر ہی مشہور ابرقوہ ایک شہر ہی کہ عراق سے علاقہ رکھتا ہی فارس
ایک ولایت ہی مشہور دار البود دار الملک ولایت فارس کا ہی زرنج ایک شہر مختصر ہی بیچ
ایران کے اصطخر شہر بڑا تھا اب تھوڑا اوس سے باقی ہی بیضا ایک شہر ہی مشہور مٹی اسکی
نہایت سفید ہی لہذا بیضا کہتے ہین گازرون ایک شہر ہی ساتھ طراوت کے خوزستان ایک ملک ہی
ہی کہ ہوا و پانی فاسد ہی ہوا ز ایک ناحیہ ہی اور سابق مین خوزستان اسکو کہتے تھے سوس ایک شہر
خوزستان مین عسکر مکرم ایک شہر ہی خوزستان مین اور یہ تینون شہر اس زمانے مین ویران ہین
دزفول ایک شہر ہی خوزستان مین ششتر دار الملک خوزستان کا ہی کرمان ایک ولایت ہی
شرقی اسکے مکران ہی اور غربی اسکے فارس اور شمالی اسکے خراسان بم ایک شہر ہی کرمان
مین سیستان ایک ولایت ہی کہ حد اسکی خراسان سے ہی متصل کرمان اور سرزمین
اور افغانستان ہند تک فراہ ایک ولایت ہی مختصر قندھار ایک شہر ہی مشہور اور اوسکے
متعلقات سے شہر وادر اور بست ہین جبیق ایک شہر ہی متعلقات قندھار سے غزنین ایک
شہر مشہور ہی اور بیچ زمانے قدیم کے غزنین اور قندھار کو زابلستان کہتے تھے لاہور ایک شہر
ہی مشہور بیچ ہند کے نگر کوٹ شہر ہی مشہور بیچ ہند کے سرہند بیچ ہند کے مشہور ہی
اور سہرند بھی کہتے ہین ہانسی ایک شہر ہی بیچ ہند کے قریب شہر حصار کے واقع ہوا ہی
شہر مشہور ہی بیچ ہند کے پانی پت ایک شہر ہی بیچ ہند کے شاہجہان آباد دار الملک زمین
ہند کا ہی اور سابق نام اسکا اسپرو تھا اب دہلی ہی اور آگرہ ایک شہر ہی بیچ ہند کے مشہور
اور اوسکا نام اکبر آباد بھی ہی لکھنؤ ایک شہر ہی مشہور بیچ ہند کے اودھ بلاد ہند سے ہی
کالپی بلاد ہند سے ہی اسلام آباد درمیان آگرہ اور دہلی کے واقع ہی اسکو متھرا کہتے ہین شام
ایک ولایت ہی مشہور بیچ غرب کے بیت المقدس دار الملک شام کا ہی دمشق ایک شہر ہی
شام مین بعلبک ایک شہر قریب دمشق کے ہی غزہ ایک شہر ہی شام مین حلب ایک شہر ہی شام مین

بحری درمیان حلب اور فرات کے واقع ہی عسقلان ایک شہر ہی اوپر کنارے بحر شام کے
قدسوس ایک شہر ہی کنا ۔۔ بحر شام کے قسط ایک شہر ہی اوپر شمال نیل کے قاہرہ ایک شہر ہی
درمیان قسطاط اور عین الشمس کے اسکندریہ ایک شہر ہی اوپر کنارے نیل کے عین الشمس
شہر ہی حمرا ایک شہر ہی مصر کا قمرا ایک شہر ہی مصر سے تانبس ایک شہر ہی مصر سے قیوم
ایک شہر ہی بیچ غربی نیل کے ابدقوہ بلاد فارس سے ہی راجیم ایک شہر ہی بیچ مصر کے
ارجاق بلاد فارس سے ہی التعنا ایک شہر ہی مصر سے بامیان ایک ناحیہ ہی درمیان غور اور خراسان
بلاد غرنہ سے حمص بلاد شام سے ہی بلقا ردیار مصر سے ہی انطاکیہ ایک شہر ہی شام سے
بازم ایک شہر ہی کنارے بحر مغرب کے کہ مدفن ارسطو کا ہی بیت اللحم ایک قریہ ہی دو فرسخ
بیت المقدس سے حصن بلاد کرمان سے ہی شاپور بلاد فارس سے ہی سنجا ایک شہر ہی بیچ نواحی
مصر کے طرہ ایک شہر ہی قریب دمشق کے مصر ولایت ہی مشترک بیچ اقالیم دوسری اور تیسری کے
پنجاب ایک ولایت ہی بیچ ہند کے مشہور پشاور ایک شہر ہی درمیان کابل اور لاہور کے اور بیچ
دپروزن فرسخ کے ایک شہر ہی سیستان مین واسط ایک شہر ہی درمیان بصرہ اور کوفہ کے فتح
بیچ اقلیم چوتھی کے وہ وسط اقلیموں کے واقع ہی اور امکنہ کہ یہان واقع ہین یہ ہین خراسان ایک ولایت ہی
وسیع ترسب ولایتوں عالم سے مرو شہجان اعظم بلاد خراسان سے ہی مہنہ ایک ولایت ہی مختصر
سنت خاوران مضافات مہنہ سے ہی بلخ ایک شہر ہی مشہور چکتو میمنہ دو ناحیہ مشہور مین
مرخو ایک ولایت ہی اور بعضے میمنہ کو داخل اندخو مین جانتے ہین ترمذ ایک شہر تھا داخل ماوراء النہر مین
سالفہ مین تھوڑی آبادی رکھتا ہی بدخشان ایک ولایت مشہور ہی کابل ایک شہر ہی مشہور کشمیر
ایک شہر ہی معروف غرجستان ایک ولایت مشہور ہی غور ایک ولایت ہی درمیان غزنین
و خراسان کے اور بعضے اوسکو اقلیم تیسری سے شمار کرتے ہین بادغیس ایک ولایت ہی وسیع اسفرا
ئن علاقے مین شیراز مشہور ہی توشیح ایک قصبہ ہی ہرات ایک شہر ہی مشہور خواف ایک شہر ہی مشہور
جام مقام مشہور ہی ترتب ایک شہر ہی مشہد مجید ایک ولایت ہی مشہور بیچ خراسان کے
عصف ولایت خراسان مین داخل ہی جوین ایک ولایت ہی اور سابق بین بیچ بیہق کے
داخل تھا جنوشان ایک قصبہ ہی بیچ خراسان کے ترشیز ایک شہر ہی بیچ خراسان کے

جنا باد ایک شہر ہی بیچ خراسان کے نون ایک ولایت ہی قہستان ایک ولایت ہی کہ طبس
برجند وغیرہ اُسکے متعلقات سے ہین بسطام ایک شہر ہی مختصر دامغان بیچ جو ابسطام کے
اصفہان معظم بلاد ایران سے ہی زوارہ ایک شہر ہی اردستان ایک ولایت ہی متضمن پچاس اونگا
کاشان ایک شہر ہی جرفادقان ایک شہر ہی کرو ایک قصبہ ہی خوانسار ایک موضع ہی فراہان ایک
ولایت ہی تفرش ایک ولایت ہی قم ایک شہر بڑے شہرون عراق سے تھا اب اسقدر آباد نہین
سارہ ایک شہر ہی ہمدان ایک شہر ہی ری ایک ولایت ہی طہران ایک شہر ہی دماوند ایک شہر
کہ بنیاد اُسکی قدیم تر سب شہرون عالم سے سمنان ایک شہر ہی استراباد ایک شہر ہی طبرستان
ایک ولایت ہی مازندران ایک ولایت ہی امل ایک شہر ہی رستمدار ایک ولایت ہی گیلان ایک ولایت
قزوین ایک شہر ہی آذربایجان ایک ولایت ہی تبریز بڑا زیادہ آذربایجان کے شہرون مین ہی اردبیل
ایک شہر ہی خلخال ایک شہر ہی اردوباد ایک شہر ہی مراغہ ایک شہر ہی فتح بیچ اقلیم پانچوین کے
وہ جانب مشرق سے ابتدا پاکر اوپر وسط بلاد ترکستان اور ماوراء النہر کے گذرتا ہی اور جیحون کو
قطع کرکے اوپر شمال بلاد خراسان کے اور سجستان اور کرمان اور ہرات کے اور جنوب آذربایجان کے
اور وسط ارمینہ کے اور بلاد روم کے اور جزائر یونان کے گذرتا ہی بعد اُسکے اوپر جنوبی ہیکل الزہرہ کے اور
درمیان شہرون اندلس کے ہوکر بحر اوقیانوس مین منتہی ہوتا ہی شیروان بیچ سابق زمانے کے نام ایک
شہر کا تھا اب کئی شہر اوس سے ملحق ہین اور بعض لوگ اصل شہر شیروان کو کہ قریب باب الابواب کے ہی
بیچ اقلیم چھٹی کے شمار کرتے ہین اور باقی اوسکے توابع کو بیچ اقلیم پانچوین کے یا کر شیروان کے شہر فسے کہ
علیان اور ارس شیروان کے شہرون سے ہین شماخی ایک شہر ہی قبلہ ایک شہر ہی اران ایک
ولایت ہی برابر منعان کے تفلیس ایک شہر ہی اران سے گنجہ ایک شہر ہی بیلقان ایک شہر تھا
خوارزم ایک ولایت ہی ماوراء النہر ایک ولایت ہی شرقی اُسکے فرغانہ اور غربی خوارزم اور شمالی
تاشکند اور جنوبی اوسکے بلخ ہی سمرقند بڑے شہرون توران سے ہی کش ایک شہر جنوب سمرقند کے
کشف ایک شہر ہی بخارا بلاد مشہور توران سے ہی فرغانہ ایک ولایت ہی کہ کنارۂ معمورۂ عالم کے
واقع ہوئی ہی اوش ایک شہر ہی مرغینان ایک شہر ہی سات فرسنگ اندجان سے اسفرہ
کوہستان ہی نزدیک مرغینان کے اور بہت قریب بکتا ہی خجند ایک شہر ہی قریب اندجان کے تاش

ایک شہر ہی قدیم **فتح** بیچ اقلیم چھٹی کے ابتداے اُسکی مشرق سے ہی اور شمالی دیار یاجوج اوتر
اور ماجوج کے اور بلاد خاقان اور کیماک اور اسفنجاب کے گذرتا ہی بعدا، سکے بعضے نواحی خوارزم
اور حوالی خلان سے شمال قسطنطنیہ کے اور ہیکل الزہرہ اور اندلس کے گذرکر بحر اعظم مین منتہی
ہوتا ہی ترکستان سب بلاد ترک کو کہتے ہین حد اُسکی عرض مین جانب شرق سے اقلیم اول سے
اقلیم ساتوین تک اور اکثر انکے صحرانشین ہین فاراب ایک ولایت ہی جند ایک شہر مشہور تھا
اب خراب ہی کاشغر ایک ولایت ہی ختن شہر ہی مشہور طراز سابق مین شہر تھا اب خرابی
چگل ایک شہر ہی مشہور تاتار ایک قوم ہین ترک سے بیچ شرقی اس اقلیم کے رہتے ہین
روس ایک گروہ ہین بیچ اس اقلیم کے بغراج ایک قوم بڑی ہی کہ اصل انکی ترک ہی ڈاڑھی
مونچھ نہین رکھتے کیماس ایک قوم ہین ترک سے خوز بلاد ترک سے ہی اسفجاب ایک شہر ہی
بیچ شرقی ترکستان کے قسطنطنیہ ایک شہر مشہور ہی نہایت بڑا اور نام اُسکا استنبول ہی
اور دار الملک سلاطین عثمانیہ کا ہی رومیہ ایک شہر ہی نہایت بڑائی مین تشوتیش ایک بڑا
شہر ہی اور بعضے شاسوف اور کچھ لوگ شلشون بھی کہتے ہین فرشتہ بلاد فرانج سے ہی **فتح**
بیچ اقلیم ساتوین کے ابتدا اوسکی جانب مشرق سے ہی اوپر بلاد یاجوج وماجوج کے گذرکر اوپر بلاد کیماس
اور آلان کے اور شمال بلاد خلج کے اور اوپر جنوب بلاد ترفان سے گذرتا ہی اور اس اقلیم مین عمارت
اور آبادی کمتر ہی بلغار ایک شہر ہی مشہور اوائل مین بیچ فصل صیف کے شفق وہان غائب
نہین ہوتی تھی اور کوتاہی دن کی بلغار مین چار ساعت تک پہونچتی ہی اور رات بیس ساعت کی
اور پھر عکس اسکا ہوتا ہی صقلاب ایک ولایت ہی کہ بیچ غربی اقلیم چھٹی کے پڑی ہی اور وہ اگرچہ
ساتوین اقلیم مین داخل ہی لیکن تھوڑا چھٹی اقلیم سے بھی اوسمین ہی آور بعض لوگ رہنے والون
اس دیار کو اقلیم سے خارج گنتے ہین یاجوج وماجوج ایک قوم ہین کہ قصے زمین
مشرق مین رہتے ہین اُس پار سد سکندر کے یا کن السلام ایک موضع ہی جابلقا ایک
شہر ہی نہایت بڑا مغرب مین پوشیدہ نرہے کہ ہر اقلیم مین انکے متعدد ہین اس مختصر مین جو مشہور تہین
لکھے گئے اور ونکو فقرا این سے اور کلیات سے کہ پہلے بیچ تحقیق معرفت اقلیم کے واسطے تقریر
ساعات دن کے گذرے ہین معلوم کرسکتے ہین آور جو مبحث فلک اور ارض سے ہم فارغ ہوئے

مجاورت جبال و بحار

اب طرف مطلب متن کے جاتے ہین اور اُن تغیرات ہوا کو کہ بنا بر اسباب ارضی کے ہوتے ہین بیان کرتے ہین جیسا کہ صاحب کتاب کہتا ہی اما مجاورۃ الجبال والبحار لیکن وہ اختلاف کہ حاصل ہوتا ہی ہوا مین بواسطے ہمسایہ ہونے پہاڑ اور جنگل اور دریا کے فان الجبل متی کان فی ناحیۃ الجنوب پس تحقیق کہ پہاڑ جسوقت ہووے طرف جنوب شہر کے کان ہواء البلد ابرد ہوتی ہی ہوا اُس شہر مذکور کی سرد تر بسبب بہنے ہوا ے شمال کے کہ سرد اور خشک ہی اور بسبب نہ آنے ہوا ے جنوب کے کہ گرم و تر ہی ومتی کان فی ناحیۃ الشمال اور جسوقت ہو طرف شمال شہر کے کان اسخن ہوتی ہی ہوا اُس شہر کی گرم تر بسبب بہنے ہوا جنوب کے کہ گرم ہی اور بسبب نہ آنے ہوا ے شمال کے کہ سرد ہی اور جبھی وہ پہاڑ طرف شمال شہر کے ہوتا ہی بسبب اُسکے مقابل ہونیکے آفتاب کو بہت گرم ہوتا ہی اور شعاع انعکاسی اُسکی گرمی اُس شہر کو زیادہ کرتی ہی بخلاف اُس پہاڑ کے کہ جنوب مین ہو کہ آفتاب سے مقابلہ نہین رکھتا ہی اسی سبب سے شعاع اُس سے منعکس نہین ہوتی اور وجہ مقابل ہونے پہاڑ شمالی کی آفتاب سے یہ ہی کہ ثابت ہوا ہی کہ مدار آفتاب کا جنوبی ہی پس مواجہ اور سامنا اُسکا پہاڑ شمالی سے ہوتا ہی اور یہ امر سبب شدت تسخین کا ہی اس سبب سے کہ شعاع آفتاب کی ساتھ شعاع منعکس کے جمع ہوتی ہی شہر مذکور مین لیکن وہ پہاڑ کہ طرف غربی شہر کے ہو بہتر ہی اُس پہاڑ سے کہ شرقی مین ہو اور وجہ بہتر ہونے پہاڑ مغربی کی یہ ہی کہ یہ باد دبور کو آنے نہین دیتا اور باد صبا کو آنے دیتا ہی اور شہر مین روک رکھتا ہی اور شک نہین ہی کہ باد صبا بہتر ہی باد دبور سے اگرچہ دونون قریب اعتدال کے ہین اور اُنکے اعتدال مین یہ امر کہا گیا ہی کہ جو سبب انکا درمیان جنوب اور شمال کے ہی طبیعت انکی بھی بین بین ہوتی ہی نہ اوپر طبیعت شمالی کے اور نہ اوپر طبیعت جنوبی کے اور اسی کو اعتدال کہتے ہین اور علامہ قرشی نے کہا کہ لائق یہ ہی کہ بیچ باب صبا اور دبور کے لفظ اعتدال کی واقع ہوئی اُس سے مراد یہ ہو کہ یہ دونون ہوا اوپر طبیعت اُس شہر کے ہوتی ہین کہ اُنپر بہتی ہین اور متغیر نہین ہوتی اسلیے کہ فعل آفتاب کا طول مین مختلف نہین ہوتا پس وہ جگہ کہ یہ ہوائین وہان سے بہتی ہین اور وہ شہر کہ یہ ہوائین وہان گذرتی ہین ساتھ طبیعت اُس شہر کے کہ سبب ان ہواؤن کا ہی برابر ہی لہذا ان ہواؤن مین تغیر نہین ہوتا ہی اور اسی جہت سے نام انکا معتدل ہی نہ یہ کہ یہ ہوائین حقیقت مین معتدل ہین اور وجہ حقیقتاً نہ

معتدل ہونے کی یہی ہی کہ اسمین شک نہین ہی کہ مشارق یعنے جگہ طلوع کرنے آفتاب کی مختلف ہوتی ہی بسبب اختلاف ارض کے پس ہوائین کہ واقع ہوتی ہین بیچ ہر شہر کے اوپر طبیعت عرض شرق اوس شہر کے ہوتی ہین اور عرض ہر شہر کا باعتبار بعید ہونے اوس شہر کے خط استوا سے ہی اور ظاہر ہی کہ اس صورت مین احوال مشارق کے بسبب مقاربت اور مباعدت کے خط استوا سے کثیر الاختلاف ہین جیسا کہ بیچ بیان اقالیم کے روشن ہوا ہی نہایت یہ کہ ہر اقلیم مشرق سے مغرب تک ایک طبیعت پر واقع ہی پس وہ ہوا کہ مثلاً شرقی پہلی اقلیم سے ہیے جہانتک جاویگی طرف غرب کے ایک طور پر رہیگی اور اسیطرح اگر طرف غربی سے ہی اسواسطے کہ ہر اقلیم اول سے آخر تک ایک حال پر ہی بخلاف اوس ہوا کے کہ شرقی یا غربی دوسرے اقلیم سے ہیے کہ وہ یقیناً نسبت اُسکے مخالفت رکھتی ہی بسبب متغائر ہونے طبیعت اقلیمون کے پس ہوائے مغربی یا مشرقی کو مطلقاً معتدل کہنا درست نہین آتا ہی اسواسطے کہ شرقی ہر اقلیم کا حکم جدا رکھتا ہی اسیطرح غربی اُسکا لیکن وجہ بہتر ہونے باد شرقی کی نسبت باد غربی کے یہ ہی کہ شرقی اکثر اول دن مین بہتی ہی مصاحب حرکت آفتاب کے اور جو آفتاب بیچ اول عروج کے ہی اس ہوا مین اثر قوی کرتا ہی از روے تلطیف اور تصدین اور تحلیل فضول کے اور یہ امر سبب بہتری ہوائے مذکور کا ہی بخلاف ہوائے مغربی کے کہ جو آفتاب طرف مغرب کے جاتا ہی وہ ہوا اکثر مین حرکت کرتی ہی حرارت آفتاب سے اور اس سبب سے کہ آفتاب بیچ غروب کے ہی اثر ضعیف اُسمین کرتا ہی اور اس سبب سے غلظت ہوا مین باقی رہتی ہی اسی سبب سے ہوائے مغربی مائل بسردی اور تری ہوتی ہی اور بہنا ہوائے شرقی کا اکثر اول دن مین اور بہنا ہوائے غربی کا آخر دن مین اس سبب سے ہی کہ مادہ ریاح کا ابخرہ اور ادخنہ ہین کہ صعود کرتے ہین اور واسطے تصفیہ بخار اور دخان کے حرارت قوی لازم ہی پس بیچ جس جہت کے کہ آفتاب ہوتا ہی پیدایش ابخرے کی وہان بہت ہوتی ہی مگر یہ کہ مادہ بہت اور شدید الاستعداد ہو واسطے تصعید کے اسواسطے کہ اس صورت مین تھوڑی حرارت کافی ہوتی ہی اور اس حالت مین ہونا آفتاب کا اس سمت مین لازم نہین ہی پس ممکن ہی کہ آفتاب مشرق مین ہو اور باد مغربی حرکت کرے اور بالعکس جیسا کہ دیکھا جاتا ہی یہ کمتر ہی کما لا یخفے اور وجہ دوسری بیچ بہتر ہونے پہاڑ مغربی کے نسبت شرقی کے یہ ہی کہ جو پہاڑ طرف مشرق شہر کے ہوتا ہی مانع پہونچنے شعاع آفتاب کو ہوتا ہی اُس شہر سے

اُسوقت تک کہ آفتاب سمت الراس پر آوے پس یکبارگی حرارت قوی وہان واقع ہوتی ہو اور
وہان کے رہنے والون کو دفعۃً انتقال ہوتا ہی برد قوی سے طرف حرارت قوی کے اور یہ باعث تحیّر
طبیعت کا ہی بخلاف پہاڑ مغربی کے کہ وہان انتقال تر قوی سے طرف برد قوی کے نہین ہوتا
اسواسطے کہ برد اول غائب ہونے آفتاب مین قوی نہین ہوتی ہی پس پہاڑ مغربی بہتر ہوتا ہو اور مؤلف
نے پہاڑ مشرقی اور مغربی کو بیان نہیں کیا بسبب ظاہر ہونے حکم کے اسواسطے کہ قیاس کرنے سے
اوپر شمالی اور جنوبی کے معلوم ہو سکتا ہی فائدہ باد شمالی سرد اور خشک ہی اور وجہ سردی کی
یہ ہی کہ ناحیہ شمالی مین سردی اور برف وہان بہت ہی جیسا کہ بیان اقالیم مین مذکور ہوا ہی پس
جو ہوا کہ وہان سے بہتی ہی اوسکی طبیعت کی کیفیت قبول کرتی ہی اور وجہ خشکی کی یہ ہی
کہ ابخرہ مائی اوسکے ساتھ نہین ملتے ہین اس سبب سے کہ گرمی اس طرف مین کم ہی اور تصعید
بخار کو گرمی درکار ہی دوسری وجہ یہ کہ اس طرف مین پانی جاری کمتر ہی بسبب ناحیہ ہو دے
تمام برف بستہ ہوتی ہی اور تصعید بخار کو سیلان مادہ مین لازم ہی لیکن باد جنوبی گرم اور تر ہی
وجہ گرمی کی یہ ہی کہ وہ یا خود الی خط استوا سے بہتی ہی یا نزدیک قطب جنوبی سے پس اگر خط
استوا سے ہی یقیناً گرم ہی بالذات بسبب گرمی کے اور اگر نزدیک قطب جنوبی زمین سے ہی
شک نہین ہی اسمین کہ وہ بالذات سرد ہی اسواسطے کہ دوری دونون قطب کی خط استوا سے
برابر ہی اور تاثیر فلک کی یہان برابر ہی لیکن جو ہوا وہانسے خط استوا پر گذر کر ہمکو پہونچتی ہی گرمی
حاصل کرتی ہی پس دونون صورت مین گرم ہوگی اگر کہین کہ یہ بات ہوا شمالی مین بھی ہو سکتی ہی
کہ جو خط استوا پر گذرتے ہی گرم ہو جاوے ہم جواب دینگے کہ گرمی اسکی اس صورت مین مسلّم ہی
لیکن ہم کنارے خط استوا کے واقع ہین ہمارے حق مین وہ ہمیشہ سرد ہی اور گرمی اسکی
خط استوا مین اس مطلب مین نقصان نہین کرتی ہی اسواسطے کہ حکم کیفیات کا نسبت ہمارے
ہوتا ہی لیکن وجہ تر ہونے ہوا جنوبی کی یہ ہی کہ پانی جاری اس ناحیہ مین بہت ہین اور حرارت
قوی جیسا کہ ہم کہہ چکے ہین اس سبب سے بخارات ہوا مین بہت ملتے ہین بالجملہ ہوا شمالی سخت
کرنے والی ابدان کی اور صاف کرنے والی حواس کی اور قوی کرنے والی دماغ کی اور نیک
کرنے والی رنگ کی ہی لہذا اُسکی تعریف کرتے ہین اور ہوا جنوبی رخا کرنے والی اور ضعیف کرنے والی

ابدان کی ہی اور مکدر کرنیوالی حواس کی اور پیدا کرنیوالی کسل اور ثقل کی ہی باد شمالی مبرّد اور سرد
پانی کے اور باد جنوبی مانند گرم پانی کے ہی فائدہ بیچ بیان پیدا ہونے ہوا کے اور کہا گیا ہی
کہ باد نام ہوائے متحرک کا ہی اور وجہ حرکت کی نزدیک حکیموں کے پانچ ہین ایک وہ کہ بسبب تاثیر
آفتاب کے پانی اور مٹی سے بخار اور دخان نکلتے ہین اور جب طبقے زمہریری پر پہونچتے ہین گرمی انکی
لوٹ جاتی ہی وہ ثقیل ہوکر پھر تے ہین اُنکے نزول سے بسبب ثقل کے ہوا مین تموج ظاہر ہوتا ہی
اسی تموج کو حرکت کہتے ہین دوسری تو وہ کہ دخان متصاعد مین قوی ہوتا ہی اور گرمی اُسکی
کرۂ زمہریر سے نہین لوٹتی اور وہ کرۂ زمہریر سے گذر کر کرۂ نار سے ملتا ہی اور اس سبب سے کرۂ
نار کا ہمیشہ حرکت مین ہی بسبب حرکت فلک کے پس حرکت دوری فلک کی دخان متصاعد کو
منع دیتی ہی اور نیچے کو پھیرتی ہی اور جو وہ زور سے نازل ہوتا ہی ہوا کو بالضرور متموج کرتا ہی جیسے
کوئی چیز زور سے پانی مین ڈالین پانی ہلتا ہی تیسری وجہ یہ کہ ابر سنگین ہوکے نیچے ڈھلکتا ہی اور ہوا کو
تموج دیتا ہی اور شاید کہ ابر حرکت کرے ایک جانب سے طرف دوسری کے بسبب ہوا ان کے
پس ہوا کو حرکت مین لاوے چوتھی وجہ یہ کہ بیچ بعض اجزا ہوا کے تکاثف ہو جاتا ہی کسی
سبب سے اور جو تکاثف نام جمع ہونے اجزا کا ہی پس بالضرور وقت تکاثف کے
اور جوانب سے ہوا کھنچ آتی ہی اور حرکت کرتی ہی پانچوین وجہ یہ کہ ہوا الطبع جزر اور مد کے
حرکت کرے مانند بحر کے لہذا لوگون نے کہا ہی کہ پانی اور ہوا دو بحر ہین اُنمین فرق نہین ہی
مگر اسقدر کہ پانی غلیظ ہی اور حرکت اُسکی ثقیل اور ہوا لطیف ہی اور حرکت اُسکی خفیف
اور ہم لوگ کہ اہل شرع ہین اس بات پر ہین کہ ہوا وغیرہ سب امر حق سے مامور ہین اور ہوا جنود
اللہ تعالے سے ہی اور نیچے زمین کے محبوس ہی بقدر احتیاج کے عالم مین چھوڑتے ہین اور ساتھ اسکے
حرکت ہوا کی ان اسباب مقدرہ سے کہ مذکور ہوئے ہین اگر انمین محصور نکرین جانب کے
منافی نہین ہی انتباہ اگرچہ ذکر ریاح کا متصل بحث ہوا کے کہ قبل بیان افلاک کے گذرا ہی
مناسب تھا لیکن اس نظر سے کہ بعض چیزین کہ یہان مذکور ہوئی ہین اوپر پہچاننے افلاک کے
اور خط استوا کے اور سوا اُسکے موقوف نہین ذکر اسکا بعد ذکر افلاک کے ذیل جبال مین مناسب
زیادہ جانکر بیان کیا و متی کان البحر فی ناحیۃ الجنوب اور جسوقت ہووے دریا بیچ طرف جنوب

کہ بیچ شہر کے کان ہواء البلد اسخن ہوتی ہی ہوا اُس شہر کی گرم زیادہ بہ نسبت اُس شہر کے کہ دریا بیچ
ہو اور نسبت شمال کی اسواسطے کی ہی جسنے تو گمان نہو کہ ہوا شہر مذکور کی اُس شہر کی ہواسے
کہ مجاور دریا کی نہیں ہے بھی گرم زیادہ ہی اسواسطے کہ یہ باطل ہی و متی کان فی ناحیۃ الشمال کان ابرد
اور جسوقت ہووے دریا بیچ ناحیہ شمال کے ہوتی ہی ہوا شہر مذکور کی سرد زیادہ بہ نسبت دوسرے
کہ جو موضع کہ ہمسایہ دریا کے واقع ہی بالذات مرطب ہی جس سمت پر کہ ہو اسواسطے کہ اجزے بخاری
ہواے مجاور بیچ ملتے ہین اور اس سبب سے کہ بواسطہ ملنے بخار کے بیچ ہوا کے غلیظ ہو جاتا ہی
ہواے مذکور موثرات کی تاثیر سے جلد منفعل نہین ہوتی اسی سبب سے بعض لوگ ہواے مجاور
دریا کو معتدل کہتے ہین اور بیچ ہواے اُس موضع کے کہ جنوب اُسکے دریا ہو اُس سے کہ بیچ
اُسکے شمال کے ہو فرق نہین کرتے ہین اور بعض لوگ اعتدال کو بیچ شہر جنوبی البحر کے لازم
جانتے ہین بسبب ٹوٹ جانے حرارت ہواے جنوبی کی اختلاط ابخرہ باردہ مائی سے اور غلبہ برودت کا
بیچ شہر شمالی البحر کے واجب معلوم کرتے ہین بسبب اعانت کرنے برودت بخار کے ہواے شمالی کو
لہذا اور شارح اوپر قول ماتن کے اس مقام مین کہ و متی کان البحر فی ناحیۃ الجنوب کان ہواء البلد
اسخن کرتے ہین لیکن حق یہ ہی کہ ان لوگون نے مراد ماتن کو معلوم نہین کیا اور اوپر باریکی کلام
اُس مدقق کے مطلع نہوے اور وہ یہ ہی کہ ثابت ہو چکا ہی کہ فعل اور اثر حار کا نسبت بارد کے
تو بھی زیادہ ہی پس باد جنوبی کہ حار ہی اگرچہ اوپر دریا کے گذر کرکے اور اعتدال قبول نہ کیے ہوے
شہر مین پہونچتی ہی لیکن بہت ابخرے دریا سے اس ہوا مین ہمیشہ آتے ہین اور ساتھ اسکے بسبب
حرارت ذاتی کے بیچ ہواے اس شہر کے بسبب اختلاط ابخرے کے غلیظ واقع ہوا ہی اور
تاثیر سے عاصی ہی یعنے اثر کو خوب قبول نہین کرتی تاثیر خوب بھی کرتی ہی اور اثر اُسکا
کہ حرارت ہی بیچ ہواے مذکور کے بسبب غلظ قوام کے دیر تک رہتا ہی نہ یہ کہ فقط ہونا دریا کا
بیچ ہر باد جنوب کے زیادہ کرنے الا گرمی کا ہوتا ہی اسواسطے کہ یہ بدیہی البطلان ہی لیکن دریا
کہ بیچ ناحیہ شرقی کے ہو ترطیب کرتا ہی فقط اور غربی ترطیب کرتا ہی ساتھ تغلیظ کے
اگر کہیں کہ پانی بحر یعنے دریاے شور کا بہ تحقیق مجفف اور مییبس ہی پس ہواے موضع اُسکا
مجاور کی کسطرح مرطب ہوگی کہینگے ہم کہ پانی دریا کا اگرچہ مییبس ہی اسواسطے کہ اجزاے

بورقی ارضی سے مرکب ہوا ہی لیکن بخار اُسکا مرطب ہی اسواسطے کہ بخار دریا کا اجزاے مائی جن
کا اجزاے ارضی سے جدا ہو کر صعود کیا ہی اسی سبب سے پانی منجمد کا شیرین اور سیراب ہو لانہ
بخار متصاعد من البحار و یجتمع فی الزمہریر فینزل او بواتہ یکاثف و ینجبل الی الماء واما التربۃ
لیکن وہ اختلاف کہ حاصل ہوتا ہی ہوا کو بسبب ہمسایہ ہونے زمین کے حال اُسکا بھی باعتبار
رخاوت اور صلابت ارض اسکے مختلف ہی فان الصخریۃ ایبس لیس تحقیق کہ زمین پتھریلی خشک
زیادہ ہی اسواسطے کہ سخت زمین سے بخار کم نکلتا ہی بسبب عدم تداخل بہت پانی کے آپہین
والطینیۃ ارطب اور زمین خاکی رطوبت ناک زیادہ ہی نسبت صخری کے جاننا چاہیے کہ مٹی شہرون کی
بیچ تغیر کرنے ہوا کے اور ریاح کے اور میاہ اور نبات کے بھی دخل رکھتی ہی بلکہ بیچ حیوان کے
بھی تاثیر کرتی ہی اور مؤلف نے انہین وہ پر قصر کیا ہی اس سبب سے کہ اور زمینون کو انپر
قیاس کرین جیساکہ معلوم ہی کہ زمین کبریتی مجفف اور مسخن ہی اور اسیطرح زمین ریگی یعنے
ریت والی اور شورہ زاری یعنے شورہ کی قریب کبریتی کے ہی اور نزی مرخیا ورمتعفن ہی
اور نزی بنون مفتوح یا مکسور اور زاے معجمہ مکسور اور یاے نسبت کے اُس زمین کو کہتے ہین
کہ پانی اسمین نزدیک ہو اور گرطھے ویبرے پانی سے وہان بہت ہون النـ ـم الثانی فی الماکول
والمشروب قسم دوسری اسباب ضروری سے تا بہ ثانی ہی بیچ بیان خوردنی اور پوشیدنی کے
اور وجہ انکی ضروری ہونے کی یہ ہی کہ بدن ہمیشہ تحلیل مین ہی اسباب محللہ داخلی اور خارجی سے
اور غذا بدل ما یتحلل ہوتی ہی اسواسطے کہ اگر غذا نہو وے تو بدن بیدا نہو قطع نظر بقاے بدن سے
پس اضطرار اُسکی طرف لازم ہی لیکن اضطرار طرف مشروب کے اس سبب سے ہی کہ پانی
مددگار غذا کا ہی بیچ طبخ اور ترقیق اور تنفیذ غذا کے پس پانی بھی متمم امر غذا کا ہی اور حاجت
طرف اُسکے بھی ضروری ہی اور جاننا چاہیے کہ پانی اکیلا غذا نہین ہوتا ہی لیکن طعام مین ملکر غذا
ہوتا ہی جیسا آ سکے اس سے کہ آوے گا ہین ہم اعلم ان ما سوی الماء من الاشیاء التی ترد علی البدن
و یجری ہیئتہما فعل والفعال بانہ لوگ تحقیق جو چیز کہ سواے پانی کے ہی اُن چیزون سے
کہ وارد ہوتی ہین اوپر بدن کے یعنے بیچ معدے کے اور جاری ہوتا ہی درمیان بدن کے
اور اوس وارد کے فعل اور انفعال منقسم الی غذاء مطلق تقسیم ہوتی ہی وہ وارد بسبب انکے

اور ہوسے تغیر کے طرف غذاے مطلق کے و دواء معتدل اور طرف دواے معتدل کے و غذاء دوائی اور طرف غذاء دوائی کے و غذاء مطلق اور طرف غذاے مطلق کے و دواء سمی اور طرف دواے سمی کے و سم مطلق اور طرف سم صرف کے یہ چھ قسمین ہوئی ہین کہ بیان ہر ایک کا کیا جاتا ہی ساتھ اونکے فائدون کے اما الغذاء المطلق فہو الذی یتغیر عن البدن لیکن غذاء صرف پس وہی کہ شان اُسکی سے ہو کہ متغیر ہوتی ہی بدن سے یعنی تاثیر حرارت غریزی بدن سے صورت غذائی کو خلع کرکے صورت خلطی کو قبول کرتی ہی بعد اُسکے صورت عضوی کو ولا یغیرہ اور متغیر نہین کرتی بدن کو وہ تغیر کہ مجری طبعی سے خارج ہو ویشبہ اور مشابہ ہوتی ہی بدن سے یعنی بدل ما یتحلل اجزاء بدن ہوتی ہی مثال اُسکی روٹی ہی اور گوشت اور سوا اُنکے اور تاثیر غذاے مطلق کی ماکول ہو یا مشروب فقط مادہ سے ہوتی ہی اور جاننا چاہئے کہ مادہ حقیقت مین فاعل نہین ہی اسواسطے کہ وہ قابل ہی لیکن اس سبب سے کہ مادہ قبول کرتا ہی صورت عضو کو اور بدل ہوتا ہی عضو متحلل کا اور زیادہ کرتا ہی عضو کو سن نمو مین نسبت فعل کی طرف مادے کے کی ہی اور اُسکا فاعل نام رکھا بطریق مجاز کے ورنہ حقیقت مین امور مذکورہ انفعال ہین فعل نہین ہین کما لا یخفی **فائدہ** اگر کہین کہ جو چیز اثر کرتی ہی مادے سے وہ کیفیت سے بھی اثر کرتی ہی یقیناً اسواسطے کہ جو غذا سے خون حار پیدا ہو مثلاً بالضرور بدن کو گرم کریگا پس حصر کرنا تاثیر غذا کا بیچ مادے کے ثابت اور درست نہ ہوا جواب اسکا یہ ہی کہ حکم کرنا بتاثیر کیفیت کے اُس سے مخصوص ہی کہ وہ چیز اوپر صورت نوعی اپنے کے باقی رہے اور کون اور فساد اُسپر طاری نہو اور ساتھ اسکے تاثیر کرے بدن مین اور یہ بیچ غذاے مطلق کے نہین ہوتا اسواسطے کہ صورت کیلوسی جبتک نہین چھوٹتی صورت خلطی کہ علت گرمی بدن کی ہی پیدا نہین ہوتی اور یہ تاثیر مبحث سے خارج ہی اور خون گرم زائد کہ گرم غذا سے پیدا ہوتا ہی اور خون سرد کہ بارد غذا سے پیدا ہوتا ہی اور کیفیت حار اور بارد کو پیدا کرتے ہین انکو بھی اسی پر قیاس کرین کہ پیدا ہوتا کیفیت کا اس حیثیت سے معتبر نہین ہی واما الدواء المعتدل فہو الذی یتغیر عن البدن و لا یغیرہ لیکن دواے معتدل پس وہ ہی کہ بعد ورود بدن کے متغیر ہو حرارت بدن سے اور متغیر نکرے بدن کو بالکل کما علیہ الاکثر یا تغیر معتد بہ نکرے کما علیہ البعض ولا یشبہ اور مشابہ بدن کے نہو یعنے جزو بدن کی نہو اور جاننا چاہئے کہ اوپر دواے معتدل کے لفظ دوائی کے اطلاق

بدون قید لفظ معتدل کے اطلاق نہین کرتے ہین اور اگر کرین مجاز ہی اسی سبب سے اُس پتھر کو
کہ اوپر شکل کشتی کے بنایا ہو سفینۂ سنگ کہتے ہین ساتھ اضافت کے طرف پتھر کے اور اکیلا لفظ
سفینہ کا اُسپر اطلاق نہین کرتے اور نہ اطلاق کرنا لفظ اکیلی دوا کا بدون قید کے اوپر دواے
معتدل کے اسواسطے ہی کہ دوا اُسکو کہتے ہین کہ بعد ورود بدن کے کوئی اثر معتدبہ پیدا کرے
زیادہ اُسپر کہ بدن کو تھا اور یہ معنی دواے معتدل مین مفقود ہین جیسا کہ معلوم ہوا پس مجموع دواے
معتدل ایک نام ہی وضع کیا ہوا واسطے اُس چیز کے کہ صفت اُسکی گذر گئی ہی اور وہ چیز نہ غذاے
مطلق ہی اور نہ دواے مطلق اور نہ غذاے دوائی اور نہ دواے غذائی اور نہ دواے سمی اور نہ سم مطلق
مثال دواے معتدل کی اور لازمہ دواے معتدل اور غذاے مطلق کا وہ ہی کہ تناول اُنکے سے
تغیر معتدبہ یعنے ایسا تغیر کہ ظاہر ہو جسمین واقع نہین ہوتا ہی باوجود کثرت مقدار کے اور تکرار
کھانے کے اور اسی سے فرق کرتے ہین انمین اور اُس دوا مین کہ گرم یا سرد ہی درجۂ اول مین مثلاً
جیسا کہ اس مبحث کے آخرین بیچ بیان درجات کے کہا جاویگا واما الغذاء الدوائی فهو الذی یتغیر
عن البدن لیکن غذاے دوائی پس وہ ہی کہ متغیر ہو حرارت بدن سے بعد ورود کے اُسمین تغیر اور بدن کو
متغیر کرے ویکون آخر شانہ تغیرہ عن البدن اور آخر امر اسکا یہ ہو کہ متغیر ہو جاوے بدن سے و تشبہہ به
اور مشابہ ہو بدن کے یعنے جزو بدن کا ہو اور تاثیر غذاے دوائی کی مادے اور کیفیت سے
ہوتی ہی معاً بسبب تاثیر اسکے کہ مادے سے غذا کہتے ہین اور بسبب تاثیر کیفیت کے دوا
شک نہین ہی کہ وہ ساتھ اس امر کے کہ بدل ما یتحلل ہوتی ہی بدن مین بھی فعل کرتی ہی
کیفیت سے مثال اُسکی کاہو ہی اور ماء الشعیر اسواسطے کہ یہ دونون غذا اعضا کی ہوتی ہین
اور ساتھ اسکے تبرید بھی کرتے ہین اسیلیے کہ خون اُنسے جو پیدا ہوتا ہی سرد اور تر ہی نسبت آدمی کے
اسی سبب سے تسکین سوزش بدن کی کرتے ہین فائدہ جو اثر کرنا ہی مادے اور کیفیت سے اگر تاثیر مادے کی
غالب ہی اُسکو غذاے دوائی کہتے ہین اور اگر تاثیر کیفیت کی غالب ہی اُسکو دواے غذائی
کہتے ہین اور انقلاب جوہر غذاے دوائی کا اور انخلاع اسکے صورت کا تھوڑے زمانے مین ہوتا ہی
بسبب غلبۂ غذائیت کے اسواسطے کہ غذا کی شان سے آسانی انقلاب جوہر کا اور انخلاع صورت کا ہی
بخلاف دواے غذائی کے کہ بسبب غلبۂ دوائیت کے انقلاب اور انخلاع اُسمین آسان نہین ہی

اور حقیقت مین یہ دونون ایک ہین تھوڑے تفاوت سے اسی واسطے مؤلف نے غذاے دوائی پر قصر کیا اور دواے غذائی نہین کہا انتباہ اگر کہین کہ شک نہین ہی کہ کاہو مثلاً جب خون ہوتا ہی صورت کاہو کی منخلع ہوتی ہی اور جب صورت نہ رہی کیفیت کہ تقاضا صورت سے حاصل ہوتی تھی کیونکر رہ سکتی ہی اسواسطے کہ وجود معلول کا بدون علت کے محال ہی اور اس تقدیر مین لازم آتا ہی کہ خون حاصل ہوا کاہو سے فرق نرکھے اُس خون سے کہ بیگن سے حاصل ہو جواب اسکا یہ ہی کہ اجزاے دوائی بیچ غذاے دوائی کے اپنی صورت پر باقی رہتے ہین باوجود استحالہ کیلوس کے ساتھ اخلاط کے اور اسی سبب سے کیفیت اُسکی بھی باقی ہی پس خون کہ کاہو سے پیدا ہوتا ہی لامحالہ طرف سردی کے مائل ہوگا اور خون بیگن کا مائل بگرمی ہوگا لیکن خون مذکور کہ مرکب ہی اجزاے دوائی سے جس وقت جزو عضو کا اجزاے دوائی کہ اُنکی شان سے نہ مشابہ ہوتا ہی عضو سے اُسیطرح باقی رہتے ہین اوپر عضو کے ملتصق ہوے اور یہ التصاق مانند اُس التصاق کے ہی کہ غذا عضو سے ملتصق ہوتی ہی بیچ مرض ترہل کے نہایت یہ ہی کہ ترہل مین علت چسپنگی ضعف قوت عضو کا ہی اور یہان ردی اور عاصی ہونا اوسکا اور اُس سبب سے کہ اجزاے مذکور بہت قلیل ہین باعث تہیج کے نہین ہوتے اور جواب دوسرا یہ ہی کہ ہوسکتا ہی کہ باوجود بطلان صورت غذاے دوائی کے کیفیت اُسکی باقی رہے بیچ خون کے اسواسطے کہ ثابت ہوا ہی کہ بیچ مرکبات کے صورت تابع ہوتی ہی اور کیفیت تابع پس ابطلان صورت سے بطلان اُسکی کیفیت کا نہین ہوتا بخلاف بسائط کے جیسا کہ بحث ارکان مین بیان ہوچکا اور جو کہتے ہین کہ وجود معلول کا بدون وجود علت کے محال ہی مراد اُس سے ایجاد وجود معلول بدون علت کے وجود مین نہین آتا نہ یہ کہ بقاے ہر علت کا واسطے بقاے ہر معلول کے شرط ہو مثلاً نجار علت موجود کرنے سریر کا ہی اور بقاے سریر کا اُسپر موقوف نہین ہی پس ہوسکتا ہی کہ صورت باطل ہو اور کیفیت اُسکے مادہ مستحیلہ مین باقی ہو بالجملہ ظاہر ہی کہ جو شخص کہ اغذیہ لطیفہ کے کھانے کی عادت کرے اعضا اُسکے نرم اور سست ہوتے ہین اور جو شخص کہ اغذیہ غلیظہ سے معتاد ہوا اُسکے اعضا سخت اور غلیظ ہوتے ہین اور یہ نہین ہی مگر بسبب باقی رہنے کیفیت اغذیہ مذکور کے بیچ خون مستحیلہ کے کما لا یخفی واما الدواء المطلق فھو الذی یتغیر عن البدن

متغیر لیکن دواے صرف پس وہ ہر کہ متغیر ہو حرارت بدن سے بعد وارد ہونے کے اور متغیر کرے
بدن کو اپنی کیفیت سے پس اگر گرم ہر گرمی پیدا کرے اور اگر سرد ہر یا تر یا خشک سردی یا تری
یا خشکی کو پیدا کرے باعتبار شدت اور قوت کیفیت کے ویکون آخر شانہ تغیرہ عن البدن اور ہوے
آخر کام اوسکا کہ متغیر ہو بدن سے اور باطل ہو جاے تغیر اوسکا من غیر ان تشبہ بہ بدون اسکے کہ
مشابہ ہو بدن کے یعنے دواے مطلق سے خون نہین حاصل ہوتا ہر تو بدل ما یتحلل کا ہو مثال اوسکی
مرچ اور دارچینی وغیرہ ہین فائدہ و شارح قانون لکھتا ہر کہ بیچ دواے مطلق کے اور مطلق دوا کے فرق
ہر اسواسطے کہ اگر لفظ دوا کی فقط اطلاق کرین مطلق الدوا اوس سے مفہوم ہوتا ہر اور داخل ہوتا ہر
اوس مین دواے غذائی اور دواے سمی لیکن دواے مطلق لسبب مقید ہونے لفظ دوا کے ساتھ
لفظ مطلق کے مخصوص ہر ساتھ نفی مقید مذکور کے اور اوسکے مفہوم مین دواے غذائی اور دواے
سمی داخل نہین ہوتی اور لائق یہ ہر کہ دواے معتدل بھی بیچ مطلق الدوا کے داخل ہو اور مانند دوا
مطلق کے اکیلی ہو پس اوسپہ لفظ فقط دوا کی اطلاق نہین کرتے ہین اور اگر اطلاق کرین مجاز ہوگا
جیسا کہ اوسکے محل مین بیان ہوگیا اما الدواء السمی فہو الذی یتغیر عن البدن ویغیرہ ویکون آخر شانہ
افساد البدن لیکن دواے زہردار پس وہ ہر کہ متغیر ہو حرارت بدن سے بعد وارد ہونے کے
اور متغیر کرے بدن کو کیفیت سے اور ہو آخر کام اوسکا فاسد کرنا بدن کا اگر کھائی جاوے مقدار
شربت کے اور ساتھ اسکے مقرون باصلاح نہو یعنے اوسکے مصلح کے ساتھ نہ کھائی گئی ہو اور معتاد
بھی نہو مثال اوسکی افیون اور فرفیون اور سقمونیا وغیرہ ہین اور اوسکو دواے سمی اس سبب سے
کہتے ہین کہ وہ مارنے والی ہر مانند زہر کے لیکن قتل اوسکا کیفیت سے ہر اور قتل زہر کا صورت
نوعیہ سے ہر اور اس جگہ اعتراض کرتے ہین کہ اطبا نے واسطے ادویہ سمیہ کے بھی اوزان مقرر کیئے
ہین اور یقیناً مقدار شربت مین اونکا مہلک ہر اسواسطے کہ بیچ چوتھے درجے کے ہین اور حال یہ
کہ یہ امر یعنے قتل وظیفہ اور طریقہ صناعت طب سے خارج ہر پس کیونکر درست ہر جواب اوسکا یہ ہر
کہ ہلاک کرنا دواے مذکور کا واسطے اوس شخص کے ہر کہ مزاج اوسکا مشاکل اس دوا کے ہو جیسے فرفیون
واسطے محرور کے اور کافور واسطے مبرود کے اور اگر کہین کہ آگے آویگا کہ مقرر کرنا آثار کا اور مقدر کرنا
مقدار کا بنظر معتدل المزاج کے ہوتا ہر پس یہ توجیہ صادق نہین آتی ہر ہم کہین گے کہ تخمین کرنا اوس مذکور کا

بقیاس معتدل المزاج کے امر اکثری ہو ورنہ بعض مقدار شربت بہ نسبت امزجہ قوی اور ضعیف اور موافق
اور مباین ماکول کے بھی لحاظ کیا ہو اور احتمال ہو کہ معین کرنا مقدار شربت کا بیچ حق اوس شخص کے کہ جو تیجے
درجے مین ہو اسی قبیل سے ہو اور جواب دوسرا یہ ہو کہ ہو سکتا ہو کہ قتل اوس دوا سے سمی کی شان سے
ہو کہ جو آخر چوتھے درجے مین ہو اور مستعمل تراکیب مین کم اوس سے ہو لیکن یہ جواب ضعیف ہو جواب
باصواب یہ ہو کہ ہم نہین مانتے ہین اس امر کو کہ مقدر کرنا مقدار شربت کا صرف واسطے استعمال کے ہوتا ہو اسواسطے
کہ ہو سکتا ہو کہ واسطے احتراز کے ہو اور صناعت طب مین حفاظت ضرر کا استعمال کوئی چیز سے ہوتا ہو
یا احتراز کرنا کوئی چیز سے پس احتمال ہو کہ مقدر کرنا شربت کا بیچ ادویہ سمیہ کے واسطے احتراز کے ہو نہ
واسطے استعمال کے اور اگر کہین کہ ہم بیچ تراکیب متقدمین کے پاتے ہین کہ ادویہ مذکورہ کا تمام شربت
واسطے استعمال کے لکھا ہو پس یہ توجیہ بھی درست نہین ہو ہم کہین گے کہ ادویہ مذکورہ اغلب ہو کہ
ساتھ مصلح کے تراکیب مین مستعمل ہوئی ہون اور جو ادویہ سمیہ کہ بلکہ زہر صرف ساتھ مصلح کے استعمال کیا وین
حکم اونکا قایم نہین رہتا ہو کیا لائق ہے اور جانین ہم مجربین متقدمین واسطے اطلاع کے اوپر ماہیت اشیا کے
سب چیزون کو کام مین لائے ہین اور ضرر سموم کا بعد استعمال کے تریاقات مجربہ مین دفع کیا ہو اور
بسبب استعمال اتفاقی کے بھی مطلب حاصل کیا ہو اور اس زمانے مین کہ مخالفت بیچ بعض اشیا کے از
روے آثار کے خصوص ہوتی ہو تاثیر زمانے سے ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہو کہ خاصیت اور اثر بیچ بلاد
دوا کے ضبط کی گئی ہو مثلاً اور حال یہ کہ وہ خاصیت یا اثر اوس دوا کے تازہ سے خاص ہو یا اثر اوسکا
اوسی اقلیم مین محصور ہو یا موقوف ہو اسپر کہ اپنے مبدء کے موضع سے انتقال کرے جیسا کہ اس قوم کا
کتابون سے ظاہر ہو لیکن اوزان کہ بیچ کتابون سلف کے منضبط کیے گئے ہین شک نہین ہو کہ
تناول کرنا اوسکا خاص اوسی زمانے سے ہو اس زمانے مین نچاہیے وہ مقدار استعمال کرنا
اسواسطے کہ آدمی اگلے قوی القوی اور عظیم الجثہ ہوتے تھے اور اختلاف اوزان شربت کا کہ بیچ
حق ایک دوا کے پایا جاتا ہو یہی اسی سے دریافت کرین کہ احوال معتدل مزاجون کا بھی مختلف
ہوتا ہو وہ معتدل المزاج کہ جثہ بزرگ رکھتا ہو قیاس اوسکا ساتھ معتدل المزاج صغیر الجثہ کے موافق
نہ آویگا فافہم واما السم المطلق فہو لا یتغیر عن البدن ولیفسدہ لیکن زہر صرف پس وہ ہو کہ متغیر نہو
حرارت بدن سے یقیناً اور فاسد کرے بدن آدمی کو اپنی صورت نوعیہ سے بشرط عدم اصلاح

ف: شربت جو اوزان سلف مین مذکور ہین اوس زمانے مین مستعمل ہین پینا چاہیے

اور عادت کے ورنہ مشہور ہی مصرع کار شکر بکند چون زہر عادت بیشود + مثال سم مطلق کی غیش ہی اور مانند اسکے اور قید بدن انسان کی اس سبب سے ہینے کی ہی کہ بعضے زہر نسبت بعض حیوانون کے غذا ہی مانند بیش کے واسطے چوہے کے اور یہ ساقط ہی اعتبار سے اسواسطے کہ ہمارا کلام انسان مین ہی نہ غیر انسان مین اور گمان نہو کہ مراد عدم تغیر سم کا بدن سے نہ گرم ہونا اوسکا ہی بیچ بدن کے بسبب فعل حرارت غریزی کے اوسمین اسواسطے کہ اکثر زہر اوس قبیل سے ہین کہ جب تک بیچ بدن کے حرارت غریزی سے گرم نہین ہوتی تاثیر نہین کرتی پس مراد عدم تغیر سے یہ ہی کہ صورت طبیعی اوسکی متغیر نہین ہوتی ہی لیکن بعض زہر اس قبیل سے ہین کہ بدن گرم ہونے کے عمل کرتے ہین مجرد وارد ہونے کے بدن پر بلکہ بمجرد لو کے مانند ہلاہل کے اور بعضے مجرد دیکھنے کے جیسا کہ بیچ باب حیات کے حکایت کیا گیا ہی فائدہ اگر کہین کہ بیچ حد سم کے افساد بدن کا مضبوط ہی اور حال یہ کہ بعضی جگہ مین اوس سے اصلاح ظاہر ہوتی ہی جیسا کہ حکایت کیا گیا ہی کہ ایک شخص کو افیون دی تھی پیچھے اوسکے سانپ نے اوسکو کاٹا سانپ کے زہر نے ہلاک افیون سے نجات دی اور اسی طرح قرشی نے نقل کیا کہ مجکو سرسام گرم تھا اس درمیان بچھو نے کاٹا فوراً افاقہ ظاہر ہوا اور اسیطرح مبرسم کو غیش کھلایا تھا برسام اوسکا دور ہوگیا پس تعریف زہر کی منتقض ہوئی جواب اوسکا یہ ہی کہ افساد سم کا بدن کو شرط کیا گیا ہی بہت شرطون سے مانند عادت نہونے کے اور نہ اصلاح کرنے کے اور سوا انکے پس افساد مین بھی خالی ہونا مفساد اور مخالف کا قبل استعمال کے شرط ہو اسواسطے کہ اگر پہلے کوئی امر مہلک کہ ضد اوس زہر کے ہی ظاہر ہوا ہوا اور پیچھے اوسکے استعمال سم کا ہو پس ہوسکتا ہی کہ سم مذکور نسبت ضدیت کے رفع تکلیف اوس امر مہلک کی کرے اور اصلاح بدن کی سم سے بالعرض ظاہر ہو نہ بالذات اور ہمارا کلام آثار ذاتی مین ہی نہ بالعرض مین اور سم بالذات مفسد ہی اصلح فتامل انتباہ بیان کیفیت تاثیر موثرات ماکولہ اور مشروبہ کا مفصلاً یون ہی پوشیدہ نرہے کہ جو چیز ماکول ہو یا مشروب جسم ہی اور ہر ایک جسم مرکب ہی مادہ اور صورت سے اور کیفیات اوسمین لازم ہین اسواسطے کہ مادہ اور صورت جوہر ہین اور کیفیات اعراض اور بعض کیفیات صورت سے علاقہ رکھتے ہین مانند حرارت کے نار کو اور بعضے مادہ سے علاقہ رکھتے ہین مانند یبوست کے نار کو اور یہ مقدمہ بیچ مبحث ارکان کے مفصل گذر چکا ہی بالجملہ تاثیر سم

مذکور کی بیچ آدمی کے یا صورت سے ہر یا مادہ سے یا کیفیت سے یا صورت اور مادے سے یا
صورت اور کیفیت سے یا مادے اور کیفیت سے یا تینون سے یعنے صورت اور مادہ اور کیفیت
سے اور قرشی نے بیچ شرح کے لکھا ہر کہ میرے نزدیک حق یہ ہر کہ فعل ادویہ کا مطلقاً صورت نوعیہ
سے ہر مگر جسکا فعل بمجرد صورت کے یعنے اکیلی صورت سے ہر اوسکو فاعل بکلہ جوہر کہتے ہین اور
جسکا فعل بواسطہ کیفیت کے ہر اوسکو فاعل بکیفیت کہتے ہین اور ممنوع نہین ہر کہ فاعل بصورت
فاعل بکیفیت بھی ہو لیکن فعل اوسکا غیر اسکے فعل سے ہر لامحالہ جیسے سقمونیا اسہال کرتی ہر صورت
سے اور تسخین کرتی ہر کیفیت حارہ سے لیکن فعل بمادہ خاص ساتھ غذا کے ہر غذاے مطلق ہو یا
غذاے دوائی اور مثالین ہر ایک کی آتی ہین پس تو کہ اگر تاثیر فقط کیفیت سے ہر دواے مطلق کہتے
ہین نظیر اوسکی سونٹھ ہر اور اگر مادے فقط سے ہر غذاے مطلق کہتے ہین مثال اوسکی گوشت اور گیہون
اور اگر فقط صورت نوعیہ سے ہر ذوالخاصیت کہتے ہین اور یہ دو قسم ہر ایک وہ کہ موافق مزاج
انسانی کے اور مددگار حیات کی ہو پس اگر وہ چیز مفرد ہر فادزہر کہتے ہین نظیر اوسکی حجر التیس ہر اور
اگر وہ چیز مرکب ہر تریاق کہتے ہین مثال اوسکی تریاق کبیر ہر دوسرے وہ کہ مضاد اور مخالف طبیعت
کے ہو اور مفسد بدن کی اوسکو سم مطلق کہتے ہین مثال اوسکی اقسام سموم کے ہین جاننا چاہیے کہ تاثیر
سموم کی بیچ بدن کے پیدا کرنا سمیت کا کہ پھل اوسکا قتل اور ہلاکت ہر اکیلی خاصیت نوعیہ سے ہر قطع نظر
اوسکی کیفیت سے ساتھ اسکے کہ کوئی سم خالی کیفیت سے نہین ہر اسواسطے کہ وہ جسم ہر اور جسم کو
کیفیات لازم ہین کما مر اور دلیل اس امر پر کہ تاثیر سم کی از روے قتل کے صورت نوعیہ سے ہر
نہ اوسکی کیفیت سے یہ ہر کہ بیشک فعل نار کا اور حرارت اوسکی قوی زیادہ ہر مرکبات حارہ سے
ہین اسواسطے کہ نار بسیط ہر اور قوت بسیط کی اقوی ہوتی ہر اور ساتھ اسکے دیکھا جاتا ہر کہ شدت
تکلیف شرب سموم کی بہت درجے قوی زیادہ ہر آگ کے جلنے سے جیسا کہ کہا گیا ہر کہ بعضے زہر
بمجرد سونگھنے کے قتل کرتے ہین اور بعضے بمجرد دیکھنے کے اور احراق نار کا اگرچہ عام ہو اس مرتبے کو
نہین پہونچتا ہر اور کبھی ملاقات آگ کی ایک موضع کے بدن سے تمام بدن مین حرقت اور سوزش
کو نہین پہونچاتی ہر بخلاف سم خارجی کے مانند لسع سانپ اور لدغ عقرب کے کہ فوراً تمام بدن مین منتشر
ہوتا ہر اور کبھی دیکھا جاتا ہر کہ گرم چیز کے تناول سے نبض عظیم ہوتی ہر اور گرمی ملمس مین تھا ہو

ہی خلاف اسکے کہ بعض سفیر اور سردی بلسں کی اوسکو لازم ہی پس ان سب باتون سے ثابت ہوا
کہ فعل سم کا خاصیت سے ہی نہ کیفیت سے اور سموم مشروبہ کو اور یہ سم لسع افاعی وغیرہ کے قیاس
کرین اور جاننا چاہئیے کہ فرفیون اور سم افعی کا اور سم عقرب جرارہ کا گرم ہین اور افیون اور سم عقرب غیر جرارہ
بارد ہین اور اس مقام مین اعتراض کرتے ہین کہ جو ثابت ہوا کہ کوئی جسم کیفیت فاعلیہ سے خالی نہین
ہی اور کیفیت فاعلیہ یقیناً فاعل ہی پس نسبت فعل کی نسبت بعض اشیا کے جیسا کہ گذرا ہی کہ مجرد
صورت سے عمل کرتے ہین لغو ہی جواب اوسکا یہ ہی کہ ہر چیز سے فعل معتد بہ مقصود ہوتا ہی اور نسبت
فعل کی طرف اشیا کے اوسی نظر سے کرتے ہین گرمی اور سردی کہ بیچ بعض دواؤن ذوالخاصیت
کے ہی لائق اعتبار کے نہین ہی اسواسطے کہ غرض اونکے فعل سے وہی ہی کہ خاصیت معنی صورت
نوعیہ سے تعلق ہو مثلاً قتل کہ سم مخص کی شان سے ہی مقصود اوسکے وجود سے وہی قتل ہی اور آثار
وسکی کیفیات کے اعتبار سے ساقط ہین لیکن ہو سکتا ہی کہ بعض اشیا سے آثار مختص صورت
کے ساتھہ آثار مختص کیفیت کے مخلوط ہون اور اس حالت مین اوسکے فعل کو دونون چیز سے منسوب کرتے
ہین جیسا کہ آگے بیان ہوتا ہی اور اگر تاثیر مادی اور کیفیت سے ہی غذائے دوائی یا دوائے
غذائی کہتے ہین نظیر اوسکا کاہو ہی اور اگر کیفیت اور صورت سے ہی دوائے ذوالخاصیت کہتے
ہین مثال اوسکی کاسنی ہی اسواسطے کہ وہ شدید البرودت ہی اور ساتھہ اسکے تفتیح سدون کی کرتی ہی
اور تفتیح شی بارد سے نہین ہوتی مگر خاصیت سے اسواسطے کہ تفتیح اوسکی طبیعت کا مقتضی نہین
ہی اور اسی سبب سے ہی کہ کاسنی بیماریون سرد جگر مین نفع کرتی ہی اور اگر تاثیر مادے اور
صورت سے ہی غذائے ذوالخاصیت کہتے ہین مثال اوسکی گھی ہی اسواسطے کہ وہ باوجود تغذیہ
کے مقابلہ کرتا ہی زہرون سے خصوصاً گھی گائے کا اور اگر تاثیر مادے اور کیفیت اور صورت
سے ہی غذائے دوائی ذوالخاصیت کہتے ہین مثال اوسکی سیب ہی اسواسطے کہ وہ بدن کو
غذا دیتا ہی اور تبرید بھی کرتا ہی اور ساتھہ اسکے مفرح دل ہی بالخاصیت نکتہ شرح کلیات مین لکھا ہی
کہ ان تعریفون پر دو اعتراض وارد ہوتے ہین ایک یہ کہ غذائے مطلق جس وقت بالفعل گرم ہو یا سرد
بدن کو گرم کریگی یا سرد پس اس تقدیر پر لازم آتا ہی کہ اوسکو غذا نہ کہین اسواسطے کہ بیچ تعریف غذا کے
لا التغیر للبدن ضبط کیا گیا ہی اور نہ غذائے دوائی بھی نہ کہین اسواسطے کہ بیچ اوسکی تعریف کے تقدم تغیر کا

بدن سے شربا ہو کما مر پس چاہیے کہ وہ عذا نہ غذا ہے مطلق ہو نہ غذا ے دوائی اور یہ خلاف مفروض
ہی اعتراض ثانی یہ کہ افساد نار کا بدن کو بدیہی ہی اور ساتھ اسکے وہ بدن سے متغیر ہوتی پس چاہیے کہ نار
بیچ تعریف سم کے داخل ہو وحال خلاف اسکے ہی جواب یہ ہی کہ جو کچھ بیچ اس بحث کے تاثیر موثرات
سے مذکور ہوا ہی اوس نظر سے ہی کہ موثر بالقوہ اثر کرے بعد ورود کے معدے مین پس جو غذا کہ
بالفعل معدے مین اثر کرے اور موثرات غیر ماکول خارج ہمارے کلام سے ہین اور لائق اعتبار کے
نہین اما الادویۃ فدرجاتہ اربعۃ لیکن دوا مین پس درجے اونکے چار ہین جو ماتن بیان تاثیر دوا کی
سے فارغ ہوا اور تقسیم سے کہ مراتب قوت ادویہ خارج اعتدال مفروض سے ہی شروع کیا الدرجۃ الاولی
ان یکون فعل المتناول بکیفیتہ فعلا غیر محسوس درجہ پہلا وہ ہی کہ جو چیز کھائی جاتی ہی اور تاثیر کرتی
کیفیت سے اثر اوس کا فعل نامحسوس ہو یعنے وہ اثر کہ اوسکی کیفیت سے ظاہر ہو بدن مین محسوس
نہو مثل ان یسخن و یبرد تسخینا او تبریدا لا یحس بہ مانند اسکے کہ گرم کرے یا سرد کرے ایسی گرمی یا
سردی سے کہ معلوم نہین ہوتی اور یہ مقدمہ ساتہ نسبت فوائد کے ہی ترجمہ کلام ماتن کے مفصلا ہی
کہین گے الدرجۃ الثانیۃ ان یکون الفعل اقوے من ذلک درجہ دوسرا یہ ہی کہ فعل اوسکا قوی زیادہ
پہلے سے ہو یعنے اثر اوس کا محسوس ہو لکن لا یبلغ ان یضر بالافعال ضررا بینا لیکن نہ پہونچے
اثر اوسکا اس حد تک کہ ضرر کرے افعال مین ضرر بینا ہی والدرجۃ الثالثۃ ان یکون فعلہا یوجب بالذات
ضررا بینا درجہ تیسرا یہ ہی کہ اثر دوا کا اس طور پر ہو کہ واجب کرے بمقتضائے ذات اپنی کے ضرر ظاہر
ولکن لا یبلغ ان یفسد لیکن نہ پہونچے ضرر اوسکا اس حد تک کہ ہلاک کرے یا تباہ کرے بدن کو
والدرجۃ الرابعۃ ان یکون فعلہا بحیث یبلغ ان یہلک درجہ چوتھا وہ ہی کہ ہو فعل اور اثر دوا کا اس وجہ پر کہ
پہونچے اس حد تک کہ ہلاک کرسکے کھانے والے کو یا تباہ کرے بدن کو اور بعض نسخے مین
مہلک ومفسد واقع ہو وہذہ ہی الادویۃ السمیۃ اور یہ خاصیت یعنے ہلاکت کہ بمقتضائے کیفیت
کے ہی ثابت ہی ادویہ سمیہ کو باقی رہے کہ قتل سم کا صورت نوعیہ سے ہی اور قتل دوائے سمی کا کیفیت سے
جیسا کہ کہا جاتا ہی فائدہ بیچ بیان بعض الفاظ کے کہ اس بحث مین واقع ہین اور فائدہ قیود کا کہ اوس مین
نہین ہی اور اس مقدمہ کو مفصل کہنا چاہیے جانین کہ جو دوا کہ آدمی معتدل المزاج کھاتا ہی وہ دو وجہ
سے باہر نہین ہی یا یہ اگر تری ہی بدن مین ایسی کیفیت کہ وہ زائد ہی اوس کیفیت پر کہ بدن مین تھی یا

پیدا کرتی ہی اگر ایسی کیفیت پیدا نہین کرتی ہی اوسکو معتدل کہتے ہین اور اگر کرتی ہی اوسکو خارج
اعتدال سے کہتے ہین اور ہر ایک اونسے دو قسم مین بیان کیجاتی ہی اور بالفعل فائدہ قیود کا دریافت
کرین پوشیدہ نرہی کہ دوا باصطلاح اطبا کے وہ ہی کہ جو مادہ اوسکا منفعل ہو حرارت بدن سے ظاہر ہو
اوس سے ایک اثر بیچ بدن کے خواہ اثر معتد بہ ہو اور خواہ موافق بدن کے ہو یا مخالف اوسکے اور
مسطور ہی کہ ہو مشابہ بدن کے نہو تا تسان دواسے ہی بس جو کہا ہی معتدل ہونا یا خارج ہونا اعتدال
سے دواؤن سے خاص ہوگا اطلاق اونکا اوپر ادویہ کے حقیقۃً اور غیر دوا پر مجازاً ہوگا اور قید کہانے
کی اس سبب سے کی گئی ہی کہ تحقق درجون کا بسبب استعمال دواؤن کے خارج بدن پر نہین
ہو سکتا ہی اور قید تناول آدمی کی اسواسطے ہی کہ منصب طبیب کا بیان کرنا حال آدمی کا تو نہ غیر
آدمی کا اور بھی امتحان آدمی مین محصور نہونا ممکن تھا کہ ایک چیز کیفیات متضادہ سے موصوف
ہوئی اسواسطے کہ بہت ایسی چیزین ہین کہ گرم ہین مثلاً بنسبت بدن آدمی کے اور جو نسبت اپنے
حیوان کے کہ گرم زیادہ ہی قیاس کرتے ہین سرد ہین جیسے ریوند کہ نسبت گھوڑے کے سرد ہی
اور نسبت آدمی کے گرم اور قید آدمی معتدل کی اس سبب سے کی ہی کہ غیر معتدل لائق امتحان آثار
کے نہین ہوتا ہی اسواسطے کہ دوائے معتدل بقیاس محرور کے سرد ہوتی ہی اور بقیاس مبرود کے
گرم اور اسی طرح قلیل الحرارت محرور کو گرم زیادہ معلوم ہوتی ہی اور قلیل البرودت مبرود کو سرد
زیادہ معلوم ہوتی ہی پس جب تک کہ مزاج معتدل نہوگا آثار اشیا خوب متحقق نہونگے اور قید
اعدادت کیفیت کی اس سبب سے ہوئی کہ جو آثار کہ مادے یا صورت نوعیہ سے ہوتے ہین اس
بحث سے خارج ہون اسواسطے کہ تقرر درجات کا خاص واسطے آثار کیفیات کے ہی اور چاہیے کہ
ہم اب ایک قسم معتدل کی اور خارج اعتدال کی کہین قسم بیچ دواے معتدل کے او معنی اوسکے
معلوم ہو چکے ہین اور مقصود معتدل فرضی ہی اسواسطے کہ معتدل حقیقی کا وجود نہین ہو سکتا ہی کما لا یخفے
اور اس جگہ اعتراض کرتے ہین کہ تمہارے کلام سے مستفاد ہوتا ہی کہ دوا وہ ہی کہ اثر کرے بیچ
بدن کے اور بیچ تعریف دواے معتدل کے عدم تاثیر معتبر ہوتی ہی پس لازم آتا ہی کہ اوسکو دوا نہ
کہین یا تعریف دوا کی ناقص جانین اور یہ دونون باتین باطل ہین جواب اسکا یہ ہی کہ دواے معتدل
تاثیر سے خالی نہین ہی اور دلیل اوپر ہونے اثر کی اوسمین یہ ہی کہ بیچ بدن محرور صحیح کے سردی

کرتی ہے اور بیچ بدن مبرود یا محرور کے گرمی جیسا اوپر گذر چکا ہے اور خشک نہین ہے کہ خشکین اور تر بنا
لیکن جسطور پر کہ ہوں اور جس حالت مین کہ ہوں جو کچھ تاثیر کہ کوئی چیز کسی کیفیت سے پیدا
ہونے اوس شئے کے دوا کفایت کرتی ہے لیکن تاثیر کہ بیچ تعریف دواے معتدل کے مذکور ہے
مراد اوس سے یہ ہے کہ تاثیر معتد بہ کہ ابدان معتدل مین محسوس ہو سکتی ہے مرکبے پوشیدہ نہ ہے کہ یہ
اعتراض اوس تقدیر پر ہے کہ دوا کو عام کہین اور دواے معتدل کو خاص جیسا کہ راے بعض حکماکی ہے
لیکن اگر اوسکو قسیم اسکا جانین جیسا کہ یہ راے اکثر حکماکی ہے کوئی اعتراض وارد نہین ہوتی ہے اور
بیچ بحث دواے معتدل کے گذرا ہے کہ لفظ دوا کی نفسا اوپر دواے معتدل کے اطلاق نہین
کرتے مگر مجازاً قسم دوسری بیچ دواے خارج اعتدال کے عام ہے کہ خروج ایک کیفیت مین
جیسے گرمی یا سردی یا تری یا خشکی یا دو کیفیت مین جیسے گرمی و تری یا گرمی و خشکی یا سردی
و خشکی اور اس سبب سے کہ اجتماع کیفیات متضادہ کا بیچ دواے مفرد کے ایک جہت سے منع ہے کہ
دوا خارج اعتدال ان آٹھ قسموں سے خارج نہوگی اور قید دواے مفرد کی اور حصر کرنا منع اجتماع کیفیات
متضادہ کا ایک جہت سے اس سبب سے کی ہے کہ تو دواے مرکب اقوی اور متضاد القوی بسبب
مین نقض نکرے اور بیان ان دونون لفظ کا ساتھ بیان لفظ متوافق القوت کے بعد ذکر درجات الخ
کے کہا جاتا ہے اور قاعدہ کلیہ حکما کا یہ ہے کہ جو گرم و تر ہے حرارت اوسکی درجہ اول سے تجاوز نہین کرتی
اسواسطے کہ اگر گرمی زائد ہوئی رطوبت کو فنا کرتی اسی سبب سے کہ جو دوسرے درجے مین یا
اس سے اوپر گرم ہے نہوگی مگر خشک اور خشکی اوسکی بھی اوسی درجے مین ہوگی یا اوس سے
نیچے یا اوس سے زیادہ لیکن جو درجہ چوتھے مین گرم ہے خشکی اوسکی بھی چوتھے درجے مین ہے بسبب
درجے ہونا رطوبت غریبہ کا ساتھ یبوست غریزی کے بجا متضاد ہے نہین ہے بسبب تضاد حقیقت
کے اب معلوم کرین کہ دوا موافق کثرت اور قلت خروج کے مرتبہ اعتدال سے چار اعتبار سے یا ہر
نہین ہم ایک دوا کہ خروج ایک درجے مین ہو یعنے ہم فرض کرین کہ ایک دوا کو کہ ایک جزو
اوس مین سرد اور دو جزو گرم ہین مثلاً پس یہ دوا ایک درجے مین خارج ہوگی اور قریب
اعتدال کے ہے دوسرا یہ کہ دو درجے مین خارج ہو یعنے ایک جزو سرد اور تین جزو گرم ہون
تیسرا یہ کہ تین درجے مین خارج ہو یعنے ایک جزو سرد اور چار جزو گرم ہون تو کہ

چوتھا وہ کہ چار درجے مین خارج ہو یعنے ایک جزو سرد اور پانچ جزو گرم ہون اور یہ دوا مرتبہ اعتدال
سے بہت بعید ہے اور چارون صورت مین ایک جزو ساتھ ایک جزو گرم کے مقابلہ کرتا ہے اور اسقدر کہ جزو
گرم زائد ہوتے ہین دوا کو اوسی قدر سے موصوف کرتے ہین اور ہر درجہ ایک نشان رکھتا ہے لیکن نشان
دوا کا درجہ پہلے مین یہ ہے کہ جب اوسکو معتدل المزاج اوسقدر کہ مستعمل ہے عادت مین واسطے حصول غرض
کے استعمال کرتے وہ دوا اوسکے بدن مین کیفیت غیر محسوس پیدا کرے اور دلیل اوپر وجود کیفیت
نامحسوس کے یہ ہے کہ جو مقدار شربت سے کھاوین یا مکرر کھاوین وہ کیفیت ظاہر ہوتی ہے اسواسطے کہ اگر
وہ دوا اوس کیفیت کو پیدا نکرتی وقت کثرت کے وہ کیفیت کیون ظاہر ہوتی ہے اور اسی سے
فرق کرتے ہین بیچ معتدل اور بیچ اوس دوا کے کہ جو پہلے درجے مین ہے اسواسطے کہ جو معتدل ہے ہر چند اوسکو
مقدار شربت سے زیادہ کھاوین ہرگز اوس سے کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے ظاہر نہوگی بخلاف
دوا ے درجہ پہلے کے اور اگر کہین کہ بعضی چیزین مثلاً گرم ہین پہلے درجے مین مانند اسطوخودوس کے اور
بعضی کا کھانا شربت مین اوسکا بسبب کثرت استعمال کے کیفیت محسوس پیدا کرتا ہے اور افعال مین تغیر
لاتا ہے پس تعریف درجہ پہلے کی خراب ہوئی ہم کہتے ہین کہ جواب اس اعتراض کا بیچ بیان درجے دوسرے
کے کہین گے اور نشان ہونے دوا کا بیچ درجہ دوسرے کے یہ ہے کہ تناول اوسکے شربت سے کیفیت زائد
محسوس ہو لیکن افعال بدنی گو کہ حیوانی اور طبعی اور نفسانی مین ضرر نہ کرے ضرر ظاہر یعنے اگرچہ حقیقت
مین خالی ضرر سے نہین ہوتے لیکن ضرر اوسکا ظاہر نہین ہوتا ہے مگر یہ کہ مقدار شربت سے زیادہ کھاوین اور
اسی سے استدلال کرتے ہین اوپر خالی ہونے کے اضرار سے اور اس جگہ اعتراض کرتے ہین کہ بعضی چیزین گرم
ہین مثلاً دوسرے درجے مین مانند تربد اور محمودہ اور تخم حنظل کے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ اوسکے مقدار
شربت کے استعمال سے اسہال بافراط ہوتے ہین اور تغیر مجری طبیعی مین اور ضرر افعال مین ظاہر ہوتا ہے
لامحالہ پس تعریف تمام نہوئی جواب اسکا یہ ہے کہ جو ضرر بسبب اسہال مفرط کے ہوتا ہے بسبب حرارت دوا کے
نہین ہے بلکہ اوسکے اسہال سے ہے اور یہ امر عارضی ہے اور زائد ہے اوپر کیفیات ذاتی کے اور مراد عدم اضرار سے
بنظر ذات کے ہے قطع نظر عوارض سے پس اعتراض وارد نہوگا اور جواب دوسرا یہ ہے کہ بدن مین مواد موذی
کامن اور چھپے تھے جب اوپر دوا مذکورہ کھائی گئین مادے مذکورہ کو سائل کر دیتی ہین بسبب حرارت کے اور بسبب
سیلان مادے ساکنہ کے ضرر فعل مین ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی بحث سے خارج ہے اسواسطے کہ سیلان امر عرضی

کرتی ہے اور بیچ بدن صبر و صحیح کے گرمی جیسا اوپر گذر چکا ہے اور شک نہین ہے کہ تسخین اور تبرید
یعنی جسطور پر کہ ہوتا اور جس بدن مین کہ بدن پہونچنا تاثیر کا کوئی چیز ہے کہ کیفیت سے ہو
ہونے اوس شے کے دوا کفایت کرتی ہے لیکن تاثیر کہ بیچ تعریف دواے معتدل کے مذکور
مراد اوس سے یہ ہے کہ تاثیر معتد بہ کہ ابدان معتدلہ مین محسوس ہو سکتی ہے نہ کہ پوشیدہ نہ ہو کہ
اقرب اوس تقدیر پر ہے کہ دوا کو عام کہین اور دواے معتدل کو خاص جیسا کہ راے بعض حکما کی
لیکن اگر اوسکو تعمیم اسکا جانین جیسا کہ یہ راے اکثر حکما کی ہے کوئی اعتراض وارد نہین ہوتی ہے
بیچ بحث دواے معتدل کے گذرا ہے کہ لفظ دوا کی فقط اوپر دواے معتدل کے اطلاق نہ
کرتے مگر مجازا قسم دوسری بیچ دواے خارج اعتدال کے عام ہے کہ خارج ایک کیفیت مین
جیسے گرمی یا سردی یا تری یا خشکی یا دو کیفیت مین جیسے گرمی و تری یا گرمی و خشکی یا سردی
و خشکی اور اس سبب سے کہ اجتماع کیفیات متضادہ کا بیچ دواے مفرد کے ایک جہت سے منع ہے
دوا خارج اعتدال ان آٹھ قسمون سے خارج نہوگی اور قید دواے مفرد کی اور حصر کرنا منع اجتماع کو
متضادہ کا ایک جہت سے اس سبب سے کی ہے کہ تو دواے مرکب القوی و متضاد القوی کے
مین نقض نہ کرے اور بیان ان دونون لفظا کا ساتھ بیان لفظ متوافق القوت کے بعد ذکر دو رسالہ
کے کیا جاتا ہے اور قاعدہ کلیہ حکما کا یہ ہے کہ جو گرم و تر ہے حرارت اوسکی درجہ اول سے تجاوز نہین
اسواسطے کہ اگر گرمی زائد ہوئی رطوبت کو فنا کرتی اسی سبب سے کہ جو دوسرے درجے مین
اس سے اوپر گرم ہے نہوگی مگر خشک اور خشکی اوسکی بھی اوسی درجے مین ہوگی یا اوس سے
نیچے یا اوس سے زیادہ لیکن جو درجے چوتھے مین گرم ہے خشکی اوسکی بھی چوتھے درجے مین ہے جو
اور جمع ہونا رطوبت غریبہ کا ساتھ یبوست عزیزی کے جملہ اضداد سے نہین ہے بسبب اختلاف حقیقیہ
کے اب معلوم کرین کہ دوا موافق کثرت اور قلت جزو کے مرتبہ اعتدال سے چار اعتبار سے با
ہین ہم ایک وہ کہ خارج ایک درجے مین ہوئے ہم فرض کرین کہ ایک دوا کو کہ ایک
اوسمین سرد اور دو جزو گرم ہین مثلاً پس وہ دوا ایک درجے مین خارج ہوگی اور دوسرا
اعتدال کے ہے دوسرا وہ کہ دو درجے مین خارج ہوئے ایک جزو سرد اور تین جزو گرم
تیسرا وہ کہ تین درجے مین خارج ہوئے ایک جزو سرد اور چار جزو گرم ہون ہم

چوتھا وہ کہ چار درجے مین خارج ہو یعنے ایک جزو سرد اور پانچ جزو گرم ہون اور یہ دوا مرتبہ اعتدال سے بہت بعید ہی اور چارون صورت مین ایک جزو سادہ ایک جزو گرم کے مقابلہ کرتا ہی اور اسیقدر کہ جزو گرم زائد ہوتے ہین دوا کو اوسی قدر سے موصوف کرتے ہین اور ہر درجہ ایک نشان رکھتا ہی لیکن نشان دوا کا درجے پہلے مین یہ ہی کہ جب اوسکو معتدل المزاج اوسقدر کہ مستعمل ہی عادت مین واسطے حصول غرض کے استعمال کرے وہ دوا اوسکے بدن مین کیفیت غیر محسوس پیدا کرے اور دلیل اوپر وجود کیفیت نامحسوس کے یہ ہی کہ جو مقدار شربت سے کھاوین یا مکرر کھاوین وہ کیفیت ظاہر ہوتی ہی اسواسطے کہ اگر وہ دوا اوس کیفیت کو پیدا نکرتی وقت کثرت کے وہ کیفیت کیون ظاہر ہوتی ہی اور اسی سے فرق کرتے ہین بیچ معتدل اور بیچ اوس دوا کے کہ جو پہلے درجے مین ہی اسواسطے کہ جو معتدل ہی ہر چند اوسکو مقدار شربت سے زیادہ کھاوین ہرگز اوس سے کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے ظاہر نہوگی بخلاف دوائے درجہ پہلے کے اور اگر کہین کہ بعضی چیزین مثلاً گرم ہین پہلے درجے مین مانند اسطوخودوس کے اور کبھی کھانا شربت معین اوسکا بسبب کثرت استعمال کے کیفیت محسوس پیدا کرتا ہی اور افعال مین تغیر لاتا ہی پس تعریف درجہ پہلے کی خراب ہوئی ہم کہتے ہین کہ جواب اس اعتراض کا بیچ بیان درجے دوسرے کہین گے اور نشان ہونے دوا کا بیچ درجہ دوسرے کے یہ ہی کہ تناول اوسکے شربت سے کیفیت زائد محسوس ہو لیکن افعال بدنی کو کہ حیوانی اور طبعی اور نفسانی ہین ضرر نہ کرے ضرر ظاہر یعنے اگرچہ حقیقت مین خالی ضرر سے نہین ہوتے لیکن ضرر اوسکا ظاہر نہین ہوتا ہی مگر یہ کہ مقدار شربت سے زیادہ کھاوین اور اسی سے استدلال کرتے ہین اوپر خالی ہونے کے اضرار سے اور اس جگہ اعتراض کرتے ہین کہ بعضی چیزین گرم ہین مثلاً دوسرے درجے مین مانند تربد اور محمودہ اور تخم حنظل کے اور بہت اتفاق ہوتا ہی کہ اوسکے مقدار شربت کے استعمال سے اسہال بافراط ہوتے ہین اور تغیر مجری طبیعی مین اور ضرر افعال مین ظاہر ہوتا ہی لاجرم پس تعریف تمام نہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ جو ضرر بسبب اسہال مفرط کے ہوتا ہی بسبب حرارت دوا کے نہین ہی بلکہ اوسکے اسہال سے ہی اور یہ امر عارضی ہی اور زائد ہی اوپر کیفیات ذاتی کے اور مراد عدم اضرار سے بنظر ذات کے ہی قطع نظر عوارض سے پس اعتراض وارد نہوگا اور جواب دوسرا یہ ہی کہ بدن مین مواد موذی کامن اور چھپے تھے جو اوپر دوائے مذکورہ کھائی گئین مادے مذکورہ کو سائل کر دیتی ہین بسبب حرارت کے اور بسبب سیلان مادے ستکنہ کے ضرر فعل مین ظاہر ہوتا ہی اور یہ بھی بحث سے خارج ہی اسواسطے کہ سیلان امر عرضی

ہر پس پیدا ہونا ضرر کا اوس سے خارج ہر ہماری بحث سے یعنے اثر ذاتی سے اور نشان ہونا دوا کا درجے تیسرے مین وہ ہر کہ استعمال مقدار معین اوسکے سے ضرر ظاہر ہر افعال مین ظاہر ہو تقاضاے ذاتی اوسکے سے یعنے بمجرد تسخین اور تبرید کے اور فائدہ اس قید کا گذر چکا ہر اور جو دوا تیسرے درجے مین ہر ہلاک نہین کرتی اگرچہ بہت اور مکرر کھائی جاوے اور نشان ہونے دوا کا چوتھے درجے مین یہ ہر کہ جو مقدار خاص اوسکا کھایا جاوے ہلاک کرے بمجرد تقاضاے ذاتی کے بشرطیکہ ترتیب اصلاح کی نہو اور جلد تدارک نکیا جاوے ورنہ ظاہر ہر کہ سم مطلق اصلاح سے حکم دواے غیر متعب کا لیتا ہر اور کبھی بعد کھانے کے اگر تدارک اور تدبیر کرے ضرر نہین کرتا ہر **انتباہ** ہر ایک ان چارون درجے سے عرض رکھتے ہین کہ دو طرف اوسکے افراط اور تفریط ہین اور درمیان اونکے وسط پس بیچ ہر درجے کے تین مرتبہ لازم آتے ہین اسی واسطے بہت ہوتا ہر کہ دو دوا ایک درجے کی ہوتی ہین اور مقدار شربت بھی مساوی ہوتے ہین اور ساتھ اسکے بہت فرق اونکے فعل مین ہوتا ہر اور یہ اس سبب سے ہر کہ ایک دوا پہلے مرتبہ مین ہر اور دوسری مرتبہ دوسرے مین یا تیسرے مین اور تحقیق مراتب کا یون ہر کہ جو پہلے درجے مین ہر اور ایکدرم شربت اوسکا ہر مثلاً جو دو درم بلکہ ڈیڑہ درم کھاوین اور اثر اوسکا محسوس ہو جاوین کا آخر مرتبے مین ہر اور جو دو درم سے اثر اوسکا محسوس نہو بلکہ تین درم سے محسوس ہو مرتبے وسط مین ہر اور جو بدون تناول چار درم کے یا زیادہ اثر اوسکا محسوس نہو پہلے مرتبے سے اور بیچ درجون کے بھی اسیطرح قیاس کرنا چاہیے **تتمہ** بیچ تعیین درجون کے اطبا کو اختلاف ہر بعضے کہتے ہین کہ یہ امر تقریبا ہر اور جو دوا پہلے درجے مین ہر مثلا اور شربت معین رکھتی ہر جب زیادہ مقدار سے کھاوین اسطرح پر کہ اثر اوسکا محسوس ہو دوسرے درجے مین ہوگی اور اسی قیاس پر پس بیچ ہر دوا کے بڑھنا درکھٹنے مقدار سے انتقال ایک درجے سے دوسرے درجے کی طرف ہوتا ہر لہذا قرشی بیچ شرح قانون کے لکھتا ہر کہ کل ما ہو فی درجة فانہ اذا کرار اکثر امکن ان ینتقل الی الدرجة التی فوقہا لیکن مقرر کرنا شربتون کا صرف واسطے ظاہر ہونے کیفیات اربعہ کے نہین ہر بلکہ واسطے اور غرضون کے کہ حاصل ہونا اوس غرض کا موقوف اسی قدر سے ہر مثلاً سنا کی کہ تنقیہ معتد بہا اوس سے مطلوب ہو بیچ مزاج معتدل کے سفوف اوسکا تین درم اور بیچ مطبوخ کے سات درم کفایت مطلب کو کرتا ہر اور اسی طرح اور غرضین کہ ہر دوا سے مقصود ہین پس تخصیص شربات کی ان جہات سے مقرر ہوئی اور بعد تعیین شربات کے جو تا کیفیات

ف بیان تعیین درجات ... مین کسی دوا کی ... ۱۲

کو نقص یا درتلاش کیا جسکو جس درجے مین پایا اوسی درجے سے مضاف اور منسوب کیا اور اس سے
مستفاد ہوتا ہے کہ تعین درجہ کا نسبت شربت کے ہے نہ باعتبار ذات دوا کے اور تخصیص شربت کی ساتھ
امزاج مختلف کے یا جو کچھ کہ ہو متعلق درجات کا بنظر کیفیات اربعہ کے ہے لا غیر کیا مراد ہے بعضے اس امر پر ہین کہ
تعین درجات کا بنظر ذات دوا کے ہے قطع نظر شربات سے اور کثرت مقدار کی اور تناول اوسکا بتکرار
دواکو اوسکے درجے سے نہین کالتا ہے حقیقت مین اور سدیدگاذرونی نے بیچ شرح کلیات کے اس بابکو
تصریح بیان کیا اور کہا کہ لائق نہین ہے یہ گمان کرنا کہ دوا بتکرار تناول سے اور بتکثر مقدار سے انتقال کرتی
ہے درجے مخصوص اپنے سے اسواسطے ہر دوا من حیث الذات ساتھ ایک درجے کے درجات سے
موصوف ہے اوس سے نہین نکلتی ہے تکثیر اور تقلیل مقدار معین سے اگرچہ تاثیر اوسکی زائد ہوتی ہے کثرت سے
اور ناقص ہوتی ہے تقلیل سے اسواسطے کہ زیادتی تاثیر کی واقع نہین ہوتی ہے بسبب اختلاف اوس
نسبت کے کہ درمیان اجزاے گرم اور سرد کے ہے تو وہ دوا نکلا اپنے درجے سے بلکہ اختلاف تاثیر کی
بسبب کثرت مقدار کے ہے لا غیر پس وہ دوا کہ مثلاً گرم ہے بیچ پہلے درجے کے فرض کرتے ہین ہم
کہ اوسمین دو جزو گرم ہین اور ایک جزو سرد اور نسبت درمیان واحد اور اثنین کے نسبت ضعف کی ہے
یعنے جزو گرم دونا جزو سرد کا ہے اور نسبت مذکور لامحالہ اوسکے تمام اجزا مین ساری ہے لیکن واسطے ظاہر
ہونے اوسکے اثر کے کہ پیدا ہونا کیفیت نامحسوسہ کا ہے ایک مقدار معین ہو گو کہ اوسکے ضمن مین حصول
اور اغراض کا بھی ہو پس جسوقت زیادہ کھائی جاوے مقدار سے نہین شک ہے کہ تاثیر اوسکی بھی ترقی کریگی
اسپنے مرتبے سے لیکن کثرت سے وہ نسبت کہ بیچ اجزاے گرم اور سرد کے ہے مختلف نہین ہوتی ہے
لامحالہ پس دونا کرنا مقدار کا بمنزلہ اسکے ہے کہ گویا دو دوا ایک ہی درجے اور ایک ہی کیفیت کی کھائی
ہر ایک شربت کامل اپنے کے اور ظاہر ہے کہ جو ایک دواکو کیفیت پیدا کرتی ہے دوا دوسری کیفیت
دوسری کو اور جمع ہونے دو کیفیت ہم شکل سے کیفیت زائد کہ مفرد مین تھی ظاہر آتی ہے پس کثرت مقدار کی مخصوص
معین سے ساتھ زائد ہونے آثار کے مخرج دواکو درجہ سے نہین ہو سکتی ہے پس سمجھ لو اسکو کہ نہایت باریک
ہے طریق دوسرا بیچ تعین درجات کے پوشیدہ تر ہے کہ بدن شامل ہے اوپر اغذیہ کے مانند معدے کے اور اوپر
مجاری کے مانند عروق کے اور اوپر اخلاط کے کہ عروق مین مخزون ہین اور اوپر رطوبات کے کہ عروق شعریہ
اور فوہات سواقی مین محفوظ ہین اور اوپر اعضا کے اور شک نہین ہے کہ روح بیچ تمام اجزاے مذکور کے ساری

ہر پس بسوقت کوئی دوا بقدر معین کھائی جاے بدون افراط اور تفریط کے اس سے خالی نہین ہر کہ بعد
متغیر ہونے کے کیفیت بدن سے اوس ہوا مین کہ اوسمین شامل ہر تاثیر کرے کہ مفقود الاثر ہوتی ہر اوسکو
معتدل کہتے ہین یا اثر اوسکا باقی رہتا ہر اوسکو خارج اعتدال سے کہتے ہین پس اگر تاثیر اوسکی منحصر بیچ
روح مجاور مجاری کے ہر اور تجاوز اوس سے ممکن نہین بدون کثرت کے پہلا درجہ ہر اور اگر بیچ روح
اور اخلاط کے تاثیر کرے درجہ دوسرا اور اگر بیچ روح اور اخلاط اور رطوبات ثانیہ کے تاثیر کرے درجہ
تیسرا اور اگر تاثیر اوسکی بیچ روح اور خلط اور رطوبات ثانیہ اور اعضا کے شامل ہر درجہ چوتھا اور یہ نہایت
درجہ تاثیر کا ہر اور بیچ اکثر کے جسکی تاثیر مرتبے چوتھے مین ہوتی ہر خصوصًا کہ بیچ آخر اس درجے کے سم
قاتل ہر مگر یہ کہ باعتبار صورت نوعیہ کے تریاقیت ایکے ساتھ ہو تنبیہ بیچ بیان مرکب القوے اور
متوافق القوے اور متضاد القوے کے پوشیدہ نرہے کہ ہر ایک دوا و مزاج رکھتی ہر ایک مزاج کہ تفاعل
عناصر سے ایک کیفیت میانہ اوسمین ظاہر ہو کہ متشابہ ہو عناصر اربعہ سے اوسکو مزاج اول کہتے
ہین دوسرا وہ کہ تاثیر مزاج اول سے کیفیت دوسری بیچ مرکب کے ظاہر ہو اوسکو مزاج ثانوی کہتے
ہین مثال مزاج اول کی ہونا دوا کا ہر معتدل یا گرم یا سرد یا تر یا خشک مفرد ہون یا مرکب ایسی
ترکیب سے کہ حصول اوسکا ممکن ہو اور مثال مزاج ثانی کی مانند ردع اور تحلیل اور تحتین وغیرہ کے کہ
دوا سے ظاہر ہوتے ہین بعد وارد ہونے کے بدن پر اور بدون سواے کیفیات اربعہ کے ہر اور جو
بیچ ہونے مزاج ثانی کے تاثیر منضبط ہوئی ورود و بعض ملاقات دوا کی بدن سے کہ مذکور ہوا واسطے
ہونے الوان اور روایح کے بیچ تعریف مزاج ثانی کے کافی ہر اور اس سبب سے کہ یہ بحث باریک
ہر مفصلًا کہا جاتا ہر جانئین کہ نزدیک جمہور کے مراتب قوی ادویہ کے تین مرتبے مین محصور ہین
اور قوت اوس سبب کو کہتے ہین کہ جو موجب افعال کا ہو اور حقیقت مین افعال محسوس اوس سے
ہین بیچ علاق کے لیکن مرتبہ پہلا فعل محسوس ادویہ کا ہر بسبب کیفیت متشابہ کے کہ بیچ مبدا ایجاد کے
عناصر سے حاصل ہوا اور مزاج اول بھی ہر مرتبہ دوسرا فعل محسوس مزاج ثانی صاحب مزاج
ثانوی کا بیچ توابع کے اور یہ لوازم مزاج اول سے ہر اسواسطے کہ صاحب مزاج ثانوی مرکب ہر اون
اجزا سے کہ ہر ایک مین کیفیت مزاج اول کی مختلف الاثر ہر مانند تسخین بعض اجزا کے اور تبرید بعض
کے اور اجتماع اور اشتمال کیفیات اول سے کیفیت ثانوی حاصل ہوئی اثر اوسکا غیر آثار مزاج اول کے

ہوگا مانند روع اور قبض کے مثلاً پس جس دوا کو مزاج ثانوی طبیعی ہو مرکب القوی ہے اور
مناسب ہو اگر اثر مزاج ثانی کا موافق آثار اوسکے اجزاے مفردہ کے ہو اوس مرکب کو متوافق القوے کہتے ہین اور
اگر خلاف ہو مثلاً تسخین بھی کرے اور تبرید بھی یا مناسب مفرد ہو مانند سرکہ انگور کے کہ بدون ملنے اور اجزا
کے نبایا ہوا اوسکو متضاد القوے کہتے ہین اور اس کلام سے مستفاد ہوتا ہے کہ لفظ مرکب القوے کی
خاص ہے ساتھ ادویہ مفردہ کے اسواسطے کہ مزاج طبعی بیچ صناعی کے نہین ہوسکتا ہے اس سبب سے کہ جو
حاصل ہوتا ہے صنعت سے وہ طبعی نہین ہوتا پس اطلاق اوسکا اوپر صناعی کے بطریق مجاز کے ہوگا سرکے کو
مرکب القوے کہنا اسی پر حمل کیا چاہیئے اور معلوم کرین کہ حقیقت مین کوئی دوا ایسی نہین ہے کہ مرکب القوے
نہو اسواسطے کہ مزاج ثانوی متقدم ہے مزاج اوسکو جو گرم ہے یا سرد لامحالہ تحلیل یا ردع وغیرہ کہ آثار
مزاج ثانوی سے ہے اوس مین موجود ہوگا لیکن عرف عام مین اس لفظ کو اطلاق نہین کرتے مگر
اوس دوا پر کہ مشتمل ہو دو قوت متضاد سے مانند گرمی اور سردی کے جیسے کشنیز تر نزدیک اکثر
اطبا کے لیکن دوا متوافق القوے حاصل نہین ہوتی مگر اوس تقدیر پر کہ سب اجزا اوسکے ایک مزاج
پر ہون اسلیئے کہ مرکب اجزاے سرد سے سرد ہوگا لامحالہ اور مرکب اجزاے گرم سے گرم اور
اسیطرح دوا متضاد القوے نہین ہوسکتی مگر اوس صورت مین کہ اجزاے مرکب کے مختلف الکیفیات
ہون اسواسطے کہ مرکب گرم اور سرد سے لامحالہ گرم اور سرد ہوگا اور باعتبار غلبہ اجزاے سرد کے یا
گرم کے میل کوئی طرف کریگا اور اوپر تقدیر مساوات کے مساوی ہوگا اور اگر کہین کہ جو مفرد حار
کو ساتھ مفرد سرد کے ہم ترکیب دین اور دونون بیچ حرارت اور برودت کے ایک درجے مین
ہون ساتھ ایک شربت مخصوص کے چاہیئے کہ وہ مرکب معتدل ہو نہ حار اور نہ سرد ہم کہینگے کہ
ترکیب ادویہ متضادہ سے پیدا ہونا آثار کیفیات ہر ایک کا اونسے منتفی نہین ہوتا ہے اسواسطے
کہ ہر دوا بعد ترکیب کے اوپر اپنی صورت نوعیہ کے ہے اور اثر ہر ایک کا اسیطرح ثابت ہے جزو گرم
گرمی پیدا کرتا ہے البتہ اور جزو سرد سردی پیدا کرتا ہے نہایت یہ کہ کیفیت ایک کی تدارک
کیفیت دوسری کی کرتی ہے پس اگر حدوث کیفیات اجزاے متضادہ کا بسبب توافق اونکے مایکے
ہوتا ہے کیفیت زائد اگر مدرک نہوگی اور اگر تقدم اور تاخر سے مدرک ہوگی اور بہ معدوم ہوگی
نزدیک ظاہر ہونے مقاوم کے اس سبب سے بیچ اعراض مرکبہ کے ادویہ مرکب دیتے ہین اور طبیعت

اپنے خالق کے حکم سے اثر دواے گرم کا مادے سرد مین پہونچاتی ہی اور اثر دواے سرد کا گرم مادے کو اور یہ تصرف اور اگر ادویہ طبع کے عوض نہو تا دواے مرکب بیچ امراض مرکبہ کے بسبب مدد کرنے جزو گرم کے گرمی کو اور بسبب مدد کرنے جزو سرد کے سردی کو مرض کو زیادہ کرتی اور پوشیدہ نرہے کہ مرکبات کے بہت اقسام ہین بعضے قبیل معاجین اور اشربہ کے ہین اور وہ مزاج کہ انمین پیدا ہوتا ہی بسبب شدت امتزاج اجزا کے حکم دوسرا حاصل کرتا ہی اور بعضے قبیل سفوف اور امراض کے ہین اور وہ مزاج کہ انمین پیدا ہوتا ہی حکم اوسکا سوا حکم اجزاے مفردکے ہی تھوڑے تفاوت سے لہذا اکثر معاجین مین مہلت اور توقف سے استعمال کرنے کو کہا ہی ایک زمانے خاص تک کہ اس زمانہ مین مزاج حاصل ہوجاتا ہی بخلاف سفوف اور امراض کے کہ انکو فوراً استعمال کرتے ہین اور مرتبہ تیسر الوازم مرتبہ پہلے اور دوسرے سے ہی لوازم افعال صورت نوعیہ کے اور بالخاصیت عبارت اوسی سے ہی خواہ بیچ مفرد کے ہو خواہ بیچ مرکب کے چنانچہ مفصل گذر گیا اور یہ ایک امر ہی زائد او پر مزاج اول اور ثانوی کے فافہم۔ اما الغذا فینقسم الی لطیف لیکن غذا پس منقسم ہوتی ہی صرف لطیف کے اور عام ہی کہ غذا مطلق ہو یا غذاے دوائی وہو الذی یتولد منہ دم رقیق اور غذاے لطیف وہ ہی کہ پیدا ہو اوس سے خون تنک یعنے ہلکا اور پتلا اور خاصہ اوسکا یہ ہی کہ منفعل ہو قوت مغیرہ سے بآسانی اور بہی مستحیل ہو ساتھ جوہر عضو کے بآسانی اور جو غذا اس صفت پر ہوگی ظاہر ہی کہ تحلیل اور تفرق اوسکا بدن سے بہی جلد ہوگا والی کثیف اور منقسم ہوتی ہی طرف کثیف کے وہو الذی یتولد منہ دم غلیظ اور وہ ایسی ہی کہ پیدا ہو اوس سے خون غلیظ اور خاصہ اوسکا یہ ہی کہ منفعل نہو قوت مغیرہ سے بآسانی اور بہی تشابہ اوسکا جوہر اعضا سے اور انفعال اوسکا اعضا سے بآسانی ہوتا ہی اور جو تعریف لطیف اور غلیظ کی معلوم ہوئی تعریف غذاے معتدل کی کہ درمیان انکے ہی بہی ظاہر ہوئی اسواسطے کہ ظاہر ہی کہ غذاے مرکب عناصر اربعہ سے ہی اور اوپر بعضے کے ایک عنصر لطیف یا دو عنصر لطیف غالب ہین اور بیچ بعضے کے ایک یا دو عنصر کثیف پس جو قبیل پہلے سے ہی لطیف ہی اور جو قبیل دوسرے سے ہی کثیف ہی اور جو انکے درمیان مین متوسط ہی معتدل ہی اور اسی سبب سے مصنف نے صرف بیان معتدل کا نہ ہوا واسطے اعتماد کرنے کے اوپر متعلم کے متابعت سے وکل واحد منہما ینقسم الی کثیر الغذاء اور ہر ایک لطیف اور کثیف سے منقسم ہوتا ہی طرف کثیر الغذا کے وہو الذی یستحیل اکثرہ الی الدم اور کثیر الغذا وہ ہی کہ مستحیل ہو اکثر اوسکا طرف خون کے یعنے خون اوس سے بہت

پیدا ہو والی قلیل الغذاء وہو الذی یخالفہ اور طرف قلیل الغذا کے اور وہ یہ ہے کہ ضد ہو پہلے کی یعنے خون اوس سے کمتر پیدا ہو اور ہئنے مخالفت کی جگہ لفظ ضد کی اسواسطے ذکر کی کہ تو وسطہ درمیان دونو کے پیدا ہوا سواسطے کہ درمیان کثیر الغذا اور قلیل الغذا کے معتدل الغذا واسطہ ہے وکل واحد منہا ینقسم الی حسن الکیموس اور ہر ایک ان دو سے یعنے کثیر الغذا اور قلیل الغذا سے منقسم ہوتے ہین طرف حسن الکیموس کے وہو الذی تیولد منہ دم صالح اور حسن الکیموس وہ ہے کہ پیدا ہو اوس سے خون نیک طبیعی والی ردی الکیموس اور طرف ردی الکیموس کے وہو الذی یخالفہ اور ردی الکیموس وہ ہے کہ خلاف حسن الکیموس کے ہو یعنے خون فاسد اوس سے پیدا ہو اور جو اغذیہ کہ نوین واسطہ نہ تھا مخالفت کو ساتھ ضدیت کے ہئنے نہ بدلا اسواسطے کہ غذا خالی دو چیز سے نہین ہے یا حسن الکیموس ہے یا ردی الکیموس بس جانین کہ اقسام غذا کے بوجہ مذکور کے اٹھارہ قسم ہین اسطرح پر کہ لطیف کثیر الغذا حسن الکیموس لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس لطیف متوسط الغذا حسن الکیموس لطیف متوسط الغذا ردی الکیموس لطیف قلیل الغذا حسن الکیموس لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس معتدل کثیر الغذا حسن الکیموس معتدل کثیر الغذا ردی الکیموس معتدل متوسط الغذا حسن الکیموس معتدل متوسط الغذا ردی الکیموس معتدل قلیل الغذا حسن الکیموس معتدل قلیل الغذا ردی الکیموس کثیف کثیر الغذا حسن الکیموس کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کثیف متوسط الغذا حسن الکیموس کثیف متوسط الغذا ردی الکیموس کثیف قلیل الغذا حسن الکیموس کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس **فائدہ** وجہ حصر اقسام مذکور کی اٹھارہ مین یہ ہے کہ جو غذا ہے لطیف ہے یا کثیف یا معتدل بلینہما اور ہر ایک ان تینون سے یا کثیر الغذا ہے یا قلیل الغذا اور ضرب کرنے تین سے بیچ تین کے نو ہاتھ آتے ہین اور جو ہر ایک ان نو سے یا حسن الکیموس ہون یا ردی الکیموس دونا کرنے نو سے اٹھارہ حاصل ہوتے ہین مثال اللطیف الکثیر الغذا الحسن الکیموس صفرۃ البیض النیمبرشت نظیر غذا ئے لطیف کی کہ خون محمود بہت اوس سے پیدا ہو زردی انڈے مرغ کی کہ نیم برشت ہوا اور اگر نیم برشت نہوا اور تھوڑا جوشش کیا ہو مانند نیم برشت کے ہے بیچ تاثیر اور تغذیہ کے اور اسی قبیل سے ہے ماء اللحم کہ گوسفند یک سالہ کے گوشت سے مرتب کیا ہو اور بیچ آدمی قوی المعدہ کے ماء اللحم گوسالہ کا اوسکے برابر ہے اور شراب بھی اسی قبیل سے ہے خصوصا ریحانی کہ قسم اعلے اور خوشبو ہے اقسام ام الخبائث سے ہے بخلاف احمر غلیظ کے کہ اوس سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور مولف نے اشد لطیف اسی قسم پر کہ الطف ہو لکھا۔

اور امثلہ باقی اوسکے ہم بیان کرتے ہین مثال لطیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی ریہ ہی یعنی پھیپھڑا اور
لحوم افراخ یعنی گوشت کبوتر بچون کا کہ پر بالکل نکالے ہون اور مثال لطیف متوسط الغذا احسن الکیموس کی
جگر ہی اور بر قول بعضون کے اسوا اسکے بعض لوگ اوسکو کثیر الغذا سے شمار کرتے ہین اور روٹی پاک صاف
اور مثال لطیف متوسط الغذا ردی الکیموس کی انجیر خشک ہی اور روٹی برس پکی اور مثال لطیف قلیل الغذا
احسن الکیموس کی کاہو ہی اور انار اور سیب شیرین اور مثال لطیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی رائی
ہی اور اکثر بقول تیز و مثال الکثیف القلیل الغذاء الردی الکیموس القدید والباذنجان اور نظیر کثیف
قلیل الغذا کی خلط غیر محمود اوس سے پیدا ہو گوشت خشک ہی اور بیگن کا بیج کا اور مؤلف نے
امثلہ کثیف سے بھی ہر ایک مثال کے آخر کامل اپنے اقسام مین ہی کفایت کیا ہم اوسکی سب مثالین
بیان کرتے ہین لیکن مثال کثیر الغذا احسن الکیموس کی بیضہ مرغ کا ہی کہ بہت جوش کیا ہوا اور درجہ نیم
برشتی سے گذرا ہوا اور اس جملہ سے گوشت بچھڑ یک سالہ کا اوس سے کباب بناوین یا بریان کرین اوس
ساتھ اوسکے کثافت اوسکی نہایت کمتر ہی اور اگر گوشت بچھڑ ایک سالہ کو پکاوین یہان تک کہ گھل جاوے
غذا اوسکی بھی کثیف ہوتی ہی اور مثال کثیف کثیر الغذا ردی الکیموس کی گوشت بیل کا ہی اور گوشت
بط کا اور گوشت گھوڑے کا اور مثال کثیف متوسط الغذا احسن الکیموس کی اکارع ہین حیوانات کے اور
گوشت عجاجیل کا اور مثال کثیف متوسط الغذا ردی الکیموس کی گوشت شکار کیے جانورونکا مانند
ہرن اور نیل گاے اور خرگوش کے اور مثال کثیف قلیل الغذا احسن الکیموس کی پنیر ہی کہ نہ تازہ ہو نہ
پرانا بلکہ میانہ ہو اور مثال کثیف قلیل الغذا ردی الکیموس کی متن مین بیان ہی لیکن مثال معتدل
کثیر الغذا احسن الکیموس کی گوشت میش یک سالہ کا ہی اور روٹی پاکیزہ اور مثال معتدل کثیر الغذا
ردی الکیموس کی تنیذ ہی اور گوشت میش زائد ایک سال کا اور مثال معتدل متوسط الغذا احسن الکیموس کی
گوشت نعاج یعنی گوسفند مادے کا اور مثال معتدل متوسط الغذا ردی الکیموس کی تجبل مقدد یعنی سوکھائی
اور گوشت معز کا یعنی بز کا اور غالب یہ ہی کہ ہیچ زیادہ کے جو برائیان اطباء سے منقول ہین خاص اوسی بلاد
سے ہین ورنہ ان شہرون ہند مین کہ وطن اقامت ہمارا ہی گوشت بز کا لامحالہ فاضل زیادہ ہی گوشت میش سے
اور مثال معتدل قلیل الغذا احسن الکیموس کی شلغم ہی اور چار مغز یعنی اکھروٹ اور مثال معتدل قلیل الغذا
ردی الکیموس کی جزر ہی یعنی گاجر تہ شدہ اغذیہ اٹھارہ قسم کی ہین اس تفصیل سے کسی نے کم ذکر کیا چنانچہ

اور صاحب انصاف کے ظاہر ہوا اور جو بیان ادویہ اور اغذیہ سے ہم فارغ ہوئے اب شروع کرتا ہے اس
امر کے کہ درمیان غذاے غلیظہ اور دواے غلیظہ اور دواے ملطفہ کے اور درمیان غذاے لطیف اور دواے
لطیف اور دواے تلطیف کے لائق ہے معلوم ہوا جان تو کہ غذاے غلیظہ وہ ہے کہ خون کثیف اوس سے پیدا
ہو اور دواے غلیظہ وہ ہے کہ حرارت ہمارے بدن کی قوی ہو اوسپر کہ تقسیم کرے اوسکو اجزاے صغار اور نظیر
اوسکی لسب ہے اور دواے مغلظہ وہ کہ اوسکی شان سے ہو تغلیظ قوام اخلاط بدن کا نظیر اوسکی افیون ہے اور
غذاے لطیف وہ کہ خون ہلکا اوس سے پیدا ہو اور دواے لطیف وہ کہ ہماری حرارت بدن کے فعل سے وہ
چھوٹے چھوٹے جزو ہو جاوے مثال اوسکی زعفران ہے اور دواے تلطیف وہ کہ اوسکی شان سے ہو
ترقیق قوام مادے کا مثال اوسکی زوفا ہے اب مولف بیان کرتا ہے پانی کو کہ مبدرق غذا کا ہے لیکن الماء لا
یغذو لیکن پانی غذا نہیں ہوتا ہے وجہ اسکی ظاہر ہے کہ وہ رکن ہے ارکان سے اور بسیط لائق غذا کے نہیں
ہوتا اسواسطے کہ بیچ غاذی اور متغذی کے مناسبت شرط ہے جیسا کہ گذرا اور مراد اس سے وہ ہے کہ پانی اکیلا نہ
ملنے کے ساتھ غذا کے لیاقت جزو اعضا ہونے کی نہیں رکھتا ہے لیکن جب غذا میں ملتا ہے خاصة کہ غذا
خشک بالفعل ہو مجموع یعنے دونو سے بنتے جسم لائق تغذیہ کے حاصل ہوتا ہے اور اس وجہ سے پانی بھی
غاذی ہے اور لوگون نے کہا ہے کہ اکیلی ہوا بھی روح نہیں ہوتی ہے لیکن جب ساتھ خون دل کے ملتی
ہے دونون آپسمین ملکر مجموع سے روح پیدا ہوتی ہے بالجملہ آدمی کو ارکان سے ساتھ ان دو رکن کے
کہ پانی اور ہوا میں احتیاج اور اضطرار ثابت ہے اور بدون داخل ہونے ان دونون عنصر کے بقاے
حیات آدمی کا متعذر ہے کمالا یخفے اور فائدے اصلی پانی کے بیچ بدن کے بہت ہین ایک وہ کہ غذا
کو رقیق کرے اور مستعد کرے واسطے نفوذ کے مجاری تنگ مین اور واسطے پہونچنے کے اقاصی بدن مین
دوسرا وہ کہ غذا کو مستعد قبول ہضم کی کرے اسواسطے کہ شک نہین کہ اکثر بیچ غذاؤن کے اجزاے ارضی
غالب ہوتے ہین اور وہ عسر الانفعال ہین واسطے قبول کرنے تاثیر خوب ہاضمہ کے پس ملنا جسم
رطب کا ضرور ہوتا ہے اسی سبب سے جو فواکہ تر کثیر الما ہوتے ہین بعد اونکے تناول کے پانی کی
حاجت نہین ہے اور اگر کہین کہ ہم دیکھتے ہین بعض حیوانون کو کہ غذا کھاتے ہین اور پانی نہین پیتے
بلکہ ہم کہینگے گرمی اونکے مزاج مین غالب ہے یہان تک کہ اجزاے ارضی غذائی کو پگھلا دیتی ہے اور جزو بدن کا
کرتی ہے اور پانی کی حاجت نہین پڑتی ہے لیکن مزاج آدمی کا کہ سب حیوانون مین قریب باعتدال واقع ہوا

حرارت اوسکی ایسی نہین ہی اسواسطے محتاج پانی کی ہی تیسرا وہ ہی کہ غذا کو معدے مین جلنے اور احتراق سے
مانع ہوتا ہی اسواسطے کہ ظاہر ہی کہ وقت تناول غذا کے حرارت غریزی متوجہ باطن کی ہوتی ہی پس اس حالت
مین اگر رطوبت نہو غذا جل جاوے اور آفت تغذیہ مین پڑے چوتھا وہ کہ غذا مجاری تنگ مین روانہ کرے اور
منفذ تنگ عروق کے یہی ہین اور جاننا چاہیئے کہ پانی جب اعضا مین نافذ ہوتا ہی ہمراہ غذا کے اور تغذیہ سے بچ
رہتا ہی بعضا اوس سے تحلیل ہو جاتا ہی پسینے اور بخار مین اور تھوڑا بچکر آتا ہی طرف جگر کے اور بول سے دفع
ہوتا ہی تو خروج فضلون کا بول اور عرق وغیرہ سے آسان ہو پانچوان وہ کہ اپنی برودت ذاتی سے تیزی
حرارت اور یبوست کو تسکین دے ساتوان اعضا کو تر رکھے اور جو غذا کا کام پانی سے تبدرق تھا موقوف
اسی قدر پر منحصر کرکے کہتا ہی جل بیدرق الطعام بلکہ پانی روان کرتا ہی غذا کو و افضل المیاہ میاہ العیون اور
بہترین پانیون پانی چشمے کے ہین یعنے وہ پانی کہ زمین سے نکلتا ہی اور روان ہوتا ہی لیکن کامل ہونا
فضیلت پانی چشمے کی اوس تقدیر پر ہی کہ ان چیزون سے موصوف ہو ایک وہ کہ منبع اوسکا خالص ہو یعنے وہ زمین
کہ پانی وہان سے نکلتا ہی زمین نیک اور اچھی ہو شوریت اور کبریتیت وغیرہ وہان نہو دوسری وہ کہ سیل اوسکا خاک
یا پتھر ہو حسن پانی کا سیل پتھر ہو وہ عفونت سے دور زیادہ ہوتا ہی اسواسطے کہ مٹی جو پانی سے ملتی ہی مستعد ہوتی ہی واسطے
تعفن کے اور ساتھ اوسکے پانی جاری اوپر مٹی خالص کے بہتر ہی اوس پانی سے کہ پتھر پر جاری ہو اسواسطے کہ طین حریہ
مٹی خالص جب پانی جاری سے ملتی ہی تو تہ نشین ہو جاتی ہی اور پانی کو صاف کرتی ہی آمیزشون سے اور باوجود اس صفت کے
بسبب حریت کے عفونت کو قبول نہین کرتی تیسری وہ کہ جاری ہو جنوب سے طرف شمال کے یا مغرب سے
طرف مشرق کے اور علت اسکی یہ ہی کہ ہوائین شمال اور مشرق کی افضل ہین جو انکو پانی کے
ساتھ مقابلہ پڑتا ہی بسبب بہنے ریاح کے اور داخل ہونے ریاح کے جوہر پانی کا صالح ہوتا ہی چوتھی
وہ کہ پانی بلندی سے نیچے کو گرتا ہو اسواسطے کہ یہ بات سبب سرعت حرکت کی ہوتی ہی اور سرعت
حرکت کی لطافت جوہر پانی کو زیادہ کرتی ہی پانچوین وہ کہ بعید المنبع ہو یعنے پانی چشمے کا وہان
بہتر ہی کہ مخرج سے دور ہو اسواسطے کہ کثرت حرکت کی باعث لطافت کی ہوتی ہی لیکن یہ اس
صورت مین ہی کہ راہ مین اور پانیون سے نہ ملے اور راہ پر زمین ردی کے نہو نہ کدورت ورنہ قریب
المنبع کا بہتر ہی چھٹی وہ کہ خفیف الوزن ہو اسواسطے کہ ہلکا پن دلیل کمی ارضیت کا ہی اور وہ لطافت کو مستلزم
ہی اور طریق وزن کرنے پانی کا یہ ہی کہ ایک پیمانہ پانی سے پُر کرین اور اوس پانی کو وزن کرین

افضل پانی کا بیان
بہترین پانی

پس دو ملا پانی ادسی پیمانے مین بھر کر وزن کرین جو پانی کہ وزن مین کم ہو سبک ہے اور دوسرا طریقہ یہ کہ دو ٹکڑے روئی کے کہ وزن مین برابر ہون لیکر دو پانی مین بھگوئین جدا جدا بعد اوسکے سوکھا دین یہان تک کہ کچھ تری نرہے اوسوقت وزن کرین جو ٹکڑا ہلکا ہو پانی اوسکا سبک ہے ساتوین وہ کہ پینے والا خیال کرے کہ پانی شیرین ہے اور شیرینی پانی کی نشان لطافت کی اس سبب سے ہے کہ جو رقیق اور لطیف ہوتا ہے رطوبت منہ کو رقیق اور لطیف کر کے جرم زبان مین رطوبت کو نافذ کرتا ہے اور اس سبب سے کہ رطوبت مذکور بالکل بعذوبت ہے قوت ذائقہ اس سے منفعل ہو کر حلاوت کو دریافت کرتی ہے اور اس سبب سے خیال مین آتا ہے کہ وہ پانی شیرین ہے وگرنہ پوشیدہ نہین ہے کہ پانی صرف کچھ مزہ نہین رکھتا ہے سوا اسکے کہ بسیط ہے یا قریب بسیط کے اور جو پیدا ہے مزہ اور بو وغیرہ کہ جسم مرکب کے خاصون سے ہے نہین رکھتا ہے اور معنی قریب بسیط کے یہ ہین کہ اوسمین اجزا ارضی بہت نہین ملے ہین بلکہ وہ اقل قلیل مین ایسی ہو گئے لائق شمار کے نہین ہین اور شیرینی کہ پانی مذکور سے محسوس ہوتی ہے پہلا درجہ تیزی کا ہے آٹھوین وہ کہ جو ساتھ شراب کے ملا دین تھوڑا پانی تیزی بہت شراب کو توڑ دے اور یہ دلیل لطافت کی ہوتی ہے اسواسطے کہ جب تک خوب امتزاج نہین ہوتا ہے بیچ شراب کے تغیر ظاہر نہین ہوتا اور شدت امتزاج کی لطافت کو لازم ہے نوین وہ کہ کثیر الاعتدار ہو اسواسطے کہ وہ بسبب کثرت مقدار مفسد کے ملنے سے جلد متاثر نہین ہوتا دسوین وہ کہ شدید الجریان یعنے تیز ہوتا ہو اور ظاہر ہے کہ حرکت قوی لطافت پانی کو زیادہ کرتی ہے گیارہوین وہ کہ سریع التبرد اور سریع التسخن یعنے جلد سرد اور جلد گرم ہو جاتا ہو جاڑے مین جلد سرد ہو اور گرمی مین جلد گرم بارہوین وہ کہ بعد پینے کے معدے سے جلد گذرے اور شراسیف مین تمددپیدا نہ کرے تیرہوین وہ کہ جو چیز اوسمین لگا دین وہ چیز جلد گل جاوے اور یہ معانی سوائے لطیف کے اور کسی مین نہین ہوتے اور مولف اوصاف مذکورہ سے کئی فضیلتون کا اوپر اقتصار کر کے کہتا ہے کہ افضل میاہ العیون ماکانت تربتہا طینیۃ حرۃ اور شیرین پانیون چشمے مین وہ پانی ہے کہ زمین اوسکی کی مٹی شیرین ہو وکان مجریہا نحو المشرق اور ہو جریان دہکا طرف پورب کے ومنبعہا بعید اور ہو مخرج اوسکا دور وسیلہا من اعلی الی اسفل اور ہو دوڑنی یعنے بہاو اوسکا بلندی سے نیچے کو وکانت مکشوفۃ للشمس اور رہو بے ستر یعنے کھلا ہوا طرف واقع ہونے آفتاب کے اور جاننا کہ بیچ اکثر کتب کے واقع ہوا ہے کہ پانی نہر کا بہتر چشمے کے پانی سے ہے

اور اس کتاب میں اور قانون میں مطلق پانی چشمے کی تعریف کی ہے پس نہ ہم نہو کر اس امر میں اطبا نے اختلاف کیا ہے
بلکہ مآل دونوں کا ایک ہے اسواسطے کہ چشمہ عام ہے اور نہر خاص چشمہ کھلا ہوا یا چھپا اوسکو عیون کہتے ہیں لیکن نہر نزدیک
اطبا کے خاص اوس چشمے کو کہتے ہیں کہ مستور نہو اور شک نہیں ہے کہ عیون مکشوف افضل ہے مستور سے اور معنی
لفظ عیون کے اور طریق اوسکے پیدا ہونے کا اس بحث کے آخر میں کہا جاویگا وافضل میاہ المطر ما اجتمع فی
الحفرة الصخریة اور بہترین پانیوں مینہ کا وہ پانی ہے کہ جمع ہو بیچ سوراخ پتھر کے اسواسطے کہ موضع سخت لائق اوسکے
نہیں ہوتا کہ اجزاے ارضی اوس سے جدا ہو کر پانی میں ملیں اور اس تقدیر پر کہ جو مینہ کے باسنوں میں جمع کریں
یا سونے اور چاندی کے زیادہ بہتر ہوگا و ضربہ استمال ذو الغبار و وقعت علیہ الشمس و رما ہوا اوسکو ہواے شمال
اور ہواے پورب نے اور پڑا ہوا ہو اوسپر آفتاب اسواسطے کہ یہ امر زیادہ کرنے والے لطافت کے ہوتے ہیں اور شک
نہیں کہ بہترین پانیوں میں پانی مینہ کا ہے لیکن اوسکے پانی نہر کا کہ موصوف بصفات مذکورہ ہو اور دلیل اوپر
فضیلت پانی مینہ کی عذوبت اوسکی ہے اور آسانی سے اوترنا اور جلد پکانا اور سوا اسکے کہ لطافت کو لازم ہے
اور معلوم ہو کہ پیدایش مطر کی بخار متصاعد سے ہے کہ متقاطر ہو یا استحالہ ہوا سے ساتھ پانی کے اور ہوا اور بخار
دونوں لطیف ہیں پس جو ان سے پیدا ہوگا لطیف ہوگا اور شرط دوسری بیچ فضیلت پانی مینہ کے یہ ہے
کہ صیفی ہو اور سحاب راعد سے ہو لیکن صیفی اس سبب سے بہتر ہو کہ حرارت گرمی کی مزید لطافت مطر کی ہے
ہر وقت صعود مادے کے کہ بخار ہے اور وقت اوسکے اوترنے کے اور شیخ رئیس اور اکثر سلف اور خلف
اسی امر پر ہیں لیکن ابو سہیل مسیحی کہتا ہے کہ شتوی بہتر ہے اسواسطے کہ ہوا جاڑے کی فصل میں غبار اور
دخان سے خالی ہوتی ہے پس جو پانی کہ اسوقت میں نازل ہوتا ہے لا محالہ پاک ہوگا شوائب غریبہ سے اور
یہی حرارت مبخرہ موجود بیچ جو کے زمانے جاڑے میں ضعیف ہوتی ہے اس سبب سے تو لطیف تر وہی
منتخب ہوگا اور بیچ شرح کلیات کے لکھا ہے کہ در شبہ اینکون قول فی ہذا ابو دلان الصیفی لا یخلو من غبار و دخان
لیکن جو سحاب راعد سے ہو بالاتفاق بہتر ہے اوس سے کہ بدون رعد کے ہو بشرطیکہ ریاح عاصفہ کے ساتھ
نہو اور وجہ فضیلت ایسے پانی کی یہ ہے کہ رعد یعنے آواز ابر کی حادث نہیں ہوتی ہے مگر تحرک دخان سے کہ
سحاب میں رکا ہے اسواسطے کہ جسوقت برودت اور کثافت اوپر بدلی کے عارض ہوتی ہے بخار کہ اوس میں ہے
قصد اپنی خلاصی کا کرتا ہے زور اور سختی سے بنسبت تنگی محل کے اور تفریق سخت سے سحاب آواز مہیب نکالتی
ہے اور براے حکما کے لیکن شرع شریف میں آیا ہے کہ رعد نام ایک فرشتہ کا ہے کہ اوپر اجزاے سحاب کے موکل

اور ملموس ہو اور آواز اوس فرشتے سے ظاہر ہوتی ہو واسطے زجر کرنے ابر کے بالجملہ پانی مینھ کا ساتھہ رعد کے خالی دخانیت سے ہوتا ہو اگر ریاح قوی شدید سے مارا نگیا ہو اسواسطے کہ اگر ریاح مذکور سبب اختلاط اجزوں کا ساتھہ پانی کے پیتی ہیں اور معلوم ہو کہ پانی مینھ کا باوجود اوسکے موصوف ہونے کے ساتھہ صفات محمودہ کے کثر پانی نہر مذکور سے اس سبب سے ہو کہ عفونت اوس مین جلد اثر کرتی ہو اور بعض اوسکا سبب تعفن اخلاط کا اور ضرر سینہ اور آواز کا ہوتا ہو پس پانی مینھ کا از روے ذات کے نہر کے پانی سے بہتر ہو لیکن بہ سبب نقصان عارضی کے کہ سرعت قبول عفونت کی ہو اکثر اطبا نہر کے پانی کو اسپر فضیلت دیتے ہین اور ظاہر ہو کہ جو چیز کہ ضرر اوس سے کثر معلوم ہوا ہے کم سے بہتر ہوتی ہو پس طور پر کہ ہو لیکن بیچ وجہ سرعت تعفن پانی مینھ کے اطبا کے کئی قول ہین شیخ رئیس اور ثقات اس امر پر ہین کہ وہ شدید الرقت ہو اور مفرط اللطافت منفعل ارضی اور ہوائی سے جلد متغیر ہوتا ہو اسواسطے کہ لطیف رطب کی شان سے سرعت انفعال ہو اور بعض اطبا کہتے ہین کہ پیدایش پانی مینھ کی بخارسے ہو کہ صعود کرتا ہو صوبات مختلف سے اور بسبب اختلاف رطوبات کے طبیعت اوسکے ہضم سے قصور کرتی ہو اور ہمارے بدن مین تصرف نہین کرسکتی اور یہ امر عفونت کو پہنچاتا ہو پس مثال پانی مینھ کی جمع ہونا پانی نہر اور پانی کو یلین کا ہو کہ جمع ہونا انکا معدے مین ممنوع ہو بہ سبب عاجز ہونے طبیعت کے تصرف کرنے سے لیکن یہ قول ضعیف ہو اسواسطے کہ اس سے لازم آتا ہو کہ پانی مینھ کا آپ ذات مین ردی ہو اور ایسا نہین ہو اسواسطے کہ اگر بالذات ردی ہوتا اچھے صفات سے موصوف نہوتا جیسا کہ بقراط کہتا ہو کہ ان اعدم المطرابو المیاہ والخفہا وزنا اور ایسا ہی دیکھا گیا ہو کہ اگر کوئی شخص سریع العفونت مینھ کے پانی کو پیے اور معفنات خارجی سے کنارہ کرے ہرگز ضرر اوس سے نہین ہوتا ہو اور یہ دلیل پاک ہونے اوسکی ذات کا ہو فائدہ جو شخص کہ مستعد عفونت کا ہو اور ساتھہ شرب پانی مینھ کے مضطر ہو یا چاہیے کہ ترشیان کہاے تو عفونت پیدا نہو اسواسطے کہ ترشی عفونت کو مانع ہوتی ہو خصوصا جو بارد یابس ہو ساتھہ ترشی کے اور پانی مینھ کا کہ بدون رعد کے ہوتا ہو اور ساتھہ ریاح عاصفہ کے خالی ردی ہونے سے نہین ہو اصلاح اوسکی طبخ کرنا اوسکا ہو وما عدا ہذین من المیاہ فہو ردی اور سوا ان دو پانی کے یعنے نہر اور مینھ کے جو پانی ہین ردی ہین مانند ماء قنی اور ماء بیر اور ماء نز اور ماء راکد اور معدنیات اور علقیات کے اور احکام ہر ایک کے بیچ علیحدہ فائدے کے کہے جاتے ہین فائدہ بیچ معنی مین کہ اور احکام قنی اور بیر اور نز کے جاننا چاہیے کہ بحکم اللہ تعالے کے پانی بیچ زمین کے پیدا

ہوتا ہی اس طریق سے کہ تاثیر حرارت سے اور سماویت کواکب سے وہ بخار مادر ارض کا کہ ضرورت
خلا سے ارض میں داخل کیا ہی نکلتا ہی اور بسبب ناریت کے کہ بخار کو لازم ہی بقصد نکلنے کے حرکت کرتا ہی
پس جس جانب میں کہ تخلخل اور تعین ہوتا ہی خروش کرتا ہی اور بسبب بسط اور لطافت اوسکے پیچ زمین کے
برودت مکانی اوسپر غلبہ کرتی ہی اور ناریت اوس سے دور ہو جاتی ہی اور بالضرور بخار مذکور پانی
ہو جاتا ہی اسواسطے کہ ظاہر ہی کہ جو ناریت بخارات سے دور ہو جاوے وہ بخار پانی ہو جاتا ہی پس جو ہو چکنے
بخار کی اگر زیادہ ہی اور پے در پے پہونچی ہی پانی جمع ہوتا ہی اور جو موضع زمین کا کہ قابل پھٹنے کے ہی
پھاڑ کر دکھلائی دیتا ہی اور عیان ہو جاتا ہی اگر نسبت کثرت کے مدد بہت پہونچے پانی جاری ہوتا ہی
باعتبار مدد کے ہمیشہ اور منقطع ہو کر ضعیف ہو یا شدید اور اوسکو عین جاری کہتے ہیں اور اگر حد جریان
کو نہ پہونچا بلکہ پست جگہ میں نکلکر وہان ٹھہر رہا نہایت یہ کہ جب پانی وہان سے اوٹھالیوین اور
پانی بدلے اوسکے پہونچتا ہی اوسکو عین واقف کہتے ہیں اور فرق عین واقف اور نہر میں آتا ہی اور
پوشیدہ نرہے کہ عین جاری بہتر ہی عین واقف سے بشرطیکہ پائی جاوے صفات مذکورہ کہ اسواسطے
کہ اگر ہوا و عین کا زمین شورہ میں ہی یا اور رداءت ہی اس صورت میں ظاہر ہی کہ عین واقف کہ قریب المحل
ہی افضل ہوگا اور اسی طرح اس حالت میں قریب منبع کا فاضل زیادہ ہوگا بعید المنبع سے ورنہ
پیچ عین موصوف کے کہا گیا ہی کہ جسقدر منبع سے دور زیادہ ہو فاضل زیادہ ہی لیکن قنی بکسر قاف اور سکون
نون اور تحتانی کے حقیقت میں گڑھا ہی کہ کھودیں اور پانی اوس سے نکلے پس بسبب صنعت کے اوس پانی کو
وہاں سے جاری کریں یہ ماء القنی ہی اور ترجمہ اوسکا فارسی میں کاریز ہی اور جو عین جاری سے ایک
شاخ صنعت سے کوئی جگہ لیجاویں اس شاخ نکالی ہوئی کو بھی قنی کہتے ہیں مجازاً ورنہ یہی عین ہی اور
اسی طرح جو پانی بستہ سے بسبب صنعت کے جاری کریں اگرچہ اوسکو بھی قنی کہتے ہیں مجازاً لیکن حکم اوسکا
اصل کا رکھتا ہی نہ حکم قنی حقیقی کا اور بیر کہ فارسی میں چاہ یعنے کنوان کہتے ہیں گڑھا بنایا گیا ہی کہ زمین کو
کھودتے ہیں اور پانی وہان جمع ہوتا ہی پس اگر صنعت سے جاری کریں قنی نام ہوگا اور نسبت
قنی کی ساتھ بیر کے مانند نسبت عین جاری کے ہی ساتھ عین واقف کے اور احکام پانی کنوئیں کے مختلف
ہیں باعتبار مکان اور خرچ ہونے کے اور بہترین اوسمین وہ ہی کہ شیرین زیادہ اور ہلکا زیادہ
اور ہاضم زیادہ ہو اور کشادہ ہو اور مسقف نہو اور خرچ بہت ہو اور اسیطرح بعضے کوئیں دیکھے

گئے کہ پانی اوسکا بیچ لطافت اور ہلکی کے ساتھ پانی گنگ کے کہ وہ نہر مشہور ہندمین ہی ساتھ لطافت کے
ہر وقت پہلو مارتے ہین بالجملہ جو پانی کہ صفات محمودہ اوس مین زیادہ ہوون بہتر ہی اپنے کم سے اور عادت کو
بھی دخل تمام ہی بہت آدمی ہین کہ کنوئین کے پانی پینے کی عادت رکھتے ہین اور ہرگز ضرر نہین پاتے اور یہ بات
بحث سے خارج ہی لیکن نز بکسر یا فتح نون اور تشدید زاے معجمہ کے گڑھا ہے بنایا گیا کا نام ہی کہ بیچ زمین رطوبت
ناک کے ہوتا ہی اور پانی نواحی زمین تر کا ٹپک کر وہان جمع ہوتا ہی اور چشمہ بیچ مین زمین آتا یہ پانی کنوئین کے
پانی سے ردی زیادہ ہوتا ہی فرق اسمین اور عین واقف مین یہ ہی کہ عین مین پانی زمین کے نیچے سے نکلتا ہی بخلاف
نز کے کہ زمین نیز ہمسایہ سے پانی اوسکا ٹپکتا ہی بیچ گڑھے کے پس جدا جدا ہوگئے دونون اور وجہ انکے
ردی ہونے کی یہ ہی کہ پانی رکا رہتا ہی اور زمین سے مدت دراز تک ملا رہتا ہی فائدہ بیچ احکام میاہ رکد
کے یعنی پانی بستہ اوپر سطح زمین گہری غیر مصنوع کے اور یہ پانی سب مین ردی ہی اسواسطے کہ شدید الاختلاط
ہی اجزاے رطبہ ارضی سے بسبب بہت ہونے توقف کے اور نہ جنبش کرنیکے خاصکر کہ نرکل وہان
جمے ہوون اور پانی بستہ قصبی کو ماء آجامی کہتے ہین اور آجام جمع اجمہ کی ہی اور ردی زیادہ بستہ
پانیون مین پانی تالاب کا ہی کہ ٹھہر گیا ہوا اور اوسکو المیاہ البطائح کہتے ہین اور ماء راکد اجامی ہو یا بطائحی
یا سوا انکے معدے سے موافقت نہین رکھتا ہی اور بہت آفات پیدا کرتا ہی احتراز اوس سے واجب ہی
فائدہ بیچ میاہ معدنی اور علقی کے ردی ہونا ان پانیون کا بسبب اختلاط اجزاے غریبہ کے ہی بیچ
پانی کے اور بسبب تکثیف پانی کے فراخ منبع سے بالجملہ پانی کہ اوسمین علق زار ہو حکم اوسکا موافق حکم پانی آجامی
کے ہی لیکن معدنیات سواے ذہبی اور فضی اور حدیدی کے بسبب فساد جوہر معادن کے مختلف
الرداءت ہین پانی نکلا ہوا اوس سے بھی وہی حکم رکھتا ہی لیکن ذہبی اور فضی اور حدیدی مفید اور مقوی
ہین اسواسطے کہ ذہبی اور فضی مفرح دل کے ہین اور مقوی امزاج اور حدیدی مقوی احشا ہی اور مصلب اعضا
اور مزیل طحال اور نافع ذرب اور محرک جماع ہی اور جاننا چاہئے کہ جان چیزون کو پاک پانی مین سرد کرین گرم
کر کے بہت مرتبے تو پانی اوس سے قوت حاصل کرے حکم اس پانی کا ویسا ہوتا ہی نفع مین لیکن تعریف
ماء ذہبی وغیرہ سے گمان نہو کہ وہ بہتر ماء عین اور مطر سے ہی اسواسطے کہ ظہور بعض فوائد کا فضیلت کلی ثابت
نہین کرتا ہی جو غرض کہ نہر کے پانی سے مقصود ہی از روے تبرید اور ترطیب کے اور از روے موافقت
کے بیچ مزاج معتدلون کے اوسکے غیر مین نہین پائی جاتی نہایت یہ کہ پانی مذکورہ نسبت اور پانی کے

کہ معدی مین بہت قلیل الحرارت ہین اور منافع سے نزدیک بیساکہ گذرا ہر پس بمنزلہ دوا کے ہر اور ہمیشہ
پینا اوسکا جائز نہین ہر اسواسطے کہ سب پانی معادن کے عسر البول پیدا کرتے ہین اور احکام معدنیات وغیرہ
کے جدا فائدے مین کہے جائینگے فائدہ بیچ احکام میاہ ثلجیہ اور جمدیہ وغیرہ کے ثلج برف کو کہتے ہین اور وہ ہوا
ہر کہ بستہ ہوکر زمین پر گرتی ہر اور جمد یخ کو کہتے ہین یعنی وہ پانی کہ بستہ ہو جاتا ہے چاہیے کہ جسوقت ایک ان
پانیون سے صاف اور روشن ہو اور ساتھ کوئی چیز ردی کے ملا نہو تا محالہ اصلاح سے نزدیک ہوگا مگر کہ کثیف
زیادہ اور اچھے پانیون سے ہوگا بسبب اوسکی تاثیر کے برد قوی سے اسی سبب سے کہ صاحب درد عصب
کو ضرر بہت دیتا ہر لیکن اگر اوسکو جوش کرین پھر اچھا ہو جاتا ہر اسواسطے کہ طبخ کثافت کو اوس سے دور
کرتا ہر لیکن اگر جمد ردی پانیون کا ہر ظاہر ہر کہ وہ بھی ردی بل ردی زائد ہوگا اور اسی طرح ثلجی کہ ہوائے
متغیر اور متعفن سے پیدا ہو یا اوپر موضع ردی کے گرے ردی ہونا اوسکا ظاہر ہر اور ایسے جمد اور ثلج کو قطعا
پانی مین نہ ملا دین لیکن اگر پاس بھرا ہوا پانی کا اسمین رکھکر سرد کرین قباحت نہین ہر فائدہ بیچ احکام
میاہ مختلفہ کے کہ بسبب اختلاف کیفیت یعنی حرارت اور برودت کے ہو جاتین کہ پانی سرد
معتدل المقدار سب پانیون سے موافق زیادہ ہر صحیح آدمیون کو اسواسطے کہ معدے کو قوت دیتا ہر اور
اشتہا کو اوٹھاتا ہر بسبب تکثیف اور جمع کرنے اجزاے معدے کے اور منع کرتا ہر صعود بخار کو طرف
دماغ کے اور ظاہر ہر کہ مقدار معتدل اوس سے بے نیاز کرتا ہر کثرت پینے سے اور تعدیل کرنا سرد پانی
کا احشا اور اعضا کو مانند تعدیل کرنے ہوائے سرد کے ہر روح کو اور وہ پانی سرد بیچ منع کرنے جوش اخلاط
کے اور عفونت کے قوی زیادہ ہر لہذا اطبا نے کہا ہے کہ بیچ حمی غلیانی کے اگر آفت احشا مین نہو فقط
سرد پانی سے ہم علاج کرینگے لیکن پانی بہت سرد عصب کو نقصان کرتا ہر اور احشائے منعدم کو بھی اور
یہ سب اوصاف کہ بیچ حق سرد پانی کے کہے گئے خاص اوس پانی سے ہین کہ بالذات سرد ہو جیسا پانی
اور مانند اوسکے نہ یہ کہ اوسکو عمل اور صنعت سے سرد کیا ہو برف مین یا شورہ مین کہ یہ پانی وہ خواص
نہین رکھتا ہر اور غسل کرنا سرد پانی سے بیچ فصل گرم کے اور وقت گرم کے محرور المزاج کی قوت کو
دیتا ہر اور حرارت غریزی کو حافظ اور جلد کو مقوی ہوتا ہر لہذا اکثر امراض جلدی کو فائدہ کرتا ہر بشرط تنقیہ
اور تحلیل مواد کے اور منع کرتا ہر تداخل ہوائے متعفن کو اسی سبب سے بیچ وبا کے غسل کرنا سرد پانی
فائدہ کرتا ہر اور اسکی تعریف کی ہر اطبا نے لیکن گرمی کہ بہت نہانے سرد پانی مین ظاہر ہوتی ہر سبب

ذیابیطس کے ہو تسدید مسام سے ہوتی ہو اسکا اعتبار نہین ہو لیکن پانی گرم کہ آگ مین گرم کیا ہو یا دہوپ مین
گرم ایک باعتبار شدت گرمی کے اور سستی کے اور باعتبار اوسکے پینے کے ناشتا یا اوپر طعام کے مختلف ہوتا ہو
جیسا کہ کہا جاتا ہو تو ستیاوہ نہ ہے کہ پینا گرم پانی اوپر طعام کے ہضم کو فاسد کرتا ہو اور متلی پیدا کرتا ہو اور تھے
خصوصاً گرستیر گرم ہو اسواسطے کہ شیر گرم بیچ فاسد کرنے کے قوی زیادہ ہو بخلاف بہت گرم کے کہ بعضی طعام
کو منحدر کرتا ہو اور وجہ انفساد کی رخاوت ہو کہ معدے مین پیدا کرتا ہو حرارت عرضی سے اور رطوبت ذاتی
سے اور بعضی طعام کو فوراً طافی کرتا ہو اور اوپر فم معدے کے لاتا ہو اور شاید کہ پینا اوسکا استسقا پیدا
کرے بہ سبب ارخاے کبد کے اور دق پیدا کرے بسبب پہونچانے حرارت کے دلکو اور بدن کو پگھلاوے
بہ سبب افساد ہضم جید کے اور نہ حاصل ہونا تسکین کا فوراً اوسکے پینے سے بیچ عطش صادق کے بدیہی
ہو لیکن عطش کاذب تسکین تام دیتا ہو بسبب دور کرنے سبب کے اور عطش صادق وہ ہو کہ معدے کی
حرارت سے ہو اور عطش کاذب وہ ہو کہ بلغم غلیظ یا لزج یا شور سے ظاہر ہو اور اسکا خاصہ ہو کہ سرد پانی
سے زیادہ ہوتی ہو اور گھونٹ گھونٹ پینے بہت گرم پانی سے اور صبر کرنے سے اوپر پینے پانی کے
تسکین قبول کرتی ہو لیکن پینا گرم پانی کا سہارا اکثر ہو کہ معدے کو دہوتا ہو بسبب پگھلانے اوس چیز کے
کہ معدے مین ہوتی ہو یعنے بلغم اور بسبب دہونے اوس چیز کے کہ اوس مین ہو یعنے رطوبات اور نرم
کرتا ہو پیٹ کو بسبب نرم کرنے ثفل کے اور سست کرنے جرم امعا کے لیکن کثرت پانی گرم کی مطلقاً ردی
ہو اور سست کرنے والی قواے معدے کی ہو لہذا اطبا نے اوس شخص کو کہ عادت اسکی رکھتا ہو واسطے
مداومت تموڑی مصطگی کے حکم کیا ہو اور پانی نہایت گرم بہت ہوتا ہو کہ قولنج ریحی اور ثقل کو کھولتا ہو اور
ریح الطحال کو فائدہ دیتا ہو اور جاننا چاہیے کہ گرم پانی مسکن درد کا ہو اور مدر بول اور حیض شرباً اور نطولاً اور
ان کئی آدمیون کو فائدہ کرتا ہو ایک اصحاب صرع کو بہ سبب انفتاح اور تحلیل مادے کے دوسرا اصحاب مالیخولیا کو
بسبب ترطیب اور تسخین اور تلطیف اور ترقیق مادے غلیظ کے تیسرا اصحاب صداع بارد اور اصحاب ریہ کو
بسبب تسکین درد اور انفتاح مادے کے لیکن نفع اوسکا آخر ریہ مین ظاہر ہو بسبب تحلیل بقایاے مادہ
مستکنہ کے چوتھا اون لوگون کو کہ بثور حلق اور عمور مین رکھتے ہون یا ورم پیچھے کان کے ہو بہ سبب انفتاح
اور تلیین مادے کے اس سبب سے کہ یہ مواضع بواسطہ عصب کے سرد پانی سے ضرر پاتے ہین پانچوان اون
لوگون کو کہ حجاب مین قروح اور سینہ مین تفرق اتصال رکھتے ہون اور استعمال اوس پانی کا کہ دہوپ سے

گرم ہوا ہو بخاصیت مرض پیدا کرتا ہی خصوصاً کہ بیچ باسن تانبے کے گرم ہو بیچ بلاد گرم اور وقت گرم کے
فائدہ بیچ بیان احکام بعض میاہ ردی کے جانیں کہ پانی شور دبلا کرنیوالا اور تنشف کرنیوالا ہی پہلے اسہال
لاتا ہی بعد اسکے قبض بہ سبب تخفیف رطوبات کے لہذا جرب اور حکہ پیدا کرتا ہی اور احکام مذکور متعلق ہیں
پینے سے ہیں اور تریاق اور مصلح اوسکا تناول کرنا چکنا اور شیرین کا ہی لیکن غسل اعضا کا اوس سے مزیل
جرب اور حکہ اور قوبا کا ہی اور خون کو کہ نیچے جلد کے بستہ ہوتا ہی محلل ہی اور تقاتل قمل اور قمقام اور رعشہ اور
فالج اور استرخا وغیرہ امراض عصبی کو خوب نفع کرتا ہی اور خاصہ ماء البحر کا ہی کہ جو سانپ گزیدہ کو یا الم سیدہ
نیش ہوام کو نہلاویں تکلیف زہر سے سالم رہے اور بیچ استیصال زیادتیاں بواسیر کے استنجا کرنا اوس سے
عجیب الاثر ہی خصوصاً لوگوں کو اور صاحب استسقا کو اوپر کنارے دریا کے رہنا اور اوپر کشتی کے
بیٹھکر سیر کرنا بخاصیت نفع کرتا ہی اور بحر بیچ اصطلاح اطبا کے دریائے شور کو کہتے ہیں اور آب شور عام
ہی کہ بحر سے ہو یا زمین شور سے نکلے یا نمک کو شیرین پانی میں ڈالا ہو اور آب شور غیر بحری قریب آب
بحر کے ہی مگر بیچ بعض خواص کے کہ کہا گیا لیکن آب کدر اور غلیظ پیدا کرنیوالا پتھر اور سددون کا ہی لہذا جو شخص
اونکے پینے میں مبتلا ہو اوسکو چاہیے اوسکے تناول کرنا مدرات کا لازم ہی تو مدرات بہ سبب نکالنے اجزا
مسددہ کے ضرر سے نڈر کریں لیکن جو شخص کہ مبطون ہو یعنے اسہال رکھتا ہو بہ سبب ضعف معدے کے
اکثر ان پانیوں غلیظ سے نفع پاتا ہی بہ سبب دیری اوترنے پانیوں مذکورہ کے اور آب نوشادری مطلق
طبیعت کا ہی پینا اوسکو یا اوسمیں بیٹھیں یا اوس سے حقنہ کریں اور آب شبی سیلان فضول البطن کو اور
نفث الدم اور سیلان اور بواسیر کو نفع کرتا ہی لیکن غسل کرنا اوس سے اکثر تپ یومی استحمامی پیدا
کرتا ہی اور پینا اوسکا تپ عفنی کو بہ سبب پیدا کرنے سددون کے کہ سبب عفونت کے ہیں بیچ اون
ابدان کے ہی کہ وہ مستعد حدوث تپ عفنی کے ہیں اور صاحب حدوث تپ عفنی کے وہ ہیں کہ مسام
اونکے تنگ ہوں اور ارواح اونکے گرم اور حدوث سددون کے استعداد اونمیں بہت ہو اور آب
کبریتی یعنے وہ کہ گندہک کی زمین سے نکلے مسخن اور مجفف اور مسہل ہی اور پینا اوس میں واسطے
داد اور بہق اور جرب اور تقشر جلد اور درد مفاصل اور ریاح باردہ اور سختی تلی اور درد جگر اور رحم کے اور
درد زانو اور سعفہ اور تعقد عصب کے اور زخم کاٹنے سباع کے نافع ہی اور پینا اوسکا مضعف معدہ اور بارد
اور مسخن جگر ہی اور آب زفتی یعنے وہ پانی کہ زفت اور قیر کی کان سے نکلے پینا اوسکا نفع سددون کا اور

سمن بدن کا ہی اور سنج کرنے والا خساروں کا اور مدمل قروح ہی لیکن قرحہ امعا پیدا کرتا ہی اور امراض مادہ کو حادث ہی مصلح اوسکا غاریہ رطبہ او صمغ عربی اور گل ارمنی ہی آب تلخ یعنے پانی کڑوا مفتح سدوں کا اور ملطف اخلاط غلیظ اور مفسد خون کا ہی مصلح اوسکا شکر اور عسل اور جوشش کرنا ہی آب نحاسی یعنے وہ پانی کہ تانبے کی کان سے نکلے یا تانبے گرم کو اوسمین بکرر سرد کیا ہو واسطے شہوت تم کے اور ورم لہات کے اور ورم کان کے اور تقویت اعضاے ضعیفہ کے نافع ہی اگر اوسکو استعمال کرین بدون پینے کے اور اسی طرح استسقا اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہی لیکن پینا اوسکا خطرہ رکھتا ہی مصلح اوسکے بھی شکر اور شہد مین آب رصاص الاسود یعنے وہ پانی کہ سیسا گرم اوسمین بجھاوین قولنج کو پیدا کرتا ہی اور حبس بول کو بھی اور وہ پانی کہ قلعی گرم کرکے اوسمین سرد کرین قریب اسکے ہی اور اوپر بیان ہو چکا ہی کہ سب پانی معادن کے عسر البول پیدا کرتے ہین خاصہ کرایک مدت تک پیین اگرچہ ذہبی اور فضی اور حدیدی ہون فائدہ بیچ بیان صاف اور پاک کرنے پانی کے اور اصلاح ردی پانیون کے اور تصفیہ کدر پانیون کے جاننا چاہیے کہ پانی صانع کو اگر چاہین کہ لطیف زیادہ اور ہلکا زیادہ ہو بیچ مٹی کے باسن کے رکھین اور پانی کہ اوس سے ٹپکے اچھے باسن مین لیوین کہ یہ پانی نہایت لطیف ہوتا ہی اور اسکا نام ماء التقطیر ہی اور ہر چند موضع بلند سے تقاطر کرے بہتر ہی اور وہ تبرید دل گرم کو اور خفقان گرم کو نفع بہت کرتا ہی لیکن اصلاح میاہ ردی کی کئی طرح سے کرتے ہین ایک وہ کہ تصفیہ اور تقطیر کرین یعنے عرق بناوین اور بہترین طریق تقطیر مین مختار اطبا کا یہ ہی کہ پانیون کو دیگ مین ڈالین اور اوپر دیگ کے لکڑیان رکھین اور بسبیل تقاطع کے اور ان لکڑیون پر صوف نیا دھنکا ہوا رکھین اسطور پر کہ سر دیگ کو بالکل چھپا لیوے پس نیچے دیگ کے آگ روشن کرین تو بخار صوف مین آوے اور نیچے دیگ کے ٹپکتا ہی اور صوف کے پانی کو امتحان کرتے ہین جس وقت پانی شیرین معلوم ہو صوف کو اوٹھا کر ایک باسن مین نچوڑین اور اسیطرح جسقدر کہ چاہین لیوین اور جو دو تین بار عرق نکالا ہو دیگ کا پانی گرا دین اور پانی ڈالین اس عمل سے پانی شور اور تلخ شیرین ہو جاتا ہی دوسرا وہ کہ اوپر کنارے پانی کے کہ شور اور ردی ہو گڑھا کھودین کسنارہ وہ تو پانی وہانسے اس گڑھے مین ٹپک آوے بعد اوسکے پہلا اس گڑھے کے گڑھا دوسرا کھودین اور پانی کو بطریق ترشح کے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین منتقل کرین یہانتک کہ شیرینی پیدا کرے اور پانی کو اگر زمین نواحی دریا شور سے کھودین اچھی زمین کہ بو قیمت سے خالی ہو گڑھا کھودین اور دریا کا پانی اوٹھالا وین بعد اوسکے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین پہرین یہانتک کہ شیرین ہو تیسرا وہ کہ پانی کو جوشش کرین یہانتک کہ چہارم حصہ رہجاوے بہتر ہو اور اگر بیچ سو حصہ

پانی کے ایک رطل سرکہ انگوری ملادین اور جوش کرین تو جو تہائی حصہ رہجاوے نہایت بہتر ہی اور بانین کا ملیا ہیچ پانی جوش کیے کے اختلاف رکھتے ہین بعضے اس امر پر ہین کہ اوسکو جو جوش کرین لطافت قبول کرتا ہی اور برودت اوسکی دور ہوجاتی ہی اور شیخ رئیس بھی اسی امر پر ہی اور یہ لوگ اوپر اثبات اپنے مدعا کے دلیل لاتے ہین پہلی وہ کہ تجربہ مین پہونچا ہی کہ نفخ پانی مطبوخ مین کمتر ہوتا ہی اور معدے سے جلد منحدر ہوتا ہی اور یہ دو صفت خاصہ لطافت کا ہی دلیل دوسری وہ کہ وزن پانی مطبوخ کا ہلکا زیادہ غیر مطبوخ سے ہوتا ہی اور یہ بھی نشان لطافت کا ہی اور بعضے اس امر پر ہین کہ پانی طبخ سے غلیظ زیادہ اور کثیف زیادہ ہوجاتا ہی اور دلیل لاتے ہین کہ جو اوسکو جوش کرتے ہین شک نہین ہی کہ جو لطیف ہی صعود کر جاتا ہی اسواسطے کہ لطیف شدید زیادہ ہوتا ہی واسطے قبول کرنے صعود کے اور جسوقت لطیف اجزا علیحدہ ہوے جو باقی ہی لامحالہ کثیف ہوگا بسبب غالب ہونے اجزاے ارضی کے اوپر اور ظاہر ہی کہ ان پانیون سے کوئی خالی اختلاط اجزاے ارضی سے نہین ہی پس طبخ مطلقاً مزید کثافت ہی اور جو خفت وزن اور قلت نفخ کو کہا ہی ہم نہین ملتے ہین کہ سب پانیون مین پایا جاوے جیسا کہ تجربہ سے ظاہر ہوا اور شیخ رئیس بیچ رد اس امر کے کہتا ہی کہ صعود کرنے والا ہرچند لطیف ہی پانی سے لیکن کثیر المخالفت نہین ہی اسواسطے کہ پانی متشابہ الاجزا ہی بسبب بسیط ہونے کے یا قریب بسیط ہونے کے اور موجود نہونا پانی بسیط کا کر گئے ہین ثابت نہین ہی اور وہ پانی کہ بعد طبخ کے باقی رہتا ہی ہرچند غلیظ زیادہ متصعد سے ہی لیکن نسبت اوسکے کہ قبل طبخ سے تھا لطافت حاصل کی ہی لامحالہ اور علت ضرورت حصول لطافت کی طبخ سے یہ ہی کہ غلظت پانی کی دو امر سے باہر نہین ہی ایک یہ کہ بسبب برودت کے کثافت عارض ہوا اور زوال اسکا طبخ ظاہر ہی دوسرا یہ کہ اختلاط اجزاے ارضی سے غلظت ظاہر ہوئی ہو یہ بھی طبخ سے دور ہوتا ہی اسواسطے کہ اجزاے ارضی بالطبع پانی سے جدا ہوتے ہین رسوب انکو بسبب ثقل ہونیکے کہ کثافت کو لازم ہی اور لیکن جو اجزا کہ نہایت چھوٹے ہین اور پانی میل طرف غلظت رکھتا ہی اجزاے ارضی پانی سے جب نہین ہو سکتے اور طبخ سے رقت اور تخلخل پانی مین ظاہر ہوتا ہی اور اس سبب سے اجزاے صغار ارضی قادر ہوتے ہین اوپر تمیز اور ترسب کے اور پانی لطیف ہوتا ہی پس طبخ لطافت کو فی الجملہ اکثر کرتا ہی اور شارح بعد ذکر کرنے دونون قول مختلف کے واسطے موافقت دونون قول کے کہتا ہی اجزاے ارضی کا پانی مین دو طرح ہی ایک وہ کہ شدت سے نہو مانند پانی ملکر کے جیسے وہ پانی کہ بالذات

پاک ہوا اور والدات ناریہ سے نظافت حاصل کرے اور شک نہین ہی کہ یہ پانی طبخ سے لطیف ہوجاتا ہی
دوسرا وہ کہ ملنا اجزاے ارضی کا پانی مین شدید ہو یہان تک کہ جدا ہونا اوس سے دشوار ہو مانند پانی
معادن کے اور پانی دریاے شور کے کہ بالذات نظافت رکھتے ہین ایسے پانی لامحالہ طبخ سے کثیف ہوتے
ہین اور وجہ لطافت کی پہلے پانی مین اور کثافت کی دوسرے پانی مین بسبب طبخ کے دلائل سابقہ سے
پوشیدہ نہین ہی اس لیے کہ کہا گیا ہی کہ اجزاے ارضی جو باسانی پانی سے جدا ہوسکتے ہین جلد تر رقیق اور متحلل ہوتے
ہین اور متحلل اجزاے ارضی کا زیادہ کرتا ہی لطافت کا ہی بخلاف اسکے کہ جدا ہونا اجزاے ارضی کا پانی سے
دشوار ہو کہ اس صورت مین تحلل اجزاے ارضی مین کمتر ہوتا ہی اور ساتھ اجزاے مائی کے اکثر اور باہم
کثافت کو زیادہ کرتا ہی اور طریق دوسرا بیچ دفع کرنے ردائت پانی کے وہ ہی کہ مٹی پاک کو خام کرکے
شہر سے لیا ہو ملادین پانی مین اور رکھ دیوین تو صاف ہو اور جسقدر رکھ کر رکھین بہتر ہو لیکن طریق تصفیہ
پانی کدر اور غلیظ کا یون ہی کہ تھوڑی زردآلو کی ملادین یا گل ارمنی کو یا ستو گیہون کو ساتھ تھوڑی سی شب
یمانی کے یا تھوڑی زاج مسحوق کے لیکن شب اور زاج کو اپنے امکان تک نہ ملانا چاہیے کہ وہ ضرر سے
خالی نہین ہی اور اگر چنگاری اچھی لکڑی کی پانی مین سرد کرین تصفیہ کرتا ہی اور جو بیچ اصلاح پانی ردی
کے گذرا مصفی کدورت کا ہی اور کھانا پیاز کا تریاق پانیون ردی کا ہی اور کھانا بلیلہ کا بدستور اور افعال
منع کرنے پینے پانی کے اور منافع مضار اوسکے بیچ تدبیر ماکول اور مشروب کے اوینگے انشاء اللہ تعالی

تقسیم ثالث در نوم والیقظہ

القسم الثالث فی النوم والیقظة اور تیسری قسم اسباب ستہ ضروریہ سے ثابت ہی بیچ بیان
سونے اور جاگنے کے اما النوم فیبرد الظاهر ویسخن الباطن لیکن سونا پس وہ سرد کرتا ہی ظاہر بدن کو اور گرم
کرتا ہی باطن کو ویرطب ان قصر اور تر رکھتا ہی باطن کو اگر کوتاہ ہو زمانہ سونیکا ویبرد ویخفف ان طال
اور سرد کرتا ہی اور خشک کرتا ہی باطن کو اگر دراز ہو زمانہ سونیکا اسواسطے کہ خواب طویل اگرچہ اوپر امتلاء
معدے کے ہو اکثر مگر خواب غلو کا لیتا ہی اسواسطے کہ جو حرارت ہضم کرنے غذا سے فراغت پاتی ہی بیچ تحلیل
مین لگاتی ہی اور روح کو تحلیل کرتی ہی اور خشکی لاتی ہی پس یہ دونون خواب برے ہین اور اچھا خواب
معتدل ہی اور جو بیچ ضمن بیان دو طرفون کے اچھائی درجے میانہ کی سمجھی جاتی ہی مولف اوسکے ذکر مین
مشغول نہوا لیکن ہم مفصل کہتے ہین والیقظة بضد ذلک اور جاگنا پیدا کرتا ہی ضد اوس چیز کی کہ بیچ سونے
کے بیان ہوا پوشیدہ نرہے کہ نوم دو طور ہی طبیعی اور غیر طبیعی یہان تعریف طبیعی کی مذکور ہوتی ہی

اور نوم طبیعی اگر اعتدال سے ہو محمود ہے ورنہ مذموم لیکن غیر طبیعی مطلق مذموم اسواسطے کہ وہ مرض ہے
شامل اوسکی سبات ہے اور اسیطرح بیداری طبیعی ہے اور غیر طبیعی شامل غیر طبیعی کی سہر ہے اور وہ مرض ہے اور
یہان بیداری طبیعی مذکور ہوتی ہے لیکن نوم کی اصطلاح تعریف کی ہے کہ ہو ترک النفس استعمال الحواس ترکا
طبیعیا یعنے سونا وہ ہے کہ چھوڑ دے نفس ناطقہ استعمال کرنے حواس کو بطور ترک طبیعی کے اور طریق حصول
خواب کا یہ ہے کہ رطوبت معتدل بیچ دماغ کے جمع ہوتی ہے بسبب حاصل ہونے رطوبات بخاریہ کی مرتفع ہاتی
سے طرف دماغ کے پس رطوبات مذکورہ سست کرتی ہین اعصاب کو اور کثیف کرتی ہین مسالک
اعصاب کو اور غلیظ کرتی ہے روح نفسانی کو اور اس سبب سے روح نفسانی بیچ مسالک اعصاب کے
نفوذ نہین کرتی ہے اور حواس ظاہری مین سکون ظاہر ہوتا ہے اور حرکت موقوف ہوتی ہے مگر او مقدار حرکت
کہ بیچ زندگی کے ضروری ہے سلامت رہتی ہے مانند تنفس اور نمو اور ہضم کے لیکن یقظہ بالتحریک ضد نوم کے ہے
اور تعریف یقظہ کی ایسی کی ہے کہ حالۃ طبیعیۃ یستعمل فیہا الحیوان آلات الحس و الحرکۃ عند انصباب الروح النفسانی
فیہا موثرۃ یعنے بیداری ایسی حالت ہے طبیعی کہ کام فرما دے اوس حالت مین حیوان آلات تنفس اور حرکت
اپنے کو نزدیک نفوذ کرنے روح نفسانی کے آلات مین بشرط تاثیر کے جاننا چاہیے کہ یقظہ متقاضی کا یہ سبب
قید نفوذ کرنے روح کے اور اوسکی تاثیر کے تعریف یقظہ مین داخل رہتا ہے اسواسطے کہ نہ حرکت کرنا اوسکا
بسبب نہ نفوذ کرنے روح کے ہے یا بسبب نہ تاثیر کرنے روح کے بواسطہ نہ منفعل ہونے آلات حس اور
حرکت کے اوس سے جیسا کہ اوسکے محل مین مذکور ہے اور وجہ اضطرار کی نوم اور یقظہ سے ظاہر ہے کہ انتظام
حس اور حرکت کا اور نظام اسباب آخرت کا اور معیشت کا موقوف بیداری پر ہے پس بیداری ضروری ہے
اور اس سبب سے کہ ہمیشہ ہونا بیداری کا سبب تشویش فعل نفس کا اور تحلیل روح کا اور تعب اور ہلاکت
کا ہے احتیاج بخواب بھی لازم آئی تو او سقدر اجزاے روح سے کہ بسبب حرارت اور حرکت یقظہ کے خرچ ہوا
ہے عوض اوسکے بیچ نوم کے پھر پیدا ہوتی ہے اور اطبا نے یقظہ کو حرکت سے مشابہت دی ہے اور نوم کو سکون
سے لیکن تشبیہ یقظہ کی حرکت سے اس سبب سے ہے کہ حرکت تسخین اور تجفیف اور تحلیل کرتی ہے
اور روح کو طرف ظاہر کے متوجہ کرتی ہے اور یقظہ بدستور تسخین کرتا ہے بسبب پہونچنے روح اور حرارت
غریزی کے اور تجفیف اور تحلیل کرتا ہے بسبب تقلیل اغذاے بدن کے اوسمین اور روح کو طرف
ظاہر کے لاتا ہے بسبب تحریک روح اور حرارت غریزی کے خارج مین لیکن تشبیہ نوم کی سکون

اس سبب سے ہی کہ جیسا کہ دن ساکن کرتا ہی روح اور بدن کو اور ترطیب کرتا ہی بسبب قلت تحلیل کے اور دور کرتا ہی اعیا اور ماندگی کو اور مدد دیتا ہی اوپر ہضم غذا کے اور نضج مواد کے اور مواد کو تحریک نہیں کرتا ہی اسیطرح نوم بھی روح اور بدن کو ساکن رکھتا ہی اور بدن کو ترطیب کرتا ہی بشرط عدم افراط کے بواسطے بہت غذا کرنے بدن کے نوم میں اور دور کرتا ہی تعب اور ماندگی کو اور مدد کرتا ہی اوپر ہضم اور نضج مواد کے اور تحریک نہیں کرتا ہی مواد کو لہذا بیچ قسما ہضم اور ثور ان اخلاط کے اچھی تدبیروں سے نوم کو مقرر کیا ہی اور تدبیر خواب اور یقظہ کی اور یہ امر کہ نوم محمود کون ہی اور مذموم کون اور معتدل کیا فائدہ رکھتا ہی اور کسکو کہتے ہین تفصیل بیچ مبحث تدبیر النوم والیقظہ کے آویگی القسم الرابع فی الحرکۃ والسکون قسم چوتھی اسباب ستہ ضروریہ سے ثابت ہی بیچ حرکت اور سکون کے اور عام ہی کہ حرکت تمام بدن کی کل مکان سے ہووے یا حرکت اجزاے بدنکی اجزاے مکان سے ہو اور تعریف حرکت اور سکون کی اسطرح کی ہی کہ الحرکۃ ہی خروج المادۃ من القوۃ الی الفعل بالتدریج والسکون ہو لبقاء المادۃ علے القوۃ اوسے علے الفعل اور حرکت چار قسم ہی اینی وضعی کمی کیفی اور تعریف ہر ایک کی ان حرکات اربعہ سے بیچ مبحث نبض کے ساتھ بہت فائدوں کے ہم ذکر کرتے ہین انشاء اللہ تعالے اب وجہ اضطرار انسان کی طرف نوم اور یقظہ کے بیان کرتے ہین لیکن حاجت طرف حرکت کی اس سبب سے ہی کہ حرارت غریزی ہمیشہ فعل کرتی ہی بیچ سب اون چیزون کے کہ جو بدن پر وارد ہوتی ہین او بسبب دوام فعل کے اوسکو کلال اور عاجزی تحلیل فضلات سے عارض ہوتا ہی پس لازم ہی کہ تھوڑا تھوڑا فضلہ زائد رہے اور ظاہر ہی کہ فضلہ مذکور اگر بہت دنون مین جمع ہو حرارت کو چھپا لیوے اور سرد کر دے اس سبب سے حاجت طرف حرکت کے ضروری ہوئی تو حرکت کے سبب سے فضلہ زائدہ تحلیل ہوجاوے اور حرارت غریزی روشن ہو اور منطفی نہو لان الحرکۃ من شانہا التسخین اور ابن ابی صادق کہتا ہی کہ حیوان بالطبع متحرک پیدا ہوا ہی اور جو چیز جس چیز پر مخلوق ہوئی اوس چیز کا اوس سے تعطل محال ہی پس حیوان بالذات محتاج طرف حرکت کے ہی قطع نظر اور امر کے لیکن اضطرار آدمی کا طرف سکون کے واسطے راحت بدن کے ہی تعب حرکت سے اسلیے کہ اگر حرکت ہمیشہ ہو رطوبات بالکل تحلیل ہوجاوین بلکہ پیدا نہون اور اس سبب سے حرارت بھی زائل ہوجاوے اور عجائب حکمت اللہ تعالے سے یہ ہی کہ واسطے ہر ایک کے اسباب ضروریہ سے ایک محرک اور باعث طبیعی مقدر فرمایا ہی تو آدمی کو اوس سے مضطر کرے

جیسے بھوک اوپر کھانا نیکے اور پیاس اوپر پینے کے اور ماندگی اور اونگھ اوپر سونے کے اور ہوتا آدمی کا صاحب المآکل والملبس والمسکن اوپر حرکت کے اور اسی قیاس پر اور اگر ایسا ہو تا کبھی امر ضروری میں قصور کرتا اور ہلاکت کو پہنچتا

اما الحرکۃ فیسخن لیکن حرکت بالذات گرم کرتی ہی والسکون یبرد اور سکون سرد کرتا ہی والحرکۃ الجماع تجفف وتقلل الحرارۃ الغریزیۃ فتبرد اور حرکت جماع کی خشک کرتی ہی اور کم کرتی ہی حرارت غریزی کو بعد اوسکے سرد کرتی ہی فائدہ حرکت چھ طرح ہی شدید ضعیف کثیر قلیل سریع بطی اور ہر ایک کا حکم جدا ہی لیکن حرکت شدید حرکت قوی کو کہتے ہیں اور فرق اوسمیں اور سریع میں یہ ہی کہ حرکت قوی تفاوق اور مانع کو دفع کرتی ہی اور اوس سے اثر قبول نہیں کرتی اور سریع وہ ہی کہ مسافت کو قطع کرے بیچ تھوڑے زمانے کے قوت سے ہو یا ضعف سے اور ضعیف ضد قوی کی ہی اور بطی ضد سریع کی اور معنی قلیل اور کثیر کے ظاہر ہیں بالجملہ فعل قوی کا مانند فعل ضعیف کے نہیں ہوتا اور فعل کثیر کا مانند فعل قلیل کے نہیں ہوتا اور فعل سریع کا مانند فعل بطی کے نہیں ہوتا اور درمیان ان تینوں کے درجہ وسط کا کہ معتدل ہی لازم ہی پس اقسام حرکت کے یعنے اضداد ساتھ معتدلات کے نو ہوتے ہیں اور جو ان کو ساتھ آپس کے کہ ممکن الترکیب ہیں مرکب کریں ستائیس قسم حاصل ہوتی ہیں ضرب کرنے نو سے بیچ تین کے اسطور پر کہ شدید کثیر سریع شدید کثیر بطی شدید قلیل سریع شدید قلیل بطی شدید کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے شدید قلیل معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے شدید بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کے شدید سریع معتدل بیچ کثرت اور قلت کے شدید معتدل بیچ کثرت اور قلت کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے ضعیف قلیل بطی ضعیف قلیل سریع ضعیف کثیر سریع ضعیف کثیر بطی ضعیف سریع معتدل بیچ قلت اور کثرت کے ضعیف کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے ضعیف قلیل معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے ضعیف بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کے ضعیف معتدل بیچ قلت اور کثرت کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے کثیر سریع معتدل بیچ شدت اور ضعف کے معتدل بیچ شدت اور ضعف کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے قلیل بطی معتدل بیچ شدت اور ضعف کے قلیل معتدل بیچ شدت اور ضعف کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطوء کے سریع معتدل بیچ شدت اور ضعف کے اور معتدل بیچ کثرت اور قلت کے سریع قلیل معتدل بیچ شدت اور ضعف کے بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کے اور معتدل بیچ ضعف اور شدت کے بطی کثیر معتدل بیچ شدت اور ضعف کے معتدل بیچ تینوں کے یعنے بیچ شدت اور ضعف کے اور بیچ کثرت اور قلت کے اور بیچ سرعت اور بطوء کے

اور باقی یہ کہ حرکت بالذات تسخین اور تحلیل کرتی ہی اور تبرید اوس سے وقت افراط کے بالعرض ہی جیسا کہ بیان
اوسکا آویگا لیکن تسخین بعض حرکت کی قوی زیادہ ہو تحلیل سے اور تحلیل بعض کی تسخین ہی لیکن حرکت سریع
قوی قلیل سخونت اوسکی تحلیل سے بہت ہی اور حرکت بطی ضعیف کثیر تحلیل اوسکی زیادہ تسخین سے ہی اور
وجہ کثرت کی بیچ صورت پہلی کے یہ ہی کہ سخونت تابع قوت کی ہی اور زمانے دراز کی محتاج نہیں ہی جسوقت حرکت
سرعت اور قوت سے ہووے بیچ تھوڑے زمانے کے حرارت کثیر پیدا کرتی ہی اور ساتھ اوسکے تحلیل کم کرتی ہی بسبب
قلت زمانے کے اسواسطے کہ تحلیل کی ترقیق کرنا اور بخار بنانا مادے کا شرط ہی اور واسطے ترقیق اور تبخیر کے طول زمانے کا
لازم ہی اور وجہ کثرت تحلیل کی دوسری صورت میں یہ ہی کہ بسبب طول زمانے کے بیچ مادے کے تبخیر بہت ہوتی ہی
اور اس سبب سے کہ میل طرف بطو اور ضعف کے رکھتی ہی سخونت کم کرتی ہی اسواسطے کہ اس حالت میں اشتکاک
ضعیف ہوتا ہی اور غلبہ سخونت کو شدت اشتکاک لازم ہی اور افراط حرکت کی اور سکون کی برودت
پیدا کرتی ہی لیکن وجہ برودت کی افراط حرکت سے اس سبب سے کہ بہت حرکت سے حرارت غریزی تحلیل پاتی ہی
اور تحلیل رطوبت سے حرارت تحلیل ہوتی ہی اور وجہ برودت کی فرط سکون سے اس سبب سے
ہی کہ فرط سکون واجب کرتا ہی احتباس رطوبت کو پس سکون اوسپر غالب ہوتا ہی اور واجب کرتا ہی انغماز اور انطفاء حرارت
غریزی کا پس غالب ہوتا ہی برد اور سکون معین زیادہ ہی اوپر ہضم غذا کے اس سبب سے کہ قوت ہاضمہ
کی معدے میں ہی مثلاً شک نہیں ہی کہ جرم معدے میں ہی پس غذا کو وارد ہوتی ہی پہلے اثر ہضم کا
پہونچتا ہی اون اجزاے غذا کو کہ جو معدے سے ملے ہیں بعد اوسکے تجاوز کرتا ہی ہضم اور اثر کرتا ہی اجزا
مجاورہ میں یہانتک کہ بیچ تمام غذا کے عام ہوتا ہی پس بیچ وقت ہضم کے اگر سکون واقع ہو تاثیر ہضم کی
بطور برابری کے فعل کو تمام کرنیوالا ہوتا ہی اور اگر حرکت واقع ہووے غذا معدے میں ہلتی ہی اور ہضم ناقص
ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیچ اس صورت کے اجزاے غذا کے متبدل ہوتے ہیں اور نسبت اجزا سے عین غذا کی
ساتھ معدے کے قائم نہیں رہتی ہی اور اس سبب سے ہضم میں قصور واقع ہوتا ہی لیکن حرکت معتدل
کہ باعث جنبش غذا کی نہو مانند سکون کے ہی بیچ نہ باطل کرنے ہضم کے لیکن حرکت معتدل قبل تناول غذا
کے مقوی ہضم ہوتی ہی اسلیے کہ گرم کرتی ہی اعضاے ہاضمہ کو اور اوٹھاتی ہی حرارت غریزی کو اور
تحلیل کرتی ہی فضول کو اور حرکت بعد ہضم غذا کے معین زیادہ ہوتی ہی اوپر انحدار کے اس سبب سے
کہ بلاتی ہی غذا کو اور فضول کو بعد اوسکے اوتار لاتی ہی اعلے سے نیچے کو اور جملہ حرکات سے ریاضت ہی

اور وہ علیحدہ کوئی جاوے گی لیکن خشکی جماع سے اس سبب سے حاصل ہوتی ہے کہ جماع مین رطوبات قریب العہد
بانعقاد اکثر مستفرغ ہوتے ہین اور نقصان حرارت غریزی مین ہوتا ہے اسلیے کہ ساتھ منی کے جوہر روح
بھی نکلتا ہے بسبب لذت کے لہذا جو شخص کہ جماع سے لذت بہت پاتا ہے ضعف اوسکو بشدت ہوتا ہے اور
جب نقصان روح مین پڑتا ہے برودت بالضرور غالب ہوتی ہے بالجملہ افراط جماع مضر زیادہ سب چیزون سے
ہے خصوصاً کہ ساتھ انزال کے ہو لیکن اگر موافق تقاضا سے طبیعت کے بیچ وقت معتدل کے ساتھ عورت خوبصورت
کے واقع ہو اور بدون تعب اور تکلیف کے ہو باعث تقویت روح اور انتعاش حرارت غریزی کا ہے
اور بدن کو گرم کرتی ہے گرمی معتدل خصوصاً جوانون کو کہ دموی مزاج ہون اور امن مین رکھتی ہے امراض
کثیرہ سے پس ایسی جماع جملہ ضروریات سے ہے۔ اور مضرات سے وہی جماع ہے کہ بدون حاجت کے اور ساتھ تعب بہت کے اور
ساتھ انزال کثیر کے واقع ہو فائدہ بیچ تدبیر جماع کے جاننا چاہیے کہ صاحب مزاج گرم اور تر اس کام
مین قوی ہوتے ہین اور ضرر کم پاتے ہین جماع سے اور صاحب مزاج گرم اور خشک بھی قوی ہوتے ہین
لیکن اثر خشکی کا اونمین ظاہر ہوتا ہے اور لاغری بدن مین اور غور چشم مین ظاہر ہوتا ہے اور صاحب مزاج سرد
اور تر اور سرد اور خشک یہ دونون بیچ اس کام کے ضعیف ہین اور جماع کی مضرت سے جلد متاثر ہوتے
ہین اور بہتر وقت جماع کا بطور قدما کے وہ ہے کہ غذا معدے سے گذر گئی ہو اور ہضم اول اور ثانی تمام ہوا ہو
اور شیخ ابو علی بن سینا اور محققان دیگر کہتے ہین کہ اس قول پر التفات نکرنا چاہیے اسواسطے کہ اسوقت مین
بھونک ہوتی ہے اور معدہ خالی اور خلو معدے مین جماع نہایت بد ہے پس وقت بہتر وہ ہے کہ طعام معدے
مین ہضم ہو چکا ہو لیکن بالکل معدے سے نہ گذرا ہو اور چونکہ حال ہضم کا سب آدمیون مین یکسان نہین ہوتا ہے
آدمی کے واسطے اس کام مین وقت معین نہین نکال سکتے ہین بالجملہ باعتبار اکثر امزجہ کے جو اصلح معلوم ہوتا
یہ ہے کہ بعد تناول طعام کے اقل مرتبہ جب تک تین ساعت نگذرین شروع جماع مین نہ کرے اور
بساط مباشرت کی اوسوقت منبسط کرے کہ شہوت صادق ہو اور ادعیہ منی کے پر اور قوتین بدن کی سالم
اور قوی اور آلہ خوب منتشر ہوا ہو بدون باعث خارجی کے مانند خیال کرنے کے اور مس کرنے اور
ملاعبت کے اور اوسوقت شروع کرے کہ ہوا معتدل ہو اور قبل دخول کے مس اور ملاعبت بہت
کرے اور پستان مدخولہ کی تھوڑی سلے اور تغنیب کو اور پیر دہلیز فرج کے گھسے تو شہوت عورت کا ہیجان
کرے اور اوسکی آنکھ کی ہیئت مین سرخی اور تغیر ظاہر ہو پس دخول کرے اور چاہیے کہ ایلاج جلدی اور

علاج سرعت انزال

زودت کرے اور اخراج ملائمت اور تدریج سے اور جسوقت منی جنبش مین آوے نکلنے دے اور ہرگز نہ روکے اور لوگون
نے کہا ہی کہ جو جماع الحاح اور بہت حرکت سے ہوتی ہی ضرر کرتی ہی اور آخر کو ضعف باہ مین لاتی ہی اور اسیطرح
جماع ساتھ عورت حائض کے اور ساتھ اون عورتون کے کہ بہت دنون سے جماع نہ کی گئی ہون مضر ہی اور
عورتین باکرہ سے جماع کرنا بدستور مضر ہی لیکن باکرہ صاحب شہوت اگر کبھی کبھی ہاتھ لگے حکم اکسیر کا رکھتی ہی
کما لا یخفی علے اہل التجربۃ اور جماع کرنا بعد تخمہ کے اور بعد استفراغ قوی کے اور بعد بیخوابی اور ریاضت
اور عنا اور رنج اور وقت غم اور ہم مفرط کے نچاہیے کرنا کہ کثرت تحلیل سے خوف غشی کا ہوتا ہی اور یقیناً
ضعف لاتا ہی اور بھی وقت مستی اور خمار کے نہ کیا چاہیے اور اوسوقت کہ دن گرم ہو یا سرد ہو اجتناب
جماع سے واجب ہی اور جو کہ یابس المزاج ہو یا دل یا معدہ یا احشا یا آنکہ اعصاب اوسکے ضعیف ہون تقلیل
جماع کی اوسکو لازم ہی اور بعد فراغت کے جلدی سے پانی سرد اور شربت سرد نچاہیے پینا کہ استرخا اور رعشہ
اور استسقا پیدا کرتا ہی اور بھی سرد پانی سے غسل نکیا چاہیے اور ہواے سرد سے محفوظ رکھنا چاہیے اور
اگر وقت جماع کے سردی پیٹھ مین ظاہر ہو یا نزدیک اس کام کے لرزہ بدن مین پڑے یا لذات وقاعی سے
کوئی رنج پہونچے یا اعضا سے بدبو آوے نشان جمع ہونے اخلاط فاسدہ کا ہی اس صورت مین احتراز وطی
سے کرے اور تنقیہ بدن کا کرے اور جو شخص کہ بعد جماع کے کئی لقمے چکنے اور شیرین کھالیتے ہین ضرر ضعف
جماع کا اونکو نہین پہونچتا ہی اور ہمیشہ پینا دودھ گاے کا باقی رکھنے والا قوت کا ہی اور چنے تھوڑے پانی مین
بھگو کر صبح کو اونکو منقشر کرکے موافق طاقت ہاضمہ کے دو تین تولہ کھانا اور پانی اونکا ساتھ تھوڑے شہد یا قند
کے ملا کر یا بدون ملانے کے پینا اعادہ کرنے والا باہ مایوسون کا ہی اور حافظ اوسی قوت بڑی عمر والون
کا ہی اور ادویہ مفردہ سے کوئی چیز اوسکے برابر نہین پہونچتی ہی مجرب ہی بہترین اشکال جماع یہ ہی کہ عورت
اوپر نرم بچھونے کے چیت کے بل لیٹی ہو اور مرد اوپر اوسکے ہو اور طریق دوسرے سب مضر ہین اور لواطت
ساتھ اس بات کے شرع شریف مین منہی ہی بیچ حکمت کے بھی مضر کہا ہی اور تجربہ سے دریافت کیا ہی کہ
جو شخص ساتھ عورت کے لواطت کرے خصوصاً وقت حمل کے اغلب ہی کہ لڑکا اوسکا علت المشائخ مین
مبتلا ہوگا اور جاننا چاہیے کہ جماع ساتھ مرغوب طناز کے اور محبت شاہد پرعشوہ اور ناز کے کہ سن بلوغ اور ابتدا
کو پہونچین ہون بیچ تقویت امر مباشرت کے اپنا مانند نہین رکھتی ہی اور باوجود کثرت استفراغ منی کے
ضعف کم لاتی ہی لیکن طالب صحت کو بہتر یہ ہی کہ آپکو اس کام مین مصروف نکرے اور قبل گذرنے تین دن کے

اوس مین نہ مشغول ہو اسواسطے کہ درمیان ہر استفراغ کے مہلت تین دن کی لازم جاننا چاہیے اور جسوقت
افراط جماع سے ضعف بدن مین ظاہر ہو ترک اوسکا لازم ہے اور طرف تفریح اور تودیع اور تقویت کے
مشغول ہوں ورنہ آفت قوی کو پہونچاتی ہے **القسم الخامس فی الاستفراغ والاحتباس** قسم پانچوین
ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ نکالنے اور روکنے اوس چیز کے کہ بیچ بدن کے ہے اسواسطے کہ بعض چیزین ایسی
ہین کہ نکالنا اونکا بدن سے ضروری ہے اور اسی طرح کہ نگاہ رکھنا بعضے کا لازم ہے لیکن وجہ اضطرار اور احتیاج
کی اس سبب سے ہے کہ بقاے بدن کا بدون غذا کے محال ہے اور وجود ایسی غذا کا کہ سب مستحیل ساتھ جوہر
عضو کے ہو بھی محال ہے بیچ ہر ہضم کے فضلہ باقی رہتا ہے بالضرور پس فضلہ مذکور بدن مین رہے اور نہ نکلے البتہ
فاسد ہوگا اور غذاے جدید کو کہ اوس سے لاحق ہوگی فاسد کرے گا اور ہلاکت کو پہونچاویگا پس احتیاج استفراغ
کی ثابت ہوئی لیکن حاجت احتباس کی اسوجہ سے ہے کہ بدن ہمیشہ تحلیل مین ہے اور اس سبب سے احتیاج بدل
ما یتحلل کی بھی ہمیشہ ہوتی ہے اور جو استعمال غذا کا بطریق دوام اور استمرار کے ممکن نہین بالضرور حاجت اس امر کی کہ غذا
نزدیک اعضا کے رہے جب تک کہ نئی غذا وارد ہو پس حاجت بدن کی دونون طرف ثابت ہوئی اسی سبب
کہ حکیم مطلق نے اسباب ہر ایک کے بیچ خلقت انسانی کے سپرد فرمایا ہے اور واسطے اوسکے تحلیل کے ایک ایک قوت مقرر کیا
کہ ہر ایک اپنے کام مین مشغول ہے اگر کوئی فتور بیچ طبیعت کے پڑے خارج سے مدد اوسکی کرسکتے ہیں استفراغ
اور احتباس سے اور اسباب ہر ایک کے شروع سے مطلقاً مولف ذکر کرتا ہے اما الاحتباس فانما یکون لشدۃ الماسکۃ
لیکن احتباس نہین ہوتا ہے مگر قوت ماسکہ سے اور ظاہر ہے کہ قوت ماسکہ جب قوی ہوتی ہے فضلات کو
نہین چھوڑتی ہے او ضعف الہاضمۃ او الدافعۃ یا ضعف قوت ہاضمہ سے یا ضعف قوت دافعہ سے اور پوشیدہ
نہین ہے کہ جب قوت ہاضمہ ضعیف ہوگی غذا دیر مین ہضم ہوگی اور اس سبب سے فضلے دیر تک
رکے رہتے ہین اسواسطے کہ استفراغ ہضم پر موقوف ہے اگر بسبب قوت دافعہ کے حرکت نہ پاوے اور
ضعف قوت دافعہ کا بدیہی ہے کہ سبب حبس کا ہوتا ہے او ضیق المجاری یا راہون کے تنگ ہونے سے اوس
صورت مین اگرچہ رقیق نکلتا ہے لیکن غلیظ فضلہ روکا رہتا ہے اس سبب سے کہ وہ نافذ نہین ہوسکتا ہے او لسدّۃ
او غلظ المادۃ یا سدون سے کہ مجاری مین پڑے یا غلظت سے کہ مادے مین ہو جاوے ان دونون
صورت مین فضلے آسانی سے دفع نہین ہوتے اور محتبس رہتے ہین او کثرتہا یا بہت ہونے مادے
سے اور معلوم ہے کہ مادہ جب بہت ہوتا ہے دافعہ اوسکے دفع پر قدرت نہین پاتی ہے او لزوجتہا یا لزوجت

قسم خامس فی الاستفراغ والاحتباس

مادے سے اور روشن ہو کہ مادہ قولنج متشبث اور ملتصق ہوتا ہے اعضا سے اور جلد دفع نہیں ہوتا ہے اور فقدان الاحساس
یا کم ہونے حس سے اوپر حاجت دفعی کے جیسا کہ اوس مجرے میں کہ درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہے سدہ پڑتا ہے
اور اس سبب سے صفرا امعا پر نہیں گرتا اور آدمی کو اوپر دفع کرنے براز کے خبر نہیں ہوتی اور قولنج یرقانی پیدا
ہوتا ہے اور انصراف الطبیعۃ الی جہۃ اخری یا پھرنا طبیعت کا طرف اور جہت کے کہ سوائے جہت دفع کے
ہو مثال اوسکی رکنا پیشاب اور براز کا ہے بیچ بحران وغیرہ کے کہ مادہ قے یا بزاق سے نکلے **فائدہ** جو چیز کہ
واجب الاستفراغ ہے جب اوسمین احتباس ہوگا بہت آفت اوس سے ظاہر ہوگی یا امراض ترکیبی ہون
مانند استرخا اور تشنج رطب وغیرہ کے یا امراض مزاجی ہون مانند عفونت اور احتقان کے اور انطفائے حرارت
غریزی کے یا امراض مشترک ہون مانند انصداع اور انفجار اوعیہ کے واما الاستفراغ فانما یکون لاضداد ما ذکرنا
لیکن استفراغ میں ہوتا ہے مگر اضداد اون چیزون سے کہ ہمنے کہا ہے اور استفراغ مجفف بدن ہے اسواسطے کہ اغلظ
جسم رطب ہین اور نکلنا رطوبات کا افراط سے سبب خشک ہونے جوہر اعضا کا ہے اور بسبب نکلنے مادہ حرارت
کے کہ رطوبت ہے سردی بھی غالب ہوتی ہے لیکن اگر استفراغ افراط سے نہو اور مادہ مستفرغ بلغم ہو موجب
تسخین کا ہوتا ہے نہ تبرید کا اور اسیطرح اگر مادہ مستفرغ سودا ہو اور استفراغ افراط سے نہو سبب ترطیب کا
ہوتا ہے بالعرض اسواسطے کہ سعد وم ہونے ایک ضد کے دوسری ضد غلبہ کرتی ہے مثلا سودا جب کم ہوگا خون غالب ہوگا اور خون
گرم اور تر ہے پس قلت سودا کی کہ غیر مفرط ہو مرطب ہوگی نہ مجفف اور اسی طرح استفراغ مفرط بھی آفتون
کو پیدا کرتا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا لیکن احتباس اور استفراغ معتدل کہ وقت حاجت کے واقع ہون طبیعت
سے یا اختیار سے نافع اور حافظ بدن کے ہین اور استفراغ کے بہت انواع ہین آخر بحث فصد اور حجامت مین
لکھے جاوینگے اور ایک قسم اوسکی کہ جماع ہے اوسکو کہہ چکے ہین بیچ ذیل بحث حرکت اور سکون کے القسم السادس
فی الاحداث النفسانیۃ قسم چھٹی ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ عوارض نفسانی کے اور یہ عوارض کیفیات
ہین کہ عارض ہوتے ہین نفس کو بہ تبعیت انفعالات کے کہ پیدا ہوتے ہین اس سبب سے کہ بیچ بعضے
دی النفس کے منتقش ہوتا ہے کہ فلانی چیز مناسب اور نافع ہے واسطے نفس کے یا منافی اور مضر ہے پس نفس
طلب کرتا ہے ملایم اور نافع کو اور بھاگتا ہے منافی اور مضر سے اور ان عوارض کو حرکات نفسانی بھی کہتے ہین اور
اطلاق اور اضافت حرکت اوپر نفس کے مجازا ہے اسواسطے کہ مراد حرکت نفس سے حرکت اوسکے
حامل کی ہے اور قوی بھی اپنی ذات سے حرکت نہین کرتے بلکہ بواسطے روح کے کہ روح قوی کی حامل ہے متحرک

ہوتے ہیں اور نفس بسبب تحریک ارواح کے کسی جانب حرکت نہیں کرتا ہے مگر اوسوقت کہ اوسکے ساتھ ہو
وہ چیز کہ کھینچے اور رواں کرے اوسکو اور لائق اس کام کے خون رقیق اور صاف ہے اسی سبب سے جس طرف
روح حرکت کرتی ہے خون بھی متحرک ہوتا ہے اور سرخی منہ کی غصے اور خوشی میں اور زردی منہ کی وقت خوف
اور شرمندگی کے اس قول کو تائید کرتی ہے اور اقسام امراض نفسانی کے چھ ہیں غضب فرح غم ہم خجل اور معنی
ہر ایک کے کہے جاتے ہیں اور سب عوارض نفسانی کو حرکت روح کی لازم ہے خواہ بجز اہی ہو خواہ بسبب سوا
کے اور سبب حرکت نفسی کا یہ ہے کہ نفس کو یقینًا انفعال لاحق ہوتا ہے ملائم سے یا منافر سے یا اوس سے
کہ ملائمت اور منافرت دونوں اوسمیں جمع ہوں اور انفعال کا لاحق ہونا اس سبب سے ہے کہ نفس کو
عارض ہوتا ہے ادراک بسبب حاصل ہونے کمال خاص کے قوت مدرکہ سے اور اس سبب سے منافی
کو دریافت کرتا ہے بوجہ منافی ہونے کے اور ادراک انفعال ہے پس اگر چیز کہ نفس کو اوس سے انفعال
ہوا ہے ملائم ہو مانند کوئی چیز مفرح کے نفس اوسکو طلب کرتا ہے اور اوسکی طرف متحرک ہوتا ہے تو متحد
ہو جاوے اوس سے اسواسطے کہ لقا نہایت دوستی کا منا ساتھ محبوب کے ہوتا ہے اور اگر وہ چیز
منافی ہے اور ساتھ اوسکے نفس کو اوس سے مقاومت ممکن ہے مانند شے غضب کے بھی حرکت کرتا ہے
اوسکی طرف تو اوس سے مقابلہ کرے اسواسطے کہ انتہا مقابلہ کی اقبال اور اتصال ہے اور اگر مقابلہ
ممکن نہیں ہے مانند شے مفزع کے نفس بھاگتا ہے اوس سے اوسکی مخالف جانب تو خلاصی پاوے
اوس سے اور متساوی ہو اور اگر وہ چیز ایسی ہے کہ دونوں امر یعنے ملائمت اور منافرت اوسمیں ہوں
ہیں مانند شے خجل کے نفس ایک مرتبہ تھوڑا تھوڑا طرف داخل کے متحرک ہوتا ہے تو اوس سے بھاگے
اور پھر جلدی سے طرف خارج کے حرکت کرتا ہے اس سبب سے کہ عقل اوسکے امر خجل کو غیر ظاہر کرتی
ہے اور نفس کو شجاعت ملاقی ہے پس گویا خجالت مرکب ہے فزع اور فرح سے اور بالجملہ حرکت نفسی کو حرکت
روح کی لازم ہے اور اسی طرح سکون نفسی کو سکون روح کا بھی لازم ہے اور مراد روح سے یہاں روح
قلبی ہے اسواسطے کہ نزدیک عوارض نفسانی کے بھی روح متحرک ہوتی ہے اسی سبب سے حرکات
نفسانی کو قوت حیوانی سے اضافت اور نسبت کرتے ہیں ہر چند کہ مبدء حرکات مذکورہ قوت نفس
ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ نفس کو ورود عوارض نفسانی سے اوسکے اوپر نفرت عارض ہوتی ہے یا میلان
طرف اوس چیز کی جو ہو نفس دل کو تسکین اور اطمینان دیتا ہے پس جب عارض ہوتی ہے نفس کو

منقبض ہو جاتا ہی تو اوس منافر سے دور ہو جاوے اور جسوقت نفس کو میل ملایم ہوتی ہی منبسط ہوتا ہی اوس ملایم سے اور دل معدن قوت حیوانی کا اور حرارت غریزی کا ہی جب دل منقبض ہوتا ہی قوت اور حرارت بھی منقبض ہوتی ہی اور جب دل منبسط ہوتا ہی قوت اور حرارت بھی منبسط ہوتی ہی اور کہا گیا ہی کہ بسبب تابعداری دل کے روح بھی متحرک ہوتی ہی اسواسطے کہ دل حامل روح کا ہی اور ہمراہ روح کے خون بھی متحرک ہوتا ہی تو ہو جاوے بدل اوس چیز کا کہ تحلیل ہوتی ہی روح سے بسبب حرکت کے اور وجہ اضطرار کی طرف حرکت نفسانی کے بیچ امور ضروری معاش کے اور بیچ ضروریات بدنی کے امور نفسانی ہی کہ حاصل کرنا ضروریات بدن کا اوس سے متعلق ہی اسواسطے کہ باعث اوپر تحصیل ضروریات بدنی کے امور نفسانی ہین اور جسوقت ثابت ہوا کہ حرکات بدنی جملہ ضروریات سے ہین جیساکہ بیان کیا گیا اور وجود ان حرکات کا موقوف ہی اوپر عوارض نفسانی کے کہ لازم ہین روح کی حرکت کو مانند شہوت اور غضب کے پس یہ بھی ضروری ہوسنگے اسواسطے کہ یہ موقوف علیہ ہین وجود ضروری کے واسطے اور وجہ اضطرار کی طرف سکون نفسانی کے اس سبب سے ہی کہ روح لطیف حار اور سہل التحلل ہی اگر ہمیشہ متحرک رہے بالکل تحلیل ہو جاوے پس احتیاج طرف سکون کے بھی ضروری ہوئی تا روح جسقدر کہ حرکت سے خرچ ہو گئی ہی اور پیدا ہو اور پوشیدہ نرہے کہ حرکت روح کی یا طرف خارج کے ہوتی ہی یا طرف باطن کے اور دونون صورتوں میں حرکت دفعۃً ہوتی ہی یا تھوڑی تھوڑی جیساکہ مولف کہتا ہی فمنہا ما یحرک الحرارۃ الی خارج البدن یس بعضے امور نفسانی سے حرکت دیتے ہین روح کو اور حرارت غریزی کو طرف خارج بدن کے اما دفعۃً کالغضب والفرح یا یکبارگی مانند غصے اور خوشی کے او قلیلاً قلیلاً کاللذۃ یا تھوڑا تھوڑا مانند لذت کے جس واسطے کہ ہو ومنہا ما یحرک الحرارۃ الی داخل البدن اور بعضے امور نفسانی حرکت دیتے ہین حرارت اور روح کو طرف داخل بدن کے اما دفعۃً کالخوف یا یکبارگی مانند ڈر کے اما قلیلاً قلیلاً کالحزن یا تھوڑا تھوڑا مانند غم کے ومنہا ما یحرک الحرارۃ مرۃ الی داخل ومرۃ الی خارج کالغضب اذا کان مع الخوف اور بعضے اونسے حرکت دیتے ہین حرارت اور روح کو ایک مرتبہ طرف داخل کے اور ایک مرتبہ طرف خارج کے مانند غضب کے جو ساتھہ خوف کے ملا ہو اور اس سے زیادہ مفصل ہم کہتے ہین کہ اگر امر متعلق ہو نفسانی کا ملائم اور قوی ہی مانند فرح مفرط کہ بادہ امر منافر ہی لیکن قوت مقاومت کی قوی ہی مانند غضب مفرط کے ان دونون صورت مین روح دفعۃً حرکت کرتی ہی طرف خارج کے اور اگر وہ امر

ملائم اور غیر قوی ہی مانند فرح غیر مفرط کے اور لذت غیر مفرط کے اس صورت مین روح حرکت کرتی ہی طرف خارج کے تھوڑی تھوڑی اور مراد غیر مفرط سے یہ ہی کہ فرح اور لذت معتدل ہون نہ نہایت تھوڑی کہ لائق اعتبار کے نہین ہی اور اگر وہ امر منافر اور قوی ہی مانند خوف اکیلے شدید کے اس صورت مین روح حرکت کرتی ہی طرف داخل کے دفعۃً بسبب نا امیدی کے مقابلہ سے اور خوف مفرد یعنے اکیلا وہ ہی کہ ساتھ فرح کے مرکب نہو اسواسطے کہ اگر فرح یعنی خوف ساتھ فرح کے مرکب ہوگا حرکت طرف داخل کے دفعۃً نہین ہوتی جیسا کہ خجل مین مشہود ہی اور اگر وہ امر منافر اور غیر قوی ہی مانند غم کے اس صورت مین روح حرکت کرتی ہی طرف داخل کے تھوڑی تھوڑی اسواسطے کہ اس حالت مین واسطے واقع ہونے موذی کے خوف حاصل ہونیکا اور خیر کا نہین رہا ہی اور امید مقابلہ کی بھی ٹوٹ گئی ہی اور اگر وہ امر مرکب ہی ملائم اور منافر سے مانند ہم کے کہ شامل امید اور خوف کو ہی اور مانند خجل کے کہ شامل اوپر فزع اور فرح کے ہی اس صورت مین روح حرکت کرتی ہی ایک وقت مین طرف داخل کے اور خارج کے اور اگر کوئی کہے کہ حرکت جسم کی ایک وقت مین دو جہت مختلف کی طرف محال ہی پس یہ قول درست نہین ہی ہم کہینگے کہ وقت اوس زمانے کو کہتے ہین کہ قابل تجزی اور تقسیم کے ہو اور مرکب ہو آنات سے پس حرکت جسم کی ایک وقت دو طرف محال نہوگی لیکن حرکت دو طرف ایک آن مین یقیناً محال ہی عقل سے اور اس قول سے وہ اعتراض کہ بعض شارح نے اوپر شیخ کے کیا ہی تالو مین رفع ہوتا ہی تامل و تدبر یعنے فکر کرا ب معانی الفاظ ستہ کے کہ امور نفسانی اونکو کہتے ہین سنبا پاسیے ساتھ اور آثار کے کہ بدن مین عارض ہوتے ہین لیکن غضب وہ کیفیت نفسانی ہی کہ اوسکی تبعیت سے روح طرف خارج کے حرکت کرتی ہی واسطے طلب کرنے انتقام کے موذی سے اور فرح وہ کیفیت ہی کہ حرکت کرتی ہی روح طرف خارج کے اوسکی مصاحبت سے واسطے طلب وصول کے تلذذ سے اور فزع وہ کیفیت ہی کہ اوسکی مصاحبت سے روح حرکت کرتی ہی طرف داخل کے واسطے خوف کے موذی کے وہ موذی واقعی ہو یا تخیلی لیکن جو موذی واقعی ہی اوسین لفظ الم کا عبارت مین لاتے ہین اور جو تخیل سے لفظ عن کا لاتے ہین اور معنے فزع کے ڈرنا ہی اور غم وہ کیفیت ہی نفسانی کہ روح حرکت کرتی ہی طرف داخل کے بتبعیت اوس کیفیت کے بسبب خوف کے موذی واقعی سے اور غم کو حزن بھی کہتے ہین اور ترجمہ اوسکا اندوہ ہی اور ہم وہ کیفیت ہی نفسانی کہ اوسکی تبعیت سے حرکت کرتی ہی روح اور

ملائم جوان کاہی

عزیزی طرف داخل بدن کے اور طرف خارج کے بھی بسبب حدوث اُس امر کے کہ خیر اُس سے
متوقع ہو ساتھ انتشار کرنے شر کے پس ہم مرکب ہوتا ہو رجا سے اور خوف سے اور حوان مین سے
طلب کرے اور پر حذر کرے حرکت کرتا ہو نفس اوسکی جانب پس اگر جانب وقوع خیر کی غالب ہو حرکت
کرتی ہو روح طرف خارج کے اور اگر جہت شر کے غالب ہو حرکت کرتی ہو طرف داخل کے لہذا
اطبا نے کہا ہو کہ ہم یعنے اہتمام طرف کسی چیز کے بہاد فکر ہی ہو اور کہا ہو کہ کبھی ہم سے عارض
ہوتا ہو غضب اور حزن لیکن حدوث غضب کا بسبب تصور کرنے فوت ہونے مطلوب کے
ہو کہ اس صورت مین روح متحرک ہوتی ہو طرف ظاہر کے واسطے تدارک کے اور بعد اوسکے
جو خبردار ہوتی ہو فوت ہونے تدارک سے پھرتی ہو طرف باطن کے متاسف اور محزون ہو کر
پس وہ حرکت مختلف ظاہر ہوتی ہین اور اوس چیز سے کہ اوپر بیان کیا ہو فرق بیچ ہم اور غم کے
ظاہر ہوا اور زیادہ اوس سے بھی کہتے ہین تو بالکل شک جاتا رہے جان تو کہ جس وقت کوئی
چیز ضروری ہاتھ سے جاوے یا اوس تک پہونچا نہ جاوے یا کوئی کام بد واقع ہو اسطور پر کہ منع
کرنا اوسپر اور ملامت اوس سے اور بدلا اوس سے ممکن نہو اس سبب سے بیچ نفس کے ایک
حالت ظاہر ہوتی ہو اوسکو غم کہتے ہین اور جسوقت بیچ تمام کرنے کوئی کام کے اہتمام کرے نہ حصول
اوسکا یقین ہو اور نہ عدم حصول اوسکا یا کوئی چیز حائل اور معلوم ہو کہ وقوع اوسکا یقینی نہو
اور اس سبب سے ایک حالت ظاہر ہو اسکو ہم کہتے ہین بالجملہ مطلب صاحب غم کا دوام سے باہر ہین ہو
یا مطلوب فوت ہوا اور ممکن الحصول نہو یا اُس تک پہونچنا مقدور نہو بخلاف مطلوب صاحب ہم کے کہ ممکن الحصول
ہو اگرچہ دشواری سے ہو اور خجل وہ کیفیت ہو نفسانی کہ اوسکی تبعیت سے روح اور حرارت عزیزی
طرف داخل کے حرکت کرتی ہو تبدریج بعد اوسکے حرکت طرف خارج کے کرتی ہو اور یہ قبیل حیا کے ہو
اور بیچ مہذب کے لکھا ہو کہ خجالت خطاے عام لوگون کی ہو اور صواب یہ ہو کہ اوسکو خجلت کہین یا خجل
انتباہ معبرین از ظاہر ہوا کہ حرکت روح کی یا طرف خارج کے ہوتی ہو یا طرف داخل کے اور اوپر گذر چکا ہو
کہ حرکت خون کی بھی اوسکو لازم ہو پس جسوقت کہ روح متحرک ہوتی ہو اوسی طرف وارد ہوتی ہو اور طرف
مخالف کے سردی بسبب نقصان خون اور روح اور حار عزیزی کے اس جانب سے بالجملہ افراط حرکت
روح کی طرف داخل کے ہو یا طرف خارج کے قاتل اور مہلک ہو لیکن وجہ ہلاکت کی حرکت روح سے طرف

خارج کے یہ ہے کہ بسوقت کہ اکثر روح باہر میل کرتی ہے اور تھوڑی اندر رہتی ہے تو وہ تھوڑی بھی بسبب
ضرورت خلا کے کہ اندر حاصل ہوتی ہے متخلل اور منبسط ہوتی ہے تو جب کہ یہ کرے اور اس سبب سے قوت
روح کی طرف ضعف کے خواہش کرتی ہے اور واسطے تدبیر باطن کے کفایت نہیں کرتی اور بالضرور اندر
سرد ہوتا ہے اور جو طرف خارج کے میل کیے تھی بسبب تیز ہونے اوسکے خراج کے تحلیل ہوتی ہے اور جو
اندر سے مدد موقوف ہوئی لامحالہ ظاہر بھی سرد ہو جاتا ہے اور غشی اور موت بھی پیدا ہوتی ہے جیسا
کہ بیچ فرح مفرط اور غضب مفرط کے مشہود ہے لیکن موت بیچ فرح کے اکثر واقع ہوتی ہے بسبب غضب
مفرط کے وجہ اوسکی یہ ہے کہ بیچ غضب کے حرکت روح کی نہیں ہوتی مگر ساتھ جوش دل اور ساتھ تصور تشفی
کے واسطے طلب کرنے انتقام کے اسواسطے کہ طلب کرنا انتقام کا ساتھ ضعف موت کے نہیں ہو سکتا اور
جو ایسا ہو بعید ہے کہ غضب غشی کو پیدا کرے زیادہ ہے موت کے حادث ہونے سے اور اگر واقع ہوگی
تو نادر ہے اور وجہ ہلاکت کی حرکت روح سے طرف باطن کے یہ ہے کہ جو روح اور خون طرف باطن کے
خواہش کرتے ہیں افراط سے مجاری میں اختناق ہوتا ہے بسبب شدت اجتماع اور انحصار روح اور خون
کے اور بالضرور حرارت غریزی منطفی ہوتی ہے اور باطن سرد ہوتا ہے اور ظاہر بھی سرد ہوتا ہے بسبب
پھرنے روح اور خون کے اوس طرف سے پوشیدہ نرہے کہ جیسے افراط حرکت نفسی ضرر کرتی ہے افراط
سکون نفسی بھی ضرر کرتا ہے بسبب پیدا کرنے سردی کے بیچ بدن کے اور بلادت بیچ ذہن کے پیدا کرتا ہے
اسواسطے کہ موجب سخونت اور ذکاوت کا حرکت اور حرارت اور لطافت روح کے ہوتا ہے لہذا صاحب خون غلیظ
کا شدید البلادت ہوتا ہے بالجملہ جو امر کہ حکیم مطلق نے پیدا کیا ہے ہزاروں حکمت اسمیں شامل ہیں اسی قبیل سے کہ
مذکور ہوئیں یہ ہیں کہ نزدیک محققوں کے ثابت ہوا ہے کہ کبھی بدن ہیئت نفسانی سے کہ سوائے غضب
اور فرح اور حزن اور فزع اور ہم اور خجل کے منفعل ہوتا ہے نظیر اون ہیئات موثرہ کی تصورات نفسانی
ہیں کہ امور طبیعی اونکو قبول کرتے ہیں اور یہ مقدمہ ہے کہ فلاسفہ نے امکان خوارق عادات کا اوسپر مبنی کیا ہے
اور کہتے ہیں کہ تصورات وہمی کبھی سبب حدوث حادثہ کا ہوتا ہے اور شک نہیں ہے اوسکے صدق میں لہذا شیخ رئیس نے
بیچ قانون کے لکھا ہے کہ اما الذین لہم غوص فی المعرفۃ فلا ینکرون منہا انکار ما لا یجوز وجودہ اور قرشی نے اس باب میں کتابیں
لکھی ہیں اپنے واقعات سے اور واردات اور لوگوں سے اور ہم تھوڑا اوس میں سے لکھتے ہیں تو اوپر فالسوں کے
حجت ہو پوشیدہ نرہے کہ تجربہ میں ہو چکا کہ وقت مجامعت کے خصوصا وقت انزال کے جسطرح شکل حسین تصور

منقطع ہوتی ہو تمتع نفرت سے اکثر لڑکا کہ اوس منی سے پیدا ہو مشابہ اوسی شکل کے ہوتا ہو بیچ حسن اور قبح کے بیچ
موہمیت کے اسواسطے کہ تصور نفسی بیچ متغیر کرنے نوع کے تصرف نہین کرتا ہو کما لا یخفے اور اسیطے مشہور ہو کہ کوئی شخص
جب کوئی چیز ترش کھاوے پانی منھ مین دیکھنے والے کے ظاہر ہوتا ہو اور دانت اسکے کند ہوتے ہین اور اسیطرح
جس شخص کو درد ہو دوسرا شخص اگر اوسکو نظر کرے آنکھین اسکی بھی درد کرتی ہین اکثر اور بدستور اوس شخص کو کہ
غلبہ خون کا ہو اور طرف سر کے متوجہ ہو سرخ چیز ونکے دیکھنے سے ثوران کرتا ہو لہذا رعاف والون کو منع کیا ہو دیکھنے
سے سرخ چیزون کے اور یہ سب تصورات نفسانی سے ہو اور اسی قبیل سے تبدل مزاج کا بسبب تصور مخوفات
اور مفرحات کے اور وہ مثال کہ اوسمین احتمال تشکک کی نہو اور تغیر عظیم دفعۃً ظاہر ہو حال عاشق کا ہو کہ معشوق کے ظلم اور
جفا سے درجے سقوط قوت کے پہونچا ہو اور قریب ہلاکت کے ہوا ہو جب کہ یک دیدار معشوق کا نصیب ہوتا ہو
دفعۃً حال اوسکا طرف اصلاح کے عود کرتا ہو اور مزاج مین استقامت ظاہر ہوتی ہو اور اسی قبیل سے ہو کہ کوئی
صحت کو تصور کرے یا مرض کو یہانتک کہ وہ تصور کامل ہو پس البتہ موافق اوسکے صحت یا مرض حقیقی عارض
ہوتا ہو اور قصہ ایلہ کدو کا اور ملا کا بیچ مثنوی مولوی روم علیہ الرحمۃ کے تونے پڑھا ہوگا اور اسی قبیل سے ہو کہ چلنا
اوپر جگہ تنگ اونچی کے گرا دیتا ہو اوس شخص کو کہ گرنیکا تصور کرے ورنہ معتاد لوگ اوپر رسی کے کہ ہوا مین باندھتے
ہین چلتے ہین جیسا کہ بازیگرون کو دیکھتے ہین بالجملہ تاثیر امور نفسی کی بیچ تغیر بدن اور محقق ہو اور تصورات کو بیچ پیدا
کرنے حوادث کے دخل تام ہو نہایت وہ کہ باعتبار مقام اور محل کے آثار متفاوت پیدا ہوتے ہین کما ہو ظاہر

الفصل الثالث فی الاسباب الممرضۃ

فصل تیسری مقالہ تیسرے سے ثابت ہو بیچ اُن سببون کے
کہ مرض کو پیدا کرتے ہین اور یہ سبب متعلق ہے اس مقالہ کے شروع مین کہے گئے ہین یہان جو کچھ کہ اس
مقام سے علاقہ رکھتا ہو کہا جاتا ہو کہ منقسم است بثلثۃ اقسام اور منقسم ہوتے ہین اسباب ممرضہ تین قسم مین بادیہ
و سابقہ و واصلہ ایکا و نسے بادی ہو اور دوسرا سابقہ تیسرا واصلہ اور وجہ حصر کی ان تینون مین یہ ہو کہ سبب
دو حال سے باہر نہین ہو ایک وہ کہ بدنی نہو اسکو بادی کہتے ہین دوسرا وہ کہ بدنی ہو اور بدنی بالاستقرا انحصر ہو
بیچ خلطی اور مزاجی اور ترکیبی کے اور سبب بدنی بھی دو طرح ہو ایک وہ کہ حالت کو واجب کرے واسطے سے اسکو
سابقہ کہتے ہین دوسرا وہ کہ بدون واسطے کے حالت کو پیدا کرے اسکو واصلہ کہتے ہین اور ہر ایک انمین سے مفصلاً
کہا جاتا ہو فالبادیۃ ہی التی لاتکون خلطیا ولا مزاجیا ولا ترکیبیا پس سبب بادی وہ ہو کہ نہ خلطی ہو اور نہ مزاجی اور
نہ ترکیبی بل تکون امرا من الامور الخارجیۃ مثل الہواء الحار بلکہ ہو کوئی امر امور خارج بدن سے مانند ہوائے حار کے

ارصداع کو پیدا کرے اور یا مانند مبدلے سرد کے کہ استرخا بیچ غضب کے پیدا کرے او من الامور النفسانیۃ کالغضب
یا ہو کوئی امر امور نفسانی سے مانند غضب کے کہ موجب گرمی کا ہو بیچ روح کے اور حمی یومی پیدا کرے اور اسی قبیل سے
ہین امور نفسانی کہ موجب حمی وغیرہ کے ہوتے ہین وشک نہین ہے کہ نفس بدن کے غیر ہے پس یہ جو کہ جانب نفس سے واقع ہو
وہ بھی بادی ہے اور بیچ غیر بدنی ہونے کے مانند امور خارجی کے ہے پس مجملا امور خارجی اور امور نفسانی کو بادی کہتے ہین اور انکو
بادی کہنا محتمل تین وجہ کا ہے ایک یہ کہ امور مذکورہ بیچ پیدا کرنے حالت کے شدید الظہور ہین یعنے ظاہر ہوتے ہین
طبیعت پر اور غیر طبیعت پر اس سبب سے بادی کہتے ہین اور اوپر اس تقدیر کے چاہیے کہ بادی مشتق ہو بدو سے ساتھ
موحدہ اور سکون دال مہملہ اور واو موقوف سے یعنے ظہور کی دوسری وجہ یہ کہ امور مذکورہ لامحالہ بدن سے خارج ہین مانند بادیہ
کہ شہر سے خارج ہوتا ہے اس سبب سے بادی نام ہوا اور پر اس تقدیر کے چاہیے کہ بادی مشتق ہو بداوت سے
ساتھ فتحہ بائے موحدہ اور سکون یائے تحتانیہ اور فتح دال مہملہ اور الف کے یعنے صحرا کے وجہ تیسری یہ کہ شک
نہین ہے کہ امور مذکورہ مبدا اعراض کے ہوتے ہین اس واسطے کہ اسباب بدنی امتلا کے مثل الیقۃ امتلا
اور نسبت اسباب خارجی سے رکھتے ہین مانند اغذیہ کثیر اور فساد ہاضمہ کے اور یا مانند انکے پس انکو بادی کہنا
ہو سکتا ہے کہ اس جہت سے ہو اور اوپر اس تقدیر کے بادی مشتق ہو بدء سے ساتھ فتحہ بائے موحدہ اور سکون دال مہملہ اور
ہمزہ موقوف کے بمعنی ابتدا کے **فائدہ** سبب بادی عام ہے کہ حالت کو واجب کرے بواسطے مانند طعام کثیر کے کہ
واجب کرتا ہے امتلا کو بیچ بدن کے اور امتلا واجب کرے مرض کو یا بے واسطہ کرے مانند حرارت دھوپ کے کہ موجب
صداع کا ہو پہلی صورت مین درمیان سبب بادی کے کہ کثرت طعام کی ہے اور درمیان مرض کے امتلا واسطہ ہے
اور دوسری صورت مین بیچ سبب اور مرض کے کوئی واسطہ نہین ہے حاصل یہ ہے کہ درمیان سبب غیر بدنی اور
مرض کے واسطہ ہو یا نہ ہو اس سبب کو بادی کہتے ہین بخلاف سبب بدنی کے کہ اگر بیچ اسکے اور مرض مین واسطہ ہو تو سابقہ
کہتے ہین ورنہ واصلہ جیسا کہ مؤلف کہتا ہے والسابقۃ وہی الاسباب البدنیۃ التی یکون بینہا وبین المرض واسطۃ
اور سابقہ اور وہ سبب بدنی ہے کہ درمیان اوسکے اور مرض کے واسطہ ہو والواصلۃ وہی الاسباب التی لا یکون بینہا
وبین المرض واسطۃ اور واصلہ وہ سبب بدنی ہے کہ نہ ہو درمیان اسکے اور مرض کے واسطہ مثال السابقۃ الامتلاء للحمی
مثال سابقہ کی امتلا ہے واسطے حمی عفنہ کے اس واسطے کہ امتلا واجب کرتا ہے تپ عفنی کو بواسطہ عفونت کے
اور تپ کو ساتھ عفنی کے اس لیے مقید کیا کہ حمی یومی کہ امتلا سے ہوتی ہے وہان امتلا سبب واصل ہے اس لیے
کہ درمیان امتلا اور تپ مذکور کے واسطہ نہین ہے کما لا یخفی ومثل الواصلۃ العفونۃ التی بانضمامہا کی

مثال واصلہ کی عفونت ہے کہ لازم ہے اور ملکوتپ عفنی اسواسطے کہ بیچ عفونت اور تپ کے واسطہ نہین ہے
اور سیلیج امتلا کہ تپ یومی پیدا کرے واصلہ ہے جیسا گذرا ہے فائدہ سبب فاعلی اور سبب مین تقدم
زمانی ہوتا ہے اور اس تقدیر پر سب سبب کو سابقہ کہ سکتے ہین لیکن اس سبب سے کہ سبب غیر بدنی
کا نام بادی رکھا گیا اور ایک قسم سبب بدنی کا واصلہ بسبب متصل ہونیکے ساتھ سبب کے بین قسم
دوسری بدنی کی اوسکا نام عام رکھا ہے یعنے سابقہ اور جاننا چاہیے کہ جیسے مرض کے تین سبب ہوتے ہین
صحت کے بھی تین سبب ہین مثال سبب بادی صحت کی غذاے موافق ہے اور مثال سابقہ کی تنقیح تام اور
مثال واصلہ کی اعتدال مزاج اور استوار ترکیب وہذہ الاسباب اما ان یحدث سوء المزاج او مرض
الترکیب او تفرق الاتصال اور یہ تینون اسباب یا پیدا کرتے ہین سوء مزاج کو یا مرض ترکیب کو
یا مرض تفرق الاتصال کو اور بیان انکا اوپر ہو چکا ہے اور ذکر اسباب ان امراض کا کیا جاتا ہے اما سوء المزاج
جس وقت مولف فارغ ہوا بیان کرنے اسباب مغیرہ احوال بدن آدمی سے ضروری ہو یا غیر اوسکے اب
شروع کیا بیچ ذکر اسباب ہر ایک کے اجناس ثلثہ امراض مفردہ سے اور کہا کہ اما سوء المزاج فنقول ان
اسباب المزج الحار خمسة لیکن سوء مزاج بس ہم کہتے ہین کہ بہ تحقیق کہ اسباب مرض گرم کے پانچ ہین بقول
جالینوس کے حرکة تجاوز عن الاعتدال ایک حرکت ہے کہ گذر جاوے حد اعتدال سے تھوڑا تجاوز اور
تجوز کو ساتھ قلیل کے اس سبب سے مقید کیا ہے یعنے کہ تجوز مفرط سبب برودت کا ہوتا ہے بسبب کثرت
تحلیل کے اور حرکت عام ہے کہ حرکت نفسانی ہو یا بدنی جیسا کہ مولف کہتا ہے اما النفسانیة یا وہ حرکت نفسانی
ہو کالغضب مانند غصہ کے اور جاننا چاہیے کہ غضب حسب حالت مین مسخن ہے لیکن اور امور نفسانی احوال
اونکے باعتبار افراط اور عدم افراط کے مختلف ہوتے ہین او بدنیة کالمبالغة فی الریاضة یا بدنی ہو مانند
مبالغہ بیچ ریاضت کے اور یہان بھی مبالغہ غیر مفرط مراد ہے اسواسطے کہ افراط اوسمین باعث تبرید کا ہوتا ہے
بسبب کثرت تحلیل کے او ملاقاة حرارة بالفعل دوسرا ملاقات کرنا حرارت بالفعل کا ہے اور یہان
بھی حرارت غیر مفرط مراد ہی اسواسطے کہ مفرط سردی کی باعث ہے او ملاقاة حرارة بالقوة تیسرا ملاقات
کرنا حرارت بالقوة کا ہے مثال اوسکی تناول کرنا غذا کا یا دوا کا کہ بالطبع گرم ہو اور ادویہ کا استعمال
کرنے سے اوپر خارج بدن کے سخونت پیدا کرتے ہین جاننا چاہیے کہ استعمال دواے گرم کا
داخل سے ہو یا خارج سے سخونت کرتا ہے بسبب کیفیت مسخنہ کے لیکن استعمال اشیاے حارہ کا اوپر

ظاہر عضو کے اگر مفرط ہو موذی ہوتا ہی طرف سردی باطن کے بسبب جذب کرنے خون کے اوپر
ظاہر کے اسواسطے کہ سخونت کھینچتی ہی خون کو اوپر محل کے اور تکاثف المسام اور سبب چوتھا حرارت کا
کثیف ہونا مسام کا ہی اسواسطے کہ بند ہونا مسام کا سبب احتقان حرارت اور ابخرون کا ہوتا ہی اور یہ
امر حرارت کو زیادہ کرتا ہی اور سبب تکاثف کا خواہ ملاقات اشیاء بارد بالفعل کی ہو مانند پہونچنے
سردی کے اور ہوا ے سرد کے اور غسل کرنا سرد پانی سے خواہ ملاقات اشیاے قابض کی جیسے نہانا پانی
شبی سے خواہ ملاقات چیز خشک کی مانند مٹی کے خواہ اور چیز کہ حرارت کو روکے لیکن استعمال کرنا مفردات
کا اوپر ظاہر کے اگرچہ افراط سے ہو باطن کو بھی سرد کرتا ہی کما لا یخفے اور بیچ بعضے نسخوں کے والسدد بھی
لکھا ہی یعنے سبب چوتھا تکاثف مسام اور سدہ ہی پوشیدہ نرہے کہ اس صورت مین تکاثف کو عام چاہیے
رکھنا اور سدے کو خاص اسلیے کہ سدے کو تکاثف لازم ہی اور تکاثف کو سدہ لازم نہین ہی اور معنی سدے
کے واقع ہونا ایک جسم کا ہی بیچ عروق تنگ کے اسطرح کہ نکلنے فضول طبیعی کو منع کرے بشرہ سے اور
ہوسکتا ہی کہ سدے سے سدہ مسام کا یعنے تکاثف مراد ہو اور اوپر اس تقدیر کے والسدد عطف تفسیری
ہوگا نہ عطف حقیقی اسواسطے کہ عطف حقیقی وہ ہی کہ بیچ معطوف اور معطوف علیہ کے مغایرت ہو لزروے
معنی کے والعفونۃ اور سبب پانچوان سخونت کا عفونت ہی اسواسطے کہ عفونت جیسا کہ پیدا ہوتی ہی حرارت
غریبہ سے حرارت مزیبہ کو بھی پیدا کرتی ہی اور علت حدوث عفونت کی حرارت ناری ہی کہ اوپر رطوبات
کے کہ ممتزج ہین غلبہ کرے اور جنبش دے اوسکو جنبش غریب پس رطوبات مذکورہ فاسد ہو جاوینگا
اسطور پر کہ لائق اصلاح کے نرہین ساتھ اوس حالت کے اور جسطرح ہو بیچ حالت عفونت کے نوعیت
مین خلل نہین آتا ہی یعنے شی متعفن اپنی نوع پر باقی رہتی ہی مثلاً خون کہ گندہ ہو یا اور خلط بدگندہ ہونے
کے بھی وہی ہی کہ تھا مگر یہ کہ شدت حرارت کی عفونت کو مرتبے احراق کو پہونچا دے اس صورت مین
جو خلط کہ ہو سودا ہو جاتا ہی اور اپنی نوعیت سے نکل آتا ہی اور یہ اور چیز ہی بحث عفونت سے خارج
ہی اور بیچ بحث حمیات کے کہا جاویگا جو کچھ کہ بعض لوگ کہتے ہین کہ تپ دموی عفنی کا وجود نہین
ہی اسواسطے کہ خون جب متعفن ہوتا ہی لطیف اوسکا صفرا اور کثیف اوسکا سودا ہوتا ہی با وجود دونے
اس قول کے ظاہر البطلان ہی بالجملہ جب رطوبت گرم او متعفن ہوتی ہی ابخرے گرم اوس سے جدا
ہو کر اعضا کو کہ ہمسایہ اوسکے ہین گرم کرتے ہین اور اشتعال اور سوزش زیادہ کرتے ہین پس سخونت

و ذالہ سبب سخونت کا ہوتی ہی و اسباب المرض البارد ثمانیۃ اور اسباب بیماری سرد کے آٹھ ہین ملاقاۃ ہر دقۃ
بالفعل ایک اونسے پہونچنا سردی کا ہی کہ بالفعل سرد ہو مانند ہوائے سرد کے اور پانی سرد کے اور یہ دونون
اسباب برودت سے ہین لیکن بالعرض سخونت کو پیدا کرتے ہین بسبب حقن حرارت کے اور تکثیف مسام کے
جیسا کہ بیچ اسباب مسخنہ کے شمار کیے گئے ہین وملاقاۃ بردۃ بالقوۃ دوسرا سبب پہونچنا سردی کا ہی کہ بالقوۃ
سرد ہو مانند اضمدہ اور اطلیہ کے کہ بالطبع سرد ہین اگرچہ بالفعل گرم ہون انتباہ لفظ ملاقات سے متبادر
ہی کہ مبردات مصادفت کرین ظاہر بدن سے لہذا بیچ اوسکی ذیل کے اشکہ ظاہر مذکور ہوے ہین پس اس
تقدیر پر مؤلف نے جو مبردات باطنی کو بیچ اسباب مبردات کے بیان نہین کیا وجہ اوسکی یہ کہنا چاہیے کہ مبردات
باطنی بیچ موجب ہونے برودت کے ظاہر اور واضح تھے اسواسطے کہ جسوقت ملاقات بادو کی ظاہر میں
سردی کرتی ہی بدیہی ہی کہ ورود اوسکا باطن مین لامحالہ سردی کریگا اور ہوسکتا ہی کہ ملاقات عام ہو
خارج سے ہو یا داخل سے اس صورت مین اور تاویل کی احتیاج نہین ہی وقلۃ الاکل فی الغایۃ سبب تیسرا
کم کھانا ہی نہایت یعنے بہت کم کھانا اور ظاہر ہی کہ جب غذا کم کھاینگے غذا عوض رطوبت متحللہ کے کافی نہوگی اور
تحلل رطوبات کا باعث نقصان حرارت غریزی کا ہی اور نقصان حرارت کا موجب زیادتی برودت
کا ہو اسواسطے کہ حرارت بمنزلہ چراغ کے ہی اور رطوبت بمنزلہ روغن زیتون کے اور وجود روغن کا جیسا کہ حافظ
چراغ کا ہی اپنی ذات سے قطع نظر موانع سے اسیطرح حصول رطوبات کا حافظ مادہ حرارت کا ہی اور وجہ
دوسری یہ کہ بیچ صورت کم کھانے کے حرارت طرف تحلیل رطوبت بدنی کے متوجہ ہوتی ہی اور
اوسکو فنا کرتی ہی اور اوپر گذر چکا ہی کہ فناے رطوبت کو فناے حرارت لازم ہی اور فنا ہونا حرارت
کا مبرد ہی لامحالہ اور جانین کہ جو غذا کہ خون اوسے کمتر پیدا ہوتا ہی بیچ حکم قلت اکل کے ہین والافراط
سبب چوتھا افراط کھانے مین ہی اسواسطے کہ اس صورت مین بسبب تخمہ اور امتلا کے حرارت عاجز
ہوتی ہی ہضم سے اور متعفن ہوکر منطفی ہو جاتی ہی اور بالضرور برودت زیادہ ہوتی ہی اور نظیر اوسکی
بہت روغن ہی کہ چراغ کو ضرر کرتا ہی والتکاثف المفرط اور سبب پانچوان کثیف ہونا مسام کا ہی بافراط
اسواسطے کہ اس صورت مین بسبب اجتماع ابخرے اور ادخنہ کثیرہ کے حرارت محتقن ہوتی ہی یہان تک
کہ منطفی ہوتی ہی اور سردی بیچ جوہر اعضا کے پیدا ہوتی ہی اور جانین کہ تکاثف بالذات سبب حرارت
کا ہی اور بالعرض سبب برودت کا والحرکۃ المفرطۃ اور سبب چھٹا حرکت ہی بافراط پوشیدہ نہین ہی کہ حرکت

جب کثرت سے ہوگی ہر چند فی الحال سخن ہوگی لیکن مآل مین سردی لاویگی بسبب تحلیل حرارت غریزی کے
اور عام ہر کہ حرکت سام ہو تمام بدن مین یا ایک عضو خاص اور بدن خاص مین ہو مانند ریاضت اور صنعت کے
یا نفسی ہو مانند غضب وغیرہ کے یا طبیعی ہو مانند نفض کے اور بامین کہ بیچ حق عادت والونکے وہ افراط کہ بیچ
حق غیر معتادون کے ہر افراط نہین ہر پس مرتبہ افراط کا ایک امر نسبتی کہ باعتبار قوت اور ضعف مزاج کے
اور عادت کرنے اور نہ عادت کرنے کے مختلف ہوتا ہر اور جو معلوم ہوا کہ افراط حرکت کی بسبب شدت
سخونت کے سردی کو پیدا کرتی ہر آخر کو جاننا چاہیے کہ غذا سخن بھی وہی حکم رکھتی ہر اور یہ مقصود دوائے
سخن کہ خارج سے استعمال کرتے ہین جب مفرط ہوگی بسبب تحلل کرنے مسام کے اور دعوت حرارت
کے طرف ظاہر کے اور سہولت تحلل کے سردی کو پیدا کرتی ہر بمنزلہ تنور کے کہ گرم شدہ اوسکا گرم ہوئین
سرد ہو جاتا ہے اور اسی قبیل سے ہین ملاقات مسخنات کی مانند حرارت نار اور مار اور ہوا کے کہ افراط سے ہو
اور یہی عمل رکھتا ہر وہ پانی کہ بالطبع گرم ہو مانند میاہ حمات کے لیکن ادویہ مسخنہ کہ داخل سے مستعمل ہوتا
اور عفونت کہ بدن مین افراط سے ہون دونون کو صاحب نفیسی نے کہا ہر کہ کوئی وجہ تبرید کی نہین
رکھتے لیکن کلام صاحب موجز سے ایسا معلوم ہوتا ہر کہ یہ بھی باعث برودت کے ہین اسلیے کہ
اوسنے کہا کہ جو چیز تسخین افراط سے کرتی ہر سرد بھی کرتی ہر خواہ سخونت اوسکی بالفعل ہو یا بالقوہ لیکن جو
اور جو نفیسی مین لکھا کہ تبرید ادویہ مشددہ حارہ کی اور تبرید عفونت کی کوئی وجہ نہین رکھتی ہر جو
خوب فکر کیجاتی ہر کوئی وجہ بیچ عدم مفہومیت وجہ کے ظاہر نہین ہوتی ہر اسواسطے کہ افراط حرارت غریبہ
کی بواسطہ تحلیل رطوبت غریزی کے حرارت غریزی کو ضعیف کرتی ہر اور ضعف اوسکا مستلزم ہر اور
باعث انطفاء حرارت غریزی کا عام ہر کہ بطور ہو خارج سے مستعمل ہو یا داخل سے اور جو وہ کہتا ہر
کہ افراط سخونت غذائے مسخن کی برودت پیدا کرتی ہر اس کلام سے تعجب ہوتا ہر کہ وجہ تبرید
دوائے ماکولہ حارہ کی کیونکر اوس پر مخفی رہی ورنہ ظاہر ہر کہ تسخین غذا کی بھی بسبب دوائیت کے ہو
اسواسطے کہ غذائے مسخن سے غذائے دوائی مراد ہر لامحالہ اسلیے کہ بیچ غذائے مطلق کے افراط تسخین کی نہین
ہو سکتی جیسا کہ اسکا تقریر کیا جا چکا ہر اور اگر کہین کہ غذائے مسخن سے سخونت بالفعل مراد ہر جیسے کہ کھانا
اوس غذا کا کہ بالفعل مفرط الحرارت ہو متعذر ہر اور صحت سے خارج کہ انسان ایسی غذا کو تناول نہین کر سکتا
اور اوپر تقدیر تسلیم کرنے کے یہ بات بیچ دوائے مشروبہ کے کہ بالفعل گرم ہو بھی حاصل ہو سکتی ہر مطلقاً کوئی

درمیان دونون کے ہرگز معلوم نہین ہوتا غذا ہو یا دوا جو حرارت اوسکی مفرط تھی آخر میں سردی کو پہنچا دیگی
اسیطرح سے عفونت مفرطکا استحالہ ہیات مادہ کا طرف سوداوی سے کرتی ہر اسی قبیل سے ہر والسکون المفرط سبب
ساتوان سکون مفرط ہر اور وہ بہ سبب کثرت رطوبات فضلیہ کے حرارت غریزی کو مخنوق کرکے برودت
پیدا کرتا ہر و شدۃ انفتاح المسام سبب آٹھوان کھلنا مسام کا ہر افراط سے جس سبب سے کہ ہوا ور
ی ہر کہ جو مسام کھل جاوین حرارت بہت تحلیل ہوتی ہر اور اس سبب سے برودت پیدا ہوتی ہر
واسباب المرض الیابس اربعۃ اور اسباب بیماری خشک کے چار ہین ملاقاۃ یابس بالفعل ایک اونمین سے پہنچنا
خشکی کا ہر کہ خشک بالفعل ہو مانند آگ اور ہواے گرم کے اور اسی قبیل سے ہر تمرغ ریت مین اور حمام کرنا
عفص پانی سے ویابس بالقوۃ سبب دوسرا استعمال کرنا اوس چیز کا کہ خشک بالقوۃ ہو اور عام ہر کہ داخل
مین مستعمل ہو یا خارج مین وقلۃ الاکل سبب تیسرا تقلیل طعام ہر اگر بہ سبب ضعف ہاضمہ کے ہو واسطے
کہ کمی غذا کی بسبب کم ہونے بدل ما یتحلل رطوبات کے خشکی پیدا کرتی ہر اور اسی قبیل سے غذا کرنا
اوس غذا سے کہ اوسمین غذائیت کمتر ہو اگرچہ مقدار مین بہت کھائی جاوے یا ایسی غذا کھائی جاوے
کہ اوسمین غذائیت کمتر ہو لیکن بسبب ضعف ہاضمہ معدہ اور جگر کے ہضم کم ہو یا استفراغ سے نکل جاوے
والحرکۃ المفرطۃ سبب چوتھا حرکت مفرط ہر جس طور پر کہ ہو بدنی یا نفسانی یا طبیعی رطوبات کو تحلیل
کرتی ہر اور نظیر حرکت طبیعی کی سہر ہر اور سہر جس قدر غیر طبیعی ہو لیکن جو نوم اور تقیظہ ایسے امراض
کہ بالطبع واقع ہوتے ہین اوسکو طبیعی کہتے ہین اور اوپر کہا گیا ہر کہ سہر حرکت سے مناسب اور مشابہ ہر
اور نوم سکون سے واسباب المرض الرطب اربعۃ اور اسباب بیماری تر کے بھی چار ہین ملاقاۃ مرطب
بالفعل ایک ملاقات تر کرنے والے کی ہر کہ فی الحال مرطب ہو مانند ہواے معتدل کے اور حمام کرنا
پانی شیرین سے کہ بہت گرم نہو اور باعتدال ہو اور بعد ہضم کے یا اوپر طعام کے واقع ہو وملاقاۃ مرطب
بالقوۃ سبب دوسرا ملاقات مرطب کی ہر کہ بالقوۃ ترطیب کرے مانند دواؤن کے کہ بالطبع مرطب
ہین اور اوپر ظاہر بدن کے استعمال کرین اور مرطبات مشروبہ غذا ہون یا دوا اور توجیہ نہ ذکر کرنے
ان اسباب کے بیچ بحث اسباب برودت کے معلوم ہر وکثرۃ الاکل سبب تیسرا زیادہ کھانا ہر اور ظاہر ہر
کہ بہت کھانے اکثر سے رطب اکثر پیدا ہوتے ہین اور ظاہر ہر کہ باوجود کثرت طعام کے حال ایسے آدمی کا
کہ مانند چارپاؤن کے ہر دو حال سے باہر نہین ہر یا حار البدن ہر یا بارد البدن پہلی صورت مین خون

زیادہ ہوتا ہی اور دوسری صورت میں مثل مشائخ اور ربوں اور بلغم لا محالہ مرطب ہیں اور وجہ دوسری یوں کہی ہی کہ اکثار غذا کا اس سبب سے مرطب ہی کہ وہ حرارت غریزی کو چھپا لیتا ہی اور مقرر ہی کہ ابرد تمایبغی بدنکو مرتر رطب تمایبغی سے کرتا ہی والسکون المفرط سبب چوتھا سکون مفرط ہی اور ظاہر ہی کہ بسبب سکون کثیر کے رطوبت بہت جمع ہوتی ہی بدن میں بسبب عدم تحلیل کے کہ حرکت سے ہوتی ہی اور اسی قبیل سے ہی پرہیز کرنا محللات سے اور اسیطرح استعمال مثبتات خلط مجفف کا بسبب حائل ہونے مانع الترکیب رطوبت آور کے اور یاد رکھو کہ جو اسباب امزجہ مفردہ کے ذکر کیے گئے ترکیب امکانی ہی اسباب امراض امزجہ مرکبہ کے بھی ظاہر ہوئے مانند حرارت کے کہ ساتھ رطوبت کے جمع ہو یا ساتھ یبوست کے اور اسی طرح برودت کہ جمع ہو ساتھ ایک کے ان دونوں سے اور ان اسباب کے سبب ہونے کے لیے تین چیز چاہیے ایک کثرت مقدار فاعل کی دوسری طول ملاقات اس سبب کی بدن کو تیسرے استعداد بدن کی واسطے قبول کرنیکے یہان تک اسباب سوء مزاج کے تمام ہوئے اب اسباب سوء الترکیب کے بیان ہوتے ہین جیساکہ مؤلف کہتا ہی والتکلم فی اسباب مرض الترکیب اور چاہیے کہ کلام کرین ہم بیچ اسباب مرض الترکیب کے اور اس سبب سے کہ مرض الترکیب چار قسم ہی مرض الخلقت اور مرض العدد اور مرض المقدار اور مرض الوضع شروع کیا بیچ بیان اسباب مرض الخلقت کے اور جو وہ چار قسم ہی فساد التشکل اور مرض المجاری اور مرض الاوعیۃ اور مرض الصفائح شروع کیا اسباب فساد التشکل سے اور اسیواسطے کہا کہ اما فساد التشکل لیکن اسباب فساد التشکل کے اور متغیر ہونا اوسکا مجری طبیعی سے دو طرح پر ہی ایک وہ کہ بیچ اصل پیدائش کے واقع ہوا اور اصل خلقت تمام نہ ہونے جنین کا ہی بیچ رحم کے اسواسطے کہ اسوقت میں جو بیماریاں اوسپر طاری ہوتی ہین اسباب باطنی سے اور بعد تولد کے باقی رہین اونکو مرض خلقی کہتے ہین دوسرا وہ کہ غیر خلقی ہوا اور اسباب ہر ایک کے علیحدہ جدا ہین لیکن جو خلقی ہی بھی دو طرح ہی ایک وہ کہ بسبب قوت کے ہو جیساکہ مؤلف کہتا ہی کہ فہو اما تقصور القوۃ المصورۃ پس وہ یعنے فساد التشکل یا تقصور قوت مصورہ کا ہی اسطرح کہ ضعیف ہوا اور اس سبب سے طاقت نہ رکھے کہ ہر جزو منی کو صورت عضو کی دیوے اوس طور پر کہ نوع صاحب منی کی مقتضی ہوا و للعیرہ یا تقصور اور ضعف عنیرہ کا ہی اسطور پر کہ عاجز آوے منی میں تصرف کرنے سے پس طاقت نہ رکھے کہ ہر جزو نطفہ کو کہ بیچ رحم کے حاصل ہوا ہی مرد اور عورت کی منی سے واسطے عضو مخصوص کے مستعد کرے تو حاصل ہو گیا اوسین ایسا خلل کہ صالح ہو واسطے پیدائش مناسب کے دوسرا سبب خلقی یہ ہی کہ جانب مادے سے ہو اور بیلکا

اسباب مرض الترکیب

اسباب فساد التشکل

دوطرح پر ہے ایک وہ کہ بسبب مقدار مادے کے ہو مثلاً مادہ مقدار میں بہت ہو اور حد طبیعی سے بڑھ جاوے جیسا کہ ظاہر ہونا
انگلی زیادہ و پانچ عدد سے اسی قبیل سے ہے یا وہ مقدار میں کم ہو اور حد طبیعی کم ہو جاوے اوس سے کہ چاہیے
تھا حاصل ہونا چار انگلی کا یا کم اوس سے نظیر اور کا ہے دوسرا یہ کہ بسبب کیفیت مادے کے ہو مثلاً مادہ غلیظ
ہو یا رقیق اوس سے کہ چاہیے پس بواسطے نہ صالح ہونے قوام معتدل کے مادہ اطاعت فعل مصورہ کی نہ کرے
جیسا کہ چاہیے اور فساد شکل کہ جانب مادے سے ہو مولف نے اوسکو ذکر نہیں کیا بسبب اوسکے ظاہر ہونے کے
اور ہو سکتا ہے کہ تصور قوت مصورہ کو ہم نام کرین کہ حقیقۃً ہو یا مجازاً پس جو جانب مادے سے ہو بطریق
مجاز کے ہوگا بسبب نہ تصرف کرنے قوت مصورہ کے اوسمین بھی اور پر قصور مصورہ کے حمل کیا جاویگا
اور یہ منافی نہیں ہے یعنے بعد خلقت اول کے واقع ہوتا ہے دو طرح ہے ایک وہ کہ عرضی ہے نظیر اوسکی فلام ہے
اور سل لیکن فلام بسبب پھوٹ جانے اعضا کے موجود ہوتا ہے فساد شکل کو اور سل بسبب کہ ہونے کے
کہ اوس سے اون کج ہے کہ شکل میں فساد ہوتا ہے اور جو یہ قسم ظاہر زیادہ تھی مولف نے ذکر نہ کیا دوسرا یہ کہ
عرضی تو یہ بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ وقت جننے کے ہو جیسا کہ مولف کہتا ہے او اشیاء تقع عند الخروج اوالم تکن
طبیعیا یا وہ چیزیں ہیں کہ واقع ہوتی ہیں وقت نکلنے لڑکے کے کہ نکلنا اوسکا بطور طبیعی کے نہو اور وضع اتصال
طبیعی پیچ بیان پیدائش جنین کے بیان ہو چکا اور ظاہر ہے کہ جو لڑکا اوپر غیر وضع مذکور کے نکلے مثلاً بیٹھ کے
بھل یا دونون پاؤن کے بھل یا سواے انکے اغلب ہے کہ اتصال ورک یا التواے کعب یا انخلاع کتفین سے شکل میں
فساد پڑیگا اور شاید کہ بسبب خروج غیر طبیعی کے بعضے اعضا جنین کے رحم میں پھنس کر ہلاک ہو جاوین
دوسرا یہ کہ بعد پیدائش کے ہو جیسا کہ مولف نے کہا کہ او اشیاء تقع عند قمط الطفل یا وہ چیزیں ہیں کہ واقع ہوتی
ہیں وقت لپیٹنے لڑکے کے غنداق میں اور معلوم ہے کہ جو غنداق میں اعضا لڑکے کے جیسا رکھنا لائق ہے لپیٹنے میں
دیر تک اوسی ہیئت پر رہیں البتہ فساد اعضا میں ہوتا ہے اسواسطے کہ اعضا اوسکے نرم اور سہل الانعطاف
ہیں او اشیاء تقع من خارج کسقطۃ او ضربۃ یا وہ چیزیں ہیں کہ واقع ہوتی ہیں خارج سے مانند سقطہ اور ضربہ کے
اور افراد انکا یہی ہے او للمبادرۃ الی حرکۃ قبل تصلب الاعضاء یا جلدی ہے طرف حرکت کے قبل سخت ہونے
اعضا کے اسواسطے کہ اس صورت میں ممکن ہے کہ شکل بعض اعضا کی فاسد ہو اور لپیٹ جاوے اوپر بعض اعضا
دوسرے کے انتباہ مولف جو فارغ ہوا ذکر اسباب فساد شکل سے شروع کیا بیچ اسباب امراض مجازی کے
اور اس سبب سے کہ مرض مجری کے تین طور ہوتے ہیں اتساع تضیق انسداد اسباب ان تینون کے

عضو بیان کیا جیسا کہ کہا واما اسباب اتساع المجاری لیکن اسباب کشادگی مجاری کے لاضعف القوۃ یا
ضعف ماسکہ کا ہے اور ظاہر ہے کہ جو ماسکہ اپنی قوت پر نہ رہے بیچ جمع اور استمساک کے تنگی اجزاے عضو کے تو
وہ تنہا ہوا اور زیادہ سبب مغلوب ہونے اوسکے دافع کے غالب ہوتی ہے باعث اتساع بیچ مجری کے واقع ہوتا ہے
بیان کیا کہ اتساع ماسریقا کا کبھی اوس حد تک پہونچتا ہے کہ بڑے ٹکڑے جگر کے اوس میں اگر دفع ہوتے ہیں
اسہال سے جیسا کہ بیچ مرض مجاری کے کہا گیا ساتھ بیان امکان حدوث مجاری جدید کے اور اسباب ضعف
ماسکہ کے بہت ہیں او حرکۃ قویۃ من الدافعۃ یا حرکت قوی ہے دافعہ سے اور پوشیدہ نہیں ہے کہ جب قوت دافعہ
قوت سے حرکت کرتی ہے اجزاے عضو میں بیچ مدد واقع ہوتا ہے اس طور پر کہ تمام اجزاے عضو کے ہر طرف سے طرف
خارج کے مائل ہوتے ہیں اور اتساع مجاری میں ظاہر ہوتا ہے اور یہ دونوں سبب بدنی ہیں لیکن ضعف ماسکہ
بالعرض اتساع پیدا کرتا ہے اور قوت دافعہ کی بالذات اوادویۃ مفتحۃ یا دوائیں مفتح ہیں کہ استعمال کیجاتی ہیں
مانند ماء قرحا اور دار چینی کے اور مانند انکے دور کرنے والی مادے کی اور کھولنے والی مجاری کی ہوں او مرخیۃ
یا دوائیں مرخی ہیں مانند خطمی اور اکلیل الملک اور لادن کے اور مانند انکے کہ گرم اور تر ہوں مرخیات سے
اور یہ دونوں غیر بدنی ہیں لیکن فعل دواے مفتح کا اتساع میں بالذات ہے اور فعل مرخی کا بالعرض واما اسباب
ضیق المجاری فاضداد ہذہ لیکن اسباب تنگی مجاری کے پس ضد اسباب اتساع کے ہیں یعنی قوت ماسکہ کی
اور ضعف دافعہ کا اور قابض اور مسدد واما اسباب السدۃ فہی اما وقوع شئ غریب فی المجری لیکن اسباب
انسداد مجاری کے پس وہ یا حصول کوئی چیز غریب کا ہے بیچ مجاری کے اور عام ہے کہ غریب ہونا اوس
چیز کا بالذات ہو مانند حصاۃ کے بیچ مجاری بول کے پڑے ہوں اور ظاہر ہے کہ سنگ ریزہ کہ جنس بدن
سے بالذات نہیں ہے غریب واقع ہے یا غریب ہونا بیچ مقدار کے ہو مانند ثقل کثیر کے کہ امعا میں واقع ہو
یا غرابت اوسکی بیچ کیفیت کے ہو خواہ غرابت کیفیت کی بسبب غلظت مادے کے ہو یا بسبب
لزوجت کے یا بسبب جمود کے نظیر جمود کی بستہ ہونا خون کا ہے بیچ مجری کے اور مثال غلظت اور لزوجت
کی ظاہر ہے او بالجملہ حاصل ہونا مادے غریبہ کا بیچ مجری کے مانع نفوذ اوس چیز کا کہ لائق نفوذ کے ہے ہوتا ہے غرابت
اوسکی جس قسم سے کہ ہو او والتحام المنفذ بسبب اندمال قرحۃ فیہ یا فراہم ہونا اور ملنا منفذ کا ہے بواسطے اچھے
ہو جانے قرحہ کے کہ اوس منفذ میں ہو او انطباق المجری یا ملنا مجری کا ہے اور انطباق تین وجہ سے ہوتا ہے
جیسا کہ مولف کہتا ہے اما لمجاورۃ ضاغطۃ یا بسبب ہمسایہ ہونے اوس شے کے کہ نچوڑ کرے عضو مجاور کو اور تنگ

کرے اوسکی فضا کو اوبقبض برد شدیدیا یا بہ سبب قبض کرنے سردی مفرط کے اسواسطے کہ سردی شدید جمع
کرتی ہی اجزاے مجری کو سب جوانب سے پس ملجاتے ہین بعضے اونکے ساتھہ بعض کے اوبقوۃ القوۃ الماسکۃ یا شدت
قوت ماسکہ سے اسواسطے کہ ماسکہ جو قوی ہوتی ہی جمع کرتی ہی اجزاے عضو کو زیادہ اوس سے کہ چاہیے بالجملہ مجادث
ورم کی اور قبض برد کا اور شدت ماسکہ کی اسباب انطباق کے اور انطباق مجری اور التحام منفذ اور وقوع جسم غریب
یہ تینون اسباب السداد سے ہین جان تو کہ اسباب امراض مجاری کے یہان تک تمام ہوے اور سبب امراض
مجری کے اور ادعیہ کے واحد ہین اور معنی ہر ایک کے بیان ہوچکے اب اسباب مرض صفائح کے کہ چوتھی قسم مرض التلفیق
کی ہی مذکور ہوتے ہین واما اسباب الخشونۃ فقد یکون من داخل لیکن اسباب ناہمواری اور درشتی سطح عضو کے
یعنے کھرکھرے ہونیکے پس کبھی ہوتے ہین اندر بدن کے کالمادۃ الحادۃ مانند مادہ تیز کے کہ شدید الجلا ہون بسبب
حدت اور سرعت نفوذ کے رطوبات لزجہ کو کہ اوپر سطح عضو کے واقع ہین قطع کرے وقد یکون من خارج
اور کبھی ہوتے ہین وہ اسباب خارج بدن سے کالدخان والغبار مانند دھوین اور گرد کے کہ جمع ہوں لیکن
اوپر اعضا کے اور بسبب یبوست کے خشونت کو ایجاب کرتے ہین اوپر جلد کے واما اسباب الملاسۃ فقد
یکون کخلط لزج من داخل لیکن اسباب صفائی سطح عضو کے پس کبھی ہوتے ہین بسبب خلط لزج کے داخل
بدن سے اور ظاہر ہی کہ رطوبت لزجہ جو اوپر سطح عضو کے ملتصق ہوتی ہی بیچ اجزاے عضو مذکور کے کچھ
پستی اور بلندی نہین کرتی ہی اور بالفرور صفائی سطح میں ظاہر ہوتی ہی وقد یکون من خارج اور کبھی ہوتے ہین
سبب ملاست کے خارج بدن سے مثل الشمع المذاب بالدہن مانند موم پگھلانے کے روغن مین کہ اوسکا نام
قیروطی ہی اور استعمال اوسکا بدیہی ہی کہ صفحہ عضو سے تکاثف کو دور کرتا ہی تنبیہ جو مولف بیان کرنے اسباب
امراض ملاست سے فارغ ہوا شروع کیا بیچ ذکر اسباب امراض مقدار اور عدد کے اور کہا کہ واما اسباب
زیادۃ المقدار والعدد فلکثرۃ المادۃ لیکن اسباب زیادتی مقدار اور عدد کے پس زیادتی مادے سے ہین اور
میل کرنا جانب جہت غیر محتاج اور عام ہی کہ مادہ زائدہ اچھا ہو یا بد جیسا کہ مولف نے کہا اما الطبیعیۃ یا نیک ہی
یعنی مادہ موجبہ کہ پیدا کرنے والا زیادتی کا ہی مثل اوسکا بیچ بدن کے موجود ہو نظیر اوسکی اونگلی زائد ہی
بلغ سے اما الردیۃ یا ردی ہی یعنے مادہ کہ زیادتی کو پیدا کرتا ہی مثل اوسکا بیچ بدن کے مثل مانند ثالیل کے اور
مانند اوسکے زوائد سے او لشدۃ القوۃ الجاذبۃ یا سبب زیادتی مقدار اور عدد کا شدت قوت جاذبہ کی ہی
اور علم ہی کہ قوت جاذبہ بذاتہا قوی ہووے اور جذب کرے مادے کو زیادہ اوس سے کہ چاہیے پس

ف بیان اسباب خشونت ۱۲

سبب زیادتی مقدار یا عدد کی ہو یا بسبب مدد کرنے دلک کے یعنے ملنے کے اور تضمید مسخنات کے مانند زفت
درختوں کے اور مانند انکے جاذبہ قوی ہوا اور ظاہر ہے کہ استعمال مسخنات کا اوپر ظاہر کے بسبب تحلیل اور توسیع
مسام کے اور انعاش حرارت غریزی کے مدد کرتا ہے جاذبہ کو اوپر جذب مادے کے اوس جانب سے زیادہ اوس سے
کہ چاہیے واما اسباب نقصان العدد والمقدار فنقصان المادۃ لیکن اسباب نقصان عدد اور مقدار کے از روے
خلقت کے پس قصور اور کمی مادے کا ہے جس طور سے کہ ہو او خطاء القوۃ المصورۃ یا ضعف قوت مصورہ
کی ہے اور مسیحی نے کہا کہ خطاے مصورہ کی سبب نقصان کی نہین ہو سکتی ہے اسواسطے کہ جو مادہ کامل ہو
اور غیر ناقص خطاے مصورہ کی اوسمین سبب رداءت شکل کی ہوگی نہ سبب نقصان شکل کی اور رداءت
شکل کی ہماری مبحث سے کہ نقصان مقدار اور عدد کا ہے خارج ہے اور جمہور اس قول کے رد مین کہتے ہین
کہ خطاے مصورہ کی باوجود بہت ہونے مادے کے نقصان کو پہونچاتی ہے البتہ اسواسطے کہ جب قوت مصورہ
نے خطا کیا اور امتیاز نہ کیا اس امر مین کہ تصویر ایک انگلی کی کرے یا تصویر دو کی یا تصویر کئی انگلیون کی
دو وجہ سے باہر نہوگی ایک وہ کہ سب مادے کو ایک انگلی مین صرف کرے گی اس صورت مین ظاہر ہے کہ
بسبب نہ پیدا ہونے اور انگلیون کے نقصان عدد مین واقع ہوگا دوسری وجہ یہ کہ اکثر مادے کو بیچ
ایک انگلی کے انگلیون سے صرف ہووے باوجود تصویر پانچون انگلی کے اس حالت مین ظاہر ہے کہ بسبب عدم
تکمیل بعض انگلیون کے نقصان اونکی مقدار مین واقع ہوگا پس حصول نقصان کا خطاے مصورہ سے متصور تھا
اور اسیطرح ضعف مصورہ کا بھی باعث نقصان کا ہوتا ہے بسبب قادر ہونیکے اوپر تصویر عضو صالح للعقد اسکے
فائدہ از روے تعمق نظر کے بیچ کلام مسیحی کے اور جمہور کے نزاع لفظی ظاہر ہوتی ہے اسواسطے کہ مسیحی
خطاے مصورہ کو اسباب نقصان سے کہتا ہے باعتبار ذات خطا کے یعنے جس وقت فاعل بیچ آدمی کے اثر کرے
اگرچہ تاثیر بطور خطا کے ہو نقصان کو وہان بالذات کے دخل نہوگا اور جو جمہور کہتے ہین حاصل اوسکا
یہ ہے کہ خطاے مصورہ کے نقصان مین متصور نہین ہے جیسا کہ کہا گیا کہ بیچ بعض اعضا کے اکثر خرچ کرتی ہے اور یہی کم
کہ جو عضو کہ مادہ اوسمین بہت آویگا زیادتی مقدار مین ہوگی پس اوسکی خطا سے بالذات نقصان نہوا بلکہ
حدوث نقصان کا بالعرض ہوا اور یہ بات مبحث سے خارج ہے پس نزاع لفظی ہوئی اور جان تو کہ مولف نے
اسباب نقصان خلقی کے ذکر کیے اور اسباب نقصان کے کہ بعد خلقت کے خارج سے واقع ہین مانند قطع اور
رق سکر یا باطن سے ظاہر ہون اور اجزاے بدن ناقص اور کم کرین مانند مادہ اکالہ کے بسبب ظاہر ہونے کے

اسباب نقصان العدد والمقدار

ان کو ذکر کر چکے ہیں کیا اب بیان کرتا ہے اسباب فساد وضع کو اور وہ قسم چوتھی مرض الترکیب کی ہے اور یعنی وضع
کے گذر چکے ہیں واما اسباب فساد الوضع من مقاربۃ عضو الی عضو آخر او مباعدۃ لیکن اسباب وضع عضو کے
نزدیک ہونے سے ایک عضو کے ساتھ دوسرے عضو کے یا دور ہونا اوسکا عضو سے پس چند قسم سے باہر
نہیں ہے جیسا کہ مولف کہتا ہے فہی اما مادۃ متشنجۃ یا مادہ کھینچنے والا ہے کہ عصب اور رباط کو کھینچے اور مانع ہوا مساوی
اور مطاوعت قوت محرکہ سے پس عضو کو نہ مقاربت ہو سکے اور مباعدت او مرخیۃ یا مادہ مرخی اور سست
کرنے والا ہے کہ منع کرے عضلات کو مطاوعت سے بیچ حرکات ارادی کے پس عضو مسترخی کو قدرت نہ
مقاربت کی دوسری عضو سے بالطبع او اثر قرحۃ یا اثر قرحہ کا ہے او ظاہر ہے کہ کبھی اندمال زخم کا اصلاح ہو تا کہ
کہ نشان بیچ موضع کے ہو جاتا ہے اور مقاربت یا مباعدت ممتنع ہوتی ہے او یہ بیچ علاج قرحہ پلک اعلے کے
اکثر اتفاق پڑتا ہے کہ پلک الٹ جاتی ہے اور پلک نیچے کی خوب فراہم نہیں ہوتی او جفاف خلط یا خشک ہونا
خلط کا ہے بیچ تفصیل کے اور منع کرنا عضو کو انبساط اور انقباض سے بدیہی ہے او تحجر یا سخت ہونا خلط کا بیچ
تفصیل میں اور فرق درمیان جفاف اور تحجر کے یہ ہے کہ سبب جفاف کا حرارت ہوتی ہے اسلیے کہ خشک ہونا
تری کو فنا ہونا اجزائے دقیقہ لطیفہ کا لازم ہے بخلاف تحجر کے اور سخت ہونا کہ سبب اوسکا عام ہے
حرارت ہو یا برودت پس تحجر عام اور جفاف خاص ہے اور بیچ بعض نسخوں کے حرف عاطفہ اکیلا بدون حرف
تنویع کے مرقوم ہے او اس تقدیر پر او تحجر با عطف تفسیری جفاف کا ہوگا او حرکۃ مفرطۃ یا حرکت مفرط ہے
کہ غیر طبیعی ہو بسبب پیدا کرنے کے یبس کے یا تحریک فضول اور ریح وغیرہ کے افساد وضع کا کرتے تنبیہ
یہ سب کہ مذکور ہوا اسباب فساد وضع عارضی کے ہیں اور فساد وضع مولودی بھی ہوتا ہے اسباب مظنونہ سے
جیسا کہ بعض لڑکوں میں دیکھا جاتا ہے کہ بعضی انگلیاں ملی ہوتی ہیں بعض انگلیوں سے یہاں تک اسباب
مرض الترکیب کے تمام ہوئے اب مولف شروع کرتا ہے بیچ بیان اسباب تفرق الاتصال کے کہ قسم
تیسری امراض مفرد کی ہے جیسا کہ کہا کہ واما اسباب تفرق الاتصال لیکن اسباب تفرق الاتصال اجزائے
عضو کی دو طرح ہے لہذا کہتا ہے کہ فہی اما من داخل پس وہ اسباب یا داخل بدن سے ہے مثل خلط اکال مانند
مادے خورندے کے کہ بسبب تیزی کے عضو کو کھا لیوے اور تفرق اوسکے اجزا میں ڈالے جیسا کہ بیچ بعض
جذام کے او محرق یا خلط جلانے والا کہ او پر عضو کے غالب ہو اور اوسکے اتصال کو متفرق کرے جیسا کہ
بیچ ذوسنطاریا کبدی کے دیکھا جاتا ہے کہ اجزائے جگر کے متفرق ہو کر ساتھ براز کے نکلتے ہیں ٹکڑے ٹکڑے

بسبب تیزی اور سوزش دینے مادے کے اولاذع یا غلظ کاٹنے والا کر جدا کرے بعض اجزا کو بعضے سے اولاذع کا ترجمہ ڈالنا اور غلیظ بمعنی موٹا سبب ہے اس واسطے کہ اگر ڈالا جاوے اور میں ملائے ہو مرادف محرق کے ہو یعنی جلا کرنا اور کا ملنا کچھ فائدہ نہیں دیتا ہے اور مادۂ یا غلظ جیسے والا خشک کر شدت یبوست سے تفرق اتصال کرے اور تحلیل اوسکی عارض ہونا تشقق کا ہے یبوست افراط سے اور امتلاء محمود یا امتلاء کہ ذکر ہوئی کہ تفرق اتصال کو پہونچاویں اور اسباب امتلاء مذکور کے بہت ہیں ایک یہ کہ شدت اور کثرت مقدار سے ممتلی او ممتد کرے عضو کو اور متفرق کرے اسکے اجزا کو جیسا کہ فتق میں ہوتا ہے دوسرا وہ کہ خلط مرطب ہو یا مبس او حاصل ہونا تفرق یا اتصال کا امتلاء خلط مرطب سے بسبب ارخاء رباطات عضو کے اور مستعد ہونا اسکا واسطے انزلاق کے ہے اور خلط مبس سے بسبب تجفیف کے تیسرا وہ کہ حرکت واقع حرکت کرے شدت سے اس طرح کہ وہ حرکت مجری طبیعی سے خارج ہو اور عضو اوسکا متحمل نہو اور امتلاء مذکور سے بہت تفرق اوسکے اجزا میں ظاہر ہے چوتھا وہ کہ حرکت اوپر اشکال کے ہو خواہ حرکت سخت ہو یا غیر سخت اسواسطے کہ حرکت بالذات بسبب تسخین کے حجم مجری کو زیادہ کرتی ہے اور تحلل بیچ جوہر عضو حادی کے ڈالتی ہے اور تفرق اجزا کو پہونچا دیتی ہے پانچوان چلانا ہے اور حدوث تفرق کا اوس سے بسبب تمدد اوعیہ کے ہے کہ امتلا بخار کو احتباس کرتی ہے اسواسطے کہ چلانا بند کرتا ہے الجزون کو واما من خارج یا اسباب تفرق اتصال کے خارج سے ہیں کالقطع بالسیف مانند کاٹنے کے تلوار سے والمد بالحبل اور کھینچنا رسی سے والاحراق بالنار اور جلانا آگ سے واشال ذلک اور مانند اسکے جو چیز کہ موجب تفرق کی ہوتی ہے مانند مرض اور نہش اور مل انتقال کے اور سوا انکے تنبیہ جو مولف نے اسباب ممرضہ سے فراغت پائی شروع کرتا ہے بیان علامات میں

الفصل الرابع فی العلامات الدالۃ علی احوال بدن الانسان من جہۃ المزاج

فصل چوتھی مقالہ تیسرے سے ثابت ہے بیچ بیان نشانیون کے کہ دلالت کرتی ہیں اوپر احوال بدن انسان کے از روے مزاج کے اور یہ نشانیان سات قسم کی ہیں جیسا کہ بیان ہوتی ہیں اور یہان معنی علامت کے کہے جلتے ہیں جاننا چاہیے کہ علامت بیچ صناعت کے وہ چیز ہے کہ اوس سے استدلال کیا جاوے اوپر ایک حالت کے حالات بدن سے مانند صحت یا مرض یا حالت متوسطہ کے اور بیچ اصطلاح اطبا علامت اور دلیل اور عرض تینون قریب قریب ہیں معنی میں لیکن قرشی نے کہا کہ نزدیک محققون کے علامت دلیل سے عام ہے اور یہ دونون عرض سے عام تر ہیں اسواسطے کہ یہ صحت میں بھی ہوتی ہیں

الفصل الرابع فی العلامات

اور مرض مین بھی بخلاف عرض کے کہ مرض ہی مین ہوتا ہے اور اطبا نے کہا ہے کہ عرض بہ نسبت طبیعت کے
دلیل ہے اسواسطے کہ وہ استدلال کرتا ہے اوس سے اوپر حالت بدنی کے اور بہ نسبت مریض کے عرض ہے اسواسطے
کہ اوسکے مرض کو عارض ہوئی ہے اور جانین کہ علامت دو طرح ہے ایک وہ کہ اوسمین اور حالت مین واسطہ نہو
مثال اوسکی ناقص یعنے لرزہ ہے اسواسطے کہ وہ نشان اوس تپ کا ہے کہ مادہ اوسکا خارج عروق مین عفن ہوا ہو
اور ظاہر ہے کہ بیچ استدلال لرزے کے تپ مذکور پر کوئی واسطہ نہین ہے اور اسیطرح باقی علامتین دال اوپر
حالت کے نظیر اوسکی ہین دوسری وہ کہ درمیان علامت اور حالت کے واسطہ ہو نظیر اوسکی وہ علامت ہے
کہ دلالت کرے اوس علامت پر کہ وہ دلالت کرے اوپر حالت کے مانند ظاہر ہونے سردی اور
کھڑے ہونے بال کے کہ علامت ناقص کی ہے پس درمیان سردی اور تپ کے ناقص واسطہ ہوتا ہے
اور جاننا چاہیے کہ دلالت علامت کی اوپر حالت کے تین طرح ہے ایک وہ کہ اوپر حالت ماضی کے
دلالت کرے مثال اوسکی نداوت یعنے تری بدن کی ہے ساتھ ضعف اور منخفض ہونے نبض کے کہ اوس سے
استدلال کرتے ہین اس امر پر کہ مریض کو پسینا آیا تھا اور اس علامت کو مذکرہ کہتے ہین اسواسطے کہ یاد
دلاتی ہے حالت گذری کو دوسری وہ کہ اوپر حالت حالی موجودہ کے دلالت کرے نظیر اوسکی استدلال
نبض وغیرہ سے اوپر احوال موجود اور حاضر کے اور اسکو دال کہتے ہین اور جانین کہ اگرچہ تینون قسم علامت کی
دال ہین لیکن اس سبب سے کہ پہلی قسم اور تیسری قسم کا نام خاص خاص ہوا دوسری قسم کا نام عام
رکھدیا تیسری قسم وہ کہ اوپر حالت مستقبلہ یعنے آنے والی کے دلالت کرے مثال اوسکی استدلال
اختلاج نیچے کے اونٹھ سے ہے اس امر پر کہ قے حادث ہوتی ہے اسکو تقدمۃ المعرفہ کہتے ہین اور سابق العلم
بھی اور طبیب کو اوپر حدوث حال آئندہ کے خبر دیتا ہے اسکو تقدمۃ الانذار کہتے ہین مطلقاً اور کبھی انذار
ساتھ اخبار بد کے خاص کرتے ہین اور ساتھ اخبار نیک کے بشارت کو اطلاق کرتے ہین اور ان علامات
سے بعضے طبیب کو مفید ہین بسبب ظاہر ہونے اوسکی حذاقت اور کمال کے اور بعضے مریض کو بسبب
مطلع ہونے اوس مریض کے اپنے حال پر اور بعضے دونون کو اور جو علامتین مزاجی بہت قسم کی تھین
مولف کہتا ہے وہی علی اربعۃ اقسام اور وہ یعنی نشان دال اوپر حال بدن کے از روے مزاج کے کئی قسم ہین
ہر ایک کو ذکر کرتا ہے کہ منہا اللمس بعضے ان اقسام سے لمس ہے فان الفصل اللامس المعتدل غیرہ بالتسخین
فی البلاد المعتدلۃ الہوا دل علی الحرارۃ پس اگر منفعل ہو لامسہ معتدل المزاج لمس سے بسبب تسخین اور

حرارت کے بیچ شہرون معتدل الهوا کے دلالت کرتا ہی اوپر حرارت کے اوبرض لامس ساتھ معتدل المزاج کے
اسواسطے ہینے کہا کہ لامسہ غیر معتدل کا اعتبار سے ساقط ہی اور درک اوسکا مفید نہیں ہی اور اسیطرح فائدہ قول
مولف کا کہ حاصل ہونا بیچ شہر معتدل کے خاص کیا ہی ظاہر ہی کہ بیچ شہر شدید الحر کے ملمس سرد ہونا بھی گرم دکھلائی
دیتا ہی اور یہ دلیل تعین ہوتا ہی اوپر حرارت کے وان انفعل عنہ بالتبرید دل علی البرودة اور اگر منفعل ہو لامسہ
ملمس سے تبرید اور سردی کو دلالت کرتا ہی اوپر سردی کے وان استلانہ دل علی الرطوبة اور اگر لامسہ نرم اور
لین دریافت کرے ملمس کو دلالت کرتا ہی اوپر تری کے وان استصلبہ دل علی الیبوسة اور اگر سخت اور
صلب دریافت کرے لامسہ ملمس کو دلالت کرتا ہی اوپر خشکی کے وان لم ینفعل عنہ دل علی الاعتدال اور اگر نہ
منفعل ہو لامسہ ملمس سے یعنے کوئی کیفیت کو کیفیات اربعہ سے حس نہ کرے بلکہ معتدل پاوے دلالت کرتا ہی
اوپر اعتدال کے اور سب جگہ وہی بات کہ گذری ہی اعتدال مزاج لامس سے اور اعتدال شہر سے ملحوظ رکھنا
چاہیے اور اعتدال ہوا کا بھی شرط ہی کما لا یخفے **فائدہ** جاننا کہ بیچ ہونے رطوبت اور یبوست محسوسہ کے
دلیل اوپر رطوبت اور یبوست مزاجی کے یہ شرط ہی کہ ملموس معتدل بیچ حرارت اور برودت کے ہو اسواسطے
کہ ممکن ہی کہ جسم فی نفسہ خشک ہو اور بسبب حرارت مزاجی کے اوسمین لین اور نرمی ظاہر ہو اسواسطے کہ
حرارت طبیعی ملین جسم کی ہی اور اسیطرح ہوسکتا ہی کہ جسم فی ذاتہ مرطب ہو اور بسبب برودت مزاجی کے
سخت معلوم ہو اسواسطے کہ تصلیب شان برودت سے ہی نظیر اوسکی برف ہی کہ باوجود رطوبت مزاجی کے
یابس محسوس ہوتا ہی پس واسطے تحقق ان دونون کیفیت کے اعتدال ملموس کا بیچ حرارت اور برودت
کے لازم ہوتا ہی اور اگر کہین کہ احساس نام منفعل ہونے لامسہ کا ہی محسوس سے پس بالضرور لازم آتا ہی
کہ محسوس فاعل ہو اور حال یہ کہ رطوبت اور یبوست کیفیات منفعلہ سے ہین ہم کہینگے کہ جواب اسکا
بحث ارکان مین گذرا ہی ساتھ اختلاف کے کہ درمیان اطبا کے ہی اور صاحب نفیسی نے اس مقام مین کہا ہی
کہ حق یہ ہی کہ رطوبت اور یبوست کیفیات محسوسہ ملموسہ سے نہین نزدیک کہ رطوبت سہولت تشکل
اور یبوست عسر تشکل بلکہ سہولت اور عسرت تشکل کیفیات مذکورہ کے لوازم سے ہین اور تفسیر انکی
ساتھ لوازم کے مجاز ہی **فائدہ** اس طریق بیچ پہچاننے حال ملمس کے یہی ہی کہ مولف نے کہا اور بعضے اہل فن
کہ معرفت ملمس کی موقوف اوپر لحاظ ملموس معتدل کے ہی جسوقت لامس معتدل حال ملمس شخص معتدل
سے خبردار ہوگا اور ملموس کو اوسپر قیاس کریگا اور جو کوئی کہ بیچ ایک کیفیت کے کیفیات اربعہ سے خارج ہوگا

اوسکو حکم کریگا کہ فلانی کیفیت غالب ہے اور یہ طریق صحیح ہے بشرطیکہ کیفیت ملموس معتدل کی بیچ ذہن لامس کے
وقت لمس کرنے اوس ملموس کے یاد ہو وشتہا اللحم والشحم اور بعضے اونسے کہ از روے مزاج کے اوپر حال کے دلالت
گوشت اور چربی ہے فان اللحم الاحمران کان کثیرا دل علی الحرارۃ والرطوبۃ پس تحقیق کہ گوشت سرخ اگر بہت ہو
دلالت کرتا ہے اوپر گرمی اور تری مزاج کے اسواسطے کہ سبب مادی گوشت کا خون ہے اور شک نہین ہے
کہ خون گرم اور تر ہے اور بھی سبب فاعلی اوسکا حرارت معتدلہ ہے اسلیے کہ تاثیر حرارت سے بیچ خون کے اجزاے
لطیف اوسکے تحلیل اور تبخیر سے چلے جاتے ہین اور باقی منعقد اور سخت ہوتے ہین اور ظاہر ہے کہ جو سبب فاعلی
گرم غیر مفرط ہو اور بھی سبب مادی گرم ہو پس سبب بطریق اوسے گرم ہوگا لہذا بیچ ابدان گرم اور تر کے
گوشت بہت ہوتا ہے اور بارد یابس مین کمتر و یکون ہناک تلزز اور ہوتی ہے وہان سختی یعنے خشونت
گوشت سرخ زیادہ ہوتی اور مضبوطی اوسمین لازم ہے وان کان یسیرا ولیس ہناک شحم کثیرا اور اگر گوشت سرخ
کمتر ہے اور نہو اوس جگہہ بہت چربی دل علی الیبس والحرارۃ دلالت کریگا اوپر خشکی اور گرمی کے یعنے تھوڑا گوشت
ہونا ساتھ بہت چربی کے نشان گرمی اور خشکی کی ہے بسبب نہونے مادہ مرطبہ کے اور ہونے علت گرمی کے
واما الشحم والسمین فیدلان علی برودۃ والرطوبۃ لیکن چربی اور سمین پس دونون دلالت کرتے ہین اوپر سردی
اور تری کے و یکون ہناک ترہل اور ہوتا ہے وہان ترہل اور استرخا یعنے سستی بیچ گوشت کے یعنے ڈھیلاپن
بسبب نرمی چربی اور سمین کے اور جاننا چاہیے کہ سبب مادہ شحم اور سمین کا رطوبت اور مائیۃ خون کی ہے
اور سبب فاعلی انکا برودت لہذا اوپر اعضاے سرد کے اکثر ہوتے ہین جیسا کہ بیچ تشریح اعضا کے کہا
گیا ہے ساتھ پیدایش شحم کے اوپر دل کے کہ گرم ہے اور سمین اجزاے دہنی تمیز ہین کہ اوپر گوشت کے محسوس
ہوتے ہین **انتباہ** استدلال کثرت شحم اور سمین سے اوپر رطوبت مزاجی کے اوس صورت مین ہے کہ ساتھ
اور علامتون کے ملے ہون مانند تنگی عروق کے اور قلت خون کے اور خاصہ اوسکا یہ ہے کہ اوسکی صاحب کو
وقت بھوک کے ضعف ہوتا ہے اور جو بدون ان چیزونکے ہو اوپر مزاج طبیعی کے نہ دلالت کریگی بلکہ دلیل
مزاج اکتسابی کی ہوگی وقلۃ السمین والشحم تدل علی الحرارۃ اور کمی سمین اور چربی کی دلالت کرتی ہے اوپر
گرمی کے اسواسطے کہ حرارت بسبب پگھلانے کے انکی پیدایش کو مانع ہوگی اور یبس کو انکا لازم جانین
بسبب کم ہونے مادہ رطبہ کے وکثرۃ اللحم مع کثرۃ الشحم تدل علی افراط الرطوبۃ اور کثرت گوشت کی ساتھ
فراط چربی کے دلالت کرتی ہے اوپر بہت ہونے تری کے بسبب بہت ہونے دونون مادے رطب کے

کہ گوشت اور چربی مین ومنہا احوال الشعر اور بعضے آن اقسام سے کہ اوپر حال کے از روے مزاج کے

دال ہین احوال بالون کا ہی اور کیفیت جمنے بالونکی بیچ تشریح اعضا کے گذری وسرعۃ نباتہ تدل سے یبس

یس جلد جمنا بال کا دلالت کرتا ہی اوپر خشکی مزاج کے اسواسطے کہ جلد جمنا بال کا کثرت مادے سے ہی کہ اجزے

دخانی ہون اور ظاہر ہی کہ بدون یبوست کے پیدا نہین ہوتا اور اگر جمنا بال کا بہت جلد ہو دلیل اس امر کا ہی

کہ گرمی بہت ساتھ یبوست کے ملی ہی وکثرتہ تدل سے الحرارۃ اور بہت ہونا بال کا دلالت کرتا ہی اوپر گرمی

مزاج کے اسواسطے کہ کثرت خشکی کی بدون بہت ہونے دخانیت کے نہین ہوسکتی اور حصول او خہ وافر کا بدون

قوت فاعلی کے کہ حرارت ہی نہین ہوسکتا وقلتہ تدل سے الرطوبۃ اور کمی بال کی دلالت کرتی ہی اوپر تری

مزاج کے اسواسطے کہ تری انعقاد کو منع کرتی ہی اور بعض بخار دخانی کو متصل ہونے سے ساتھ دوسرے کے

منع کرتی ہی اور ہونا کمی بال کا دلیل رطوبت کی اوس تقدیر پر ہی کہ مادہ اوسکی پیدایش کا موجود ہو اسواسطے

کہ جس جگہ مادہ موجود نہو اور دلائل کم ہونے مادے کے ظاہر ہون کمی بال کی بسبب نہونے مادے کے ہوگی

نہ رطوبت مزاجی سے وغلظہ تدل علی کثرۃ الدخانیۃ اور غلظت اور گندگی یعنے موٹا ہونا بال کا دلالت کرتا ہی

اوپر بہت ہونے دخانیت کے یعنے اجزے دخانی کہ مادے بال کے ہین اور گذر چکا ہی کہ بہت پیدا کرنا اجزاے

مذکورہ کا کام حرارت کا ہی پس غلظت دلیل گرمی کی بھی ہی اور اگر کہین کہ ہوسکتا ہی کہ سبب غلظت کا کشادگی

مسام کی ہو نہ کثرت مادے کی ہم کہینگے کہ کشادگی مسام کی موجب تحلیل ہونے مادے کی اور مانع پیدا

ہونے بال کی ہی اور اگر ساتھ کشادگی مسام کے غلظت بال مین ہو دلیل کثرت مادے کی ہوگی پس دونون

صورت مین علتہ غلظت کی کثرت مادے کی ہوتی ہی نہ سوا اوسکے ورقتہ تدل علی قلتہا اور رقت اور باریکی

بال کی دلالت کرتی ہی اوپر کم ہونے دخانیت کے اور وجہ اسکی ضد اسباب غلظت سے ظاہر ہوتی ہی

اور کمی حرارت کی لازم اوسکا جانیں وجعودتہ تدل علی الحرارۃ والیبس اور رانبوہی اور ثرولیدگی بال کی یعنے

پیچدار ہونا دلالت کرتی ہی اوپر گرمی اور خشکی کے اسواسطے کہ شان حرارت سے تجفیف ہی اور وہ

مستلزم ہی تجعید کو اور اسیطرح شان یبوست سے ہی کثیر کرنا مواد دخانی ارضی کا اور یہ بھی موجب تجعید کا ہوتا ہی

پس گرمی اور خشکی دونون علت جعودت کی ہین اور ہوسکتا ہی کہ موجب جعودت کا التواے سوراخ

مسام کا ہو اور فرق درمیان اسکے اور دونون پہلے کے یہ ہی کہ جو التواے مسام سے ہوگا ہرگز اوسین تغیر

ظاہر نہوگا یعنے ایک طور پر رہیگا جوانی اور پیری مین برابر بخلاف دونون پہلے کے یعنے جو گرمی

وخشکی سے ہوکر متغیر ہوتے ہیں بسبب تغیر مزاج آدمی کے باعتبار اسنان کے جیسا کہ دیکھا گیا ہے کہ پیری میں
دور ہو جاتی ہے وہ جعودت کہ جوانی میں ہوتی ہے و سبوطہ تدل علی ضد ذلک اور راستی اور ہمواری بال کی
دلالت کرتی ہے اوپر ضد اس چیز کے کہ بیچ جعودت کے گذریگی ہے یعنے اوپر برودت اور رطوبت کے اسواسطے
کہ حدوث سبوطت کا کثرت مائیت سے ہے جیسا کہ بیچ ان درختوں کے بیچ جگہ کثیر المیاہ کے جیتے ہیں دیکھا گیا ہے
کہ سیدھے اور لانبے نکلتے ہیں اور جاننا چاہئے کہ بیچ بعضے نسخوں قانونچہ کے ذکر سبوطت سے سکوت ہے یعنے ذکر
اسکا نہیں ہے اور اوپر تقدیر صحت کے احتمال ہے کہ بسبب ظاہر ہونے حال سبوطت کے اوسکی ضد سے کہ جعودت
ہے مذکور نہیں ہوا وسواده علی الحرارة اور سیاہی بال کی دلالت کرتی ہے اوپر حرارت اور یبوست کے بھی
اسواسطے کہ کہا گیا ہے کہ پیدائش بال کی بخار دخانی سے ہے اور وہ یعنے بخار دخانی کالا ہے پس جسقدر حرارت
بدن اکثر ہوگی دخان کالا زیادہ ہوگا وصهوبته علی البرودة اور صہوبت بال کی دلالت کرتی ہے اوپر برودت
کے اسواسطے کہ نشان غلبہ بلغم کا ہے اور صہوبت ایک رنگ ہے متوسط درمیان حمرت اور صفرت کے کہ مائل بسفیدی
ہو وشقرته وحمرته علی القرب من الاعتدال اور شقرت یعنے وہ رنگ کہ زردی مائل ساتھ تھوڑی سرخی کے ہو
اور حمرت یعنی سرخی خالص یہ دونوں بیچ بال کے دلیل قرب اعتدال مزاج کی ہوتا ہے اور لفظ تدل کی
سواد سے یہاں تک بیچ متن کے محذوف ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اگر حرارت غالب ہو بال کو سیاہ کرتی ہے اور اگر
ناقص ہو سفید کرتی ہے اور اگر معتدل ہو بیچ حرارت اور برودت کے سرخی کرتی ہے یا شقرت لیکن رنگ
متوسط مانند سبزی اور کبودی کے بال میں واقع نہیں ہوتے ہیں کما لا یخفے وبیاضه یدل علی البرودة والرطوبة
اور سفیدی بال کی دلالت کرتی ہے اوپر سردی اور تری کے جیسا کہ بیچ سن شیخوخت کے بسبب ضعیف
ہونے حرارت کے بلغم غلبہ کرتا ہے اور رنگ بلغم کا مادے بال کو بھی سفید کرتا ہے اپنے غلبہ سے اور
سبب شیب طبیعی کا نزدیک معلم ارسطاطالیس کے یہی ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ سبب اوسکا تکرج ہے کہ مادہ بال کا
جسوقت بسبب برودت سن کے سرد ہوتا ہے حرارت اسکو جلا نہیں سکتی ہے جیسا کہ چاہیے اور اسیطرح نہیں
طاقت رکھتی ہے کہ اسکو جلد دفع کرے طرف مسام کے پس وہ مادہ دیر تک ٹھہرتا ہے وہاں اور سڑ جاتا ہے یعنی
متکرج ہو جاتا ہے اور تکرج فارسی اسکی کرہ بستن ہے یعنے وہ سفیدی ہے کہ اوپر اشیاء رطوبت ناک کے
ہوا میں پیدا ہوتی ہے بسبب عفونت کے اور اسکو ہندی میں پھپھوندی کہتے ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے
ہیں کہ جو بخارات مائی بسبب غلبہ سردی اور رطوبت کے اوپر دخان کے غالب ہوتے ہیں اسواسطے کہ حرارت

تری اوسکے تحلیل سے باز ہوتی ہے پس بالضرور اگر جزو مذکور منجمد ہوتے ہین برودت سے نزدیک ظاہر بینکے
اور سفید معلوم ہوتے ہین لیکن اوسکی سفید ہونا مرکب ہے واما علی یبس بالا ورخشکی سے یعنی سفیدی بال کی
دلیل برودت اور رطوبت کی ہے یا دلیل یبوست شدید کی اسواسطے کہ وقت غلبہ یبوست کے رطوبت تحلیل
ہوتی ہے اور بال مین تخلخل پڑتا ہے اور ہوا اوسمین آتی ہے پس بالضرور اوسکی سفیدی ہوتا ہے جیسا کہ نبات مین دیکھا
جاتا ہے کہ جب خشک ہوتی ہے سفید ہوتی ہے اور بیچ زمانہ دین کے اکثر دیکھا گیا کہ بال انکے سفید ہوگئے اور جسم
جسوقت اپنی حالت اصلی پر آئے سفیدی بالون سے دور ہو کر اپنی سیاہی پر رجوع کرتی ہے یا بعد گرنے انکے
سفید بالون کے بال سیاہ جمتے ہین اور یہی بیچ نبات کے دیکھا جاتا ہے کہ بعد خشک ہونیکے پھر تر ہو جاتی ہے
لیکن یہ سبب طبیعی کہ اسباب عارضی سے ہوتا ہے بعد اوسکے ظاہر ہونیکے پھرنا اوسکا طرف سیاہی کے محال ہے
اور جو بعضے آدمی اس مقدمے مین حکایتین کرتے ہین مزخرفات صرف ہین لائق اعتماد کے نہین ہے
تب مدہ جاننا چاہیے کہ بلاد اور انسان کو بھی بالون مین دخل ہے پس ان بلاد اور انسان پر نظر کرکے بحسب بالون
اور پر احوال بدن کے حکم کرنا چاہیے مثلاً شقرت کہ نشان اعتدال کی ہے بیچ حق رہنے والے غیر زنگ کے
ہے اسواسطے کہ زنج مین بال زنگیون کے سوائے سیاہ کے نہین ہوتے اسیطرح سقلاب مین کہ سفیدی بالونکا
وہان کے رہنے والون کا نصیب ہے بسبب حاصل ہونے حرارت مزاج کے سیاہی بیچ بالون کے
امید نرکھنا چاہیے اسیطرح کثرت بالون کی بیچ سن صبا کے دلیل سوداویت مزاج لڑکے کی بالفعل نہین
ہوتی بلکہ مستند ہوتی ہے اسپر کہ بیچ شیخوخت کے مزاج اسکا طرف سوداویت کے میل کریگا بخلاف کثرت
بالون کے بیچ شیخوخت کے کہ دلیل سوداویت اوسکے مزاج کی بالفعل ہوتی ہے اسواسطے کہ مزاج شیخ کا
یابس بالطبع ہوتا ہے لیکن کثرت بالونکی لڑکے مین بسبب قوی ہونے حرارت کے اور کم ہونے رطوبت
کے ہے اور ظاہر ہے کہ جسقدر سن مین بڑھیگا نقصان بیچ رطوبت کے ظاہر ہوتا ہے اور کمی رطوبت کی
کثرت سوداکو لازم ہے کما لا یخفے پس کثرت بالون کی اس سن مین خبر دیتی ہے سوداویت آیندہ سے بیچ
مزاج کے نہ اوپر سوداویت بالفعل کے واما الوان البدان فبیاضہ یدل علی قلۃ الحرارۃ اور بعضے اقسام علامات
دل سے اوپر حال کے از روے مزاج کے رنگ بدن کا ہے پس سفیدی رنگ کی دلالت کرتی ہے اوپر کمی حرارت
کے یعنے اوپر سردی کے اسواسطے کہ برودت موجب کمی پیدایش خون اور صفرا اور سودا کی ہے اور ساتھ
اسکے جو خون پیدا ہوتا ہے بیچ مزاج بارد کے بسبب غلظ قوام کے ظاہر ہوتا ہے بدن مین اور متحرک ہوکر

الوان البدان

ظاہر بدن میں نہیں آتا تو اوسکو رنگین کرے پس بالضرور سفیدی اصلی جلد میں ظاہر ہوتی ہے اور بیچ بحث اعضا
کے مذکور ہوا ہے کہ اعضاے اصلی سب سفید ہیں جلد کہ عضو عصبانی ہے بدستور اعضاے مذکور کے بھی سفید ہے اور
علت حقیقی سفیدی جلد کی یہی ہے اور کبھی سفیدی جلد کی غلبہ بلغم سے بھی ہوتی ہے لیکن فرق اس سفیدی بلغمی
اور حقیقی سفیدی میں وہ ہے کہ بیاض بلغمی نرم لا رنرمی اور نداوت بیچ جلد کے اور شدت لمعہ و سردی کا
لمس میں لازم ہے بخلاف سفیدی حقیقی کے اور بھی آثار قلت اخلاط کے سفیدی حقیقی کو لازم ہے وکمودتہ
تدل علے کثرتہا اور کمودت رنگ بدن کی دلالت کرتی ہے اوپر بہت ہونے حرارت کے جاننا چاہیے کہ کمودت
ایک رنگ ہے کہ تھوڑی سیاہی ہو اور مشرق نہو اور یہ قول کہ مولف نے کمودت کو دلیل حرارت کی لکھی ہے
خلاف قول شیخ کے ہے اسواسطے کہ بیچ قانون کے شیخ رئیس نے لکھا ہے کہ الکمد دلیل علے شدۃ البرد مگر یہ موافق
اس قاعدے کے کہ الحرارۃ القویۃ تدل علے البرودۃ موافقت درمیان دونون قول کے کیجاوے اور کہہ سکتا ہے
کہ مولف نے بیچ اسباب کمودت کے شیخ رئیس سے مخالفت کی ہے حقیقت میں سبب کمودت کا نزدیک شیخ
کمی خون کی ہے اور ساتھ اس کے بستہ ہونا خون قلیل کا اور مستحیل ہونا اس سب کا ساتھ سودا کے بھی اور
مراد جمود سے بستہ ہونا خون کا بیچ عروق سواقی کے ہے اسواسطے کہ اگر بیچ عروق کبار کے میل طرف انجماد
کے کرے بسبب غائر ہونیکے سبب سفیدی کا ہوگا جیسا کہ بیچ سفیدی کے گذرا ہے نہ سبب کمودت کا
وحمرتہ تدل علے کثرۃ الدم والحرارۃ اور سرخی رنگ بدنکی دلالت کرتی ہے اوپر بہت ہونے خون اور گرمی کے
اور یہ ظاہر ہے لیکن بیچ بعضے نسخون قانونچہ کے خضرت بجاے حمرت کے مرقوم ہے اور اوپر تقدیر صحت کے
دلالت خضرت کی اوپر حرارت کے خلاف ظاہر ہے کہ سبب حقیقی جمود کا بستہ ہونا خون کا اور میل کرنا
اوسکا طرف سیاہی کے ہے ساتھ ملنے بلغم کے خون مذکور سے اور مقرر ہوا ہے کہ تجمید فعل برودت کا ہے مگر یہ
کہ وہ توجیہ کہ بیچ کمودت کے کی گئی ہے یہان بھی کیجاوے اس صورت میں موافق قول مولف کے کہ کمودت
کو دلیل حرارت کی کہا ہے ظن غالب یہ ہے کہ خضرت کو بھی دلیل حرارت کی ہو والغیب عند اللہ سبحانہ انتہی
چھپی بات خدا جانتا ہے وصفرتہ وشقرتہ تدلان علے افراط الحرارۃ اور زردی اور شقرت رنگ خون کی دلالت
کرتی ہیں اوپر افراط گرمی کے دلیل ہونا زردی کا اوپر حرارت کے ظاہر ہے اسواسطے کہ نشان کثرت
صفرا کا زردی ہے اور صفرا جب بہت ہوتا ہے رنگ اوسکا اوپر رنگ خون اور بدن کے غالب آتا ہے اور یہ ح
شقرت کہ پیدا ہونا اوسکی خون رقیق صفراوی سے ہے بدون حرارت کے نہیں ہوسکتی لیکن کبھی [illegible]

ز سبب کمی خون کے زردی ظاہر ہوتی ہی جیسا کہ بیچ ناقہون کے دیکھا جاتا ہی اور اس صورت مین نقصان
زیادتی حرارت کا نہوگا کما لا یخفے اور فرق درمیان دونون زردی کے یہ ہی کہ زردی پہلی ساتھ اشراق
کے ہوگی اور آثار حرارت کے ظاہر ہونگے بخلاف زردی دوسری کے کہ ان چیزون سے اوسمین کچھ
نہوگی اور آثار قلت خون کے اوسپا پایا جانا نقاہت کا ظاہر ہوگا وسواده علے الحرارة اور سیاہی رنگ بدن
کی دلالت کرتی ہی اوپر گرمی کے اور لفظ تدل کی اس جگہ مذکور نہین ہی واللون الباذنجان تدل علے البرودة
والیبوسة اور رنگ باذنجانی دلالت کرتا ہی اوپر سردی اور خشکی کے اور رنگ باذنجانی اوس سیاہی کو
کہ کبودی سے ملی ہو کہتے ہین اور سبب اوسکا بستہ ہونا خون کا ہی اور ظاہر ہی کہ فاعل جمود کا سواے برد کے
اور نہین ہی والجصی علے البرد اور رنگ جصی دلالت کرتا ہی اوپر سردی اور بلغمیت کے اسواسطے کہ
جصی عبارت ہی اوس سفیدی سے کہ ساتھ تھوڑی زرقت کے ہو اور شان بلغم سے پیدا کرنا سفیدی
کا ہی اور شان برد سے تجمید ہی والرصاصی علے البرودة والرطوبة اور رنگ رصاصی دلالت کرتا ہی اوپر
سردی اور تری کے ساتھ تھوڑی سوداویت کے اسواسطے کہ رصاصی وہ سفیدی ہی کہ تھوڑی تیرگی
رکھتی ہو مع تھوڑی سیاہی کے پس سفیدی تابع رنگ بلغم کے اور خضرت جمود خون سے اور میل
کرنا اوسکے سے طرف سیاہی کے پس متحقق ہوا کہ علت رنگ مذکور کی مادہ بلغم کا ہی ساتھ تھوڑی خشکی کی
سوداوی کے اور جو اس رنگ مین یبوست کو دخل تھا بیچ بعضے نسخونکے بجاے رطوبت کے یبوست
لکھی گئی اور لفظ یدل کی ان دو جگہ مین کہ بعد جصی اور رصاصی کے ہی محذوف ہی اب بعضے رنگ
کہ مؤلف نے ذکر نہین کیے جاتے ہین اور وہ ادمت اور عاجی ہی لیکن ادمت کہ اوسکو حمرت بھی کہتے
ہین اور ترجمہ اوسکا گندم رنگ ہی دو طرح ہی ایک وہ کہ ساتھ اشراق کے ہو اور وہ دلیل گرمی کی ہی
دوسرا وہ کہ ساتھ کمودت کے ہو اور مشرق نہو اور وہ دلیل برودت کی ہی علت پہلے کی احتراق اخلاط
اور علت دوسرے کی جمود خون کا ہی لیکن عاجی کہ وہ سفیدی ہی ساتھ زردی کے کہ تھوڑی ہو دلالت
کرتا ہی اوپر سردی اور بلغم کے ساتھ تھوڑے صفرا کے اور بیچ جمع ہونے بلغم کے ساتھ صفرا کے دو وجہ
کہی ہین ایک وہ کہ بہت ہوتا ہی کہ مجری مرارہ کا تنگ ہو اس سبب سے نفوذ صفرا کا اوسمین کمتر ہو
اور سب خون مین ملے اور باوجود اسکے مزاج بارد بلغمی ہو دوسرا وہ کہ ہو سکتا ہی کہ مزاج بلغمی ہو ساتھ اسکے
اغذیہ کہ سریع الاستحالہ الصفرا ہون کھائی جاوین پس صفرا پیدا ہو اور کثرت اوسکی ساتھ برودت

بلغمی کے جمع ہو **فائدہ** یہ سب دلائل الوان کے کہ کہے گئے ہین اکثری ہین ورنہ تغیر رنگ کا بسبب جگر اور
تلی اور معدہ وغیرہ کے بھی واقع ہوتا ہی کما لا یخفے لیکن جو کبد سے ہو طرف زردی اور سفیدی کے مائل ہوتا ہی
اور وجہ زردی کی کمی خون کی ہی کہ سوء مزاج اور ضعف جگر کو لازم ہی اور وجہ سفیدی کی غلبہ رطوبات
مائی اور بلغمی کا ہی اور پھر آنا رنگ جلد کا اوپر اصل اپنی کے بسبب کمی خون کے کہ علت رنگ کی ہی
اور جو تلی سے ہو ساتھ زردی کے طرف سیاہی کے مائل ہوتا ہی وجہ زردی کی کمی خون کی ہی بسبب
فساد تلی کے اور وجہ سیاہی کی غلبہ سوداکا ہی اور جو معدے سے ہو تغیر ہونا اسکا بھی بمنزلہ حال جگر کے
طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہی لیکن سفیدی بیچ امراض معدے کے اکثر ہوتی ہی اور زردی بیچ
امراض جگر کے اور اسپلج بیچ اور بیماریون کے دیکھا گیا ہی کہ تغیر رنگ مین ہوتا ہی جیسے بواسیر کہ
رنگ کو زرد اور سبز کرتی ہی اور قیاس کر تو اور دق کو اسپر اور استدلال رنگ زبان سے اوپر مزاج اور
امور جگر کے قوی زیادہ ہی اور رنگ آنکھ سے استدلال اوپر مزاج دماغ کے صحیح زیادہ ہی اور کبھی ہوتا ہی
کہ ایک مرض مین بیچ ایک عضو کے رنگ مختلف ہوتے ہین مثلاً زبان سفید ہوتی ہی اور بشرہ منھ کا
یا تمام بدن مائل بسیاہی یا سفیدی یا زردی ہوتا ہی جیسا کہ بیچ بعضے یرقان کے ہوتا ہی اور اسکی تحقیق
مین کہا ہی کہ ہو سکتا ہی کہ مجری مرارہ کا کہ طرف امعا کے ہی بند ہو اور اس سبب سے صفرا نہ نکلے اور
ساتھ خون کے ملے اور بدن کو زرد کرے اور بسبب نہ گرنے صفرا کے اوپر امعا کے برودت معدے
اور امعا مین ہووے اور مزاج انکا سرد ہو کر بلغم انمین بہت پیدا ہووے اور بسبب محاذات
کے زبان کو سفید کرے پس رنگ منھ یا تمام بدن کا زرد ہوگا اور رنگ زبان کا سفید اور اسپلج
ہو سکتا ہی کہ یرقان سیاہ بھی زبان کو سفید کرے بسبب کثرت تولد بلغم کے معدے اور امعا مین
جس سبب سے کہ ہو **الفصل الخامس فی العلامات الدالۃ علی احوال البدن من**
جہتہ الاخلاط فصل پانچوین تیسرے مقالہ سے ثابت ہی بیچ اون علامات کے کہ دلالت کرتے ہین
اوپر احوال بدن کے از روے اخلاط کے اما غلبۃ الدم فیدل علیہا الثقل الراس لیکن غلبہ خون کا پس دلالت کرتی
ہی اوسپر گرانی سر کی والتمطی اور خمیازہ یعنے انگڑائی والتثاوب اور فازہ یعنے جمہائی والنعاس اور پینکی
وکدورۃ الحواس اور مکدر ہونا حواسون کا والبلادۃ اور کند ہونا فکر کا وحلاوۃ الفم اور مٹھائی منھ کی
وحمرۃ اللون واللسان اور سرخی رنگ بدن اور زبان کی وظہور الدمامیل والبثور اور ظاہر ہونا دمل

کلیات نفیسی ص ۲۹۹

اور شبور کا وسیلان الدم من المواضع السهلة الانصداع اور بہنا خون کا اون جگہون سے کہ جلد پھٹ جاتی ہین مانند
منخرین اور لثہ کے اور مانند اسکے فائدہ غلبہ خون مین لازم ہے کہ ثقل بیچ بدن کے محسوس ہو اسواسطے کہ خون بدنین
بہت ہے اور قوام بھی اوسکا غلیظ زیادہ ہے پس وہ جسوقت مقدار سے زیادہ ہوگا گرانی کریگا اعضا پر اور دوسری
وجہ یہ کہ کثرت خون کی حرارت غریزی کو چھپا دیتی ہے اس سبب سے حرارت ضعیف ہوجاتی ہے اور بدن کو جیسا
اوٹھاتی تھی نہین اوٹھا سکتی پس بالضرور ثقل معلوم ہوگا اور وجہ تیسری یہ کہ کثرت خون سے رطوبت بیچ امزاج
اور اعصاب کے زیادہ ہوتی ہے اور اس سبب سے کہ رطوبت ضعیف کرنیوالی حرکت کی ہے اوٹھانا اور حرکت
بدن کی اوپر ارواح اور اعصاب کے دشوار ہوتی ہے اور عام ہے کہ کثرت بیچ خون کے حقیقۃً ہو یا بسبب حرارت
غلیانی کے جوش کرکے کثیر المقدار ہوجاوے اور مراد اس کثرت سے کثرت غیر طبیعی ہے کہ بدون خواہش طبع
کے ہو اور واسطے اغتذاے اعضا کے اصلح نہو اسواسطے کہ اگر کثرت خون کی بمقتضاے طبیعت کے ہو تو اوس
خون بسبب درستی قوام کے تمام اعضا کو مرغوب ہوتا بسبب خوبی اور رونق بدن کا ہوتی ہے نہ موجب
ثقل کی کمالا یخفے اور جانین کہ وقت کثرت غیر طبیعی کے اکثر ثقل بیچ سر کے معلوم ہوتا ہے لہذا مولف نے
اوسی پر کفایت کی لیکن بیچ بعضے نسخون کے ثقل البدن والراس مرقوم ہے اور برتقدیر صحت کے ظاہر ہونا
اوسکا بدیہی ہے اور وجہ زیادتی ثقل سر کی یہ ہے کہ سر صاحب تجاویف ہے اور صعود ابخرون کا اوسکی طرف بہت
ہوتا ہے پس جسوقت خون مین کثرت ہوئی ظاہر ہے کہ بسبب حرارت کے صعود کرنا بخار کا زیادہ ہوگا اور
اس سبب سے کہ بخار مذکور بسبب غلظت مادے کے مائل طرف غلظت کے ہے اور بیچ تجویف سر کے بدستور
تجاویف موجود ہین ٹھہراو ابخرون کا زیادہ اور دیر تک ہوگا وہان اور بالضرور ثقل زیادہ محسوس ہوگا مگر واضح
کہ صفرا ساتھ خون کے ملا ہو کہ اس صورت مین بسبب لطافت بخار کے ثقل بیچ سر کے بہ نسبت ثقل امتلاے
دموی صرف کے کمتر ہوتا ہے اور جس طور سے ہو گرانی سر کی بہ نسبت گرانی بدن کے زیادہ ہوتی ہے اور بیچ اصول
آنکھون کے اور بیچ صدغین کے بہ نسبت اور اجزاے سر کے زیادہ معلوم ہوتی ہے اور وجہ کثرت احساس
ثقل کی بیچ اصل آنکھون کے یہ ہے کہ اعصاب آنیوالے اس طرف کے نرم زیادہ ہین اور اوپر ارواح بہت
کے مشتمل ہین اور فضاے جوف سے اس طرف ممتد ہوے ہین اور اس سبب سے میل ابخرون کا اس طرف
بہت ہے اور عصب اور روح یہان منفعل زیادہ ہین اور کہا گیا کہ جس قدر بیچ روح اور عصب کے رطوبت
زیادہ ہو اوٹھانا عضو کا دشوار زیادہ ہوتا ہے اور وجہ کثرت ثقل کی بیچ صدغین کے وہ ہے کہ اکثر عروق

مانند انھیں دونوں جہت سے نکلتے ہیں اور جمع ہونا رگوں کا کہ خون سے بھری ہوں بیچ ایک موضع کے لابجالہ
باعث احساس ثقل کا ہوتا ہے نزدیک کثرت خون کے لیکن سبب تمطی پس ہونا عضلات بدن کا بخارات سے اور
متحرک ہونا طبیعت کا اوپر اونکے دفع کے ہے اور تمطی ایک حالت ہے کہ آدمی کو اور حیوانات کو منصلا کرتی ہے واسطے
دراز کرنے اعضا کے اور سبب تثاوب کا امتلاے عضلات فکین کا اور متحرک ہونا طبیعت کا طرف کھولنے
منہ کے واسطے دفع کرنیکے اور تثاوب خمیازہ ہے اور یہ مذہب شیخ کے اور سبب نعاس کا اور کدورت حواس
کا اور بلادت فکر کا صعود ابخرے غلیظ دموی کا ہے اوپر سر کے اور ظاہر ہے کہ مادہ ان سب اسباب کا غلط ہوتا
ہے اور دلائل بدستور خواص غلط سے ظاہر ہیں اور اس سبب سے کہ زبان تحیف اور متخلخل اور کثیر العروق ہے
ظاہر ہونا سرخی کا اوسمیں اکثر ہوتا ہے اور اسیطرح اور رنگ لہذا رنگین ہونا اوسکا اکیلا مؤلف نے ذکر کیا اور
وہ دلائل کہ اوپر غلط خون کے گواہی دیتی ہیں اور مؤلف نے اونکو ذکر نہیں کیا بسبب ظاہر ہونیکے بہت
ہیں اونمیں سے ایک مزاج ہے گرم اور تر ہو اسواسطے کہ بیچ ایسے مزاج کے جلد تر خون زیادہ ہوتا ہے
دوسرے مقدم ہونا اُن تدبیر گذری ہوئی کا کہ خون کو زیادہ کرنیوالی ہوں مانند ہمیشہ تناول کرنا گوشت
وغیرہ کا اور تیسری فصل سال کی ہے مانند ربیع کے کہ اُسکا نام ہے جنبش دینا مواد کا اور پیدا کرنا خون کا ہے
اور چوتھے سن ہے اور وہ سن فتی اور شباب ہیں اسواسطے کہ اس عمر میں امراض خونی اکثر ہوتے ہیں پانچویں عادت
ہے یعنے معتاد ہونا امتلاے خون سے چھٹے بہت زمانہ گذرنا فصد کرنے سے خصوصاً بیچ اوس شخص کے کہ
اوسمیں پیدائش خون کی بہت ہے ساتویں دیکھنا سرخ رنگ چیزوں کا بیچ خواب کے اسواسطے کہ مقرر ہوا ہے
کہ روح متکیف ہوتی ہے رنگ خلط غالب سے پس شبح جس چیز کی آگے قوت حاسہ کی آویگی اوسی رنگ کی
یعنے رنگ خلط غالب پر معلوم ہوگی اور اگر رنج ہونا کیفیت کا بیچ روح کے قوی زیادہ ہے بیچ بیداری کے
بھی تخیلات اوسی رنگ کے متخیل ہونگے اور آٹھویں امتلاے نبض کا اور سرخ ہونا پیشاب کا ہے **فائدہ** جو کچھ
علامات غلبہ خون سے کہا گیا ہے بعض اونمیں سے خاص ہیں اور بعضے غیر خاص اور ظاہر ہونا قلت یا کثرت آثار مذکورہ کا
بسبب قلت یا کثرت مادے کے ہے اور اسیطرح خفت اور شدت اونکی اور ساتھ اسکے واسطے ظاہر ہونے ہر علامت
کے رفع ہونا موانع کا لازم ہے مثلاً سرخی نشان خون کی ہے لیکن بشرطیکہ خون بسبب غلظت کے مائل طرف غور
بدن کے نہو اسواسطے کہ بہت ہوتا ہے کہ خون میں فساد ہوتا ہے اور اثر اوسکا بدن میں ظاہر نہیں ہوتا مثلاً قلت اور
اسیطرح اور جگہ بھی اور یہ بات بیچ علامات تمام اخلاط کے یاد رکھنا چاہیے اور جس جگہ کہ مخالفت بیچ علامتونکے

پڑے اور قراین سے تنقیح کر کے حکم کیا چاہیے اور علامات خاص کو ہاتھ سے نہ کھونا چاہیے اور علامات ایک ایک خلط سے کہ ساتھ اور اخلاط کے مشترک نہیں ہیں وہی علامتیں خاص علامتیں اوسکی ہیں اسواسطے کہ خاصہ شے کا وہ ہے کہ اوس شے کے غیر میں نہ پایا جاوے اور اگر کوئی مانع ظہور علامات خاص کو منع کرے اس سے وہ علامات خاص نہونے سے نہیں نکلتے ہیں کمالا یخفے اور جسوقت غلبہ ہیج دو خلط کے یا ہیج زیادہ کے پایا جاوے آثار مخصوصہ ہر ایک کے جمع ہونے سے دریافت کر سکتے ہیں وامّا غلبۃ البلغم فیدل علیہ البیاض اللون

والترہل ولین الملمس وبرودتہ وکثرۃ الریق وقلۃ العطش الا اذا کان العفن مالحا وضعف الہضم والجشاء الحامض و کثرۃ النوم والبلادۃ لیکن زیادتی بلغم کی پس دلالت کرتی اوپر اسکے سفیدی رنگ کی اور سستی گوشت کی اور نرمی بشرے کی اور سردی اوسکی اور بہت ہونا پانی منھ کا اور کم ہونا پیاس کا مگر یہ کہ اوس میں صفرا ملجاوے اور آثار بلغم سے ضعف ہضم ہے اور ڈکار ترش اور بہت آنا خواب کا اور کند ہونا فکر کا لیکن سفیدی رنگ کی بسبب غلبہ سفید مادے کے کہ بلغم ہے اور اسیطرح ترہل اور لین ملمس کی بسبب رطوبت کے اور برد ملمس کا بسبب برودت کے ہے لیکن کثرت ریق کی بسبب کثرت صعود کرنے رطوبات بدن کی ہے طرف منھ کے اور بھی کثرت کھینچنے رطوبات کی دماغ سے طرف منھ کے اور نہ جذب معدے کا اون رطوبات کو اسواسطے کہ معدے میں جسوقت رطوبت ہوتی ہے منھ کی رطوبت کو نہیں کھینچتا ہے ورنہ اوسکا یہی کام ہے کہ بسبب گرمی کے ہمیشہ جذب کرتا ہے رطوبت منھ کو اور نشف کرتا ہے اور کمی پیاس کی بواسطہ برودت اور رطوبت مادے کے ظاہر ہے لیکن مطلقاً نہیں ہے بلکہ شرطیہ ہے کہ پیاس بسبب بلغم شور کے نہو جیسا کہ خود مولف نے کہا ہے اور مکرر بیان ہوا ہے کہ ملت ملوحت بلغم کی ملنا صفرا کا ہے بلغم میں لہذا بلغم شور پیاس پیدا کرتا ہے لیکن بمرتبہ پیاس صفرا کے نہیں پہنچتا ہے اور اوسکا خاصہ ہے کہ سرد پانی سے ساکن نہووے اگر پیاسے رہنے پر صبر کریں یا جرعہ جرعہ گرم پانی پئیں ساکن ہوجاوے اور بدیتہ اگر بادیان کو سرد پانی میں بھیگا کر پئیں بخلاف پیاس صفراوی کے کہ سواے تبرید کے اور کوئی چیز اوسکو فائدہ نہیں کرتی ہے لیکن ضعف ہضم اور جشاے حامض بھی نشان برودت اور مرخیہ کا ہے یعنے بلغم کا اسواسطے کہ جودت ہضم کی حرارت سے ہوتی ہے اور جشاء سے ترشی اوس حنت ہضم کو کہ بسبب بلغم کے ہوا لازم ہے بسبب ضعیف ہونے تصرف حرارت کے اور مقرر ہوا ہے کہ اقوی ترین اسباب ترشی کا نقصان تاثیر گرمی کی ہے لیکن کثرت نوم کی اس سبب سے ہے کہ بلغم بسبب لزوجت کے بند کرتا ہے مسالک

روح نفسانی کو اور منع کرتا ہے روح نفسانی کو متوجہ ہونیسے طرف ظاہر بدن کے اور ساکن رکھتا ہے اوسکو باطن مین اور یہی نوم ہے لیکن بلادت پس بدیہی ہے کہ مفتر ترین اشیا مین واسطے ذہن کے بیت ہونا رطوبت کا ساتھ برودت کے ہے اور مؤلف نے کہ اون علامات کو ذکر نہین کیا اونمیسے سفیدی رنگ کی ہے اور سبب اوسکا سفیدی خلط غالب کی ہے اور برد مزاج کا دوسری کسل اعضا کا ہے بسبب ثقل امتلا کے ساتھ برودت کے کہ منافی حرکت کے ہے اور بسبب رطوبات کے کہ مرخی اعضا ہے لہذا استرخاے اعصاب پیدا کرتے ہین اسواسطے کہ قوت اعصاب کی یبوست سے ہے خصوصاً اگر ساتھ گرمی کے ہو اسی سبب سے صفرا مین ثقل معتدبہ محسوس نہین ہوتا لیکن ثقل بیچ بلغم کے زیادہ تر ہے ثقل دم اور سودا سے اوس سببسے کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور تیسری سن ہے اور عادت اور فصل اور تدبیر مقدم اور صناعت اور بیچ خواب کے چیزین سفید مانند پانی اور برف وغیرہ کے دیکھنا اور چوتھی نرمی نبض کی ہے بسبب زیادتی رطوبت کے اور بطوء اور تفاوت نبض کا بسبب برودت کے اما غلبۃ الصفرا فیدل علیہا صفرۃ اللون والعین و مرارۃ الفم وخشونۃ اللسان ویبس الفم والمنخرین وشدۃ العطش وضعف شہوۃ الطعام والغثیان والقشعریرۃ لیکن غلبہ صفرا کا پس دلالت کرتی ہے اوپر اوسکے زردی رنگ بدن اور آنکھ کی اور تلخی منھ کی اور درشتی زبان کی اور خشکی منھ کی اور سوراخ ناک کے اور افراط تشنگی کی اور نقصان بھوک کا اور برہم ہونا دل کا یعنے متلی اور رونگٹین کھڑے ہونا لیکن زردی رنگ اور آنکھ کی بہ نسبت زیادتی خلط زرد کے ہے یعنے صفرا کے لیکن کڑوائی منھ کی بسبب کڑوائی مزے مادے صفرا کے اور کھرکھرا ہونا زبان کا اور خشکی منھ کی اور منخرین کی بسبب حرارت اور یبوست مادے مذکور کے ہے اور شدت پیاس کی بسبب قوت حرارت اور یبوست کے ہے کہ نقصان رطوبت کرتی ہے پس طبیعت بسبب بجھانے حرارت کے اور حاصل کرنے رطوبت کے پانی کو طلب کرتی ہے اور فرق درمیان عطش صفراوی اور بلغمی کے بیچ آثار بلغم کے گذرا ہے لیکن ضعف اشتہا کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ صفرا بسبب حرارت کے فم معدے کو سسترخی کرتا ہے اسلیے کہ بیچ مقدمہ اس کتاب کے کہا گیا ہے کہ باعث اشتہا کا گرنا سودا کا ہے اوپر معدے کے اور سودا کہ بارد اور عفص اور حامض ہے اجزا لے فم معدے کو جمع کرتا ہے اور لذع کرتا ہے اور اس کیفیت کا نام جوع اور امتصاص ہے یعنے جسوقت کہ عروق جگر اور معدے وغیرہ کے آپس مین بسبب خالی ہونیکے مص کرتے ہین اوسکو بھی جوع کہتے ہین اور عروق بدنسے بھی دخل تمام رکھتے ہین جیسا کہ کہا گیا پس حرارت غیر طبیعی مبطل جوع کی ہوگی اوسی سببسے کہ ہمنے بیان کیا اور بھی

علامات غلبۂ صفرا

ہوسکتا ہی کہ بسبب حرارت کے رطوبت اطراف کی پگھل کر اوپر سر معدے کے آتی ہی اور فم معدہ میں رخاوت
پیدا کرتی ہی اور ظاہر ہی کہ جو کثافت اجزاے معدے کی سبب بھوک کی ہی رخاوت اوسکی سبب نقصان بھوک
کی ہوگی اور اسی سبب سے تلی بھی مادہ صفرا کو لازم ہی لیکن تقشعریرہ بسبب لذع الخزیۃ حار صفراوی کے
ہی اور اسمین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سوئی چبھتی ہی اور سبب اوسکا تیزی مادے کی ہی اور اسی سے بھی فرق
کر سکتے ہیں تقشعریرہ بلغمی اور صفراوی میں اور وہ علامتیں کہ کتاب میں نہیں ہیں منجملہ اونکے لذت لینا ہوا سے
بارد سے اور مبردات سے ہی اور سرعت اور تواتر نبض کی ہی اور تپیں صفراوی زندیا سیر ہی اور متقدم ہونا
تدبیریں صفرا کی زیادہ کرنیوالی ہیں اور سن اور مزاج اور عادت اور بلد اور وقت اور پیشہ کا اور ہونا اوس
بیچ خواب کے آگ اور مانند اوسکے چیزیں زرد دیکھتا ہی اور اگر مادہ غالب زیادہ سے ہو سکتا ہی کہ بیچ
بیداری کے بھی اسیطرح متخیل ہو اور رنگین ہونا پیشاب کا ہی برنگ نارنگی کے اور مانند اوسکے
لیکن کبھی ہوتا ہی کہ صفرا طرف سر کے یا طرف ظاہر اعضا کے مائل ہوتا ہی اس صورت میں زردی پیشاب
میں ظاہر نہیں ہوتی ہی اور اسیطرح جو آثار نسبت ہر عضو کے کہے گئے ہیں بدیہی ہی کہ شدت اور خفت
ظاہر ہونا اوسکا اوسمیں بسبب کثرت اور قلت توجہ مادے مذکور کے ہوگی اوسطرف واما غلبۃ السوداء

علامات غلبۃ السوداء

فیدل علیہا نحل البدن وکمودتہ وسواد الدم وغلظتہ وزیادۃ الفکر ولذع المعدۃ والشہوۃ الکاذبۃ والبول الکدر او
الاحمر الغلیظ وکون البدن اسود وازب لیکن زیادتی سودا کی پس دلالت کرتی ہی اوپر اوسکے لاغری اور
خشکی بدن اور تیرگی بدن کی اور سیاہی خون کی اور غلظت اوسکی اور زیادتی فکر اور اندیشہ ہوگی اور تیزی
فم معدے کی اور بھوک جھوٹی اور پیشاب تاریک اور سیاہ اور سرخ غلیظ القوام اور ہونا بدن کا سیاہ اور
بالوں سے بھرا ہوا لیکن خشکی بدن کی بسبب ارضیت اور یبوست مادے کے ہی اور مادہ صفرا کا بھی اگرچہ
خشک ہی لیکن اسقدر خشکی بدن میں پیدا کرنا اسواسطے ہی کہ خشکی اوسکی کمتر ہی بسبب خشکی سودا کے اور بھی
جو صفرا گرم ہی تو پس بسبب حرارت کے رطوبات کو بہا دیتا ہی اور رطوبت مانع ہوتی ہی تحلل کو لیکن کدورت
بدن کی اور سیاہی اور غلظت خون کی بسبب غلبہ مادے سیاہ کے یعنی سودا کے ہی لیکن زیادتی فکر اور وسواس
کی سودا کی شان سے ہی اسواسطے کہ سودا جو زیادہ ہوتا ہی بخار اور دخان اوس سے اوٹھتا ہی اور بدن روح
میں مکدر اشراق اور نورانیت روح کو مکدر کرتا ہی اور بسبب پیدا کرنے تاریکی کے روح میں وحشت پیدا
ہوتی ہی اور نتیجہ اوسکا وسواس ہی پوشیدہ نرہے کہ روح جوہر نورانی ہی لہذا بسبب مناسبت کے نور اور

نفوسے یاس اور سرور اور بسط او سمین واقع ہوتے ہین اور ظلمت اور تاریکی سے غم اور خوف حزن وسا کہ ظلمت خارجی ہوکر ہمیشہ اس سے بیچ قبض اور غم اور وحشت کے رہتی ہی بسبب نامناسب ہونیکے اور بسبب ضدیت کے کہ بیچ نور اور تاریکی کے ہی لیکن لذع فم معدہ کا اور اشتہاے کاذب بسبب کثرت گرنے سودا کے ہر اوپر سر معدے کے خصوصا اگر سودا الطحالی شدید الرداءۃ ہو اسواسطے کہ سودا اگر ردی ہو تو بیچ طبیعت کی تحریک اوپر اوسکے دفع کرنیکے ہوتی ہی اور اس صورت مین سودا کہ بیچ طحال کے ہی اکثر دفع ہوتا ہی طرف امعا کے اور کمتر منجذب ہوتا ہی طرف معدے کے پس بیچ جذب سودا کے طرف معدے کے خالی ہونا اوسکا بہت ردی ہونیسے ضرور ہوتا ہی اوس سبب سے کہ ہمنے بیان کیا ہی لیکن سیاہی اور کمودت پیشاب کی ظاہر ہی کہ رنگ خلط سے ہی کہ بسبب زیادتی اوس خلط کے ظاہر آئی ہی اور سرخی پیشاب کی باوجود غلبہ سودا کے دلیل اسکی کہ سودا دموی ہی اور غلظت پیشاب کی بسبب غلیظ ہونے قوام مادے کے ہی لیکن جب تک نضج نہین پاتا ہی پیشاب رقیق نکلتا ہی اور بعد نضج کے طرف غلظت کے مائل ہوتا ہی بسبب دفع کرنے طبیعت کے مادے کو اور جانین کہ اگرچہ بیچ غلبہ بلغم کے بھی پیشاب غلیظ ہوتا ہی لیکن بیچ غلبہ سودا کے بہت غلیظ ہوتا ہی اور سیاہی بدن کی بسبب زیادتی مادہ مذکور کے ہی اور بہت ہونا بالون کا بسبب کثرت و غایت فائدہ بیچ بعضے نسخون کے بجاے کون کے لون مرقوم ہی ساتھ حذف کرنے مرکز کے اور اگرچہ اس تقدیر پر معنے حاصل ہین لیکن واسطے ازب کے لفظ کو نہ مقدر کرنا چاہیے تو معنی درست ہون ای لون البدن اسود و کونہ ازب اور بیچ صورت پہلی کے حاجت اس تقدیر کی نہین ہوتی ہی اور یہی اصح اور اوضح ہی اور دلائل سودا سے ظاہر ہونا امراض سوداوی کا ہی مانند بہق اسود اور جرب یابس اور علل طحال کے اور مانند اسکے اور اسیطرح سن اور عادت اور بلد اور فصل اور مزاج اور تدبیر گذشتہ اور پیشہ اور دیکھنا چیزون سیاہ کا بیچ خواب کے مددگار ہوتا ہی اشتباہ علامات اختلاط کے کہ کہے گئے کبھی ہوتا ہی کہ وہ سب ظاہر ہوتے ہین اور کبھی بعضے اونسے اور بعضے نہین ظاہر ہوتے اور بعضے اونسے خاص ہین اور بعضے غیر خاص جیسا کہ بیچ آخر ذکر آثار خون کے بیچ مقدمہ اسی فصل کے کہہ چکے ہین ساتھ بہت فوائد کے

المقالة الرابعة في النبض والتفسرة وهي مشتمل على فصول

مقالہ چوتھا ثابت ہی بیچ بیان نبض اور قارورہ کے اور وہ متضمن ہی اوپر کئی فصل کے اور جاننا چاہیے کہ جاننا نبض اور قارورے کا اہم مطالب اس علم سے ہی اسواسطے کہ اطلاع اوپر احوال اعضاے باطنی کے موقوف اوپر معرفت بیچ اکثر امور

المقالة الرابعة في النبض والتفسرة

اور نبض دال زیادہ ہی او اشیا سے اوپر حال قلب کے اور قارورہ او پر حالی جگر اور اون اعضا کے کہ بول کے ہین اور نبض بیچ اصل لغت کے رگ کی حرکت کو کہتے ہین اور بیچ اصطلاح کے عبارت ہی اوس چیز سے کہ مؤلف نے ذکر کیا ہی لیکن تفسرہ قارورے کو کہتے ہین یعنی شیشہ کہ اوسمین پیشاب رکھکر طبیب کے سامنے پیش کرتے ہین اور اوسکو دلیل بھی کہتے ہین اور اطلاق ان الفاظ کا اوپر بول کے مجاز تسمیہ حال کے ہی بنام محل کے اور یہ مقالہ ذکر نبض اور تفسرہ کا اوس مین ہی دو تعلیم مین ہم بیان کرتے ہین پہلی تعلیم بیچ نبض کے اور دوسری تعلیم بیچ تفسرہ کے او فصلین ہر ایک کی اوسکے ذیل مین کہی جاتی ہین مفصلاً انشاء اللہ تعالی تعلیم پہلی بیچ نبض کے بیان کئی چیز کہ بعضی اوسمے موقوف علیہ معرفت نبض کی ہین اور بعضی لوازم اور شرائط اوسکے سے شروع کیا جاتا ہی تا اکثر بیچ ذکر کرنے فصل نبض کے مددگار ہوں پوشیدہ نرہے کہ اصابع نباض کے چاہیے نرم اور لطیف ہون تو خوب حس کرے اور نباض معتدل المزاج اور سلیم الذہن او صحیح الطبع ہو تو قیاس اوسکا لائق اعتماد کے ہو اور نبض اوسوقت دیکھین کہ دکھلانیوالا نبض کا ہم اور غم اور فرح وغیرہ امور نفسانی اور بدنی اور طبعی سے مانند ماندگی کے اور ریاضت اور استحمام اور خواب مفرط اور گرسنگی اور سیری وغیرہ کے جو چیزین کہ تغیر کرتی ہین نبض کو دور ہو اسواسطے کہ بغیر نبض کا بدلنا حالتون کے اعتبار سے نہین سکتا ہی اور بھی معلوم کرین کہ جیسا کہ مزاج ہر شخص کا اور ہر نبض بھی باعتبار ہر شخص اور ہر دو ہی اور باعتبار سن اور مزاج اور شہر اور فصل سال کے اور ہوا کے متغیر الاحوال ہوتی ہی لہذا لوگون نے کہا ہی کہ اطوال نبض کا کمحقہ اوسوقت ظاہر ہوتا ہی کہ طبیب نے نبض اس شخص کی بارہا دیکھی ہو اور حالت صحت اور مرض اوسکے سے واقف ہو اسواسطے کہ اگر ایسا نہو حکم جزماً نہین کر سکتے اوپر حال حادث کے بسبب نہ مطلع ہونے کے اوپر احوال سابق کے اور بھی چاہیے کہ نبض کو چار انگلی سے کہ سبابہ اور وسطی اور بنصر اور خنصر ہین دیکھے اس طور پر کہ خنصر طرف گرہ کے ہاتھ دکھلانے والے نبض کے ہو اور سبابہ طرف ساعد کے اور ایسا دیکھنا عادۃ اطبائے یونان کا ہی اور وجہ اوسکی ظاہر ہی کہ رگ شریان کی نزدیک انگوٹھے کے خوب نمایاں ہی اور جسقدر طرف ساعد کے جاتی ہی مخفی ہوتی ہی پس سبابہ کہ حس اوسکی قوی زیادہ ہی اور انگلیون سے چاہیے کہ طرف ساعد کے ہو تو شریان کو خوب دریافت کرے اور نبض داہنی کو داہنے ہاتھ سے دیکھے اور بائین نبض کو بائین ہاتھ سے اور ساعد کو برابر رکھکر نبض اوسکی دیکھنا چاہیے اسواسطے کہ اگر ساعد پھیرا ہو یا خمیدہ ہو رگ ہیئت طبعی پر نہین رہتی ہی اور اوسکی حرکت مین فرق اور اختلاف ہوجاتا ہی کما لا یخفی اور ہاتھ ساکن رکھنا

تعلیم پہلی بیچ نبض کے

چاہیے اور کوئی چیز ہاتھ مین لینا نچاہیے اور چاہیے کہ ہاتھ
پاہیے اور کوئی چیز پر آ تا دہا ہاتھ کو کرنا نچاہیے اور کوئی چیز ہاتھ مین لینا نچاہیے
بازہا ہو کوئی چیز سے اور اسیطرح کمر بھی چاہیے کہ شدت سے بندھی نہو اور ہاتھ دوسرا اوپر زمین کے
تمام ٹیکا ہے اور دیکھنے والا اور دکھلانیوالا دونون بیٹھے ہون دکھلانے والا مربع بیٹھا ہو تو ہاتھ کو سیدھا
رکھے اور تکیہ نہ لگائے ہو اور دیکھنے والا پہلے نبض کو آزماوے قوت اور ضعف مین تو اگر قوی ہو تھوڑا
قوت سے تفحص کرے اور اگر ضعیف ہو انگلیون کو نہایت سبک رکھے اسواسطے کہ اگر ضعیف ہو تو انگلیون
کی زورت اوسپر رکھے حرکت سے رہجاویگی اور جب نبض کو ملاحظہ کرے چاہیے کہ اوسقدر ہاتھ رکھے
کہ تیس نبضے بلکہ پینتیس نبضے حاصل ہون اسواسطے کہ اس مدت مین اکثر تغیرات اور حالات مکشوف ہوتے
ہین اور ادنے مدت تفحص کی وہ ہے کہ بارہ نبضے تک دیکھنے مین توقف کرے لہذا مجرب کو کیا گنا شق سکندرانیہ
سے حکایت کی ہے کہ لا ترفع یدک عن النبض قبل ان تنبض مائۃ ضربۃ اور اگرچہ بیچ بارہ نبضے کے یا تیس نبضے
مین ممکن نہین ہے کہ شریان نرمی سے مائل بصلابت ہو یا صلابت سے مائل بہ نرمی یا امتلا سے بخلو
یا خلو سے بامتلا میل کرے لیکن ہوسکتا ہے کہ بیچ برودت اور حرارت اور عظم اور صغر اور تفاوت اور تواتر
مختلف ہو اور اسی طرح بیچ قوت اور ضعف کے اور تقدم اور تاخر کے اور ظاہر ہے کہ بیچ جاننے ان امور کے طبیب
کو نفع کلی حاصل ہوگا تو استوار اور اختلاف کو ثوثر کرکے حکم کرے اوپر حال مریض کے اور بھی چاہیے کہ طبیب
بعد ملاقات مریض کے ایک زمانہ توقف کرے بیچ نبض دیکھنے کے اور شروع باتون سے اور احوال پرسی سے
کرے بہ شفقت اور محبت اور بعد مانوس ہونیکے نبض کو تفحص کرے اسواسطے کہ بہت ہوتا ہے کہ مریض
کو ملاقات طبیب سے کبھی خوشی بہت لاحق ہوتی ہے اور کبھی شرم یا خوف پس اگر اوسیوقت نبض کے
دیکھنے مین مشغول ہو بسبب تغیر حال مریض کے خوب حال معلوم نہوگا اور بھی بیچ ملاحظہ نبض کے چاہیے کہ دیکھنے
اور دکھلانیوالا دونون ساکت ہون اور وہ مقام شور آدمیون سے اور صدمات قوی سے اور اون چیزون سے
کہ باعث تشویش طبیعت کی ہوتی ہین خالی ہو اسواسطے کہ ان حالون مین نبض اوس قبیل سے ہوگی
کہ معانی کو دریافت کرے بدون حضور خاطر اور صحت حواس کے اور وہ معانی خوب حاصل نہین ہوتے کہ ملاحظہ
نبض کا جس شریان سے کہ ہو از روے ذات کے تفاوت نہین ہے اس سبب سے کہ مقصود ہر نبض
ہو جاتی ہے لیکن سب شرائین سے شریان ساعد کو موضع مشہور سے مخصوص واسطے احساس کے رکھا ہے بسبب
کئی امر کے ایک وہ کہ ہاتھ کو جلد نکال سکتے ہین اور دوسرے اخراج مین شرم نہین ہوتی ہے دوسرا وہ کہ شریان

مذکور برابر دل کے ہو اور مانند اور شرائین کے گوشت مین پوشیدہ نہین ہو تیسرا یہ کہ شریان مذکور اجزا دل سے متصل ہو مانند شریان صدغ کے چونکہ مادہ کہ شریان مستور سب شرائین سے وسیع ہو اور روح اوسمین اس سبب سے بہت ہو لہذا احوال دل کا اوس سے خوب معلوم ہوتا ہو لیکن معلوم کرین کہ کبھی بیچ سکتہ قویہ کے حرکت کوئی شریان کی محسوس نہین ہوتی مگر حرکت اُس شریان کی کہ بیچ سمار مستقیم کے واقع ہو کہ بقائے حیات تک حرکت اوسکی باقی رہتی ہو اور انگلی کے داخل کرنے سے محسوس ہوتی ہو پس اوسوقت مین حکم کرنا موت کا اور زندگی کا اوس سے متعلق ہوتا ہو اور شریان ساعد کی اشتبار سے ساقط ہوتی ہو اور فوائد کہ ہر ایک مکانون سے خصوص ہین اسکے ضمن مین کہے جاتے ہین اب معلوم کرین کہ بحث نبض کا بسبب بسائط اور حرکیات کے شامل ہو اور یہ دو فصل سے جیسا کہ مولف کہتا ہو الفصل الاول فی البسائط من النبض

فصل پہلی ثابت ہو بیچ بسائط نبض کے فنقول اولا ان النبض حرکۃ من اوعیۃ الروح پس ہم کہتے ہین کہ تحقیق نبض ایک حرکت ہو مکان روح حیوانی سے مولفۃ من انبساط وانقباض مرکب کھلنے اور بند ہونے سے یہان تک تعریف نبض کی تمام ہوئی اب علت غائی نبض کی مولف ذکر کرتا ہو لتبرید الروح بالنسیم واخراج فضلات الدخانیۃ واسطے سردی دینے روح کے بسبب جذب کرنے ہوائے تازہ کے اور واسطے اخراج ہوا کے مجاری استنشاق کی ہوئی کے اور بعض لوگون نے گمان کیا ہو کہ اگر مولف بجاے تبرید کے تدبیر کہتا جیسا کہ شیخ رئیس نے کہا بہتر ہوتا اسواسطے کہ روح یقیناً گرم ہو اور اسیطرح واسطے استعداد اوس روح کے واسطے قبول کرنے قوت حیوانی کے گرم ہونا اوسکا شرط ہو پس تبرید اوسکے حق مین مطلوب نہین ہو اور بیچ دفع اس اعتراض کے کہا ہو کہ روح بالذات محتاج گرمی معتدل کی ہو اسواسطے کہ وہ گرم ہو اور قوام اوسکا گرمی سے ہو لیکن بسبب ملنے اجزاے دخانی کے حرکت اوسمین بہت ہوتی ہو واسطے احتقان اور تکاثف کے بالضرور طرف تبرید کے بھی محتاج ہو بالغرض تو بواسطے دخول ہواے تازہ کے اور نکلنے ابخرہ مسخنہ کے حرارت عارضی دور ہو جاوے اور یہ امر مقصود مین کچھ نقصان نہین کرتا ہو وکل نبضۃ فہی مرکبۃ من حرکتین وسکونین اور ہر نبض پس وہ مرکب ہو دو حرکت اور دو سکون سے لان کل نبض ترکیب من انبساط وانقباض اس واسطے کہ ہر نبض مرکب ہو انبساط اور انقباض سے ولابد من السکون بین کل حرکتین متضادتین اور ناچار ہو سکون سے درمیان دو حرکت متضادہ کے اسواسطے کہ جب کوئی چیز کوئی جانب حرکت کرتی ہو اور اوس جانب کی نہایت کو پہونچکر پھرتی ہو درمیان اُن دونوںکے سکون لازم ہوتا ہو اگرچہ سکون محسوس نہوتا ہو

الفصل الاول فی البسائط من النبض

بالجملہ وہ سکون کہ بعد آخر حرکت انبساط کے اور قبل اول انقباض کے ہے اوسکا نام سکون ظاہر اور سکون محیطی ہے
اور وہ سکون کہ بعد آخر حرکت انقباض کے اور قبل اول انبساط کے ہے اوسکا نام سکون داخل اور سکون
مرکزی ہے اور قیاً آخر انبساط کی اور اول انقباض کی اسلیے سمجھنے کی ہے تو وہ سکون کہ بیچ نبض مطرقی کے بعد
قرعہ اولے اور قبل قرعہ ثانی کے واقع ہوتا ہے اعتبار سے ساقط ہو جاوے وگرنہ لازم آویگا کہ نبض مطرقی
مرکب ہو چار حرکت اور چار سکون سے اور یہ خلاف ہے جیسا کہ اوسکے مقام مین بیان ہوگا۔ اور جو بعض
شارحون نے لکھا ہے کہ نبض لامحالہ مرکب ہے چار چیز سے دو حرکت اور دو سکون سے اور حال یہ ہے کہ مؤلف
نے بیچ حد کے سوائے حرکت انبساطی اور حرکت انقباضی کے ذکر نہین کیا پس حد ناقص ہے جواب اسکا یہ ہے
کہ ہم نہین مانتے اسکو کہ سکون نبض کا جز ہو اور جب اوسکا جز نہو واحد مین داخل نہوگا اسواسطے کہ ظاہر
ہے کہ نبض کی تعریف حرکت سے کی ہے پس سکون کہ ساتھ حرکت کے تقابل رکھتا ہے محال ہے کہ جز نبض کا ہو اسواسطے
کہ جز و مقابل کا داخل نہین ہوتا ہے بیچ حقیقت مقابل کے یقیناً پس سکون بسبب محتاج الیہ ہونے کے واسطے
حاصل ہونے انبساط اور انقباض کے لازم غیر مقوم ہے اجزاے نبض کا نہ یہ کہ وہ نبض کا جز ہو پس حد تام ہوئی
نہ ناقص اور بھی یہ اعتراض کیا ہے کہ حرکت انبساط اور انقباض ایک زمانے مین نہین پائی جاتی پس حرکت
نبض کو مرکب مین لینا ممتنع ہے اسواسطے کہ بیچ مرکب ہونے ہر چیز کے جمع ہونا اجزاے ما ترکب منہ کا شرط
ہے اور یہ نبض مین نہین پایا جاتا ہے اور بیچ دفع اس اعتراض کے لوگون نے کہا ہے ترکیب دو قسم کی ہے ایک
خارجی دوسری ذہنی اجتماع اجزا کا شرط ہے واسطے ترکیب خارجی کے ہے نہ واسطے ترکیب ذہنی کے کیونکہ
اور ترکیب نبض کی ظاہر ہے کہ ذہنی ہے پس اوسکو انبساط اور انقباض سے مرکب کہنا ساتھ نہ حاصل ہونے
اُن دونون کے ایک زمانے مین درست ہوگا ایسا کہا ہے محمد اکبر ارزانی نے اب معنی حرکت کے اور یہ امر کہ
نبض جنس کون حرکت سے ہے اور حرکت انقباضی محسوس ہوتی ہے یا نہین اور حرکت نبض کی کیونکر ہے
اور محرک اوسکا کون ہے اور مقدار دونون حرکت اور دونون سکون کا کس قدر چاہیے اور سوائے
اوسکے جو کچھ اس بحث سے تعلق رکھتا ہے ہر ایک انسے علٰحدہ علٰحدہ فائدے مین کہا جاتا ہے بمدد اللہ تعالٰی
فائدہ بیچ معنی حرکت کے اور اوسکے اقسام کے جاننا چاہیے کہ حکما نے تعریف حرکت کی ایسی کی ہے
ہو الخروج من القوۃ الی الفعل علی التدریج او یسیر السیرا او لا دفعۃ یعنے حرکت عبارت ہے نکلنے کوئی چیز
مرتبے بالقوۃ سے طرف مرتبے بالفعل کے آہستگی سے یا تھوڑا تھوڑا یا یکبارگی اور فائدہ ان سب قیود

مذکورہ کا یہ ہے تاکون اور فساد بیچ حد حرکت کے داخل نہو اسواسطے کہ خروج شی کا دفعۃً قوت سے طرف
فعل کے نام اوسکا کون ہے اور زوال اوسکا دفعۃً سے فساد ہے اور پوشیدہ نرہے کہ حرکت سوا انکے ہے اسواسطے
کہ بیچ حرکت کے جس طور پر ہو شرط ہے کہ متحرک اپنی صورت نوعیہ پر رہے بعد تحرک کے بخلاف کون اور
فساد کے کہ تغیر صورت کا اوسکو لازم ہے اور تعریف حرکت کی اس حیثیت سے قول بعض قدماے متقدمین کا
ہے اور ارسطو نے کہا کہ انہا کمال اول لما بالقوۃ من جہتہ ما ہو بالقوۃ یعنے حرکت کمال اول ہے واسطے اوس چیز کے
کہ وہ بالقوہ ہے اس جہت سے کہ وہ بالقوۃ ہے اور توضیح اوسکی یہ ہے کہ جو بالقوہ ہے نسبت اوسکے کہ بالفعل ہے
نقصان رکھتی ہے پس شی بالقوہ کو قوت سے فعل مین آنا کمال ہے اسواسطے کہ کمال امر لائق کو کہتے ہین کہ حاصل
ہو اور اس چیز مین کہ خالی ہو اوس امر سے لیکن بیچ باب حرکت کے کہ کمال مذکور ہو الائق ہونا معتبر نہین ہے
مجرد حاصل ہونا امر کا کمال ہے اگرچہ غیر لائق ہو لہذا لوگون نے کہا ہے کہ حق وہ ہے کہ مراد کمال سے بیچ اس قول
کے ایک امر ہے ممکن الحصول جس طرح پر کہ ہو اور حرکت کو کمال اول من جہتہ ما ہو بالقوۃ اس سبب سے
کہا ہے کہ حرکت بعد حاصل ہونے اپنے کے بالفعل کمال ثانی ہے واسطے اوس شی کے اور بھی جانیں کہ موجود
ہونا ساتھ کمال اول کے اس جہت سے ہے کہ گذرا اوپر بیچ حقیقت کے حرکت من حیث ما ہو بالقوہ کمال ثانی
ہے اور حاصل ہونا اوسکا بالفعل کمال تیسرا ہے اسواسطے کہ کمال اول بیچ جسم کے صورت نوعی اور جسمی ہے اور
حرکت کمال ثانی ہے اور انتہا این کمال ثالث ہے اور ظاہر ہے کہ قوت اور فعل بعد صورت کے ہوتے ہین فافہم اور
افلاطون نے تعریف حرکت کی ایسی کی ہے کہ انہا کون الجسم فی امر من الامور بحیث تکون حالاتہ فی کل آن بعینہ
مخالفا لحالہ قبل الآن وبعدہ یعنے حرکت ہونا جسم کا ہے بیچ کوئی امر کے امور سے اس حیثیت سے کہ ہر حال
اوسکا بیچ ہر آن کے کہ لاحق ہوتا ہے مخالف اوس حال کے کہ آگے اوس آن کے اور بعد اوسکے ہے اور تفسیر اوسکی
یہ ہے کہ ہر آن حالی اوسکا مخالف ہو آن ماضی اور آتی کے آپ دریافت کرین کہ حرکت ترک کرنے نظر کی معنے قطع
مسافت سے آٹھ قسم کی ہے مطلقاً چار اوس سے ساتھ مقولات اربعہ کے تعلق رکھتے ہین بسبب واقع ہونے
حرکت کے اون مین اور حصر انکا ان چارون مین حکمانے براہین سے ثابت کیا ہے اور مقولات مذکورہ جو ہین
اور وضع اور کم اور کیف ہے حرکت واقعہ ان مین کو بوجہ تعین سے منسوب کرکے حرکت اینی و وضعی اور کمی
اور کیفی کہتے ہین اور ہر ایک مفصل بیان کیجاتی ہے اور چار قسم اور کہ عرضی اور قسری اور ارادی اور طبعی ہین
باعتبار ذات حرکت کے ہین قطع نظر کی واقع ہونے اونکے سے بیچ کسی مقولے کے ان مقولات سے اون

تین آخر کو ذاتی کہتے ہین اور احوال ان کا جلد ظاہر ہو جاتا ہے اور قطع کرنا فلک کا معنے قطع مسافت سے اسواسطے کہا گیا کہ اگر حرکت بمعنی قطع مسافت کے بھی شمار مین آوے اقسام حرکت کے نو ہوتے ہین لیکن اسی سبب سے کہ یہ قسم نوین اعیان مین موجود نہین اون کا بیچ شمار نہوئی جیسا کہ نفس کلام بیچ شرح منفق کے بالکل مذکور ہوا ہے اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ حرکت معنی قطع مسافت کا ایک امر ہے متصل مبدء سے منتہے تک کہ معقول ہو واسطے متحرک کے اور یہ امر بیچ اعیان کے موجود نہین ہے اسواسطے کہ متحرک جب تک منتہے تک نہین پہونچا حرکت بالکل موجود نہین ہوئی اور بعد اسکے کہ وہ منتہے کو پہونچا پس حرکت منقطع ہوئی پس واسطے حرکت کے اس معنے سے وجود نہوا بیچ اعیان کے جو اقسام حرکت کے مجملاً معلوم ہوئے تفصیل اوسکی بھی کہی جاتی ہے آٹھ نوعین مین سے پہلی بیچ حرکت اینی کے اور حرکت اینی وہ ہے کہ متحرک انتقال کرے اپنے مکان سے دوسرے مکان مین اور عام ہے کہ انتقال مکان حقیقی سے ہو یا مکان مجازی سے مثال اسکی نقل کرنے کوزے بھرے ہوئے پانی سے ظاہر ہوتی ہے کہ کوزے کو انتقال مکان حقیقی سے ہے اسواسطے کہ سطح حاوی اپنی سے کہ وقت سکون کے اوسمین ٹھہر رہا تھا تجاوز کیا ہے بخلاف اوسکے پانی کے کہ سطح حاوی اوسکی کہ سطح باطن کوزے کی ہے اسی سطح اوپر پانی کے حاوی ہے پس اوسکو انتقال نہین ہوا اگر مکان کوزے سے کہ مجازاً وہ مکان پانی کا ہے ہو سکتا ہے اور یہ بھی عام ہے کہ متحرک کو اوسکے مکان سے انتقال تام ہو یا غیر تام انتقال تام وہ ہے کہ پہلے موضع سے بالکل نکل جاوے غیر تام وہ کہ تجاوز کرے محل سے ساتھ باقی رہنے بعض اجزا کے بیچ مکان پہلے کے اور اسکو حرکت مکانی بھی کہتے ہین لانّ الاین ہیئۃ حاصلۃ للشئے بسبب حصولہ فی المکان اے بالنسبۃ الی مکانہ الحقیقی او المجازی اور یہ بھی نقلہ کہتے ہین لان النقل من محل الے محل لازم لما حقیقیا کان او مجازیا در معنی مکان کے نزدیک حکما کے مختلف ہین بعضے کہتے ہین کہ مراد اوس سے سطح باطن جسم حاوی کی ہے کہ مماس ہو سطح ظاہر جسم محوی کو اور مذہب ارسطو کا یہی ہے اور بعض کہتے ہین کہ مقصود مکان سے وہ چیز ہے کہ منع کرے کوئی چیز کو نزول سے اور یہ معنے درمیان آدمیوں کے مشہور ہے اسواسطے کہ آدمی زمین کو مکان حیوان کا کہتے ہین نہ مکان ہوا کا لانّ الهواء اللطیف لا یحتاج الی ان یمنعها الارض من النزول اور موافق قول ارسطو کے زمین کو بھی مکان ہوا کا کہہ سکتے ہین لانّ مکانها مؤلف عنده من سطح ارضی و سطح ناری و سطح مائی لیکن نزدیک متکلمین کے مکان نام فراغ متوہم کا ہے کہ قابل ہو واسطے داخل ہونے ابعاد جسمیہ کے بالجملہ احوال امکنہ کے متفاوت واقع ہوئے ہین ایک قسم وہ ہے کہ سطح واحد ہو اور بس مانند مکان فلک اعلے کے اور

ایک قسم وہ کہ کئی سطحین مختلف سے مرکب ہو جیسا کہ ہوا مین مذکور ہوا اور بیچ آب نہر کے مثال یہی معلوم ہی
کہ مکان اوسکا مرکب دو سطح سے ہی یعنے سطح زمین کی کہ اوسکے نیچے ہی اور سطح ہوا کی کہ اوپر اوسکے ہی
اور اسی طرح عام ہی کہ بعضے سطحین کہ مکان اوس سے مرکب ہوا ہی متحرک ہون اور بعضے ساکن جیسا کہ
بیچ پتھر کے کہ رکھا گیا ہو زمین پر اور جاری ہو اوسپر پانی جاری دیکھا جاتا ہی کہ سطح ارضی ساکن ہی اور
سطح پانی متحرک اور اسی طرح جو چیز کہ اوپر زمین کے ہو اور ہوا بیچ حرکت کے ہو اور اسی طرح ہو سکتا ہی کہ
مکان سطحون مختلف الحقائق سے مرکب نہو لیکن مکان متحرک ہو اور مکین ساکن یا دونون متحرک ہون
جیسا کہ بیچ پتھر کے درمیان پانی جاری کے آویزان ہو دیکھا جاتا ہی کہ پانی متحرک ہی اور پتھر ساکن اور نظیر تحرک
ہونے دونون کی مچھلی ہی بیچ پانی جاری کے اور اسیطرح نظائر بہت ہین افلاک مین اور عناصر مین اور
جو بعضون نے گمان کیا ہی کہ بیچ اوس پتھر کے کہ پانی جاری مین ٹھہرا ہی پتھر ساکن کو حرکت اینی سے
متصف کر سکتے ہین بسبب تبدیل ہونے اینون کے کہ وہان حاصل ہی اور یہ خلاف مفروض ہی جواب
اسکا یون ہی کہ تبدل اینون کا کہ بیچ حد حرکت مکانی کے مذکور ہی بنظر حرکت مکین کے ہی اور بیچ پتھر مذکور
کے تبدل اینون کا بنظر حرکت مکان کے واقع ہوا اور یہ ہمارے بحث سے خارج ہی نہضت دوم
بیچ حرکت وضعی کے حرکت وضعی وہ ہی کہ اجزاے شے سے متبدل ہون اور یہ دو طرح ہی ایک وہ کہ
بقیاس غیر کے ہو نظیر اوسکی حرکت جسم مستدیر کی ہی اوپر اپنے مرکز کے مانند حرکت رحی یعنے چکی
کے اور حرکت فلک کے اور حرکت وضعی خاص کہ اوسمین آمیزش حرکت اینی کی نہو یہی ہی دوسری وہ کہ
بنظر نفس شے کے ہو مثال اوسکی حرکت قیام کی ہی واسطے قاعد کے اور حرکت قعود کی ہی واسطے قائم کے
اور ظاہر ہی کہ بیچ ان حرکات کے تبدل بیچ اجزاے متحرک کے ہوتا ہی بقیاس اوسکی ذات کے اور
مقصود اس قسم سے یہی ہی قطع نظر اس سے کہ تبدل اجزا مین بنظر خارج کے بھی ہو یا نہ ہو اور معلوم ہی کہ تبدل
اجزا کا نسبت نفس شے کے اسطرح ہی کہ بعضے اجزا قریب ہو جاوین یا بعید بقیاس بعض اجزا کے
اور تبدل اجزا کا نسبت خارج کے بسبب تجاوز کرنے بعضے اجزاے شے کے ہی مقابل سے اور محاذی
اوس چیز کے کہ خارج ہو اوس شے سے خواہ متنفس علیہ حادی ہو خواہ محوی اور جاننا چاہیے کہ حرکت جو
کہ بنظر نفس شے کے ہو حرکت اینی سے کبھی مقرون ہوتی ہی اسواسطے کہ تبدل اجزاے شے کا بہ
نفس شے کے ہو بدون تجاوز کرنے کے سطح حاوی سے کہ مکان مخصوص اوسکا ہی ہو نہین سکتا

کرنا ہے کہ تا مدجب کمتر ہو جاوے سطح ہوائی سے کہ وقت نفوذ کے مماس اوسکے فوق تھی تجاوز کرتا ہے اور حال اور اسی طرح بیچ تحرک تمام اعضا کے کہ کوئی مکان مین بیٹھکر ہلاتا ہے دیکھا جاتا ہے کہ اعضا ایک مکان سے دوسرے مکان مین انتقال کرتے ہین مگر یہ کہ مکان سے دوسرے معنی کہ ما یستقر علیہ الجسم ہے مراد لیوین کہ اس تقدیر پر حرکت قاعد کی بقیام اور حرکت قائم کی بقعود بسبب نہ تجاوز کرنے جسم کے مستقر سے حرکت اینی سے صرف ہے بالجملہ جمع ہونا حرکات مذکورہ کا بیچ متحرک واحد کے ایک زمانے مین ممکن الحصول ہے اسواسطے کہ ہر ایک حیثیت مختلف رکھتا ہے اسلیے کہ ظاہر ہے کہ بیچ ایک آن کے اگر متحرک حرکت کرے ساتھ اختلاف وضع کے تجاوز مکان سے محال ہوگا کما لا یخفے و قس علیہ حرکات اخر یعنے قیاس کر تو اوپر اسکے اور حرکات کو نفت تیسری بیچ حرکت کمی کے حرکت کمی وہ ہے کہ کم سے یعنے مقدار سے متعلق ہو اور یہ دو طرح ایک ایک وہ کہ سبب اوسکا زیادہ ہونا حجم کا ہو دوسری وہ کہ باعتبار کم ہونے حجم کے ہو لیکن جو بسبب زیادتی کے ہو خالی نہین ہے اس سے کہ زیادتی حجم کی بسبب حاصل ہونے مادہ کے ہو یا بسبب لاحق ہونے کیفیت کے فقط جو مادے سے ہو بعد وارد ہونے کے بیچ شئے کے مشابہ اوس شئے سے ہو اور اسکا وزن بڑھا دے اوسکو نمو کہتے ہین یا سمن اور اگر مادہ بعد وارد ہونے کے مشابہ شئے سے نہو لیکن وزن مین بڑھا دے وہ ورم اگر نہ مشابہ ہو اور نہ وزن مین بڑھا دے بیچ صاحب حیات کے وہ تنبیج ہے یا نفخ اور غیر صاحب حیات مین کہ قابل تداخل عنصر ہوائی کے ہین تخلخل ہے بنظیر اوسکی بڑھنا روئی اور ابر مردہ کا اور مانند اونکے ہے کہ بعد منتشر کرنے کے اور اسکو تخلخل غیر حقیقی کہتے ہین اور جو بسبب لحوق کیفیت کے ہو فقط اسکے ہے تخلخل حقیقی اور تخلخل حقیقی اس سبب سے کہتے ہین کہ وارد ہونا جسم کا سبب تخلخل کا نہین ہوا ہے مثال اسکی پگھلنا رانگ کا ہے کہ حجم اوسکا کہ پانی اگر پگھلانے سے حاصل ہوتا ہے لامحالہ زائد ہوتا ہے رانگ کے حجم سے ساتھ باقی رہنے وزن کے اور ظاہر ہے کہ علت پگھلانے کی سواے کیفیت حرارت کے اور دوسری نہین ہے اور باعتبار انبساط اجزاے خود کے تخلخل ہوگئی بدون داخل ہونے جسم دوسرے کے لیکن جو بسبب کم ہونے جسم کے ہو وہ بھی دو قسم ہے ایک وہ کہ بسبب فنا ہونے بعض اجزاے شئے کے ہو مانند ذبول اور ہزال کے دوسری وہ کہ ساتھ باقی رہنے تمام اجزا کے ہو اور یہ بھی دو طرح ہے پہلے وہ کہ بسبب تماسک اجزا اون شئے کے ہو فقط مانند پانی کے کہ بیچ جاڑے کے رہین اور بستہ ہو جاوے یا ہوا کہ یا انقباضاً ہوئی ہو اور اپنے قوام اصلی پر رجوع کیا ہو جیسا کہ بیچ شیشے کے دیکھا گیا ہے کہ جو منہ کو اوپر شیشے کے رکھکر ہوا کو جذب کرین مص کرنے سے بعد اوسکے

و س شیشے کے منہ کو انگلی سے بند کر کے پانی میں اوندھا کریں بعد اوٹھا لینے انگلی کے اوسکے منہ سے پانی اوسمیں
داخل ہوتا ہے اور یہ نہیں ہے مگر واسطے نقصان حجم ہوا کے بسبب دور ہونے تاثیر کے میل طرف قوام اصلی کے
کر کے تکاثف ہوئی ہے اور واسطے ضرورت رفع خلا کے پانی چڑھ گیا اور منبسط ہونا ہوا کے اندر شیشے کا نزدیک
امتصاص کے اور بعد اوسکے تکاثف ہونا اوسکا اشیا ہے و یہ اثبات تخلخل اور تکاثف کے دوسری وجہ کہ
بسبب نکلنے جسم غریب کے کہ علت تخلخل کوئی جسم کا ہو حاصل ہووے مانند روئی اور ابر عروہ کے کہ پانی
اور روئی ناقص الحجم ہو جاوے بسبب نکل جانے ہوا کے اوس سے باعث نقصان حجم کے جو بطور بر کہ ہو اوسکا نام
تکاثف ہے لیکن اوس تکاثف کو کہ بسبب تلاصق اجزا کے ہو تکاثف حقیقی اور جو بسبب نکلنے جسم غریب کے
ہو تکاثف غیر حقیقی کہتے ہیں نفعت چوتھی بیچ حرکت کیفی کے حرکت کیفی وہ ہے کہ حرکت واقع ہو
بیچ کیفیت کے یعنی کیفیت تغیر ہو جاوے جیسے کوئی چیز گرم مثلاً سرد ہو جاوے آہستہ آہستہ یا برعکس اسکے یا سفیدی
سے طرف سیاہی کے میل کرے آہستہ آہستہ یا برعکس اسکا اور حرکت بیچ کیف کے مسمے ہے استحالہ لیکن
جاننا چاہیے کہ حرکت بیچ سب کیفیات کے واقع نہیں ہوتی بلکہ مخصوص ہے اون کیفیات سے کہ قابل
ہوں اشتداد و ضعف کو مانند کیفیات اربعہ کے کہ حرارت اور برودت اور رطوبت اور یبوست
ہیں اور مانند انکے جو رنگ سے علاقہ رکھتے ہیں مانند سیاہی اور سفیدی کے اور مانند انکے کہ قبول کرتی
ہیں شدت اور ضعف کو پس بیچ زوجیت اور فردیت اور اولیت اور آخریت کے اور مانند انکے کہ قبول
نہیں کرتی ہیں اشتداد اور ضعف کو حرکت واقع نہیں ہو سکتی ہے نفعت پانچویں بیچ حرکت عرضی
کے حرکت عرضی وہ ہے کہ تابع حرکت جسم دوسرے کی ہو مانند حرکت بیٹھنے والے کشتی کے کہ تابع ہے
حرکت کشتی کے اور مانند حرکت پانی کوزے کے کہ تابع حرکت کوزے کے ہے نفعت چھٹی بیچ حرکت قسری کے
حرکت قسری وہ ہے کہ تابع جسم دوسرے کی نہو لیکن بسبب تحریک کوئی محرک کے حرکت کرے اور
محرک اوسکا اوسکے غیر میں موجود ہو نظیر اوسکی حرکت پتھر کی ہے کہ اوپر کی جانب پھینکا گیا ہو اسواسطے
کہ حرکت پتھر کی وقت اوپر پہنچنے کے تابع جسم دوسرے کی نہیں اور ساتھ اسکے محرک اوسکا رامی ہے
[illegible] لغیرہ ہر مرقی کا نفعت ساتویں بیچ حرکت ارادی کے حرکت ارادی وہ ہے کہ حرکت تابع
دوسرے جسم کی نہو اور ساتھ اسکے محرک اوسکا خود متحرک میں موجود ہو اور اوسکی شان سے ہو نزدیک
ہونا ساتھ شعور کے کسی وقت میں نظیر اوسکی حرکت حیوان کی ہے داہنے اور بائیں مثلاً نفعت آٹھویں

بیچ حرکت طبعی کے حرکت طبعی وہ ہی کہ حرکت تابع واسطے جسم کی نہو اور محرک بیچ نفس متحرک کے ہو لیکن
مقرون شعور سے نہو ہرگز مثل اوسکی حرکت پتھر کی ہی کہ اوپر سے نیچے کو بالطبع ظاہر ہو اسواسطے کہ ظاہر
ہی کہ حرکت اوسکی دوسرے کی تابعداری سے نہین ہی اور محرک اوسکا خود اوسمین موجود ہی یعنے طبع اوسکی اور
متصف ہونا شعور سے بسبب اوسکی جمادیت کے ظاہر ہی اور ان تینون آخیر کو ذاتی کہتے ہین یعنے حاصل
ہونا حرکت کا بیچ ذات متحرک کے حقیقت مین ہی **انتباہ** بیچ شروع اس مبحث کے گذرا ہی کہ حرکت باعتبار
اوسکے واقع ہونے کے بیچ کوئی مقولے کے مقولات اربعہ سے چار قسم کی ہوتی ہی اور اسیطرح باعتبار تقسیم
اپنی ذات کے بہی چار قسم کی ہوتی ہی اور تحقیق ان چارون کا کہ ایک عرضی اور تین ذاتی ہین تعین ہو سکتا
ہی کہ بیچ ضمن حرکت اینی کے جیسا کہ معلوم ہوا **فائدہ** بیچ بیان اس امر کے کہ حرکت نبض کی کون جنس سے
ہی یعنے بیچ کون مقولے کے واقع ہی اور اطبا کو یہان اختلاف ہی اختلاف اونکا ایک ایک قول مین کہا
جاتا ہی قول پہلا وہ ہی کہ حرکت نبض کی حرکت مکانی ہی اور جمہور اسی پر ہین لہذا محمد اقسرائی نے لکھا ہی
کہ والحق عندی ان النبض اینیۃ اور دلیل صحت اپنے مدعا کی وہ ہی کہ کہا ہی کہ حرکت مذکور اوپر مذہب صحیح
کے مرکب ہی انقباض و انبساط سے اور انقباض عبارت ہی حرکت کرنا اجزاے رگ کا کنارے سے
طرف وسط کے اور انبساط عبارت ہی کہ حرکت اجزاے رگ کا وسط سے طرف کنارے کے اسواسطے
کہ یہ دونون متقابل ہین اور ظاہر ہی کہ انبساط اور انقباض بدون تبدل سب اون رگ کے نہین ہوتے
ہین اسواسطے کہ فضاے متوسط وسیع ہوتی ہی ایک مرتبہ وقت انبساط کے اور تنگ ہوتی ہی ایک
بار وقت انقباض کے اور سابق مذکور ہوا ہی کہ تبدل مکان حقیقی سے بیچ حرکت اینی کے لازم ہی جیسا
بیچ کوزے پانی متحرک کے کہا گیا ہی اور غرض بیان کرنے اس بات سے اس ضمن مین یہ ہی کہ یہ بات
وارد نہو اور وہ یہ ہی کہ بیچ منع کرنے حصول حرکت اینی کے بیچ نبض کے کہا ہی کہ مکان سطح حاوی کو کہتے
ہین کہ مماس سطح محوی کے ہی اور تسلیم نہین ہی کہ رگ اپنے مکان مین ہی اور سطح اوسکی سطح اپنے
حاوی سے جدا نہین ہوتی انقباض مین **انتباہ** رگ کہ منقبض اور منبسط ہوتی ہی اور گوشت اور پوست
کہ اوپر اوسکے ہی اوسی طرح ملا ہوا رگ سے منخفض اور مرتفع یعنے پست اور بلند ہوتا ہی اسواسطے کہ اگر ایسا نہو
لازم آتا کہ رگ اور اوسکے حاوی کے درمیان مین فضا ظاہر ہو وقت انقباض کے اور یہ محال ہی اسواسطے
کہ حاصل ہونا فضا کا یہان خلا کو مستلزم ہی اور خلا محال ہی اور اگر کہین کہ ہو سکتا ہی کہ ہوا وہان اگر جمع ہوتی ہے

پس خلا لازم نہ آویگا جواب اوسکا یہ ہی کہ اگر ایسا ہوتا مالاوہ فضا ممتد ہو یعنے بڑی ہوا ور رگ لمس سے مدرک نہو وامیں تلبیس قول دوسرا یہ کہ حرکت نبض کی حرکت وضعی ہی علامہ قرشی اسی قول پر ہی لہذا اوسنے لکھا ہی کہ حرکت نبض کی نہ کیف میں ہی اور نہ کم مین اور حرکت مکانی بھی نہین ہو سکتی اس سبب سے کہ حرکت مکانی مین خارج ہونا مکان سے لازم ہی اور شریان کہ منبسط اور متحرک ہوتی ہی خارج مکان سے نہین نکلتی پس بالضرور اقرار کرنا چاہیے کہ حرکت اوسکی وضعی ہی اسواسطے کہ حرکت ان چار قسمونکے خالی نہین ہی۔ اور بھی معلوم ہی کہ شریان جب منبسط ہوتی ہی بعد انقباض کے یا منقبض ہوتی ہی بعد انبساط کے نہین متغیر ہوتی ہی کوئی چیز مگر بسبب اوسکے بعض اجزا کے نسبت بعض اجزا کے قرب اور بعد سے اور مراد وضع سے اسجگہہ یہی ہی پس حرکت وضعی متحقق ہوئی اور فاضل علامہ اس قول پر اعتراض کرتے ہین اور پہلی دلیل کا جواب دیتے ہین کہ حرکت اینی کو خروج مکان سے لازم نہین ہی جیسا کہ سابق بیان ہوچکا ہی اور اوپر دلیل ثانی کے کہا ہی کہ ہم نہین مانتے اسکو کہ مجرد تبدیل نسبت اجزا کا بیچ اثبات حرکت وضعی کے کافی ہو بلکہ ایک چیز اور بھی چاہیے یعنے نہ تبدل ہونا مکان کا اور یہی ہی کہ حرکت نبض کی بدون تبادل اینون کے نہین ہو سکتی پس لازم آتا ہی کہ اینی ہو نہ وضعی قول تیسرا یہ کہ حرکت نبض کی حرکت کمی ہی اسواسطے کہ شریان لامحالہ متخلل ہوتی ہی وقت انبساط کے اور متکاثف ہوتی ہی وقت انقباض کے اسواسطے کہ اگر ایسا نہو تداخل بیچ جسم کے لازم آوے اور یہ محال ہی تحقیق یہ کہ اس حرکت کو اختلاف اینون کا اور تغیر نسبت کا لازم ہی اور بسبب اسکے لازم آنے سے بیچ ہونے حرکت کمی کے کہ مقصود بالذات ہی فتور نہین ہو سکتا پس ثابت ہوا کہ حرکت نبض کی حرکت کمی ہی لیکن محمد اکسا نے لکھا ہی کہ شک نہین ہی کہ رگ متخلل اور متکاثف ہوتی ہی بیچ بسط اور قبض کے اور یقین ہی کہ حرکت کمی۔ اور اسیطرح ظاہر ہی کہ بیچ کیف کے بھی کبھی حرکت کرتی ہی جیسا کہ معلوم ہی کہ رگ گرم زیادہ ہوتا ہی بالاتفاق اور سرد بھی ہو سکتی ہی نزدیک بعض قولون کے لیکن جو مقرر ہوا کہ مراد کلی نبض سے ترویح اور تنقیص ہی تو تغیر اسکا اوسیج کیف کے نہ ترویح حاصل ہوتی ہی نہ تنقیص پس حرکت کیفی بیچ نبض کے شمار نہوگی مانند کمی کے اسواسطے کہ مقصود طبیب کا نبض سے تخلل او تکاثف نہین ہی پس نبض یا حرکت اینی ہوگی یا وضعی درمیان اونکے لیکن صاحب نفیسی نے حکایتاً فاضل علامہ سے رقم کیا ہی کہ بیچ نبض کے دو حرکتین ہین اینی اور کمی لیکن نزدیک طبیب کے حرکت اینی معتبر ہی نہ کمی اوس سبب سے کہ ہمنے

قول دوم کہ حرکت نبضی وضعی ہے

قول سوم کہ حرکت نبضی کمی ہے ۱۲

ذکر کیا ہے انتباہ آگے آتا ہے کہ حرکت نبض کی نزدیک بعضے کے اوپر سبیل تواتر کے ہے اور اس صورت مین حرکت کمی ہرگز نہین ہو سکیگی اور وضعی بھی بہت کم پس تین مصاحب کے نزدیک اس تقریر کے یہ ہے کہ حرکت نبض کی محصور کیجا ہیئے بیچ حرکت اینی کے اسواسطے کہ جس تقدیر مین ہو تبدیل الیوان کا لازم ہے لیکن وضعی بھی ہوسکتی ہے بشرطیکہ عدم تبدیل الیون کا بیچ ماہیت وضعی کے ماخوذ ہووے اور کمی بھی ممکن ہے بشرطیکہ حرکت نبض کی مخصوص ساتھ قبض اور بسط کے ہو کیونکہ لا محالہ کبھی واقع ہوتی ہے لیکن ماخن فیہ سے خارج ہے اور اوپر بیان مین آچکا ہے کہ جمع ہونا حرکات مختلف کا ایک متحرک مین بیچ ایک آن کے محال نہین ہے بسبب مختلف ہونے حیثیت کے پس موصوف ہونا نبض کا ساتھ ان چار حرکتون کے ممکن ہے اور اعتبار کرنا البعا کا بعض کو اور بعض کو نہ اعتبار کرنا امر دوسرا ہے لیکن بیچ اوس صورت کے کہ بیچ حرکت وضعی کے عدم تبدیل الیون کا ماخوذ ہو جمع ہونا وضعی کا ساتھ اینی کے ممتنع ہوگا کما لا یخفے **فائدہ** بیچ بیان حقیقت نبض کے اور بیان اس بات کا کہ محرک اور ساکن کون ہے اور یہ فائدہ شامل ہے اوپر کئی قسم کے قسم پہلی یہ کہ حرکت نبض کی تواتر سے ہے یا قبض اور بسط سے پوشیدہ نرہے کہ حرکت رگ کی نزدیک بعض لوگون کے اوپر سبیل تواتر کے یعنے بطور صعود اور نزول کے ہے فقط بدون قبض اور بسط کے پس اجزاء رگ کے ساتھ ثابت رہنے اوس نسبت کے کہ ایک جزو کو ساتھ دوسرے جزو کے ہے یکبارگی صاعد ہوتے ہین بالکل اور پھر ہابط ہوتے ہین اور استدلال کرتے ہین یہ لوگ اس سے کہ حرکت رگ کی اگر قبض اور بسط سے ہوتی پس وقت انبساط کے زیادتی بیچ عرض رگ کے دیکھی جاتی ہے اور اسیطرح کمی عرض کی وقت میل کرنے نبض کے طرف انقباض کے اسواسطے کہ بیچ انبساط کے لا محالہ اجزاء متفرق کے ایک بعد دوسرے کے ہر طرف اوٹھ جاتے ہین اور یہ لازم ہے اسکو کہ بیچ حالت بسط کے بعض اجزاء رگ کے پہلی انگلی سے ملین بعد اوسکے بعضے دوسرے مگر سے ہووے یہان تک کہ حرکت انبساطی نہایت کو پہونچے اور اسیطرح بیچ انقباض بعض اجزاء کے چاہیے کہ پہلے جدا ہون انگلی سے بعد اوسکے بعض دوسرے اور جو ایسا ہو بالضرور ٹہرتا عرض کا وقت انبساط کے اور گھٹنا عرض کا وقت انقباض کے محسوس ہوتا ہے اور بیچ تجربہ کے پہونچا ہے کہ بیچ احساس نبض کے یہ بات مفقود ہے پس حرکت نبض کی قبض اور بسط سے نہوگی اور جو حرکت نبض کی بسط اور قبض سے نہوی حرکت تواتری لازم آئی اسواسطے کہ حرکت رگ کی ان دو وجہ سے باہر نہین ہو سکتی ہے اور بیچ رد اس قول کے کہہ سکتے ہین کہ نہ محسوس ہونے زیادتی اور کمی سے بیچ عرض کے حالت بسط اور قبض مین لازم نہین آتا ہے کہ ہم انکار کرین انبساط اور انقباض سے اور اعتراف کرین تواتر کا اسواسطے کہ علت عدم احساس تفاوت کی وقت بسط اور قبض کے ہو سکتی ہے کہ ...

ف فائدہ بیچ بیان حقیقت نبض اور اس امر کے کہ محرک اور ساکن کون ہے

ف قسم پہلی کہ حرکت نبض کی تواتر سے ہے یا قبض اور بسط سے

تفاوت کی ہو بسبب زیادتی اور کمی کے بیچ سمت کے اور بھی ہو سکتا ہی کہ باوجود کثرت تفاوت کے ازدیاد اور
انتقاص محسوس نہو اسواسطے کہ نزدیک اکثر لوگون کے حرکت شریان کی وقت انقباض کے مدرک نہین ہوتی ہی
قطع نظر اوسکے مقدار عرض سے اور حکم اوپر ازدیاد کے حالت انبساط مین اوس وقت کیا ہی کہ مقیس علیہ اوسکا
کہ حالت انقباض کی ہی مرکب ہوا دلیل ملیس لیکن نزدیک جمہور کے حرکت نبض کی قبض اور بسط دونو مین ہی جیسا کہ ظاہر
اور دلیل کامل انکی یہ ہی کہ سب لوگون سے جب ہو کشف کرنا رگ کا اس طرح کہ پوست اور گوشت اوسکا اوپر
شریان سے جدا کرین اور اوپر حقیقت حال رگ کے آگاہ ہون اور نزدیک اون لوگون کے کہ محسوس ہونے
حرکت انقباضی کے قائل ہین وقت انبساط و قبض کے فرض مین بھی تفاوت ظاہر ہی قسم دوسری بیچ
اس امر کے کہ محرک رگ کا کون ہی اور اس امر مین کئی قول ہین ایک وہ کہ محرک قوت حیوانی ہی اور معلوم ہی کہ
قوت مذکور متعدد یا متشخص ہو اوس قوت سے کہ دل اور شرائین مین ہی یا مختلف ہو اور مذہب جالینوس کا
یہی ہی دوسرا یہ کہ محرک قوت طبعی ہی یعنی طبع شریانی تیسرا یہ کہ جاذبہ اور دافعہ روح کی ہی کہ بیچ شریان کے
ہی چوتھا یہ کہ محرک دل ہی اور جنبش شرائین کی بسبب جنبش قلب کے بمنزلہ جنبش فروع اور شاخین درخت کے
ہی جنبش اصل درخت سے پانچوان یہ کہ علت حرکت شرائین کی جزر اور مد روح اور خون شرائین کا ہی
چھٹا یہ کہ محرک اوسکا قوت ارادی ہی اور مختار قرشی کا یہی ہی اسواسطے لکھا ہی کہ اگر کہین آدمی کو بیچ اس حرکت
کے شعور اور اختیار نہین ہوتا ہی پس ارادی کیونکر ہو سکتی ہی جواب اوسکا یہ ہی کہ حرکات عضلات
کی بالاتفاق ارادی ہین اور حال یہ کہ حیوان کو ہرگز اوس حرکت مین خبر نہین ہی پس بیچ ہونے حرکت
ارادی کے اختیار اور شعور ضرور نہین ہی اسواسطے کہ عام ہی کہ فعل ارادی طبعی کا مقرون بشعور ہو یا نہ قسم
تیسری بیچ اس امر کے کہ قبض اور بسط شرائین کا بالقسر ہی یا بالطبع یا ایک بالقسر اور دوسرا بالطبع ہی اور
قاسر کون ہی اور طریق اوسکا کیا ہی اور بیان بھی کئی قول ہین ایک وہ کہ دونون بالقسر ہین اور بیان اسکا یہ ہی
کہ فرض کرین کہ جو دل منبسط ہوتا ہی جذب کرتا ہی روح کو شرائین سے واسطے ضرورت خلا کے پس شرائین
بالقسر بھی واسطے محال ہونے خلا کے منقبض ہوتی ہین اور پھر جو دل منقبض ہوتا ہی وہ روح کہ اوس مین جمع
ہوئی تھی طرف شرائین کے پھیرتی ہی اور شرائین بھی بالقسر منبسط ہوتے ہین واسطے تمکین روح کے لینے قادر
کرانے روح کے قول دوسرا یہ کہ دونون بالطبع ہین اسواسطے کہ دونو حرکت کی طرف بالطبع احتیاج واقع
ہی واسطے استنشاق ہوا کے اور دفع کرنے بخار کے اور اگر کہین کہ ایک طبیعت سے دو حرکت متضاد کا صادر

ممتنع ہی جواب اسکا یہ ہی کہ امتناع صدور دو حرکت متضاد کا ایک طبع سے اُس تقدیر پر ہی
کہ بیچ ایک عرض کے ایک حال مین ہو اور حرکت نبض کی اس قبیل سے نہین ہی اسواسطے کہ شان
طبیعت شریانی سے ہی کہ نزدیک عارض ہونے سخونت کے بیچ روح کے کہ اندر اُسکے ہی
منبسط کرتی ہی شریان کو اور نزدیک احتراق بعض اجزاے روح کے اور گرم ہونے ہواے
وارد کے منقبض کرتی ہی شریان کو اور بعض لوگ اوپر امکان صدور دو حرکت متضادہ کے ایک
چیز سے از روے طبع کے پانی کو نظیر بیان کرتے ہین یعنے نزول پانی کا بیچ سوراخ زمین کے طبیعی ہی
اور اسی طرح منبوع پانی کا زمین سے بھی طبیعی ہی اور ضدیت درمیان دونون کے یعنے نزول
اور منبوع مین بدیہی ہی اور یہ ضعیف ہی اسواسطے کہ منبوع اور خروج پانی کا زمین سے بسبب
اختلاط اجزاے متصعد کے بیچ پانی کے ہی پس بالقسر ہوگا نہ بالطبع اور اگر کہین کہ مکان طبیعی پانی کا
اوپر زمین کے ہی پس صعود پانی کا زمین سے احتمال رکھتا ہی کہ بالطبع ہو ہم کہینگے کہ پس ہبوط
پانی کا بیچ زمین کے بالقسر ہی اور اجتماع ضدین کا بیچ ایک طبیعت کے لازم نہین آتا ہی اور یہی مقصود ہی
بالجملہ جاننا چاہیے کہ بیچ بحث ارکان کے گذرا کہ تداخل پانی کا بیچ زمین کے بعلت ضرورت خلا کہ ہی
کہ وقوع ہوجانا اجزاے ارضی کا باعث خلا کا ہوتا ہی اور لیکن دریافت کرین کہ جو کچھ کہتے ہین
کہ پانی اوپر زمین کے ہی مراد اوس سے یہ ہی کہ وہ بعید کشف اوس ربع کے ہی کہ نیچے پانی کے ہی
نہ سب اسکے سکون کے واسطے معاش کے مکشوف ہوا ہی اسواسطے کہ دیکھا گیا ہی کہ جس جگہ سوراخ زمین مین
ہوتا ہی ساتھ اس امر کے ہوا وہان ہی اور ضرورت خلا کی نہین ہی پانی اندر اُسکے آتا ہی لا محالہ پس
اگر اوپر ہونا پانی کا سطح اس زمین سے طبیعی ہوتا ہرگز پانی بیچ زمین مذکور کے نازل نہوتا ولیکن پس
مگر یہ کہا جاوے کہ اللہ تعالے نے اس مقام مین پانی سے مقتضی اُسکی طبیعت کو سلب کیا اور اللہ تعالے
حکم کرتا ہی جو چاہتا ہی بہر حال داخل ہونا پانی کا اس زمین مین کہ ہمارے نزدیک ہی اور نسبت سطح
کرہ پانی کے بلندی رکھتی ہی طبیعی ہی اور منبوع پانی کا قسری اور علت شیرین ہونے چشمون کی بھی
دلالت کرتی ہی اوپر اختلاط اجزاے متصعد کے اسمین جیسا کہ بیچ بحث میاہ کے مذکور ہوا ہی تیسرا یہ
کہ انبساط طبعی اور انقباض قسری ہی اور وہ اسطور پر ہی کہ فرض کرین اُس مقدار کو کہ شریان کو بیچ
حالت نہایت انبساط کے حاصل ہی طبعی پس نزدیک انبساط دل کے واسطے ضرورت خلا کے روح

یعنی منبوع ہونا پانی کا زمین سے

شرائین سے طرف دل کے منجذب ہوتی ہے اور شرائین بالقسر منقبض ہوتے ہیں اور نزدیک انقباض
دل کے روح دل سے طرف شرائین کے پھیرتی ہے اور انبساط بیچ شرائین کے بالطبع ظاہر
ہوتا ہے جو تھا وہ کہ انبساط قسری ہو اور انقباض طبعی ... جب ہو کہ ہیئت نہایت انقباض کو
طبعی فرض کریں پس انبساط شرائین کا بسبب تابع رہنے کے انقباض دل کا سبب اُسکا ہے
قسری ہوا اور انقباض اُنکا کہ نزدیک انبساط دل کے ... ہے بسبب پھیرنے شرائین کے
طرف اپنی ہیئت طبعی کے **انتباہ** جو کچھ کہا گیا ہے کہ طریقہ قسری ... دونوں حرکت ہوا ایک قسم
کا اُس سے خاص ہے کہ قاسر بسبب روح کے ہو اور اگر قاسر سبب ہوا کے ہو جیسا کہ مذہب بعض
لوگوں کا ہے اور طریق کہا چاہیے بیچ تینوں صورت کے اتنا اُس صورت میں کہ دونوں حرکت
قسری ہوں کہہ سکتے ہیں کہ بیچ دل اور شرائین کے دو قوت ہیں ایک جاذبہ کہ ہوائے سرد کو
جذب کرتی ہے دوسری دافعہ کہ دفع کرتی ہے ہوائے گرم مستنشق اور فضول محترقہ روح کو
پس جس وقت شرائین اور دل جذب کرتے ہیں ہوا کو واسطے تبرید کے بالضرور انبساط اُنمیں
حاصل ہوتا ہے اور جب دفع کرتے ہیں ہوائے گرم اور روح محترق کو بالضرور جمع ہوتے ہیں
واسطے ضرورت خلا کے پس قاسر اوپر انبساط کے تجدید ہوا کا ہے اور قاسر اوپر انقباض کے نکلنا ہے
اور بیچ اُس صورت کے کہ انبساط کو طبعی اور انقباض کو قسری کہا چاہیے کہ وہ ہیئت کہ بیچ
نہایت انبساط کے حاصل ہے طبعی ہے اور دفع ہوا کا شرائین سے قاسر ہوتا ہے اوپر انقباض کے
اور پھر نزدیک زوال قاسر کے بالطبع رجوع کرتے ہیں شرائین طرف انبساط کے اور بیچ اُس
صورت کے کہ انقباض کو طبعی کہیں اور انبساط کو قسری کہا چاہیے کہ وہ ہیئت کہ بیچ نہایت
انقباض کے حاصل ہے طبعی اور بواسطے جذب ہوا کے کہ واجب کرتا ہے تجدید انبساط کا بیچ شرائین کے
بالقسر واقع ہوتا ہے اور پھر بسبب زوال قاسر کے بالطبع طرف ہیئت طبعی کے کہ انقباض ہے
رجوع کرتی ہے تنبیہ جس جگہ کہ ہوا کو قاسر فرض کریں شرائین کو ساتھ دل کے موافقت ہے
بیچ قبض اور بسط کے یعنے انبساط دل اور انبساط شرائین کا معاً ہوتا ہے اور اسی طرح انقباض اُن
دونوں کا اور جس جگہ کہ روح کو قاسر فرض کریں اوسکے عکس تصور کریں یعنے انبساط شرائین
کا وقت انقباض دل کے ہوتا ہے اور انقباض اُنکا وقت اُسکے انبساط کے اور علامہ قرشی آپ بعد

بیان تحقیق علامہ قرشی

دراز کرنے کدم سے اور دوار دکر سے نقش کے اس مقام مین تفصیل سے کہتا ہو کہ حق یہ ہو کہ انبساط طبیعی اور
اور انقباض قسری اور فاعل انبساط طبیعت سے پانی ہو اور قاسر اوپر قبض کے موجود کرنا روح کا
دل مین اسواسطے کہ اگر دونون قسری ہوون اس سے خالی نہوینگے کہ قاسر ان دونون کا
روح ہو یا ہوا اور کوئی انمین اکیلا لیاقت اس کام کی نہین رکھتا ہو جیسا کہ کہا جاتا ہو دو نکتہ
مین اور بعد آسکے تحقیق اس تقریب کی کہ اس مقام کی ہو کہا جاتی ہو نکتہ بیچ قاسر ہونے روح کے
بیانمین کہ اگر قبض اور بسط شرائین کا اکیلی روح سے حاصل ہو شرائین کو اوپر مدت ہوا کے مسام
بدن کی راہ سے قدرت نہو بسبب نہونے باعث کے اور ثابت ہوا ہو کہ ہوا از راہ مسام کے شرائین تک
استنشاق کیجاتی ہو اور علت غائی قبض اور بسط سے یہی ہو پس بالضرور چاہیئے کہ کوئی امر سوا ے
روح کے ہو کہ علت جذب کی ہو سکے اور دلیل اوپر احتیاج آدمی کے بیچ مدت ہوا کے مسام شرائین کے
تجربہ ہو اسواسطے کہ جسوقت آدمی بیچ پانی کے کہ معتدل ہو گرمی اور سردی مین درآوے
اسطرح کہ کل بدن اسکا پانی مین غرق ہو والا محالہ بعد گذرنے ایک ساعت کے کرب اور بیقراری
منتشر کرنیوالی ظاہر آتی ہو اسکو اور بدیہی ہو کہ سبب اس کثرت کا نہ برودت پانی کی ہو
اور نہ گرمی اوسکی اسواسطے کہ پانی مذکور معتدل ہو اگر سرد ہوتا ممکن تھا کہ بسبب تکاثف ظاہر
بدن کے عفونت بیچ باطن کے پیدا کرتی اور کرب بھی اور اسی طرح اگر گرم ہوتا احتمال رکھتا کہ
پانی بسبب تسخین کے مکرب ہو اور جو پانی مفروض نہ ویسا ہو اور نہ ایسا بلکہ متوسط ہو درمیان
دونون کے بالضرور یقین ہوا کہ موجب کرب کا بیچ اس حال کے سواے امتناع نفوذ ہوا کے
بیچ شرائین کے بسبب حائل ہونے پانی کے حاصل ہوا ہو کوئی اور چیز نہین ہو اور اگر کہین کہ
ممکن ہو کہ بیچ صورت مذکورہ کے موجب کرب کا نہ نکلنا اور نہ متحلل ہونا ابخرے گرم کا ہوتا ہو
بسبب شامل ہونے پانی کے اوپر بدن کے اسواسطے کہ پانی نہین منع کرتا ہو انکو خروج سے
پس حاجت طرف ہوا کے لازم نہین آتی ہو جواب اسکا یہ ہو کہ ہم نہین مانتے کہ پانی نیمگرم مانع
نکلنے ابخرے کا ہووے اسواسطے کہ وہ رطب ہو اور تسدید مسام نہین کرتا ہو جیسا کہ پوشیدہ
نہین ہو پس نکلنے بخار کو کہ مرکب آگ سے ہو اور بالطبع بسبب غلبہ ناریت کے میل اوپر کو
رکھتا ہو کیونکر مانع ہو سکتا ہو بلکہ بسبب نرمی جلد کے چاہیئے کہ مدد دیوے اوپر نکلنے کے اوسکے

اس قول کا احساس بتہ ہ اُس شخص کا ہی اسواسطے کہ اگر اسوقت مین ابخرے نہ
نکلتے بالضرور نیچے پوست کے رکھتے پس یقیناً سخونت بیچ جلد کے بہت محسوس
ہوتی اور حال یہ ہی کہ شخص مذکور کو گرمی بیچ باطن کے اور نزدیک دل کے زیادہ محسوس
ہوتی ہی پس متحقق ہوا کہ علت کرب کی امتناع تنفس شرائین کا ہی نہ لمر دوسرا اور جذب ہوا کا شرائین سے
واجب ہی نکلتے بیچ تمام ہونے ہوا کے جانیں کہ اگر ہوا فقط باعث تحریک شرائین کی ہو لازم
آوے کہ بعد داخل ہونے آدمی کے بیچ پانی کے حرکت نبض کی باطل ہووے بہ سبب منقطع ہونے
سبب کے خواہ منھ اور ناک بھی غرق ہوں یا نہ ولیس فلیس اور اگر کہیں کہ ہو سکتا ہی کہ نزدیک
گھسنے کے پانی مین کہ بدون ڈبونے منھ اور ناک کے ہو نہ منقطع ہونا نبض کا بسبب نفوذ ہوا کے ہے
بسبب شرائین کے ہو درحالیکہ گذرنے والی ہی دل سے اور بیچ صورت ڈوبنے منھ اور
ناک کے وہ ہوا کہ بیچ ریہ کے محصور ہی امر تحریک شرائین کو حاصل کرتی ہی اور شک نہین ہی کہ
پہونچنا ہوا کا شرائین سے اکثر ریہ کی راہ سے ہی اور ظاہر بدن سے منجذب نہین ہوتی مگر تھوڑی
نہایت کم جواب اسکا یہ ہی کہ ہم نہین مانتے ہین کہ ہوا ریہ کی راہ سے بہت جذب ہوتی ہی
اسواسطے کہ اس صورت مین لازم آتا ہی کہ ہوا پہلے دل مین گذرے اور ایک قدر معتد بہ اسمین
رہے اور پھر ایک قدر وافی سب شرائین مین پہونچے اور ظاہر ہی کہ واسطے ان کاموں کے
ہوا کثیر المقدار چاہیے نسبت اُس روح کے ہی اور جو ہوا زیادہ اوپر مقدار کے روح مین
ملے لامحالہ جوہر روح کو فاسد اور حرارت غریزی کو اطفا کریگی پس ثابت ہوا
کہ جذب ہوا کا اکثر شرائین سے براہ مسام جلد کے ہوتا ہی اور ریہ کی راہ سے بھی تھوڑا
اگر پہونچے باک اور مضائقہ نہین ہی نہ یہ کہ وصول ہوا کا شرائین کو اکثر قلب کی راہ سے
ہوتا ہی اور جو تقریر ہوا کہ دونوں حرکت شرائین کی قسری نہین ہو سکتی ہین خواہ قاسر سبب
روح کے ہو خواہ بسبب ہوا کے اور اسیطرح دونوں بالطبع بھی نہین ہو سکتی ہین اُس سے
کہ تو نے پایا ہی پس لازم آیا کہ ایک حرکت بالقسر ہو اور ایک بالطبع اور اس سبب سے
کہ انبساط بالقسر اور انقباض بالطبع بھی ممکن نہین ہی اُس سبب سے کہ کہا جاتا ہی لامحالہ چاہیے
کہ انبساط طبعی ہو اور انقباض قسری اور یہ ایسا ہو کہ ہم فرض کریں ایک ہیئت کہ تلاطم

بیچ نہایت انبساط کے حاصل ہو طبعی ہو پس نزدیک انبساط دل کے
بیچ دل کے بسبب ضرورت خلا کے انقباض بیچ شرائین کے پڑتا ہو بالقسر اور
ہوتا ہو اور روح بیچ شرائین کے بھر آتی ہو شرائین بالطبع منبسط ہوتی ہین اور اس
کے واسطے تحرک روح کے بیچ دل کے بعض اجزا اوسکے تحلیل ہوگئے تھے اوسکا وفا نہین کرتا تو
کہ شرائین کو بھرلیوے اور اپنے قوام طبعی پر باقی رہے پس شرائین بالطبع وسیع ہوتی ہین
واسطے جذب ہوا کے یہان تک کہ اپنے نہایت درجے انبساط کو پہونچے بدون ظاہر ہونے
خلا کے اور جو جذب ہوا کا بدون قسر کے نہین ہو سکتا ہو اور باعث اوپر قسر کے خود ہوا
نہین ہو سکتی ہو اور روح بدستور واجب آیا کہ نسبت فاعلیت کی کہ سبب انبساط
شرائین کا ہو ساتھ طبیعت شریان کے کیجاوے اور نسبت قاسریت کی کہ باعث
انقباض کا ہوتی ہو طرف روح کے کرین بسبب عود کرنے روح کے دل مین حاصل
یہ ہو کہ فاعل بسط کی طبیعت رگ کی ہو پس وہ طبعی ہو اور فاعل قبض کا عود کرنا روح کا دل
مین ہو پس وہ قسری ہو اور اسی سے ثابت ہوا کہ نہ ممکن ہونا اس امر کا کہ حرکت انقباضی
طبیعی ہو اور حرکت انبساطی قسری وفیہ ما فیہ فتامل وتدبر فانہ۔ دوسرا بیان اس امر کے
کہ حرکت انقباضی محسوس ہوتی ہو یا نہین اور اطبا کو اسمین اختلاف ہو اکثر اس امر پر ہین
کہ احساس اسکا ممکن نہین ہو اسواسطے کہ بیچ حس لمس کے ملاقات حاس کی محسوس سے شرط ہو
اور شک نہین ہو کہ شریان وقت حرکت انقباضی کے مفارق اور جدا ہوتی ہو انامل سے اور جب خود شریان
محسوس نہ ہوئی حرکت اسکی کیونکر محسوس ہو سکتی ہو لیکن نزدیک محققون کے یہ قول ضعیف ہو اسواسطے
کہ لوگون نے کہا ہو کہ بدیہی ہو کہ محسوس کی جرب سے جدا ہونا اسکا حاس سے لازم نہین آتا ہو اسلیے کہ ہو سکتا ہو
کہ حاس بھی بہ تبعیت اسکے حرکت کرے پس باوجود ہرب کے ملاقات دونون مین حاصل ہو اور عام ہو
کہ ملاقات بدون واسطے کے ہو بیچ حاس اور محسوس کے یا بواسطہ ہو جیسا کہ انامل اور رگ مین ہو
اور بعضے اس امر پر ہین کہ آخر حرکت انقباضی محسوس نہین ہوتی اسواسطے کہ نزدیک پہونچنے
شریان کے اپنے مرکز کو تحقیق مفارقت واقع ہوتی ہو اسکو انامل سے لیکن اول انقباض شک
نہین ہو کہ محسوس ہوتا ہو بیچ چار جنس کے نبض سے کہ ایک انمین سے قوی دوسرا عظیم تیسرا مبطی

دیکھنا باطل ہی اور دلیل لاتے ہیں یہ لوگ اوپر اپنے قول کے کہ جلد انامل کی اول انقباض میں ملاقی ہوتی ہی
شریان کو اسواسطے کہ جو شریان انامل کو قرع کرتی ہی وقت انبساط کے بالضرور پیدا کرتی ہی
انخفاض کو اجزا سے انامل میں بسبب غمز کے پس جسوقت شریان میل کرتی ہی طرف انقباض کے
اجزاے منخفضہ اوسکے بھی بالطبع عود کرتے ہیں اپنی وضع طبعی پر بسبب زائل ہونے غمز فاعل کے
پس جیسا کہ شریان رجوع مرکز کو کرتی ہی اجزاے انامل کے بھی ہمراہ اوسکے ہیئت اصلی پر
رجوع کرتے ہیں مسافت انخفاض تک اس سبب سے حرکت انقباضی بھی اس مسافت
میں مدرک ہوتی ہی بیچ اجناس اربعہ کے اسلیے کہ اگر نبض قوی ہی تو ظاہر ہی کہ غمز کو بہت
پیدا کریگی پس اس سبب سے ملاقات شریان کی جلد انامل سے بھی وقت انقباض کے
مسافت طویل تک ہوگی اوس سبب سے کہ ہمنے ذکر کیا ہی اور اسیطرح اگر نبض صلب ہی اسواسطے
کہ انخفاض لین کا صلب سے زیادہ ہوتا ہی بہ نسبت اوسکے کہ غامز بھی نرم ہو لیکن بطی اس سبب سے
کہ زمانہ انقباض اوسکا دراز ہوتا ہی اور ملاقات جلد انامل کی شریان سے بھی طول میں ہوتی ہی
اگرچہ بیچ تھوڑی ہی مسافت کے ہو لیکن نبض عظیم بسبب اسکے کہ اوسکی شان سے اشراف ہی انغماز
بیچ انامل کے زیادہ پیدا کرتی ہی اور گذر چکا ہی کہ ملاقات جلد انامل کی شریان سے بیچ حالت انقباض
اوسوقت تک ہی کہ اثر غمز کا باقی ہی اور منغمز ساتھ غامز کے ملاقی ہی اسواسطے کہ جسوقت حرکت
نہایت کو پہونچتی ہی لامحالہ جدائی ہوتی ہی شریان کو انامل سے جیسا کہ مکرر مذکور ہوا ہی
اور ایک گروہ اس قول کو یعنے ادراک حرکت انقباضی کو بھی ضعیف کرتے ہیں اور بیان کیا کہ وہ
قضیہ کہ تمنے کہا ہی بیچ ضرب محسوس کے مفارقت حاس سے لازم نہیں آتی ہی مسلم ہی لیکن تحقق اوسکا
بیچ فن نبض کے نہیں ہوسکتا اس سبب سے کہ حرکت شریان کی لامحالہ سریع زیادہ حرکت
ارتفاع جلد انامل سے ہی پس بیچ وقت انقباض کے کہ شریان جلد حرکت کرکے اپنے مرکز کی طرف
رجوع کرتی ہی بسبب بطوء حرکت کے اجزاے منغمزہ انامل کے فاصلہ درمیان دونوں کے بالضرور
پڑتا ہی اور جو فاصلہ بیچ حاس اور محسوس کے ثابت ہوا امکان ادراک باقی نہ رہا اور سوید اس کلام
بجا ہوتا ہی اسواسطے کہ بدیہی ہی کہ جسوقت ہم انامل کو کوئی چیز سخت سے دباتے ہیں اور جلد
اوٹھا لیتے ہیں دیکھتے ہیں کہ اجزاے منغمزہ انامل کے اوس مدت میں اپنی وضع اصلی پر آتے ہیں

کہ مقدار اس مدت کا مضاعف زیادہ ہو اور پیرزمان نبضہ کے کہ عبارت دو حرکت اور دو سکون سے بھی ہو سکتا ہے اور جو ایسا ہو تو وقوع حرکت اجزاے انامل کا حرکت انقباضی شریان سے کیونکر ہو سکتا ہے پس ادراک ممکن نہوگا بیچ انقباض کے ہرگز اور حق یہ ہے کہ یہ تصنیف خود ضعف سے خالی نہیں ہے اس سبب سے کہ کہا یا وے کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ حرکت شریان کی سریع زیادہ حرکت ارتفاع جلد انامل سے ہوتی ہے اور استدلال کہ تم غمز انامل سے اوپر شی صلب کے لاتے ہو اس جگہ راست نہیں آتا ہے اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ غمز اصابع کا اگر سبک ہے اور غیر قوی اثر غمز کا اس میں نرہیگا ہرچند شی صلب ہو اور معلوم ہے کہ غمز انامل کا شی سے نسبت شریان کے اگرچہ موافق قوت اور صلابت شریان کے ہو لیکن بیچ حقیقت کے سبک ہے اور اثر انغمار کا اُس سے نہیں رہتا پس غمز انامل کا کہ فرع شریان سے حاصل ہے اوپر غمز اور اشیا کے قیاس کرنا نچاہیئے نہایت یہ کہ شک نہیں ہے کہ ادراک اُسکا ہر ایک کو میسر نہیں ہے جب تک اصابع نہایت زکی اور تجربہ خوب رسا نہو حرکت انقباضی مدرک نہیں ہوتی لہذا جالینوس نے کہا ہے کہ بیچ اس بات کے کہ میں تعہد تعہدی ادراک اور اکی دا در محققون سے بھی حکایت کی گئی ہے کہ اُنھون نے کہا کہ ایک مدت تک ہم اس سے اطلاع نہیں رکھتے تھے بعد مدت مدید کے یہ بات ہمیں کمالی بالجملہ قائل ادراک حرکت انقباضی کے اگرچہ قلیل ہیں لیکن جو ثقہ ہیں اُنکے قول پر اعتماد بہت ہے قول کثیر لوگون سے یہ تھا کلام بیچ حرکت انقباضی کے لیکن حرکت انبساطی اول میں کہ میل کرتی ہے مرکز سے طرف محیط کے بھی محسوس نہیں ہوتی بالاتفاق بسبب نہونے مدافعت کے اور اسی طرح سکون انقباضی بھی اسی سبب سے کہ ہمنے ذکر کیا ہے لیکن سکون خارجی یقیناً محسوس ہے اس سبب سے کہ وہ نزدیک محیط کے ہے فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ اجزاے اربعہ نبض سے کون جز اعظم ہے اور کون جز اصغر اور نسبت حرکت کی سکون سے اور نسبت سکون کی حرکت سے کس طرح ہے جاننا چاہیئے کہ مدت دونون حرکت کی آپس میں برابری رکھتی ہے ضرورۃً اس سبب سے کہ جیسے طبیعت کو حاجت استنشاق ہوا کی ہوتی ہے ویسی واسطے دفع البخرے کے بھی ہوتی ہے پس چاہیئے کہ مقدار ہر ایک کی برابر ہوگی اور جو کچھ ان مقادیر سے کہے جاتے ہیں بنظر حال اعتدال اور صحت کے کہ لائے اور جو کچھ بیچ مقدار

فائدہ در بیان اس امر کے کہ کون جز اجزاے نبض کا اعظم ہے اور کون اصغر اور نسبت حرکت اور سکون کے کون ہے ۱۲

دونوں سکون کے کما ہو ظاہر ہو کہ سکون داخلی طویل زیادہ سکون خارجی سے ہو اس سبب سے
کہ بقول آن لوگوں کے کہ انبساط شریان کو وقت انقباض دل کے جانتے ہیں مقرر ہے کہ ہمیں
کہ زمانہ سکون داخلی شریانی کا بعینہ مطابق زمانے سکون خارجی دل کے ہو اور ظاہر ہو کہ سکون
خارجی قلبی معلول ہو سکون داخلی اسکے سے اور بوجہ طویل ہونے زمانے اس سکون کی
کہ بعد حرکت انبساطی کے قلب کو حاصل ہو منجر اس سکون کے کہ بعد حرکت انقباضی کے
اسکو حاصل ہوتا ہو یہ ہو کہ شک نہین ہو کہ دل متنفس ہو ساتھ انبساط اور انقباض کے ہمیشہ
اور عمدہ زیادہ واسطے حصول ترویح کے بھی وہ حرکت ہین لیکن اس سبب سے کہ اتصال
دو حرکت متضادہ محال ہوتا ہو حاجت سکون کی بھی ضمناً لازم آئی پس حاجت دونوں سکون
کی بالذات منوی لیکن اس سبب سے کہ بقا ہوا کا بیچ دل کے زمانے سکون انبساطی تک ہو تاکہ
اور ہونا ہوا کا زمانے معتد بہ تک وہان مطلوب ہو واسطے تعدیل مزاج روح کے اور استحالہ
ہوا کے جوہر روح سے اور واسطے اس کام کے زمانہ متصل المقدار لازم ہو پس غالب یہ ہوا کہ سکون
خارجی قلبی دراز زائد سکون داخلی قلبی سے ہو اور یہ مستلزم ہو کہ سکون داخلی شریانی اطول
سکون خارجی شریانی سے ہو یہ تھا بیان نسبت حرکت کا حرکت سے اور سکون کا
سکون سے لیکن نسبت زمانی حرکت کی سکون سے پس شک نہیں ہو کہ اگر روح اور بدن
اعتدال سے ہو تو حالہ زمانہ حرکت کا اطول ہوتا ہو زمانہ سکون سے اس سبب سے کہ
مقصود بالذات حرکت ہو لیکن جس وقت برودت منفعل بیچ مزاج کے ہوا اور بدن
ساتھ اسکے ہوا بھی سرد ہو ممکن ہو کہ زمانہ سکون کا زیادہ تر زمانے حرکت سے ہو جاوے بعض
لوگون نے جائز رکھا ہو کہ زمانہ حرکت کا کوتاہ زیادہ سکون داخلی قلبی سے ہوتا ہو اور
اوپر گذرا ہو کہ سکون خارجی شریانی اور سکون داخلی قلبی معاً واقع ہوتے ہین بیچ ایک وقت کے اور
سکون قلبی کوتاہ زیادہ سکون خارجی قلبی سے ہو بخلاف سکون شریانی کے کہ خارجی اسکا کوتاہ زیادہ اسکے داخلی سے
تنبیہ جو ذکر کرنے تمہیدات مقدمات سے فارغ ہوے ہم طرف مطالب متن کے رجوع کرتے ہین اور
اجناس نبض کے ذکر کرتے ہین مدد اللہ تعالے سے جیسا کہ مؤلف نے کہا ہو والاجناس التی یتعرف منها احوال النبض
عشرۃ یعنی وہ جنسین کہ انسے پہچانا جاتا ہو حال نبض کا دس ہین اور مراد حال نبض سے حالات نبض کی [illegible]

اجناس النبض عشرة

حال کے ساتھ اوسکے اس سبب سے کی گئی کہ اجناس مذکورہ جنس نبض کی نہیں ہو سکتی ہین
جیسا کہ وہم کیا ہی ایک جماعت اطبا نے اسواسطے کہ واسطے ایک شی کے محال ہی کہ بیچ ایک
مرتبے کے زیادہ ایک جنس سے حاصل ہوا اور بھی نزدیک بعضون کے مراد کہ بھی مطلقاً
اجناس نہیں ہو سکتے بلکہ اجناس مذکورہ اجناس عالیہ ہین فقط واسطے اوسکے نبض کے لہذا
علامہ قرشی نے لکھا ہی کہ واجب ہی کہ اجناس نو ہون اسواسطے کہ جنس ماخوذ نظام اور غیر
نظام سے جنس عالی نہیں ہی تو بیچ ان اجناس کے شمار کیجاوے اس سبب سے کہ وہ ایک
نوع ہی مختلف سے کہ وہ ایک نوع ہی جنس ماخوذ استوا اور اختلاف سے جیسا کہ بیان اوسکا
آتا ہی اور مراد اوسکے نبض کے وہ ہین کہ دلالت کرتی ہی نبض اوپر حال کے اوسکے واسطے سے اور
اعتماد حصر اجناس پر استقرا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ نزدیک جمہور کے عالی ہونا بیچ اجناس
نبض کے شرط نہیں ہی عام ہی کہ جنس عالی ہون یا نہ اسی سبب سے جنس ماخوذ نظام
اور غیر نظام سے بھی بیچ اجناس اوسکے نبض کے شمار کی گئی ہی استقلالاً ساتھ اسکے کہ
وہ عالی نہیں ہی جیسا کہ گذرا اور پوشیدہ نرہے کہ اجناس عشرہ کہ مذکور ہوئے تیہین شعور
بسیط سے مخصوص ہین اور ذکر نبض مرکب کا علحدہ فصل مین آویگا الجنس الاول الماخوذ من
مقدار الانبساط طولاً وعرضاً وعمقاً جنس پہلی لیگئی ہی مقدار انبساط رگ سے اندر وسعت
طول اور عرض اور عمق کے وبسائط ہشت اور بسائط اس جنس کے یعنی افراد اور اجزا
کہ بیچ اس جنس کے حاصل ہین نو ہین اس سبب سے کہ ہر جسم کے تین قطر ہین کہ طول
اور عرض اور عمق ہی پس طول شریان منبسط کا بیچ جنس کے وہ ہی کہ بیچ طول ساعد کے
محسوس ہو اور عرض اوسکا وہ کہ بیچ عرض ساعد کے محسوس ہوا اور عمق اوسکا وہ کہ بیچ
مسافت انبساط کے محسوس ہوا اور مسافت انبساط کی عبارت ہی اوس سے کہ رگ کو
حاصل ہی اسکے ارتفاع سے طرف انامل کے اور انخفاض اسکے طرف تا ہل ہوا اور اس
سبب سے کہ واسطے ہر قطر کے اقطار ثلثہ سے وسطی ہی اور دو طرف کہ افراط اور تفریط
واجب آیا کہ انواع بسیط مذکورہ نو ہون طویل قصیر معتدل بینہما عریض ضیق معتدل بینہما
مشرف منخفض معتدل بینہما لہذا مؤلف کہتا ہی کہ الاول الطویل نوع پہلی بسائط تسعہ سے طویل ہی

وھو الذی یحس اجزاء فی الطول اکثر من المعتدل اور دوم یہ ہے کہ پائے جاوین اجزا اوسکے طول مین بہت معتدل سے وسبیہ کثرۃ الحرارۃ اور سبب بالذات نبض طویل کا قوی ہونا حرارت کا ہے ساتھ اطاعت آلہ کے اور قادر ہونا قوت کے اور سبب بالعرض اسکا بلیا اور لاغری ہے والثانی القصیر لذر نوع دوسری قصیر تر ہونا مقابلہ اور وہ یہ ہے کہ ضد طویل کی ہو وسببہ قلۃ الحرارۃ اور سبب بالذات اوسکا کمی گرمی کی ہے یعنے غلبہ برودت کا ساتھ عاصی ہونے آلہ کے اور ضعف قوت کے اور سبب بالعرض اسکا فربہی عضو طبعی جیسے فربہی سے والثالث المعتدل بینھما اور نوع تیسری وہ کہ میانہ ہو بیچ طول اور قصر کے اس سبب سے کہ بیچ اکثر بسائط کے مخالف ساتھ تقابل ضدیت کے ہے پس وسط درمیان انکے لازم ہوگا ویدل علی اعتدال الحرارۃ والبرودۃ اور دلالت کرتی ہے نبض معتدل مذکور اوپر اعتدال کے اور برابری گرمی اور سردی کے اور اس اعتدال سے یہاں اعتدال فی القسمۃ مراد ہے کما لا یخفے فائدہ طول و قصر وغیرہ کہ بیچ باب نبض کے اجناس اولے مذکور ہوتے ہیں سب امور اضافی ہیں کہ بدون اضافت کے اور مقیس علیہ کے نہین پہچان سکتے لہذا اطبا نے واسطے پہچاننے اوسکے کے دو طریق کہا ہے پہلا طریق کہ جالینوس نے مقرر کیا اور شیخ رئیس نے بھی اسکو پسند کیا ہے پیار طور پر یہ ہے ایک وہ کہ مقیس علیہ نبض معتدل حقیقی ہو اور یا سطور سے ہو سکتا ہے کہ مزاج مذکور کو موجود فرض کرین اور اوسکے واسطے ایک نبض کو لائق اسکے جو مقدر کرین بعد اسکے نبض ہر شخص کی اس نبض مفروض ذہنی پر قیاس کرین تو مقدار بعد اور قرب اسکا اوس اعتدال سے معلوم ہو دوسرا یہ کہ مقیس علیہ نبض معتدل نوعی ہو تیسرا یہ کہ مقیس علیہ نبض معتدل صنفی ہو اور یہ دونون بھی چاہیے کہ پہلے نبض معتدل فی النوع او فی الصنف یعنے معتدل نوعی یا صنفی کی مقرر کرین پس نبض اور لوگون کا اوسپر قیاس کرین اور یہ تینون وجہ واسطے تحقیق حال شخص کے فائدہ کرتی ہین کہ اوسکے واسطے حکم کر سکتے ہین کہ معتدلون مذکور سے کس قدر بعید ہے لیکن انسے حقیقت مرض کی ظاہر نہین ہو سکتی کما لا یخفے لہذا بعض لوگون نے انکو ضعیف کیا ہے لیکن وجہ چوتھی یہ ہے کہ مقیس علیہ حالت صحت کی ہو لیکن یہ موقوف ہے اوپر طبیب نے اوس شخص کو بیچ حالت اعتدال مزاج کے اور تندرستی کے دیکھا ہو اور اوسکے حال سے واقف ہو پس جو نزدیک مرض کے دیکھے کما ینبغی حکم کریگا اور تغیر

نبض سے کہ درجۂ اعتدال شخصی کس قدر تفاوت کیا اور کسطرح کا تغیر ہوا ہی اور وجہ حق اور پہچاننے والے مطلوب کے یہی ہی لیکن اس سبب سے کہ طبیعت کو ساتھ ہر مریض کے تقدم معرفت کا حال ہی واسطے اطلاع کے اوپر حال مرض جدید کے اعتماد اوپر دلیلون کے ہوتا ہی اور ملاحظہ نبض کا ضمناً خالی مدو سے نہین ہی طریق دوسرا یہ کہ بعض قدما نے مقرر کیا اور صاحب کامل اور ابن ابی صادق نے اسکو اختیار کیا یہ ہی کہ تقیس علیہ انگلیان نباض کی ہون پس نبض طویل وہ ہی کہ چار انگلیون سے زیادہ محسوس ہو اور عریض وہ ہی کہ کمتر چار انگلیون سے محسوس ہو اور معتدل اونکا وہ ہی کہ متوسط ہو اور مشرف وہ کہ زیادہ مرتفع اور بلند ہو گویا انگلی مین گھستی ہی اور منخفض وہ کہ کمتر بلند ہو یعنے اپنے مرکز سے دور تر تجاوز کرے اور معتدل انکا وہ کہ متوسط ہو اور اس طریق کو بھی تزئیف کیا ہی دو وجہ سے ایک وجہ یہ کہ انگلیان لامس کی مختلف ہوتی ہین بڑائی اور چھوٹائی مین اور اسیطرح تنگ ملمس کی پس حکم کرنا مقدار اصابع سے درست نہوگا اسواسطے کہ ظاہر ہی کہ اگر انگلیان ایک شخص کی موٹی ہون اور دوسرے شخص کی تپلی اور یہ دونون شخص ایک نبض کو دیکھین لامحالہ نبض ایک نسبت انگلیون شخص پہلے کی قصیر ہوگی اور یہ نسبت انگلیون شخص دوسرے کے طویل اور اسیطرح حال ملموس کا بدیہی ہی کہ جو ایک شخص مریض کی دیکھے اگرچہ نبض اوسکی طویل ہوگی لیکن نباض کو قصیر معلوم ہوگی اوس سبب سے جو ہمنے ذکر کیا ہی اور نزدیک اس فقیر کے احسن ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد مقادیر اصابع سے بیچ کلام قول کے مذکور ہوا ہی اصابع صاحب نبض کے ہون یعنے طبیب نبض جس شخص کی دیکھے مقدار اوسکے اصابع کا دریافت کرکے اور ساتھ اپنی انگلیون کے قیاس کرکے حکم کرے اوپر اوسکے احوال کے اور وجہ دوسری تزئیف کی یہ ہی کہ اگرچہ معرفت مقدار کی مقادیر انگلیون سے ہی لیکن معرفت باقی اقسام کی اس طریق سے غیر ممکن ہی پس مفید تام نہوگا بالجملہ وجہ موجہ یہی ہی کہ بیچ آخر پہلے طریق کے گذرا والرابع العریض اور نوع چوتھی عریض ہی یعنے چوڑی والذی یاخذ من عرض الاصابع اکثر مما یاخذ المعتدل اور عریض وہ ہی کہ لیوے انگلیون سے زیادہ اوس سے کہ معتدل لیتا ہی و یدل علی زیادۃ الرطوبۃ اور دلالت کرتی ہی اوپر کمی رطوبت کے والسادس الضیق و ہو ما یقابلہ اور نوع پانچوین ضیق ہی اور وہ ضد عریض کی ہوتی ہی و یدل علی

قوۃ الرطوبۃ اور دلالت کرتی ہے اوپر بہت رطوبت کے والسادس المعتدل بینہما اور نوع چھٹی معتدل ہر
ان دونون مین دلیل علی اعتدال حال البدن فی الرطوبۃ والیبوسۃ اور دلالت کرتی ہے اوپر اعتدال
حال بدن کے تری اور خشکی مین والسابع ہو الشاہق اور نوع ساتوین شاہق ہے وہو الذی یحس اجزاءہ
فی الارتفاع اکثر من المعتدل اور شاہق وہ ہے کہ محسوس ہوون اجزا اسکے بیچ بلندی کے زیادہ معتدل سے
دلیل علی الحرارۃ اور دلالت کرتی ہے اوپر حرارت کے والثامن المعتدل اور نوع آٹھوین متوسط بینہما
اُنکے ہے دلیل علی الاعتدال اور دلالت کرتی ہے اوپر اعتدال حال کے الجنس الثانی الماخوذ من کیفیۃ
قرع الاصابع جنس دوسری اجناس عشرہ نبض سے ماخوذ ہے چوتھی یعنے کیفیت ٹھونکنے رگ کی
انامل کو یعنے باعتبار پہونچنے کے فقط قطع نظر اور اعتبارات کے وینقسم الی القوی والضعیف
بینہما اور منقسم ہوتی ہے یہ جنس طرف قوی اور ضعیف اور متوسط درمیان اُنکے اور ہونا اس جنس کا
تین قسم بنظر مذہب جمہور اطبا کے ہے اور وہ خلاف کہ علامہ قرشی نے کیا ہے اسکی آخر بحث مین آویگا
اب موافق مذہب جمہور کے مرقوم ہوتا ہے فالقوی ہو الذی یقرع لحم الانامل قرعا قویا یبلغ الے عمقہ
پس قوی وہ ہے کہ ٹھوکے گوشت کو سر انگلیون کے ٹھونکنے قوی سے کہ پہونچے عمق گوشت کو اُنکا
شان سے ہے کہ جو رگ کو انامل سے دباوین حرکت اسکی باطل نہووے اور دفع کرے فاعر کو اپنے
سے زور سے دلیل علی شدۃ القوۃ الحیوانیۃ اور دلالت کرتی ہے نبض قوی اوپر غلبہ قوۃ حیوانی
مطلقا او النسبۃ • ہو الذی الضد اور ضعیف وہ نبض ہے کہ ضد ہو قوی کی یعنے صدمہ نکرے انامل کو
اور اگر دباوین تدافع نکرے اور انامل کے گوشت مین نہ گھسے اگرچہ عظیم ہو اور تفسیر مخالف کی ضد سے
ہمنے اسلیے کی کہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ مقابلہ بیچ قوت اور ضعف کے مقابلہ عدم او ملکہ کا ہے نہ مقابلہ
تضاد کا رفع ہوجاوے اس سبب سے کہ بیچ تقابل عدم او ملکہ کے واسطہ نہین ہوتا ہے اور بیچ
قوی اور ضعیف کے نزدیک اس بعض کے بھی واسطہ پایا جاتا ہے پس مخالف سے ضد مراد ہے نہ
غیر اُسکا ویدل علی ضعف القوۃ الحیوانیۃ اور دلالت کرتی ہے نبض ضعیف اوپر ضعف قوت حیوانی
بشرطیکہ ضعف نبض کا حقیقی ہو اس سبب سے کہ اگر علت ضعف کی زیادتی سختی شریان ہو کہ باوجود
قوت قدرت کے اوپر حرکت کے متقاومت نہ پاوے اس بحث سے خارج ہوا اور اُسکو ضعیف غیر حقیقی
بین والمعتدل ہو المتوسط بینہما ویدل علی توسط القوۃ الحیوانیۃ اور نبض معتدل اسکی وہ ہے کہ درمیان ہو بیچ قوت اور ضعف کے

بیچ ہر قسم کے متوسط بہتر ہوتی ہے اور طبعی کہ یہ جنس کی طرف اسکے نسبت اور طبعی ہوتی ہے اسواسطے کہ قوت سے قدر زیادہ
ہو بہتر ہے لیکن اطلاق معتدل کا اوپر متوسط کے اس جنس کے بنظر وجود حالت ثالثہ کے ہے درمیان قوت یا ضعف
کے واسطے نظر صحیح کہ محمود ہو یا غیر محمود اور یہ باتیں کہ نبض قوی کو عظیم ہونا لازم نہیں ہے ہوسکتا ہے کہ قوی ساتھ تنگی کے
جمع ہو اور ضعیف ساتھ عظیم کے اس سبب سے کہ ظاہر ہے کہ اگر رگ طاقتور ہو واسطے انبساط کے بسبب سخت ہونے کے
اور ساتھ اسکے قوت قوی ہو نبض قوی ہوگی نہ نبض عظیم اور اسی طرح اگر رگ بہت نرم ہو اور گوشت اور پوست کہ اوپر
گوشت کے ہے کتنا فند اور موٹے نہیں رگ کو نہ دباوین رگ مذکور ادنی تحریک سے انبساط تام کرتی ہے اور ساتھ
اسکے نزدیک غمز کے مدافع نہیں کرتی ہے ہرگز پس غیر قوی ساتھ عظیم کے جمع ہوئی اور غیر قوی یا ضعیف ہے یا متوسط
بیچ قوت اور ضعف کے پس حاصل یہ ہے کہ نبض عظیم ساتھ ضعیف کے ممکن ہے جمع ہو اسیطرح متوسط بیچ قوت اور ضعف کے
ساتھ نبض عظیم کے اشتباہ جاننا چاہیے کہ یہ جنس نبض کا بقول علامہ قرشی کے نو قسم ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ بقول مشہور کے
محرک انبساط اور انقباض رگ کا ایک چیز ہے یعنی قوت حیوانی اور اوپر قول علامہ قرشی کے محرک رگ کا بیچ انبساط کے قوت
طبعی شریان کی ہے اور محرک اسکی بیچ قبض کے قوت قلب کی ہے بواسطہ جذب کرنے روح کے اور امتلاع [illegible]
مبحث نبض کے مشروحا کہا گیا ہے پس بطور قرشی کے ممکن ہے کہ قوت شریان کی ضعیف ہو اور قوت قلب کی قوی ہو یا
عکس اسکے لیکن حاصل ہونا نو قسم کا اس جنس سے اسطرح ہے کہ فرض کریں ہم بیچ ہر ایک کے انبساط اور انقباض
سے قوت اور ضعف اور توسط کو پس بالضرور حاصل ہوتے ہیں بیچ انبساط کے تین ضرب کرنے کے تین [illegible]
اور تین ضعیف اور تین معتدل اور یہ نو ہوتے ہیں اور اسیطرح انبساط قوی ساتھ انقباض قوی کے [illegible]
قوی ساتھ انقباض ضعیف کے انبساط قوی ساتھ انقباض معتدل کے بیچ قوت اور ضعف کے انبساط ضعیف
ساتھ انقباض ضعیف کے انبساط ضعیف ساتھ انقباض قوی کے انبساط ضعیف ساتھ انقباض معتدل کے
انبساط معتدل ساتھ انقباض قوی کے انبساط معتدل ساتھ انقباض ضعیف کے انبساط معتدل ساتھ
انقباض معتدل کے اور معلوم ہوا کہ اگر حرکت انقباض کی مخالف طبع شریان کے ہوگی حسب قول بعضے
شارحین کی قوی زیادہ ہوگی انقباض ضعیف سے زیادہ ہرگا مگر یہ کہ معاون کیرے اوس سے قوت قلب کی
کہ قاسر ہے اوپر انقباض کے لیکن اگر قوت حالی قوی ہے لازم نہیں ہے کہ انبساط ضعیف ہو اور یہ اسواسطے
کہ بیچ حالت انبساط کے قوت قلب کی معارض نہیں ہوتی ہے قوت شریان کو اور ظاہر ہے کہ قوت اور ضعف
اور اعتدال کو بیچ باب حرکت انقباض کے مذکور ہووسے باعتبار ممکن ہونے کے ہے نہ باعتبار اسکے مدرک

ہو سکتا ہے کیونکہ سوات کہا لشرح التقدیر اگر انقباض محسوس ہو جیسا کہتے ہیں لیکن ثبوت اُس حرکت کی مدرک نہیں ہو سکتی
ہے ہرگز اسواسطے کہ بہت بڑی قوت اور ضعف حرکت کے ملنا انامل کو رگ سے نزدیک انبساط کے شرط ہو
اور یہ بات بیچ انقباض کے ممکن نہیں ہے اسواسطے کہ رگ بھاگتی ہے انامل سے بیچ انقباض کے پس حاصل نہیں ہوتا ہے فرق
درمیان جلس اور رمس کے اور جب ایسا ہوا کیونکر حکم ہوگا ساتھ قوت اور ضعف کے بیچ انقباض کے وجہ کچھ
بیچ اس انتباہ کے مذکور ہوا ہے قول قرشی کا تھا اور تقسیم کرنا اسکا اس جنس کو اوپر نو قسم کے کوئی فائدہ سوا اسکے
نہیں دیتا ہے کہ نفس بیچ دلالت الالوان کے پیدا کرتا ہے اسواسطے کہ اوپر اس تقدیر کے ممکن ہے کہ قوت رگ کی
قوی ہو اور حال یہ کہ دل ضعیف ہو اور بالعکس پس جو کچھ بیچ متن کے کہا ہے کہ القوی یدل علے شدۃ القوۃ بجوہرہ
والضعیف علے ضدہ بامطلقا صادق نہیں آتا ہے اور نہ بیچ حقیقت کے جو مدرک اور محسوس ہوتے ہیں جیسے تین
قسمیں کہ انبساط سے تعلق رکھتے ہیں و لا غیر اور تجربہ میں بھی جو پایا جاتا ہے موید قول جمہور کے ہے یعنے قوت نبض کی
مطلقا نشان قوت کا ہے اور ضعف اُسکا نشان اسکے ضعف کا اور نبض ضعیف القلب کی کبھی محسوس ہوئی اور
نبض قوی القلب کی ہرگز ضعیف معلوم ہوئی لیکن علامہ قرشی بمنزلہ مجتہد کے ہے احتمال رکھتا ہے کہ اسکے تجربہ میں
آیا ہو الجنس الثالث الماخوذ من زمان الحرکۃ جنس تیسری ماخوذ ہو وقت حرکت رگ سے اور مراد زمانے حرکت
سے اس مقام میں نزدیک جمہور کے زمانہ حرکت انبساطی کا ہے کہ محسوس ہوتا ہے جیسا کہ آتا ہے وینقسم الی السریع
والبطیٔ والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہے جنس مذکور طرف تین چیز کے کہ سریع اور بطی اور متوسط بینہما فالسریع
ہوالذی یتم الحرکۃ فی مدۃ قصیرۃ پس سریع وہ ہے کہ تمام کرے حرکت کو بیچ مدت کوتاہ کے یعنے زمانہ اُسکی ملاقات کا
انامل سے کوتاہ ہے بیچ حرکت انبساطی کے ویدل علے شدۃ حاجۃ القلب الے الہواء البارد اور دلالت کرتی ہے
سریع اور بہت ہونے حاجت دل کے طرف ہوا سرد کے یعنے نشان حرارت دل کا کثرت احتیاج اُسکی ترویح سے
ہو اور سرعت کو قوت بھی لازم ہے والبطی ہوالمخالف لذلک اور بطی وہ ہے کہ ضد ہو سریع کے یعنے تمام کرے حرکت کو
بیچ مدت طویل کے حاصل یہ کہ ملاقات اُسکی انامل سے دیر تک ہو بیچ حرکت انبساط کے ویدل علے قلۃ الحاجۃ
الی الہواء البارد اور دلالت کرتی ہے بطی اوپر کمی حاجت دل کے طرف ہوا سرد کے یعنے نشان سردی کا
نہ محتاج ہونا طرف ترویح کثیر کے ہے اور ضعف قوت کا اسکو لازم ہے والمعتدل ہوالمتوسط بینہما اور متوسط اور سکا
میانہ ہے بیچ سرعت اور بطوء کے یعنے زمانہ ملاقات رگ کا انامل سے بیچ انبساط کے نہ بہت کوتاہ ہے اور نہ دراز ویدل
علے توسط الحاجۃ الی الہواء البارد اور دلالت کرتی ہے معتدل مستطور اوپر توسط حاجت دل کے طرف ہوا سرد

مزاج کے یعنے نشان اعتدال کا ہو نہ حرارت پر خبر دیتی ہو نہ برودت پر **فائدہ** شاید نہیں ہو کہ نبض کو دو حرکتیں ہیں
ایک انبساطی دوسری انقباضی پس اگر زمانے حرکت ہر ایک کے ان دونوں سے حرکت مراد رکھی جاوے باعتبار
ترکیب کے انواع اس جنس کے نو ہونگے اس طور پر انبساط سریع انقباض بطی انبساط سریع انقباض معتدل
انبساط بطی انقباض سریع انبساط بطی انقباض معتدل انبساط معتدل انقباض بطی انقباض سریع انبساط
معتدل دونوں سریع دونوں بطی دونوں معتدل لیکن اس سبب سے کہ حرکت انقباضی کمتر محسوس ہوتی ہے
ساقط الاعتبار ہوے اور باعتبار زمانے حرکت انبساط کے انواع اس جنس کے تین ہیں مجموعین اور
معنی حرکت اور سکون حقیقی اور مجازی بیچ جنس پانچویں کے آتے ہیں اور فرق بیچ سریع اور متواتر کے
بھی ظاہر ہوتا ہے **نکتہ** سریع کو کوتاہی زمانے کی لازم ہے لیکن کوتاہی زمانے حرکت کو سرعت لازم نہیں ہے
اسواسطے کہ جسوقت مسافت کوتاہ ہو بالضرور زمانہ حرکت کا کوتاہ ہوگا اگرچہ حرکت سرعت سے نہو اور فرق
بیچ کوتاہی زمانے حرکت نبض کے بسبب کوتاہی مسافت کے ہو اور بیچ اسکے کہ بسبب قصر زمانے کا سرعت
ہو وہ ہے کہ بیچ اول کے جائز نہیں ہے کہ نبض شاہق ہو بخلاف دوسری کے کہ اسمیں قید نہیں ہے کہ شاہق
یا غیر شاہق اور فرق بیچ اول اور ثانی کے کہ غیر شاہق ہو وہ ہے کہ اگر زمانہ حرکت کا موافق مقتضائے مسافت
کے ہو قصر مسافت سے ہوگا اور اگر زمانہ حرکت کا کوتاہ زیادہ مقتضائے مسافت سے ہو سرعت سے ہوگا
پہلے مقدار مسافت کو فرض کریں بعد اسکے زمانہ حرکت کا اسپر قیاس کریں تو روشن ہو کہ قصر زمانی حرکت کا
قصر مسافت سے ہے یا سرعت حرکت سے فافہم انہ فامعن الجنس الرابع الماخوذ من قوام الآلہ یعنی جنس چوتھی لیگئی ہے
قوام آلہ سے اور قوام عبارت ہے اس ہیئت سے کہ حاصل ہوتی ہے جسم کو اور اس سے حکم کیا جاتا ہے اوپر
جسم کے کہ وہ سخت ہے یا نرم اور اکثر استعمال اسکا اوپر اشیاے سائلہ کے ہوتا ہے لہذا بیچ شرح تلویح کے لکھا ہے
القوام بکسر القاف ہیئۃ عارضۃ للجسم الذی من شانہ سرعۃ السیلان وبطوءہ اور اس محل میں معنی ہیئت کے مراد
ہیں اور قوام بالکسر معنی ہلاک شی کے بھی آیا ہے وینقسم الی الصلب واللین والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہے یہ جنس
طرف صلب اور لین اور متوسط بینہما کے اما الصلب فہو الذی لا ینغمز اذا غمزت الانامل علیہ لیکن نبض صلب
وہ ہے کہ نیچے دبتی کے اگر غمز کرے تو سر انگلیوں کو یا غمز کیے جاوین سر انگلیوں کے اوپر اسکے جانا چاہیے
نبض صلب مشتبہ ہوتی ہے قوی سے بیچ کثرت نفوذ کے اناملوں اور بیچ کثرت دینے انامل کے اس سے اور
فرق دونوں میں وہ ہے کہ نبض قوی اگرچہ وقت دینے کے قبول کرتی ہے دینے کو لیکن اکثر انامل کو بھی

دفع کرتی ہے قوت سے بخلاف صلب کے کہ وہ منغمز نہیں ہوتی ہے اور انامل کو قوت سے دفع نہیں کرتی مگر یہ
کہ صلب اور قوی دونوں جمع ہوں بالجملہ قوت متفاوت نافر سے منتبہ ہے اور صلابت عدم انفعال رگ کا
نافر سے والعجف بینہا لانہ یدل علی تحمیل البدن اور دلالت کرتی ہے صلب ویبوست خشکی بدن کی اسواسطے
کہ بیس رطوبت کو دور کرتا ہے اور کبھی رطوبت کی علت عدم قبول ہے واسطے انفاذ اور تمدید کے قائم مقام
بدن کو صلابت نبض کی لازم ہے لیکن صلابت نبض کو یبس بدن لازم نہیں ہے اس سبب سے کہ بحران میں
دیکھا جاتا ہے کہ جس وقت مادے کو طبیعت کوئی جہت جہات سے مانند سر اور معدہ اور امعا اور مثانہ
وغیرہ کے دفع کرتی ہے کبھی تمدد اعضا میں پیدا ہوتا ہے اور اس سبب سے جرم رگ کا بھی ممتد ہوتا ہے اور
صلب محسوس ہوتا ہے دن بحران میں اور حال یہ ہے کہ بحران یبس میں ہوتا ہے پس اسلئے صلابت نبض کے
ہمیشہ یبوست کا مظہر نہیں ہوتا ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے واللین ہو الذی یخالفہ اور نبض لین وہ ہے کہ صلب
کی ہو یعنے آسانی سے منغمز ہوتی ہو اور لین بفتح لام اور تشدید یائے تحتانیہ مکسورہ ہے اور اجتماع اسکا ضعف
قوی کے ہوتا ہے کما لا یخفے ویدل علی الرطوبۃ اور دلالت کرتی ہے نبض نرم اوپر تری بدن کے جیسا کہ
مذکور ہوا ہے والمعتدل ہو المتوسط بینہما اور نبض معتدل اسکی وہ ہے کہ میانہ ہے بیچ صلابت اور لین
کے ویدل علی توسط حال البدن فی الیبوسۃ اور دلالت کرتی ہے نبض معتدل بینہما اوپر توسط حال بدن کے
بیچ خشکی اور گرمی کے الجنس الخامس الماخوذ من زمان السکون جنس پنجم ماخوذ ہے زمانے سکون سے
جان تو کہ سکون دو طرح ہے حقیقی اور غیر حقیقی سکون حقیقی وہ ہے کہ حرکت ادمیں بیچ حقیقت کے منعدم ہو
جیسا کہ بیچ تعریف نبض کے معلوم ہوا کہ ایک سکون درمیان دو حرکت کے ضرور رہتا ہے لیکن سکون
غیر حقیقی عبارت ہے اس زمانے سے کہ اس میں حرکت رگ کی محسوس نہو خواہ اس زمانے میں رگ متحرک
ہو خواہ ساکن ہو اور اس جنس میں یہی کانی مقصود ہیں پس بنا بر اس مذہب کے کہ حرکت انقباضی مثلاً غیر
محسوس ہوتی ہے زمانہ سکون کا شامل ہوتا ہے اوپر چار چیز کے ایک سکون حقیقی دوسرا حرکت انقباضی
بالکل تیسرا مرکز جو تھا شروع حرکت انبساطی کا اسواسطے ظاہر ہے کہ ان اوقات میں حرکت نبض
کی محسوس نہیں ہوتی ہے اگرچہ متحرک ہوا اور جو سکون کو اس طرح سے ہم تعبیر کرتے ہیں زمانہ حرکت کا
محسوس ہوتا ہے یعنے آخر انبساط کے نفوذ لسبب محسوس ہونے حرکت کے بیچ اوس زمانے کے اور اسما
صورت میں ترکیب نبض کی گویا ایک حرکت اور ایک سکون سے قرار دی ہو حرکت حقیقی ہو اور ساکن

جنس خامس ماخوذ من زمان السکون بیان

مجازی اور بنابر اوس مذہب کے کہ شروع حرکت انقباضی کا محسوس ہو سکتا ہے سکون مذکور یعنی مذکور دو طور پر ہوتا ہے ایک محیطی حقیقی کہ بعد حرکت انبساط کی حاصل ہے دوسرا مرکزی مجازی کہ شامل ہے اور تین چیز کے ایک حرکت انقباضی دوسرا اول حرکت انبساطی تیسرا سکون مرکزی حقیقی کہ درمیان دونوں حرکت کے واقع ہے پانچ مراد سکون سے اس جنس میں بنا بر مذہب پہلے کے وہ زمانہ ہے کہ مشتمل ہے چار چیز پر جیسا کہ مذکور ہو چکا اور بنا بر مذہب دوسرے کے زمانہ سکون مرکزی مجازی کا ہے کہ شامل ہے اوپر تین چیز کے جیسا کہ ذکر ہوا ہے۔ وینقسم الی المتواتر والمتفاوت والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہے یہ جنس پانچوین طرف متواتر اور متفاوت اور معتدل بینہا کے فالمتواتر ہو الذی یقصر الزمان المحسوس بین القرعتین پس متواتر وہ نبض ہے کہ کوتاہ ہو زمانہ محسوس واقع بیچ انبساطین کے یعنے زمانہ سکون غیر حقیقی کا کہ سمی اوسکے مفصل گذرے کوتاہ ہو نسبت حال اعتدال کے حاصل یہ ہے کہ رگ جو قرع کرے اور پیچھے سے پھر فوراً بدون توقف کے اگر قرع دوسرا کرے یعنی دو پے لیکن بیچ انقباض کے حرکت اوسکی محسوس ہونے سے رہجاوے اوسیطرح فوراً انبساط کرے اور قرع کرے اور بیچ تقدیر کے مراد واحد ہے اسواسطے کہ زمانہ واقع بین القرعتین کا کوتاہ ہوتا ہے اور فرق درمیان متواتر اور سریع کے یہی کہ بیان کوتاہی زمانے مابین القرعتین کی معتبر ہے اور سریع مین کوتاہی زمانے قرع کی مقصود ہے اور زمانہ قرع کا اوس وقت سے ہے کہ حرکت انبساطی انامل سے مدرک ہے یہانتک کہ حرکت مذکور تمام ہو پس زمانہ سکون محیطی کا بیچ قرع کے داخل نہین ہے سلمنا اسکے کہ رگ بیچ انامل کے معاوقت رکھتی ہے اور جو سکون محیطی بیچ قرع کے محسوس نہین ہو سکتا ہے حرکت انقباضی محسوس ویر تقدیر احساس کے بطریق اولی اوسمین شمار نہوگی اسواسطے کہ قرع متحقق نہین ہوتا ہے مگر انبساط سے کما لا یخفے ویدل علی ضعف القوۃ الحیوانیۃ اور دلالت کرتی ہے نبض متواتر اوپر ضعف قوت حیوانی کے خواہ سبب ضعف کا حرارت ہو خواہ برودت لیکن متواتر کہ ساتھ سریع کے جمع ہوتی ہے نشان شدت حرارت اور کثرت حاجت قلب کی طرف ترویح کے ہوتی ہے البتہ اور دلالت نبض متواتر کی اوپر ضعف کے اُس تقدیر پر ہے کہ عظیم نہین اسواسطے کہ عظیم ہونا نبض کا بدون قوت کے نہین ہوتا ہے لیکن بشرطیکہ کوئی مانع عظیم ہونے سے نہو حاصل یہ کہ تواتر نبض مین عام ہے کہ ساتھ ضعف قوت کے ہو یا ساتھ قوت کے لیکن شدت حاجت کی ہر حال مین ضروری جیسا کہ بیچ بحث عظیم کے آتا ہے والمتفاوت ہو الذی یخالفہ اور نبض متفاوت وہ ہے کہ ضد متواتر کی ہو ویدل علی نقد القوۃ الحیوانیۃ اور دلالت کرتی ہے نبض متفاوت اوپر غلبہ قوت حیوانی کے اکثر حالت مین اور قید اکثر کی اس سبب کہی ہے کہ کبھی سقوط قوت سے بھی نبض متفاوت ہوتی ہے اور فرق درمیان دونون کے یہ ہے کہ متفاوت اگر بہت

صغیر ہو اور بطی ہو سقوط قوت سے ہر اور اگر ساتھ عظم اور سرعت کے ہو تو قوی ہونے قوت سے ہر و المعتدل

ہو المتوسط بینہا اور نبض معتدل اسکی وہ ہر کہ میانہ ہو بیچ تواتر اور تفاوت کے یدل علے توسط حال القوۃ الحیوانیۃ

اور دلالت کرتی ہر یہ نبض اوپر میانہ ہونے حال قوت کے اور اس معتدل مین وہی تاویل کرنا چاہیئے جو بیچ معتدل

جنس دوسری کے کہ متضمن قوت اور ضعف کے ہو کہا گیا یعنے متفاوت ہر جو اسکے معتدل سے ابتر جسکی علت ہو

کی قوت ہوا غیر اور اسباب ہر جنس نبض کے اور یہ امر کہ ان اجناس سے ممتنع الاجتماع کون ہر اور ممکن الاجتماع کون

بیچ آخر مبحث کے کہتے ہین ہم انشاء اللہ تعالی و الجنس السادس ما الماخوذ من مقدار ما فی تجویف العروق او جنس بیا

لیکئی مقدار اس چیز سے کہ بیچ تجویف رگون کے ہر قطع نظر جرم رگون سے و تنقسم الی الممتلی و الخالی و المعتدل بینہا

اور منقسم ہوتی ہر یہ جنس طرف ممتلی اور خالی اور معتدل بینہا کے فالممتلی یدل علے کثرۃ الدم و الروح یعنی ممتلی دلالت

کرتی ہر اوپر بہت ہونے خون اور روح کے بیچ بدن کے بابیچ شرائین کے اور جاننا چاہیئے کہ امتلا تین طرح ہر

ایک وہ کہ کثرت روح سے ہو دوسرا وہ کہ کثرت خون سے ہو تیسرا وہ کہ دونون کی کثرت سے ہو اور فرق

درمیان روحی اور خونی کے کئی وجہ سے کرتے ہین پہلی وجہ یہ کہ بیچ امتلاء روحی کے شریان ہلکی ہوتی ہر

پس قوت اگرچہ متوسط ہو رگ کو بالکل حرکت دے سکتی ہر بشرطیکہ سختی جرم رگ کی مانع نہو بخلاف امتلا

خونی کے کہ رگ بسبب ثقالت کے قوت غیر قوی سے بالکل متحرک نہین ہو سکتی دوسری وجہ یہ کہ بیچ روحی

کے انتفاخ نبض کا مشابہ ہوتا ہر نفخ مشک سے کہ ہوا سے بھری ہو بخلاف دموی کے کہ انتفاخ اسکا یعنے امتلا

اسکا مشابہ امتلاء مشک بھری ہوئی پانی کے ہوتا ہر وجہ تیسری یہ کہ بیچ روحی کے نبض اکثر عظیم ہوتی ہر

اس سبب سے کہ نا کور ہوا ہر بخلاف دموی کے کہ قوت اُسمین بسبب ثقل کے بسط تام نہین کرتی ہر اور بیچ

زیادتی خون کی اس حد تک نہین پہونچ سکتی ہر کہ شریان کو متمدد کرے اسواسطے کہ اگر امتلاء دم کا اس

مرتبہ مین ہو موت اُسپر سبقت کریگی وجہ چوتھی یہ کہ بیچ روحی کے نبض متشابہ ہوتی ہر یعنے مستوی بسبب خفت

روح کے بخلاف دموی کے کہ نبض اُسمین مختلف ہوتی ہر بسبب ثقل مادہ کے لہذا بیچ امتلاء دموی کے

نبض منضغط ہوتی ہر وجہ پانچوین یہ کہ بیچ امتلاء دموی کے نبض اکثر امور مین لین ہوتی ہر بسبب رطوبت خون

کے اور تری شریان کے بخلاف روحی کے کہ نبض اُسمین لین نہین ہوتی بجہت روح کے اسواسطے کہ اگر نرمی

نبض مین اور طرف سے واقع ہو احتیاج اسکا ساتھ امتلاء روحی کے ممتنع نہین ہر پہنانچہ یہ کہ خود

روح موجب نرمی کی نہین ہوتی ہر بخلاف خون کے کہ اکثر بسبب رطوبت اور اوپر ہونے خون کے بیچ سام

شریان کے نبض کو نرم کرتا ہی اور قید اکثر کی اس سبب سے لی ہو وہ ہو سکتا ہی کہ بیچ خون کے کچھ غلظ ہو
اور اس سبب سے بیچ جرم شریان کے نافذ نہو باوجود امتلاے دموی کے نبض غیر طبیعی ہوتی ہی اور اسی سے فرق
کرتے ہین بیچ نبض مرطب اور نبض ممتلی مطلق کے یعنے نبض مرطب کو لازم ہی کہ نرم ہو اسواسطے کہ رطوبت جسطرح کہ وہ
داخل ہوتی ہی جرم عضو مین اور نرم کرتی ہی اسکو لامحالہ اور بیچ ممتلی کے لازم نہین ہی اسوجہ سے کہ تو جانتا ہی کہ بیان
فرق بیچ طبیعت اور بیچ اسکے کہ سبب اسکا امتلا خون کا ہو نہونے امتلاے سے پوشیدہ نہین ہی قاعدہ لازم نہین ہی کہ خون
بیچ تمام بدن کے زیادہ ہو بیچ شریان کے بھی زیادہ ہووے اور اسیطرح کثرت خون شریان کو کثرت خون بدنکی
غیر لازم ہی اسواسطے کہ ممکن ہی بلکہ کثیر الوقوع ہی کہ بدن ممتلی ہوتا ہی خون غلیظ سے کہ غیر صالح ہی اسکے نفوذ
کرنے کے بیچ شریان کے پس اس صورت مین خون شریان کا کمتر ہوتا ہی ساتھ کثیر ہونے کے بدن مین
لیکن امتلاے بدن کا کہ خون صالح سے ہو اسمین لازم ہی کہ خون شریانکا بھی کثیر ہو مگر کوئی عارض سے
اور یہی ایسا ممکن ہی کہ اگرچہ خون بدن میں کمتر ہو لیکن بیچ شریان کے بہت ہو اس سبب سے کہ خون بدنکا
بالکل صلاحیت نفوذکی رکھتا ہی اور قوت شرائین کی قوی ہو اور اس سبب سے خون بہت منجذب ہو اونمین
اور یہی معلوم کرین کہ جو کچھ کہا گیا ہی امتلاے روحی سے گمان نہو کہ روح بدون کثرت خون کثیر ہوتی ہی
اسواسطے کہ ارواح بسبب لطافت کے سریع التحلیل ہی پس جب تک کہ مادہ مدد دینے والا اسکا کثرت سے
نہوگا کثرت اسمین ظاہر نہوگی لیکن جو پیدایش روح کی خون سے ہمیشہ یکسان نہین ہی کبھی کمتر پیدا ہوتی ہی
اور کبھی بہت اس جگہ ہی کہ پیدایش روح کی نسبت مقدار خون کے زیادہ ہوتی ہی امتلاکو طرف روح کے
منسوب کرتے ہین اور آثار مخصوصہ مذکورہ اسکے اسمین ظہور کرتے ہین اور اسجگہ کہ پیدایش روح کی نسبت
خون سے اور عادت کے کم ہوتی ہی امتلاکو طرف خون کے نسبت کرتے ہین ورنہ بیچ حقیقت کے امتلاے
روح کو کثرت خون کی شرط ہی لیکن امتلاے خون کو کثرت روح کی شرط نہین ہی اور جس جگہ کہ پیدایش روح
کی موافق مقدار خون کے ہوتی ہی امتلاکو دونون کی طرف منسوب کرتے ہین جیسا کہ کہا گیا کہ امتلاے [illegible] ہی
اور برتقدیر ظہور امتلاکے دونون علامات مخصوص ہر ایک کے بشکل الاجتماع مین ظاہر ہوتے ہین و [illegible]
اور نبض خالی مخالف ممتلی کے ہی یعنے دلالت کرتی ہی اوپر قلت خون اور روح کے تمام بدن سے یا شریان
سے فقط اور اسکو خالی کہتے ہین اس اعتبار سے کہ کوئی چیز بیچ جوف شریان کے نہین ہی اسواسطے
کہ خالی ہونا شرائین کا خون اور روح سے محال ہی بلکہ اس اعتبار سے ہی کہ رطوبت مالی جوف نسبت

حالت اعتدال کے کتر ہی اور اوپر ذکر ہو چکا ہی کہ امتلاے شریان امتلاے تمام بدن کا شرط نہین ہی یہ بے
خالی ہونا شریانکا بھی قلت خون بدنکی شرط ہوتی ہی چنانچہ بیہ ہی کہ مجرد امتلاے نبض سے حکم اوپر امتلاے
تمام بدن کے نہین کر سکتے آثار امتلا کے اور وجوہ سے بھی جبتک کہ مدد نکرین اور اسیطرح خالی ہونے
نبض سے بدون اور اعراض خلو سے حکم اوپر قلت خون بدنکے نہین کر سکتے ہین یہ نکتہ واجب البیان ہی
کہ بہت مغالطون سے محفوظ رکھتا ہی طالبان تحقیق کو ورنہ اطبا کر دیتے امتلاے اپنے ظن کے بیچ تشخیص
نبض سے سواے رکھنے انامل کے اوپر ساعد کے تفصیب بتین کہتے ہین تو ساتھ تفحص حال رگ کے اور تخییل ہی نام
نبض کے کیا ہو بجنسے والمعتدل منہا یدل علی اعتدالہا اور نبض معتدل بیچ امتلا اور خلو کے دلالت کرتی ہی
اوپر اعتدال اون دونون کے یعنے نشان برابر ہونے حالت کے ہی بیچ امتلا اور خلو کے الجنس السابع الماخوذ
من کیفیۃ جرم العروق جنس ساتوین ماخوذ ہی کیفیت ذات رگون سے یعنے از روے لمس کے فقط اور کیفیات
ملموسہ سے یہان حرارت اور برودت کیفیات فاعلی ہین یا مقصود ہین فقط لیکن رطوبت اور یبوست
معتبر نہین ہین اسواسطے کہ وہ کیفیت انفعالی ہین اور یہی لوازم انکے کہ نرمی اور سختی ہین بھی معتبر ہوسکے
جنس مین اسلیے کہ یہ دونون بیچ قوام رگ کے معتبر ہوتے ہین لہذا بیچ جنس قوام کے شمار ہوے ہین بیچ
اکثر کتابونکے اور بعض لوگون نے انکو بھی لمس سے شمار کیا ہی لیکن مدعا واحد ہی وینقسم الے الحار والبارد
والمعتدل اور منقسم ہوتی ہی یہ جنس طرف حار اور بارد اور متوسط بینہما کے فالحار یدل علے حرارۃ مافی کثرۃ
من الدم والروح پس نبض گرم دلالت کرتی ہی اوپر گرمی اُس چیز کے کہ بیچ رگ کے ہی خون اور روح سے
والبارد یدل علے برودتہ اور نبض سرد دلالت کرتی ہی اوپر سردی اوس چیز کے کہ بیچ رگ کے ہی خون و روح
سے والمعتدل یدل علے اعتدال حالہ اور نبض متوسط اسکی دلالت کرتی ہی اوپر میانہ ہونے حال چیز
کے کہ بیچ رگون کے ہی اور کیفیت لمس شریان کی ایسی ہی کہ حال اُسکا اوپر حال اور امکن کے کہ سواے مکان
شریان کے ہین قیاس کرین فائدہ کرے زائد ہونا ثقہ یا انکار اس سبب سے کہ وہ محل اجسام حار کا یعنے خون اور روح
کا ہی بالاتفاق ممکن بلکہ واقع ہی خصوصا وقت غلبہ سخونت کے بیچ خون شریانی اور روح کے لیکن سرد ہونا اُسکا
اکثر لوگون نے بعید جانا ہی اس سبب سے کہ وہ لوگ کہتے ہین کہ معقول نہین ہی کہ شریان باوجود کثرت ارواح
کے اور اتصال کے دل سے سرد زیادہ ہو اور ایک سے کہ سخن سے دور ہین لیکن اس سبب سے کہ حکیم کتب
قدما کے مضبوط ہی اس باب مین کوئی توجیہ کرنا لازم ہی اور توجیہ اسکی دو طور پر ہی ایک یہ کہ مراد

رگ سے دوہ ہے کہ ملمس اُس جلد کا اوپر رگ کے ہے سرد ہو نسبت جلد اور مواضع کے اس سبب سے کہ یہ بعید ہے
اسواسطے کہ مذکور ہوا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ ملمس جلد شریان کا بہ نسبت اُس حرارت کے کہ اُسکو چاہیے تھی سرد
دکھلائی دے پس تقییس جلد بحال تندرستی کا ہو یا حال اعتدال مفروض کا دوسرے یہ کہ ہو سکتا ہے جلد فوقانی
شریانی سرد معلوم ہو نسبت جلد اور اماکن کے کہ شرائین جس سے خالی ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ شک نہین ہے اس
امر مین کہ وہ جلد کہ فوق شریان کے ہے مسامات اُسکے ہمیشہ وسیع ہوتے ہین واسطے نفض شرائین کے اور جو بخار مسام
ہوتا ہے حرارت اُسمین نہین ٹھہرتی ہے بسبب جسوقت برودت غلبہ کرتی ہے جس جگہ کہ اُسمین کثافت ہے کرتی اُسمین
جو کہ محصور ہے سردی اُس چیز سے جلد ظاہر نہین ہوتی ہے علاوہ اوسکے جگہ کہ متخلخل ہے برودت اُسمین زیادہ
اثر کرتی ہے اور اسیطرح حرارت جیسے کف دست اور پائین اور جلد مین محسوس ہے پس جسوقت بنا بر غلبہ برودت
باطنی کے سردی بیچ بدن کے واقع ہوتی ہے محل شریان کا سرد زیادہ معلوم ہوتا ہے اور اسیطرح جسوقت حرارت
غالب ہوتی ہے محل مذکور گرم زیادہ معلوم ہوتا ہے بسبب جلد منفعل ہونے کے موثر سے نسبت تخلخل کے اور جو
شریان موضع اجسام گرم کی ہے باعتبار زیادتی حرارت اور قلت حرارت کے احوال جلد کا کہ اُس سے ملاصق ہے
جلد تر متغیر ہوتا ہے بعد اُسکے اثر حرارت کا یا برودت کا بیچ اور مقامون کے ظاہر ہوتا ہے پس سرد معلوم
ہونا موضع شریان کا بالقیاس اور موضع کے مستبعد نہین ہے الجنس الثامن الماخوذ من وزن الحرکۃ جنس آٹھوین
ماخوذ ہے وزن حرکت رگ سے وزن لغت مین عبارت ہے اُس سے کہ قیاس کرین ایک چیز کو ساتھ دوسری چیز کے
تو حاصل ہو اُس قیاس کرنے سے وہ نسبت کہ درمیان دونون چیز کے واقع ہے اور نزدیک اطبا کے عبارت
ہے اس سے کہ زمانہ ایک کا دونون حرکت سے ساتھ زمانے حرکت دوسری کے یا ساتھ زمانہ ایک کے
دو سکون سے ساتھ زمانے سکون دوسرے کے یا زمانہ ایک کا دونون حرکت سے ساتھ زمانے ایک کے دونون
سے یا زمانہ ایک کا دونون سکون سے ساتھ زمانے ایک کے دو حرکت سے قیاس کرین اور ظاہر ہے
کہ واسطے ہر ایک کے حرکت اور سکون سے ایک زمانہ ہے اور واسطے ہر ایک کے ان دونون زمانہ سے ایک
مقدار ہے اور واسطے اُس مقدار کے ایک نسبت ہے اور یہ سب نو وجہ ہوتی ہین پہلی وہ کہ قیاس کرین زمانے
انبساط کو زمانے انبساط سے دوسری یہ کہ قیاس کرین زمانے انبساط کو زمانے انقباض سے تیسری
یہ کہ قیاس کرین زمانہ انبساط کو ساتھ زمانے سکون خارج کے چوتھی وہ کہ قیاس کرین زمانے انبساط کو
ساتھ زمانے سکون داخل کے پانچوین یہ کہ قیاس کرین زمانے انقباض کو ساتھ زمانے انقباض کے جیسے

کہ قیاس کرین زمانے انقباض کو ساتھ زمانہ سکون خارج کے ساتوین یہ کہ قیاس کرین زمانے انقباض کو
ساتھ زمانے انقباض داخل کے آٹھوین یہ کہ قیاس کرین زمانے سکون خارج کو ساتھ زمانہ سکون خارج کے
نوین یہ کہ قیاس کرین زمانے سکون خارج کو ساتھ زمانے سکون داخل کے دسوین یہ کہ قیاس کرین زمانے
سکون داخل کو ساتھ زمانے سکون داخل کے لیکن جانین کہ نزدیک شیخ رئیس کے وزن سے قیاس نبض کے
قیاس کرنا زمانہ حرکت کا ہی ساتھ زمانہ سکون کے بغیر اس سبب سے کہ متقابلہ زمانہ حرکت کا ساتھ زمانے
حرکت کے اور قیاس کرنا زمانے سکون کا ساتھ زمانے سکون کے بیچ جنس استوا اور اختلاف کے داخل ہی اور
مقصود زمانہ حرکت اور زمانے سکون سے کہ بیچ اس جنس کے متقابلہ اوس سے متعلق ہیں دو حرکت اور دو سکون
ہین یعنی عام ہی کہ زمانہ حرکت انبساطی کا ساتھ زمانے ایک کے دونون سکون سے قیاس کرین یا زمانے
حرکت انقباضی کو ساتھ زمانے ایک کے دو سکون سے قیاس کرین لیکن بیانش صورت مین ہی کہ ہر ایک امور
اربعہ کو یعنی دونون حرکت اور دونون سکون کو مدرک ہونا فرض کرین ورنہ مراد زمانے حرکت سے زمانہ حرکت
انبساط کا ہی فقط اور زمانے سکون سے وہ زمانہ کہ درمیان دو انبساط کے واقع ہی یعنی وہ زمانہ کہ حرکت
اوس مین محسوس نہین ہوتی ہی اور تفصیل اسقدر کی اوپر گذر چکی ہی اب دریافت کرین کہ نبض ماخوذ وزن سے دو طرح
ہی ایک کو جید الوزن حسن کہتے ہین اور دوسرے کو غیر جید الوزن سیئہ اور یہ تین طرح ہی جیسا کہ بیان انکا آتا ہی لیکن
مؤلف نے اوپر ذکر کرنے انکا جید الوزن کے قصر کیا ہی جیسا کہ کہتا ہی کہ عنوان یکون مان السکون مساویا لزمان الحرکۃ
یدل علے اعتدال الحال فی الانقباض و الانبساط پس مراد یہ ہی کہ ہو زمانہ سکون کا برابر زمانے حرکت کے او
دلالت کرتی ہی اوپر توسط حال کے بیچ انقباض اور انبساط کے اور بیان ایسی تقدیر کیا چاہیے کہ انکا ماخوذ وس
وزن الحرکۃ ینقسم الے حسن الوزن و ردی الوزن اما حسن الوزن فعوان یکون آہ اور جو حال کہ دعوی انکا
خلاف اسکے سے مفہوم ہوتا ہی ذکر اوسکا ساقط ہوا بالکلیہ بیچ متون صحیحہ کے اسی قدر ہی کہ مرقوم ہوا اور بیچ بعض
نسخے قانونچہ کے مفصل بیان حسن اور ردی کا ہی یہ الحاق اچھا ہی کہ عبارت اور کتابونکی یہان لوگون نے شامل
کردی ہی فائدہ بیچ بیان جید الوزن اور غیر جید الوزن کے لیکن جید الوزن وہ ہی کہ وہ نسبت کہ درمیان ازمنہ
امور اربعہ نبض کے ہی اوپر مجری طبیعی کے ہو باعتبار اسنان اور بلدان اور فصول اور انواع تدابیر کے اور مجری
طبیعی ہر ایک کا انسے وہی ہی کہ اوپر اسکے معتدل ہو اور مثلاً بیچ لڑکے کے چاہیے کہ حرکت انبساط نبض کی انکی بہ نسبت
حرکت انقباض انکے سے اسواسطے کہ حاجت اسکی طرف جذب نسیم کے زیادہ ہی اسکی حاجت سے طرف دفع کے

بخار دخانی کے اور بیان ہو چکا کہ انبساط شریان کا واسطے جذب نسیم کے ہے اور انقباض اُسکا واسطے دفع بخار
کے اور مقرر ہے کہ حرکت انبساط شریان کا اکثر کو نہین اسرع ہوتا ہے یعنے بیچ کوتاہ مدت کے تمام ہوتا ہے جاننا چاہیے کہ زمان
سکون خارجی کا انمین طویل ہوتا ہے اسلیے کہ جو مدت زمانے حرکت سے کم ہوتی ہے بیچ زمان سکون کے زیادہ ہو واسطے
بھر لینے مطلب کے اور اتحاد مسافت کے اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ جو حرکت رگ کی بطی یعنے اطول ہوتی ہے سکون اُسکا بعد اُسکے
اسرع یعنے اقصر ہوتا ہے اسواسطے کہ سکون بھر لینے والا ہوتا ہے مطلب حرکت کو پس سرعت حرکت کو بطی ہونا سکون کا
لازم ہے اور بالعکس حاصل کلام کا یہ ہے کہ واسطے زمانے ہر ایک کے دونون حرکت سے بقیاس ہر ایک کے دونون سکون
سے ایک نسبت ہے بقدر موافق حال کے جیسا کہ کہا گیا پس اگر یہ نسبت محفوظ ہے وہ جید الوزن ہے اور حسن الوزن بھی نہ
غیر جید الوزن اور اسکو سئی الوزن اور ردی الوزن بھی کہتے ہین اور جانیں کہ غیر جید الوزن تین طرح ہے مجاوز الوزن
مبائن الوزن خارج الوزن لیکن مجاوز الوزن وہ ہے کہ وزن اُسکا وزن ایسے سن کا ہو کہ اُسکے صاحب کے سن سے
متصل ہو مثلاً نبض لڑکے کی اوپر وزن نبض جوانون کے ہو یا نبض جوانون کی اوپر وزن نبض بڈھون کے ہو
یا بالعکس اور مجاوز الوزن کو متغیر الوزن بھی کہتے ہین لیکن مبائن الوزن وہ ہے کہ وزن اُسکے وزن
ایسے سن کی ہو کہ اُسکے صاحب کے سن سے متصل نہو مثلاً نبض لڑکے کی وزن نبض شیوخ کی ہو یا بالعکس اور
مبائن الوزن کو مجانب الوزن بھی کہتے ہین لیکن خارج الوزن وہ ہے کہ وزن نبض کے ساتھ وزن کسی
سن کے مشابہ نہو ہرگز مثلاً ایک شخص صحیح کی نبض مرتعش ہو اور ظاہر ہے کہ ارتعاش نبض کا کسی سن سے اسنان ثلثہ
سے منسوب نہین ہے اور نام اسکا خارج الوزن اس سبب سے کہتے ہین کہ وہ خارج ہے سب اعتدال طبعی سے کہ واسطے اسنان کے
مخصوص ہین نہ یہ کہ وہ مطلقاً وزن نہین رکھتی ہے اسواسطے کہ جسطرح نبض ہو بدون وزن کے نہو گی اسی طرح تصریح
کیا ہے جالینوس نے اور جو معلوم ہے کہ جید الوزن دلیل اعتدال حال کی ہے جاننا چاہیے کہ غیر جید الوزن دلیل ردی ہونے
حال کی ہے اور جس قدر کہ زیادہ خارج ہوگی ردارت مین زیادہ ہوگی اسلیے کہ جو کچھ مجری طبعی سے باہر زیادہ ہوگا
ردی زیادہ ہوتی ہے الجنس التاسع الماخوذ من الاستواء والاختلاف جنس نوین ماخوذ ہے استوا اور اختلاف سے فالمستوی
ہو المتشابہ فی اجزاءہ پس نبض مستوی وہ ہے کہ تشابہ ہوا ہے اجزا مین اور معنی تشابہ کے اجزا مین دو طرح ہو سکتے ہین ایک یہ
کہ تشابہ قرعات مین ہو اور اوپر کہا گیا ہے کہ تغیر بیچ نبض کے اکثر بارہ قرعہ مین ظاہر ہوتا ہے اور قید اکثری اس سے
با ہے کہ قرعات بیچ کم کے اس سے یا بیچ زائد کے اس سے ممکن ہے پس وہ نبض کہ بیچ بارہ نبضے کے ایک طور پر حکم کرنا
چاہیے کہ مستوی ہے باعتبار ظن غالب کے لیکن اگر تیس بلکہ چالیس نبضے تک مستوی ہو یقیناً مستوی ہوگا اسواسطے کہ نہ

جنس تابع الماخوذ من الاستواء والاختلاف

نہین ہی کہ اسباب اختلاف کے ہیچ رگ کے موجود ہون اور بقدر سبیت نبض کے ظاہر ہوا اثر اُسکا خصوصاً ہیچ امور خمسہ کے کہ اصل ہین نہ اسطے ظاہر ہونے تشابہ اور اختلاف کے اور آتا ہی ذکر اُسکا عنقریب دوسرا یہ کہ نبض ایک نبضے مین ہو نظر اُسکے اجزا کے خواہ باعتبار اناملکے خواہ باعتبار اجزاے انامل کے یعنے اگرچہ باعتبار قرعات کے مختلف ہو لیکن نظر اجزاے نبض کے احوال مستوی ہو یا برعکس اُسکے پس مستوی حقیقی وہ ہی کہ تمام ہیچ نبض کے بھی باعتبار اجزاے نبضہ کے ہو اور بھی باعتبار قرعات کے اب دریافت کرین کہ ظاہر زیادہ اس چیز کا کہ اُس نبض مین کہ اختلاف اور استوا واقع ہوتے ہین پانچ حالت مین کہ اُنکو امور خمسہ کہتے ہین ایک جنس ماخوذ مال مقدار سے دوسرا جنس ماخوذ مال قوت سے تیسرا جنس ماخوذ زمانے حرکت سے چوتھا جنس ماخوذ زمانے سکون سے پانچوان جنس ماخوذ حال قوام سے پس اگر استوا پانچون امور مذکورہ مین ہو اُس نبض کو مستوی مطلق کہتے ہین اور سبکا اگر اختلاف سب مین ہو اُسکو مختلف کہتے ہین اور اگر بعض امور مین استوا ہو اور بعضے مین اختلاف ہو اسکا مستوی فی البعض اور مختلف فی البعض کہتے ہین لیکن جنس وزن کی اُس جملہ سے کہ دریافت ہونا اُسکا دشوار ہی قطع نظر اجناس جنس استوا اور اختلاف سے اُسمین اور جنس ماخوذ حال ما یحتوی علیہ العرق سے ظاہر ہی کہ واسطے ظاہر ہونے اختلاف کے اُس مین زمانہ نہایت طویل چاہیے پس دریافت کرنا اُسکا بھی بیچ مدت قلیل کے احساس نبض کا ممکن نہین ہوتا ہی اس سبب سے کہ بعید ہی کہ خون اور روح بیچ کمی اور کثرت کے تو اُس قدر مختلف ہون اور جنبش بیچ نبضات کے یہ ہوا احتمال ہی کہ بیچ اجزاے نبض کے اختلاف اُسمین ہو سکے اور جنس ماخوذ حال لمس سے بدستور بعید ہی کہ اختلاف اُسمین ظاہر ہو اُس مدت مین اس حیثیت سے کہ لمس ہو ہوا اور جنس انتظام اور غیر انتظام کی ظاہر ہی کہ مستوی اُسمین ایک نوع ہی منتظم سے اور مختلف اُسمین انواع غیر منتظم سے پس اعتبار استوا اور اختلاف کا اُسمین بداخل ہوا اور دوسرا نہ شمار کیا جائیگا دلیل اسکے حسن حال پر دلالت کرتی ہی نبض مستوی مطلق اور بُری حال پر اسکے واسطے المختلف بانحالہ اور مختلف وہ ہی کہ خلاف مستوی کے ہو یعنے غیر متشابہ ہو بیچ اجزا کے جیسا کہ کہا گیا اور درمیان مستوی اور مختلف کے واسطہ نہین ہی لہذا انحصار کو ضد سے تعبیر کیا دلیل مضمون ذلک اور دلالت کرتی ہی نبض مختلف مطلق اوپر خلاف حسن حال کے جو مستوی ساتھ مختلف کے جمع ہو دلالت کریگی اوپر حسن بعض احوال کے اور عدم حسن بعض دوسرے کے

انتباہ وہم ہو کہ بیان اختلاف کا بیچ ایک نبضے کے باعتبار تجویز عقلی کے ہی فقط اسواسطے کہ مقرر ہو گیا کہ نزد شریان سے اپنی طبع سے حرکت کرتا ہی پس ممکن ہی کہ حرکت اُسکے اجزا کی آپس مین موافق ہو یا مخالف

دیکھتا ہے تو کہ جس وقت کوئی عضو مین بسبب پھوڑے کے یا زخم کے یا سوا انکے گرمی زیادہ ہو حرکت اُسکے شریان کی زیادہ
اور جلد زیادہ حرکت اور شریان سے ہوتی ہے لیکن شک نہین ہے کہ یہ ایسا اختلاف کمتر ہوتا ہے اور دشوار زیادہ معلوم
ہوتا ہے لیکن اختلاف بیچ نبضات کے کثیر الوقوع اور سہل المعرفت ہے لہذا بیچ اکثر کتابون کے اوپر ذکر اسی کے
قصر ہوا ہے اور یہ بھی دو وجہ سے باہر نہین ہے ایک وجہ تو یہ کہ اختلاف ظاہر ہوا ایک نوع مین مثلاً نبض پہلے عظیم محسوس
ہو بعد اسکے نبض دوسرے بیچ اس عظم سے تھوڑا گھٹے اور اسیطرح ہر نبض گھٹتا جاوے یہانتک کہ نہایت درجے
صغر کے پہونچے اور اسکو مختلف متصل کہتے ہین اور مختلف متصل جو نہایت درجہ صغر کو پہونچکر
طرف عظم کے میل کرے اسکو عائد کہتے ہین بسبب اُسکے عود کرنے کے اوپر پہلی حالت کے اور اس عود مین
اگر سب نبضیں بتدریج زائد ہوتے ہون یہانتک کہ عظم کو پہونچے اُسکو مختلف منتظم اور اگر درمیان مین خلاف
کے عظم کو پہونچے اُسکو مختلف غیر منتظم کہتے ہین اقسام اور کا اختلاف بھی نہین ہوا ہی مانند سریع اور متواتر وغیرہ
کے اسپر قیاس کرین دوسرا یہ کہ اختلاف دفعۃً ظاہر ہوا اور یہ اختلاف بھی اوپر نظام کے یا اوپر غیر نظام کے
الجنس العاشر الماخوذ من الانتظام وغیر الانتظام یعنی دسوین جنس ماخوذ ہے انتظام اور غیر انتظام سے وینقسم الی المختلف
منتظم ومختلف غیر منتظم اور منقسم ہوتی ہے جنس مذکور طرف مختلف منتظم کے اور مختلف غیر منتظم کے فالمنتظم
ہو المحافظ لرکتہ علی النسبۃ واحدۃ پس منتظم وہ ہے کہ حافظ ہوا اپنی حرکت کا اوپر نسبت واحد کے یعنے اختلاف حرکت
اوپر ایک وتیرہ کے ہو جسطرح کہ ہو دلیل ہے تشابہ حال البدن اور دلالت کرتی ہے اوپر تشابہ حال بدن کے
بیچ نہیر اختلاف کے یعنے غیر متشابہ کہ اختلاف کو لازم ہے اُسمین کلام نہین ہے لیکن بسبب اسکے احکام اُسکے بتعلق
انتظام اور غیر انتظام کے مختلف ہین جاننا چاہیے کہ حال مختلف منتظم کا نسبت غیر منتظم کے تشابہ رکھتا ہے
یعنے شدید الردائت نہین ہے ورنہ نسبت مستوی کے بیجا ہے کہ روی ہے غیر المنتظم من الفہ لو غیر منتظم حکم مین مخالفت منتظم کے ہے
والقسم العاشر داخل عند التحقیق تحت القسم التاسع اور قسم دسوین داخل ہے نزدیک تحقیق کرنے کے نوین قسم
کے لہذا الشیخ ابو علی ابن سینا اور محمد زکریا نے اجناس اور نبض کو نو شمار کیا ہے لیکن جالینوس نے جنس
مستقل ذکر کیا ہے اور اکثر متاخرین نے تبعیت اُسکی کی ہے اسواسطے کہ شعبہ بہت رکھتی ہے **الفصل الثانی**
فی الانواع المرکبۃ من النبض فصل دوسری ثابت ہے بیچ اقسام مرکبہ نبض کے فمنہا العظیم یعنی
بعضے ان نبض مرکب سے عظیم ہے وہو الزائد طولا وعرضا وشہوقا اور نبض عظیم وہ ہے کہ زائد ہو بیچ طول اور
عرض اور شہوق کے یعنے مرکب ہین بسیط سے ہو والصغیر مقابلہ اور نبض صغیر ضد عظیم کی ہے یعنے وہ کہ ناقص ہو

الفصل الثانی فی الانواع المرکبۃ من النبض

بیچ اقطار ثلثہ کے والمعتدل بینہا ہو المتوسط بین ہذہ الامور الثلثہ اور معتدل بیچ عظیم اور صغیر کے وہ ہے کہ
متوسط ہو ان امور ثلثہ میں ومنہا الغلیظ وہو الزائد عرضا وشہوقا اور بعضے مرکبات سے غلیظ ہے اور غلیظ
وہ ہے کہ زائد ہو بیچ عرض اور شہوق کے یعنے ان دو قطر بسیط سے مرکب ہو والرقیق ما یضادہ رقیق ضد غلیظ کی ہے
والمعتدل بینہما ہو المتوسط بین الامرین اور معتدل بیچ غلیظ اور رقیق کے وہ ہے کہ متوسط ہو بیچ دونوں امر کے
وہذہ الانواع الثلثۃ تدل علی ما یدل علیہ بسائطہا اور یہ اقسام جو دلالت کرتے ہیں اوپر اس چیز کے کہ دلالت
کرتے ہیں اوپر اسکے بسائط اسکے اور جو اسباب بسائط کے مذکور ہوئے انکے اجتماع سے حکم اوپر مرکبات
کے کرسکتے ہیں اور بیان فائدے زائد کیے جاتے ہیں جاننا چاہیے کہ واسطے نبض عظیم کے تین چیزوں کا ہونا ایک
حرارت زائد کہ محتاج ترویح کثیر کی ہو دوسری مطاوعت آلہ کی یعنے رگ بسبب نرمی کے فعل قوت کو قابل
ہو اور عصیان نکرے تیسری مساعدت قوت کی یعنے قوت حیوانی قوی ہو اور قادر ہو اس رگ کو حرکت
دے از روے کمال انبساط کے اسواسطے کہ ظاہر ہے کہ جب تک یہ تینوں چیز جمع ہوں نبض میں عظم ظاہر نہیں
ہوتا ہے اوپر طور جمہور کے اور اس سبب سے درجے احتیاج ترویح کے برابر نہیں ہیں جب حاجت زائد
ہوتی ہے اس سے کہ موجب عظم کا ہے سرعت بھی حاصل ہوتی ہے ساتھ عظم کے اور جو حاجت زائد تر ہوتی ہے
باوجود عظم اور سرعت کے تواتر بھی ملتی ہے اور یہ سب بیان ہوا بنظر عظم حقیقی کے ہے اسلیے کہ اگر عظم غیر حقیقی ہو
اس بحث سے خارج ہے اور آخر فصل میں بیچ نبض اعراض نفسانی کے آتا ہے اور اسباب صغر کے ضد اسباب
عظم سے معلوم کرسکتے ہیں یعنے عدم حاجت کثیر اور عدم مطاوعت آلہ کی بیچ نبضات کے اور مساعدت نکرنا
قوت کا ہے اور سبب ہونا واسطے صغر نبض کے انضغاط قوت کا ہے یعنے دب جانا قوت کا نیچے مادے خلطی کے
یعنے اگرچہ بیچ اصل کے قوت قوی ہوتی ہے لیکن بسبب انضغاط کے نبض صغیر ہوتی ہے لیکن انضغاط غذا سے ایسا ہوتا ہے
کہ بسبب زیادتی غذا کے یا بسبب [illegible] وارد ہوتی ہے گرانی کرتی ہے قوت پر اور سست کرتی ہے حرارت غریزی کو پس بسبب
انضغاط کے قدرت نہیں پاتی ہے اوپر تکمیل انبساط کے اگرچہ اسباب عظم کے موجود ہیں لیکن انضغاط
سے ایسا ہوتا ہے کہ خلط متعفن بیچ کوئی مقام کے مجتمع ہو اور بسبب کثرت کمیت اور کیفیت کے قوت
کو منضغط کرے اور نظیر اسکا حال نبض کا ہے بیچ اول نوبت تپ کے اسی سبب سے جو بعد جمع ہونے مادے کے بیچ
عفونت کے طبیعت غلبہ کرتی ہے اور اسکے دفع کرنے پر توجہ کرتی ہے رقت اور لطافت بیچ خلط مجتمع کے پیدا ہوتی ہے
اور اکثر تحلیل ہوتی ہے پس بسبب زوال ثقل کے قوت بیچ قوت کے عود کرتی ہے اور نبض عظیم ہوتی ہے بعد

زمانے شروع تپ کے اور جاننا چاہیے کہ قوت کو جبتک ممکن ہے کہ تحصیل مقصود عظم سے فقط کر سکے تجاوز نہین
کرتی ہے طرف سرعت کے اور جب تک اسکو ممکن ہوتا ہے کہ مقصود حاصل کرے عظم اور سرعت سے تجاوز نہین
کرتی ہے طرف تواتر کے اور مثل قوت کے امور مین مثل اس شخص کے ہے کہ واسطے کوئی کام کے مشی کرے
یعنے چلے اور جو وہ کام مہم ہوا ہے قدم چلنے مین بہت کشادہ کرتا ہے تو مسافت جلد قطع ہو وین اگر اہتمام کام مین
زائد ہوتا ہے اس سے باوجود کشادگی قدم کے سرعت سے ملاتا ہے یعنے قدم کشادہ کو جلد اوٹھاتا ہے اور
اگر اس سے بھی اہتمام زائد ہوتا ہے تو تواتر کو اسکے ساتھ ملاتا ہے اور سرعت چلنے مین یہہ ہے کہ زمانہ یعنے قدم کا
اوپر زمین کے کوتاہ ہو اور تواتر اس مین وہ ہے کہ زمانہ واقعہ درمیان دونون قدم کے کوتاہ ہو اقتباس کیا
نزدیک خروج کے امتداد سے پہلے عظم حاصل ہوتا ہے پس سرعت پس تواتر اسیطرح وقت رجوع کے طرف انقباض کے
اور وقت زوال حاجت زائد کے پہلے تواتر زائل ہوتا ہے پس سرعت پس عظم حاصل یہہ کہ درجہ احتیاج
کے انسے دریافت کر سکتے ہین اور جو کچھ کہا گیا التقدم عظم سے اوپر سرعت کے نزدیک زیادہ ہونے
حاجت کے اس تقدیر پر ہے کہ واسطے عظیم ہونے کے کوئی مانع نہو اسواسطے کہ اگر آلہ بسبب سختی کے مثلاً صلب
ہوا اور قوت کے بیچ انبساط تام کے سرعت ساتھ صغر کے جمع ہوگی نہ ساتھ عظم کے اور اگر حاجت ازید ہو
ساتھ سرعت اور صغر کے تواتر بھی ملیگی اور جس جگہہ کہ علت عدم عظیم ہونیکی ضعف قوت کا ہو اور
حاجت زیادہ نہو نبض ساتھ صغر کے سریع ہوگی بدون تواتر کے اور اگر حاجت بہت زیادہ ہو غرض
بالتواتر جمع ہوگی ساتھ صغر کے پس اگر قوت ضعیفہ زیادہ ہے اس حیثیت سے کہ قادر نہو اوپر سریع کرنے کے اس
صورت مین نبض صغیر متواتر ہوگی فقط تو تدارک کرے تواتر سے اس چیز کو کہ بسبب نہونے عظم اور سرعت کے
فوت ہوتی ہے اور حکماء نے مثال قوت کو اور نبض کو باعتبار عظم اور سرعت اور تواتر کے مشابہت دی ہے ساتھ حال
اس شخص کے کہ محتاج ہو واسطے اوٹھانے چیز ثقیل کے اور ظاہر ہے کہ اگر وہ شخص قادر ہو اوپر اسکے اوٹھانیکے
اوٹھاتا اسکو بالکل اور محل مقصود پر پہونچاتا ہے اسیطرح اگر قوت قوی ہے اور کوئی مانع انبساط
سے نہین ہے نبض عظیم ہوتی ہے واسطے استنشاق کے لیکن لازم ہے کہ عظم ساتھ سرعت کے ہو یا بدون سرعت کے
اور اگر وہ شخص قادر نہین ہے اوپر اسکے اوٹھانے کے اوس چیز کو دو حصہ کرتا ہے اور سرعت کرتا ہے بیچ اسکے
نقل کرنے کے تو تدارک جلد کرے قطع کرنے مسافت سے قصور قوت کو اسیطرح اگر قوت قوی
نہین ہے یا کوئی مانع انبساط سے واقع ہے نبض مائل بسرعت ہوتی ہے واسطے بھر لینے استنشاق کے

اور اگر وہ شخص ضعیف زائد ہے اور بھاری چیز کو اوٹھا نہین سکتا مگر کئی دفعہ مین پس تقسیم کرتا ہے اُس چیز کو کئی حصے بموافق قدرت کے اور ہر بار مین ایک حصہ اوٹھاتا ہے جلدی سے تو پہونچے محل مقصود کو پہونچانے اور رجوع کرے واسطے اوٹھانے دوسرے حصہ کے بدون توقف کے درمیان لوٹنے نقل کرنیکے اسیطرح اگر قوت ضعیف زائد ہے نبض کو متواتر کرنے مین واسطے کامل کرنے استنشاق کے ساتھ سرعت کے ہو یا بطوء کے ومنہا الغزالی اور بعض مرکبات سے وہ نبض ہے کہ نام اُسکا غزالی ہے وہو الذی یقرع الاصابع ثم یقرع ثانیا بسرعۃ بحیث لایحس لہ الرجوع والسکون اور نبض غزالی وہ ہے کہ پہونچے انگلیون کو ایک بار پس پہونچے انگلیون کو دوسری بار جلدی سے اسطرح کہ محسوس ہو اسکو رجوع اور سکون ویدل علی سدۃ الحاجۃ الی الترویح اور دلالت کرتی ہے یہ نبض اوپر شدت حاجت کے طرف ترویح کے اور سبب اس نبض کا اسباب سرعت کے ہین اور غزالی اسوجہ سے کہتے ہین کہ مشابہ غزال یعنے ہرن کے ہے بیچ دوڑنے اور کودنے کے اسواسطے کہ غزال اپنے پانو نکو جب زمین پر رکھتا ہے اور اوٹھاتا ہے بہایت جلدی سے محسوس نہین ہوتا ہے رکھنا اور اوٹھانا اور ٹھہرنا اسیطرح حالت اس نبض کی ہے بہایت جلدی زمانے حرکت اور سکون سے اور غزالی مشابہ ہے ساتھ نبض واقع فی الوسط کے اور فرق درمیان انکے کہا جاویگا ومنہا الموجی اور بعضے مرکبات سے نبض موجی ہے وہو المختلف فی عظم اجزاء العروق وصغرہا وشہوقہا وعرضہا مع استدارۃ اور نبض موجی وہ ہے کہ مختلف ہو بیچ عظم اجزاء رگ کے اور بیچ صغر اور شہوق اور عرض رگ کے ساتھ استدارۃ کے کانہ امواج یتلو بعضہا بعضا گویا کہ موجین ہین کہ پیدر پے پہونچتی ہین بعض انکے ساتھ بعض کے مانند موج دریا کے کہ سخت چیز ڈالنے سے حاصل ہوتی ہے اور بسبب اسی مشابہت کے موجی نام رکھا ہے یعنے جیسے بیچ ہندے پانی کے کوئی چیز سخت ڈالتے ہین اور دائرے بہت اوس سے ظاہر ہوتے ہین اور ہر ایک دائرہ اندر کا نسبت دائرے باہر کے بہت زیادہ اور سریع الحرکت ہوتا ہے اسیطرح اس نبض مین کنارہ رگ کا کہ طرف خنصر بناصر کے پہونچتا ہے نسبت اوپر کے اجزا کے بہت بڑا اور بہت اونچا محسوس ہوتا ہے اور جو اجزاء رگ کے نیچے خنصر بناصر کے ہین نسبت اسکے پست اور نیچے زیادہ معلوم ہوتے ہین اور اسیطرح جو اجزا کہ بعد اسکے ہین صغیر زیادہ اور نیچے زیادہ اور متقدم ہوتے ہین بمنزلہ اون دائرون کے کہ مذکور ہوے ہین اور سبب نبض موجی کا دو امر سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ قوت ضعیف ہو پس رگ کو یکبارگی حرکت نہین دے سکتی ہے یا الخ

نبض غزالی

نبض موجی

جنبش دیگی اُسکو آہستہ آہستہ ایک کو بعد دوسرے کے دوسرا یہ کہ آلہ یعنے رگ نرم ہو لیس اگرچہ
قوت قوی اور قادر ہو اوپر تحریک کے رگ ایک دفعہ مین لیکن بسبب نرمی کے بالکل تحرک نہین ہوتا ہی اور منفعل نہین ہوتا
اور ہر جزو اسکا تحریک قوت سے یکبارگی بلکہ تھوڑا تھوڑا ایک جزو بعد دوسرے کے اثر
تحریک کی لیتا ہے اور ظاہر ہی کہ جو چیز سخت کہ جو ہلاوین ایک طرف سے تمام ہلین جنبش حاصل ہو
البتہ بخلاف نرم چیز کے کہ ایک جزو اُس سے جو ہلاوین جائز ہی کہ دوسرا جزو منفعل نہو اُسکی
حرکت سے و بالجملہ نہ کشرط الحرارۃ اور دلالت کرتی ہی نبض موجی اوپر زیادتی رطوبت کے لہذا
مؤلف کہتا ہی کہ ہوتی نبض فی الاستسقاء و ذات الریۃ و الفالج و السکتۃ اور ہوتی ہی نبض
موجی بیچ استسقا کے اور ذات الریہ اور فالج اور سکتہ کے اور مانند انکے جو مرض کہ غلبہ
رطوبت سے ہوتی ہی اور اگر تپ مین ظاہر ہو نشان پستی کی ہوتی ہی اور بعد حمام کرنے کے اور
بیچ پینے شرابت کے بھی نبض موجی ہوتی ہی و منہا الدودی اور بعض مرکبات نبض سے دودی ہی
و صورتہ کالموجی اور صورت دودی کی مانند صورت موجی کے ہوتی ہی فی التشوق بیچ بلندی کے
اور بیچ پستی کے اور تقدم اور تاخر کے بھی الا انہ لیس بعریض و لا ممتلی مگر یہ کہ تحقیق دودی نہین
ہوتی ہی عریض اور نہ ممتلی و تموجہ ضعیف و ہوتا ہی تموج اُسکا ضعیف اور جو حرکت اُسکی
مشابہ کیڑے بہت پانون والے کے ہی دودی نام رکھا گیا و یدل علی سقوط القوۃ لکن لا تماماً اور
دلالت کرتی ہی یہ نبض اوپر ساقط ہونے قوت کے لیکن نہ بالکل اس سبب سے کہ اگر قوت بالکل ساقط ہو
نبض نملی ہوتی ہی و منہا النملی اور بعض مرکبات نبض سے نملی ہی و ہو فی غایۃ الصغر و التواتر اور وہ
نبض بیچ نہایت صغر اور تواتر کے ہوتی ہی اسلیے کہ قوت اُسمین نہایت ضعیف ہوتی ہی لہذا
مؤلف کہتا ہی کہ و یکون عند کمال سقوط القوۃ و قرب الموت اور ہوتی ہی نبض نملی نزدیک نہایت
سقوط قوت کے اور نزدیک موت کے اور اس سبب سے کہ یہ نبض مشابہ حرکت چیونٹی کے ہی نملی نام
رکھا گیا انتبہا اختلاف نبض موجی کا بسبب رطوبت آلہ کے ہی کہ قوت اُسکو بالکل نہین
حرکت دے سکتی ہی یکبارگی ساتھ اسکے کہ قوی ہی بخلاف اختلاف دودی اور نملی کے کہ علت
انکی افراط ضعف کا ہی لا غیر لہذا لازم ہی کہ دودی اور نملی بطی ہوتی ہین اور متواتر بھی ہوتی ہین لیکن
بطی اس سبب سے کہ سرعت بدون کچھ قوت کے نہین ہوتی ہی اور متواتر اس سبب سے کہ جسب قوت ضعیف

اور صلابت شدید ہوتی واجب ہو کہ تواتر کرے نبض نہایت یہ ہو کہ بیچ دو دو کے گمان ہوتا ہو کہ
سریع ہو لیکن سریع نہیں ہوتی اس سبب سے کہ مذکور ہوا ہو احمد نبض نملی بیچ حق رگ کے نوزا کے
طبعی ہوتی ہو اور اسکے غیر مین نشان موت کی ہو و منہا المنشاری اور بعض مرکبات نبض سے
منشاری ہو اور وہ نبض صلب اور وہ نبض سخت ہو وقتی قرعہ و شوقہ اختلاف اور بیچ اسکے قریباً
شہوق کے اختلاف ہوتا ہو حتی کہ یہی کانہ لیقع الاصابع فی حال نزولہ عن بعض بیان تمکسا شہوقہ
ہوتی ہو کہ گویا نحو نکتی ہو انگلیون کو بیچ حال نزول کے بمنزلہ حرکت منشار کے یعنی آرہ اور اکثریت کی بیچ
قانون وغیرہ کے اکثر کتابون سے مرقوم ہو کہ منشاری نبض سریع متواتر مختلف الاجزا ہو بیچ عظم و
انبساط کے اور بیچ سختی اور نرمی کے اور یہ کلام صحیح ہو اسپر کہ بعض اجزا رگ کے بیچ اسکے سخت ہوتے
مین اور بعضے اجزا نرم اور رامن نے مطلق اسکو سخت کہا ہو پس تطبیق کیونکر ہو تو جواب اسکا یہ ہو
کہ شک نہیں ہو کہ کوئی جزو رگ سے بیچ اس نبض کے خالی سختی سے نہیں ہو نہایت یہ کہ بیچ سختی کے
اختلاف ہوتا ہو کہ بعضی اجزا سخت زیادہ ہوتے ہین اور بعضی اصلب پس جو اطلاق نرمی
کا بیچ قانون وغیرہ کے بیچ باب منشاری کے ہوا ہو مراد اس نرمی سے نرمی نسبتی ہو نہ نرمی حقیقی تا
ایسا ہی صاحب نفیسی نے کہا ہو و یدل علی ورم حار عظیم اور دلالت کرتی ہو نبض منشاری اوپر
ورم گرم بڑے کے کہ اعضائے عصبانی مین ہو اور جسطرح ہو نبض منشاری دلالت کرتی ہو اوپر
اسپر کہ قوت قوی ہو لہذا ساتھ تواتر کے سریع ہوتی ہو اور اوپر بیان ہوا ہو کہ سرعت بدون
قوت کے نہیں ہوتی ہو اور ظاہر ہو کہ اگر قوت قوی نہ ہوتی قوت قادر نہوتی اوپر عظم
بعض اجزا کے باوجود سختی کے اور سبب منشاری ہونے نبض کا مختلف ہونا جرم رگ کا ہو بیچ
سختی اور نرمی کے اسطرح پر کہ محسوس ہو سکتا ہو اور ظاہر ہو کہ جو اجزائے رگ کے سخت
ہون انبساط انکا اصغر اور ابطا ہوگا اور بعض دوسرے کہ نرم ہونگے انبساط انکا اسرع اور
اعظم ہوگا پس نبض مذکور مختلف الاجزا ہوتی ہو بیچ صلابت اور عظم اور صغر اور تقدم اور
تاخر کے اور یہی منشاریت ہو اور سبب اختلاف اجزائے رگ کا ازروئے تحقیق کے دو وجہ
باہر نہیں ہو ایک یہ کہ جو کچھ بیچ جرم رگ کے مصبوب ہو رگ اہی مختلف ہو بیچ عفونت اور نضج
اور ظاہر ہو کہ ہوا اختلاف مادے کے اختلاف بیچ اجزائے رگ کے محسوس ہوتا ہو اسا

سبب سے کہ جو مادہ کہ عفن ہو نرمی واجب کریگا اور اسی طرح نفخ پایا ہو اور جو عفن نہین ہو سختی پیدا کرتا ہو اسی
طرح جو مادہ کچا ہو دوسرا یہ کہ اعضای عصبانی مین ورم ہو اور اسی سبب سے اختلاف بیچ اجزا رگ کے
ظاہر ہووے اور وجہ ظاہر بیچ پیدا ہونے منشاری نبض کے ورم عضو عصبی سے یون ہو کہ مقرر ہوا ہو کہ اوپر شریان کے
دو غشا محیط ہین ایک خارج سے اور دوسری داخل سے خارجی غلیظ اور ظاہر ہو کہ ہر شریان مین ہو اور
داخلی نہایت باریک اور خفی ہو اور معلوم نہین ہوتی مگر بیچ تشریح شرایین کے اور تحقیق ہوا ہو کہ غشائین
منتسج ہین لیف عصبی اور لیف رباطی سے پس جسوقت ورم بیچ عضو عصبی کے ہوا کھینچ جاتے ہین
وہ اعصاب کہ اس عضو مین ہین بسبب زیادہ کرنے ورم کے حجم عضو کو اور بواسطے تمدد کے اعصاب
اس عضو کے منجذب ہوتے ہین لیف اعصاب کہ بیچ غشاء شریان کے منتسج ہین اور اعصاب عضو متورم سے
منفعل ہین اور بواسطے انجذاب الیاف عصبی غشائی کے منقبض ہوتا ہو جرم شریان کا اس جگہ سے کہ منتہی
اون الیاف کی ہو اور بالضرور بیچ فضای جوف شریان کے بھی اس جگہ تنگی اور کجی حاصل ہوتی ہو اور بسبب ممانعت
الیاف منجذبہ کے بیچ منبسط ہونے شریان کے جیسا کہ لائق ہو دشواری پڑتی ہو پس حال نبض کا مختلف ہوتا ہو
اسواسطے کہ اجزا رگ کے اس جگہ سے کہ الیاف عصبی غشی آکے منجذب نہین ہوئے ہین عظیم زیادہ اور سریع زیادہ
ہوتے ہین اور اس جگہ سے کہ منجذب ہوتے ہین صغیر زیادہ اور بطی زیادہ ہوتے ہین اور بسبب تمدد کے سخت زیادہ
محسوس ہوتے ہین اور یہی وجہ نبض منشاری کا ہو اور ساوی گذرا ہو کہ الیاف عصبی غشی سے جو اعصاب متمددہ عضو متورم سے
اتصال رکھتے ہین منجذب ہوتے ہین اور جو متصل نہین ہین اپنے حال پر رہتے ہین اور ظاہر ہو کہ اجزا رگ کے اسجگہ
کہ اپنے حال پر ہین مطاوع ہوتے ہین قوت محرکہ کو بیچ انبساط کے اور سرعت کے اور اس جگہ سے کہ منجذب ہین عاصی ہوتے
ہین بیچ انبساط اور سرعت کے فائدہ جو ورم کہ بیچ ورم غیر عصبی کے ہوتا ہو اور نبض منشاری پیدا کرتا ہو پہلے سبب اختلاف
مین جو اصل ہو اس سبب سے کہ ورم مذکور جبتک گرم نہین ہوتا ہو اور تھوڑا اوسکے مادے سے بیچ جرم شریان کے نفوذ
نہین کرتا اور بیچ عفونت اور نفخ کے مختلف نہین ہوتا نبض کو منشاری نہین کرتا ہو اور یہ وہی مضبوط ہو بیچ جرم
شریان کے اور اسی وجہ سے ورم مذکور کو سبب جدا واسطے نبض واسطے منشاری کے شمار نہین کیا ہو نوع چہارم ذنب الفار
و یعنی مرکبات نبض سے ذنب الفار ہو اور اسکو دم موش اسوجہ سے کہتے ہین کہ جیسے دم چوہے کی مختلف الاجزا ہو
بہ موٹائی اور دبلائی کے کہ ایک طرف سے موٹی ہو اور دوسری طرف سے پتلی اور درمیان مین بتدریج مرتبہ مرتبہ پست
ہوتی ہو اسی طرح حال اس نبض کا ہو جیسا کہ مولف کہتا ہو ذنب الذی تیدرج فی اختلاف الاجزا من ... بان

ان میں زیادہ وہ نبض زیادتی والی نقصان اور یہ نبض ذنب الفار وہ ہے کہ جو تدریجاً شروع کرے اختلاف کی طرف تھوڑا
تھوڑا تھا جو اختلاف اجزا کے نقصان سے طرف زیادتی کے یا زیادتی سے طرف نقصان کے اور
موافق قول شیخ رئیس اور ماتن کے واسطے ہونے نبض ذنب الفار کے اس قدر کہ ماحصل ہو تدریج شروع ہے کہ وہ پہنچے
بسبب پہنچنے کے ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبہ پر رجوع کرتی ہے طرف مرتبہ پہلے کے یا نہ لیکن کہا آخر شیخ نے کتب میں جو بعض ہر
مرتبہ بھی جیسا صد ذنب الفار کا معلوم ہوتا ہے کما لا یخفی لیکن جو اکثر کتب معتبرہ سے ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ نبض کی
ذنب الفار ایک ماخوذ ہوا اور یہ بعض متضمن سبب قسموں کی ہے اور اکثر اقسام اسکی ایک نام سے خاص ہیں اور بعض اقسام
معدوم الاسم ہیں ہر ایک اس جگہ مفصل کہی جاتی ہے سا تو فائدہ بہت سے پوشیدہ نہ رہے کہ ذنب الفار کی
ایک قسم ہے نبض فاری ہے اور فاری وہ نبض ہے کہ مختلف الاجزا ہو بہ نقصان اور زیادتی کے لیے نقصان سے
زیادتی کو پہونچے یا زیادتی سے نقصان کو بدون لحاظ کرنے اس امر کے کہ بعد پہونچنے کے ایک مرتبہ
دوسرے مرتبہ کو پھر عود کرے مرتبہ پہلے پر تدریجاً یا دفعات یا عود کرے جو نبض بت کرے اور
جو دفعۃً رجوع کرے اور غیر طور فاری نام سے کہ آگے کہی جاتی ہے اسکو ذنب الفار کہتے ہیں اور جو دفعۃً رجوع کرے کوئی
نام خاص نہیں کہتی ہو یہ فاری کی قسم ہے اور ذنب الفار وہ ہے جس کا نام مخصوص نہیں کہتی ایسے دفعۃً عود کرتی ہے دونوں
اسکی قسم ہیں اور درمیان تیسری قسم ہے جان تو کہ ذنب الفار تین طرح پر ہے ایک یہ کہ نبض سے شروع کرے اور بعد پہلا
جسم ہوتی ہے اور اس کو بہ پہنچ کر نہایت صغیر کی محسوس ہو اور اسکو ذنب الفار متصل کہتے ہیں یا مجمع ہو
اور اور غیر ہے اور یہ قسم نبض کی ردی ہے واسطے کہ دلالت کرتی ہے اوپر ضعف اور جاتے ہیں قوت کی حرکت سے
واسطے کہ قوت نزدیک ضعف کے استراحت کے ٹھہر جاتی ہے حرکت سے اور جو اجتماع روح سے تقویت پاتی ہے
پھر حرکت کرتی ہے دوسری وہ کہ ایک مرتبہ سے شروع کرے اور تدریجاً اس قدر کہ صغیر مرتبہ پہلے کے ہوئی پس اُسی کی
اسکو ذنب الفار کہتے ہیں یا تیسری ہے کہ ایک مرتبہ سے شروع کرے اور تدریجاً دوسرے مرتبہ کو پہونچے اور پھر اُس
مرتبہ سے عود کرے اسکی پہلے صغیر تک محسوس ہو یہ شروع طرف عظم کے یا صغر کے ہے اور ایک جانب پہونچے پھر طرف عظم
یا صغر کے عود کرے اسکو ذنب راجع کہتے ہیں اور ذنب ما تیجی اور نا کہتے ہیں بنا بر رجوع کرنے کے مختلف ہیں
کہ اگر بعض عظم سے شروع کرتی ہے اور صغر کو پہنچ کر پھر عود کرتی ہے اور اُسی عظم کو کہ اُس سے شروع کیا تھا پہونچتی ہے اور
کا سکتے اسکو ذنب الراجع تام الرجوع کہتے ہیں اور دلالت کرتی ہے اسپر قوت برابر قوت کے کہ حرکت پہلے کی اور اگر غلبہ
کرتی ہے اور صغر کو پہنچ کر عود کرتی ہے عظم سے لیکن اس عظم تک شروع میں تھا نہیں پہنچتی ہے اسکو ذنب الراجع ناقص الرجوع کہتے ہیں اور دلالت کرتی ہے

ضعیف زیادہ ہے قوت محرکہ حرکت پہلی سے اور اگر عظم سے شروع ہوتی ہے اور صغر کو پہونچکر عود کرتی ہے طرف
عظم پر اور اس سے بھی ترقی کرتی ہے بیچ عظم کے اسکو ذنب متراجع زائد الرجوع کہتے ہیں اور دلالت کرتی ہے
اسپر کہ قوت قوی زیادہ ہے قوت محرکہ حرکت پہلی سے اور اگر صغر سے شروع کرے اور عظم کو پہونچے بعد اسکے
صغر کو پہونچے اور ترقی کرے صغر میں یہانتک کہ محسوس ہو اسکو ذنب المنقضی کہتے ہیں جیسا کہ نفیسی
میں ہے اور دلالت کرتی ہے اوپر ضعف تام کے اور یہ بھی ردی ہے اس سبب سے کہ بیچ ذنب المنقضی پہلی کے مذکور
ہوا ہے لیکن جو صغر سے شروع کرے اور مائل بعظم ہو اور پھر صغر کو عود کرے اور اسی حالت پر متوقف رہے
اسکو فاری ثابت کہتے ہیں اسیطرح نفیسی میں ہے اور اس بیان سے ظاہر ہوا کہ فاری ثابت ایک قسم بعض
فاری متراجع سے ہے اور ذنب الفاری ثابت ایک قسم فاری غیر متراجع سے ہے اور بیان ہو چکا ہے کہ فاری منقسم ہے
اور ذنب الفاری اور قسم اسکا دونوں فاری کی قسم ہیں فافہم و تامل لانہ غامض و ما صح احد ہذا المبحث کما حرر
بعون اللہ تعالی اب جاننا چاہیے کہ اختلاف بیچ نبض الفار کے جیسا کہ باعتبار عظم اور صغر کے ہوتا ہے بیچ قوت
اور ضعف کے اور بیچ سرعت اور بطوء کے اور بیچ تواتر اور تفاوت کے اور بیچ صلابت اور لین کے بھی ہوتا ہے لیکن
اختلاف اخص کہ نسبت اسکے ذنب الفار کہی جاتی ہو وہی کہ بیچ عظم و صغر کے ہو اسواسطے کہ تسمیہ اس نبض کا اس اسم سے
اسی مشابہت سے موافق زیادہ ہے اسواسطے کہ دُم چوہے کی مختلف ہوتی ہے بیچ غلظت اور رقت کے اسکی اصل سے نزدیک
اور شک نہیں ہے کہ غلظت اور رقت مشابہ ہیں عظم اور صغر کے لہذا صاحب موجز نے بیچ تعریف اس نبض کے انہیں دو لفظ
پر قصر کیا عوض نقصان و زیادتی مطلق کے اور بھی جانیں کہ اختلاف نبض ذنب الفار کا تین طرح ہے ایک وہ کہ باعتبار
نبضات کے ہو یعنے پہلا نبضہ مثلاً قوی یا عظیم یا سریع یا سوا اسکے ہو اور پھر بتدریج ہر نبضہ مابعد کا مائل ہو طرف ضعف یا
صغر یا بطوء کے گویا وہ نبض مخروطی ہے اور یہ نوع ظاہر زیادہ ہے اور جو کہا گیا ہے یعنے تراجع اور عدم تراجع اور اسکی
انکے اکثر اسمیں واقع ہیں دوسرے یہ کہ باعتبار ایک نبضہ کے ہو بنظر اجزائے کثیر کے مثلاً جو نیچے انگلی پہلی کے ہے زیادہ
محسوس ہے بیچ کوئی امر کے اور جو نیچے دوسری انگلی کے ہے ناقص زیادہ ہو پہلی سے اور اسی طرح جو نیچے
تیسری انگلی کے ہے بہ نسبت ثانی کے اور جو نیچے انگلی چوتھی کے ہے بہ نسبت ثالث کے ناقص زیادہ ہو اسیطرح
اگر نقصان سے شروع ہو اور انتہا زیادتی پر ہو تیسرے یہ کہ باعتبار ایک جز نبضہ کے بنظر ایک جز کے
مثلاً شروع کرے انبساط زائد یا ناقص بعد اسکے بتدریج ناقص یا زائد ہو بالجملہ ذنب الفار جس
طرح پر کہ ہو دلالت کرتی ہے اوپر جہاد قوت کے اور استراحت کے اسی سبب سے کبھی ناقص ہوتی ہے اور کبھی

ترمذ جیسا کہ ماتن کہتا ہی ویدل علی ان القوۃ تضعف ثم ترجع اور دلالت کرتی ہی نبض ذنب الفار اسپر کہ قوت ضعیف ہوتی ہی بعد اسکے طرف قوت کے رجوع کرتی ہی دلالت اسکے اقسام کی بیچ ضمن بیان ہر ایک کے مفصلاً مذکور ہی اور قرشی نے بیچ شرح قانون کے لکھا ہی کہ اقسام اسکے تین ہین ایک منقطع کہ نقصان مین زیادہ ہو یہانتک کہ ساقط ہو یہ ردی زیادہ ہی دوسری وہ کہ باقی رہے اس حال پر کہ اس حال سے اسکو ذنب الفار کہہ سکتے ہین یعنے ساقط نہو یہ ردی ہی تیسری وہ کہ راجع ہو یعنے رجوع کرے ایک حالت سے طرف تشابہ کے جیسا کہ اوپر گذرا ہی اور بہ نسبت اور دونکے اسلم ہی بشرطیکہ رجوع اسکا منقطع کو نہ پہونچے ومنہا ذو الفترۃ اور بعضے مرکبات نبض سے ذو الفترۃ ہی وہو الذی لیسکن حیث یتوقع الحرکۃ اور ذو الفترہ وہ نبض ہی کہ ساکن ہو اسوقت کہ حرکت متوقع ہو اور تفسیر اسکی دو وجہ سے کہی ہی پہلی وجہ یہ کہ بیچ جس زمانے کے کہ امید حرکت کی ہو حرکت نہو ہرگز یا پائی جاوے لیکن محسوس نہو نظیر اسکی ہرگز حرکت نپائی جاوے وہ ہی کہ سکون کہ بعد حرکت انبساط یا انقباض کے ہوتا ہی زیادہ ہو اوپر مقدار مخصوص لینے کے اور ظاہر ہی کہ اُس زمانے سکون مین کہ بیچ اس صورت کے مقدار سکون منضبط سے زائد ہوا حرکت اُس مین متوقع تھی کہ واقع نہوئی بلکہ وہ زمانہ سکون کا سکون مین گذر گیا اور مثال اُس چیز کی کہ اگرچہ حرکت وجود مین آوے لیکن محسوس نہو سکے اور اس سبب سے وہ موصوف بسکون ہو یہ ہی کہ بعد سکون کے انقباض رگ کا مائل بہ انبساط ہو اور ابھی درجے محسوس ہونے تک نہ پہونچا ہو کہ پھر اپنے مرکز کی طرف عود کرے پس یہان بھی جسوقت کہ حرکت رگ کی از روے دریافت کرنیکے رجوع یعنے امید تھی گئی تو بھی سکون مین گذرا باعتبار محسوس کرنے حرکت کے اور یہ وجہ پہلی محتاج تاویل کی نہین ہی اور کلام قرشی سے معنی ذو الفترۃ کے اُسمین محصور معلوم ہوتے ہین وجہ دوسری وہ کہ بعد شروع کرنیکے بیچ حرکت کے اور قبل تمام ہونے اُس حرکت کے سکون واقع ہو اور یہ ایسا ہو کہ مثلاً نبض بعد شروع کے بیچ انبساط کے اور قبل تمامی انبساط کے ساکن ہو اور پھر حرکت کرے اور انبساط تمام کرے یا بعد شروع کرنے کے بیچ انقباض کے قبل تمام ہونے انقباض کے وقفہ یعنے توقف کرے اور پھر حرکت کرے اور انقباض تمام کرے اور شک نہین ہی کہ درمیان دونو سکون مذکور کے زمان حرکت کا ہوتا ہی کہ سکون اُسمین متخلل ہوا پس نبض مذکور بیچ اس تقدیر کے مرکب ہوگی دو حرکت سے کہ ایک سے منقطع الوسط ہی اور تین سکون سے اور اس تقدیر پر کہ فترہ بھی انبساط

بیچ جو اور کبھی انقباض مین مرکب ہوگی دو حرکت منقطع الوسط سے اور چار سکون سے اور یہ وجہ دوسری
بیچ اس معنی کے مذکور ہوا تاویل طلب ہی اسواسطے کہ امید کوئی چیز کی قبل حاصل ہونے اس چیز کے ہوتی ہی
اور جب حرکت وجود مین آئی ہو اور سکون اسمین داخل ہوا اور یہ کہنا کہ وقت متوقع حرکت کے ساکن ہوا تو ہی
اور تاویل اسکی یہ ہی کہ کہا جاوے کہ توقع حرکت کی تمام ہی کہ مراد اس سے وجود حرکت کا ہو یا اتمام حرکت
پس جیسا کہ بیچ وجہ پہلی کے وجود حرکت کا مفقود ہی بیچ وجہ دوسری کے اتمام حرکت کا امید کیا گیا ہی تو
جو قبل تمام ہونے حرکت کے سکون پڑا ہی لیکن حیث متوقع فیہ الحرکۃ اسکے حق مین صادق آتا ہی اور سبب
نبض فی والفترۃ کا احیا تو بتا ہی کہ بسبب ماندگی کے راحت و آرام مانگتی ہی بعد اسکے قطع مسافت کی کرتی ہی
یا عارض ناگہانی سے کہ سبب انصراف طبیعت کا ہوتا ہی دفعتًا اور یکبارگی حرکت سے باز رکھے جیسے خوف
شدید مین ہوتا ہی اور اگر کہین کہ بیچ حد نبض کے گذرا ہی کہ ہر نبضہ مرکب ہی دو حرکت اور دو سکون سے
اور اس جگہ بنظر وجہ دوسری کے تین سکون یا چار سکون مقدر ہوا بیچ ہر نبضہ کے پس حد نبض کی ناقص ہوتی ہی
جواب اسکا یہ دیتے ہین کہ مراد سکون سے بیچ حد نبض کے وہ ہی کہ بعد تمام ہونے انبساط کے اور انقباض
کے واقع ہوا اور شک نہین ہی کہ ایسا سکون معتد بہ اس بحث مین ہی زیادہ اوپر دو سکون کے ہرگز بیچ نبض
کے نہین ہوتا ہی اور کبھی ہو سکتا ہی کہ کہین کہ جو بیچ حد ہو دو شیا کے مذکور ہوتا ہی باعتبار خالی ہونے شے کے
عارض سے ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ نبض اور طبیعت کے ہو زیادہ اوپر دو حرکت اور دو سکون کے اسمین
نہوگا پس ان سکونون عارضی اتفاقی سے نقص بیچ حد کے نہ آویگا اور اس کلام سے اکثر شکوک کہ بیچ ایسے
مقام کے وارد ہوتے ہین اوپر اقسام نبض کے رفع ہوتے ہین ومنہا الواقع فی الوسط اور بعضے ترکیبات
سے واقع فی الوسط ہی وہو الذی یتحرک حیث یتوقع السکون اور واقع فی الوسط وہ ہی کہ متحرک ہو اس وقت
کہ سکون متوقع ہو اسوقت مین یعنے درمیان انبساط اور انقباض کے کہ زمانہ سکون کا ہی حرکت پڑے اور
حاصل ہونا اس حرکت تیسری کا درمیان دو حرکت متضاد کے واقع ہوتا ہی اسطرح ہوتا ہی کہ مثلاً بعد
تمام ہونے انبساط کے رگ متوجہ انقباض کی ہو فورًا خواہ سکون خفیف بعد انبساط کے کیا ہو یا ہرگز سکون
نہ کرے بمجرد شروع کے بیچ انقباض کے پھر منبسط ہوا اور قرع کرے حاصل اس حیثیت سے کہ بیچ اسقدر زمانے کے
کہ سکون متوقع ہو حرکت پڑے پس ساتھ انقباض کے متحرک ہو جیسا کہ لائق ہی بالجملہ یہ حرکت واقعہ اگر بیچ زمانے
ملنے کے دو سکون سے ہی نبضہ تین حرکت سے ترکیب پاتا ہی اور اگر بیچ دو کے ہی چار حرکت سے کمال لطیف اور رقیق

اُس ایراد کا کہ اوپر حد نبض کے ہوتا ہے بیچ بحث ذو فترہ کے گذرا ہے آپ دریافت کریں کہ نبض مذکور غزالی سے مشابہت
رکھتی ہے اور مطرقی سے بھی اور فرق اُنکا ان دونوں سے جدا جدا کہا جاتا ہے لیکن فرق درمیان اُسکے اور غزالی
کے وہ ہے کہ قرعہ دوسرا بیچ غزالی کے لاحق ہوتا ہے قبل گذرنے قرعہ پہلے کے یعنے ابھی بعض جزو رگ کا قرع پہلے
سے فارغ نہیں ہوا کہ بعض دوسرا اُسکے اجزا سے قرعہ ثانی کرے حاصل یہ کہ اجزاے رگ کے بیچ اس نبض
کے مختلف ہوتے ہیں بیچ سرعت اور بطو کے اور تقدم اور تاخر سے قرع کرتے ہیں جسطور سے کہ ہوں
بعض اجزاے رگ کے کہ پہلے قرع کیے ہیں قبل اسکے کہ بعض دوسرے قرع سے فارغ ہوا ان دوسری مرتبہ
قرع کرتے ہیں جلدی سے پس لحوق قرع ثانی کا قبل انقضاے قرعہ پہلے کے جائز ہو بسبب اختلاف اجزاے
رگ کے بخلاف واقع فی الوسط کے کہ قرع اُسکا قرع ثانی نہیں ہوتا ہے مگر بعد اسکے کہ باقی اجزا اُسکے قبل
قرع پہلے کے فارغ ہوں اور فرق دوسرا یہ ہے کہ نبضہ لاحقہ اس نبض میں قرع عام کرتا ہے یعنے ہر جزو اُسکا
انامل کو قرع کرتا ہے بخلاف غزالی کے کہ قرع نبضہ لاحقہ اُسکا مخصوص ببعض ہوتا ہے یعنے قرع نہیں کرتا
مگر جزو واحد اُس سے اور فرق بیچ واقع فی الوسط کے اور بیچ مطرقی کے یہ ہے کہ قرع ثانی بیچ مطرقی کے بعد تمام
انبساط کا ہے کہ قرع پہلا بھی جزو اُس انبساط کا ہے یعنے قرع لاحقہ مطرقی کا متمم انبساط کا ہے پس دونوں قرع
اُسکے جزو ایک ہی انبساط کے ہیں بخلاف واقع فی الوسط کہ قرع ثانی اُسکا بعد تمامی انبساط ہوتا ہے اور اُسکا
جزو سے نہیں ہے اور سبب اس نبض کا حرارت قوی ہے کہ طبیعت کو محتاج کرتی ہے طرف حرکت بیچ غیر وقت
کے ومنہا المسلی یعنی بعضوں مرکب سے مسلی ہے اور مسلی بکسرہ میم اور فتح سین مہملہ اور لام مشددہ سوال
دونوں کو کہتے ہیں وہو الذی یاخذ من نقصان الی حد من الزیادۃ ثم ینقص مسلی وہ ہے کہ لیتی ہے یعنے شروع کرتی
ہے نقصان سے طرف ایک حد کے بیچ زیادتی کے ثم یتناقص علی الولاء تسیر میل کرتی ہے زیادتی سے طرف
نقصان کے متصل اُسی جہت میں الی ان تبلغ الحد الاول فی النقصان یہانتک کہ پہونچے حد پہلے کو بیچ
نقصان کے یعنے انتہا انبساط کی مانند ابتدا انبساط کے ہوتی ہے ویکون کذنب الفار اور ہوتی ہے نبض
مذکور مانند دُم چوہے کے کہ دونوں طرف طرف موٹی سے ملا دیں پس وسط اُسکا موٹا ہوگا اور دونوں
طرف پتلی اور مثال اس نبض کی یہی ہے اسواسطے کہ حالت انبساط میں شروع پہلی انگلی سے تا انگلی دوسری کے
بترتیب بیچ زیادتی کے ہوتی ہے پس وہاں سے منتہی چوتھی انگلی تک بیچ نقصان کے ہوتی ہے حاصل یہ کہ نبض
متغیر الطرفین دکھلائی دیتی ہے وقت انبساط کے اور اُسکی مانند کو عمیق کہتے ہیں اور مائل الطرفین اُنیا اور

یون ہی کہ صغیر الوسط عظیم الطرفین دکھلائی دیتی ہی حالت انبساط مین گویا دو ورم ہین جو ہے کو طرف ہر ایک
سے ملا یا ہی اور اس قسم کو ماتن نے ذکر نہین کیا اور شیخ رئیس نے بھی قانون مین ضبط نہین کیا بسبب
کم واقع ہونے اس قسم کے اور علت کمی کی یہ ہی کہ سبب سلی کا اور اسکی ضد کا لامحالہ ضعف قوت کا ہی اور
جو قوت ضعیف ہو کمتر ہی کہ شریان کو بیچ اُس مقدار کے کہ چارون اُنگلی سے محسوس ہوتی ہی دو طرف سے
منبسط دکھلاتی ہی اور بیچ وسط کے اوپر صغر کے چھوڑتی ہی بسبب عجز کے اما انبساط وسط شریان کا اُس
مقدار مین آسان ہوتا ہی اسواسطے کہ بسیط ایک مکان کا آسان زیادہ ہی اوپر ضعف کے بسط دو مکان سے
کما لا یخفے اس واسطے سلی کثیر الوقوع ہی نسبت عمیق کے کہ اسکی ضد ہی و منہا المرتعش اور بعضے مرکبات
نبض سے نبض مرتعش یعنے لرزان ہی اور اسکو مرتعد بھی کہتے ہین و ہو الذی یحس منہ حالۃ تشبہ ارتعاشہ اور نبض
مرتعش وہ ہی کہ پائی جاتی ہی اس سے ایک حالت مانند رعشہ کے یعنے رگ کپتی محسوس ہوتی ہی اور سبب
اس نبض کا ضعف قوت کا اور شدت حاجت کی اور سختی اور خشکی آلہ کی ہی و منہا الملتوی اور بعضے مرکبات
نبض سے ملتوی ہی و ہو الذی یحس منہ العرق کانہ خیط یلتوی اور نبض ملتوی وہ ہی کہ محسوس ہوتی ہی
اُس سے رگ گویا دھاگا ہی کہ بیچ کھاتا ہی اور منفتل ہوتا ہی و ہذہ الانواع تدل علے سوء حال البدن اور
یہ انواع یعنے ذو فترت سے ملتوی تک جو مذکور ہین دلالت کرتے ہین اوپر برائی حال بدن کے فائدہ اقسام
نبضون کے کہ بیچ متن کے تھے یہانتک تمام ہوئے اور اگرچہ انواع مرکب اُسکے زیادہ اُس سے کہ شمار کی گئی
ہین لیکن جو مخصوص نام سے ہوئی ہین بیان ضبط ہوئی ہم اُن کو بیان کرتے ہین جاننا چاہیے کہ ایک اُنمین سے
نبض متشنج ہی اور یہ بھی مانند دھاگے کے کھنچی ہوئی ہی اور مختلف الاجزا بیچ تقدم اور تاخر اور رفع کے
اور کچھ صغر اور کچھ سختی سے قریب ہوتی ہی اور وہ خبر دیتی ہی پیدا ہونے تشنج کو اور سبب نبض مذکور کا تشنج
ہونا اجزاے عصبی کا ہی کہ بیچ غشائین محیط شریان کے ہین اور ظاہر ہی کہ جو بیچ بعض اجزاے غشاے
محیط شریان کے کھنچاوٹ پڑتی ہی منبسط ہونا درمیان دونون غشا کا دشوار ہوتا ہی اور صغیر ہوتا ہی
اور سخت معلوم ہوتی ہی اور بیچ اجزاے شریان کے اختلاف پڑتا ہی بواسطے اختلاف اجزاے غشائی عصبی
کے اور جہات تشنج اُن اجزا کے اور شک نہین ہی کہ تشنج نہین ہوتا ہی مگر حرکات غیر طبعی سے اور ردی
ہونا قوام آلہ کا اُسکو لازم ہی اور اگر کہین کہ جو ایسا ہی چاہیے تھا کہ وجود نبض متشنج کا بعد وجود تشنج
کے ہو پس نبض سابق اللہ ور منذر نہوگی اوپر تشنج کے بیان منذر الشیٔ لا یکون سابقا علے ذلک الشیٔ جواب اسکا یہ

کہ تشنج اُسوقت ظاہر ہوتا ہے بیچ اعضا کے اور محسوس ہوتا ہے کہ بڑے اعصاب کھنچ جاتے ہیں اور
تشنج الیاف عصب صغیر کا مقدمہ تشنج اعصاب کبیر کا ہے پس منتہی ہوتا اسکا تا یت ہوا اور ان میں سے
نبض متواتر ہے اور پر وزن متفرق کے اور یہ بھی مانند دھاگے کھنچے کے ہوتی ہے اسواسطے کہ متواتر اور متشنج
اور مرتعش اور ملتوی سب آپس میں اشتراک رکھتے ہیں بیچ ہونے ہر ایک کے مختلف الاجزا بیچ تقدم اور
تاخر اور وضع کے لیکن ہر جہت سے جدائی رکھتے ہیں کما لا یخفے با لجملہ متواترہ وہ نبض ہے کہ اُسمین انبساط
کمتر اور پوشیدہ زیادہ ہو اور کشیدگی رگ کی ظاہر زیادہ ہو اور اکثر ان مضمون کا بیچ امراض خشک
کے ہوتا ہے اور ایک نوع ہے نبض سے کہ اُسکو ثابت کہتے ہیں اور وہ ایسی نبض ہے کہ باریک اور سخت اور
کشیدہ صاحب اختلاف ہوتی ہے اور بیچ بیماریوں سخت ایسی جیسے مانند دق اور ذبول کے ظاہر ہوتی ہے
اور ایک نوع ہے نبض سے کہ اُسکو مطرقی کہتے ہیں اور مشہور ہے اور یہ نبض ہے کہ قرع کرتی ہے انگلی کو اور
اُسپر کفایت نہین کرتی پس دوسری مرتبہ قرع کرتی ہے واسطے تمام انبساط کے جیسا کہ تیا کوٹنے اور پسند کے
مارتے ہین سُست ہاتھ سے دو اور پسند آنکے ہوتا ہے بدون ارادہ قارع کے قرع دوسرا کرتا ہے اور
اسی مشابہت سے مطرقی نام رکھا ہے اور ترجمہ مطرقہ کا تپک ہے اور جالینوس نے کہا کہ مین نے پایا ہے
مطرقی کو کہ دو بار عود کیا یعنے بیچ ایک نبضے کے تین قرعہ کیے اور یہ بعید نہین ہے لیکن جانین کہ ہر قرعہ
اُسکا قرعہ سابق سے ضعیف تر ہوتا ہے اور وہ مشابہ واقع فی الوسط کے ہے اور فرق درمیان دونون
کے بیچ واقع فی الوسط کے کیا گیا ہے اور مطرقی کو ذو القرعتین بھی کہتے ہین اور اطبا نے اختلاف
کیا ہے اس امر مین کہ مطرقی دو نبضہ ہے یا ایک نبضہ یعنے طبیب کہتے ہین کہ دو نبضہ ہے کہ بسبب سرعت حرکت
ثانیہ کے ایک نبضہ وہم کیا جاتا ہے اور دلیل اس نبضے کی یہ ہے کہ قرعہ شامل تمام انبساط کو ہوتا ہے اور جو
یہان دو قرعہ محسوس ہین لاجرم چاہیے کہ دو نبضہ ہون اسواسطے کہ بیچ ایک نبضہ کے دو انبساط نہین
ہوتے اور قرشی نے کہا کہ یہ دلیل مغالطہ ہے جیسا کہ کہا جاویگا اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک نبضہ ہے کہ
ہے بیچ تقدم اور تاخر کے اور شیخ رئیس نے اسی کو اختیار کیا ہے لیکن معلوم کرین کہ یہ اختلاف تقدم
اور تاخر کا بیچ ذو القرعتین کے سوا اسکے نہین ہے باعتبار آخر شریانکے ہو بیچ سمات نبض بیچ طول کے
یعنے اکثر اجزاے رگ کے پہلے قرع کرتے ہین پس بعض دوسرے آخر شریان سے بعد مفارقت پہلے اجزا کے
فارغ ہوتے ہین اور بیچ ایک نبضہ کے دو قرعہ واقع ہوتے ہین اور بیچ بیان اسباب اس نبض کے

حقیقت اسکی روشن زیادہ ہوتی ہے اور جو لوگ کہ اسکو ایک نبضہ جانتے ہیں حجت کرتے ہیں اسطرح کہ واسطے
دو نبضہ کے زمانہ معتدبہ چاہیے اور حاصل ہونا دو قرعہ کا بیچ زمانے قلیل کے کہ مطرقی دو قرعہ کرتی ہے محال ہے نزدیک
عقل اور تجربہ کے اور یہی شیخ رئیس نے کہا ہے بیچ رد قول اُن لوگوں کے کہ اسکو دو نبضہ جانتے ہیں کہ لازم نہیں ہے
کہ جو کچھ اُس سے دو قرعہ محسوس ہوں دو نبضہ ہوں ورنہ لازم آتا ہو مغالطہ اسواسطے کہ اگر ایسا ہوتا تو نبض منقطع الانبساط
کا کو بھی دو نبضہ کہنا جائز ہوتا و ما قال احد اور دلیل دوسری یہ کہ اسکو دو نبض کہنا اسوقت درست ہوتا
کہ وہ منبسط ہوتی بالکل پس منقبض ہوتی پس پھر منبسط ہوتی اور بیان یہ نہیں ہے اور نہیں ہو سکتا اور سبب ہے
کہنے کا ہو مشروع سے بلکہ جائز ہے کہ ہم کہیں کہ رگ جو پہلے منبسط ہوتی ہے قرع کرتی ہے انگلیوں کو پس جسوقت
کہ تمام کرتی ہے انبساط کو قرعہ دوسرا اُس سے محسوس ہوتا ہے اب اسباب نبض مذکور کے ہم ذکر کرتے ہیں کہ بعضے
علامات اسمیں باعتبار سبب کے مختلف ہیں جاننا چاہیے کہ وجہ پیدا ہونے اس نبض کے تین سبب ہیں ایک یہ کہ قوت
قوی ہو اور حاجت شدید اور آلہ سخت پس مطاوعت نہیں کرے بیچ کمال انبساط کے بلکہ انتہا کو پہونچ کر منقطع
ہو پس پھر قوت بسبب خواہش کرنے حاجت کے اپنے فعل کو تمام کرے اور حرکت میں لاوے اجزاے باقی
آخر شریان کو تو تمام کریں انبساط کو اور اس صورت میں نبض مطرقی سخت اور قوی اور سریع ہوگی اور ہو سکتا ہے
کہ بسط آخر آلہ کا قوت سے بعد انقطاع کے خواہش حاجت سے نہو بلکہ اس سبب سے ہو کہ شریان اپنے کمال کو بیچ
مقدار کے پہونچے اسواسطے کہ قوت کی طبیعت سے ہے کامل کرنا فعل اعضا کا اگر کوئی مانع نہو دوسرا یہ کہ
قوت ضعیف ہو پس اگرچہ آلہ نرم ہو منبسط یکبارگی نہوگا بسبب ضعف فاعل کے بیچ قوت کے بلکہ واسطے
آرام کرنے قوت کے عارض ہوتا ہے وقفہ اور بعد اسکے تمام کرتی ہے بسط کو اور اس تقدیر میں نبض ضعیف اور
بطی ہوتی ہے تیسرا یہ کہ اتفاق پڑے قوت کو کوئی شاغل کہ مانع کمال انبساط کو ہو جیسے عارض ہوتا ہے نزدیک
قرع مفرط کے انتباہ بعض علماے عظام کے کلام سے ایسا مستفاد ہوتا ہے کہ ذو قرعتین عام ہو اور مطرقی
خاص اس سبب سے کہ قرشی وغیرہ نے لکھا ہے کہ عام ہے بیچ ذو قرعتین کے دونوں قرعہ برابر ہوں یا ایک اعظم ہو
دوسرا اصغر اور بیچ ہر تقدیر کے دونوں کبھی سریع ہوتے ہیں اور کبھی ایک اسرع اور ایک ابطا اور انقلاب ان
وجوہ سے انواع ذو قرعتین کے نو ہوتے ہیں اور اگر نبض ذو ثلث قرعات کو کہ بیچ نہایت ندرت کے ہے وجود
اسکا ساتھ ان وجوہ کے ملا دیں تو سب انواع ستائیس ہونگے اور گذرا ہے کہ بیچ مطرقی کے تیز تر ہے
لہ قرعہ دوسرا اسکا نسبت سابق کے اضعف ہوتا ہے پس وہ ایک قسم ہوئی ہے جنس ذو قرعتین سے حاصل یہ

مطرقی کو ذو قرعتین کہنا درست ہی اور ذو قرعتین کو مطلقاً مطرقی کہنا غیر جائز اب ہم ذکر کرتے ہین لواحقات
نبض کو مجملاً ساتھ کئی فائدے کے فائده بیچ مرد اور عورت کے جانین کہ نبض مرد کی بقیاس عورت کے قوی
زیاده اور عظیم ہوتی ہی اور بطی زیاده اور متفاوت زیاده فائده بیچ نبض انسان کے جان تو کہ نبض
لڑکون کی بقیاس نبض بالغون کے سریع ہوتی ہی اور متواتر اور بیچ عظیم ہونے کے معتدل لیکن بقدر حال اسکے
صاحب کے عظیم ہوتی ہی اور نبض بالغون کی قوی زیاده ماسبق سے ہوتی ہی اور جس قدر جوانی کو پہونچتا ہی قوی زیاده
ہوتی ہی اور اگر عظیم ہو سخت عظیم ہو اور نبض کہولون کی بقیاس جوانون کے صغیر اور بطی ہوتی ہی اور بیچ عظم اور قوت
کے میانہ اور نبض شیوخ کی ضعیف و متفاوت اور نرم ہوتی ہی فائده بیچ نبض مزاجون کے جس جگہ مزاج طبعی
گرم ہو اور فاعل قوی اور آلہ نرم نبض قوی ہوتی ہی اور عظیم اور جس جگہ گرمی مزاج کی غیر طبعی ہو ہر چند کہ تغیر بہت
قوی زیاده ہو قوت نبض کی ضعیف زیاده ہوتی ہی جیسا کہ بیچ تپ محرقہ وغیره کے مشہور ہی اور نبض مزاج
سرد کی یا صغیر زیاده ہوتی ہی یا متفاوت یا بطی موافق حاجت کے اور باعتبار سختی اور نرمی آلہ کے اور نبض
مزاج تر کی یا موجی ہوتی ہی یا عریض اور نبض مزاج خشک کی بیچ اکثر اوقات کے ضیق ہوتی ہی اور سخت اور اگر قوت توانا
ہو اور حاجت شدید تو ذوالقرعتین ہوتی ہی یا متشنج یا مرتعش اور یہ جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہی کہ مزاج آدمی کا
طول مین گرم ہو اور آدھا دوسرا سرد پس نبض نصف محرور کی مانند نبض محرور کے اور نبض نصف دیگر کی مانند نبض مبرود کے
ہوگی فائده بیچ نبض دبلے اور موٹے کے نبض دبلے کی بقیاس نبض موٹے کے عظیم اور بطی ہوتی ہی اور نبض
موٹے کی بقیاس نبض دبلے کے صغیر اور سریع ہوتی ہی اور اگر موٹائی اوسکی گوشت سے ہو تو عظم اور
قوت اوسکی بہت ہوگی اور اگر چربی سے ہو برخلاف اسکے فائده بیچ نبض حبلی کے نبض حاملہ کی بیچ عظم اور
سرعت اور تواتر کے زیاده اوس سے ہوتی ہی کہ قبل حمل کے رہی ہو اور بیچ قوت کے زیاده نہین ہوتی ہی اور
یہ کیفیت ہر چند باندازہ احتیاج کے کہ تعلق حمل سے ظاہر ہوتی ہی فائده بیچ تغیرات نبض کے باعتبار فصول سال اور
مزاج اور بلاد کے خصوصیات بیچ ربیع کے معتدل ہوتی ہی سب امور مین اور قوت مین زائد ہوتی ہی اور معتدل البلاد
مین ایسی ہوتی ہی اور بیچ گرمی کے سریع اور متواتر اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہی اور بیچ گرم شہرون کے بسبب تواتر بیچ
خریف کے مختلف ہوتی ہی اور طرف ضعف کے مائل اور مختلف ہونا اوسکا بیچ اس شہرون کے ایسی ہوتی ہی اور بیچ جاڑون کے
متفاوت ہوتی ہی یا بطی یا صغیر لیکن نبض سرد شہرون کی جاڑے مین قوی زیاده ہوتی ہی اور سرد شہرون
کے فائده بیچ نبض سونے اور جاگنے کے اول خواب مین نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہی اور ساتھ

ہوتی ہے بالطبع اور بعد ہضم طعام کے اور بعد گذرنے زمانے کے بیچ خواب کے عظیم اور قوی ہوتی ہے اور
بیچ آخر خواب بسبب اعتدال غذا کے عظیم اور قوی اور بطی ہوتی ہے اور جو بیچ خواب کے افراط ہو طرف ضعف کی
اور تفاوت و بطی کے میں ہے اور جسوقت خواب بیچ کی ہو اور معدہ اور عروق غذا سے خالی ہو
صغر اور تفاوت بیچ نبض کے زیادہ ہوتے ہیں بالجملہ احکام نبض کے بیچ خواب کے مختلف ہوتے ہیں
اور بیداری میں بہت تھوڑا اسواسطے کہ وقت یقظہ کے یا پیچھے نوم طبیعی کے ہو پہلے عظیم ہوتی ہے پس طرف طبعی
اپنی کے پھرتی ہے اور جس شخص کو یکایک بیدار کریں اور ڈراویں نبض اسکی ضعیف ہوتی ہے بعد اسکے
عظیم اور سریع اور مختلف اور مرتعش ہوتی ہے پس اگر دہشت ثابت ہے نبض دیر تک اس حالت پر رہتی ہے
ورنہ جلد متغیر ہوتی ہے اور اپنے حال پر آتی ہے فائدہ بیچ نبض ریاضت کے جسوقت ریاضت معتدل
ہو نبض بتدریج قوی زیادہ اور عظیم زیادہ ہوتی ہے اور بیچ آخر ریاضت کے سریع اور متواتر ہوتی ہے اور
جو ریاضت اعتدال سے زیادہ ہو ضعیف اور صغیر ہوتی ہے اور اگر قوت نہایت قوی ہو سریع ہوتی ہے
اور جسوقت ریاضت افراط تمام کو پہنچے دودی ہوتی ہے بالکل فائدہ بیچ نبض طعام اور شراب کے
اور مراد شراب سے بیان خمر ہے جاننا چاہیے کہ طعام کہ باعتدال کھایا جاوے نبض اسمیں عظیم اور قوی
اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور اگر بہت کھایا جاوے نبض مختلف اور غیر منتظم ہوتی ہے اور اگر بہت
کم کھایا جاوے مائل بتفوت اور منتظم اور سرعت ہوتی ہے اور قوت اسکی دیر تک رہتی ہے اور اگر ماکول گرم
ہو اور مزاج اصلی بھی گرم ہو سوء مزاج گرم پیدا کرے اور بسبب سوء مزاج کے قوت ضعیف ہوتی ہے
اور نبض بھی ضعیف اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور اگر مزاج اصلی سرد ہو اور طعام گرم ہو ساتھ مزاج
کے موافق ہوگی اور نبض عظیم ہوگی اور قوی اسی طرح اگر صاحب مزاج سرد کا سرد چیز کھاوے سوء مزاج
سرد ظاہر ہوگا اور وسا ئیلان بضعف کریگی اور اس سبب سے نبض صغیر اور ضعیف اور بطی اور متفاوت
ہوگی لیکن شراب اگرچہ بہت پی جاوے اور نبض اس سبب سے مختلف اور غیر منتظم ہو سبب کثرت طعام کی
اختلاف اور سوء انتظامی کو نہ پہنچیگی سواسطے کہ شراب لطیف اور خفیف ہوتی ہے لیکن شراب سرد بالفعل
خواہ عمل سے سرد ہوئی ہو خواہ سردی جاڑے کی ہوا سے سرد ہوئی ہو حکم اسکا مانند حکم غذا سرد کے ہے
اور متغیر ہونا نبض کا اس سے موافق مزاج اصلی کے ہوتا ہے جیسا گذرا ہے نہایت یہ کہ جسوقت
بیچ بدن کے گرم ہو وہ نہیں رہتا ہے اور شراب گرم بالفعل باعفونت ہوا سے گرمیوں کے گرم ہوئی ہو اسکا

حرارت اسکی حرارت غریزی سے بہت بعید ہوتی ہی اور حکم اسکا مانند حکم غذائے گرم کے ہوتا ہی
اور تغیر نبض کا اس سے موافق مزاج اسی کے ہوتا ہی جیسا کہ کہا گیا اور شراب اس سبب سے کہ جلد نفوذ کرنے
والی ہی تغیر نبض مین عمل ڈالتی ہی لیکن پانی مرطوب اس سبب سے کہ غذا کا بدرقہ ہی اور مبدرق امر نفوذ
کرنے والا بیچ مجاری تنگ کے فعل اسکا باطن سے مانند فعل شراب کے ہوتا ہی ان امور مین اس
سبب سے کہ بدن کو گرم نہین کرتا حاجت اس سے بھی زیادہ نہین ہوتی ہی اسی سبب سے کہ نبض اگرچہ
پانی معتدل المقدار کے پینے سے قوی ہوتی ہی لیکن سریع اور عظیم اور متواتر نہین ہوتی اور حکم
کثرت اور قلت پانی کا مانند حکم کثرت اور قلت طعام کے ہوتا ہی فائدہ بیچ نبض اس شخص کے کہ
غسل کرے گرم پانی سے یا سرد سے اگر پانی گرم استعمال کرے خصوصاً بیچ حمام کے نبض عظیم ہوتی ہی
اور قوی اور لیکن بعد اسکے سریع ہوتی ہی یا متواتر اور اگر بیچ حمام کے دیر تک بیٹھے گرمی تحلیل ہوتی
نبض ضعیف اور بطی اور متفاوت ہوتی ہی اور اگر پانی سرد استعمال کرے اور سردی فوراً بدن کو پہنچے
نبض صغیر اور متفاوت ہوتی ہی اور اگر ظاہر بدن کا سرد ہو اور گرمی بیچ باطن کے جمع ہو نبض قوی اور عظیم
اور سریع ہو اور پانی سرد کا جو خشک کرنے والا ہی مانند شبی اور زاجی کے نبض کو سخت کرتا ہی اور جو
گرم کرنے والا ہی مانند کبریتی کے نبض کو سریع کرتا ہی فائدہ بیچ نبض اوجاع کے جانیں کہ تغیر نبض کا
بسبب درد کے یا شدت درد سے ہوتا ہی یا طویل ہونے مدت درد سے یا بسبب حدوث
[illegible]

ہوتا ہے اور ایسا ورم بیچ عضو متورم کے کبھی اوس وقت تغیر کرنے والا نبض کا ہوتا ہے کہ شریان متصل
ہووے اور معدہ سے اُسکا شریان مجاورہ مین سرایت کرے سوا اسکے کہ اگر ورم ایک طرف ہو اور شریان
کو اُس سے گزند نہ پہونچے شریان اس عضو متورم کی اپنے حال پر ہوتی ہے اور تغیر اُسمین نہین ہوتا ہے اسلئے
کہ تغیر نبض کا ورم سے پانچ طور پر ہوتا ہے ایک وہ کہ بیچ ہر قسم کے اقسام ورم سے تغیر اور ہے اور دوسرے حال کے ہو
دوسرا بیچ مدت ورم کے ہر ایک وقت نشان اور ہو تیسرا وہ کہ باعتبار مقدار ورم کے نشان اور ہون
چوتھا وہ کہ موافق ہر عضو متورم کے علامات مختلف ہون پانچوان وہ کہ بہ سبب طبیعت اور حس عضو
متورم کے آثار مختلف ہون جیسا کہ کہا جاتا ہے لیکن وہ تغیر کہ باعتبار اقسام ورم کے ہوتا ہے ایسا ہے
کہ اگر ورم حار ہو نبض منشاری اور مرتعش اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور جسقدر سخت زیادہ ہوتی ہے
منشاریت ظاہر ہوتی ہے اور اگر ورم نرم ہو نبض موجی ہوتی ہے اور اگر سخت ہو نبض متفاوت اور لطی ہوتی ہے
اور جسوقت خراج پکتا ہے نبض منشاریت سے بدل کر موجی ہو جاتی ہے اور اختلاف اُسمین بہت ظاہر ہوتا ہے
سبب ہوتا ہے کہ سرعت اور تواتر کمتر ہوتا ہے واسطے سکون حرارت کے لیکن تغیر مدت مین ایسا ہوتا ہے کہ بیچ شروع ورم
گرم کے نبض عظیم زیادہ اور قوی زیادہ اور سریع زیادہ اور متواتر زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ بیچ شروع اوجاع
کے اور اس جگہ بھی اورام ظاہری مراد ہین اور بیچ وقت تزائد کے عظیم اور قوت اور تواتر اور صلابت اور
ارتعاد مین نبض زیادہ ہوتی ہے اور جسوقت ورم نہایت کو پہونچتا ہے صلابت اور ارتعاد قوی زیادہ اور
سرعت اور تواتر زیادہ ہوتے ہین پس اگر مدت دراز ہوئی سرعت زائل ہو کر [illegible] ہو جاتی ہے اور جب
ورم پختہ ہوتا ہے اور پھٹ جاتا ہے اور علت مین نقصان ہوتا ہے نبض قوی زیادہ ہوتی ہے بسبب آرام کرنے
قوت کے لیکن تغیر کہ موافق مقدار ورم کے ہوتا ہے اسطرح ہے کہ اگر آماس عظیم ہے اعراض بھی بالکل زیادہ ہونگے
اور اگر چھوٹا ہے اعراض بھی کمتر ہونگے لیکن تغیر باعتبار عضو کے یون ہے کہ اگر ورم بیچ عضو عصبانی کے ہے
مانند معدے اور انتڑی اور قولون اور مثانہ اور غشا کہ بیچ پہلو کے جیسی ہے اور مانند اُنکے نبض عظیم اور
مختلف ہوتی ہے اور اگر بیچ عضو کے شریان بہت ہین مانند ریہ اور طحال کے نبض عظیم زیادہ اور مختلف
زیادہ ہوتی ہے اور اگر عصبیت زیادہ ہین مانند جگر کے عظم اور اختلاف اسقدر نہوگا لیکن تغیر موافق
طبیعت اور حس عضو کے وہ ہے کہ اگر ورم بیچ حجاب یا معدہ کے ہو مانند نبض صاحب غشی اور صاحب
تشنج کے ہوتی ہے اس سبب سے کہ جو طبیعت حجاب کی کہ مانند طبیعت عصب کے ہے اور معدہ عصبانی ہے

اس سبب سے دونون حساس زیادہ ہین اور درد سے بہت خبر پاتے ہین اور اگر ورم ریہ مین ہو نبض
مانند نبض صاحب خناق کے ہوا سیلیے کہ جیسا کہ بیچ خناق کے وصول ہوا کا دل مین دشوار تر ہو
بیچ ورم ریہ کے بھی دشوار ہوتا ہے اور اگر ورم بیچ جگر کے ہو نبض مانند نبض صاحب اسہال کبدی کے ہوتی ہے
اسلیے کہ جو جگر ورم کرے کیلوس کو غذا نہین کر سکتا تو خود بخود ہو پس ذبول ظاہر ہوتا ہے بسبب امتناع
وصول غذا کے طرف اعضا کے **فائدہ** بیچ نبض اعراض نفسانی کے اور اعراض نفسانی مانند فرح
اور خوف اور غضب کے لیکن نبض بیچ فرح اور شادی کے عظیم اور متفاوت ہوتی ہے اور بیچ
غم کے ضعیف اور صغیر اور متفاوت یا بطی اور بیچ خوف اور ترس ناگہانی کے سریع اور مرتعش
اور مضطرب اور مختلف اور بیچ خوف ناگہانی کے صغیر اور ضعیف اور بیچ غضب و خشم کے عظیم اور
شاہق اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور یہان نبض مختلف نہین ہوتی ہے مگر اسوقت کہ غضب ساتھ خوف
اور خجل کے مرکب ہو یا واسطے تسکین غضب کے تکلیف کرین اس صورت مین مختلف ہوتی ہے اور نبض
بیچ لذت کے عظیم ہوتی ہے **نکتہ** عظم نبض کا دو طور ہے ایک حقیقی اور دوسرا غیر حقیقی حقیقی وہ کہ رنگ
منبسط ہوا اور اقطار ثلثہ مین زیادہ محسوس ہو اور عام ہے کہ بسبب اسکا فعل قوت محرکہ سے ہو کہ شریان
کو مقدار طبیعی اسکی سے زیادہ کرے یا متوجہ ہونے روح کثیر سے ہو کہ تحریک نفس شریان سے میل
طرف ظاہر کے کرے اور غیر حقیقی وہ ہے کہ باعتبار حس کے عظم معلوم ہو اور حقیقت مین نہو اور یہ
ایسا ہوتا ہے کہ شریان بالکل مرتفع ہوتی ہے طرف جلد کے بسبب حرکت روح کے طرف خارج کے
اور اس سبب سے اکثر اجزاے رگ کے محسوس ہون اور شبہہ ہوتا ہے کہ عظیم ہے اور نہین ہوتی اسواسطے کہ
یہ ارتفاع رگ مین از روے لغت کے ہو نہ باعتبار انبساط کے اور گذر چکا ہے کہ واسطے عظیم کے وسیع ہونا
فضاے رگ کا زیادہ اُس سے کہ تھا شرط ہے اسواسطے کہ معنی انبساط کے یہی ہین حاصل کلام یہ ہے کہ
قرشی نے نبض عظیم کہ عوارض نفسانی وغیرہ سے ہوتی ہے یا جنس غیر حقیقی سے ہے یا نوع ثانی حقیقی
سے لیکن مجموع بیچ حقیقی سے ممکن الحصول نہین ہے اسواسطے کہ نزدیک ہمارے قوت شرایین کو انبساط
کرتی ہے مگر اس سبب سے کہ پہونچاتی ہے اسکو مقدار طبیعی پر پس ممکن نہین ہے اُس مقدار طبیعی سے تجاوز کرے
بواسطے قوت کے بدون لاحق ہونے دوسرے امر کے اسواسطے کہ یہ معنی پہونچاتا ہے اس بات کو کہ
بالطبع متحرک بالطبع ہوا اور یہ محال ہے **فائدہ** بیچ نبض امراض کے سرسام گرم مین نبض متغیر اور ضعیف ہوتی

اور سخت بھی اور ساتھ سختی کے تموج کرتی ہی اور تپ گرم مین نبض عظیم اور سریع اور متواتر ہوتی ہی اور ساتھ
عظم و صغر کے مرتعش اور مختلف ہوتی ہی اور سرسام سرد مین متفاوت اور بطی اور موجی ہوتی ہی اور
صداع گرم مین سریع اور متواتر اور صداع سرد مین متفاوت اور بطی ہوتی ہی اور جنون مین صلب
اور صغیر اور پہلے سریع اور قوی ہوتی ہی پس صلب اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہی اور عشق مین غیر منتظم
ہوتی ہی اور جسوقت عاشق محبوب کو دیکھتا ہی یا اسکا نام سنتا ہی یا آواز اسکی نبض عظیم اور معتدل
ہوتی ہی اور القوة تددی مین سخت ہوتی ہی اور استرخا مین متفاوت اور فالج مین موجی اور ضعیف اور متفاوت
اور بطی ہوتی ہی اور اگر قوت ضعیف ہو نبض ضعیف اور غیر منتظم ہوتی ہی اور تپ ربع کے جہان مادہ بلغمی
ہو متفاوت اور بطی اور جہان مادہ سوداوی ہو سخت اور صغیر ہوتی ہی اور تپ ربع سکتہ کے موجی ہوتی ہی
اور حمی یومی مین مائل طرف عظم اور تواتر کے ہوتی ہی اور اگر مختلف ہو منتظم ہوتی ہی لیکن اگر غیر منتظم ہو یا
یومی ہوگی اور حمی عفنی مین بیچ پہلی نوبت کے منخفض اور صغیر اور سریع اور مختلف ہوتی ہی اور درمیان مین عظیم اور قوی اور
غب خالصہ مین پہلے ضعیف اور صغیر اور متفاوت ہوتی ہی بعد اسکے عظیم ہوتی ہی اور غب غیر خالصہ
مین ضعیف اور صغیر اور مختلف ہوتی ہی اور درمیان تپ کے عظیم ہوتی ہی لیکن بہ افق عظم
تپ خالصہ کو نہین پہونچتی ہی اور شطر الغب کے پہلے مختلف اور منخفض ہوتی ہی اور درمیان تپ کے
میل طرف عظم کے کرتی ہی اور حمی بلغمی مین پہلے منخفض اور صغیر اور ضعیف اور متفاوت ہوتی ہی بعد
اسکے متواتر ہوتی ہی اور مختلف اور حمی مطبقہ مین دموی ممتلی اور نرم اور عظیم اور قوی ہوتی ہی اور ساتھ
عظم کے سریع ہوتی ہی اور اگر عفونی عفن ہو عظیم اور سریع اور مختلف ہوتی ہی اور تپ حمی ربع کے اگر مادہ بلغمی
ہو نبض نرم اور بطی ہوتی ہی اگر صفراوی ہو سریع اور متواتر اور اگر دموی ہو عظیم اور لین اور اگر سوداوی
ہو صلب ہوتی ہی اور صغیر اور یہ سب دلالت مذکورہ امراض کی لکھی گئی ہین بنظر ذات مرض کے بین قطع
اور لواحق سے اور یہی اکثری ہین ور نہ بیچ بعض امور کے بہت ہوتا ہی کہ آثار مختلف ہوتے ہین اس سے کہ
لکھا گیا ہی اشتباہ جو اجناس نبض کے ممکن الاجتماع ہین اکثر اُنسے بیچ ضمن فائدون کے مذکور ہوے
جانئین کہ جو جنس کہ ساتھ دوسری جنس کے اتضاد رکھتی ہی بسیط ہو یا مرکب اجتماع اسکا ایک نبض
مین محال ہی مگر بہ نزدیک اجزاے مختلف ہو مثلا ایک نبض کہ سریع ہو اور بطی ہو یا عظیم ہو اور صغیر
بھی ممتنع ہی مگر یہ کہ اختلاف بیچ اجزاے رگ کے ہو کہ اس صورت مین ممکن ہی مثلاً کہ تیز الوقوع ہی کہ بیچ ایک

تبنہ کے بعضے اجزا سریع یا عظیم محسوس ہون اور بعض دو مرتبہ بطی اور صغیر جیسا کہ بیچ جنس مختلف وغیرہ کے مفصل کہا گیا جو مبحث نبض کا نہایت مشکل تھا کوشش بہت بیچ بسط کلام کے سمجھنے کی نوطالبون کو اوپر اسرار نبض کے اطلاع کما حقہ حاصل ہو انشاء اللہ تعالی **تعلیم** دوسری بیچ بیان تفسرہ کے جان تو کہ جسوقت ہم فارغ ہوئے مبحث نبض سے شروع کیا بیچ بیان بول کے اور اسکو تفسرہ کہتے ہین اس سبب سے کہ وہ احوال مریض کا اوپر طبیعت کے ظاہر کرتا ہے اور دلیل بھی کہتے ہین اس سبب سے کہ بیان کرتا ہے احوال مرض کو اور قارورہ بھی کہتے ہین مجازاً اس سبب سے کہ قارورہ شیشہ کو کہتے ہین اور جو بول کو شیشے مین پیش کرتے ہین اوپر طبیب کے حال کو بنام محل کے مسمی کیا ہے اور یہان پہلے کئی چیز کہ پہچاننا انکا ضرور ہے اس مقام مین ہم ذکر کرتے ہین بعد اسکے عبارت متن کا ترجمہ کرینگے پوشیدہ نرہے کہ ان چیزون ضروری سے ایک یہ ہے کہ بول کو باسن مین کس طور سے اوکو نکر لیوین اور کتنا لیوین اور کیونکر نگاہ رکھین دوسرے وہ کہ بول کون وقت کا معتبر ہے تیسرے یہ کہ بول تناول ان چیزون سے کہ بول کی متغیر ہوتی ہین اور ان اعمال سے کہ متغیر بول کے ہین خالی ہو اور متغیر بول کیا ہے چوتھے وہ کہ بیچ قارورہ کے بول کو کس وضع پر نگاہ کرین اور اسکو کس طرح رکھین پانچوین یہ کہ بول آدمی کو اور اشیا سے کہ اس سے مشابہت رکھتے ہین اور طبیب کو اس سے آزماتے ہین پہچانین چھٹے وہ کہ بول کس چیز سے اور کس عضو کے حال سے زیادہ نشان دیتا ہے اور سبب اسکا کیا ہے ساتوین وہ کہ کس بول لڑکو کے محل اعتماد نہین ہے اور بول سے کتنی چیزین تلاش کرنا چاہیے اور ان سات چیزون کو ساتھ فائدے مین ہم بیان کرتے ہین **فائدہ** بیچ اس امر کے کہ باسن کیسا ہو اور جو چیز کہ اس سے علاوہ ترقی ہو جان تو کہ باسن شیشہ کا ہو یا بلور کا اور سفید اور بڑا اور صاف اور شکل مثانہ کے ہو اور نفع بڑائی کا یہ ہے کہ بول بالکل اسمین گنجائش کرے اس سبب سے کہ اگر تھوڑا اس مین آوے اور تھوڑا نہ آوے لائق اعتبار کے نہین ہے اس واسطے کہ ہر جز و بول کا ہر ایک موضع سے آتا ہے متکیف ہو کر پس بالضرور ہو ناسب اجزا کا کہ مثانہ مین تھے شیشے مین لازم ہوتا ہے اور بھی استدلال مقدار بول سے بعض امور مین ضرور ہوتا ہے پس جمع ہونا تمام بول کا لازم ہوا اور فائدہ صفائی اور پاکیزگی باسن کا ظاہر ہے تو کوئی چیز چھپی نرہے اور نفع ہونا باسن کا اوپر شکل مثانہ کے یہ ہے کہ جیسا مثانہ مین تھا اسی شکل پر باسن مین ٹھہرا اور اس سبب سے بیچ کسی جز و کے اسکے اجزا سے کسی طرح تبدیل نرپڑے لہذا الوگون نے کہا ہے کہ حجم شیشے کا

اسطور پر چاہیے کہ تمام بول اسمین گنجائش کرے اور حرکت کرنے کی جگہہ رہے نہ یہ کہ لبالب ہوا اور بھی اُسقدر
بڑا نہو کہ سب بول اُسکی جڑ مین بیٹھ جاوے بلکہ معتدل المقدار چاہیے تو بول اُسمین شکل کروی لے سکے اسلیے
کہ مراد ہونے شیشے سے اوپر شکل مثانہ کے یہی ہے اور بھی چاہیے کہ بیچ وسط شیشے کے گہرا او بھا نہو کہ یہ سبب
متفرق ہونے اجزاے بول کا اور باعث حجاب کا ہوتا ہے بلکہ وسط اُسکا برابر ہو تو بول بالکل بدون حائل
ہونے کسی چیز کے ایک جگہہ جمع ہوا اور منہہ شیشے کا بڑا ہو تو آلہ بول کا اُسمین ڈالکر پیشاب کرین اور اگر اور برتن
مین پیشاب کرین بعد اُسکے شیشے مین ڈالین چاہیے کہ وہ باسن پاکیزہ ہو تو آمیزش سے محفوظ ہوا اور جو بول
کو شیشے مین رکھتے ہین چاہیے کہ ہوا اور باد گرم و سرد سے اور دھوپ سے محفوظ رکھین اور لیجانے مین اسطرح
لیجاوین کہ بول بہت نہ ہلے ورنہ متغیر ہوگا **فائدہ** بیچ بیان اس امر کے کہ بول کون وقت کا معتبر ہے جاننا تو
کہ بول اُسوقت لین کہ آدمی خواب معتدل سے اُٹھے اور ابھی کھانا اور پانی نہ کھایا ہوا اور قبل بول کرنے کے بھی
کوئی چیز مغیر بول کی نہ کھائی ہوا اور جو لوگ کہ شب بیدار ہین اور رات کو کھانا کھاتے ہین اور دن کو سوتے ہین
اور غذا ترک کرتے ہین وقت شام کا اُنکے حق مین حکم صبح کا رکھتا ہے یعنے بول انکا شام کو لیا چاہیے اور دیکھنا چاہیے
اور جو ہمنے یہ بیان کیا بیچ حق معتادونکے ہے نہ یہ کہ بسبب پرہیز کے کھانے اور پانی کو ترک کرین کہ بول صائمون کا
لائق اعتماد کے نہین ہے مگر اُسوقت کہ صوم معتاد ہو **فائدہ** بیچ ذکر اُن چیزونکے کہ مغیر بول کا ہین یعنے پیشاب
کو متغیر کرتی ہین اور بدل دیتی ہین کھانے سے یا بدون کھانے کے جان تو کہ بقول اور ترکاریونکے کھانے سے
پیشاب سبز ہوتا ہے اور زعفران اور املتاس کے کھانے سے زرد اور گانجے سے سیاہ اور شراب سے برنگ اُسی کے
رنگین ہوتا ہے اور اُسکے قوام کے موافق ہو جاتا ہے اور مہندی کے خضاب کرنے سے مائل بسرخی ہوتا ہے خصوصا
نازک بدنون مین لیکن مخفی نرہے کہ اس بول مین اشراق اور چمک نہین ہوتی ہے اور لازم نہین ہے کہ غلیظ ہو بخلاف
رنگ اُس پیشاب کے کہ خون کے سبب سے سرخ ہوتا ہے کہ وہ اکثر غلیظ ہوتا ہے اور صوم اور سہر اور تعب و جوع
و غضب سے اور روکنے پیشاب سے اکثر پیشاب زرد ہو جاتا ہے یا سرخ اور بہت ہوتا ہے کہ بعد سہر کے سفید
ہوتا ہے یا اُس رنگ سے کہ پہلے تھا کم رنگ ہوتا ہے اس سبب سے کہ بہت جاگنے سے گرمی تحلیل ہو جاتی ہے اور تحلیل
حرارت علت زرد رنگین ہونے پیشاب کی یا کم رنگ ہونے کی ہوتی ہے لیکن اس پیشاب کا خاصہ یہ ہے کہ گدلا ہوتا ہے
اس سبب سے کہ غذا بسبب بہت جاگنے کے خوب ہضم نہین ہوتی ہے و بسبب عدم نضج کے اجزاے غلیظ بول مین مکدر
کدر کرتے ہین پس چاہیے کہ طبیب اس امر سے خبردار رہے تو تغیر کہ پیشاب کو اوپر حقیقت مرض کے حمل نکرے الخ

اور معاالطہ سے محفوظ رہے اور جماع سے پیشاب گرم اور چکنا ہو جاتا ہے اور سفید سفل مانند دھاگے
کے ظاہر ہوتا ہے خواہ جماع مین انزال ہوا ہو یا نہ اور قے اور اسہال سے اور مانند اسکے بھی پیشاب
متغیر ہوتا ہے تغیرات مختلف سے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے اور آنقدم تناول کرنے کھانے اور پانی
سے کہ زمانہ قریب مین پیشاب کم رنگ ہوتا ہے یعنے جو غذا کھاوین اور ابھی فاصلہ لائق اعتبار
کے نہ گذرا ہو کہ پیشاب کرین رنگ اسمین نہین آتا ہے اسواسطے کہ رنگ اُس مدت مین ہوتا ہے کہ
غذا اسمین مخلوط ہو اور مراد اس پیشاب سے وہ پیشاب ہے کہ اسی غذا سے حاصل ہوا ہو ورنہ اگر
پیشاب پہلی غذا سے کہ کھائی تھی اور ایک مدت گذری کہ پیشاب مثانے مین آرہا بعد اسکے مثلاً
دوسری غذا کھائی اور بعد ایک ساعت کے پیشاب کیا یہ پیشاب اس بحث سے خارج ہوگا
اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ مرض گرم ہو اور کھانا کھانے سے سفیدی پیشاب مین ظاہر ہوتی ہے
اور طبیب مغالطہ مین پڑتا ہے کہ مرض کو خفت ہوئی پس چاہیے کہ یہ سب امور ملحوظ رکھے تو مغالطہ سے محفوظ رہے
اور کمتر قدر فاصلہ کی کہ بیچ لینے پیشاب کے اور تقدم غذا کے چاہیے بارہ ساعت مستوی ہین یعنے
چھ پہر اسواسطے لوگون نے کہا ہے کہ صبح کو پیشاب لیوین اُس رات مین غذا نہ کھاوین اور محفوظ رکھے
بھی سوویں پس اگر کوئی شخص عادت رات کے کھانے کی رکھتا ہے کئی دن پیشتر ترک عادت کرے
کہ ایک پہر رات رہے مثلاً غذا کھاتا ہے بعد اسکے قارورہ دکھاوے تو استدلال اُس سے درست
ہو اور حکم ترک کرنے عادت کا کئی دن پیشتر سے اس سبب سے کیا کہ ترک کرنا عادت کا فوراً بھی موجب
تغیر کا ہوتا ہے لامحالہ فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ قارورہ کسطرح رکھین اور کیونکر دیکھین اور پیشاب
بعد خارج ہونے کے کتنی مدت مین اعتبار سے ساقط ہوتا ہے جان تو کہ قارورہ دکھلانے والے کو
چاہیے کہ قارورہ بول کا بائین ہاتھ مین لے طبیب حرمت ہاتھ داہنے کے اور اپنے سایہ سے دور رکھے
اور جو لباس کہ پہنے ہوا اُسکا عکس قارورہ پر نہ پڑے ورنہ متغیر معلوم ہوگا اور دن کی روشنی مین پیشاب کو
دیکھنا چاہیے بدون اسکے کہ شعاع آفتاب کی اُس پر پڑے اسواسطے کہ جو آفتاب مین قارورہ ہوگا
بسبب روشنی آفتاب کے اور روشنی شیشے کے پیشاب مین ابر کے مانند معلوم ہوگا اور قبل نگاہ کرنے
طبیب کے شیشے کو ٹھہرا رکھین تو وقت نظر کرنے کے پیشاب بیچ حرکت اور جنبش کے نہ ہو اور ثقل
اُسکا پراگندہ اور پریشان نہ ہو اور جاننا چاہیے کہ بعد چھ ساعت کے پیشاب پر اعتماد نہین رہتا ہے

فائدہ
قارورہ
رکھنے
کے طریق مین

کر نیک اسکا تغیر اور تفل اسکا نیچے جاتا ہو اگر وقت گزرگیا ہو یا زیادہ کثیف ہو جاتا ہو اگر وقت جلد گیا ہو اور اسیطرح
... ہو جاتا ہو اور دیر کے زمانے سے بسبب تحلیل ہونے ریح کے اور اگر ہوا غلیظ ہو تو بسبب دیر رہنے کے ساتھ جاتی
ہین وہان اکیلا پیشاب باقی رہتا ہو اسی سبب سے پیشاب اگر دیر تک رہے تو پیشاب کے رقیق زیادہ معلوم ہوتا ہو اور اسکے نیچے
کدر اور اسیطرح وہ پیشاب کہ اسی وقت نکلا ہو اوسپر بھی اعتماد نہین ہو ایک زمانہ تک رکہین تو تفل اسکا جدا ہو
یعنے رسوب اپنی نیت سے متمیز ہو بعد اسکے طبیب کو دکہلاوین لہذا اجلہ طبیبون نے کہا ہو کہ قارورہ کو ایک ساعت
معتدل رکہنا چاہیے تو رسوب بیٹہ جاوین بعد اسکے دیکہنا چاہیے اور جو شیخ رئیس نے کہا ہو کہ بعد ایک
ساعت کے تمام رنگ و قوام بازی ہوتا ہو اور لائق اعتماد کے نہین رہتا احتمال رکہتا ہو کہ مراد ساعت سے ساعت
نجومی ہو خصوصًا بیچ ایام شدید الحرارۃ یا شدید البرودۃ کے بالجملہ ہر فصل و ہر وقت ایک ایک حکم کو
چاہتے ہین اسواسطے پیشاب کو رکہنا چاہیے کہ رسوب ظاہر ہون بعد اسکے بدون توقف دیکہنا چاہیے اور بعد
ایک ساعت کے اگرچہ فصل معتدل ہو تغیر تمام پیشاب مین ظاہر ہوتا ہو بالاتفاق اور ساقط الاعتبار ہو جاتا ہو

فائدہ بیچ بیان امر کے کہ آدمی کے پیشاب کو اور مشتبہات سے پہچاننا چاہیے اور پہچاننا اسکا طبیب کو
نفع دیتا ہو بسبب ظاہر ہونے حذاقت اور کمال طبیب کے پوشیدہ نرہے کہ وہ چیزین کہ آدمی کے پیشاب سے اشتباہ
رکہتی ہین دو طرح ہین ایک اشیاے سیالہ مانند ماء العسل اور سکنجبین و پانی زعفران و رکانجی و ر
آبکامہ اور ماء التبن کے یعنے وہ پانی کہ گہاس اسمین بہگوئی ہو اور مانند انکے جو چیز کہ سائل اور رنگین
ہون و فرق انکی بول مین اور ان اشیا مین یہ ہو کہ خاصہ بول کا یہ ہو کہ جسقدر کہ نزدیک نیادہ لاوین وہ غلیظ زیادہ
معلوم ہوتا ہو اور جو دور لیجاوین صاف معلوم ہوتا ہو بخلاف اور اشیا کے کہ نزدیک مین صاف معلوم ہوتی ہین
اور دور سے غلیظ اور ساتھ اسکے سکنجبین اور ماء العسل کو لازم ہو کہ جسوقت شیشے کے اوپر رکہین اسکی جہتین
مانند شہد کے آلودگی معلوم ہوتی ہو اور درمیان شیشے کے مانند ابر کے کوئی چیز ظاہر ہوتی ہو اور کبھی بیچ ماء العسل کے
کف مند ہوتا ہو اور خاصہ کانجی کا یہ ہو کہ سفل اسکا ایک جانب شیشے کے ہوتا ہو اور ثفل پیشاب کا درمیان شیشے کے رہتا ہو اور بوقت
جنبش اور حرکت کے پیشاب مین ثفل ہوتا ہو اور کانجی مین نہین ہوتا ہو اور کبھی درمیان شیشے کے ثفل کانجی
کا مانند ابر کے ہوتا ہو کہ ٹہرا ہو اور آدمی کے پیشاب مین ثفل مانند ابر کے ہوتا ہو کہ جو متحرک ہوتا ہو دوسرا
قسم یہ ہو کہ بول اور جانورونکا مشتبہ ہو بول آدمی سے فرق بیچ بول آدمی کے اور پیشاب جانورون کے
اسوقت معلوم ہوتا ہو کہ صفت بول جانورون کی جانتا ہو اور اگلے صفت بول کئی جانورون کی کہ

فائدہ بیچ بیان فرق پیشاب آدمی اور ... اور ... سے ...

شہرت ہوئے ہیں مرحوم ہوتی ہے اور اگرچہ بعضے بول ساتھ آدمی کے شدید الاشتباہ ہیں اور قریب ہیں
انکے شکل ہے لیکن اگر کوئی بہت امتحان کرے تفاوت البتہ ظاہر ہوتا ہے بیان بکری بول جو کہ قوام رقیق
غلیظ زیادہ اور سفید معلوم ہوتا ہے گویا کہ گھی پگھلایا ہے اور بول دواب اور گھوڑے کا مشابہ اسکے ہے لیکن رقیق
زیادہ اس سے ہوتا ہے اور ایسا خیال میں معلوم ہوتا ہے کہ آدھا اوپر کا صاف ہے اور آدھا نیچے کا گدلا ہے بول گدھے
کا زرد ہوتا ہے اور تھوڑا مائل بہ کبودی ہوتا ہے اور درمیان میں کوئی چیز مانند روئی دھنکی کے معلوم ہوتی ہے اور
کف نہیں ہوتا اور بول بکری کا سفید ہوتا ہے اور میل بزردی کرتا ہے اور قریب بول آدمی کے ہوتا ہے لیکن [illegible]
تعین رکھتا ہے اور ثقل اسکا مانند روغن کے ہوتا ہے یا مانند ثقل روغن کے اور جس قدر غذا انکی جید تر
ہوگی بول انکا صاف زیادہ ہوگا اور بول آہو کا مشابہ بول بکری اور آدمی کے ہوتا ہے لیکن رقیق ان
قوام کا اور بے ثقل کے ہوتا ہے اور بکری کے بول سے صاف زیادہ ہوتا ہے فائدہ بیچ بیان اس امر
کے کہ بول کون عضو کی حدت اور نشان زیادہ تر اور کس چیز سے خبر دیتا ہے واضح ہو کہ جب غذا [illegible]
جانب مقعر جگر کے خون بنتا ہے اور اکثر صفرا اور سودا کہ خون سے بنے ہیں [illegible] متمیز
ہوتا ہے لیکن پانی کہ پیا گیا ہے خون کے ساتھ رہتا ہے تو قوام خون کا ہلکا اور پتلا ہو کہ اسکے ہمراہ بیچ عروق کے
کے گذرے اور حرارت [illegible] کے آوے پس بیان پانی بھی [illegible] خون سے جدا ہو کر گردے میں
آتا ہے اور تھوڑا پانی ساتھ خون کے اعضا میں جاتا ہے واسطے رقیق کرنے خون کے اور بعد مستحیل ہونے خون کے
وہ پانی کہ غذا سے زائد ہے رجعت قہقری کر کے جانب گردہ اور مثانہ کے پھر آتا ہے اور تھوڑا مسام
کی راہ سے تحلیل ہوتا ہے اور اس سبب سے بول حال جگر کا اور حال اخلاط کا کہ جگر میں متولد ہوتے ہیں
خوب بیان کرتا ہے اور اسی طرح بواسطے نفوذ کرنے پانی کے اعضا میں اور رجوع کرنے پانی کے
حال عروق کا اور حال اخلاط عروق کا اور حال اوس عضو کا کہ عبور اس کا اس عضو پر ہوتا ہے بیان کرتا ہے
اسی سبب سے کہ وقت خضاب کرنے کے مہندی سے بول رنگین ہوتا ہے [illegible] اور حال جگر اور عروق
کے دلیل [illegible] اور [illegible] حال سینہ اور دماغ اور اوجاع مفاصل کے دلیل [illegible]
حال [illegible] معدہ اور تلی کے بطور فائدہ بیچ بیان [illegible] کہ بول [illegible]
بول سے کتنی چیزیں تلاش کرنا چاہیے [illegible] اور بول [illegible] کے اس سبب سے [illegible]
انکی بسبب [illegible] قدرت کے [illegible] کو پانی سے جدا نہیں کر سکتی اور [illegible]

ہوتے صفرا کے رنگ اُنکے بول مین کم ظاہر ہوتا ہو اور لڑکا جسوقت جیدونا ہو تو بول اُسکا لائق اعتماد کے نہین
ہو لیکن بعد دودھ چھوڑانے کے جو ایک سال گذرے قریب اعتماد کے ہوتا ہو اور بعد سات برس کے
یعنے جب سات برس کا ہو اُسکے بول سے استدلال کر سکتے ہین لیکن وہ دلائل کہ طبیب بول سے ڈھونڈھتا ہو سات
جنس کے ہین ایک رنگ دوسرا قوام تیسرا صاف ہونا او رگدلا ہونا چوتھا رسوب پانچوان بو ہونا یا چھٹا
زبد ساتوان کف او مولف نے ان سات جنس کو چار فصل کے بیان کیا ہو جیسا کہ آتا ہو اور رقت
او غلظت قوام مین داخل ہین اور کدورت او صفا بھی قوام مین داخل ہین اور فرق درمیان غلظ
اور کدر کے اُسکے ضمن مین ظاہر ہوتا ہو اور بعضے اطبا نے قدیم سے جنس لمس بھی ملکر آٹھ جنس ان اجناس
کے ضبط کیا ہو لیکن شیخ رئیس اور تمام متاخرین نے ان دو نون کو ترک کیا ہو اور بہتر یہی ہو جو اُنھون نے
کیا ہو **انتباہ** جب حاجت بول کی ہو بادونی مہلت کے فوراً اس سے فراغت کرے اسواسطے کہ روکنا
فضلات کا ضرر بہت رکھتا ہو علامہ قرشی نے اپنی شرح مین لکھا ہو کہ بعض فقہا نے بسبب شغل مناظرہ
کے دیر تک بول کو روکا تھا اُنکے مثانہ اور ران سے بول نکل آیا اور وہ لوگ ہلاک ہوے اُسی دن اور
ایک شخص دوسرے نے اسی طرح روکا تھا اُسکے قضیب سے بول نکل آیا کسی جگہ سے بعد اسکے یہ شخص ایک مدت
تک زندہ رہا جب حاجت پیشاب کرنے کی ہوتی تھی پہلے پیشاب قضیب سے نکلتا بعد اسکے مجاری معتادہ سے یہ
حکایت غریب و عجیب تھی مرقوم ہوئی اب طرف حل متن کے ہم متوجہ ہوتے ہین **الفصل**
الثالث فی الوان البول فصل تیسری چونکہ مقالہ سے ثابت ہو چکا رنگ پیشاب کے
و تحقیق الحال فیہ عند عدم تناول شئ صابغ اور تلاش کیا جاتا ہو حال بیچ دلالت رنگ کے اُس وقت
کہ کوئی چیز رنگین نہ کھائی ہو او متغیرات اور ملونات بول کے مفصلاً کہے گئے ہین اور پوشیدہ نہین ہو کہ بول اکثر
اوقات مین اکیلا پانی نہین ہوتا بلکہ مختلط ہوتا ہو فضول سے خصوصاً فضول ہضم ثانی سے او فضول مذکور
جو شفاف ہین پانی سے متمیز اور تہ نشین ہوتے ہین بسبب غلبہ ارضیت کے اور جو ایسے نہین ہین جیسا کہ ہین
ہونے مائیت سے اور اسمین مختلط رہتے ہین اور بواسطہ شدت امتزاج کے تمیز انکے درمیان مین
... نہین ہوتی اور سبب اسکے وہ معلوم ہوتے ہین اور موافق رنگ خلط غالب کے تنہا پانی مین
ظاہر آتا ہو رہا یہ کہ رنگ اور سوا خلط صابغ کا بسبب ملنے کے پانی سے کم ہو جاتا ہو اور وہ رنگ
کہ ملونات ماکول اور مشروب وغیرہ سے کہ سوا اسکے خلط کے ہین پیدا ہوتے ہین مذکور ہو چکے ہین و طبقتہ تحسن

اور وجہ رنگ بول کے پانچ ہین اور حصر پانچ مین بنظر اصول الوان کے ہی اگرچہ فروع زائد ہین مثلاً ازرق
سبز رنگ ہی لیکن وہ نزدیک اطبا کے حصر تین مین شامل ہوا ہی اسیطرح اور رنگ یہ پانچون رنگ اصلی کی ترکیب سے پیدا ہوتے ہین
ہین اور الوان مرکب تیرتین بیان ہونگے اور جو پانچ طبقے رنگ کے بیان کیے گئے موافق قول شیخ اور اکثر اطبا کے
ہین لیکن مسیحی نے کہا کہ اصول الوان کے چار ہین موافق عدد اخلاط کے اور صاحب ذخیرہ مرکبات سے ہی لہذا صاحب
ذخیرہ نے بول سبز کو مرکب مین شمار کیا ہی بالجملہ جو بغور نظر کرین نزاع لفظی ہی اسواسطے کہ نزدیک شیخ کے مراد اصل
سے وہ رنگ ہی کہ مانند جنس کے ہو کہ اسمین تمام رنگ کے پائے جاوین قطع نظر اس سے کہ وہ رنگ مرکب ہو یا نہ
اور اس تقدیر پر سبز رنگ کو اصل کہہ سکتے ہین اسواسطے کہ حضرت بھی طبقے رکھتی ہی اور نزدیک مسیحی کے اصل عبارت
ہی ہونا بسیط سے اور شک نہین ہی کہ اس صورت مین الوان باعتبار عدد اخلاط کے محصور ہوتے ہین پس چاہیے
قسبت ان النزاع لفظی لاغیر الصفرة ایک ان پانچون سے رنگ زرد کا ہی والحمرة اور دوسرا سرخی الخضرة اور تیسرا
سبزی والسواد اور چوتھا سیاہی والبیاض اور پانچوان سفیدی اور ہر ایک علیحدہ علیحدہ مذکور ہوتا ہی
اور صاحب متن نے سب الوان سے پہلے صفرة کو بیان کیا اور اسکی تقدیم مین دو وجہ لوگون نے کہی ہین ایک وجہ
یہ کہ رنگ طبعی بول کا نزدیک جمہور کے اترجی اور اترجی ایک قسم صفرة کا ہی پس بنظر ایک قسم کے کہ طبعی ہی بیان
کرنا اسکے قسم کا اور بیان اور قسمون کے کہ انکی قسمون سے کوئی طبعی نہین ہی ارجح ہوا وجہ دوسری یہ کہ بول اکثر
زرد ہوتا ہی اور اسکی اکثریت کے تین سبب ہین ایک یہ کہ صفرا بہ نسبت اور اخلاط کے بول مین بہت آتا ہی
اور تیزی اسکے اور رازین بھی اور غرض اس سے تنبیہ اور تحریک قوت دافعہ کی ہی اور دفع فضلات کا دوسرا وجہ
کہ جو خون جگر سے اعضا کو جاتا ہی صفرا اسمین ملا ہوتا ہی واسطے ترقیق اور تنفیذ کے اور مائیت بھی واسطے ترقیق
کے مصاحب خون کی ہوتی ہی پس جب خون غذا ہوا مائیت پھرتی ہی اور صفرا باقی بھی اسمین ملا ہوا نکلتا ہی اور
ظاہر ہی کہ یہ امر سبب صفرت کا ہوتا ہی اور اگر کہین کہ جیسا صفرا مائیت کے ساتھ پھر آتا ہی ویسا اور باقی بھی کچھ ہمراہ
خون کے ہوتے ہین پھرتے ہونگے پس تخصیص بول کی ساتھ زردی کے نہین ہو سکتی ہی جواب اسکا یہ ہی کہ بلغم
اگر غلیظ ہی نیچے بیٹھ جاتا ہی یعنی راسب ہوتا ہی ورنہ بسبب شدت امتزاج کے رنگین ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ صفرا
ہلکا زیادہ ہی اس سبب سے ملاپ اسکا بہت ہوتا ہی پس رنگین کرنے مین اولی ہوگا سبب تیسرا یہ ہی کہ علامہ قرشی نے
کہا کہ رنگ سب اخلاط کا سرخ ہی اور جو چیز سرخ کہ پانی سے ملتی ہی زردی اسکی ظاہر ہوتی ہی جیسا کہ شربت شراب
ملا ہوا پانی مین دیکھا جاتا ہی اور گذر چکا ہی کہ بول صرف کمتر ہوتا ہی پس ملنا فضول کا لازم ہوتا ہی اور بول

بالفعل ور اکثر زرد ہوتا ہے جبتک کہ رنگت سرخ غالب نہو اور وجہ سرخی سبب اختلاط کی کدورتی نے کمی ہے آخر اسی
سبب بول کے کبھی جاوے گی الا مستغرق حرارتہا سے لیکن رنگ زرد لیموں سے اسکے بیچ میں آتی ہی رنگ اسکا ہی کہ
اور شیخ بو اس مقام میں کہتے ہیں ہوسکتے ہیں ایک یہ پانی کہ کوئی گھاس زرد ہوئی اُسمیں بھگوئی ہوا ایک مانند اوئی تکیہ
کہ اثر رنگ گھاس کا اُس پانی میں آجاوے دوسرا خود گھاس کو پیسے چیتہ زرد شدہ ہا کہ نہیں وہ رنگ جو کہ مرکب
ہو زردی ہلکی اور سفیدی شفاف سے اور تین کہتا ہے فوقانی اور سکون باے موحدہ از قسم گھاس کہ
کہتے ہیں بسبب سوء الہضم اور سبب تہی کا بدی ہضم کا ہے جو بدار مغیرات کا فساد ہضم تھا مولف نے اسی پر قصر کیا اور
ہم سببوں کو بیان کرتے ہیں جان تو کہ تہی کے دو سبب ہیں ایک قلت صفرا دوسرا کثرت مائیت لیکن قلت
صفرا دو حال سے باہر نہیں ہے ایک یہ کہ صفرا فی الحقیقت کم ہو بسبب برودت مزاج کے کہ تولد صفرا کو منع کرتا ہے
یا بسبب کھانے غذاے بارد غلیظ کے کہ صفرا اس سے کمتر پیدا ہوتا ہے دوسرا یہ کہ اگرچہ صفرا بدن میں بہت ہے
لیکن او موضع کی طرف مائل ہے اور اس سبب سے بول میں کمتر آتا ہے اور مائل ہونا صفرا کا کسی موضع کی
طرف خام ہے کہ ساتھ میل کے استفراغ بھی ہو جیسا کہ قے اور اسہال صفراوی کے مشہور ہے یا بدون استفراغ
کے ہو جیسے ابتداے سرسام میں اور بیچ اُن امراض کے کہ صفرا اون میں ظاہر بدن میں یا عضو کی طرف کہ
مجاری بول سے دور ہے مائل ہو لیکن کثرت مائیت کی بھی دو وجہ سے خالی نہیں ہے ایک یہ کہ کثرت مائیت کی
امر بدنی سے ہو نظیر اُسکی تہی ہونا بول کا وقت انحدار بلغم رقیق کے طرف مخرج بول کے اور یہ عام ہے کہ خود بلغم
فی نفسہ رقیق ہو یا زوبان سے رقیق ہوا ہو دوسرا یہ کہ کثرت مائیت کی بسبب کوئی امر غیر بدنی کے ہو نظیر اُسکی تہی
ہونا بول کا نزدیک پینے بہت کے اور فرق درمیان ان اقسام کے بیان کرنا ضرور ہوا تو معلوم ہو کہ علامت
ان اقسام کی کیا ہی پوشیدہ نہ رہے کہ تہی اگر کثرت مائیت سے ہو گا بول مقدار میں کثیر آویگا اور جو اسباب
خارجی سے ہو گا وجہ شرب بہت پانی کا شاہد ہو گا اور جو انحدار بلغم سے ہو گا کثرت مقدار بول پر بغیر پینے بہت پانی
گواہ ہو گا اور بھی بلغم سے ہو گا غلظت بول میں لازم ہو گی اگرچہ بلغم رقیق ہو گا اور اگر سبب تہی کا قلت
صفرا ہے قلت مقدار بول کی وہاں ضرور ہے جو سبب انصراف صفرا کا اور عضو کے طرف ہو گا یا پایا جانا ضرر
کا اُس عضو میں ضرور ہو گا پس اگر ساتھ استفراغ کے ہے اسہال اور قے صفراوی سے دلالت کریگا اور مقدم سرسام
الم کا احشا میں گواہ ہو گا اور جو قلت صفرا سے فی الحقیقت ہو گا قلت مقدار بول کی یا قلت آثار صفرا کی
ظاہر ہو گی اور ذخیرہ میں لکھتا ہے کہ تہی جو بسبب [illegible] ام کر سبب صفرا اور حرارت کی ہوتا ہے اور دلیل اس امر کا یہ کہ

معتدل ہو وہذا ما تشبیہ ذلک الفاضل واللہ سبحانہ اعلم والاترجی اور رقیق دوسری صفرت سے اترجی
یعنے وہ بول کہ مشابہ ہو ساتھ زردی چھلکے ترنج پکے کے اور وہ ایسا رنگ ہے کہ مرکب ہو زردی اور سفیدی سے
اسواسطے کہ وہ پیدا ہوتا ہے صفرا سے ساتھ مائیت کے اور زردی اترجی کی زیادہ ہوتی ہے زردی تبنی سے
وسبب حسن حال الہضم اور سبب اترجی اچھا ہونا حال ہضم کا ہے اور یہ ابن کے نزدیک شیخ رئیس کے اور اکثر حکمائے
سلف اور خلف کے لون صحی اور دال اوپر نضج کے یہی رنگ ہے اور اس صورت میں جب ذکر کیا شیخ نے مقدار اس
صفرا کا کہ مائیت سے مختلط ہو کر اترجیت پیدا کرتا ہے اوپر اعتدال کے واقع ہے اور نزدیک ایک جماعت کے اطبا
سے مانند جالینوس وغیرہ کے لون صحی وہ ہے کہ درمیان اصفر مشبع اور احمر ناصع کے ہے اور اس تقدیر
پر واجب ہے کہ نزدیک ان جماعت کے بیچ اترجی کے مقدار اس صفراء کہ مائیت سے ملا ہے کمتر ہو مقدار معتدل
انکے نزدیک سے اسی جگہ سے کہتے ہیں کہ اترجی دلالت رکھتا ہے اوپر صحت کے کمتر ہو ستو تبنی سے اور شیخ
رئیس کا یہ قول کہ صفرا جو مائیت سے ملتا ہے اگر وہ صفرا معتدل المقدار ہو تو بول کو اترجی کرتا ہے اور مقدار
معتدل سے اگر زائد ہو نارنجی اور سوا نارنجی کے اور رنگ مثل ناری کے کرتا ہے موافق زیادتی حرارت
کے اور اگر کمتر ہو مقدار معتدل سے تبنی کرتا ہے اور سید گیلانی نے بیچ جمع دونوں قول کے یوں کہا ہے کہ بول
معتدل صحی باعتبار امزجہ اور اسنان کے مختلف ہوتا ہے اسواسطے کہ بیچ امزجہ باردہ کے اور بیچ اسنان باردہ کے
اترجی معتدل ہوتا ہے اور بیچ امزجہ حارہ اور بیچ اسنان حارہ کے وہ رنگ کہ درمیان نارنجی اور ناری کے ہے معتدل
ہوتا ہے انتہی ہم توفیق عطیہ سے کہتے ہیں کہ غالبا سید نے اصفر مشبع سے کہ بیچ قول جالینوس وغیرہ کے
واقع ہے نارنجی ارادہ کیا ہے اور احمر ناصع سے ناری اور بیچ قانون کے اور بعضے شروح کے ظاہر ہوا ہے کہ اصفر
مشبع ناری کو کہتے ہیں اور احمر ناصع تو عقیب مدری کو اور بالجملہ مراد ہونے بول صحی سے درمیان اصفر
مشبع اور احمر ناصع کے کہ اس قول میں جو تبع ہو ہے کہ مرتبہ الوان درمیان ناری اور زعفرانی کے ہو
خصوص بحالت صحت کے کہ اچھا نہیں ہے کیونکہ یہ ہوتا ہے کہ بعد ناری کے زعفرانی ہو اور درمیان ان دونوں کے
کوئی واسطہ نہیں ہے اسلیے کہ اگر واسطہ ہوتا البتہ کوئی نام اسکا ہوتا اور یہی مراتب الوان صفرت کے بیچ
سن محصور ہوتے ہیں بالضرور کہنا چاہیے کہ تاویل کلام کی یہ ہے کہ بول صحی نزدیک انکے بول ناری کا ہے کہ بہت
زعفرانی کے قریب ہے اور وہ لعاب کہ بیچ ہو بول صحی کے کہ متلون اس رنگ سے ہے متوہم ہوتا ہے اور یہ شبہ بھی
مرتفع ہوتا ہے فافہم **فائدہ** ذخیرہ میں لکھا ہے کہ اترجی رقیق القوام دلیل نضج کی ہے اور اترجی صاحب

قوام دلیل نضج داکا لیس ابتدا میں حکم اور بر قوام کے موقوف ہوتا ہو اور جو مریض بارہا دیکھتا ہو کہ بعضے اکثر امراض
حارہ میں دیکھا ہو کہ بول پہلے دن سے کہ تپ شروع ہوئی ہو اترجی ہوتا ہو اور اوسی رنگ پر رہتا ہو اور بعد
پہلے دن چوتھے کے بحران ہوتا ہو اور اس سے یہ بات حاصل ہوئی کہ اترجی ہونا بول کا نزدیک بعضوں کے
ہمیشہ نہ خصوص حالت صحت سے ہو شرط یہ کہ بیچ مرض کے نشان نیکی اور محمود ہونیکا ہو اسواسطے کہ جس وقت
مرض حار ہوگی لائق یہ ہو کہ بول اسمین ناری یا زعفرانی ہووے پس اسوقت میں کہ بول تنہا یا اترجی ہوگا
نشان میلان صفرا کا ہوگا طرف عضو رئیس کے اور مانند اسکے والا ستقر تو بیچ تیکھے مدت سے اشتقاق ہو اور
وہ رنگ زرد مائل بسرخی ہو و سبب زیادۃ الحرارۃ اور صلب اسکا نزدیک شیخ رئیس ہو اور اکثر قدما کے زیادہ
گرمی ہو اور یہ بات مقرر ہوئی ہو کہ جو زردی شدید ہو مائل بسرخی ہوتی ہو اور عام ہو کہ شقرت بول کی بسبب کثرت
دفع ہونے صفرا کے ہو بول میں یا بسبب شدت زردی صفراے مندفعہ کے یعنے اگرچہ صفرا بمقدار معتدل
دفع ہوتا ہو لیکن زردی اسکی بہت غالب اور تیز ہو اور اس شقرت کو دو قسم میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی
بیچ اس شقرت کے کہ سبب اسکا کثرت دفع ہونے صفرا کا ہو بول میں اور ظاہر ہو کہ صفرا اس مقدار سے
کہ اترجیت کو پیدا کرتا ہو بول میں زائد آویگا جانب شقرت کے میل کرادیگا اور دلالت اس قسم کی اوپر حرارت کے
بعینہ ہو کہ نشان غلبہ خلط حار کے ہو اس سبب سے کہ اگر صفرا غالب ہوتا بول میں ظاہر ہوتا۔ قسم دوسری
بیچ اس شقرت کے کہ سبب اسکا شدت رنگ صفرا کا ہو فقط یعنے صفراے مندفعہ بول میں باعتبار کیفیت
کے متغیر ہوا ہو اور باعتبار کمیت کے اپنے حال پر ہو اور یہ دو طور پر ہو ایک تو یہ کہ زردی اسکی مرتبہ تبیین سے
ترقی کرکے مرتبہ شقرت پیدا کرنے کو پہونچی ہو دوسرا یہ کہ زردی صفرا کی اس مرتبہ سے تجاوز کرکے مرتبہ پیدا
کرنے نارنجیت اور زعفرانیت کو پہونچی ہو پس اتفاق پڑا کہ بطور رقیق قلیل المقدار اسمین ملگیا اور متکلم اس مرتبہ سے نیچے اوتار لایا مرتبہ
شقرت پیدا کرنے پر ٹھہرایا اور جس طور پر سے کہ یہ قسم بھی گرمی پر دلالت کرتی ہو اسواسطے کہ شدت رنگ صفرا
کی اکثر گرمی سے ہوتی ہو خواہ گرمی محترقہ ہو جیسے صفراے محترقہ میں ہوتی ہو یا غیر محترقہ جیسے مرۃ صفرا میں اور
شدت زردی کو حرارت سے ہمنے ساتھ غالب کے مقید کیا اس سبب سے کہ کبھی بطور نادر کے ملنے سوداے
طبعی سے بیچ صفرا کے شدت رنگ میں بھی ہو جاتی ہو لیکن یہ نادر نہایت ہو اور فرق درمیان ان
دونون قسم کے یہ ہو کہ جو کثرت اندفاع صفرا سے بیچ بول کے ہو اسمین اشتعال بہ نسبت دوسری قسم کے کمتر
ہوتا ہو اور جو شدت رنگ سے ہو ہر حال میں پہلی قسم سے کثیر الاشتعال ہوتی ہو پس اگر سبب اسکا نزل

مرتبہ رنگین زیادہ ہے ہر جیسا کہ بیچ نوع دوسری قسم دوسری کے گذر چکا استعمال اُسکا نسبت پہلی نوع
قسم دوسری کے بہت زیادہ ہوگا اور اسی سے فرق کیا جاتا ہے درمیان دونوں کے تامل اور فکر سے
انتہا ہے اگر کوئی کہے کہ لازم نہیں ہے کہ سبب شقرت کا شدت حرارت کی ہے اسواسطے کہ ہو سکتا ہے کہ سبب اُسکا
کمی سرخی کا ہو ہم جواب دینگے کہ یہ ممکن ہے لیکن نہایت نادر ہے اسواسطے کہ سرخی بول کی کثر خون سے ہوتی ہے
اور جسوقت مائیت اُسمین ملتی ہے اور کمی اُسکی سرخی میں لاتی ہے لامحالہ اسمین وہ اشراق کہ رنگ اشقر
کو لازم ہے باقی نرہیگا اور یہی خون کہ پیشاب میں آتا ہے نکلنا اُسکا بالطبع نہیں ہے بلکہ امر غیر طبیعی سے ہوگا
اور جب ایسا ہوا اکثر امر میں خون کثیر المقدار اور زیادہ اُس سے نکلیگا کہ شقرت پیدا کرتا تھا اسواسطے کہ
بسبب شقرت کے سرخی قلیل شرط ہے بہت بس باقی رہی یہ بات کہ سبب رنگ اشقر کا وہی شدت

زردی کی ہے النارنجی والناری والزعفرانی کلواحد منہا یدل علی زیادۃ الحرارۃ بالنسبۃ الی المرتبۃ التی قبلہا
اور نوع چوتھی اور پانچوین اور چھٹی صفرت سے یعنے نارنجی اور ناری اور زعفرانی ہر ایک ایسے دلالت کرتی ہے
اوپر زیادتی حرارت کے نسبت اوس مرتبہ کے کہ قبل انکے ہے یعنے گرمی ناری کی نارنجی سے اور گرمی زعفرانی
کی ناری سے زیادہ ہے لیکن نارنجی وہ رنگ زرد ہے کہ نسبت اشقر کے مائل زیادہ ہے طرف سرخی اور اشراق کے
اور ناری نسبت نارنجی کے مائل زیادہ ہے طرف سرخی کے لہذا دلالت اسکی اوپر حرارت قوی سکے ہے
دلالت نارنجی سے اور اسکو اصفر مشبع یعنے زرد سیر کہتے ہین اور ناری وہ رنگ ہے کہ مشابہ اُس پانی
ہو کہ زعفران اُسمین بھیگا ہو اور اسی سبب سے ناری کو اصفر زعفرانی بھی کہتے ہین اور جو شعاع اسکی مانند شعاع
آتش کے ہوتی ہے اسی سبب سے ناری نام ہوا لیکن زعفرانی نسبت ناری مائل زیادہ ہے طرف سرخی کے
لہذا دلالت اُسکی قوی زیادہ ہے اوپر گرمی کے مادون اپنے سے اور زعفرانی وہ رنگ ہے کہ مشابہ ہو ساتھ
رنگ شوخ زعفران کے اور اُسکو احمر ناصع بھی کہتے ہین اسواسطے کہ سرخی اِسکی خالص ہوتی ہے اور جو کہا گیا
بموجب مذہب شیخ رئیس اور صاحب کامل ترشی کے ہے لیکن ابن ابی صادق اور محمد بن زکریا کا مذہب یہ ہے
کہ حرارت اصفر زعفرانی کی یعنے ناری کی زیادہ ہے حرارت احمر ناصع یعنے زعفرانی سے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ
سرخی بول کی دلالت کرتی ہے اوپر ملنے تھوڑے خون کے اور زردی بول کی دلالت کرتی ہے اوپر ملنے تھوڑے
صفرا کے اور شک نہین ہے کہ صفرا خون سے گرم زائد ہے اس سبب سے کہ اجزاے ناری اور ہوائی صفرا
مین نسبت خون کے زیادہ ہین لیس چاہیے کہ ناری گرم زیادہ ہو زعفرانی سے اور جسوقت ناریت سے

النارنجی والناری والزعفرانی

میل طرف سرخی کے کرتا ہے اُسی قدر بیضے موافق میل سرخی کے گرمی کم ہوتی ہے جواب اس دلیل کا تا انجا
شیخ رئیس اسطرح دیتے ہین کہ حرارت خون کی لامحالہ حرارت صفرا سے کمتر ہے لیکن ہم نہین تسلیم کرتے ہین کہ
سرخی زعفرانی مین بسبب ملنے خون کے ہوتی ہے بلکہ یہ سرخی اُسکی بسبب شدت رنگ صفرا کے ہے اور اسپر دلیل
یہ ہے کہ سرخی خون کی تابانی ہوتی ہے البتہ اور بدیہی ہے کہ سرخی زعفرانی کی مشرق ہوتی ہے پس یہ سرخی خون سے
نہین ہوگی تثبت بان الزعفرانی فائق فی الحرارۃ علی الکل اور جو صاحب ذخیرہ نے حکایۃً عن محمد بن زکریا دعا الیہ
لکھا ہے کہ مین نے سرسام گرم اور قاتل مین کہ نہایت گرم اور خشک ہوتا ہے ہمیشہ بول کو اشقر دیکھا ہے اور بہت تجربہ مین آیا کہ جس کی اسقدر
گرمی زیادہ ہے بول احمر سے پس اشقرناری نہایت گرمی مین ہوگا اور صاحب اسکا طرف علاج سرد اور تر کے
بہت محتاج ہوگا اور جو اشقرناری بدون رسوب کے ہو حال مریض کا بد ہوگا یہ کلام صاف پکارتا ہے کہ قول ابن عباس
اور محمد بن زکریا کا اُنکے نزدیک ترجیح رکھتا ہے لیکن نزدیک اس فقیر کے حق یہ معلوم ہوتا ہے کہ قول شیخ رئیس کا
ارجح ہے اور ہونا بول کا اشقر بیچ سرسام مہلک کے اُس سے حجت کر کے اشقرناری کو اوپر زعفرانی کے فوقیت دیتے ہین
بیچ حرارت کے مثبت اُنکے مطلب کا نہین ہو سکتا ہے اس سبب سے کہ بیچ امراض حارہ فی غایۃ القصوی کے بول
زعفرانی ہوتا ہے البتہ جیسا کہ مجربون پر مخفی نہین ہے مگر یہ کہ صفرا اور جانب میل کرے اور کما ینبغی بول مین نہ آوے
اس صورت مین اگر بول تنبی دکھلائی دے بھی جائز ہے اور سرسام مہلک کے بیچ نظیر صحت کی واقع ہو اشقریت
بول کی اُس سرسام مین اسی قبیل سے ہے لہذا اطبا نے کہا ہے کہ مائی ہونا بول سرسام والے کا دلیل ہلاکت ہے پس
نزول رنگ بول کا مرتبہ زعفرانیت سے بیچ امراض کے نہایت حاد بسبب کوئی امر عارضی کے ہوتا ہے اور [illegible]
شیخ رئیس کے مطلب مین قادح نہین کرسکتا ہے فافہم انہ غامض اور پوشیدہ نہ رہے کہ بول زعفرانی جس طرح
سے کہ حدوث اُسکا کثرت صفرا سے بدون شدید ہونے اُسکے رنگ کے ممکن نہین ہے اسوجہ سے
کہ رنگ طبیعی صفرا کا احمر ناصع ہے پس اُس سے بول مین زعفرانیت نہین ہو سکتی ہے اس سبب سے کہ جو صفرا
بول سے مندفع ہوتا ہے مائیت سے ملا ہوتا ہے اور اس سبب سے رنگ اُسکا ٹوٹ جاتا ہے اور لائق اسکے
نہین رہتا کہ بول کو زعفرانی کرے اور یہ امر غیر ممکن ہے کہ صفرا اکیلا بول مین آوے اور مائیت سے نہ ملے
کما لا یخفی پس بالضرور واسطے زعفرانیت بول کے بسبب شدید ہو جانے رنگ صفرا کے اس سرخی طبعی
سے کہ رکھتا ہے لازم ہوگا تو بعد ملنے کے ساتھ مائیت کے رنگ اُسکا جو ٹوٹ جاوے لائق اسکے ہو کہ بول کو
زعفرانی کرے فتبقی انہ کون سببہ ہو اشتداد لون الصفراء فقط قطع نظر اس سے کہ مقدار صفرا زیادہ ہو یا نہو

اور ظاہر ہو کہ علت اشتداد رنگ صفرا کی احتراق ہو یا تکاثف یا لطف کے سوا اور بیچ اشقر کے فوائد اکثر مذکور ہوئے
ہین اور اضافت مین اسپر قیاس کرنا چاہیے والاحمرة فرہت اربع لیکن رنگ سرخ کی درجات اُسکے چار ہین
الاصہب یعنی ان مین سے صہب ہو دلیل غلبہ الدم غلیاً اور وہ دلالت کرتا ہو اوپر تھوڑے غلبہ خون کے
وگلوردی اور دوسرا وردی ہو والاحمر القانی اور تیسرا احمر قانی ہو والاحمر الاقتم چوتھا احمر اقتم ہو اور رنگ ہر ایک
سادہ اکثر سے سمجھے جاتے ہین وکلہا مع منہا یدل علے زیادۃ الدم بالنسبۃ الی المرتبۃ التی قبلہا اور ہر ایک انمین سے
کرتا ہو اوپر غلبہ خون کے نسبت مرتبہ ماقبل کے یعنے دلالت وردی کی اوپر غلبہ خون کے اصہب سے زیادہ ہو اور
دلالت قانی کی وردی سے اور دلالت اقتم کی قانی سے زیادہ ہو اسواسطے کہ صہب ایک رنگ ہو ضعیف الحمرۃ
قریب سپیدی کے اور صاحب نفیسی نے کہا کہ الاصہب اذا شتدۃ یمیل الی الحمرۃ پس غلبہ خون کا اسمین کمتر ہوگا اور
وردی وہ رنگ ہو کہ مشابہ رنگ گل سرخ کے ہو اور حمرت اُسکی صہبیت سے قوی و زیادہ ہو لہذا دلالت
اسکی بھی قوی و زیادہ اُسکے نسبت سے ہو اور قانی وہ رنگ ہو کہ سرخی اُسمین غالب ہو فقط اور اقتم وہ رنگ ہو
کہ بسبب سرخ مائل بسیاہی ہو ساتھ غبرت کے نظیر اسکی سیاہی چشم باز کی ہو اور بسبب غلبہ سرخی کے ہر ایک انمین سے
دال زیادہ ہین اوپر غلبہ خون کے اپنے ماقبل سے اور جانین کہ جو کچھ کہا گیا ہو دلالت الوان اربع سے اوپر
غلبہ خون کے اور اول ہونا ہر مابعد کا ماقبل سے بنظر اکثریت کے اسواسطے کہ کبھی حمرت بول مین کسب ادویہ کے
ضعف سے ہوتی ہو اور کبھی امراض سردے سے بھی بول سرخ ہوتا ہو جیسا کہ آگے بیان ہوگا مفصلاً پس
سرخی بول کی دلیل غلبہ خون کی مطلقاً و کلیاً نہین ہوتی ہو اور اسی طرح کبھی ہوتا ہو کہ دلالت اصہب کی اوپر حرارت
خون کے زیادہ ہوتی ہو دلالت اُسکے مابعد سے پس ترتیب شدت دلالت کی بھی مطلق اور کلی نہین ہوتی ہو
اور بیچ ضمن قیاس اعداد احمر کے ساتھ اعداد اصفر کے علتین الوان اربع احمر کی مذکور ہوتی ہین اور معلوم
کرین کہ حرارت بیچ سب طبقات حمرت کے نسبت تبنی اور اترجی کے زیادہ ہو اسواسطے کہ بیچ سب طبقات
کے حمرت اعتدال سے متجاوز ہو جیسا کہ گذرا کہ حصہ کمال اعتدال کا بیچ جنس صفرت کے لیکن نسبت
نارنجی اور زعفرانی کے کمتر ہو اسواسطے کہ حرارت ان تین نوع صفرت کی بقیاس حمرت کے لامحالہ زیادہ ہو
اسلیے کہ تینون صفرا سے پیدا ہوتے ہین اور صفرا گرم زیادہ ہو خون سے لیکن قیاس کرنا اقسام احمر کا
ساتھ اشقر کے مختلف ہو اسواسطے کہ اصہب اگر صفرا سے ہو پس حرارت اُسکی قوی زیادہ اشقر سے
ہوگی اور اگر خون سے ہو تو ظاہر ہو کہ حرارت اُسکی برابر ہوگی حرارت اشقر سے اور اسجگہ لوگ اعتراض

کرتے ہین کہ حرارت صفرا مین بیشک خون سے زیادہ ہو اور ثابت ہوا ہو کہ اشقر صفرا سے ہو پس اصہب
کہ خون سے ہوتا ہو کیونکر اشقر کے برابر ہوگا جواب اسکا یہ ہو کہ خون اگرچہ بسبب صفرا کے حرارت مین
کم ہو لیکن خون طلا ہوا مائیت مین کہ صہوبت پیدا کرتا ہو زیادہ ہو مقدار مین بقیاس صفرا کے کہ اشقر مین ملتی ہو
پس حرارت خون کثیر کی ساتھ حرارت قلیل صفرا کے ممکن ہو کہ برابر ہوجاوے لیکن وردی اور احمر قانی کثر
امرین قوی الحرارت ہوتے ہین بہ نسبت اشقر کے اسواسطے کہ خون انمین زیادہ ہوتا ہو نسبت اصہب
دموی کے اور گذر چکا ہو کہ حرارت خون اصہب کی ساتھ حرارت صفرا اشقر کے برابر ہو پس حرارت خون
وردی اور قانی کی لا محالہ اشقر سے زیادہ ہوگی ہو اور معلوم کرین کہ وردی سودا سے نہین پیدا ہوتا ہو اور
بلغم سے بھی بعید الحصول ہو پس نہین پیدا ہوتا ہو مگر اُس خون سے کہ غلیظ زیادہ ہو اُس خون سے کہ صہوبت
پیدا کرتا ہو لیکن قانی اکثر خون سے ہوتا ہو اور غلظت اس خون کی بھی نسبت خون پیدا کرنے والے صہوبت کے
زیادہ ہو اور کبھی سودا نہایت لطیف سے کہ مخلوط ہو ساتھ صفرا کے پیدا ہوتا ہو لیکن احمر اقتم اگر خون سے
ہو گرمی اُس کی اشقر سے زیادہ ہو اسلیے کہ خون اُسین اور اصناف احمر سے زیادہ ہو اور اگر سودا یا بلغم عفن
سے ہو ظاہر ہو کہ حرارت اشقر کی زیادہ اقتم سے ہوتی ہو اور اگر صفرا سے ہو غلبہ اسکی گرمی کا اوپر اشقر کے
بدیہی ہو لیکن اقتم صفرا سے بہت نادر ہوتا ہو پیدائش اسکی سودا اور بلغم عفن سے کہ زیادہ سب اصناف
احمر سے ہوتی ہو فائدہ علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کے لکھا ہو کہ اصہب سودا سے پیدا ہوتا ہو نہ بلغم
عفن سے فقط خون یا صفرا سے پیدا ہوتا ہو اور پیدائش اسکی صفرا سے اکثر ہو نسبت اور طبقات حمرت کے
اور وہ خون کہ موجب اصہب کا ہوتا ہو رقیق ہوتا ہو اسی سبب سے اُسین احتراق بہت ہوتا ہو اور دلالت
اُسکی گرمی پر قوی زیادہ ہو لیکن جاننا چاہیے کہ یہ کلام اُسکا ساتھ قول ماتن کے کہ اصہب غلبہ خون پر
دلالت کم کرتا ہو منافات نہین رکھتا ہو اسلیے کہ واسطے شدت گرمی کے غلبہ خونکا درکار نہین ہو پس
دلالت اُسکی اوپر غلبہ خون کے ساتھ اس امر کے کہ وہ دلالت کرتا ہو اوپر کثرت گرمی صفرا کے ضعیف ہو
اور یہی جواب ہو اقتم مین کہ لوگون نے کہا ہو کہ دلالت اُسکی اوپر گرمی کے ضعیف ہو یعنے اگرچہ ایک قسم اسکی
در طبقات احمر سے اوپر غلبہ خون کے دلالت کرتی ہو لیکن پیدائش اُس قسم کی جو خون غلیظ سے ہو گرمی
زیادہ نہین رکھتی اور اگر مراد اقتم سے وہ قسم ہو کہ بلغم یا سودا سے پیدا ہو دلالت اُسکی اوپر قلت
حرارت کے بدون تاویل کرنے کے درست آتی ہو اب جانین کہ اسباب بول احمر کے دو قسم مین یا بدنی

اور غیر بدنی بدنی وہ ہے کہ بلوبت مجرد بدنی بول میں ہے اور وہ مفصل کہی جاویگی اور غیر بدنی وہ کہ حنا کے
زعفران کے رنگنے سے یا ثمرات بول کے تناول سے یا کرنے ان اعمال سے کہ موجب سرخی بول کے ہوتے ہیں
[illegible] ہوا اور یہ بیچ شروع فصل کے مذکور ہوا ہے لیکن اسباب بدنی کی قسم میں ایک وہ کہ رنگ اسکا سرخ یعنی
سیوس وہ خون ہے دوسرا وہ کہ سرخی اسمین پائی جاتی ہے بسبب عفونت کے یا بسبب اجتماع اور احتراق کے جسکی
سرخی عفونت پر موقوف ہے وہ بلغم ہے اسلیے کہ بلغم جو عفن ہوتا ہے کبھی سرخی بول میں پیدا کرتا ہے اور وجہ
پیدا ہونے سرخی کی بلغم سے یہ ہے کہ بلغم بالطبع سفید رنگ ہے پس سفیدی طبیعی پیدائش سرخی کی مانع ہوتی ہے
اور جس وقت بلغم عفن ہے کہ ساتھ حرارت کے ہوتا ہے رنگ سرخ ہونا بعید ہو البلغم غیر عفن سے ہرگز سرخی نہیں
ہوسکتی اور جسکی سرخی عفونت پر موقوف نہیں بلکہ اور حالت محمرہ پر موقوف ہے مانند تراکم اور اجتماع کے
وہ صفرا ہے اسلیے کہ صفرا جب متراکم اور متکاثف ہوتا ہے بول کو سرخ کرتا ہے بلکہ سیاہ جیسا کہ یرقان میں
دیکھا جاتا ہے اور ثابت ہوا ہے کہ مادہ رطب زرد جب متکاثف ہوتا ہے بسبب قلت نفوذ بصر کے اسمین سرخ
معلوم ہوتا ہے پس اگر تکاثف شدید ہوا سیاہ محسوس ہوگا تیسرا وہ کہ مادہ محمرہ اگرچہ خون نہو لیکن خون سے
حاصل ہوا ہے پس وہ سودا ہے دموی ہے اسلیے کہ اصل اسکی جو خون سے ہے سرخی اسمین باقی رہتی ہے اور
بول کو سرخ کرتا ہے اور ان سرخیوں میں فرق کہا جاویگا اور خون کہ بسبب ملنے کے بول کو سرخ کرتا ہے دو
طرح ہے ایک وجہ کہ امتلاے خون تمام بدن میں ہو پس بول میں بھی خون زیادہ آویگا دوسرا وہ کہ تمام بدن میں
امتلا نہو بلکہ خاص بول میں خون بہت ملجاوے بسبب قرحہ مجاری بول کے مانند اسکے یا بسبب ضعف
جگر یا گردے کے کہ خون مائیت سے کما ینبغی تمیز نہو اور فرق ان اصناف حمرت میں وہ ہے کہ جو سودا سے
ہو سرخی اسکی مائل بسیاہی ہوتی ہے اور غلظ بیچ قوام کے زیادہ ہوتا ہے اور جو صفرا سے ہوتی ہے بسبب
[illegible] کے یا بسبب احتراق کے سرخی اسکی بیشتر ہوتی ہے اور بدن میں اشتعال اور غلظ قوام میں تر اور کف
اکثر ہوگا زرد ہوگا پس اگر بول مقدار میں بہت آتا ہے بدون پینے پانی کے علامت اسکی ہے کہ صفرا محترق نہیں
ہوا ہے بلکہ متکاثف ہوا ہے اور طبیعت اسکو بہت دفع کرتی ہے لہذا لوگوں نے کہا ہے کہ بول شدید الحمرہ کا
یرقان میں دلیل بہتر ہوتا ہے اور خبر دیتا ہے اوپر قوی ہونے طبیعت کے اور اگر بول تھوڑا آوے اور خوب
سرخ ہو نشان احتراق خلط صفرا کا ہے اور ضعیف ہونا قوت کا لازم ہے لہذا کہا ہے کہ بول سرخ مائل
[illegible] قلیل المقدار ہونا بیچ یرقان کے سالم ترین ہے اور وہ سرخی کہ بلغم عفن سے ہوتی ہے ساتھ کمودت کے

اور مائل بسفیدی اور قوام اسکا اگرچہ غلیظ ہوتا ہو لیکن غلظت سے بول سوداوی کی کمتر ہوتا ہو اور وہ
سرخی کہ خون سے ہوتی ہو قوام بول کا اسمین بنسبت بلغمی کے کمتر ہوتا ہو اور بنسبت صفراوی کے زیادہ
اور سرخی اسکی خالص ہوتی ہو مگر یہ کہ احتراق اسمین پڑا ہو پس اگر خون بیچ تمام بدن کے غالب ہو سب علامات
امتلاء خون کی ظاہر ہوتی ہین اور قرحہ مجاری بول سے ہوگی پیپ وغیرہ لوازم قرحہ سے ظاہر ہونگے اور اگر بسبب
عدم تمیز خون کے مائیت سے ہو بول اکثر مشابہ غسالہ گوشت کے ہوتا ہو پس اگر ضعف کبد مین ہو آثار ضعف کبد کے
ظاہر ہونگے اور بول بدون قوام کے ہوگا اور اگر ضعف گردے مین ہوگا آثار اوسکے ظاہر ہونگے اور بول مین
قوام ہوگا اور اگر دونون مین ضعف ہوگا آثار ضعف ہر ایک کے اسپر دلالت کرینگے اور بول بدون قوام کے ہوگا
اسواسطے کہ قوام بول کا اوپر قوت کبد کے موقوف ہو کما لا یخفی انتہیٰ وہ جو اوپر مذکور ہوا ہو اس سے ظاہر ہوا
کہ اسباب بدنی سے سرخ پیشاب بدون ملنے مادہ احمر کے نہین ہو سکتا ہو اور واسطے سرخ کرنے پیشاب کے
مادہ سرخ شرط ہو اسلیے کہ اگر مادہ مذکورہ زیادہ اس سے نہو کہ بالطبع ہوتا ہو سرخ نہین پیدا کرتا ہو اسواسطے
کہ رنگ سرخ غیر طبیعی ہو جیسا کہ گذرا ہو اور عام ہو کہ حصول مادہ احمر کا امراض بارد سے ہو یا علل مادہ سے
اور حدوث اسکا حرارت سے ظاہر ہو لیکن برودت سے تین طرح ہوتا ہو ایک وہ کہ بسبب ضعف ہو اور بسبب
عدم تمیز خون کے مائیت سے بول سرخ ہوتا ہو جیسا فالج جانب اپنے امیر سوا القنیہ مین دیکھا گیا ہو دوسرا
وہ کہ عروق اور اعضاء بائین جانب کے بسبب واقع ہونے فالج کے اس جانب مین ضعیف ہوگئے تھے
اور خون کو جگر سے جیسا کہ ہمیشہ جدا کرتے تھے ویسا جدا نہین کر سکتے پس خون بیچ جگر کے زیادہ ہوتا ہو اور
بول مین نکلتا ہو تیسرا وہ کہ درد شدید ظاہر ہو قولنج ملتبی سے اور اس سبب سے بول سرخ ہوا اور وجہ سرخی اسکا
کی تین ہین اول یہ کہ جگر بسبب درد امعاء سے گرم ہوتا ہو اور بسبب گرمی کے جگر صفرا کو بہت پیدا کرتا ہو اور بول کو
رنگین کرتا ہو دوسری وجہ یہ کہ بیچ قولنج مذکور کے واسطے مقابلہ کرنے کے درد سے طبیعت اس محل مین متوجہ
ہوتی ہو اور اسکی معیت سے روح اور حرارت غریزی اور خون اور صفرا بھی اسطرف میل کرتے ہین پس بالضرور
اس موضع مین گرمی پیدا ہوگی اور بسبب حرارت کے تحلیل اور تذویب اخلاط مین ہوتی ہو اور تحلیل زیادہ اس
امر کا ذہنی ہوتا ہو کہ الطف ہو اور وہ صفرا اور خون لطیف ہو اور جسوقت کہ یہ تحلیل کر مائیت سے ملتے ہین
بول کو سرخ کرتے ہین وجہ تیسری یہ کہ اس قولنج مین بسبب محتبس ہونے بلغم کے عفونت بلغم مین بالضرور ہوجاتا
درد سے اور بسبب عفونت کے کچھ زردی اسمین پیدا ہوتی ہو اور زردی ساتھ کثافت جرم مادہ کے سیاہی لیتا

ہوتی ہے اور جب مائیت کے ساتھ نکلتی ہے تب سرخی ہوتی ہے اور کبھی اس مقدمین کو درمیان جگر اور گردے کے یا درمیان گردہ اور مثانہ کے
واقع ہو سدہ متصل پڑتا ہے اور اس سبب سے صفرا مرارہ اور امعا میں نہیں جاتا ہے اور بول کے ساتھ مل کر نکلتا ہے اور بول
سرخ کرتا ہے اور خاصیت اس سدہ کی یہ ہے کہ تولیج سدہ ہوتا ہے بشرطیکہ صفرا مرارہ سے معدہ میں نہ آوے ورنہ اگر
سدہ بیچ اس مجری کے درمیان مرارہ اور امعا کے ہو واقع ہو اور صفرا اس راہ سے کہ بیچ مرارہ اور معدہ کے ہے
بہکرے بول کو رنگین نہیں کرتا ہے اور تولیج بھی نہیں لاتا ہے مگر یہ کہ جو آتا ہے قے میں نکل جاتا ہے کہ اس صورت میں ساتھ رنگین
بول کے تولیج پیدا کرتا ہے اور اسی طرح کبھی سدہ بدن کی رگوں میں پڑتا ہے اور اس سبب سے شور بدن کو
قبول کرتی ہیں اور رنگین ہو جاتی ہیں اور بول کو رنگین کرتی ہیں اور یہ بول شرق ہوتا ہے
ہوئے کبد کے بیچ اس کے کہ وہ اپنی جانب میں ہوتا ہے ظاہر ہے کہ کبد اسی جانب واقع ہے آفت میں شریک ہوتا ہے لیکن اس
صورت میں کہ واقع بائیں جانب ہو بوجہ نہ متمیز ہونے خون کے مائیت سے کثرت خون کی کبد میں ہوتی ہے
اور جانیں کہ کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ بول سرخ سلیم زیادہ ہوتا ہے بول سے اسواسطے کہ سرخی دلیل غلبہ خون کی
ہے اور خون سب اخلاط میں بہتر ہے اور شدید الحرارت نہیں ہے اور اس سے
یقیناً بہتر سب صنوف سے ہے اسواسطے کہ اترجی دلیل اعتدال کا ہے جیسا کہ بیان کیا گیا آپ کئی فائدے بول سے
متعلق انکا طبیب کو بھی فائدہ مند ہو کے جاتے ہیں جان کہ اگر بول سرخ رقیق دلیل مرض کا ہوتا ہے
اور سرخ غلیظ کہ رسوب نہ کرے اور صاف شوشتان حرکت کا ہوتا ہے اور سرخ کہ رسوب بھی نہ کرے سلیم ہوتا ہے
اور جس میں رسوب سفید ہوں دلیل قوت کی اور انضاج طبیعت کی اور امید سلامت کی ہوتی ہے اور مجموعی کرتا ہے
کہتا ہے کہ بول سرخ جو غلیظ ہو اور رسوب اسکا سفید دلیل بہت ہونے خلط خام کا ہوتا ہے اور اگر بیچ امراض حادہ کے
بول ابتدا سے سرخ ہو اور رسوب نہ کرے اور اسی طرح رہے دلیل ضعف اور ورم جگر کا ہوتا ہے اور خطرناک ہوتا ہے اگر
بیچ حمیات محرقہ اور امراض حادہ کے بول خون صرف آوے دلیل جلد ہلاک ہونے کی ہے اور اگر بیچ امراض حادہ کے
بول سرخ اور غلیظ اور متین ہو اور تقطیر سے آتا ہو خطرناک ہوتا ہے اور اگر بول سرخ ہو اور طبع خشک ہے یعنی قبض ہو
اور مدت تک اسی حد پر رہے اور بدن میں کوئی عارضہ ہو نشان مرض سل کا ہوتا ہے اور اگر بیچ حالت تندرستی
کے بول سرخ اور غلیظ اور طبع خشک ہو سر اور اعضا میں گرانی ہو نشان کثرت فضول کی اور حدوث خوف
اور حمیات کا ہوتا ہے اور اگر حمیات گرم اور حمیات مختلطہ میں اول سرخ اور غلیظ ہو اور رسوب بہت کرے دلیل
سلامتی کی اور زائل ہونے مرض کی ہوتا ہے لیکن اگر رسوب نہ کرے یا تھوڑا رسوب کرے دلیل طول مرض کا ہے

اور نشان عکس کا اور بول سفید اور تھوڑا ہے امراض حادہ کے دلیل ہیجان کی ہوتا ہے خصوصاً کہ رسوب نہ رکھے
اور بول سرخ اور غلیظ بدون رسوب کے بیچ امراض مزمنہ کے دلیل قائمی مادے کی ہوتا ہے اور جس وقت کہ تپ اصل ہو
اور بول سرخ رہے دلیل گرمی جگر کی یا اُسکے ورم کی ہوتا ہے اور البتہ عکس ہوگا اور اگر ایسا ہو تو منتفع ہونے کے اور
خارج اعضا کے بول سرخ ہو اور رقیق دلیل یرقان اور غلبہ صفرا کی ہوتا ہے اور خاصہ بول یرقانی کا یہ ہے کہ کپڑے
کو رنگین کرتا ہے اور سوا بول یرقانی کے ایسا رنگ کپڑے میں ہرگز نہیں ہوتا ہے اور اگر یرقان میں ایک بیک
بول سرخ اور صاف ہو دلیل سدے کی ہوگا اور استسقا کو منذر ہوگا اور بول سرخ درد سپرز میں نشان ہلاکت کا
ہوتا ہے اور جس وقت بول کا یک دفعہ مانند تازے خون کے آوے دلیل کھلنے یا پھٹنے رگ گردے کی ہوتا ہے اور جو تھوڑے تھوڑے
وقفے سے آویگا خون غلیظ ہوگا اور یکدفعہ نہ ہوگا بلکہ بتدریج ظاہر ہوگا اور متغیر ہوگا اور اگر صاحب تقطیر البول کو ظاہر
مثانہ میں اور زیر ناف کے الم ہو اور بول اُسکا خون تازہ آوے نشان قرحہ مثانہ اور اُسکے حوالی کا ہوگا اور یہ
ہوتا ہے کہ بسبب بہت سے ضرر کے یا گرنے سے کسی جگہ سے بول خون آتا ہے اور جس وقت ابتدا میں خون اور اخلاط غلیظ کے ساتھ
اور شب میں اخلاط بول سے جدا ہو جاتے ہیں اور رغوہ بالا اور بال ہو دلیل شدت دموی کے نفاذ گردے کی ہے
اور بول شدید الحمرۃ استسقا میں بہتر ہے اور نجات اُس استسقا سے کمتر ہوتی ہے اور مانند یرقان کے شدید الحمرۃ ہو
یا رنگ مائل سیاہی ہو اگر سبب اُسکا احتراق ہو تو اسلم ہوگا اور اگر سبب اُسکا مخالف صفرا ہو سبب
اندفاع صفرا کے بول میں اسلم ہوگا اور فرق درمیان دونوں کے یہ ہے کہ جو احتراق سے ہوگا بول کم آویگا اور جو
اندفاع صفرا سے ہوگا بول بسبب کثرت کے ہوگا لیکن جو علامات کہ بول احمر سے استدلال کرتے ہیں یہ ہیں
ہونے بحران کے یہ ہے کہ اگر بول تیسرے دن شروع مرض سے سرخ ہو بحران ساتویں دن ہوگا اور اگر ساتویں دن
ہو بحران چودھویں دن اور اگر گیارھویں یا چودھویں دن ہو بحران سترھویں دن ہوگا بیسویں دن تک اور اگر
بیسویں دن سرخ ہو بحران بعد چالیس دن کے ہوگا اور اما خضرۃ مراتبہا خمس لیکن رنگ سبز مراتب اسکے پانچ ہیں
ایک اُنمیں پستئی ہے اور وہ رنگ ہے کہ کبودی سیاہی رکھے دلیل علی البرد اور دلالت کرتا ہے اوپر سردی کے اور یہ موافق
قول شیخ رئیس اور جمہور اطبا کے ہے لیکن علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کے لکھا ہے کہ میرے نزدیک فستقی اور زنجاری احتراق
صفرا کے مانند گرانی کے دلالت کرتا ہے اسواسطے کہ سیاہی اُسکی غالب ہے اور زردی غالب ہے اور یہ دلیل احتراق صفرا کی ہے
نہ نشان سردی کا بخلاف اُس سیاہی کے کہ مائل بکبودت ہو کہ وہ البتہ برودت سے ہوتا ہے اور ہم توفیق خداوند ذوالمنن
کے کہتے ہیں کہ علامہ قرشی موجز میں کہتا ہے کہ الاخضر کالفستقی والسلقی یدل علی البرد اور جب کہ موجز اور شرح قانون کے

زیادہ نہین کہا ایک جو خلط کا دوسرا اخلاط سودا کا اسواسطے کہ علم ہی کہ جمود سے ہوتا ہی کے فنیے سے الکراثی اور
پچھتا رنگ گندنائی ہی یہ مشابہ رنگ گندنا کے اور سیاہی اسکی سیاہی شلغمی سے زیادہ ہی اور زردی اسکی زردی
سے کمتر و یدل علے احتراق شدید اور دلالت کرتا ہی کراثی اوپر احتراق شدید کے واسطے زنگاری اور پانچوان رنگ زنگاری ہی
اور وہ ایک رنگ ہی کہ سبزی سے مائل بسفیدی ہو و یدل علے احتراق اشد اور دلالت کرتا ہی اوپر احتراق اشد کے
اسلیے سبب اسکا زیادتی اخلاط کی ہی کہ ساتھ پیشاب کے نکلتی ہی فائدہ کراثی نسبت زنگاری کے سلیم ہی اسواسطے
کہ زنگاری مین احتراق زیادہ ہوتا ہی کراثی سے اور دلیل اوپر شدت احتراق خلط کے بیچ زنگاری کے میل ہونا اسکا
طرف سفیدی کے اسلیے ظاہر ہی کہ جبتک خلط بہت نہین جلتا اور رطوبات اسکے فنا نہین ہوتے ہین
مائل بسفیدی نہین ہوتا ہی جیسا کہ مشاہدہ ہی جلی ہوئی چیزون مین اور بول زنگاری کہ بعد تعب کے ہوتا ہی
دلالت کرتا ہی اوپر تشنج کے اور بول سبز لڑکون مین دلالت کرتا ہی اوپر تشنج کے اسلیے کہ اعصاب انکے بسبب ضعف کے
قبول کرتے ہین تشنج کو آسانی سے پس اگر بول سبز ان انواع سے ہی کہ احتراق سے ہوتے ہین دلالت کرتا ہی
اس امر پر کہ تشنج یبسی ہوتا ہی اور اگر ان انواع سے ہی کہ جمود سے ہوتے ہین دلالت کرتا ہی کہ تشنج امتلائی
ہوگا بالجملہ بول سبز مقدمہ بول سیاہ کا ہوتا ہی اکثر اور لوگون نے کہا ہی کہ بول سبز دلیل جذام کا ہی اور ایک
قسم ہی اقسام خضرت سے کہ اسکو زیتی کہتے ہین اور وہ الوان مرکبہ مین بیان کیا جاویگا اور اوپر ہو چکا ہی کہ
حقیقت مین اخضر رنگ مرکب ہی اور جو اسکو بعضے بمتابعت مؤلف کے بسائط مین ذکر کیا تھی کو کہ اسکی ایک
قسم ہی مرکب مین بیان کرینگے تو بحث مرکب کی مقدمہ خضرت سے خالی نہ رہے اسواسطے کہ ذکر اسکا لائق تر ہی
اسی مکان سے واما السواد اقسام ثلثہ لیکن بول سیاہ پس مراتب اسکے چار ہین الاسود السالک من طریق الزعفرانی
ایک تو یہ سے سیاہی ہی کہ پہونچی ہو طریق زعفرانی سے یعنے پہلے بول زرد زعفرانی رہا ہو بعد اسکے سیاہ ہوا ہو
ویدل علے سواد اخذۃ من الصفراء اور دلالت کرتا ہی بول مذکور اوپر سودا کے کہ صفرا سے حاصل ہوا ہی والاسود
الاخذ من الاحمر الاتم دوسرا وہ سیاہ ہی کہ حاصل ہوا احمر اتم سے یعنے پہلے احمر اتم رہا ہو بعد اسکے انتقال کرکے سیاہ
ہوا ہو و یدل علی سواد اخذہ من الدموية اور دوسرا دلالت کرتا ہی اوپر سودا کے کہ حادث ہوا ہو دم سے اور
عام ہی کہ حاصل ہونا سودا کا احتراق خون سے ہو یا اسکے جمود سے اور بیچ بحث اخلاط کے بیان ہو چکا ہی
کہ سودا جمودی بھی ہوتا ہی والاسود الاخذ من الخضرۃ اور تیسرا وہ سیاہ ہی کہ بول سبز سے حاصل ہو یعنے
بعد سبز ہونے کے سیاہ ہوا ہو و یدل علے السواد الصفرۃ اور دلالت کرتا ہی بول مذکور اوپر سودا احتراقی کے

ایسا ہو جو سرخ ہو سکے اور مؤلف نے جو تعبیر کیا اوپر بیان سودا کے اور تعرض نہیں کیا سرخی کا وجہ اسکی غیر تیرین
ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک مجموعی اسباب پیدا کرنے والے غفرت کے آئے ہیں کہ موجب سبزی کا جمود ہو یا سیستر ہو جانا
میں ہو کثرت تحلیل سودا کی یا احتراق اخلاط کا پس اگر موجب سبزی کا جمود ہو اور بعد اسکے بول سیاہ ہو سخت
اسکی کثرت جمود ہے اور شمول اسکے سب اجزاء سے سیستر ہو جانے میں اور اگر سبب غفرت کا سودا ہو اور بعد اسکے
بول سیاہ ہو علت اسکی کثرت مفرط خلط مذکور کی ہے اور اگر محدث غفرت کا احتراق ہو اور بعد اسکے سیاہ ہو علت
اسکی شدت مفرط احتراق ہے اور اس سبب کہ تینوں صورت میں معلوم ہوا کہ محدث غفرت کا سودا ہے پس دلالت
بول اسود کی کہ غفرت سے حاصل ہوا ہے سوداے خالص کے صادق آتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ نہ تعرض کرنا مؤلف کا
ساتھ ذکر سرخی کے اسی سبب سے ہوا ہو اسلئے کہ جمود سرخی کو لازم ہے اور خلط جامد محض سودا ہے جیسا کہ بحث
اخلاط کے گذرا ہے والسود الضارب الی البیاض اور جو تھا وہ سیاہ ہے کہ سفیدی سے حاصل ہوا ہو یعنی پہلے سفید
بعد اسکے سیاہ ہوا ہو اس عبارت میں لفظ سودا کی کہ مجرور الی کی ہے اور لفظ من کی کہ جار بیاض کا ہے محذوف
ہوا ہے پس تقدیر کلام کی یوں ہے کہ الاسود السالک من البیاض الی السواد اور ہو سکتا ہے کہ عبارت کو حذف سے محفوظ
رکھیں اور معنی یوں ہوں کہ قسم چوتھی وہ سیاہ ہے کہ سپیدی مارنے کیطرف شدید السواد ہو لیکن اس تقدیر پر
اسکی اقسام تکثرت ظاہر ہے مگر یہ کہ تاویل کریں کہ ایسے سیاہ کو مقام بول صبیا کا لازم ہے پس ذکر کرنا
سکوت سے لازم ہے خالی نقص سے نہیں ہے و دلیل سودا مذکور دلالت کرتا ہے
ہوا ہے بلغم سے بسبب احتراق کے یا بسبب جمود کے **فائدہ** جو شرح انی المس سے ہم فارغ ہوئے اب اسباب
سیاہ ہونے بول کو ساتھ طور اکثر ہے کے بیان کرتے ہیں کہ اسباب اکثری سیاہ کرنے والے بول کے پانچ ہیں ایک
کھانا کھانا دوسرے وہ چیز کہ بول کو سیاہ کر دیتی ہے مانند مری اور شراب اسود وغیرہ کے اور شیخ رئیس نے قانون
میں کہا ہے کہ بول سیاہ یا احمر قانی پینے شراب سے ہو اس طرح کہ طبیعت اس شراب میں ہرگز تصرف نکرے
بول میں اسے حال پر اور ایسے بول میں خطرہ نہیں ہے اور کہتا ہے کہ مراد شیخ رئیس کی
اس میں خوف نہیں ہے واسطے کہ کا اسمین جو جمادات سے ہے اس سبب
اپنے حال پر باقی ہے بسبب ساقط ہونے قوت کبد کے ہوتا ہے اور خطرہ اسکا
بول اسود احتراقی کے اور جمودی کے ہوتا ہے اسمین نہیں
غالب ہے کہ مراد شیخ رئیس کی ہو سکے

شراب مین کبھی بسبب سقوط قوت کہ بدست ہوتا ہے اور کبھی بسبب مشغول ہونے طبیعت کے اور کثرت شراب کے اور
احتمال ہے کہ یہان یہی مقصود ہو جیسا کہ تصریح کرنا شیخ رئیس کا اوپر عدم تصرف طبیعت کے اس صورت مین
اور سکوت کرنا اسکا اوپر سقوط قوت کے جیسے بھی اس امر کی تائید کرتا ہے واللہ اعلم دوسرا یہ کہ مدرات سودا کے پینے
کھانے اور علامت ان دونون قسم کی بہ تقدم اسباب کے جنکے پوشیدہ نہیں ہے تیسرا یہ کہ اخلاط مین احتراق پیدا ہو
اور اس سبب سے بول سیاہ ہو نشان اسکا یہ ہے کہ بدن مین سوزش اور احتراق ہوگا اور لون بول کا شدید السواد
ہوگا اور بو اسکی بوئے زفت ہوگا یا قیمت پس اگر زردی زیادہ مارے ولالت کریگا اوپر یرقان کے اور کبھی مقدم
بول زرد یا سرخ کا اسپر گواہی دیگا اسی طرح رائحہ منتن پیدا ہوگی بول مین اور ثقل اسمین متفرق اور قلیل الاجتماع
ہونگے اسواسطے کہ حرارت کی شان سے تفریق اور احداث اختلاف ہے جسم قابل مین اور یہ جو معنی کہ تفریق نے واسطے تشتت
اور تفریق ثقل کے مراد رکھے ہین عنقریب آتے ہین چوتھا وہ کہ بسبب سردی کے اخلاط منجمد ہو ن اور بسبب نفوذ کرنے
شعاع کے ہو نکلتی ہے کو لازم ہے سیاہ ہو جائین اور بول کو بھی سیاہ کرین بعد نکلنے کے اور نشان انکا وہ ہے کہ آثار سردی
بدن کے ظاہر ہون اور رنگ بول سودا کا کمد ہو اور خالی ہو رائحہ سے یا تشکیف ہو ساتھ رائحہ ضعیفہ کے کروہ
سرد سے خصوص بین مانند حموضت کے اور بھی علامت جمودی یہ ہے کہ پہلے بول کمد ہوگا یا سبز بعد اسکے سیاہ ہوگا اور
مقصود سبزی بول سے کہ مقدم ہونا اسکا اس قسم مین ہوتا ہے وہ سبزی ہے کہ موجب اسکا جمود ہونا احتراق و قلیل ہونا
ثقل کا اور جمع ہونا اسکا بھی شان سے جسم کا ہے اور وجہ کچھ کہا گیا ہے تشتت ثقل سے بیچ احتراقی کے اور جمع ہونا ثقل کا بیچ جمودی کے
مراد اسسے یہ کہ بیچ اجزاے ہر جزو و فرد ثقل کے پایا جاوے تشتت یا اجتماع نہ یہ کہ تشتت اور اجتماع ثقل کو ساتھ افراد
کے خاص رکھین کما ہو ظاہر العبارۃ اور مقصود اس تشکو سے یہ ہے کہ اگر کوئی قائل یہ ایراد کرے کہ بیچ احتراقی کے بسبب
حرارت کے کہ اسکی شان سے ہے تحلیل اجزاے بول کا شان نہین ہے کہ ثقل مائیت سے باآسانی جدا ہوتا ہے اور اسفل قارورہ
مین جمع ہوتا ہے پس چاہیے کہ دلیل احتراقی کی اجتماع ثقل کا ہونہ تشتت ثقل کا اسی طرح جمودی مین بواسطہ برودت
کے کہ اسکی شان سے ہے تغلیظ بول کا ظاہر ہے کہ ثقل دشواری سے جدا نہین ہوتا ہے مائیت سے اور متفرق ہوتا ہے
اسمین پس چاہیے کہ دلیل جمودی کی تشتت ثقل کا ہونہ اجتماع اسکا جواب دیا جاتا ہے اس طور پر کہ مراد
تشتت اور اجتماع سے حاصل ہونا انکا ہے نسبت ہر جزو کے اور ہر فرد کے قطع نظر افراد سے پس بیچ
احتراقی کے اگرچہ ثقل باعتبار افراد کے مجتمع ہوتا ہے اسفل قارورہ مین لیکن باعتبار اجزاے ہر فرد کے
تشتت رکھتا ہے اسواسطے کہ حرارت کی شان سے ہے پھیلانا جسم متخلخل کا پس ہر چند ثقل مجموعاً اجتماع رکھتا ہے لیکن

بیچ ہر چیز کے تباین او تشتت موجود ہو اور حاصل نہ تشتت او اجتماع کا ایک ہی ہو جو حیثیت مختلف
قباحت نہیں ہو اور بھی نقل ہے احتراقی کی اگرچہ اشغل تھا یہ مرتبہ بیچ تحت ہوا ہو گر شدید الاجتماع نہیں ہوتا تو
لما مران لم تر تحن شانہا ان مبسط الجسم الذی تفعل فیہ اور اسی طرح جمودی اینکہ گرچہ فعل من حیث الافراد متفرق
ہوتا ہو لیکن بنظر اجزا کے جمع ہوتا ہو تشتت اور تنک معلوم ہوتا ہو بسبب جمود رطوبت کے اور گذر چکا ہو
کہ مقصود اس بحث میں تشتت او اجتماع سے بنظر اجزا کے ہو نہ سوا اسکے فافہم اور کبھی سبب سیاہی بول کا قوت
حرارت غریزی کی ہوتی ہو نشان اسکا باوجود آثار جمودی کے وہ ہو کہ دن بدن قوت ساقط ہوتی ہو اور یہ بھی
ایک قسم جمودی سے ہو اور بروی زیادہ پانچوان وہ کہ سیاہی بول کی او پر طریق تنقیہ او بحران کے ہو اور وہ کہ
بحران انکا بول اسود سے ہوتا ہو بعضے ایسے بیماریان سوداوی بیچ مانند بیماریان طحال و حمیات سوداوی
وغیرہ کہ سیاہی بول کی اس صورت میں ظاہر کہ خود سودا نکلتا ہو اسمیں اور بعضی ان بیماریوں سے جسبا
خون کے ہوتی ہیں جو خون غلیظ کا ہوتا ہو بسبب حرارت کم کے اور بعضے اجزا لطیفہ خون کے تحلیل ہو جاتے ہیں کہ غلیظ باقی
رہتے ہیں پس اوس پر سودا غلبہ کرتا ہو اور اسجگہ بھی بسبب غلبہ سودا کے سیاہی بول میں ظاہر ہوتی ہو اور بیچ
حبس خون معتاد بواسیر کے بول سیاہ ہوتا ہو اور اسی سبب سے کہ خون ناسور کا اکثر سوداوی ہوتا ہو اور بعضی
ان بیماریوں بیچ ہی کہ مادہ اسکا اکثر غلیظ ہوتا ہو لیکن اگرچہ مادہ سوداوی نہیں ہوتا لیکن بیچ سیاہ اور غلیظ ہونے
بول کے مانند سوداوی کے ہوتا ہو اور یہ بیماریاں مانند اوجاع مفاصل و ورم کے اور سوا اسکے ہیں اور اسلئے
کہ مواد انکے اکثر غلیظ ہوتے ہیں اور اوپر گذر چکا ہو کہ غلیظ ہونا عدم کا مستلزم سیاہی کے ہو اور نشان بحران کا
یہ ہو کہ اواخر امراض مذکورہ میں ہو اور بیچ دن بحران کے ہو اور بعد آنے اسکے خفت اور راحت ظاہر ہو خصوصاً جبکہ
بحران محمود ہو اور کثیر المقدار اور غلیظ ہو اور بھی اسکے نشان سے ہو خصوصاً کہ طبیعت ساتھ مناعت کے
مدد کرے اور اسی سے اور خصوصاً ہاں کہ خون معتاد رک گیا ہو اور مخفی نرہے کہ بیچ امراض سوداوی کے بعد
نضج مادہ کے بول سیاہ ہوتا ہو اور غلیظ اور قبل اسکے اکثر سفید اور رقیق ہوتا ہو اور بالفرض اگر قبل نضج
مادہ کے بیچ بیماریان سوداوی اور بلغمی کے بول سیاہ آوے تو ظاہر ہو کہ بحرانی نہوگا اور جسوقت سیاہی
بول کا بحرانی او نہ تناول صالح کا او نہ بیماریکا دلیل موت کی ہووےگا ہو اسی واسطے کہ نشان احتراق
کا ہوگا یا جمود او یہ دونوں بری ہیں خصوصاً امراض حادہ میں او خصوصاً کہ مقدار اسکا بھی قلیل ہو سوا اسکے کہ قلت
مقدار کی نشان فنا ہونے رطوبت کی ہوتی ہو احتراق سے پس جسقدر کہ غلظ بول کی زیادہ ہو او جسقدر کہ قلت
بیچ

قلیل الرداءۃ ہی اسواسطے کہ افراط خلط کا دلالت کرتا ہی اور یہ افراط استحالہ مادہ کے ساتھ اور رقیقیت کے
اور بہت ہونے کی رطوبت کے لیکن رقیق دلالت کرتا ہی او سیر کہ احتراق حد افناے رطوبت کو نہین
پہونچا ہی اور شک نہین ہی کہ جو ایسا ہو حرارت اُسمین کم ہوگی اور کبھی بول اسود دلیل بحران صالح کا ہوتا ہی
بیچ امراض حادہ کے بھی اور یہ اِس تقدیر پر ہی کہ علت سواد کی احتراق نہو بلکہ صفرا موجب مرض حادہ کا دفع
ہونے صفرا کے بطریق بحران کے بول مین متکاثف ہوکر بول کو سیاہ کرے اور دلیل اسپر سیاہی بول کی ہی
بیچ یرقان اصفر کے بدون عارض ہونے احتراق کے صفرا کو ظاہر ہی کہ بیچ اس صورت کے علت سیاہی
خلط کی سواے اسکا تکاثف کے نہین ہی پس جو کچھ کہ لوگون نے کہا ہی کہ بول اسود بیچ حمیات کے قتال ہی اور اسمے
وہ ہی کہ بحرانی نہو اور پیچھے اسکے خفت نہو لیکن اس سبب سے کہ سیاہ ہونا بول کا بیچ حمیات کے بطریق بحران کم
ہوتا ہی اور اکثر احتراق سے ہوتا ہی لوگون نے کہا ہی کہ ہو دلیل مہلک فی الامراض الحادۃ اور وجہ کم ہونے
کی یہ ہی کہ علت سیاہ ہونے صفرا کی بیچ بحران کے تکاثف ہی اور مادہ صفرا کا بہت لطیف ہی تکاثف اُسکا
اسقدر کمتر ہوتا ہی کہ موجب سیاہی بول کا ہو بخلاف احتراق کے کہ بیچ صفرا کے کثیر الوقوع ہی اور جاننا
کہ بول سیاہ کو لوگون نے بیچ امراض گردہ کے اور بیچ اُن بیماریون کے کہ اخلاط غلیظ ہیجان مین آئے ہون
محمود جانا ہی اور یہ بھی اکثری ہی اور کلی نہین اور وجہ محمود ہونے کی یہ ہی کہ بیچ علل گردہ کے سیاہی بول کی
اکثر بطریق بحران کے ہوتی ہی اسواسطے کہ حرارت اور برودت گردہ کی اُس حد تک نہین پہنچتی ہی کہ موجب سیاہی
بول کی ہو بسبب احتراق کے یا بسبب جمود کے مگر بندرت احتراق شدید سے ہو جاتی ہی جیسا کہ شیخ رئیس نے
کہا وقد تکون البول الاسود ایضا ردائی علل الکلی والمثانۃ اذا کان الاحتراق شدیدا اور اسی طرح سیاہ
ہونا بول کا بیچ اُن امراض کے کہ اخلاط غلیظ سے ہیجان مین آوین اگر بحرانی ہی اور بسبب تکاثف کے پس محمود ہی
اور اگر جمود سے ہی ردی ہی جاننا چاہیے کہ تکاثف بیچ خلط کے تین طرح ہی ایک یہ کہ برودت مفرط اخلاط مین پہونچے
اور اُنکو منجمد کرے دوسرا وہ کہ برودت خفیف اُسمین پڑے اور تھوڑا غلظ پیدا کرے تیسرا یہ کہ بسبب تراکم
اخلاط کے غلظت اخلاط مین ظاہر ہو بدون اسکے کہ برودت ہو نظیر اُسکی سیاہی بول کی ہی بیچ بحران
امراض حادہ کے اور بیچ اور امراض صفراوی کے کہ وقت حرارت کے بواسطہ انہضام اور تراکم مواد کے
کثافت اُسمین واقع ہو اور جو یہ دو قسم اخیر نادر الوقوع تھین بیچ اسباب سود بول انکو اطبا نے ذکر نہین
کیا اور اُن اسباب کو پانچ مین محصور کیا ہی اور مین نے الحاق بتقفظا کر کے وہان اشارہ کیا ہی اور شیخ رئیس نے

قانون مین کہا ہے کہ بول سیاہ مشائخ مین اور عورتون مین صالح نہین ہے انکو اسی سبب سے کہ بول سیاہ انکو
نہین ہوتا مگر فساد عظیم سے اور شارح اس مقام مین کہتا ہے کہ غیر صالح ہونا بول اسود کا مخصوص مشائخ
اور عورتون سے نہین ہے بلکہ وہ بیچ سب انسانون کے غیر صالح ہے سب بیمارون کو مگر یہ کہ بحرانی ہوا اور وہ امر کہ گروہ
نے کہا ہے کہ بیچ مشائخ اور عورتون کے نہین ہوتا ہے مگر بسبب فساد عظیم کے اگر مراد اس سے یہ ہے کہ اگرچہ سواد بیچ
بول کے کوئی وقت بدون فساد کے نہین ہوتا ہے لیکن بیچ سن بڑھاپے کے اور بیچ عورتون کے جبتک
کہ فساد عظیم نہین نہین ہوتا ہے یہ قول صحت کو نہین پہونچتا ہے اسواسطے کہ مشائخ اور عورتین بسبب غلبہ
اور جمود مواد اپنے کے مستعد ہین اسوداد بول کو پس حصول بول اسود کا بیچ ان لوگون کے کیونکر
متوقف ہوسکتا ہے اوپر فساد عظیم کے زیادہ اس فساد سے کہ بیچ ابدان غیر مستعد کے پڑتا ہے اور حق یہ ہے
کہ شارح نے بیچ اس محل کی آنکھ انصاف کی چھپا کر اوپر شیخ رئیس کے اعتراض کیا ہے کہ مدعا کو مطلق اپنی مثال
کے مقید کیا اور بیچ نظیر کے جمودی کو چن لیا احتراقی کو مثال مین لیوین ہم ذکر نہ کرین کہ اعظم ہونا اسکے
سبب کا بیچ مشائخ اور عورتون کے مقام تردد کا نہین ہے اسواسطے کہ مزاج انکا بارد ہے اور احتراق کو حرارت
مفرط لازم ہے کسقدر حرارت چاہیے کہ بیچ امزجہ بارد کے احتراق کو پیدا کرے اسواسطے کہ واسطے حاصل ہونے
مقصود کے ایسی مثال اختیار کرنا چاہیے کہ مطلوب کو پہونچا دیوے نہ سوا اسکے اور اوپر اس تقدیر
کہ جمودی ہو ہر چند واسطے اسکے حاصل ہونے کے سبب عظیم درکار نہین ہے چنانچہ اعتراض شارح سے
سمجھا گیا لیکن بعد حصول کے بسبب اسکے افراط برودت کے کہ علامت جمود کی ہے اور موجب ضعف حرارت
غریزی اور قوی کا ہے ضعف و صلاح بیچ ابدان ضعیفہ باردہ مشائخ اور عورتون کے شک نہین ہے کہ فساد عظیم
لازم کرتا ہے پس عدم صلاحیت بول سیاہ کی انہین لامحالہ اقدام اور لوگون سے ہوتا ہے فافہم اور بول سوداوی بعد
تعب کے ہوتا ہے دلالت اوپر تشنج کے کرتا ہے اور بیچ ذخیرہ کے لکھا ہے کہ بیچ احوال سیاہ کے بہتر وہ ہے کہ اوپر سیاہی کا
رہے اور ایسا ہی اگر بیچ بول سیاہ کے رسوب سیاہ ہوئے نہایت بہتر ہے اور جس مین رسوب سیاہ ہووے اس سے بہتر ہے
رسوب سیاہ معلق بہتر ہے پاس سے کہ شیشے کی جڑ مین ہوئے اگرچہ رسوب اور پانی کے کھرے رہتے ہین معلق سے بہتر ہے
اسواسطے کہ رسوب سیاہ [illegible] ہونیکے بیچ احوال اور قرار گاہ اسکا مخالف اور ضد احوال اور قرار گاہ [illegible]
جاننا چاہیے کہ جسوقت بیچ امراض حادہ کے اوپر سر بول سیاہ کے ایک ثقل ہو مانند سرخ بدلی کے تو
اس امر کی ہے کہ اندر دماغ کے آماس گرم ہے اور بیمار جلد ہلاک ہوگا اور جسوقت بول سیاہ اور رقیق ہو بعد

اسکے اشقر اور غلیظ ہو اور اس سے راحت نہ آوے دلیل اس امر کی ہوتا ہے کہ بیچ جگر کے سدہ یا خراج ہے
اور بول سیاہ اندر ذات الجنب اور ضیق النفس کے دلیل موت کی ہے اور جسوقت بیچ یرقان کے بول سرخی
مائل بسیاہی ہو اور غلیظ اور تیرہ ہو بیمار جلد تندرست ہو اور دلیل کھلنے سدے کی ہے فقیر کہتا ہے کہ جسوقت
بول تندرست کا ایک مدت تک سیاہ ہو دلیل اس امر کی ہے کہ بیچ گردے کے سنگ پیدا کریگا اور بول
عورتونکا بسبب ملنے طمث کے سیاہ ہوتا ہے اور بول عورت نفاس والی کا بدستور اکثر امرمین سیاہ ہوتا ہے
اور اُس سے مشابہ ہے کہ ساتھ سیاہی کے ملا ہے اور یہ بد نہین ہے واما البیاض فیدل علی البرد و عدم
النضج واندفاع مادۃ بیضا لیکن سفیدی بول کی پس دلالت کرتی ہے اوپر سردی اور ناپختگی خلط کے
اور دفع ہونے مادہ سفید کے اور ہم اسجگہ موافق قول شیخ اور شارح کے جو کچھ متعلق اس مبحث کے ہے
سکو ذکر کرتے ہین پہلے جانین کہ سفیدی دو طرح ہے حقیقی اور مجازی سفیدی حقیقی وہ ہے کہ صاحب رنگ اور مرئی
بصر ہو نظیر اُسکی دودھ اور کاغذ ہے اور یہ قسم شفاف نہین ہوتی ہے اور بصر اوس مین نفوذ نہین کرتی ہے
یہ شفاف ہونا اسکا اس سبب سے ہے کہ وہ رنگ دار ہوتا ہے اور واسطے شفاف ہونے کوئی چیز کے خالی ہونا رنگ
لازم ہے جیسا کہ بیچ سفیدی مجازی کے آتا ہے اور علت رنگین ہونے بول کے ملنا جسم کثیف ملون کا ہے
اسمین اسی سبب سے بول سفید حقیقی بدون غلیظ ہونے قوام کے نہین ہوتا ہے اور جسم ملنے والا یا بلغم ہوتا ہے
یا چربی یا سمین یا اعضای اصلی بالجملہ اس صورت مین کہ سفیدی بول کی بلغم کے ملنے سے ہو برودت
لازم ہوتی ہے اور اگر کہین کہ ہو سکتا ہے کہ بلغم حرارت سے پگھل کر بول مین ملتا ہے پس ملنا بلغم کا بول مین
ساتھ آثار حرارت کے اکٹھا ہوتا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ جو حرارت اس حد تک ہو کہ بلغم کو پگھلا دے بالضرور
اُسکے رنگ کو بھی تغیر کریگی اور ملنے بلغم مذکور سے سفیدی بول مین ظاہر نہوگی پس واسطے سفیدی مذکور
کے ہونا بلغم کا اور سردی واجب ہوتا ہے اور جس حالت مین کہ علت سفیدی بول کی ملنا چربی یا سمین کا
ہو کہ حرارت قویہ سے پگھل گئی ہو بستہ ہونا بول کا قارورہ مین لیکن موجود آثار حرارت کے اُسپر گواہی دیتے
دینا اور فرق بیچ چربی اور سمینی کے یہ ہے کہ اگر سریع الجمود ہے سمینی ہے ورنہ چربی لان الشحم اصلب من السمین اور
اس تقدیر پر کہ سفیدی بسبب ملنے اعضاے اصلی کے ہو تو وہان اعضا کا گواہی دیگا اور یہ آخر دق
مین ہوتا ہے اور اوپر گذر چکا کہ اعضاے اصلی بالکل شدید البیاض ہین اور معلوم کرین کہ جو بول سفید
حقیقی ہو تو مجموعہ سات طور پر ہے اور ہر ایک کا ایک نام علیحدہ ہے جیسا کہ مفصل بیان ہوتا ہے اور خبر کیا جاتا ہے

کہ ہر ایک قسم میں مختلف کیا ہے نوع پہلی انواع سپید سے بول آبیہ یعنی مخاطی ہے اور وہ دلالت کرتا ہے
اوپر کثرت بلغم خام کے اور مخاطی اس جہت سے کہتے ہیں کہ سفیدی اس بول کی مشابہ سفیدی مخاط کے یعنی
بلغم ناک کے ہوتی ہے اور اگرچہ بلغم بھی سے بھی بیچ بول کے رنگ کو ظاہر ہوتا ہے لیکن نہایت نادر ہے اسواسطے
کہ جبتک میں غلظ مفرط اور یبوست بہت ہوتی ہے اور اسی سبب سے مائیت سے تمیز او تصبیب ہوتا ہے لہذا اس
رنگ کو پیدا نہیں کرسکتا بسبب نملنے کے ساتھ پانی کے نوع دوسری دسمی ہے یعنے سفیدی بول کی
مشابہ سفیدی چربی کے ہے اور وہ دلالت کرتا ہے اوپر ذوبان شحم یا سمین کے اور فرق درمیان چربی
کے اوپر ہو چکا اور معلوم ہے کہ بدن میں کوئی جسم سفید چکنا سوائے شحم اور سمین کے نہیں ہے نوع
تیسری اہالی ہے یعنے سفیدی بول کی مشابہ سفیدی اہال کے ہے اور ساتھ اسکے قوام میں غلظ ہو
یہ دلالت کرتا ہے اوپر کثرت بلغم کے ساتھ ذوبان شحم کے اسواسطے کہ اگر چربی صرف پگھلے شدید الغلظ ہو
نہیں ہوتا ہے اور سمین چربی کے حکم میں ہے اور اسی طرح اعضائے اصلی جو فقط پگھلیں دسومت معتدبہ
نہیں پیدا کرتے پس واسطے اہالی ہونے کے ذوبان شحم کا ساتھ غلبہ بلغم کے لازم ہوتا ہے تو شحم
سے چکناہٹ اور بلغم سے قوام غلیظ حاصل ہو لیکن بیواسطے اہالی بدون ان دونوں کے متحقق نہیں
ہوتا ہے نوع چوتھی فقاعی ہے یعنے سفیدی بول کی مشابہ سفیدی فقاع کے ہے اور فقاع شراب معروف ہے
کہ جَو یا چاول سے بناتے ہیں اور اہل ہند اسکو بوزہ کہتے ہیں بالجملہ فقاع وہ رنگ ہے کہ سفید مائل بزردی
ہو اور بول فقاعی دو طرح ہے ایک وہ کہ ساتھ پیپ کے ہو اور علت اسکی واقع ہونا قرحہ کا بیچ مثانہ کے
ہوتا ہے فقط لیکن قرحہ گردہ کا رنگ مذکور کو نہیں پیدا کرسکتا اسلیے کہ پیپ گردہ کی اسقدر سفید نہیں
ہوتی ہے کہ رنگ فقاعی پیدا کرے دوسرا وہ کہ بدون پیپ کے ہو اور فقاعی بدون پیپ کے یا اذوکثیر خام
سے ہوتا ہے یا حصات مثانہ سے کہ پگھلنے بول میں نکلیں اور یہ رنگ حصات کلیہ سے نہیں ہوتا واسطے
کہ حصات کلیہ کے جو پگھلتے ہیں مائل بسرخی کرتے ہیں اور اگر کہا جاوے کہ یہ رنگ حصات کلیہ سے کیوں ممکن
نہیں ہے اسواسطے کہ اعضائے شدید البیاض مثل ہڈیوں کے رنگ فقاعی پیدا کرتے ہیں جواب یہ ہے کہ ذوبان
اعضائے مذکورہ کا گرمی شدید مفرط سے ہوتا ہے اور جس وقت بیچ بدن کے گرمی مفرط ہو البتہ بول کو رنگین کریگی
اور یہ رنگ فقاعی اس سے حاصل نہوگا بخلاف حصات مثانہ کے کہ واسطے اسکی تذویب کے حرارت
غریبی لازم نہیں ہے پس فقاعی ہونا رنگ کا بسبب ذوبان کے سوائے حصات مثانہ کے ممکن نہیں ہے

اور فرق درمیان تقاطی کے کہ قروح سے ہو اور درمیان اُس تقاطی کے کہ بدون قروح کے پیدا ہو یہ ہے کہ
تقاطی ہونے والا قروح سے شدید اللذع ہوتا ہے بسبب اجتماع بول کے بیچ موضع تنقیح کے اور ریم و
اور جلی جز قضیب میں اور تقدم علامات ورم مثانہ کا گواہی دیتے ہیں اور بیچ تقاطی ہونے والا غیر قروح
سے نہیں ہوتا ہے اور تقاطی غیر قروحی کبھی دو حال سے خالی نہیں ہے یا بلغم خام سے ہو یا حصاۃ سے پس
اور فرق درمیان دونوں کے یہ ہے کہ بیچ حصاتی کے علامات حصاۃ کے مقدم ہونگے اور بول اور ثقل
نضیج ہونگے بخلاف خامی کہ تصور نضج اُسمیں شرط ہے اسواسطے کہ بلغم خام بدون ضعف ہضم کے پیدا
نہیں ہوتا اور کبھی خالی ہونا آثار حصاۃ سے اور شدت جمود رائحہ بول کی گواہی دینگے اسواسطے کہ رائحہ
ظاہر ہوتی ہے نضج سے نوع پانچویں بول مشابہ منی کے ہے اور پیدائش اسکی مادہ بلغم سفید ہے کہ حرارت نے
اُسمیں عمل کیا ہو اور منی سے مشابہ کر دیا ہو اور یہ نوع دو طرح پر ہے ایک وہ کہ پہلے وہ امراض کہ موجب اس
بول کے ہو سکتے ہیں ظاہر ہونگے بعد اُسکے بول مذکور ظاہر ہوگا اور یہ تین طرح پر ہے ایک یہ کہ بطریق
بحران کے مادہ بول میں دفع ہو اور اُسکو مشابہ منی کے کرے جیسا کہ بیچ بحران اورام بلغمی کے ہوتا ہے
اسواسطے کہ بحران نہیں ہوتا ہے مگر بعد نضج کے اور اورام بلغمی جب پختہ ہوتے ہیں مشابہ منی کے ہوتے
ہیں دوسرا وہ کہ بطریق بحران کے نہو بلکہ بطریق تنقیہ کے نقطا ہو بدون وقوع بحران کے اور یہ
ایسا ہوتا ہے کہ بیچ احشا کے ترہل واقع ہو کثرت رطوبات بلغم سے اور بسبب ملنے کے خون فاسد اُس عضو
کا مشابہ رطوبت منی کے ہوتا ہے لیکن بسبب غرابت کے جوہر عضو سے ملصق نہوگا اور ترہل پیدا کریگا پس
اسوقت طبیعت بطریق تنقیہ کے اور اسے دفع کریگی اُس رطوبت کو کہ مشابہ منی کے ہے بول کے طور
پیدا کرتا ہے تیسرا وہ کہ بطریق بحران کے ہو نہ بطریق تنقیہ اور دفع طبیعت کے بلکہ مادہ کثرت
قبول کرکے خود بخود نکلتا ہے بول میں اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ بلغم زجاجی کثیر ہو جاوے اور عفونت
ہوکر امراض حارہ مانند تپ کے پیدا کرے پس بلغم مذکور حرارت حادثہ سے پگھلکر مشابہ منی کے ہو کے
اور بول میں نکلے اور اختصاص بلغم زجاجی کی واسطے اس بول کے اس سبب سے کہ بلغم مستعد زیادہ ہو طرف
مشابہ ہونے کے ساتھ رنگ منی کے وقت واقع ہونے حرارت کے اُسمیں قسم دوسری یہ کہ بدون تقدم
ہونے مرض کے بول مشابہ منی کے پیدا ہو بسبب کثرت مادہ بلغم کے ہوتی ہے اور یہ بول خبر دیتا ہے سکتہ یا فالج
صرع یا تشنج کی اسواسطے کہ عمل کرے حرارت بیچ مادہ مذکور کے اور اس سے چیز بستہ صعود کرتی ہے طرف

دماغ کے پس اگر وہ مادہ بیچ دماغ کے بند ہوا اور سدہ تام پیدا کیا سکتہ ہوا اور اگر سدہ ناقص پیدا کیا صرع ہوئی
اور اگر دماغ مین متحبس نہوا بلکہ طرف اعصاب کے منحدر ہوا پس اگر تھمت ہوکر مجاری اعصاب کو بند کریگا پس اگر
ساتھ اسکے اعصاب مین تمدد ہوا تشنج پیدا ہوا اور اگر تمدد نہوا فالج ہوا اور معلوم ہو کہ واسطے فالج کے مادہ
ارطب چاہیے اور واسطے تشنج کے مادہ مائل بغلظ تو بیچ عرض عصب کے زیادہ کرے اور کھنچاوت [illegible]
ظاہر ہو نوع چھٹی بول رصاصی ہے اور وہ بول سفید ہے کہ تھوڑی سبزی رکھے اور معلوم ہو کہ بیچ بدن کے
مادہ بلغمی کہ اس رنگ پر ہو نہین ہے بسبب رصاصی پیدا ہونے کا مگر بلغم سے کہ عارض ہوا اسکو کمودت یا ملے اسمین
سودا اور فرق درمیان دونون کے یہ ہے کہ جو کچھ کمودت بلغم سے ہو وہ دل رسوب کے اور بدون نضج کے نہو مگر
اسلیے کہ یہ نہین ہوتا ہے مگر زیادتی برد سے اور جو یہ بسبب ملنے سودا یا بلغم کے ہو رسوب اور نضج سے خالی ہو
اور اگرچہ یہ دونون بری ہین لیکن جو عدیم الرسوب ہو نہایت ردی ہے نوع ساتوین بول لبنی ہے اور وہ رنگ
سفید کہ ساتھ غلظت کے ہوا اور یہ بول یا بلغم غلیظ سے ہو یا ذوبان سے اور فرق درمیان دونون کے
یہ ہے کہ بلغمی بدون حرارت کے ہوتا ہے اور ذوبانی ساتھ حرارت اور اشتعال کے اور لبنی بیچ امراض حادہ کے
مہلک ہے اسلیے کہ لبنی ہوتا ہے ذوبان سے یہانتک اقسام بیاض حقیقی کے مذکور ہوے اب بیاض غیر حقیقی یعنے
مجازی کے بیان کرتے ہین جان تو کہ بیاض مجازی وہ ہے کہ چیز شفاف ہو اور رنگ تھوڑا غیر مدرک رکھے
نظیر اسکی پانی اور شیشہ ہے اور اگرچہ بیچ اسکے دونون رنگ محسوس نہین ہوتے لیکن اطلاق بیاض کا مجازا
کرتے ہین اور عادت ناسی پر جاری ہوئی اور ہو سکتا ہے کہ نام انکا ابیض اس سبب سے ہو کہ جو تکاثف اسمین ہوتا ہے
متصغر الاجزا یعنے چھوٹے چھوٹے اجزا ہوتے ہین اور سطوح بہت ظاہر ہوتے ہین یہ دونون سفید دکھائی
دیتے ہین مثال تکاثف کی جمود پانی کا ہے کہ پانی جب بستہ ہوتا ہے سفید معلوم ہوتا ہے ایسا ہی شیشہ جب ٹوٹتا ہے
کنارہ ٹکڑے ٹوٹے ہوے کا سفید معلوم ہوتا ہے بسبب تکاثف اور عدم شفافیت کے کہ بسبب ٹوٹنے کے
پیدا ہوتے ہین اور مثال تصغر اجزا کی کف کرنا پانی کا ہے اسلیے کہ جسوقت پانی متصغر الاجزا ہوتا ہے حرکت سے
اور ہوا کے ملنے سے سفید معلوم ہوتا ہے اور اسی طرح شیشے کو جو پیستے ہین بسبب تصغر اجزا کے اور بسبب ملنے
ہوا کے سفید معلوم ہوتا ہے پس فی الحقیقۃ یہ دونون رنگ معلوم اور مدرک نہین ہوتے ہین لیکن بنظر سفیدی
عارضی یا وہمی کے مجازا انکو اصطلاح مین ابیض کہتے ہین بالجملہ جاننا چاہیے کہ شفاف اسکو کہتے ہین
کہ نظر اسمین نافذ ہو سکے یعنے چیز اپنے پیچھے کو دکھلانے سے مانع اور حاجب نہوا اور شفاف

دو طرح پر ہے پہلا کامل الاشفاف کہ مطلقاً مانع نفوذ بصر کو نہو بشرط ارتفاع مانع کے اور شعاعات
اُس سے منعکس نہو اور یہ قسم مشف عدیم اللون ہوتی ہے اصل مین لہذا حس بصر سے محسوس
نہین ہوتی ہے مثال اسکی افلاک اور نار اور ہوا ہین اسی سبب سے کوکب مرئی ہوتے ہین
ان تینون کے پیچھے سے اور یہی خیال یعنے عکس کوئی چیز کا ہوا مین نہین دکھلائی دیتا ہے
اور اگر شیشہ بھرا ہوا ہوا سے یعنے خالی کو آفتاب گرم مین رکھین اور روئی کو اُسکے نزدیک
رکھین روئی نہین جلتی بخلاف شیشے بھرے ہوئے پانی کہ بسبب انعکاس شعاع آفتاب کے احراق
کرتا ہے کما لایخفی اور یہ سب دلیلین نہ منعکس ہونے شعاع کی ہوا سے ہین دوسرا مشف ناقص الاشفاف ہے
کہ حس بصر سے محسوس ہوتا ہے اور خیال اُسمین دکھلائی دیتا ہے اور شعاع اُس سے منعکس ہوتی ہے
اور یہ نوع مشف نفوذ بصر کو مانع اور اپنے ماوراے کو حاجب نہین ہوتی ہے بشرطیکہ غلظت حجم کے
لیکن اگر کثیر المقدار ہو درمیان بصر اور مبصر کے مانع نفوذ بصر کو اور اپنے ماوراے کو حاجب
دیکھنے سے ہوتی ہے جیسا کہ بیچ پانی گہرے اور موٹے شیشے کے ظاہر ہے اور مشف مذکور رنگ
تھوڑا غیر مدرک رکھتا ہے اسلیئے کہ اگر اصل مین بدون رنگ کے ہوتا حس بصر سے دکھلائی دیتا اور
رنگ اُسکا اگر مدرک ہوتا اُسی رنگ سے موصوف ہوتا اور ابیض مجازی اُسکو نہ کہتے بہرحال مشف
کامل الاشفاف مانحن فیہ سے خارج ہے اور یہان مشف ناقص الاشفاف مقصود ہے کہ اُسکو ابیض ازرو
مجاز کے کہتے ہین اور بول ابیض یعنے مشف مذکور دو قسم سے خالی نہین ہے ایک وہ کہ پانی
صرف ہو از روے رنگ اور قوام کے دوسرا وہ کہ قوام اُسکا زائد ہو قوام مائی سے اور یہ
ہر ایک جدا جدا کے جانتے ہین قسم پہلی جیج بول ابیض مشف مائی کے اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ باقی
مشروب اُسی طرح نکلے بدون ملنے کوئی چیز کے اُسمین اور بدون ہضم کے جگر مین اسلیئے کہ اگر کوئی
چیز اُس سے ملتی اخلاط سے یا رطوبات سے بالضرور رنگ اور قوام اُسکا بدل جاتا اور اسی طرح اگر جگر مین
منہضم ہوتا اور ٹھہرتا لامحالہ فضول اُسمین مرتفع ہوتے اور رنگ اور قوام متغیر ہو جاتے اور یہ بول دلالت
کرتا ہے اوپر بعد کے اور نشان ناامیدی کا ہے نضج سے اور جانین کہ اگرچہ سبب ضعف جگر کا حرارت بھی ہوتی ہے لیکن بول مائی
اُس سے نہین ہو سکتا اسواسطے کہ جب حرارت مفرط نہین ہوتی ضعف جگر مین نہین پیدا کرتی اور
جسوقت حرارت مفرط ہوئی البتہ بول کو رنگین اور صاحب قوام کردیگی بسبب تیزی کے اور جو غیر

بیچ کبد کے ہے پس وہ ضعف کہ بیچ اس بول مائی کے ہوتا ہے لازم ہے کہ سبب اسکا برد ہو نہ سوا اسکے قسم
دوسری بیچ بول ابیض مشف ہے کہ قوام اسکا زائد ہوا ویرہ مائیت سے اور یہ قسم بدون ایسے
کے کہ قوام مغلوب اس سے حاصل ہو سکے اور رنگ پیدا نکرے ممکن نہیں ہے اور وہ جسم کہ لائق اس
کام کے ہے بلغم ہے اسلیے کہ جو چیز سوا بلغم کے ہے لیاقت پیدا کرنے ایسے بول کی نہیں
رکھتی جیسا کہ کہا جاتا ہے اور بلغم میں بھی شرط یہ ہے کہ تین چیزیں پائی جاویں تو بول مذکور اس سے
حاصل ہو اور تین چیزون سے ایک یہ ہے کہ بلغم رقیق ہو اسلیے کہ اگر غلیظ ہو تو شفافیت بول کو زائل کرتا
دوسرا یہ کہ رقت بلغم کی ذوبان سے نہو بلکہ سبب ملنے بلغم رقیق مائی سے ہو اسلیے کہ اگر ذوبان سے
ہو بدون رنگ کے نہوتا اکثر امر میں اسواسطے کہ ذوبان بدون حرارت کے نہیں ہوتا ہے
تیسرا یہ کہ بلغم مزبور معتدل المقدار ہو اسلیے کہ اگر نہایت قلیل ہو تو قوام مقید بہ کہ مقصود ہے
نہ حاصل ہوگا اور نہایت کثیر ہو تو شفافیت اور بیاض کو دور کرتا ہے باجملہ بول مسطور ہر چند
نسبت معتدل کے رقیق ہے لیکن دلیل بلغم کا ہے لہذا ذکر نا **انتباہ** جان تو کہ سوائے
بلغم موصوف کے کوئی اور چیز پیدا کرنے والی بول شفاف غیر مائی کی نہیں ہو سکتی ہے اسواسطے
کہ جسم مختلط بیچ بول کے دو وجہ سے باہر نہیں ہے یعنے یا بدن سے خارج ہے یا داخل بدن
میں جو خارج سے ہے ماکول اور مشروب ہے اور یہ مخالط بول میں رنگ اور قوام پیدا کرتا ہے
اور جو داخل سے ہے چار طور سے خالی نہیں ہے ایک وہ کہ عضو ہو اور ظاہر ہے کہ عضو جب
پگھلتا ہے اور اسکے اجزا بول میں ملتے ہیں بول میں لون پیدا کرتے ہیں دوسرا وہ کہ رطوبات
اور یعنے اخلاط ہوں اور معلوم ہے کہ جو کوئی خلط اخلاط سے سوائے بلغم موصوف کے بول میں
ملے موافق اپنے رنگ کے رنگین کرتا ہے تیسرا یہ کہ رطوبت ثانی یا ثالث ہو اور شک نہیں ہے کہ جو رطوبات
مذکورہ بول میں ملیں رنگ کو پیدا کرکے شفافیت کو باطل کرینگے چوتھا یہ کہ حصات یا کوئی اور جسم
غیر طبیعی کہ بدن میں ہوں پگھلیں اور بدیہی ہے کہ انکے اختلاط سے بول میں تغیر پیدا ہوگا از روے
رنگ اور قوام کے پس کوئی امر خارجی یا داخلی سے قابل پیدا کرنے بول مسطور کے نہیں ہو سکتا
مگر بلغم مائی کہ صفت اسکی بیان ہو چکی لیکن ارواح لطیفہ زیادہ ہیں پانی سے اور قابل اختلاط کے
نہیں اور پیدا کرنے تغیر سے بول میں جو اور خالی ہیں اب ایک فائدہ کہ بول ابیض سے متعلق ہے کہے

جاتے ہیں انتباہ اگر سب اوقات حمی میں بول سفید ہو دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ تپ مذکور اکثر منتقل
ہو گی طرف ربع کے اسواسطے کہ ہمیشہ ہونا بیاض بول کا دلیل ہے اور نشان مادہ بارد کا اور قصور حرارت کا ہے
اور ایسی تپ دیر تک رہتی ہے اور مادہ اسکا منتزیہ ہو کر مائل بسوداویت ہوتا ہے اور اگر حمی حارہ میں
پہلے بول رنگین ہو بعد اسکے سفید ہو دلالت کرتا ہے اسپر کہ صفرا نے مخرج بول سے اور کسی طرف
میل کیا ہے پس آثار اسکے اس عضو میں ظاہر ہونگے جیسا کہ کہا جاتا ہے بیان تو کہ میل صفرا کا طرف ظاہر
بدن کے ہوتا ہے یا طرف داخل کے پس اگر طرف ظاہر کے مائل ہو تین وجہ سے باہر نہیں ہے ایک وہ کہ مادہ
صفرا کا لطیف اور رقیق ہو اور عرق سے مندفع ہو دوسرا وہ کہ مادہ نسبت پہلے کے غلیظ ہو [illegible]
اور بیچ جابد کے محتبس ہو کر یرقان پیدا کرے تیسرا یہ کہ مادہ غلیظ اور تیز ہو کر اورام اور بثور پیدا کرے
اور اگر صفرا مائل طرف باطن کے ہو تو بھی تین وجہ سے خالی نہیں ہے ایک وہ کہ مائل طرف تجویف امعا کے
ہو کر اسہال میں نکلے دوسرا وہ کہ تجویف معدے میں گرے اور قے یا اسہال سے دفع ہو تیسرا
وہ کہ بیچ کسی عضو کے محتبس ہو کر عضو کو متورم کرے البتہ اور صفرا کہ مجرے بول سے پھرے طرف
باطن کے اور سرسام لاوے اسلیے کہ صفرا کی شان سے صعود کرنا ہے اوپر کی طرف اور بول اہالی
مشابہ زیت کے بیچ حمیات حادہ کے منذر موت یا دق کو ہوتا ہے اسواسطے کہ ایسا بول بدون ذوبان
شدید کے نہیں ہوتا پس اگر قوت قوی ہے دق ہو گی ورنہ موت اگر ایک مدت دراز بول رقیق اور
سفید ہو مانند پانی خالص کے اور دماغ میں کوئی علامت بری نہیں ہے بیچ آخر مرض کے بیچ حجاب کے ورم
اور خراج ظاہر ہوتے ہیں اس سبب سے کہ جو مرض کہ نضج اسکا دیر میں ہوتا ہے بحران اسکا ساتھ
اور خراج سے ہوتا ہے اور اگر اوپر سر بول سفید رقیق کے مانند بلی کے سنل ہو کفدار نہایت بد اور خوفناک ہے
خصوصاً کہ مائل بزردی ہو اسلیے کہ کف نشان اضطراب کا ہے اور زردی کف بول کی نشان صعود کرنے
حرارت کی ہے طرف دماغ کے اور اگر اس وقت میں رعاف آجاوے دلیل قرب موت کا ہے اس سبب سے
کہ دلیل تری دم اور احتراق کا بیچ رگوں دماغ کے ہے نہ دلیل بحران کی اور بول سفید بیچ مرض طویل کے
خصوصاً بیچ عورتوں کے کم خوفناک ہوتا ہے اس سبب سے کہ مزاج انکا بعید نہیں ہے فائدہ بیچ ذکر کرنے
اور یاد دلانے اقسام بول سفید کے ہر چند انواع اسکے بالکل مذکور ہوئے لیکن متفرق اور منتشر
اس سبب سے ناظر کو فوراً اطلاع نہیں ہو سکتی بنا بر علی ہذا اسباب اسکے مجملاً پھر لکھے گئے بیان تو کہ اسباب

بیان ہوا کہ وس ہین پہلے ارتفاع حرارت اور صفرا کا طرف دماغ کے یا مائل ہونا انکا طرف ظاہر جلد کے
اور متوجہ ہونا انکا اوس جہت مین کہ سوائے مجرے بول کے ہے دوسرا سبب ہونا بلغم کا تیسرا گھلنا چربی کا چوتھا
قرحہ مثانہ اور آلات بول کا پانچوان زیادتی رطوبت خام کی چھٹا بحران امراض کا یعنی ساتوان ضعیف ہونا
جگر کا اور ہضم نہونا کیلوس کا یعنی بالکل آٹھوان سدہ نوان سوء مزاج سرد یا دسوان حرارت
کلیہ کی اور غلبہ پیاس کا اور جلد نکلنا بول کا اور اسکو ذیابیطس کہتے ہین اور علامتین ہر ایک کی مذکور ہو چکین
لیکن جو سبب ضعف جگر کے اور نہ ہضم ہونے کیلوس کے ہو قوام اسکا سفید مانند کشکاب رقیق کے
ہوا اور فرق بیچ ضعف جگر کے کہ مرض بول کی پیدا کرتا ہے اور بیچ اوس ضعف جگر کے کہ سفیدی بول پیدا
کرتا ہے یہ ہے کہ اگر ہاضمہ جگر کا ضعیف ہے کیلوس لیا منتفع ہوگا بدون اسکے کہ کیموس بنے اور شک نہین ہے
کہ جب تک کیلوس استحالہ نہ کرے ساتھ کیموس کے یعنے بیچ جگر کے ہضم ہو سرخ نہین ہوتا ہے لیکن اگر
ہاضمہ قوی ہوا اور کیموس کو پکاوے مگر قوت ممیزہ جگر کی ضعیف ہو اور خون کو مائیت سے خوب
جدا نہ کرے بول سرخ آتا ہے جیسا کہ بول احمر مین کہا گیا اور بھی معلوم کرین کہ جس جگہ سوء مزاج سرد یا
ذیابیطس سبب ہو دونون صورت مین بول سادہ نکلتا ہے اور فرق دونون مین وجود آثار برودت
سے بیچ سوء مزاج بارد کے اور ظہور علامات حرارت گردہ اور غلبہ پیاس سے بیچ ذیابیطس کے کر سکتے
ہین بالجملہ بول سفید ساتھ قوام کے بہتر رقیق سے ہوتا ہے اور بیچ امراض گرم کے بول رنگین تر ہوتا ہے
سفید سے اور رقت بول کی نسبت بیچ امراض گرم کے باوجود سلامت ہونے دماغ کے اور نہ پھرنے
صفرا کے مجری بول سے دال زائد ہے اس امر پر کہ سدہ بیچ مابین کے ہے اب ہم بخوبی بیان کرتے ہین
کہ بول بیچ امراض گرم کے سفید کیونکر ہوتا ہے اور بیچ امراض سرد کے سرخ کیونکر ہوتا ہے پوشیدہ نہ رہے
کہ سفید نکلنا بول کا امراض گرم مین دو وجہ سے خالی نہین ہے پہلے وہ کہ صفرا اسکا بول سے کنارہ کرے
اور بول مین کچھ نہ ملے اور ساتھ اسکے حرارت مفرط جگر مین نہو کہ اس صورت مین بول سفید آتا ہے دوسرے
قید خالی ہونا جگر کا حرارت مفرط سے اس جہت سے کیا کہ اگر جگر مین حرارت مفرط ہو بسبب تپنے بیچ
جرم جگر کے اور ان چیزون کے کہ بیچ جگر کے ہین ممکن نہین کہ بول بدون رنگ کے ہو اگرچہ صفرا اسکا بول سے
جدا ہوا اور قوام بھی اس حالت مین لازم ہے مگر یہ کہ پانی بہت پیا ہوا اور اس سبب سے بول ویسا مائل بصفرا
آتا ہے بیچ صورت پیاس مفرط کے اور کثرت پینے پانی کے ہرچند دفعہ باطن جگر مین ہو افراط حرارت

محرورت لیکن بواسطہ غلبۂ رطوبت کے بول مین رنگ اسقدر تو لازم نہین پیدا کرتا ہو دوسرا یہ کہ سدہ بیچ مسالک بول کے پڑے
یا تنگی نہین عارض ہو کہ اس صورت مین بھی بول سفید اور رقیق آتا ہو بیچ مرض گرم کے بواسطہ نہ نکلنے مادہ منبعہ کے
بیچ بول کے لیکن سرخ آنا بول کا بیچ مرض بارد بلغمی کے اور پانچ طور کے ہو پہلے یہ کہ درد شدید ہو اور بسبب افراط درد کے
یا بسبب افراط ایذا روح کے اور تحریک نفس کے سخونت پیدا کرتا ہو اور صفرا کو پگھلاتا ہو اور بول مین نکلتا ہو نظیر اسکی
رنگین بول کا ہو بیچ قولنج بلغمی کے اور ہو سکتا ہو کہ کہا جاوے کہ بواسطہ شدت درد کے طبیعت اسقدر
واسطے مقابلہ کے ساتھ درد کے توجہ کرتی ہو اخلاط حارہ بھی حرکت مین آتے ہین اور رنگ پیدا
کرتے ہین دوسرا یہ کہ بیچ اُس مجری کے کہ درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہو سدہ بلغمی پڑے اور
مانع ہو نکلنے صفراے مرارہ کو طرف امعا کے پس صفرا مرارہ سے رجعت قہقری کر کے جگر مین آتا اور
بیچ بول کے نکلتا ہو اور یہ بھی بیچ بلغمی کے ظاہر ہوتا ہو اور رنگ بول کا سدہ مذکور سے اس شرط پر ہو
کہ صفرا مرارہ سے معدہ پر گرے اسواسطے کہ جیسا درمیان مرارہ اور امعا کے مسلک ہو بیچ معدہ
اور مرارہ کے بھی مسلک ہو نہایت یہ کہ مسلک واقع فی المرارہ والامعا اکثر اغلظ اور اوسع واقع ہوا ہو
اور بھی رنگین ہونا بول کا سدہ مذکور سے مشروط ہو اس سے کہ صفراے متحرکہ مرارہ سے طرف
کبد کے بعد پہونچنے کے بیچ کبد کے بدن مین منتشر نہین ہوتا ہو اسلیے کہ اگر اعضا مین منتشر ہو یرقان
پیدا کرے خصوصاً کہ بیچ مجری بول کے سدہ ہو تیسرا وہ کہ بیچ مجری واقع فی الکبد والمرارہ کے سدہ
بلغمی پڑے اور اس سبب سے صفرا کبد سے مرارہ پر نہ گرے اور ساتھ بول کے نکلے چوتھا وہ کہ ضعف
کبد مین پڑے اسطور پر کہ قوت ممیزہ اسکی مائیت کو خون سے جدا نہ کر سکے جیسا کہ استسقاے
بارد مین واقع ہوتا ہو اسی قبیل سے ہو وہ رنگ کہ بیچ بول کے بقصور قوت عروق سے یا قصور جاذبہ
تمام بدن سے ہوتا ہو اسلیے کہ جدا ہونا مائیت کا خون سے بیچ جگر کے اوپر تین چیز کے موقوف ہو پہلے
جذب اعضا کا دوسرا جذب عروق کا تیسرا قوت کبد پس جسوقت کہ بیچ ایک کے ان تینون سے قصور
پڑے بول ساتھ کیموس کے ملا آتا ہو اور یہان بھی شرط ہو کہ موجب قصور قوی کا برودت ہو اسواسطے
کہ مانحن فیہ مقدم رنگ لیل کا بیچ مرض بارد کے ہو پانچوان وہ کہ بلغم بیچ عروق کے بند ہو اور متعفن ہو
اور رنگ بیچ بول کے لاوے اور یہ امر بیچ بول احمر کے بھی کہا گیا اشتباہ جو حقیقت مین نظر کرین
رنگ بیچ بول کے بدون ملنے مادہ حارہ کے نہین ہوتا ہو نہایت وہ کہ بیچ اس مقام کی مقصود وہ ہو کہ

مرض سدد کے بھی بول رنگین ہوتا ہے بہر کیف کہ جواب بیچ بول احمر کے کہ ان اسباب خمسہ سے ظاہر ہوا
اور یہ وہ کہ غلبہ خون سے واقع ہو فرق ظاہر کیا جاتا ہے تو کچھ پوشیدہ نہ رہیگا جاننا چاہئے کہ حمرت بول کی
بیچ مرض سدد کے بسبب درد کے جو ساتھ نضج کے نہیں ہوتی ہے اسواسطے کہ درد منع کرتا ہے نضج کو
بسبب اضطراب طبیعت کے اور یہی حمرت اسکی متشابہ نہیں ہوتی ہے بلکہ مختلف ہوتی ہے اسلیے کہ
وجہ رنگ کی بیچ متخیل ہونے صفرا کے ہے کما مر اور صفرا جو متخیل ہوتا ہے دیر تک نہیں ٹھہرتا ہے حتی
کہ عمل اسکا تمام ہو یا وہ فضول کہ مندفع ہوتے ہیں بیچ بول کے بسبب غلبہ اس چیز کے کہ مختلط
ساتھ صفرا کے بہت ہے رنگین زیادہ کرتا ہے جو مراد من عدم تشابہ احمرۃ اور یہی بول مذکور حقیقت
ہوتا ہے اکثر امر میں بسبب نجاجت کے اور اختلاط صفرا کے مزبور کے اور یہ بول حقیقت میں احمر نہیں
ہوتا ہے بلکہ اصفر ہوتا ہے مگر یہ کہ ساتھ درد کے حرارت مفرطہ محمرہ صفرا کی مددگار ہو اور حمرت
بول کی کہ بسبب سدہ مسالک صفرا کے ہوتی ہے شدید ہوتی ہے اور کف اسکا زرد اور وجہ شدت
حمرت کی تکاثف صفرا کا ہے اور قلت معرفت رطوبت کی تخلخل صفرا کا بواسطہ مخالطت بیچ کے کف کے
اور تکرر رنگ زرد کا اختلاط ہوا کا سفید کرنے والا جسم کا ہے اور سبب بیاض کا بیچ جسم احمر کے باعث
نرمی جسم کا ہے اور یہی غلظ اس بول کا نسبت اس غلظ کے کہ مقتضی حمرت کا ہے کمتر ہوتا ہے بواسطہ غلبہ
غلظ رقیق کے یعنے صفرا کے اور حمرت بول کی کہ بسبب ضعف جگر کے ہو اکثر مانند غسالہ گوشت تازے کے
ہوتی ہے اور عدم اشراق اور عدم نضج اسکو لازم ہے اسواسطے کہ اشراق بدون طبخ کامل کے یا بدون صفا
صفرا کے نہیں ہوتا ہے اور واسطے نضج کے قوی ہونا کبد کا لازم ہے یہاں یہ دونوں گم ہیں اور کہا گیا کہ ضعف جاذبہ
عروق اور اعضا کا بیچ حکم ضعف کبد کے ہے باعتبار سرخی بول کے لیکن اس صورت میں کچھ نضج
ہوتا ہے بسبب سلامت ہونے کبد کے لیکن نضج تمام نہیں ہوتا بسبب تہ خالی ہونے کبد کے ضرر سے
اور تھوڑے ضعف سے اور حمرت بول کی بسبب عفونت بلغم کے ہوتی ہے رنگ اسکا مشرق
نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ زیادتی احتقان کی کدورت پیدا کرتی ہے بول میں خصوصاً کہ اصل اسکی بلغم ہے
اور یہی مائیت اس بول کی غلیظ ہوتی ہے اور ثقل اسکا بھی ساتھ غلظت اور کثرت کے ہوتا ہے
اسواسطے کہ بلغم آپ غلیظ ہے اور بواسطہ طول احتقان کے بسبب سدہ کے غلیظ زیادہ ہوتا ہے بسبب تحلیل
اجزاء لطیفہ کے بخلاف حمرت بول کے کہ کثرت خون سے بیچ بدن کے ظاہر ہو کہ وہ ساتھ قوام کے و حمرت

مین برابر اور باشراق ہوتی ہر اور آثار مذکورہ ان اقسام خمسہ سے معرا ہوتی ہر اور ساتو او جالینوس
خون کے مقرون **فائدہ** بیچ بیان الوان مرکبہ کے اور وہ نزدیک شیخ رئیس کے چار طور پہ ہر اور ایک
ایک قسم مین کہا جاتا ہر قسم تہلی غسالی ہر یعنے مشابہ اس پانی کے کہ تازہ گوشت اُسمین دھویا ہو
اور یہ مشابہ ہوتا ہر اُس خون سے کہ پانی مین ملا ہو اور سبب بول مذکور کا عاجز ہونا طبیعت کا ہر
اس امر سے کہ خون کو مائیت سے بالکل جدا کرے اور علت عاجز ہونے طبیعت کی تین طرح ہر پہلے
وہ کہ جگر ضعیف ہو یعنے قوت ممیزہ جگر کی نہ قوت ہاضمہ جگر کی اسلیے کہ اس سے نزدیک گئے جگر کا
کہ ضعف ہاضمہ جگر کا مبیض بول کا ہر بسبب عدم استحالہ کیلوس کے طرف رنگ
کبد کے دوسرا وہ کہ قوت جاذبۂ عروق کی ضعیف ہو تیسرا وہ کہ قوت جاذبہ تمام بدن کی
ضعیف ہو اور ضعف جاذبہ کا یا بسبب سقوط قوت کے ہوتا ہر یا بواسطہ استغنا قوت کے جذب
سے بسبب زیادتی امتلا کے اور فرق درمیان اُسکے کہ سقوط قوت اور ضعف قوت ممیزہ سے ہو اور
درمیان اُسکے کہ امتلا سے ظاہر ہو دو وجہ سے قرار پایا ہر ایک یہ کہ بیچ ضعف قوت ممیزہ کے سقوط قوت کا
لازم ہر بخلاف امتلائی کے اور رائج تر علامات مین یہی ہر دوسرا وہ کہ ضعف ہاضم کا بیچ ضعف ممیزہ کے
مددگار رہتا ہر بخلاف امتلائی کے لیکن یہ دوسرا فرق دائمی بلکہ لازمی نہین ہر اسلیے کہ ہوسکتا ہر
کہ قوت ممیزہ ضعیف ہو اور ہاضمہ قوی اور اسی طرح کبھی امتلائی مین ہاضمہ بھی ضعیف
ہوتا ہر بسبب زیادتی امتلا کے اور استغنائے اعضا کے قسم دوسری دردیتی ہو اور یہ بھی دو
طرح ہر پہلی وہ کہ بیچ دسومت کے مانند زیت کے ہو اور علامہ قرشی نے کہا کہ لائق وہ ہر کہ یہ قسم زیتی
کی مسمی بہ ذوبانی ہو تا بجملہ زیتی مذکور ہمیشہ ردی ہر اسواسطے کہ ذوبان اعضا سے ہوتا ہر
اور دلالت اوپر خیر کے نہین کرتا ہر ہرگز اور نہین پایا جاتا ہر مگر اوپر اعلے قارورہ کے
اسلیے کہ شان دسومت کی یہ ہر کہ اوپر پانی کے ٹھہرے لیکن بیچ ہونے تمام قارورہ کے اس صورت
سے قرشی نے لکھا کہ غالب ظنی ان الموت یسبق دوسرا وہ کہ بیچ قوام اور لزوجت اور رنگ کے مانند
زیت کے ہو اور یہ بہت پایا جاتا ہر اور اخلاط مختلفہ غلیظہ لزجہ سے واقع ہوتا ہر اور رنگ زیت کو اسطرح
تعریف کیا ہر کہ ہو لونہ یکون بین صفرۃ و سلقیتہ واشتمال مع بریق حسی اور یہ قسم زیتی بھی دلالت
اوپر شر کے کرتا ہر بسبب کثرت اخلاط مذکورہ کے لیکن کلیتہ دلالت نہین کرتا بلکہ اکثریۃ اسلیے کہ کبھی شدت

استفراغ مواد وسم سے ہوتا ہے بطریق بحران کے اور اس صورت میں دلیل خیر کی ہوگا یہ شرکی اور فرق
بیچ بحرانی اور بیچ کثرت اخلاطی کے یوں کرتے ہیں کہ بحرانی میں راحت پیچھے آنا لازم ہے بخلاف تابی کے
اور غیر بحرانی سے جو بدبو ہو نہایت ردی ہے بلکہ ہلاک ہے خصوصاً کہ بول تھوڑا تھوڑا آوے ہوا اسکے کہ بدبو
نشان تعفن اخلاط کا ہے اور بول تھوڑا تھوڑا آنا دلیل سقوط قوت کی ہے اور شک نہیں ہے کہ عفونت
بیچ اخلاط مختلفہ کے ردی ہے خصوصاً کہ ساتھ اسکے اخلاط مذکورہ کثیر اور غلیظ اور لزج ہویں
نہیں کیونکر ردی نہوگا کہ سقوط قوت بھی اُسکے ساتھ ہے اور اسی طرح جو ساتھ زیتی مذکور کے کوئی
چیز مانند غسالہ گوشت تازہ کے ملے وہ بھی نہایت ردی ہے اسلیے کہ دلیل ضعف قوت ممیزہ جگر
کی ہے اور یہ بول بیچ استسقا کے خصوصاً لحمی کے ظاہر ہوتا ہے فائدہ نوع سیلا زیتی کا کہ قرشی
اُسکو ذوبانی کہنا الیق جانتا ہے اگر اُسکے ساتھ کوئی چیز مانند غسالہ گوشت کے بیچ بیماری سل کے ہو
دلیل ذوبان گوشت کی ہوتا ہے اور بیچ قولنج ردی کے نشان پگھلنے چربی گردہ کے ہوتا ہے
ساتھ تصور قوت گردے کے استعمال کرنے غذاے وارد سے اور یہ سب ردی ہیں اور بول زیتی ذوبانی
کہ بعد بول سیاہ کے ہو دلیل قرب موت کی ہے اور زیتی غیر ذوبانی بعد بول سیاہ کے کبھی دلیل خیر کا ہے اور بول
زیتی ذوبانی کو بیچ امراض حادہ کے چوتھے دن ظاہر ہو منذر ہوتا ہے ساتھ موت کے ساتوین دن قسم ساتوین ارجوانی ہے اور
وہ رنگ مرکب ہے سبزی اور زردی سے کہ عارض ہوا اُسکو سیاہی اور یہ ردی اور قتال ہے اسواسطے
کہ یہ رنگ دلیل احتراق کا ہے پر احتراق سکے ہر قسم جو نہایت احمر ہے کہ سیاہی اسمین طاری ہو اور دلیل
حمیات مرکبہ اور مختلفہ کا ہے اور حاصل ہوتا رنگ مذکور کا بیچ حمیات مذکورہ کے اس سبب سے ہے کہ ترکیب اور
اختلاف احتمالات اخلاط کثیرہ سے عارض ہوتے ہیں اور سب اخلاط سرخ ہوتے ہیں اور بسبب حرارت تپ کے
سیاہی اسمین طاری ہوتی ہے اور کبھی بول مذکور نشان حمیات عارضہ اخلاط غلیظہ سے ہوتا ہے اسلیے
کہ مواد تپ مذکورہ کے قریب بسوداویت ہے بسبب کثافت اور غلظت کے اور بواسطہ حرارت تپ کے
کہ ملطف مادہ اور توڑنے والا اصفرا کا ہے میل بحرارت کرتا ہے اور اسی طرح ہو سکتا ہے کہ بیچ مرض بری کے
کے بواسطہ وقوع احتراق کے بیچ بعض اجزاے خون کے بول احمر مائل بسیاہی آتا ہے فائدہ بول احمر کو
اگر رسوب زیادہ ہو اور سیاہی مائل زیادہ طرف سقرار ہو کے دلالت کرتا ہے اوپر ذات الجنب کے اسیطرح
استقرا سے جانا گیا ہے اقتباہ اوپر کہا گیا کہ اخضر فی الحقیقت مرکب ہے لیکن بسبب تابعداری مولف کے

بیچ تساقط کے جنہے ذکر کیا اور بعض اقسام بھی کہ بیچ ضمن تساقط کے ذکر کیے گئے نزدیک بعضے کے
مرکبات سے ہین چنانچہ صاحب ذخیرہ لکھتا ہے کہ رنگ مرکب جو خالص ہین بارہ ہین پہلا سبز دوسرا اسمانجونی
تیسرا زنگاری چوتھا نیلگون پانچوان اوکن چھٹا سرخ لعلگون ساتوان مانند دودھ کے آٹھوان زنگاری
نوان ارغوانی دسوان ازرق گیارھوان موافق رنگ شراب کے بارھوان برنگ نخود آب کے اور بعض لوگ
زنگی کو بھی بیچ اخضر کے گنتے ہین مانند نیلبنی اور زنگاری کے اور ہمارے نزدیک کلام صاحب ذخیرہ سے ایسا
مستفاد ہوتا ہے کہ نیلگون دو طرح ہے ایک وہ کہ اوکن مشہور ہے اور دوسرا نیلبنی موصوف بالجملہ احکام بول
اخضر کے کہ گذرے احکام نیلبنی اور اسمانجونی اور زنگاری کے بھی اسکے ضمن مین ہین اور اسیطرح احکام تیرہ
کے اب احوال مرکبات باقیہ کے بیان ہوتے ہین بول نیلگون کہ اوکن مشہور ہے بیچ شوصہ کے نہایت بد
ہوتا ہے اور سرخ لعلگون کہ موافق رنگ خون کے ہو حکم اسکا مانند حکم نیلگون کے ہے اور بول مانند
دودھ کے نہایت بد ہوتا ہے اور قاتل ہے اور بول ارغوانی بد ہوتا ہے اور نشان احتراق صفرا اور
سودا کا ہوتا ہے اور بول موافق رنگ شراب مد کے اور بول موافق رنگ نخود اب کے بہت ہوتا ہے
کہ حوامل کو ظاہر ہوتا ہے اور بھی جس شخص کے احشا مین اماس گرم ہوتا ہے بول اسکا موافق شراب
مد کے ہوتا ہے یا موافق رنگ نخود آب کے اور جسوقت کئی دن مین بول موافق رنگ زنگ کے ہوتا ہے
نشان ہونے اغمالہ گیتاگون کا ہوتا ہے بدن مین جو بیان الوان کا تمام ہوا شروع کیا مولف نے
بیچ ذکر قوام بول کے **الفصل الرابع فی قوام البول و رائحتہ** فصل چوتھی ثابت ہے بیچ قوام
اور بوے بول کے اماسن جہۃ القوام فینقسم الی الرقیق و الغلیظ و المعتدل بینہما لیکن اندر وے
قوام کے منقسم ہوتا ہے بول طرف رقیق اور غلیظ اور متوسط کے درمیان دونون کے بیان پہلے معنے قوام
اور رقیق اور غلیظ کے کہا چاہیے اور انکے ضمن مین معتدل غلیظ اور رقت مین بھی معلوم ہو جاویگا جان تو
کہ قوام بکسر قاف ہے اور مراد اس سے یہان بہت جسم رطب کی ہے کہ اسکے سبب سے اسکو یہ سکین ہے اسکی ترشح
سیلان یا بطور سیلان ہے اور بیچ مبحث نبض کے بیچ جنس رابع کے معنی قوام کے مفصل کہے ہیں
معنے لیکن رقیق بیچ مائعات کے اس جسم سیال کو کہتے ہین کہ خرق اسکا آسان ہو
اور جدا ہونا ہین اجزاے متصلہ جدا اسکے صغیر ہوں اور حرکت انکی سریع ہو اور غلیظ وہ جسم سیال ہے
کہ خرق اسکا دشوار ہو اور اجزا اسکے وقت تموج کے عظیم اور بطی الحرکۃ ہوں اور جو متوسط ہے بیچ رقت

اور غلظت کے معتدل ہو اب موجبات تینوں کے مذکور ہوتے ہین الا الرقیق ناعدم النضج لیکن بول رقیق
پس بسبب ہونے نضج کے صحت مین ہو نہ مرض مین اسلیے کہ مائیت جسوقت طبخ ہوتی ہو بیچ جگر کے
اور رگون کے ساتھ اخلاط کے بالضرور طبخ سے قوام پیدا کر گیا بسبب پراگندہ ہونے اجزاے رقیقہ
مائیہ کے اور ملنے اجزاے غلیظہ نضیجہ کے پس جسوقت بول رقیق ہو نشان عدم نضج کا ہو خصوصاً بیچ
رگون کے اور جو اسباب رقت کے اور بعض مین بیان مولف کہتا ہو کہ او لسدد یا بسبب سدے کہ بیچ عروق
اور مجاری بول کے پڑے اور اس سبب سے اجزاے غلیظہ محتبس مین اور اجزاے رقیق مائی نکل جاوے
اور نشان اس قسم کا ثقل و تمدد ہو کہ بیچ جگہ سدے کے محسوس ہوتا ہو او ضعف الکلیۃ یا بسبب ضعف گردیکے
کہ جسوقت قوت جاذبہ گردے کی ضعیف ہوتی ہو فضول کو جگر سے کما ینبغی نہین کھینچتی ہو اور بالضرور
بول رقیق نکلتا ہو او ضعف دافعہ جگر کا بھی اسباب ترقیق بول سے ہے اسواسطے کہ نفوذ غذا کا اور فضول
کا بیچ اعضا کے بالکل نہین ہوتا ہو مگر بسبب دافعہ منفوذ عنہ اور جاذبہ منفوذ الیہ کے اور لیکن اس
سبب سے کہ وقوع رقت کا بیچ بول کے ضعف دافعہ جگر سے کمتر واقع ہوتا ہو ماتن نے اسکا بتبعیت شیخ
رئیس کے ان اسباب مین شمار نہین کیا او لکثرۃ شرب الماء یا بسبب پینے بہت پانی کے اور رقت بول کی
اس صورت مین بسبب غلبہ اجزاے مائی رقیق کے اوپر اجزاے مخالطہ فضلیہ کے ظاہر ہو
اور تقدم پینا پانی بہت کا اور کثرت بول کی شاہد ہے او لبرد مع الیبس یا بسبب سردی کے
ساتھ خشکی کے ہے اسلیے کہ بیچ اس حالت کے بسبب تکاثف مادے کے اور قبض مجاری کے
نہین نکلتا ہو مگر پانی رقیق اور نشان اس نوع کا میل بول کا طرف کمودت کے ہے اور دبلا ہونا
بدن کا او انصراف المادۃ عن طرق المائیۃ یا بسبب پھرنے مادہ کے مجاری بول سے اسواسطے
کہ جسوقت مادہ طرف جلد کے میل کرے یا طرف دماغ اور معدہ اور امعا کے بالضرور بول رقیق
نکلے گا بسبب نملنے مائیت کے ساتھ فضول مخالطہ کے اور یہ قسم علامات متوجہ ہونے
مادہ کے طرف کوئی جانب کے جانب سے معلوم ہوتی ہو او اندفاع رطوبات رقیقہ یا بسبب
مندفع ہونے رطوبات رقیق کے اسلیے کہ شک نہین ہو کہ پانی پیا گیا بیچ بدن کے اگرچہ طبخ پاوے
قوام زیادہ اور قوام مائیت کے حاصل نہین کرتا ہو جبتک کہ فضول اس سے نہ ملین
پس اگر یہ ملنے والا غلیظ ہو اور بول مین نکلے غلظ پیدا کریگا بول مین اور اگر مختلط رقیق ہو یا بسبب

یا بسبب مائیت کے قلیل ہو بول رقیق القوام نکلے گا حاصل یہ ہو کہ جیسا نکلنا خالی پانی کا اسباب
رقت سے ہو نکلنا پانی مختلط کا ساتھ رطوبات رقیقہ کے بھی اُسی قبیل سے ہو یعنی تغلیظ قوام
اصلی پانی کے اثر ظاہر نہین کرتا ہو اسقدر کہ اُسکو رقیق کہ سکین فائدہ بول رقیق بیچ
امراض حادہ کے دلالت کرتا ہو اوپر ضعف قوت ہاضمہ کے اور عدم نضج کے اور کبھی دلالت
کرتا ہو اوپر ضعف باقی قوتین کے یہانتک کہ تصرف نکرسکے بول مین بلکہ پانی جیسا کہ بدن مین آتا ہو
نکلتا ہو اور بول رقیق اس صفت کا بدتر اُس سے ہو کہ بیچ جوانون کے ہو اسلیے کہ بول طبیعی لڑکونکا چاہیے
کہ غلیظ زیادہ ہو بول جوانون سے پس جسوقت بول لڑکونکا بیچ حمیات حادہ کے نہایت رقیق ہوتا ہو
حالت طبیعی سے بہت بعید ہوتا ہو اور جسقدر کہ حال اصلی سے دور پڑے نہایت ردی ہوتا ہو
لہذا کہا ہو کہ ہمیشہ رقیق ہونا بول کا انہین دلیل ہلاکت کا ہو مگر یہ کہ علامات اچھی اور ثبات قوت
ظاہر ہو کہ بیچ اس صورت کے دلالت کرتا ہو اوپر حدوث خراج کے خصوصًا نیچے ناحیہ جگر کے
اور رقت بول کی بیچ بحران کے بدون تدریج کے منذر بہ نکس ہوتا ہو اور وجہ طبیعی ہونے بول
لڑکون کی غلیظ زیادہ بول شبان سے کہ بسبب یادتی رطوبت اور بہت کھانے کے بدون
ترتیب کے ہوتا ہو پوشیدہ نہین ہو و اما الغلیظ فالکثرۃ الاخلاط او بعدم النضج لیکن بول غلیظ
پس واسطے کثرت دفع ہونے اخلاط کے ہوتا ہو یا بسبب عدم نضج مادے کے اور جائز نہین
کہ کثرت اندفاع اخلاط کی بیچ بول کے نہین ہوسکتی ہو مگر اُس صورت مین کہ مادہ غلیظ زیادہ
نضج پاوے اور طبیعت اُسکو بطریق بحران کے دفع کرے اسواسطے ظاہر ہو کہ جسوقت
مادہ بیچ نہایت غلظ کے ہو اور نضج اُسمین آیا اگرچہ قوام معتدل نہین ہوتا لیکن
اُسی اغلظیت سے تنزل کرکے میل بغلظ کرتا ہو اسلیے کہ نضج مادے اغلظ کا ہو
بالجملہ حاصل کلام ماتن کا یہ ہو کہ غلظ بول کا یا نضج مادے اور دفع طبیعت سے ہوتا ہو یا عدم
نضج سے لیکن اگر بجائے کثرت اخلاط کے نضج اخلاط کہتا جیسا کہ شیخ نے بیچ قانون کے
کہا ہو واضح زیادہ ہوتا اور بھی معلوم کرین کہ غلظ بول کا عدم نضج سے اکثر ہوتا ہو اور نضج سے
کمتر بسبب نادر ہونے بحران کے بول سے اور حصر کرنا کثرت اندفاع اخلاط کا نضج مادے
اغلظ سے بنظر اکثریت کے ہو اسواسطے کہ اگرچہ حد ممکن ہو کہ اخلاط رقیق مفرط الکثرۃ جو نضج پاوین

سبب بول غلیظ

بول کو غلیظ کرتے ہین لیکن یہ بات نہایت نادر ہی اسواسطے کہ قوام خلط رقیق کا نضج سے
طرف اعتدال بول کے خواہش کرتا ہی اور غلیظ نہین کرتا ہی اکثر جیسا کہ گذر چکا ہی اب ہم بیان
کرتے ہین کچ فرق درمیان غلیظ کے کہ عدم نضج سے ہوا ور درمیان غلیظ کے کہ نضج سے ہو گیا ہو اور جو غلظ کہ نضج خلط اغلظ سے
اور نضج خلط رقیق سے کبھی ہو سکتا ہی کیونکہ تفرقہ ان دونون مین معلوم کرین پوشیدہ نرہے
کہ اگر پہلے بول مفرط الغلظ رہا ہو بعد اُسکے اسی قدر سے اُترے اور میل بغلظ کرے دلیل نضج خلط
اغلظ کا ہی اور یہ بیچ انتہاے حمیات غلیظہ کے ہوتا ہی اسواسطے کہ نضج نہین ہوتا ہی مگر وقت
انتہاے مرض کے اور اسی طرح وقت انفجار ورم باطن کے ظاہر ہوتا ہی بسبب نکلنے
پیپ کے اور بہت مادے کے یکدفعہ بالجملہ اس نوع غلیظ کو لازم ہی کہ پیچھے ظہور بول
غلیظ کے خفت بیماری مین ظاہر ہو اور بھی رسوب اُسکے غلیظ اور کثیر ہوتے ہین پس بیچ
انفجار ورم کے نکلنا قیح کا اور تقدم آثار ورم کا بھی مددگار ہوتا ہی لیکن جو نضج اخلاط رقیق سے
غلیظ ہو تقدم رقت بول کا اور بعد اُسکے غلیظ ظاہر ہونا دلالت کرتا ہی اور غلظ اسکا کم ہوتا ہی اور
مقدار اسکا زیادہ اور رسوب اسکا رقیق زیادہ اور جس جگہ غلظ بول کا بسبب فجاجت کے اور
عدم نضج کے ہو آثار مذکورہ ہونگے اور پیچھے اُسکے خفت اور راحت نہ ظاہر ہوگی **انتباہ** غلظ بول
کا بیچ امراض حادہ کے ہوتا ہی قبل زمانے منتہی کے ممکن نہین ہی کہ سبب فجاجت کا ہو اس سبب سے
کہ مواد امراض حادہ کا قبل نضج کے رقیق ہوتا ہی اور اسی طرح محال ہی کہ بسبب نضج کے ہو اسواسطے
کہ زمانہ قبل نضج کا فرض کیا گیا ہی اور بعد نضج کے بھی کم تر ہو سکتا ہی اسواسطے کہ مادہ گرم رقیق
زیادہ ہوتا ہی اور ایسا مادہ اگرچہ نضج پاوے غلیظ معتدبہ کو نہین پہونچتا ہی پس لازم آیا کہ غلظ
بول کا بیچ امراض حادہ کے نہین ہوتا ہی مگر بسبب انفجار اورام کے یا بسبب ذوبان کے
اور ذوبان اکثر الوقوع ہی اور ورمی قلیل الحدوث اسواسطے کہ ورم بیچ امراض حادہ کے کم
ہوتا ہی اکثر یہ ہی کہ مادہ اُسکا بطریق غیر بول کے دفع ہوتا ہی لہذا لوگون نے کہا ہی کہ البول الغلیظ
ھذا فی الامراض الحادۃ یدل فی الاکثر علی الشر لانہ فی الاغلب یکون ذوبانیا اور سالم ترین بولتا
بیچ حمیات کے وہ ہی کہ نکلے اُس سے چیز کثیر یکدفعہ لیکن جو کم کم نکلے دلیل کثرت اخلاط کی اور ضعف
قوت کے ہوتا ہی اور بول غلیظ کہ نافع ہو وہ ہی کہ پیچھے اُسکے بول معتدل آوے اور راحت

معلوم ہوا اور جسوقت بیچ امراض حادہ کے بول رقت سے مائل بغلظ ہو اور بعد اُسکے راحت ظاہر ہو دلالت اوپر ذوبان شے کے کرتا ہی اور جسوقت کوئی شخص صحیح کو بول غلیظ آوے کئی دن تک بطریق دوام کے اور پاوے درد بیچ سر کے اور انکسار بیچ بدن کے منتہ بھی ہوتا ہی اور رجان تو کہ کبھی انفجاع فضنہ ایستکنہ سے یا انفجار ورم اعضاے باطن نسے حضوصًا کہ نواحی مسالک بول مین ہو محافظ بول کا ظاہر ہو پس وجود قروح کا بیچ اعضاے باطنی کے اوپر غلظ مستعملہ کے اور خالی ہونا آثار ورم اعضاے مذکورسے اوپر نقلا مستحصلہ کے اندفاع فضلہ سے گواہی دیتا ہی اور غلظ بول کا اندفاع فضلہ سے ہوتا ہی تمام ہی کہ حالت صحت مین ہو یا حالت مرض مین اور جس طرح ہو تیچھے آثار احت کا لازم

فائدہ جاننا چاہیے کہ تغیر قوام بول کے تین وجہ سے خالی نہین ہین اور معرفت اُنکی ضرور ہی تو اوسپر حال حادثہ کے حکم صادق آوے ایک یہ کہ پہلے بول رقیق ہو بعد اُسکے غلیظ ہو اور یہ اکثر دلالت کرتا ہی اس امر پر کہ طبیعت درپے نضج کے کوشش اور جہد کرتی ہی اور مادہ متاثر ہی لیکن سبب جہون سے منقطع نہین ہوا اور کبھی دلالت کرتا ہی اوپر ذوبان اعضا کے اور بول ذوبانی کو لازم ہی کہ جو ایک ساعت ہی منجمد ہو جاوے اور غلیظ ہو وے دوسری یہ کہ پہلے غلیظ ہو بعد اسکے رقیق اور صاف ہو اور اجزا غلیظ جدا ہو کر تہنشین ہون اور یہ دلالت کرتا ہی اس امر پر کہ طبیعت غالب ہوئی اور مادہ کو پکایا ہی پس جسقدر سبب مین اسرع ہو نضج پر زیادہ دلالت کرے تیسری یہ کہ پہلے سے آخر تک ایک طور پر ہو خواہ رقت خواہ غلظت پر یعنے اُس سے کہ جیسا اول مین رہا ہی متغیر نہو پس اگر ساتھ دوام اس حالت کے طبیعت قوی اور قوت ثابت ہی انضاج تام کے امید ہی اور اگر قوت ثابت نہین ہی خوف ہی کہ ہلاکت سبقت کرے اوپر نضج کے اور اگر بقا اُسکا اوپر غلظ کے دیر تک کھنچے اور علامات مخوفہ ظاہر نہون منذر بصلاح ہوتا ہی با بجملہ رہنا بول کا ایک قوام پر نہایت ردی ہی اور بد ال ہی اوپر قصور نضج کے بنسبت اُسکے رقت سے میل بغلظت کرے یا غلظت سے میل برقت کرے لیکن وجہ مذمت دوام رقت کی ظاہر ہی اسلیے کہ یہ نہین ہوتا ہی مگر اُسوقت کہ بول مائی ہو اور ردی ہونا اور بعید ہونا ایسے بول کا ثابت ہو چکا ہی لیکن جو بول کہ اوپر غلظ کے باقی رہے بسبب اِسکے کہ دلالت کرتا ہی اُس امر پر کہ مادہ بیچ جوش کے ہی اور ابھی منفعل نہین ہوا اور یہی دلالت کرتا ہی اوپر ردی ہونے کے اور بعید ہونے کے نضج سے زیادہ قسم پہلی سے اسلیے کہ بیچ صورت متغیر ہونے بول کے کچھ انفعال مادے مین ہوتا ہی اگرچہ تمام نہوا ور

احکام متعلقہ بول غلیظ کے بیچ فصل صفا اور کدورت کے کہے جاوینگے اب ان رائحہ بول کا بیان
کرتا ہو اما من جہۃ الرائحۃ فینقسم الی قلیل الرائحۃ و حامض الرائحۃ و حلو الرائحۃ و منتن الرائحۃ لیکن بول
از روے بو کے پس منقسم ہوتا ہی طرف کم بو کے اور ترش بو کے اور شیرین بو کے اور بدبو کے اما قلیل الرائحۃ
فلعدم النضج او برد المزاج او ضعف الحرارۃ الغریزیۃ لیکن کم بو پس بسبب عدم نضج کے ہر یا
بسبب سردی مزاج کے یا ضعف حرارت غریزی سے ہے واما حامض الرائحۃ فلعمل الحرارۃ الغریزیۃ فی الاخلاط
الباردۃ الجواہر لیکن ترش بو پس بسبب حرارت غریزی کے ہر کہ بیچ اخلاط باردۃ الجواہر کے عمل کرتی ہر واما
حلو الرائحۃ فلغلبۃ الدم لیکن شیرین بو پس بسبب غلبہ خون کے ہوتی ہر واما منتن الرائحۃ فاما لقرح او
عفونۃ لیکن بدبو پس بسبب زخم مجاری کے ہوتی ہر یا عفونت سے ہم جو بیان کرنے مائی النتن سے فارغ
ہوے اور فوائد کہ اس جگہ سے خصوصیت رکھتے ہین ذکر کرتے ہین مفصلاً پوشیدہ نرہے کہ بیماریان
دو طرح ہین ایک وہ کہ اسمین متغیر ہونا بول کا لازم ہر نظیر اسکی امراض مزاجی ہین خواہ اکیلے ہون یا ساتھ
اور امراض کے اور اسی طرح امراض تفرق اتصال کے کہ پرانے ہون اور قیح اسمین پڑ گیا ہو کہ انمین
بو یقیناً متغیر ہوتی ہر دوسری وہ کہ انمین تغیر بول کا لازم نہو مثال انکی امراض الترکیب ہین کہ مزاج کو
متغیر نکرین اسواسطے کہ بعضے امراض ترکیب مانند سدہ اور امتلاے اوعیہ کے کہ انمین تغیر
مزاج ہوتا ہر اور موافق اسکے بو بھی بدل جاتی ہر اور وہ اس قسم سے خارج ہین بسبب لازم ہونے
تغیر کے اس قسم مین اور جو اطبا نے کہا ہر کہ بول کوئی مریض کا ایسا نہین دیکھا گیا کہ مشابہ بول
صحیح آدمی کے ہو تو مین مراد اس مریض سے وہ مریض ہر کہ استدلال ہو بر احوال اسکے مرض کے محتاج
بول کے ہو نہ بیمار ہر مرض کا اسلیے کہ بہت بیماریان ہین مرض الترکیب کی کہ اسمین حاجت دیکھنے بول کی
نہین ہوتی ہر بسبب متغیر نہونے بول کے کما لا یخفی اب معلوم کرین کہ بول دو حال سے خالی نہین ہر
بو رکھتا ہر یا نہین اور ہر ایک کو علحدہ علحدہ قسم مین کہا جاتا ہر قسم پہلی بیچ بول صاحب بو کے
اور یہ بھی دو حال سے خارج نہین ہر یا تو اسکی طبیعی ہو یا غیر طبیعی اور غیر طبیعی بھی یا شدید النتن ہو
یا خفیف النتن اور شدید النتن عام ہر کہ حامض الرائحۃ ہو یا حلو الرائحۃ یا سوا اسکے قسم دوسری
بیچ بول عدیم الرائحۃ کے اور یہ بھی دو حال سے باہر نہین ہر یا پہلے بول شدید النتن رہا ہو
بعد اسکے عدیم النتن ہوا یا پہلے سے معدوم النتن ہر اور جو پہلے شدید النتن ہو بعد اسکے

عدیم النتن ہو کبھی دو وجہ سے خارج نہین ہر بایہ کہ پھر بدبو اسمین ظاہر ہویا نہو یہ سب اقسام آٹھ ہوئے
مین جیسا ہر ایک علیحدہ مذکور ہوتے ہین ایک ایک نوع مین نوع پہلی وہ کہ معتدل الرائحہ ہو اور بیچ حالت صحت
کے ہوتا ہر اور بیچ حالت مرض کے کہ تغیر نہیں دیتا ہر بول کو اور بیچ حالت مرض کے کہ اگرچہ بول کو تغیر
دے لیکن تغیر شدید نہ دے اور بیچ حالت مرض کے کہ اگرچہ تغیر شدید دیتا ہر بول کو لیکن
مادہ نضج کو پہونچا ہو اور بول معتدل ہو اسواسطے کہ اسوقت مین دلالت کرتا ہر اوپر خیر اور سلامت
کے نوع دوسری وہ کہ حالت صحت مین بول آوے شدید النتن اور ذی الرائحہ اور یہ دلالت
کرتا ہر اوپر عفونت کے پس اگر یہ حالت دیر تک رہے نشان کثرت تولد مادہ عفن کا ہوتا ہر
منذر ہوتا ہر حمیات عفنہ کو اور اگر دیر تک نہ ٹھہرا تو نہین مرتبہ ویسا اگر اعتدال سے متبدل ہوا
دلیل اس امر کا ہر کہ مادہ عفنہ کہ بیچ بدن کے جمع ہوا تھا دفع ہوا نوع تیسری وہ کہ بیچ مرض کے
بول قوی الرائحہ اور شدید النتن ہو پس اگر مرض مادی ہو اور مادہ نے نضج پایا ہو سبب اسکا یا حمی
قروح آلات بول کا ہوگا نہ عفونت مادے کی اسلیے کہ جو مادہ پک گیا رائحہ اسکا قریب اعتدال کے ہوجاتی
ہر جانین کہ قروح آلات بول کے رائحہ بول کو تغیر دیتے ہین خصوصاً قرحہ مثانہ کا بسبب بہت ٹھہرنے
بول کے مثانہ مین اور اسی طرح اگر مرض غیر مادی ہو اور بول شدید النتن آوے بدون قروح آلات
بول کے نہین ہوتا ہر لیکن اگر مرض غیر مادی ہو اور مادہ اسکا پختہ نہین ہوا جائز ہر کہ بدبوی
بول کی عفونت سے ہو یا قروح مذکورہ سے اور فرق اس امر مین کہ علت نتن کی عفونت ہر یا قرحہ
یہ ہر کہ اگر بیچ آلات بول کے درد ظاہر ہو اور قیح اور قشور ساتھ بول کے آوین اور عفونت ہمیشہ برابر ہو
چاہیے جاننا کہ قروحی ہر یعنے بسبب قرحہ کے اور اگر کبھی عفونت کم ہو اور کبھی زیادہ اور درد اور قیح
اور قشور سے خالی ہوجانا چاہیے کہ بسبب عفونت کے ہر نوع چوتھی وہ کہ بول ترش بو آوے
پس اگر بیچ صحت کے ہر نشان عفن ہونے سرد مادے کا ہوتا ہر اور ہمیشہ ہونا اسکا دلیل ہر آنے
حمیات بلغمی یا سوداوی کا ہوتا ہر اور اگر بیچ مرض کے ہر نظر کرین کہ مرض سرد ہر یا گرم اگر سرد ہر دلیل
عفونت مادہ سرد کا ہوگا اور اگر گرم ہر علامت انطفاے حرارت غریزی کا ہوگا اور مشعر ہوگا
اوپر حرارت غریزی کے اسلیے کہ رائحہ حامض بدون برودت کے نہین ہوتا ہر اور جمع ہونا برودت
غریزی کا ساتھ حرارت غریبہ کے ہو نہین سکتا پس بالضرور لازم ہوا انطفاے حرارت غریزی

تاکہ برودت طبیعی کو لازم ہو ساتھ حرارت غریب کے جمع ہوا اور قوت رائحہ حامضہ بول مین ظاہر ہوا
اور جانین کہ رائحہ ترش ترروح آلات بول سے ظاہر نہین ہوتا ہے اور اسی طرح امراض غیر مادی نوع
پانچوین وہ کہ بو اسکی میل بشیرینی رکھے اور یہ نہین ہوتا ہے مگر خون سے نوع چھٹی وہ کہ بول عدیم الرائحہ
آوے ابتدا سے اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر برد مفرط کے اور فجاجت اور انتفاے حرارت متجزہ کے
نوع ساتوین وہ کہ بول عدیم الرائحہ آوے بعد مستحیل ہونے کے نتن سے یعنے پہلے بول نتن آتا ہو پس یکبارگی بو
اسکی دفع ہوا اور راحت بھی ظاہر ہوا اور یہ نہین ہوتا ہے مگر بسبب زوال عفونت کے دفعۃً اور حاصل
ہونا برد کا بیچ مزاج کے یکایک جیسا کہ بیچ حمیات عفنہ کے مثلاً اسہال مفرط پڑنے خود بخود یا بسبب دوا وغیرہ
مسہل کے اور اس سبب سے بیچ مزاج کے سردی شدید ظاہر ہو یکبارگی نوع آٹھوین وہ کہ بول عدیم
الرائحہ آوے بعد بول منتن کے دفعۃً لیکن پیچھے اسکے راحت ظاہر نہوا اور یہ بیچ مرض حاد کے نزدیک
پہونچنے حرارت غریزی کے واقع ہوتا ہے اور دلالت کرتا ہے اوپر سقوط قوت کے **الفصل الخامس
فی صفاء البول وکدورتہ وقلتہ وکثرتہ** وزبدہ فصل پانچوین ثابت ہے بیچ صفائی
بول کے اور کمی مقدار بول کے اور زیادتی کے اور کفک بول کے اما الکدر فسببہ مادہ ارضیہ مع ریح مخالطۃ لہا یعنے
لیکن کدر پس سبب اسکا حاصل ہونا اجزاے ارضی کا ہے ساتھ ریح کے کہ مخلوط ہوتا ہے ساتھ پانی کے
واما الصفاء فسببہ مخالف سبب الکدر لیکن بول صاف پس سبب اسکا مخالف کدر کے ہے یعنے قلت حصول
ارضیت کا اور نہ ملنا ریح کا ساتھ مائیت کے ویعرف منہا حال الاعتدال اور پہچانا جاتا ہے معلوم
کرنے اسباب ان دونون سے حال اسباب اس بول کا کہ معتدل ہو بیچ کدورت اور صفائی کے اب
معنی صفا اور کدر کے اور فرق درمیان کدر غیر غلیظ اور غلیظ غیر کدر کے ہم بیان کرتے ہین ساتھ اور
فوائد کے جان لو کہ صفا ایک حالت ہے کہ ساتھ اسکے نفوذ بصر کا بیچ جسم سیال کے آسانی سے ہو اور
کدر برخلاف جانین کہ اگرچہ بیچ عرف عام کے صاف اور شفاف بطور ترادف کے بولتے ہین لیکن بیچ
اصطلاح خاص کے درمیان ان دونون کے فرق ہے اسلیے کہ صاف جسم سیال سے خاص ہے اور نہ حاجب
ہونا اپنے ماوراے کو اسکی تعریف مین داخل نہین ہے بخلاف شفاف کے کہ عام ہے بیچ سیال و غیر سیال
کے لیکن نہ حاجب ہونا اسکی حد مین شرط ہے پس بیچ صاف کے اور شفاف کے نسبت عموم اور
خصوص من وجہ کی متحقق ہے بنظر عرف خاص کے اور فرق بیچ کدر غیر غلیظ کے اور غلیظ غیر کدر کے وہ ہے

الفصل الخامس فی صفاء البول وکدورتہ

کہ اگر بول مختلف الاجزا ہو اور ساتھ اسکے شفافیت سے خالی ہو اُسکو کدر کہتے ہین اور عام ہی کہ کدر غلیظ ہو
یا رقیق اور پہلا اکثر ہی اور اسی طرح عام ہی کہ غلیظ کدر ہو یا صاف نا ہین بیچ غلیظ اور کدر کے بھی نسبت
عموم اور خصوص من وجہ کی حاصل ہوتی ہی اور مثال غلیظ صاف کی سفیدی بیضے کی ہی اسواسطے کہ وہ
غلیظ ہی بسبب متعذر ہونے خرق کے اور صاف ہی اسلیے کہ مانع نہین ہوتا ہی بصر کو نفوذ سے بیچ اپنے لیکن
کدر ممکن نہین ہی کہ صاف ہو اسلیے کہ درمیان دونون کے تضاد ہی اور اسی طرح ممکن نہین ہی کہ غلیظ
رقیق ہو بسبب تضاد کے اور کبھی جانین کہ کدر رقیق ہوتا ہی لیکن رقت اُسکی نہایت نہین پہونچتی اسلیے
کہ کدر کو ارضیت لازم ہی اور جو ارضیت ساتھ پانی کے جمع ہو شدت رقت کی اُسمین ہرگز نپائی جاویگی
اب علت پیدائش کدر کی بیان کرتے ہین تو حقیقت اُسکی مفصل معلوم ہو جاینن کہ سبب ظہور کدورت
کا اختلاط اجزاے ارضی کا بیچ پانی کے ہی اسطرح کہ اجزاے مذکورہ متفرق اور منتشر ہون بیچ پانی کے
بالکل اور ساتھ اسکے ہر ایک اجزاے ارضی اور پانی سے جدا جدا محسوس ہوتے ہین درحالیکہ پانی ظاہر
اوپر غلظ اور رقت کے اور کبھی چاہیے کہ اجزاے ارضی اوکن یا اور رنگ سے رنگین ہون تو شفافیت
کو منع کر سکین اسلیے کہ خالی ہونا صفائی سے بیچ کدر کے ضروری ہی کما مر پس اُس جگہہ کہ ملنا اجزاے
ارضی کا ساتھ پانی کے اس طرح ہو کہ شدت ملنے سے تمیز درمیان دونون کے نرہے اُسکو غلیظ
کہتے ہین نہ کدر اور اسی طرح اُس جگہ کہ ملنا ارضی کا ساتھ پانی کے اسطرح ہو کہ اجزاے غلیظہ بالکل
نیچے بیٹھین اور اجزاے رقیقہ اوپر کے اپنے حال پر قایم ہون اسکو مرکب غلظ اور رقت سے
کہین گے نہ کدر اور اسی طرح اُس جگہہ کہ ملنا ارضی کا ساتھ پانی کے اگرچہ اُس طرح ہو کہ اجزاے
ارضی کے پانی مین متفرق اور محسوس ہون بدون ترسب و طفو کے لیکن نفوذ بصر کا سبب
تشابہ ہوتا ہی اسکو غلیظ صاف کہتے ہین نہ کدر اسلیے کہ عدم نفوذ بصر کا بطریق تشابہ کے
خاصہ جسم کدر کا ہی **فائدہ** بول کدر اکثر دلالت کرتا ہی اوپر سقوط قوت کے اسلیے کہ سقوط قوت
قوت سے فقط ہوتی ہی سردی غلبہ کرتی ہی اور سردی کا کام بستہ کرنا رطوبت کا ہی اور بول
کدر کہ مشابہ رنگ شراب کے یا مشابہ آب نخود کے ہو حاملہ عورتون کو لازم ہی اور اُن لوگون کو کہ انکے احشاے
گرم مزمن ہو اور بول کدر کہ مشابہ بول گدھے کے اور چارپایون کے ہو اور شدت نشو سے ال
معلوم ہو کہ متخلخل ہی دلالت کرتا ہی اوپر فساد اخلاط بدن کے اور اکثر دلالت اوپر فساد بلغم خام کے

اسلیے کہ تھوڑی حرارت نے اُسمین عمل کیا اور ریح غلیظ کو جنبش مین لائے لہذا بول مذکور کبھی لاحق
کرتا ہی اوپر صداع موجود کے اور کبھی منذر بہ صداع ہوتا ہی اور دائم ہونا اُسکا منذر بتغیر عقل ہی
یعنے سرسام بلغمی انتہاء جسوقت بول موافق رنگ کوئی عضو کے اعضا سے نکلے اور ایک زمانے
دراز تک اسی طرح آتا رہے نشان وجود آفت کا ہی اس عضو مین اسلیے کہ فضول ہر عضو کے مشابہ اسی
عضو کے ہوتے ہین اور نکلنا بول کا اس رنگ پر جبتک کہ کثرت فضلہ کی نہو ہو نہین سکتا اور کثرت
فضلہ کی مستلزم ضعف اور بیماری اُس عضو کی ہی اور مراد اُس فضلہ سے وہ فضلہ ہی کہ باقی
رہا ہو اُس مادہ سے کہ مستعد تغذیہ اور تشبیہ کے ساتھ اُس عضو کے ہو اور مشابہ ہونا اُس فضلہ کا
ساتھ اس عضو کے ظاہر ہی اسواسطے کہ غذا جیسے مشابہ بعضو ہوتی ہی اسی طرح فضلہ مشابہ ہوتا ہی
اُس سے کہ جس سے یہ فضلہ باقی رہا ہی اور جالینوس نے کہا کہ جو بول مشابہ رنگ کوئی عضو کے یا مشابہ جوہر
عضو کے ہو اور ہمیشہ آتا ہو اور عضو مذکور بیمار ہو دلیل وبال اُس عضو کی ہوتا ہی اور بعض مصنفین
نے کہا ہی کہ جسوقت قارورہ کی جڑ مین کوئی چیز مانند ابر کے یا دخان کے ہو نشان درازی مرض
کا ہی اور اگر یہ ابر اور دخان بیچ مرض کے ہمیشہ رہین منذر ہوتے ہین موت کو بول مختلف الاجزا کہ
بڑے بڑے جزو اُسمین بہت ہون نشان اس امر کا ہی کہ طبیعت اور قوت قادر ہین اوپر حل اور تنقیہ کے
اور مسام کھلے ہین اور جس بول مین ایسے خیوط دیکھے جاوین کہ بعضے ملے ہون بعضے سے
یہ بول دلالت کرتا ہی کہ بعد جماع کے آیا ہی اور جو بیان لواحق کدر سے ہمنے فراغت پائی تعداد
بول بیان کرتے ہین جیسا کہ مؤلف کہتا ہی واما قلیل المقدار فیدل علی ضعیف القوۃ الحلیل کثیرۃ
او انصراف مادۃ الی جہۃ اخری لیکن وہ بول کہ مقدار معتاد سے کم آوے دلالت کرتا ہی اوپر ضعف
قوت کے یا تحلیل کثیر کے یا پھرنے مادے کے اور طرف جہت یہ تینون قسم کثیر الوقوع تھین مؤلف
نے انھین پر اکتفا کیا اور ہم سب تفصیل بول کی مفصل بیان کرتے ہین پوشیدہ نرہے کہ اسباب
قلت بول کے بہت انواع ہین ایک وہ کہ پانی یا چیزین پانی والی بہت کھائی جاوین اور ساتھ اسکے
حرارت مددیہ سے کہ علت تکثیر بول کی ہی خالی ہو پس بالضرور بول کم آویگا اور یہ نوع مقدم
سبب سے معلوم ہوتی ہی اور یہی اسکو لازم ہی کہ بول شدید الصبغ ہو باوجود نہونے حرارت کے
اور علت شدت رنگ کی قلت بول کی ہی اسواسطے کہ جسوقت منصبغ تحلیل ہوتا ہی تاثیر ملتا

سبب قلیل البول

کی بہت ہوتی ہی البتہ نوع دوسری یہ کہ تحلیل مفرط اتفاق پڑے پس اگرچہ پانی موافق مقدار معتاد کے یا زیادہ اُس سے پیا جاوے لیکن بسبب تحلیل کثیر کے مائیت معدوم ہوگی اور ہوا ہوجاویگی اور بول کم آویگا اور عام ہی کہ فرط تحلیل سبب ظاہری سے ہو یا باطنی سبب ظاہری کی فرط تعب و حرکت و گرمی ہوا کی و مثال باطنی کی حرارت مفرط مزاج بدن کا اور روح کی تپ لازم سبب باطنی کی و نشانی اسکی تعب اور حرکت مفرط کا باوجود گرمی ہوا کے گواہی دیتا ہی اور بول بھی اکثر امر مین ساتھ تیزی اور سوزش کے ہوتا ہی اور بیچ سبب باطنی کے اگر حرارت حمی وغیرہ کی موجب ہی وجود اُسکا گواہ اسکا ہی اور اگر حرارت مزاجی اور روحی موجب ہی دلالت بدن کی تحلیل ہوگی اور بول ناری اور قلیل الثقل ہوگا نوع تیسری وہ کہ مائیت باوجود کثرت کے مائل ہوا اُس جانب کو کہ سوا اُسکے مجری بول کے ہی اور اس سبب سے بول کم آوے اور میل کرنا مادے کا عام ہی کہ ساتھ استفراغ کے ہو یا بدون استفراغ کے یا ظاہر بدن سے ہو تو نظیر اسکی پسینا ہی یا باطن سے نظیر اسکی اسہال مفرط اور قے مفرط مین لیکن میل کرنا بدون استفراغ کے یا تابع تفرق اتصال کے ہی یا تابع نہین ہی مثال تابع کے میل کرنا مادے کا طرف فضائے بطن کے وقت انفجار مرابع بول کے اس سبب سے کہ جو گرہین مذکور اس مقام سے کھلجاتی ہین بول تجویف بطن مین آتا ہی پس اگر بول تھوڑا اسطرف آیا نکلنا بول کا موافق اسکی قلت ہوگا اور اگر بول بالکل اسطرف آیا کچھہ نہ نکلیگا اور بالکل بند ہوجاویگا اور حسب طبع یہہ ہوا اس قسم استسقا دفعۃً عارض ہوتا ہی اور مثال میل مادے کی کہ تابع ہو تفرق اتصال کا صعود کرنے مواد کا ہی طرف سر کے یا بجملہ قلت بول کی کہ بسبب میل مواد کے ہو استفراغ کے ساتھ ہی یا بدون استفراغ کے اکثر امر مین لازم ہی کہ بول مذکور رقیق اور قلیل الصبغ اور عدم الثقل ہو اور علامات انصراف کی جس طرف ہو وہ اسکے ہین جیسے نداوت جلد کی اوپر پسینے کے دلالت کرتی ہی اور ثقل بطن کا اور احتباس مغص کا اوپر اسہال کے اور صداع اور ثقل سر کا اوپر صعود کرنے مادے کے جانب دماغ کے اور عارض ہونا استسقا کا دفعۃً اوپر انفجار مرابع کے اور بیچ انفجار مرابع کے رنگ ہوا مین نقصان نہین ہوتا لیکن الزوم قلت رنگ کو بیچ میل مواد کے ساتھ لفظ اکثر کے مقید کیا گیا اور علت عدم قلت صبغ کی اس نوع مین یہ ہی کہ جو مرابع منفجر ہوتی ہین بول کہ گردے سے ان مین آتا ہی بعض اُس سے موضع منفجر سے طرف جوف بطن کے گرتا ہی اور باقی اپنے حال پر بیچ مثانہ

منجمد رہتا ہی بخلاف اور سیالون کے کہ مادہ رنگین بسبب لطافت اور حرکت کے ساتھ رطوبات
کے منصرف ہوتا ہی اور مائیت اکیلی جگر مین باقی رہتی ہی بریت ایک رگ ہی کہ گردے سے ساتھ عنق
مثانہ کے متصل ہوئی ہی واسطے انحدار رطوبت کبد کے اور جو ہر گردے سے ایک رگ نازل
ہوئی ہی دونون رگون کو برابخ کہتے ہین بصیغہ جمع کے اور بیچ تشریح کے ہم مفصل کہہ آئے ہین
نوع چوتھی وہ کہ سدہ بیچ مجری بول کے پڑے اور اس سبب سے ہوئے رقیق کے منحدر نہین ہو سکتا ہی
اور بسبب احتباس اجزائے غلیظہ کے قلت بول مین ہوتی ہی اور خاصہ سدہ کا یہ ہی کہ بول رقیق اور
قلیل الصبغ آتا ہی البتہ اور کبھی ثقل اور تمدد محل سدہ مین محسوس ہوتا ہی اور شدت اور خفت اور
رقت صبغ کی موافق قوت اور ضعف سدہ کے ہوتی ہین اور ثقل اور تمدد بدستور نوع پانچوین وہ
کہ قوت دافعہ گردے کی یا مثانے کی ضعیف ہو اور اس سبب سے بول کمتر آوے اور دشواری سے
نکلے پس اگر گردے سے ہی ثقل اُس محل مین ہوگا اور حال گردے کا تباہ ہوگا اور اگر مثانے سے ہی ثقل
بیچ مثانہ کے ہوگا اور حالت بھلا معلوم ہوگا اور بول کئی مرتبہ آویگا اور ہر مرتبے مقدار مین قلیل نوع چھٹی
وہ کہ جاذبہ گردے کی ضعیف ہو اور اس جگہ ثقل بیچ گردے کے کمتر ہوتا ہی اور بیچ کبد کے بھی ثقل کم
ہوگا بسبب سلامت ہونے کبد کے لیکن کبھی ہوتا ہی کہ ترہل بیچ بدن کے ظاہر ہوتا ہی کثرت
ملنے مائیت کے ساتھ خون کے نوع ساتوین وہ کہ قوت دافعہ کبد کے ضعیف ہو اور اس جگہ
ثقل بیچ کبد کے معلوم ہوتا ہی اور فساد بیچ حال کبد کے ظاہر ہوتا ہی اور کبھی تمام بدن بگڑ جاتا ہی
اسلیے کہ ضعف قوت دافعہ کبد کا بدن کو مستعد کرتا ہی واسطے حدوث استسقا بسبب کثرت
مائیت کے کہ نکلنے سے ممتنع ہوئی ہین واما کثیر المقدار فیدل علی ذوبان و استفراغ فضول زائدہ
لیکن بول کثیر المقدار دلالت کرتا ہی اوپر پگھلنے کے یا استفراغ فضلات زائدہ کے اسجگہ
مؤلف نے انھین دو سبب پر قصر کیا ہم ذکر کرتے ہین جان تو کہ اسباب کثرت بول کے
بہت انواع ہین نوع پہلی وہ کہ پانی زیادہ مقدار سے پیا جاوے اکیلا یا ساتھ شراب کے
یا ساتھ کھانیکے پکا کر یا چیزین پانی والی بہت کھائی جاوین مانند خوا کہ تر کے خصوصاً نوع دوسری
کہ مدر ہون لیس بالعرض بول مقدار مین بہت آویگا نشان اُسکا مقدم ہونا سبب کا ہی نوع تیسری
وہ کہ بسبب مثانے کے پانی سردین یا بسبب ملاقات ہوا سے سرد کے بشرہ کثیف ہو جاوے

اور رطوبت بدن کی کہ بطور عادت کے تحلیل ہوتی تھی تحلیل نہو بلکہ زیادہ ہو اور بول مین نکلے اور
کثرت بول کی جاڑون مین اسی قبیل سے ہی اور وجود سبب کا اور تخلخل جلد کا اسپر گواہی دیگا نوع تیسری
وہ کہ سکون مفرط ہو اور اس سبب سے رطوبات تحلیل نہون اور زیادہ ہون اور براہ بول نکلین اور وجود سبب کا
بھی اسپر دلالت کرتا ہی نوع چوتھی وہ کہ ذوبان رطوبات مین پڑے اور مادہ ساتھ بول کے نکلے
اور یہ بیچ حمیات محرقہ کے ظاہر ہوتا ہی یا بیچ تپ دق کے نوع پانچوین وہ کہ فضول بدن مین بہت پیدا
ہون پس طبیعت اونکو بطور بحران کے دفع کرے بول کی راہ سے اور یہ آثار زیادتی مواد سے
معلوم ہوتا ہی اور سوا اسے دن بحران کے اور دنون مین نہین ہوتا نوع چھٹی وہ کہ
استعمال مدرات کا کیا جاوے اب ہم بیچ ذوبان وغیرہ کے فرق بیان کرتے ہین پوشیدہ نرہے
کہ ضعف قوت کا دن بدن ذوبانی مین لازم ہی اور اسیطرح التہاب اور استعمال بدن مین اور
تیزی بو سے بول کی بخلاف اور اقسام کے کہ ان علامات سے خالی ہوتے ہین واما المعتدل ہنیا
فیدل علی جریان الاسباب علی المجری الطبعی لیکن بول معتدل بیچ قلت اور کثرت کے دلالت کرتا ہی اوپر
جاری ہونے اسباب کے اوپر مجری طبعی کے واما الزبد فلکثافتہ وطول لبائہ یدل ان
علی اللزوجۃ لیکن کف بول کا پس کثافت اسکی اور دیر تک رہنا اسکا دلالت کرتا ہی
اوپر لزوجیت کے واکثرہ یدل علی الریح الغلیظ اور بہت ہونا کف کا دلالت کرتا ہی
اوپر ریح غلیظ کے اب وجہ پیدائش کف کی مطلقاً ہم ذکر کرتے ہین ساتھ اور فوائد کے
کہ اس سے متعلق ہین جانئے کہ جسوقت ساتھ رطوبات سیالہ کے کوئی جسم لطیف
کہ اسکی شان سے صعود کرنا ہی ملجاوے اسطور پر کہ ممکن نہو جدا ہونا ایک کا
دوسرے سے اُنسے کف پیدا ہوتا ہی اور یہ ایسا اختلاط انفصال کو مانع نہین ہوسکتا مگر اُس صورت
مین کہ بعد صغیر ہونے اجزا کے ملا ہو اور چھا لیوے رطوبت تمام اُس جسم لطیف کو اور اسطرح
محیط ہو کہ نہ جسم مذکور اُس رطوبت کو پھاڑ کر آپ جدا ہو جاوے صعود کرکے اور نہ رطوبت مذکور
اس جسم کو پھاڑ کر جدا ہوسکے رسوب کرکے پس بالضرور جسم مذکور داخل رطوبت مین محسوب
ہوگا اور یہ وہی کف مطلق ہی لیکن بیچ اصطلاح اطبا کے اُس کف کو کہ چھوٹا ہی نام زبد
مخصوص رکھتے ہین اور جو بڑا ہی عبب اور تفاخات کہتے ہین عبب بضم عین مہملہ اور ضم باے موحدہ

اور فی ہو اور جسم لطیف کہ جو ساتھ رطوبات کے ملتا ہی بطور مذکور کے اور کف اُس سے پیدا ہوتا ہی
اور عام ہی کہ وہ جسم ہوا ہو یا ریح یا روح اور مثال تینون کی ہم بیان کرتے ہین جو اختلاط رطوبت
سے ظاہر ہو وہ کف ہی کہ بیچ پانی کے جگہہ بلند سے گرے اور جمع ہووے ظاہر ہوتا ہی اور جو
رطوبت کے ملنے سے ساتھ ریح کے ظاہر آوے وہ کف ہی کہ بیچ براز رقیق ذوی قراقر کے نکلتا ہی
اور جو ملنے رطوبت سے ساتھ روح کے ظاہر ہوتا ہی وہ کف ہی کہ بیچ منھ مخنوق کے ہوتا ہی اس سبب سے
کہ جرم ریہ سے رطوبت کھینچتی ہی اور ساتھ روح کے کہ محترق ہو کر بسبب احتباس نفس کے ملتی ہی
وہو من علامات الموت اور معلوم کرین کہ جسم لطیف جو ساتھ رطوبت کے ملتا ہی اور کف پیدا
کرتا ہی کبھی وہ جسم رطوبت مین پیدا ہوتا ہی نظیر اُسکی غلیان رطوبات کا ہی پس اگر علت غلیان
کی حرارت ذاتی رطوبت کی ہی مثال اُسکی غلیان عصارات فواکہ کا ہی بدون عفونت خارجی کے
اور اگر حرارت خارجی ہو مثال اُسکی طبخ رطوبات ہی آگ سے یا آفتاب سے اور دونون صورتون
کف پیدا ہوتا ہی لامحالہ لیکن وہ کف کہ مصروع مین پیدا ہوتا ہی ملنے ہوا سے خارج سے ساتھ
رطوبات کے اس طور پر واقع ہوتا ہی کہ دماغ سے رطوبات بہتے ہین اور ساتھ ہوائے مستنشقہ کے بیچ
مجری کے مصادمت کرتے ہین پس جو اسے مذکور رطوبات کو نکلنے نہین دیتی اور اُسمین نفوذ کرتی ہی
اور ملکر مجموع سے کف ظاہر ہوتا ہی لیکن کف بول کی ہم اُسکا ذکر کرتے ہین سبب حدوث
اس کف کا ملنا رطوبات کا ہی ساتھ ریح کے کہ پیدا ہوئی بیچ بدن کے اور نکلی ساتھ بول کے اور
کبھی جو بیچ قارورہ کے بول کو ڈالتے ہین وہ ہوا کہ بیچ قارورہ کے محصور ہی ساتھ اجزاے بول کے
ملتی ہی اور متداخل ہو کر کف اُس سے ظاہر ہوتا ہی لیکن یہ کف اعتبار سے ساقط ہی اور
بول کو کہ بیچ قارورہ کے بلاوین کف لاتا ہی یہ بھی لائق اعتبار کے نہین لہذا لکہا ہی کہ کف
کہ اُسپر حکم کیا جاتا ہی وہ ہی کہ بدون جنبش قارورہ کے حاصل ہوا ہو اور بعد ڈالنے
بیچ قارورہ کے ایک ساعت رہنے دیوین اسواسطے کہ کف کہ ڈالنے بول سے بیچ قارورہ
ظاہر ہوتا ہی بدون جنبش قارورہ کے جلد معدوم ہو جاتا ہی بخلاف کف ریحی کے کہ
اُسکے دیر تک ٹھہرنے والا ہی بلکہ بعد رکھنے کے زیادہ ہوتا ہی پس موافق قوام رطوبت
اور قلت اور کثرت ریح کے حجم اُسکا اور کثرت اور قلت اور بقا اُسکا ہوتا ہی مثلاً اگر

تمایظ لزج ہوا اور ریح کثیر کف بہت ہوتا ہی اور کثیر الحجم ہوتا ہی کہ اسکو عب کہتے ہیں اور بعد دیر منشق ہوتا ہی ورنہ
موافق اوسکے بیچ ہر امر کے تناقض ہوتا ہی اور کف عیب یطلی الاالقنفا کثیر العدد یج امرض
گردے کے منذر ہی طول مرض کو نکتہ جاننا چاہیئے کہ نکلنا ریح کا ساتھ بول کے منفذ ہی
پس اگر قوام بول کا لایق بپا ایش کف کے ہی کف اس سے پیدا ہوتا ہی والا فلا اور جب فقرت
ریح کے بول ہین ہی کہ مجری بول کا تنگ پیدا کیا گیا تو القد ال اسکا ساتھ مثانہ کے آتی ہی
طرح ہوے پس بسبب نرمی کے اجزاے اُسکے آپس مین مل جاتے مین اسواسطے کہ انفتاح دائمی خاصہ
جسم متخلخل کا ہی پس اس سبب سے کہ مجری مذکور منطبق ہوتا ہی حکیم مطلق نے ریح کو مدد گار اس کام کا
کیا ہی تو بول کو رقیق کرے اور مجری کو کشادہ کرے اور بول کو کبھی اوپر ونیچ کے مدد کرے پس
بول آسانی سے نکلتا ہی **الفصل السادس فی الرسوب** فصل چھٹی ثابت ہی بیچ بیان رسوب کے

وہو کل جوہر اغلظ من المائیۃ متمیز عنہا وان تعلق او طفا اور رسوب وہ جوہر ہی کہ غلیظ زیادہ ہو
مائیت سے اور متمیز ہو اوس مائیت سے اگرچہ متعلق ہو یا طافی حاصل یہ ہی کہ اجزاے متمیزہ بیچ
بول کے اگرچہ تہ نشین ہین اطلاق رسوب کا باعتبار تعارف کے اوپر ظاہر ہی لیکن اگر وسط قارورہ مین
ظاہر ہون یا اوپر قارورہ کے انکو بھی اطبا رسوب کہتے ہین اس سبب سے کہ شان اجزاے غلیظ سے
ترسب ہی اور عدم ترسب کہ بسبب منع کرنے مانع کے ہی مسمی برسوب ہونے سے باز نہین رکھتا کما
لایخفی لہذا شیخ نے لکھا ہی کہ اصطلاح الاطبا فی استعمال لفظۃ الرسوب التقل قد زال عن المجری الطبیعی
التعارف لانہم یقولون رسوب وثقل لما لا یرسب اب فوائد قیود مسکے بیچ مائیت رسوب کے مذکور ہوے
ہم بیان کرتے ہین ساتھ بہت منافع کے بعد اسکے اقسام رسوب کے ذکر کرینگے پوشیدہ نرہے کہ قول
مولف کا جوہر منزلہ جنس کے ہی اور مراد اُس سے وہ جوہر ہی کہ جزو بول کا ہو اور فائدہ اس قید کا یہ ہی
تو اجسام اور کہ چیکتے ہین نکل جاوین اور قول اُسکا اغلظ قوا امن المائیۃ مراد مائیت سے وہ مائیت
کہ جدا ہو ساتھ بول کے اور طبیب اسمین نظر کرین پس الف اور لام واسطے عہد کے ہی اور یہ فصل ہی
کہ تمیز دیتا ہی رسوب کو جوہر ریح غلیظ سے کہ مائیت کے ساتھ ملی ہوتی ہی اور قول اُسکا متمیز عنہا مراد
تمیز سے وہ تمیز ہی کہ محسوس ہو اور یہ فصل ہی کہ جدا کرتا ہی رسوب کو اُس جوہر سے کہ ملا ہی ساتھ بول کے اور
بول مین رنگ اور قوام پیدا کرتا ہی اور جوہر مذکور مثل مین کہ ساتھ بول کے نکلتے ہین بٹے ہوے اور مشک

نہین ہے کہ فضول مذکور کا قوام غلیظ زیادہ ہے قوام مائیت سے لیکن تمیز درمیان دونون کے حسی
نہین ہوتی ہے ینقسم الی طبیعی و غیر طبیعی اور منقسم ہوتا ہے رسوب طرف طبیعی اور غیر طبیعی کے اما الطبیعی فانہ ابیض
راسب متصل الاجزاء متخلخل لطیف اذا حرکت انبسط سریعا ولا یسرع الی النزول لیکن رسوب طبیعی محمود پس وہ ہے
کہ سفید ہو بیچ اکثر احوال کے اور تہ نشین ہو اور اجزا آپس مین ملے ہون اور متخلخل اور سبک ہون اور جو حرکت
دیا جاوے منبسط و منتشر ہو جلد اور نازل نہو مولف نے بیچ تعریف رسوب کے کچھ چیز بیان کی اور ہم ان صفت کو جو
ذکر کرتے ہین اور اوصاف باقی کہ رسوب طبیعی کو لازم ہین اور مولف نے سکوت اس سے کیا ہے ہم
بیان کرتے ہین ساتھ فوائد کثیرہ کے پوشیدہ نرہے کہ رسوب حال سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ فضلہ اس ہضم سے یا فضلہ بلغم کا
کہ مندفع ہوتا ہے بعد نضج کے ظاہر ہوتا ہے اور اسکو رسوب طبیعی کہتے ہین پس اگر کامل النضج ہے محمود کہتے ہین
ورنہ غیر محمود کہتے ہین حاصل یہ کہ رسوب طبیعی محمود ہے یا غیر محمود دوسرا وہ کہ فضلہ اخلاط غیر یہ سے یا جدا ہوتے جرم
اعضا سے ظاہر ہوا اور اسکو غیر طبیعی کہتے ہین اور بیان رسوب طبیعی کا ساتھ جمیع اقسام کے محمود
کہا جاتا ہے اب اوصاف سبعہ رسوب طبیعی محمود کے ذکر کرتے ہین لیکن وصف پہلا وہ ہے کہ سفید ہو
اور بیچ سفید ہونے رسوب مذکور کے وہ شرط ہے کہ وہ فضول ہضم کبدی سے ہو اسلیے کہ اگر ہضم
کبدی سے ہو وہ سرخ ہوگا نہ سفید اسواسطے کہ فضلہ ہر ہضم کا بعد استکمال ہضم کے مشابہ اس
عضو کے ہے کہ اسمین ہضم ہوتا ہو باعتبار رنگ کے اور ظاہر ہے کہ رنگ جگر کا سرخ ہے لہذا واجب ہے کہ فضول ہضم جگر کی
سرخ ہون یا اس سبب سے کہ فضلہ کبدی کا عروق اور مثانہ عبور کرکے آتا ہے اور عروق اور مثانہ رنگ
کو تغیر کرتے ہین بنابر خشکی ظاہر الحمرت نہین ہوتے ہین لیکن جس طرح سے ہو فضلہ کبدی کہ بعد استکمال نضج کے
حاصل ہوا ہو بدون تھوڑی سرخی کے نہین ہوتا ہے لہذا قرشی نے اس مقام مین کہا کہ الفضل الکامل البیاض
لا یکون من فضول ہضم الکبد لیکن رسوب غیر کبد سے ہونا البتہ سفید ہوتے ہین اس سبب سے کہ ہضم ثالث
اور رابع سے ہوتے ہین یا فضول اخلاط سے جو ہضم سے ہو معلوم ہوا ہے کہ کمال ہضم ثالث اور رابع کا
مشابہ ہونا غذا کا ہے ساتھ اعضا اصلی کے اور رنگ اکثر اعضا کا سفید ہے اسی سبب سے فضلہ ہضم دونون کا
سفید ہوتا ہے مگر بسبب کسی عارض کے اور جو فضول اخلاط سے ہے وہ بھی سفید ہوتا ہے اسلیے کہ فاعل نضج کا ذات
حرارت اور قوت غیر یہ ہین فعل اونکا تشابہ کرنا غذا کا ہے ساتھ اعضا کے اور اوپر کہہ چکا کہ رنگ اکثر
اعضا کا سفید ہے وصف دوسرا وہ ہے کہ راسب ہو یعنی تہ نشین ہو اسلیے کہ واجب ہے کہ رسوب طبیعی محمود

مشابہ جوہر اعضا کے ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ شان جوہر عفونت ترسب ہر چیز نابت کے بسبب غلبہ ارضیت کے
پس جو بطابی اور معتدل ہو مشابہت تام ساتھ جوہر اعضا کے نرکھیگا اور محمود نہوگا لیکن اگر طبیعی ہو
پانی میں ہو اسلیے کہ تو نے جانا ہے کہ رسوب محمود اخص ہے طبیعی سے وصف تیسرا یہ کہ متصل الاجزا ہو اسواسطے
کہ مادت متفرق ہونے اجزا کے داخل ہونا ریاح کا اور منع کرنا ریاح کا اتصال بعض اجزا کو بعض سے یعنی اگر ریاح
بیچ میں دخل نہ پاویں لامحالہ سب اجزا اُسکے بیچ اسفل قارورہ کے بالطبع جمع ہونگے اسلیے کہ شان ہر جزو رسوب کا
راست ہے اسفل میں موافق مٹی کے کہ پانی میں ڈالیں نیچے بیٹھ جاتی ہے اور جاننا چاہیے کہ محافظت ریح کی ساتھ
دل کے نہیں ہوتی ہے مگر بسبب خامی کے اور بھی معلوم کر کہ اتصال اجزا کا رسوب محمود میں یعنی کامل النضج کو
لازم ہے پس اگر متصل نہوں بلکہ متفرق ہوں منع نہیں کرتا ہے اُسکو طبعی ہونے سے جیسا کہ جانا ہے تو نے
شرح میں وصف چوتھا یہ کہ متخلخل اور لطیف ہو اسلیے کہ حدوث رسوب محمود کا حرارت منضجہ سے ہوتا ہے
اور شان حرارت سے واجب کرنا خفت کا ہے بخلاف اُسکے کہ برد منجمد سے رطوبات غلیظہ ہو کر راسب ہوتی ہیں
کہ وہ بسبب جمود کے ثقیل اور غیر متخلخل ہوتا ہے اور خاصہ رسوب متخلخل لطیف کا ہے کہ حسب ہلانے کے بکھر جاوے جلد
اور متفرق ہو جاوے اور آہستہ آہستہ بسبب خفت اور لطافت کے وصف پانچواں کہ رسوب محمود کو لازم ہے اور مؤلف نے اسکو بیان
نہیں کیا وہ ہے کہ متشابہ الاجزا اور مستوی اور املس ہو اسلیے کہ اختلاف اجزا کا نہیں ہوتا مگر اسوقت کہ بعضے
اجزا اوسکے نضج پر حاصل ہوں اور جو ایسا نہو بلکہ سب اجزا اُسکے واسطے قبول کرنے فعل فاعل واحد کے یکساں
ہوں بالضرور متشابہ ہوگا الخ اور واجب ہے کہ ہیئت رسوب محمود کی املس مستدیر الشکل ہو اسلیے کہ یہی متشابہ ہے
اور یہ کہ کہا گیا وجوب مستدیر ہونے شکل کا باعتبار ہر فرد رسوب کے ہے اسلیے کہ شکل اجسام بسیط کی کروی ہے
لیکن باعتبار ہیئت مجموعی رسوب مذکور کے نظر کریں لازم ہے کہ مخروطی شکل ہو قاعدہ اُسکا نیچے قارورہ میں ہے
اور سر اُسکا طرف اُسکے اعلا کے اسلیے کہ ظاہر ہے کہ جو اجزا غیر متشابہ مجتمع کوئی جگہ اکٹھے ہوں خصوصاً آہستہ
آہستہ شکل مخروطی قبول کرتے ہیں جیسا کہ بیچ شراب کے کہ زمین میں ڈالیں مشہور ہے کہ شکل مخروطی ہوتی ہے انتہا
مگر کہا گیا ہے کہ اوصاف مذکورہ بیچ باب رسوب طبعی کے بیان کیے گئے طبعی کو لازم ہیں کہ محمود ہو اور یہ دلالت کرتا ہے
کمال نضج پر لیکن طبعی غیر محمود کو لازم نہیں ہے کہ یہ اوصاف اُسمیں موجود ہوں سواسطے کہ بیچ طبعی ہونے کے مخالف ہونا
رسوب غیر طبعی سے کفایت کرتا ہے اگرچہ بعضے اوصاف کہ بیچ مادہ رسوب طبعی مطلق کہے گئے اُسمیں پائے جاویں
واجود ما یخالف الابیض و ہو الاحمر ثم الاصفر اور اچھا زیادہ رسوب طبعی کہ سوا ابیض کے ہو وہ سرخ ہے

اور اُسکے زرد. حاصل یہ ہو کہ بعد رسوب انیہ کے بہترین رسوب ہین باعتبار رنگ کے سرخ اور بعد اُسکے زرد ہو
یعنی جیسے بیچ فضیلت. بہترین رسوب سفید ہو اور وجہ اُسکی عنقریب بیان ہوچکی ساتھ بیان اُس او کے کہ بشرطیکہ
نضا کبدی ہو اور بعد اُسکے رسوب کی دلیل غلبہ خون کی ہو اور خون اسلم اور اشرف ہو اخلاط مین اور مناسب
زیادہ ہو طبیعت سے لیکن جو سرخی رسوب کی اکثر عدم نضج خون سے ہوتی ہو سند بطول مرض ہوتی ہو اسلیئے
کہ نضج خون مین بیچ زمانے طویل کے حاصل ہوتا ہو اور اکثر نے اس سبب سے کہا کہ کبھی رسوب سرخ نضج خون سے
ہوتا ہو جیسا کہ بیچ اُس رسوب کے کہ جو ہضم کبدی سے حاصل ہو نہایت وہ کہ رسوب نضج بیچ شدید الحمرۃ نہین
ہوتا ہو اس سبب سے کہ عنقریب بیان ہوچکا اور بعد سرخ کے رسوب زرد بہتر ہو اسلیئے کہ رسوب زرد اکثر ناری بعض اسے
ہوتا ہو اور شدت مضرت اُسکی بہ نسبت سوداء کے کمتر ہو اور شیخ رئیس نے بیچ قانون کے بعد صفرے کے زرنیخی لکھا ہو اور
جید ہونا اُسکا بسبب سوداء محترقہ کے ہو اسلیئے کہ زرنیخی صفراء محترقہ سے حاصل ہوتا ہو اور
یہ اسلم سوداء سوختہ سے ہو فائدہ نسبت دلالت رسوب محمود کی اور نضج مادہ کی مانند نسبت
دلالت کیم سفید یکسان ہموار متشابہ القوام کے ہو اوپر نضج مادۂ ورم کے نہایت یہ ہو کہ مدہ کثیف ہو اور
رسوب لطیف اور جانین کہ ظاہر ہونا رسوب طبیعی کا دلیل بہتر ہو اگرچہ صبغ اور استوا جس قدر چاہیئے
نہ رکھتا ہو اسلیئے کہ حاصل ہونا رسوب مذکور کا بدون اسکے کہ طبیعت مادہ کو دفع کرے نہین ہو سکتا ہو
اور اقتدار طبیعت کا اوپر دفع کے لامحالہ بہتر ہوتا ہو اگرچہ رنگ مندفع کا اور وضع اُسکے
اجزا کی کما ینبغی نہون بخلاف رسوب غیر طبیعی کے کہ حاصل ہونا اُسکا دلیل بد ہوتی ہو اگرچہ استوا
اور رنگ رکھتا ہو جیسے بیچ رسوب کے کہ ذوبان اعضا سے ہو مرئی ہو لہذا لکھا ہو کہ وہ
دلالت کرتا ہو بیچ رسوب محمود کے اوپر قوت فعل طبیعت کے اور خواص محمودہ سے ہو ظاہر
ہونا بیچ رسوب مذموم کے دلالت کرتا ہو اوپر قوت سبب رسوب غیر طبیعی کے اسی سبب سے
شیخ رئیس نے لکھا ہو کہ اما الرسوب الردی المذموم فقتلتہ خیر من استوائہ اب معلوم کرین کہ اطبا نے
اختلاف کیا ہو بیچ اس امر کے کہ استوا اُسکے ثقل اور رسوب کا دال نضج اوپر نضج کے ہو رنگ سے یا رنگ دال ہو اوپر اُسکے
پہلی رائے متقدمین کی ہو اور ثانی رائے متاخرین کی مختار شیخ رئیس کا قول اول ہو لہذا بیچ اعتدال کے اسبم
لکھتا ہو کہ سفیدی بیچ رسوب کے کبھی ملنے فضول سے ساتھ ریح کے ہوتی ہو نہ نضج تام سے بخلاف استوا
سوا اسے نضج کے نہیں سکتا ہو اور قرشی نے بیچ شرح کے لکھا ہو کہ یہ بحث وہی ہو اسلیئے کہ منحصر ہونا استوا

بیچ نضج کے صادق نہیں ہی اسواسطے کہ استوا کبھی رسوب مذموم میں پایا جاتا ہی بدون اختلاف کے اور استوائے مذکور بھی لامحالہ مذموم ہی اسلیے کہ جو چیز بیچ مذموم کے مذموم ہی پس حصول استوا کا مخصوص نضج سے نہیں ہی اور دال ہونا اسکا اوپر نضج کے نہیں ثابت ہی اور اگر کہیں کہ کلام بیچ رسوب محمود کے ہی پس مذموم ہونا استوائے رسوب مذموم کا مطلب میں حرج نہیں کرتا ہی کہینگے کہ اگر ایسا ہی سفیدی کہ مخالطت فضول سے ساتھ بیچ کے ہوتی ہی بھی رسوب محمود اصل نہیں رکھتا ہی کما لا یخفی پس وجہ زیادتی استوا کی نہوگی پس بنظر توفیق کے بیچ دونوں کلام کے کہتا ہی کہ معلوم کریں کہ رسوب طبیعی دو طرح ہی ایک وہ کہ فضول ہضم سے ہو دوسرا وہ کہ فضول ان اخلاط سے کہ مندفع ہوتے ہیں نضج سے ہو پس بیچ فضول اخلاطی کے لامحالہ استوائے رسوب کا دال تر ہی اوپر نضج کے رنگ سے اسواسطے کہ استوا کو تاثیر ہی بیچ آسان ہونے دفع کے کہ جو نضج سے مقصود ہی اور ایسا رنگ نہیں ہی اور بیچ فضول ہضمی کے رنگ دال زیادہ ہی اوپر نضج کے استوا سے کہ نضج غذا کا بیچ استحالہ کے قریب ہونا تشابہ اعضا کا ہی از روے قوام اور رنگ کے اور بیچ سہولت نکلنے فضول مذکور کے استوا کو اعتبار بہت نہیں ہی بسبب تصغر اجزا کے تنبیہ رسوب محمود کی تعریف اور اوصاف اسکے بیان ہوئے بھی مشابہ ہوتا ہی پیپ رقیق کے اور بلغم خام کے پس فرق درمیان ہر ایک دونوں کے اور رسوب مذکور کے اور درمیان ان دونوں کے جدا جدا کہا جاتا ہی لیکن فرق درمیان مدہ اور رسوب موصوف کے تین وجہ سے کرتے ہیں ایک تو ایک وہ کہ پیپ منتن ہوتا ہی بخلاف رسوب کے دوسرا وہ کہ مدہ غلیظ القوام ہوتا ہی نسبت رسوب کے تیسرا وہ کہ مدہ ثقیل زیادہ رسوب سے ہوتا ہی اور فرق بیچ خام اور رسوب کے بھی تین وجہ سے کرتے ہیں ایک تو کہ خام شدید الاندماج ہوتا ہی اور پہچانا جاتا ہی اختلاط اجزا اور شدت اندماج کا بغیر تفرق اسکے سے اور بغیر اجتماع اسکا بعد تفرق کے اور دوسرا اور تیسرا وہی ہی کہ بیچ مدہ کے گذرا ہی یعنے غلظ قوام اور ثقل اسلیے کہ رسوب مذکور لامحالہ لطیف ہوتا ہی اور غلیظ القوام نہیں ہوتا لیکن فرق بیچ مدہ کے اور خام کے دو طرح سے کرتے ہیں ایک وہ کہ مدہ منتن ہوتا ہی بخلاف خام کے مگر وہ کہ عفن ہو کہ اس صورت میں خام بھی منتن ہوتا ہی لیکن رنگ اسکا بھی مائل بسفیدی ہوتا ہی پس دونوں علحدہ ہوئے دوسرا وہ کہ خام متدمج الاجزا ہوتا ہی اور متعسر التفرق بخلاف مدہ کے اور پوشیدہ نرہے کہ حصول رسوب طبیعی کا کہ وہ پیدا اسکے بیان کے ہم ہیں مگر گذرا کہ وہ وجہ سے باہر نہیں ہی یا فضلہ ہضمون سے ہی یا فضلہ اختلاط مندفعہ بعد نضج سے پس جو فضلہ ہضمون سے ہو وہ عام ہی اور بیچ ہر حال کے لازم الحصول صحت میں یا مرض میں مادی ہو یا غیر مادی اور جو فضلہ اخلاط سے ہو استدلال اس سے مطلوب نہیں ہی مگر بیچ امراض

ادی کے اسلیے کہ بہت امراض غیر مادی ہین کہ ہرگز اُنمین رسوب نہین ہوتا ہے مانند دق بسیط کے اور کبھی بیچ حالت
صحت کے بھی سو اس جوب کا لازم نہین ہے اسواسطے کہ بیچ صحت کے ہونا فاضلہ کا بلکہ بیچ عروق کے اور کم ہونا اُسکا
نضج ہو کر واجب نہین ہے بخلاف اُس مریض کے کہ مرض اُسکا مواد ردیہ سے او احتیاج اُسکا بیچ رگون کے ہو کر
اگر و نضج نہ پاوے اور نہ نکلے دلیل فساد کا ہے اور نکلنا اُسکا محمود ہے اسواسطے کہ نشان پکنے اور دفع ہونے کا ہے اور عوام
کرین کہ بیچ بول لاغرونکے اور اہل ریاضت کے اور اُن لوگونکے کہ محنتین متعب کرتے ہین رسوب کمتر ہوتا ہے خصوصًا
رسوب راسب بخلاف فربہون کے اور آرام سے بیٹھنے والون کے کہ رسوب انمین کمتر ہوتا ہے لہذا اکثر بہت
ہوتا ہے کہ بیمار لاغر ہوا اور بیماری اُسکی منقطع ہوا اور ہرگز رسوب فضول خلطی اُسکے بول مین ظاہر نہین ہوتے اور
اسی طرح بہت ہوتا ہے کہ اگرچہ رسوب قلیل ظاہر ہو لیکن راسب اور متشکل نہوئے بلکہ طافی یا معلق ہو سنا وقرشی
لکھا کہ نحافت یعنے لاغری دو طرح ہے ایک یہ کہ خون تیز ہوا و طبیعت اُسکو مکروہ جانے اور غذا مین خرچ نکرے
پس اگرچہ خون بہت بیچ عروق کے مخزون ہو لیکن آدمی دبلا ہوتا ہے اور ایسے لاغر مین رسوب بیچ بول کے کمتر ہوتا
بسبب کثرت فضول کے دوسرا وہ کہ خون بیچ بدن کے قلت قبول کرے اور اس سبب سے بدن لاغر ہو
قلت رسوب کی اور عدم اُسکا کہ مذکور ہوا مخصوص اُس لاغر سے ہے کہ بسبب یبس بدن کے اور قلت رطوبات کے
ہوتا ہے اور امتیاز بیچ رسوب فضول ہضمی کے اور فضول خلطی کے ظاہر ہے کہ رسوب ہضمی بطور اور م کے ظاہر ہوتا ہے
اور اوپر ایک طور کے ہوتا ہے اکثر اوقات مین خصوصًا وقت صحت کے بخلاف رسوب خلطی کے کہ موافق خامی او نضج
خلط کے احوال اُسکا مختلف ہوتا ہے اور بیچ ابتدا کے نہین ہوتا ہے اور بعد کئی دن کے ظاہر ہوتا ہے موافق مادہ
طبیعی ہو یا غیر طبیعی جو بیان اقسام رسوب طبیعی سے ہم فارغ ہوئے بیان کرتے ہین غیر طبیعی کو جیسا کہ موجز
کہا کہ و اما غیر الطبیعی فینقسم الی خراطی و نخالی و تبنی و وسخی و مدی و مخاطی و شعری و خمیری و رملی و رمادی و علقی
ودموی لیکن رسوب غیر طبیعی کہ تعریف اُسکی ضد طبیعی سے معلوم ہوئی منقسم ہوتا ہے طرف خراطی وغیرہ کے او
ہر ایک جدا جدا مذکور ہوتے ہین موافق قول مولف کے اور فائدہ حصر رسوب کا اقسام معدودہ مین جیسا
کہ قرشی نے لکھا ہے بعد ذکر کرنے اُسکے اقسام کے علیحدہ ہم کہتے ہین انشاء اللہ تعالی اما الخراطی فھو شبیہ با
لیکن رسوب خراطی بعض مشابہ ہوتا ہے قشرون سے یعنے چھلکون سے نفسہ صفائح بیض پس ایک قسم اُس
چھلکے جو بڑے رقیق الجرم سپید رنگ ہین و یدل علی انجراد المثانہ اور دلالت کرتا ہے اوپر خراش مثانہ
اسلیے کہ صفائح سفید حاصل نہین ہوتی مگر سفید عضو سے اور اعضاے بول عضو سفید سواے مثانہ کے

نہیں ہے اور اس سبب سے کہ حجم ان عروق کا کشادہ زائد ہے تقشر رگ سے صفائح حاصل نہیں ہوتے ہیں پس
بالضرور چاہیے کہ مثانہ سے ہوں اور جو جرم مثانہ کا رقیق ہے کیا گیا ہے لازم ہے کہ صفائح مذکور تنگ اور ہلکے زیادہ ہوں
ان میں بہت صفائح تھی حمرا اور ایک قسم اس سے چھلکے چوڑے موٹے سرخ رنگ ہیں وہ دلیل علی انجرا الکلیتین
اور دلالت کرتا ہے اوپر خراش گردے کے اسلیے کہ بیچ اعضاے بول کے وہ عضو کہ اس سے ایسے چھلکے ثخین نکلیں
سواے گردوں کے نہیں ہے و منہ کمد اللون اور ایک قسم اس سے صفائحی کمد رنگ ہے وہ دلیل علی انجرا الاعضاء
الاصلیۃ اور دلالت کرتا ہے اوپر خراش اعضاے اصلی کے کہ غیر اعضاے بول کے ہیں اور ہونا اسکا اعضاے
اصلی سے اس سبب سے ہے کہ مانند اس رسوب کے گوشت اور چربی سے نہیں ہو سکتا ہے اسلیے کہ یہ نرم ہیں
اور تقشر عضو نرم سے صفائح ظاہر نہیں ہوتے اور قید غیر اعضاے بول کی اسلیے ہے کہ نہیں ہے بیچ اعضاے بول کے
کوئی عضو ایسا نہیں ہے کہ اس رنگ کا ہو اور کبھی ان اعضا میں اور مخرج میں مسافت دراز نہیں ہے کہ کدورت بیچ انکے
اجزاے متحجر کے ممکن الحصول ہو پس بالضرور چاہیے کہ رسوب کمد اور اور کن اعضاے اصلیہ بعیدہ سے ہوں
اگرچہ رنگ مذکور تابع رنگ عضو کا نہیں ہے اسلیے کہ بیچ بدن کے کوئی عضو اس رنگ کا پیدا نہیں ہوا لیکن اس
سبب سے کہ رسوب مذکور اعضاے بعیدہ سے آتا ہے بسبب طول مسافت کے متغیر ہو کر کدورت اسمیں آ جاتی ہے
انتباہ کیفیت حصول رسوب ذی صفائح کی اعضا سے دو طور پر ہے ایک وہ کہ جیسے جلد میں جرب ہوتی ہے اور
چھلکے اس سے نکلتے ہیں بیچ سطوح اعضا کے بھی بسبب پیدا ہونے کوئی چیز جرب پیدا کرنے والی کے تقشر
ہوتا ہے اور جدا ہو کر ساتھ بول کے نکلتے ہیں دوسرا وہ کہ بیچ اعضاے مذکورہ کے قرحہ یا آکلہ ہو اور اسکے جرم سے
قشر صفائحی نکلیں اور پوشیدہ نرہے کہ رسوب خراطی کمد اور اوکن ردی زیادہ اقسام رسوب سے ہے اسلیے کہ
نکلنا اسکا اعضاے اصلیہ بعیدہ سے ہے مانند عروق اور رباطات کے بلکہ ہڈیوں کے اور شک نہیں ہے کہ جرم
اعضاے مذکور کا قوام متین رکھتا ہے جبتک سبب قوی نہو تفرق بیچ اجزا اسکے نہیں ہوتا ہے اور بسبب قوت علت والا
زیادتی آفت کا ہوتا ہے بخلاف صفائح کے کہ مثانہ اور گردہ سے آتے ہیں شدید الرداءت نہیں ہیں اسلیے کہ جو
بیچ عضو نرم کے واقع ہے حصول خراش کا انمیں محتاج سبب قوی کا نہیں ہے اور اگرچہ کبھی بسبب ہمیشہ وارد ہونے
مواد کے مزمن ہوتا ہے لیکن کم مہلک ہوتا ہے اور اس تحریر سے جو قرشی نے اس جگہ اوپر قول شیخ کے اعتراض
کیا ہے دفع ہوتی ہے اور قول مذکور یہ ہے کہ صفائح کمد صفائح ابیض اور احمر سے ابزا ہیں اور پوشیدہ نرہے کہ جو اطبا نے
کہا ہے کہ صفائح ابیض اور احمر سے نفرت کمتر ظاہر ہوتی ہے بلکہ اکثر اسکے مثانہ اور گردہ پاک ہوتا ہے مراد اس سے

وہ صفائی ہی ہے کہ قرحہ اور تاکل سے پیدا ہوا اور اس توجیہ سے وہ نقص کہ قرشی نے ذکر کیا دفع ہوتا ہے و منہ اجزاء
صغار حمر تسمی کرسنیۃ اور ایک قسم خرابی سے رسوب متصغر الاجزا سرخ رنگ ہے جسے کرسنی اور کرسنہ ایک دانہ ہے
مشہور غلہ سے کہ فارسی میں اسکو مشنگ کہتے ہیں و یدل علی احتراق فی اجزاء الکبد والکلیۃ اور دلالت کرتا ہے
کرسنی اوپر احتراق کے کہ اجزاے جگر اور گردہ میں واقع ہوا ہے اسلیے کہ بیچ اعضاے اصلیہ کے کوئی عضو کہ اس رنگ کا ہے
سواے ان دو عضو کے اور دل کے نہیں ہے اور اس سبب سے کہ تفرق اتصال دل کا مہلک ہے اور تحلیل ہونا
اجزا اسکے بول میں نکلیں کام آخر ہوتا ہے ہونا رسوب مذکور کا سواے جگر اور گردہ کے ممکن نہیں ہے اور جسم
پیدائش اس رسوب کی اعضاے اصلی سے اس سبب سے ہے کہ بیچ اعضاے غیر اصلی کے سواے گوشت کے
کوئی عضو سرخ نہیں ہے اور رسوب گوشت سے ہوتا ہے بسبب نرمی اور تحلل عضو لحمی ہوتا ہے ذکر کرسنی اور رحجان
جاننا کہ جو ماتن نے کہا ہے دلالت کرنے کرسنی سے اوپر احتراق اجزاے جگر اور گردہ کے باعتبار اکثر کے ہے ورنہ
احتراق خون سے بیچ جگر کے بھی رسوب کرسنی ہوتا ہے اور فرق درمیان ان دونوں کے کہا جاوے گا آگے اور بیچ
کئے ہونے رسوب کرسنی کے خون سے دو چیز شرط ہیں ایک احتراق دوسرا محترق ہونا بیچ جگر کے قید احتراق کی
اسواسطے ہے کہ اگر انعقاد دم کا انجماد سے ہو شدید السواد ہوتا ہے بسبب شدت تکاثف کے اور انعقاد خون کا
خالی نہیں ہے اسلیے کہ بسبب جمود کے ہو یا بسبب احتراق کے اور جو جمودی ہو لائق کرسنی ہونے رسوب کے
نہیں ہو سکتا ہے احتراقی متحقق ہوگا لیکن قید احتراق خون کی بیچ جگر کے اسلیے ہے کہ جو خون سواے کبد کے
اور جگہ جلتا ہے وہ بھی شدید السواد ہوتا ہے اور وجہ سیاہ ہونے خون کی جسوقت سواے کبد کے احتراق ہو
اور وجہ نہ سیاہ ہونے خون کی اس تقدیر پر کہ بیچ جگر کے احتراق ہوا ہے یہ ہے کہ خون جبتک بیچ جگر کے ہے کثیر المائیت
ہوتا ہے اور اس سبب سے سرخی اسکی قریب زیادہ زردی سے ہوتی ہے اور درمیان جو اسکو احتراق پہنچتا ہے
سیاہی اسکی شدید نہیں ہوتی بلکہ مائل بہ سرخی ہوتی ہے جیسے معصفر کہ جب جلتا ہے سرخ ہوتا ہے نہ سیاہ اور فرق درمیان
تینوں قسم کرسنی کے یہ ہے کہ جو گردہ سے ہو شدید الاتصال ہوتا ہے اور کثیر اللحمیت بخلاف اسکے کہ کبد سے
یا احتراق خون سے بیچ کبد کے ہو کہ شدید الاتصال اور کثیر اللحمیت نہیں ہوتا ہے بلکہ قابل زیادہ ہونے کے واسطے
ریزہ ریزہ ہونے کے نہایت ہے کہ دوسری سہل التفتت ہے بنسبت کبدی کے اور اسی سے فرق کیا جاتا ہے
دونوں کے اور بھی دوسری قابل تحلیل اور اضمحلال کے ہے بخلاف کبدی کے اور جاننا کہ کبھی بہ نسبت
اسکے گردے سے ہو مائل بہ سیاہی ہوتا ہے البتہ لیکن حال اسکا گردے سے آتا ہے مختلف ہوتا ہے کبھی

شدید القرب زردی سے ہوتا ہے نزدیک بہت ہونے احتراق کے اور کبھی شدید القرب زردی سے نہیں ہوتا ہر یک زیادتی احتراق کے وسنا اجزا اصغار الاحمرۃ لما لتمی نکالیا اور ایک قسم خرال سے ۰ ور سوب ہر کہ مشخر الاجزا ہون اور سرخی انہین ہوبہ سے نکالی ہے ویدل علی جرب المثانۃ اور دلالت کرتا ہے نکالی اوپر جرب مثانے کے اور بنگفتی بسبب کثرت اسکے پیدا ہونے کے اِس سے اوپر اسی کے قصر کیا ورنہ ذوبان اعضاے اصلی سے کہ سفید ہین مانند مثانے اور عروق وغیرہ کے بھی رسوب نکالی آتا ہے اور اسی طرح قروح مثانہ سے اور قروح عروق سے بھی ظاہر ہوتا ہے اور فرق درمیان دونون کے کہا جاتا ہے اور قید ذوبان اعضاے اصلی کی ساتھ سفیدی کے اسلیے کیا ہے کہ رسوب مذکور اعضاے اصلی سے کہ سفید نہین ہین نہین ہوسکتا بسبب عدم مشابہت کے اور گوشت سے بہ تقدیر پیدا نہین ہوسکتا اُس سبب سے کہ مذکور ہو چکا اور چربی سے بھی بسبب عدم حصول رسوب قشوری کے اُس سے اور اسی طرح رطوبات ثانیہ سے بھی پیدائش اُسکی غیر ممکن ہے لیکن خون اور سوداے بسبب عدم مشابہت کے اور بلغم اور رطوبات ثانیہ سے بسبب اسکے کہ رسوب حاصل کیا گیا اسے کثیر التخن ہوتا ہے نہایت اور ہرگز مشابہت نخالہ سے نہین رکھتا ہے اور فرق بیچ نخالی مثانے وغیرہ کے کئی طرح ایک وہ کہ جگہ اصل تغییب کا مثانی کو لازم ہے دوسرا وہ کہ مثانی بدون نتن شدید کے نہین ہوتا تیسرا وہ کہ مثانی ساتھ مدہ اور قیح کے ہوتا ہے بطور دوام کے خواہ قرحہ سے ہو خواہ حرارت سے اور اگرچہ بیچ غیر مثانی کے ساتھ مدہ اور قیح کے ہوتا ہے لیکن دائم نہین ہوتا اسلیے کہ وہ قرحہ کہ بیچ عضو بعید کے آلات بول سے ہوا اکثر یہ ہے کہ طبیعت اُسکی مدہ کو مخرج بول سے دور نہین کرتی اور اگر کرے اکثر یہ ہے کہ نزدیک بحران کے کرتی ہے فقط بخلاف قرحہ مثانے کے اور قرحہ عروق متصلہ مثانے کے کہ مدہ وہان سے ہمیشہ نکلتا ہے چوتھا وہ کہ جو مثانے سے ہو یا عروق مجاورہ مثانے سے مانند براز کے اکثر یہ ہے کہ بول اُسمین نضیج ہوتا ہے بسبب سلامت ہونے کبد کے جو اُس سے جدا اعضاے بعیدہ سے ہو کر اغلب تبعیت اُسکے مزاج کبد کا بھی فاسد ہوتا ہے اور انجذاب دم کا اُس سے بجانب اعضا کے کما ینبغی نہین ہوتا ہے اور اس سبب سے تمیز مائیت کی کامل نہین ہوتی اور بول غیر نضیج آتا ہے مانند غسالہ گوشت کے پانچوان وہ کہ غیر مثانہ سے آوے یعنے اور اعضا سے کہ آلات بول سے بعید اور قابل بین حاصل ہونے رسوب مذکور کو پس التہاب شدید اسمین لازم ہے بشرطیکہ سبب اُسکا ذوبان ہو چھٹا وہ کہ نخالی مثانی سفید صرف ہوتا ہے بخلاف اسکے کہ اعضاے بعیدہ سے آوے اسلیے کہ رنگ اُسکا بیچ مسافت طویل کے متغیر ہوتا ہے اور طرف کدورت کے میل کرتا ہے واما الدشیشی فہو شبیہ بالزریخ الاحمر لیکن رسوب دشیشی پس

رسید تیسی

مشابہ ہو زرنیخ سرخ کے ویسی سولیقیا ایضًا اور نام رکھا جاتا ہو شیشی سولیقی بھی ویدل علی احتراق الدم او ذوبان
الاعضاء او جرب المثانۃ اور دلالت کرتا ہو دشیشی او پر احتراق خون کے یا گھلنے اعضا کے یا جرب مثانہ کے
مؤلف علیہ الرحمہ نے بیچ بیان رنگ اس رسوب کے اوپر سرخی کے تعبیر کیا بسبب کثرت وقوع کے لیکن ہم
مفصل ذکر کرتے ہین جاننا چاہئے کہ دشیشی اوپر وزن رقیق کے اس آٹے کو کہتے ہین کہ مغز اس سے
نکال لیا ہو اور کہا ہو لوگون نے کہ بیچ سویق شعیر کے اجزاء بڑے کہ خوب پسے نہون اسکو دشیشی کہتے
بالجملہ رسوب دشیشی بیچ مرض کے مانند نخالی کے ہوتے ہین اور بیچ ثخن کے بہت غلیظ زیادہ اس سے یعنی
کہ ثخن اسکا قریب ترمرض کے ہوتا ہو لیکن باعتبار رنگ کے کئی قسم ہوتا ہو ایک وہ کہ سفید خالص ہو اور یہ
نہین ہوتا مگر اعضاء بول سے کہ سفید ہین مانند مثانے اور مرابخ کے کہ نزدیک وقوع آفت کے انہین سے
مذکور نکلتا ہو کبھی بطریق تحلّت کے اور وجہ قلت کی یہ ہو کہ جرم مثانہ کا اور مرابخ اسقدر غلیظ نہین ہین کہ رسوب
موٹے اُس سے پیدا ہون مگر یہ کہ مثانہ پھٹ جاوے بسبب خباثت مادے جرب کے سو یہ نادر ہو دوسرا یہ
کہ سفید مائل بکدورت ہو اور یہ اعضاے اصلی سے کہ سفید اور حمر بول سے بعید ہین ہوتا ہو بسبب انجراد کے
یا ذوبان اعضاے مذکورہ کے اور وجہ کدورت کی نخالی مین معلوم ہوئی ہو تیسرا یہ کہ سرخ ہو اور یہ کثیر الوقوع ہو
اور احتراق خون سے ہوتا ہو یا تقشر کبد اور کلیہ سے پس اگر خون جگر مین محترق ہو مائل بسیاہی ہوگی سرخی
اسکی اور اگر تجویف کبد مین محترق ہو مائل بسیاہی ہوگا اور وجہ اسکی کرسنی مین مذکور ہوئی ہو اور جسکی سیاہی
غالب زیادہ ہو احتراق خون طحال سے ہو اسواسطے کہ وہ خون بہت سیاہ ہو اور جو کبد اور گردے سے ہو بہت
سیاہ نہین ہوتا ہو اور فرق بیچ اس رسوب کے کہ کبد اور گردے سے آتا ہو یا خون محترق سے بیچ کرسنی کے
مفصل کہا گیا اشتباہ بقراط نے کہا کہ جسوقت ثقل اس بیچ بول کے مشابہ بڑے اجزاے سویق کے
ردی ہوتا ہو اور اُسمین سے جو مشابہ صفائح کے ہو یا رقیق سفید ردی ہوتا ہو اور انمین سے جو مشابہ
نخالی کے ہو ردی ہو اور قرشی نے لکھا کہ مین نے بہت دیکھا رسوب سویقی کو بیچ مرض کے بدون اسکے
کہ اعضا مین آفت ہو مگر وہ مرض طول ہوتا ہو پس مین نے جانا کہ رسوب دشیشی اور سویقی رطوبات غلیظہ سے
کہ طبیعت قادر نہو اوپر اسکے نضج کے بلکہ دفع کیا ہو اسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے بھی پیدا ہوتا ہو لہذا کہتا ہو کہ
نوع سویقی نزدیک میرے نسبت صفائح کے قلیل الرداءت ہو وقال ابقراط من کان الحمی وکان رسوب
فی بولہ شئی شبیہ بالسویق الجریش فذلک یدل علی ان مرضہ یطول اور صاحب ذخیرہ نے لکھا کہ جسوقت

سوتی مانند دانے ارزن کے ہو سبب اُسکا پگھلنا اور رگڑنا رگ ہوتا ہی اور جو مانند رگڑ سوہان کے ہوڈیون کے
پگھلنے اور رگڑنے سے ہوتا ہی اور سفید اور رنگین ہوتا ہی یا اخبر اور محمد بن ذکریا کہتا ہی کہ یہ نہین ہو سکتا اسلیے کہ ہر رگ ور ہڈی
سخت زیادہ ہی گوشت سے اور قوت اور حرارت بدن کی اگر اُس حدتک نہین ہی کہ رگ ور ہڈی کو پگھلاوے پس گوشت
دل کا پگھلنے مین اولےتر ہوتا ہی انسے اور جو حرارت اُس حدتک پہونچے کہ دل کے گوشت کو پگھلاوے موت قبل پگھلنے
دل کے آویگی اما اللحمی فسببہ سبب الکرسنی لیکن رسوب لحمی سبب اُسکا سبب کرسنی ہی پوشیدہ نہ رہے کہ رسوب
لحمی اگرچہ بیچ حمرت کے ساتھ کرسنی کے مشارکت رکھتا ہی لیکن بیچ شکل کے علیحدہ ہی اسلیے کہ صغر مقدار کرسنی کا
قریب گولاہٹ کے ہوتا ہی بخلاف لحمی کے کہ ایسا نہین ہوتا اور حدوث اس رسوب کا بھی دو وجہ سے باہر نہین ہی
ایک وہ کہ اعضا سے ہو اصلی ہون اعضا یا غیر اصلی دوسرا وہ کہ رطوبات سے نکلے لیکن اعضاے اصلی سے
جو قابل اسکے ہین کہ رسوب اُنسے پیدا ہو سکتا کلیہ اور کبد سے نسوا انکے اور وجہ اسکی وہ ہی کہ بیچ کرسنی کے بیان
ہوچکا اور اعضاے غیر اصلی سے قابل پیدایش اس رسوب کے وہ چیز ہی کہ قریب العہد پیدایش سے ہو اور
نزدیک وقوع ذوبان کے اُسمین ساتھ بول کے نکل آوینگے بخلاف گوشت بستہ کے کہ جسوقت ذوبان
اُسمین واقع ہو جو چیز کہ موجب ایسے رسوب کی ہوتی ہی دفع ہونا اُسکے اجزا ے منفصلہ کا طرف خارج بدن کے
ہوتا ہی اسلیے کہ خارج بدن اقرب ہی اور معلوم ہو کہ چربی بھی قابل پیدایش رسوب مذکور کے نہین ہی بسبب مہانت
رنگ کے اور پوشیدہ نہ رہے کہ رطوبات سے سواے خون کے لیاقت پیدا کرنے اس رسوب کی اور کوئی
نہین رکھتا ہی بشرطیکہ کبد مین محترق ہو اور وجہ نہ پیدا ہونے رسوب لحمی کی اور رطوبات سے اور خون سے بھی
اگرچہ کبد مین محترق ہو اُس کلام سے کہ بیچ کرسنی کے گذرا ہی ظاہر ہی اور جانئین کہ پیدایش رسوب لحمی کی کلیہ سے
اکثر ہی بسبب قرب مسافت کے کہ چھوٹے ہونے کو نہ پہونچاوے اسلیے کہ جو جگر سے ہو یا خون سے موصوف
اُسکا اکثر امر مین صغیر اور کرسنی ہوتا ہی بسبب قبول کرنے تفننت کے مسافت طویلہ مین و اما الدسمی فیدل
علے الذوبان لیکن دسمی دلالت کرتا ہی اوپر پگھلنے اعضاے غیر اصلی کے اور لحم اور شحم اور سمین مین جانئین کہ
بدن مین سواے اِن تینون عضو کے اور عضو قابل اسکے نہین ہی کہ رسوب مذکور اُس سے پیدا ہو اور طریق اسکے
حاصل ہونیکا یون ہی کہ تھوڑا اُنسے پگھلتا ہی اور ساتھ بول کے مثانے مین آتا ہی اور اِس جگہ بعد نکلنے کے
قارورہ مین پھر بستہ ہو جاتا ہی بعد مفارقت حرارت بدنی کے اور مائیت سے متمیز ہوتا ہی اسلیے کہ اگر منعقد نہو
اور مائیت سے جدا محسوس نہو اُسکو رسوب نہین کہتے بلکہ دسومت اور روغنیت کہتے ہین پوشیدہ نرہے

شحمی

دسمی

ذوبان شحم کا آسان زیادہ ہے ذوبان لحم سے کہ اسلیے گوشت بسبب سختی کے نہین پگھلتا ہے مگر بسبب قوی سے اور
فرق بیچ ذوبان لحم کے اور شحم کے اسکا یہ ہے کہ سمین اور شحم ہر دو ہے کہ ذوبان لحمی مائل سرخی اور براقی کے ہوتا ہے بسبب
ذوبان شحمی اور سمینی کے اور مشابہ ہوتا ہے ساتھ روغن زنبق کے یا ساتھ پانی سونے کے لہذا لوگون نے کہا ہے کہ
رسوب شحمی کہ مشابہ زیت کے ہو نشان ذوبان کا ہے اور یہ نہین ہوتا ہے مگر ذوبان لحم سے اور لحم نہین پگھلتا مگر
سبب قوی سے لیکن ذوبان شحمی اور سمینی ایک چیز ہین انمین فرق نہین ہے **فائدہ** ذوبان کہ کثیر المقدار ہو مکان
قریب سے ہوتا ہے لامحالہ اسلیے کہ جو اعضاے بعیدہ سے اعضاے بول مین آوے اگرچہ اصل مین بہت ہو
لیکن بسبب متفرق ہونے کے بیچ بدن کے بیچ مسافت طویلہ کے ساتھ بول کے نہین نکلتا مگر تھوڑا اور کبھی
رسوب وسمی کہ بڑے ہون عضو قریب سے ہوتے ہین البتہ اور جو چھوٹے ہون اعضاے بعیدہ سے ہوتے ہین
اکثر امر مین اسواسطے کہ بیچ طول مسافت کے چھوٹے ہو جاتے ہین اور درمیان کا مبدا اور مخرج بول کے وہ عضو
کہ اسمین لحم اور شحم ہو اور رسوب وسمی اس سے پیدا ہون سواے گردے کے نہین ہے پس اقرب ترین عضو
مخرج بول سے یہی ہوتا ہے لہذا کہا ہے لوگون نے کہ جسوقت بیچ بول کے ٹکڑا اسفید ظاہر ہو مقدار دانے انار کے
دلیل ذوبان شحم کلیہ کا ہوتا ہے اور اگر کہین کہ شحم اوپر گردے کے طرف خارج سے ہے اور مجری طرف داخل کے
پس نفوذ اس قدر بڑے ٹکڑے کا کیونکر ممکن ہے اسکے مجری مین جواب یہ ہے کہ نفوذ ٹکڑے بہت کا تولج کلیہ سے
اسکے باطن مین لامحالہ محال ہے لیکن کیفیت یہ ہے کہ شحم مذکور جب پگھلتی ہے ورم ہوتی ہے اسطرح کہ اپنے لاحق کو
تکلیف دیتی ہے پس طبیعت اسکو بحکم اپنے خالق کے جرم گردے سے طرف مجری البول کے دفع کرتی ہے اور نکلجاتی ہے
پس چربی پگھلی جب مثانے مین آتی ہے بسبب برودت مکان کے بستہ اور غلیظ ہوتی ہے اس شکل پر کہ کہا گیا اور
اگر کہین کہ حصر اسکے انجماد مقدار دانے انار کے کیونکر ہے اور اس سے بڑا کیون نہین ہوتا تا ہم کہینگے کہ ممکن ہے لیکن اکثر
یہی ہے اسلیے کہ گردے سے شحم پگھلی تھوڑی تھوڑی مثانے مین آتی ہے بطور ترشح کے اور جسقدر کہ پہنچی بستہ ہو
پس پیدا ہونا ٹکڑے بہت بڑے کا اس سے بعید ہے **سوال** دسومت کہ اعضاے وسمہ ثلثہ سے بول مین آتا
بعضی اس سے منعقد ہوتی ہے وہ ہوا رسوب اور بعضی منعقد نہین ہوتی بلکہ ویسی پگھلی کر ساتھ بول کے رکھ
اسکو چکنا کرتی ہے وجہ انعقاد بعضی کی اور نہ منعقد ہونے بعضی کی کیا ہے **جواب** ذوبان دو طرح ہوتا ہے ایک
کہ مفرط ہو اور رطوبت کو فنا کرے اور اس سبب سے ارضیت غالب آوے اور بہ باد دے پگھلے ہوئے کے
اور جو ایسا ہو جلد منجمد ہوتا ہے بسبب کثافت کے کہ اسکو لازم ہے آسانی انجماد کی دوسرا یہ کہ ذوبان قوی نہ ہو

اور رطوبات فانی ہوں وہ رطوبات جبتک بردقوی نہو منعقد نہین ہوتی لہذا بیچ قارورہ کے گھل ساتھ بول کے
ملی ہوئی ہوتی ہی بدون ترسب کے اور بدبو اسکی اکثر ہو نسبت اول کے لہذا کہا ہی لوگون نے کہ اگر رسوب الدمی
اروی من الدسومة واما المدی فیدل علی انفجار قرحة لیکن رسوب مدی یعنے ریمی دلالت کرتا ہی اوپر پھٹنے ورم
نضیج ورم سے ہو یا نضیج جراحت سے اور بیچ باطن کے جس جگہ کہ ورم ہوا اور پختہ ہوا اکثر وہ ہی کہ جو پھٹتے ہین طرف
اس راہ کے کہ اقرب احد ہو اسمین ہی بیچ نکلنے کے میل کرے اور وہان سے نکلے لہذا حصول ریم کا بیچ بول کے
زیادہ اورام آلات بول سے ہوتا ہی یا انکے زخمون سے پس اگر ساتھ رسوب مدی کے بول نضیج ہو یعنی
رسوب راسب مجموع ہو جاننا چاہیے کہ مقام مدہ کا بیشک آلات بول کا ہی خصوصا مثانہ اسلیے کہ نضیج بول کا
اسکے مانوق سے تعلق رکھتا ہی امر جانین کہ رطوبات خام کو کہ بول مین نکلتی ہین ساتھ پیپ کے کہ بول مین
آتا ہی مشابہت ہوتی ہی اور فرق انمین یہ ہی کہ ریم موٹا ہوتا ہی اور آسانی سے آپس سے جدا ہوتا ہی اور ریم
ملجا ہی اور یہی آثار ورم اور انفجار کے گواہی دیتے ہین اور جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہی کہ ریم صاحب نضیج ہوتا
اور اس سبب سے راسب نہین ہوتا اور ساتھ بول کے بدون تمیز کے ملا ہوتا ہی اور سب بول مانند دودھ کے
سفید اور غلیظ القوام ہوتا ہی واما المخاطی فیدل علی خلط غلیظ خام لیکن رسوب مخاطی پس وہ دلالت کرتا ہی
اوپر خلط غلیظ خام کے اور مخاط اس بلغم کو کہتے ہین کہ قوام اسکا ہموار اور برابر ہو نظیر اسکا بلغم ناک کا ہی اور
رسوب مخاطی تین طرح سے باہر نہین ہی ایک وہ کہ مادہ بلغم کا بدن مین زیادہ ہو اور ساتھ بول کے نکلے دوسرا
وہ کہ قریب مخرج بول کے مرض بلغمی ہو پس طبیعت اسکی مادہ کو اسطرف دفع کرے بطریق بحران کے
جیسے وجع النسا اور مفاصل اور اوجاع ورک کے اکثر واقع ہوتا ہی تیسرا وہ کہ مزاج گردے کا شدید البرودة ہو
اور اس سبب سے بلغم اسمین زیادہ پیدا ہوا اور یہ نوع کمتر ہوتا ہی اسلیے کہ جو غذا گردونکو پہونچتی ہی جگر سے
ہضم ہو کر آتی ہی اور ایسی غذا مین بلغم کم ہوتا ہی پس سردی مزاج گردے کی اگرچہ پیدا کرنے والی بلغم کی ہو سکتی ہی
لیکن بلغم کثیر اس سے غیر ممکن الحصول ہی اور فرق درمیان ان تینون نوع کے لازم ہونے امتلاء سے
بیچ تمام بدن کے امتلائی ہین اور ظاہر ہونے آفات سے اور تقدم آثار نضیج سے بحرانی ہین اور موجود ہونے
سوء مزاج بارد گردے سے کلیہ مین جو ظاہر تھے ہمنے بیان نہین کیا اور رسوب مخاطی کثیر المقدار بیچ آخر
نقرس اور اوجاع مفاصل کے دلیل نیک ہی اسلیے کہ اوپر معلوم ہو چکا ہی واما الشعری فسببہ انعقاد رطوبة
مستطیلة لیکن رسوب شعری یعنے مانند بال کے بیچ رقت اور اطالت کے پس سبب اسکا بستہ ہونا

ہیں مستعد ہو کر بسبب شدت لعاب کی بنا منعقد ہوا ہے ایسا ہوتا ہے کہ رطوبت جو باقی ہوتی ہے حرارت اسکو
پہونچکر اسکو اسی شکل پر منعقد کرتی ہے اور رسوب شعری اُس سے حاصل ہوتے ہیں اور انعقاد اسکا بنسبت
ریت و حصات کے نرم زیادہ ہے اسلیے کہ مادہ اسکا بقیاس مادہ حصات کے لطیف تر ہوتا ہے اور حرارت تمام
اسکی بنظر حرارت مادہ حصات کے کمتر اور رنگ رسوب شعری کا تابع رنگ ادرار کے ہوتا ہے مثلاً اگر ادرار مع
مخالطت خون سے ہو تو رسوب سرخ ہوگا ورنہ سفید اور تولد اس رسوب کا اکثر گردے میں ہوتا ہے لیکن مثانے میں
ہرگز نہیں ہو سکتا ہے نزدیک جمہور کے بسبب وسعت فضا کے اور کثرت اجتماع بول کے بخلاف ادرار
حصات کے کہ بسبب کثافت ذات کے منعقد ہوتا ہے آسمیں اور پوشیدہ نہیں ہے کہ شان گردے اور مثانے
بستہ ہونا رطوبات کا ہے کہ انمیں جمع ہوں کمال الاخنے اور اگرچہ بطریق شذوذ کے بیچ بعض اعضا اور کے کبھی مانند
جگر اور شش کے تحقق ممکن الحصول ہے لیکن وہ خارج اس بحث سے ہے اسلیے کہ رسوب شعری اُس سے
حاصل نہیں ہو سکتے بسبب بعد مسافت کے کہ صغیر ہونا اجزا کا اُسکو لازم ہے اور جاننا چاہیے کہ طول
رسوب مذکور کا کبھی ایک بالشت تک ہوتا ہے اور جالینوس نے کہا کہ آدھے گز تک میں نے دیکھا ہے
اور بیچ پیدایش اس قدر رسوب مستطیلہ کے بعضے اس امر پر ہیں کہ پیدایش اسکی کلیہ میں غیر ممکن ہے
اسلیے کہ کلیہ لانبا نہیں ہے پس کہتے ہیں کہ وہ بتقدیر تسلیم کے گردہ نہیں ہے اس امر سے کہ وہ بیچ اسکے پیدا ہو
بیچ دوسرے عضو کے اور قرشی نے کہا کہ ہذا لیس بشی اسلیے کہ بیچ برابخ کے حرارت عاقدہ نہیں ہے
لیکن بیچ خالی ہونے برابخ کے حرارت عاقدہ سے اور بیچ پیدایش رسوب مستطیلہ کے گردے میں
دلیل نہیں کی اور یہی لکھا ہے کہ نزدیک میرے تولد رسوب شعری سفید کا مثانے سے استبعاد نہیں رکھتا
واللہ اعلم و اما الخمیری فہو شبیہ بقطع الخمیر المنقوع لیکن رسوب خمیری پس وہ مشابہ ہے ٹکڑے خمیر کے
کہ پانی میں بھگویا ہو اور جانیں کہ یہ رسوب بڑا اغلب سفید بدون احتراق کے ہوتا ہے اور پیدایش اسکی
دو وجہ سے باہر نہیں ہے ایک وہ کہ بسبب تناولات کے زیادہ استعمال دودھ اور پنیر سے ناشی ہوتا ہے
دوسرا وہ کہ بسبب اخلاط ہے جیسا کہ ابن سینا نے اوپر اسی کے تقریر کیا اور کہا کہ دلیل علی خمیر
ہے ۔ ۔ ۔ کہ رسوب خمیری اور ضعیف ۔ ۔ اور رسوب ۔ ۔ کے اسلیے کہ جو ۔ ۔
۔ ۔ نہیں ہوتا ہے اور جالینوس جیسا کہ جگر کبھی بیچ اسکے احالہ کے قاصر ہوتا ہے پس ۔ ۔
۔ ۔ ہے اور معلوم ہے کہ معدہ جو ضعیف ہوتا ہے ایسا ہی اکثر ضعیف ہوتے ہیں ۔ ۔

فیدل علی حصاۃ منعقدۃ او فی الانعقاد لیکن رسوب رملی پس وہ دلالت کرتا ہے اوپر سنگریزہ کے کہ بستہ ہو یا
بستہ ہوئے نہین ہے اور اسکو رملی اس سبب سے کہتے ہین کہ اجزا سخت ترابی اسمین پائے جاتے ہین
اور حصات منعقدہ تمام ترکہ بعد کامل ہونے قوت کے تحلیل ہونے لگے یا نہ لہذا شیخ رئیس نے قانون مین لوازم
رسوب رملی کے تین لکھے ہین ایک وہ کہ سنگ بعد انعقاد کے ہو دوسرا وہ کہ منعقد ہوا تیسرا وہ کہ بعد انعقاد کے
منحل ہوتا ہے لیکن فرق بیچ حالت انعقاد کے اور حالت انحلال کے اس طرح کرتے ہین کہ اگر بول ساتھ رسوب
رملی کے رقیق ہو جائین کہ سنگ بیچ حالت بستہ ہونے کے ہے یا بستہ ہو چکا ہے لیکن ابھی طرف انحلال کے
میل نہین کیا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غلاظت بول کی حالت انعقاد مین طرف انعقاد کے خرچ ہوتی ہے اور بعد
انعقاد کے اور قبل انحلال کے بھی اجزاء غلیظ بسبب بند ہونے مجری کے سنگ سے ساتھ بول کے
نہین نکل سکتے ہین پس جو رقیق ہے نکلتا ہے اور اگر بول غلیظ ہو جائین کہ طرف انحلال کے میل کیا اور وجہ
خشورت اور غلاظت بول کی اس قسم مین رفع ہونے سبب رقت سے کہ اوپر بیان ہوئی ہے معلوم ہے فائدہ
ایک نوع ہے رسوب سے کہ اسکو شبیہ برمل کہتے ہین اور وہ رسوب ہے کہ اجزاے ترابی نہایت ڈھیلے
محسوس ہوتے بول مین اور یہ رسوب مقابلہ رسوب رملی کا ہوتا ہے اور مادہ دونو کا رطوبت غلیظ اور لزج ہے
کہ مستعد ہے واسطے تحجر کے اور عمل کرتی ہے اسمین حرارت قاعدہ متحجر لیکن جبتک تحجر اور صلابت خوب
نہین ہے رسوب شبیہ برمل کے نکلتا ہے اور بعد شدید ہونے صلابت کے رسوب رملی آتا ہے اور کبھی جانینا
کہ رسوب رملی دلیل ہونے حصات کا ہے گردے اور مثانے مین اگر رسوب سرخ ہو نشان ہونے حصات کا
ہوتا ہے گردے مین ورنہ مثانے مین بخلاف رسوب شبیہ برمل کے کہ دلالت اسکی فقط اوپر حصات مثانے کے
ہوتی ہے اور کلیہ سے نہین ہوتا ہے اسلیے کہ بیچ اس مادے کے کہ اس سے یہ رسوب پیدا ہوتا ہے عمل حرارت
بدرجہ تحجر نہین پہنچا بلکہ انعقاد تھوڑا راہ پایا اور یہ ایسا مادہ بیچ مسافت دراز کے متغیر ہوتا ہے اور بسبب
تیزی بول کے منقطع ہوتا ہے اور نہایت صغیر ہوتا ہے اور پانی مین ملجاتا ہے اور لیاقت اسکی نہین رکھتا ہے
کہ قارورہ مین راسب ہو اور مشابہ رمل کے دکھائی دے بخلاف مثانے کے جو قریب مخرج کے ہے اور وہ
مذکور ہوا ہے بغیر تغیر کے نکلتا ہے اور رسوب مشابہ رمل کے اس سبب سے ظاہر ہوتا ہے و اما الرسوب فیدل علی
بلغم او مدۃ عرض لہا التطول المکث تغیر الالوان لیکن رسوب خاکستری پس وہ دلالت کرتا ہے اوپر بلغم
یا ریم کے کہ اسکو بسبب دیر رہنے کے تغیر رنگ کا عارض ہوا ہو اور یہ بلفظ اکثر ہیئت کے ہے مگر کبھی

بسبب وقوع احتراق کے بیچ مدہ کے بھی رسوب سیاہ ظاہر ہوتا ہے بدون دراز ہونے توقف کے اور رسوب
درمیان حشیشی اور تھوڑی کبودی کے ہوتا ہے اور اجزا اسکے چھوٹے اور گول ہوتے ہیں واما العلقی فالدموی
لیکن رسوب علقی اور دموی جانیں کہ دموی خصلت تغیری علقی کا ہے اسلیے کہ خون بعد جدا ہونے کے اپنی
جگہہ سے اور بعد مفارقت حار غریزی کے میل بہ تشنگی کرتا ہے اگرچہ بیچ بدن کے ہو اور جب بول میں ملکر نکلا
نکلا اور جب کہ بستہ ہو جاوے پس رسوب دموی سوائے علقی کے نہیں ہوتا ہے اور اس سبب سے
کہ یہ رسوب اکثر مجاری بول سے ہوتا ہے اور کبھی گردہ سے اور بندرت اسکے مافوق سے بھی ہوتا ہے واسطے
فرق کے درمیان ان دونوں کے ماتن کہتا ہے فان کان شدید الممازجۃ بالمائیۃ دل علی ضعف الکبد پس
اگر ہو رسوب مذکور شدید الممازجت بول سے دلالت کرتا ہے اوپر ضعف جگر کے وان کان دون ذلک دل
علی جراحۃ فی مجری البول فان کان متمیزا فاکثرہ من المثانۃ والتنقیب اور اگر ہو رسوب غیر شدید الممازجت
دلالت کرتا ہے اوپر زخم مجری بول کے پس وہاں کہ تفرق اتصال بیچ تنقیب و مثانہ کے ہو رسوب بہت
متمیز ہوتا ہے اکثر امر میں اور جہاں تفرق مافوق مثانہ کے ہو بیچ مجری بول کے رسوب ساتھ مائیت کے ملا ہوا کم
او متمیز نہیں ہوتا لیکن شدید الامتزاج بھی بعض ہوتا ہے اور قرشی نے لکھا فرق بیچ نکلنے رسوب مذکور کے مکان
قریب سے اور بعید سے باعتبار مخالطت کے اگرچہ اطبا نے ذکر کیا ہے لیکن فرق صحیح وہ ہے کہ باعتبار رنگ کے ہو اور کہا ہے
کہ اگر رسوب غالب الحمرت ہو تو قریب سے ہوگا اسلیے کہ نکلنا خون کا اوپر اپنے رنگ کے بدون متغیر ہونے کے دلیل قرب
مخرج کا ہے اور اگر مائل بہ سیاہی ہو تو بعید سے ہوگا اسلیے کہ بیچ مسافت طویل کے کہ توقف کرنے خون کو لازم ہے بیچ
بدن کے بعد منفصل ہونے کے اپنی جگہہ سے بالضرور تغیر اسمیں ہوتا ہے اور بسبب مفارقت حار غریزی کے
سیاہی اسمیں ظاہر ہوتی ہے فائدہ نکلنا خون کثیر کا مثانہ سے نہیں ہو سکتا اسلیے کہ عروق مثانہ کے
اور چھوٹے ہیں اور سنجھا جرم مثانہ کے گھسے ہیں پوشیدہ نہ رہے کہ جب مولف بیان کرنے کیفیت دلالت
رسوب سے از روے ذات کے فارغ ہوا شروع کیا بیچ دلالت کرنے رسوب کے باعتبار مکان کے
اور کہا کہ والرسوب ینقسم بحسب المکان الی غمام ومعلق والراسب اور رسوب منقسم ہوتا ہے باعتبار مکان کے
طرف غمام اور معلق اور راسب کے اما الغمام فہو الطافی لیکن غمام پس وہ طافی ہے یعنی اوپر بول کے
تیرتا ہے اور اسکو سحاب بھی کہتے ہیں اور معنی دونوں کے ابر ہیں وسببہ قلۃ النضج وتصعد الریح اور
سبب اکثری رسوب غمامی کا قلت نضج ہے اور نکلنا ریح کا اوپر اور اس سبب سے کہ بیچ ذات اس کے

غمام

بیچ مختبس ترسوب بھی بسبب قعر ریح کے اوپر ٹھہرتا ہی اور سبب طفو کا دوسرا بھی ہی جیسا کہ بیان ہوتا ہی جان تو کہ سبب طفو کا اور اوپر آنے اس چیز کا کہ بالطبع میل اسفل کو رکھتی ہی تین وجہ سے خالی نہین ہی ایک وہ کہ حرارت قوی اُسمین اثر کرے اور اجزاے کثیف کو لطیف کر کے صعود کرے جیسے کہ بیچ بخار بننے پانی کے اور دھان بننے لکڑی تر کے محسوب ہی وقت گرم ہونے کے بشدت دوسرا وہ کہ ساتھ اجزام مشتعل قابل ہووے وہ جسم کہ حرکت اور تحریک اُسکی جانب اعلیٰ کے ہو ملنے والا ہوا اختلاط کثیر کر کے پس اُس چیز متسفل بالطبع کو اٹھاوے طرف اوپر کے جیسا کہ بیچ گردباد کے مشہود ہی کہ اجزاے ارضی اور اشیاے غایۃ ممکن الثقل ریح سے اڑتے ہین تیسرا وہ کہ ثقل عرض شکل ہو اور اس سبب سے اوپر پانی کے طافی رہے اور نیچے نجاوے جیسا بیچ رصاص کے مرئی ہی کہ باوجود افراط ثقل کے جسقدر اُسکو ہلکا کر کے اوپر پانی کے رکھین طافی رہتا ہی واما المعلق فھو الواقف فی الوسط وسببہ قلۃ الامرین المذکورین لیکن معلق پس وہ ہی کہ درمیان تاردرو کے ٹھیرے اور سبب اُسکا کم ہونا دونون امر مذکورہ کا کہ غمام مین ہین یعنے اگرچہ قلت نضج کی اور تصعد ریح کا اس جگہ بھی مشروط ہی لیکن قلت نضج اُسکی نسبت قلت کے کہ علت طافی ہونے کی کمتر ہی حاصل یہ کہ نضج بیچ معلق کے بنظر طافی کے زیادہ ہی اور تصعد ریح کا کمتر واما الراسب فیدل علی الرسوب الطبیعی علی النضج وفی غیر الطبیعی علیٰ سوء الحال لیکن رسوب تہ نشین پس دلالت کرتا ہی بیچ رسوب طبیعی کے اوپر نضج کے اور بیچ غیر طبیعی کے اوپر برائی حال کے آور بیچ طافی اور معلق کے بھی موافق حکم اچھے ہونے اور برے ہونے کے رسوب مختلف ہوتا ہی جیسا کہ کہا جاتا ہی ساتھ قواعد کثیر کے کہ لائق اس جگہ کے ہی ذکر کرنا انکا جانین کہ رسوب محمود ہی یا مذموم اگر محمود ہو نضج اور اصلح اُسمین راسب ہی پس معلق پس طافی اور وجہ اُسکی یہ ہی کہ اعضا جیسا کہ معلوم ہی اسی طرح واجب ہی کہ ارضیت انمین غالب ہی تو قوی اور سخت ہون اوپر حرکت کے اور بعید ہون انفعال سے اور ہو مانع بعضے اعضا کا مانند دل کے اور مانند اُسکے منع نہین کرتا ہی غلبہ ارضیت کو اُسپر اسلیے کہ تھوڑی آگ گرم کرتی ہی بقدار بہت کو زمین سے اور جو ایسا ہو کہ فضول مندفعہ بول بین جو نضیج ہون ارضیت اُنپر غالب ہوتی ہی اسلیے کہ لنشان پختگی مادے کے مشابہ ہونا اُسکا ہی ساتھ اعضا کے اور اوپر گذر چکا کہ ارضیت بیچ اعضا کے غالب ہی پس بیچ مشابہ ہونے کے ساتھ اعضا کے بالضرور چاہیے کہ ارضیت غالب ہو اور جس چیز مین ارضیت غالب ہوتی ہی وہ پانی بین بیٹھ جاتی ہی لا محالہ بشرطیکہ ہونے مانع کے ہبوط سے کہ مذکور ہوا ہی لیکن رسوب

مذموم دو طرح ہر ایک وہ کہ بذاتہ ارضی ہو مانند ریت کے اور ظاہر ہے کہ یہ نہو گا مگر راسب اور یہ رسوب کا دلیل
زیادتی شر کی نہیں ہے دوسرا وہ کہ اسمین ارضیت ذاتی نہو بلکہ بسبب کوئی امر غیر طبیعی کے کہ فاعل اسکا ہو
حاصل ہوئی ہو اور یہ نوع راسب لامحالہ ردی زیادہ ہے پس حق یہ ہے تمام طافی یعنے طافی اسلم ہے بہ نسبت
مادون اپنے کے اسلیے کہ غالبًا ارضیت کا اس نوع رسوب مذموم مین دلیل قوت اور شدت سبب کا ہے
مگر یہ کہ سبب طفو کا ملنا ریح کثیر کا ساتھ حرارت مفرطہ کے ہو یا ہونا اسکا شدید الاستعراض کہ اگرچہ
اگرچہ طافی ہو لیکن ردی زیادہ ہوتا ہے بسبب غلبہ ارضیت کے کہ مستلزم قوت سبب کا ہے اور یہ رسوب
بسبب ارتفاع کے ارواح ہونے سے نہیں نکلتا ہے کما لا یخفی انتباہ اگرچہ بیچ رسوب محمود کے گذر کو منافی
اصلح اور انفع نہیں ہے لیکن بیچ تحقیق لوگوں کے کبھی رسوب محمود طافی یا معلق سے امراض اسکے
منتقی ہوتے ہین اور اسی طرح بیچ رسوب مذموم کے کہ ارضیت اسمین ذاتی نہو طافی کو بہ نسبت معلق
اور راسب سے جانتے ہین لیکن خاص ساتھ مادہ بلغمی اور سوداوی کے ہے اسلیے کہ اگر مادہ صفرا ہو اور
رسوب مذموم اس سے حاصل ہو طافی اسمین ردی زیادہ ہوگا اور راسب نسبت اپنے فوق کے
بہتر اور علامت اسکی یہ ہے کہ مادہ بلغم اور سودا کا ثقیل زیادہ ہے اور جسوقت طبیعت اسپر غالب آوے
اور پکاوے طبیعت مادے کو پھیر دیتی ہے اور سبک کرتی ہے پس طافی ہونا اسمین دلیل بہتر ہونے کا ہے کہ خلاف
صفرا کے کہ گرم اور سبک اور صاحب اعتدال ہے تہ رسوب اسکا نشان مغلوب ہونے ثوران مادے کا
اور غالب ہونے طبیعت کا ہے پس تہ رسوب اسمین نشان بہتری کا ہے اور اسیطرح طفو کہ بیچ رسوب بلغمی
اور سوداوی کے بسبب عریض ہونے جرم رسوب کے ہوا اعتبار سے ساقط ہوتا ہے اور حکم ذم کا
اسپر نہوگا پس مذموم ہونا اسکا بیچ طافی کے کہ ریح اور حرارت سے ہو محصور ہوتا ہے اور فرق درمیان
دونون کے یہ ہے کہ جو بسبب ریح کے طافی ہو کٹ سے خالی نہوگا اور جو حرارت زائد سے طافی ہو نشیب
اور علامتون سے خالی نہوگا اور جسوقت بیچ رسوب بلغمی اور سوداوی کے علامات نمون اور طافی ہو
لامحالہ عریض ہونے شکل سے ہوتا ہے اور شکل چوڑی اسکی بھی محسوس ہوتی ہے فائدہ و بہت ہوتا ہے کہ
بول غلیظ اور رسوب اگرچہ پختہ اور متمیز ہے بسبب غلیظ ہونے بول کے اوپر پانی کے ٹھہر سے نمونہ کا
کر تھوڑا ہوا اور اسی طرح بہت ہوتا ہے کہ بول رقیق ہو اور رسوب اگرچہ خام ہے لیکن بسبب تیزی ہونے
بول راسب ہو حاصل یہ ہے کہ جو کچھ بیچ رسوب اور شعوا اور مرتب ہونے احکام رسوب کے اسپر لکھی

بنظر اعتدال قوام بول کے ہی اور اگر ایسا نہو درجۂ اعتبار سے متروک ہو پس طبیب کو مراعات ان امور کا
لحاظ رکھنا واجب ہوتا ہی اور بہت ہوتا ہی کہ رسوب مانند غمام کے ظاہر آتا ہی اور طبیب اُس سے ڈرتا ہی اور
حال یہ کہ وہ شروع نضج کا ہی اور بعد اُسکے متعلق ہونا ہی پس راسب ہوتا ہی اور بہتری مرض مین حاصل ہوتی ہی
او جس وقت ہم بجران تمام ہو نے کے سبب تمامی ہو خوف اسکا ہی کہ نکس ہوگا پوشیدہ نرہے کہ جو بیان رسوب سے
ہم فارغ ہوے اب ذکر کرتے ہین کہ بول نضیج صحیح کیونکر ہوتا ہی اور فرق بیچ بول لڑکون کے اور جوانون کے اور
مشایخ کے اور مردون کے اور عورتون کے کیا ہی اسکو تین فایدے مین ہم کہینگے فائدہ بیچ بیان بول
صحیح اور نضیج کے جاننا چاہیے کہ بول پختہ خوب واجب ہی کہ معتدل ہو قوام اور رنگ اور بو مین اسلیے کہ
افراط بیچ ہر ایک کے اِنسے نہوگا مگر بسبب افراط خروج کے اعتدال سے اور بیچ مقدار اسکے بھی چاہیے
کہ معتدل ہو مگر یہ کہ کثرت اوپر طریق دفع طبیعت کے ہو کہ وہ محمود ہی اس سبب سے کہ شیخ نہیں نے واسطے
ہونے بول نضیج صحیح کے اعتدال بیچ مقدار کے شرط نہین کیا اور بھی جاننا چاہیے کہ نکلنا بول کا ان اعتدالات
اگر بسبب کوئی متغیر مشروب یا ماکول کے یا سوا اُنکے ہو ساتھ بقاے صحت کے معتدل ہونے بول مین
قدح نہین کرتا ہی اور ساقط الاعتبار ہی جیسا کہ بیچ مقدمہ اس مبحث سے کہ کہا گیا کہ حکم اوپر احوال بول کے
اوپر تقدیر اُسکے محفوظ ہونے کے ہی تغیرات وارد غیر مرض سے اور جاننا چاہیے کہ بیچ بول نضیج صحیح کے
ہونا رسوب کا واجب نہین ہی اور اگر ہو محمود ہوگا یعنی رسوب غیر محمود ممکن نہین ہی کہ بیچ بول صحیح کے ہو
اور نہ موجود ہونا رسوب کا بیچ بول صحیح کے اسلیے ہی کہ رسوب طبعی ہو یا غیر طبعی فی الحقیقت بدون
خروج کے امر طبعی سے نہین ہو سکتا ہی لیکن اگر غیر طبعی ہی خروج اُسکا امر طبعی سے ظاہر ہی لیکن اگر طبعی ہی
دو امر سے باہر نہین ہی یا فضول ہضم سے ہوگا یا فضول اخلاط سے اور پیدایش ان فضول کی اگرچہ
ہم تسلیم کرتے ہین کہ امر طبعی ہی لیکن شک نہین ہی کہ فضول مذکورہ جسقدر کمتر ہو بہتر ہی اور ظاہر ہی کہ جبتک فضول
معتد بہ نہون رسوب اُنسے ظاہر نہین ہوتے پس بول عدیم الرسوب صحیح افضل رسوب والے سے
ہوتا ہی اور قلیل الرسوب بہتر ہوتا ہی کثیر الرسوب سے اور جو یہ متحقق ہوا ہونا رسوب کا جس جسے ہو
بدون نکلنے کے امر طبعی سے نہین ہو سکتا اس سبب سے کہ تو جانتا ہی اور یہ ہو سکتا ہی کہ ہم کہتے ہین
کہ نہین مانتے کہ پیدایش فضول کی ہضم اخلاط سے اور امر طبعی سے ہو اس معنی سے کہ فعل طبیعت سے
حاصل ہوتا ہی اور پیدایش اُسکی مطلوب بالطبع ہی بلکہ طبیعی کہنا اُسکا اس معنی سے ہی کہ وہ ضروری ہی

اور لازم فعل طبیعت کا ہے اسلیے کہ ضروری مذکور کو بھی طبیعی کہتے ہیں بطور اشتراک اسمی کے اور فی الحقیقۃ
غیر طبیعی ہے باعتبار مغلوب ہونے طبیعت کے پس اس تقدیر پر نمودار رسوب کا اگر امر غیر طبیعی کے بیچ معنی جو
مغلوب طبیعت کے ہے بطریق اولیٰ راست آتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ بیچ بول صحیح کے نضیج دینا
رسوب کا واجب نہیں ہے اور اگر ہوا لامحالہ رسوب محمود کا ہوگا اور بہ صفت رسوب محمود کی گذر گئی ہے اور ہونا
رسوب مذموم کا بیچ بول صحیح کے ظاہر ہے کہ حصول اس رسوب کا ہوگا مگر فضول غیر طبیعی سے کہ مرض کو لازم ہے
اور بول موصوف کہ بیچ حق صحیحوں کے مذکور ہوا اگر پایا جاوے بیچ مرض غایت الحدت کے تھوڑی مدت میں
یا دفعۃً دلالت کرتا ہے اوپر علامت ہونے مرض کے دوسرے دن ظہور اس بول سے اسلیے کہ نشان نہایت
غالب ہونے طبیعت کا ہے **انتباہ** اعتدال بیچ قوام بول کے ظاہر ہے اور اعتدال اسکا رایحہ میں بھی معلوم کر
لیکن اعتدال اسکا رنگ میں وہ ہے کہ اترجی ہو یا قریب احمر ناصع کے باعتبار دونوں مذہب کے چنانچہ
بحث بول اصفر میں بیچ ضمن اترجی کے ساتھ تحقیق جانبین کے مشروحاً مذکور ہوا اور بیان کو تھوڑا سا
کہا جاتا ہے ساتھ بیان اس امر کے کہ رنگ سب اخلاط کا سرخ ہے جان تو کہ نزدیک بعض قدما کے رنگ معتدل
بول کا وہ ہے کہ قریب زعفرانی کے ہو لینے ناریت کمال کو پہونچی ہو اور زعفرانیت سے قریب ہو لہذا کہا
کہ بول صحیح کا درمیان ناری اور زعفرانی کے ہے اسلیے کہ انتہائے ایک چیز کی بہ نسبت اس چیز کے کہ بعد اسکے
اور زعفرانی ابتدا کے درمیان میں ہوتی ہے اور اوپر گذر چکا کہ بعد ناری کے مرتبہ زعفرانی کا ہے اور درمیان ان
دونوں کے درجہ اور نہیں ہے چنانچہ بحث اترجی میں بیان ہو چکا ہے اور حجت قائلی یہ ہے کہ لون سب اخلاط کا
قریب رنگ قانی کے ہے اور یہ مستلزم اس امر کو ہے کہ رنگ بول طبیعی کا بھی سرخ ہو لیکن نیچے قانی کے
اسلیے کہ بول وہ مائیت ہے کہ جدا ہوتی ہے اخلاط طبیعی سے بعد پکنے اخلاط کے بیچ جگر کے اور شک نہیں ہے
کہ کوئی جزو اخلاط سے بول میں ملکر آتا ہے اور جو وہ رنگین ہے پانی کو کہ بدون رنگ کے اور شفاف ہے تھا
اپنے رنگ پر رنگین کرتا ہے لیکن اس سبب سے کہ بسبب ملنے پانی معتدل المقدار کے اصلی رنگ گھٹ
جاتا ہے اور ضعیف ہوتا ہے مرتبہ قانیت سے نیچے آتا ہے اور قریب احمر ناصع کے دکھلائی دیتا ہے پس بول
طبیعی واجب ہے کہ ایسا ہو اور اوپر سرخ ہونے سب اخلاط کے دو دلیلیں کی گئیں ایک وہ کہ ہما
اخلاط میں خون ہے اور رنگ شبیہ خون کا قانی ہے پس واجب ہے کہ سب اخلاط سرخ ہوں بسبب ممتزج
اور مغلوب ہونے اور اخلاط کے نیچے غالب کے اور بسبب تدارک کرنے ایک دوسرے کو کہ سولے

سبب اخلاط کا سرخ

خون سے ہی اسواسطے کہ سیاہی مثلاً خون مین ملنے سودا سے حاصل ہوتی ہی سفیدی اور زردی کہ وہ بلغم
اور صفرا سے واقع ہوتی ہی تدارک کرتی ہی اور رنگ کسی کا اُنسے ظاہر نہین ہو سکتا جبتک کہ طبیعی ہین پس
بالضرور سواے رنگ خون کے محسوس نہین ہوتا ہی اس مجموعہ مرکب الاخلاط مین لہذا کہا ہی کہ خون اپنا
کہ بدن ملنے اور اخلاط کے بہت کمتر پایا جاتا ہی اسلیے کہ دم مرکب الاخلاط ہی دلیل دوسری وہ کہ بیچ مقصود کے
مشہود ہی کہ اگر بعد فصد کے باوجود متغیر ہونے رنگ خون کے سیاہی سے ساتھ سرخی کے اُس جگہ کہ نسا
خون کا کیفیت سے ہو جو بند کہ بین اکثر ضرر ہوتا ہی اور یہ نہین ہی مگر بسبب نکلنے خون طبیعی سے کہ
مرکب الاخلاط ہی پس رنگ اخلاط طبیعی کا ہوگا مگر سرخ اور اس سے وہم ہو کہ رنگ صفرا اور خون کا اگرچہ
جدا ہون بھی سرخ ہوتا ہی اسلیے کہ جو کچھ کہا گیا ہی سرخی رنگ اخلاط سے باعتبار مرکب ہونے اخلاط کے
ساتھ خون کے ہی سوا اسکے پس سفید ہونا بلغم کا مثلاً بیچ حالت بسیط اور اکیلے ہونے کے اور سرخ ہونا
وقت ترکیب کے ساتھ خون کے مدعا کو نقصان نہین کرتا علم کما لا یخفے اور حجت متاخرین کی یہ ہی کہ بیچ حالت
صحت کے شک نہین ہی کہ فضول کمتر پیدا ہوتے ہین بسبب قوی ہونے طبیعت کے اور کثرت تحلیل کے
اور بھی معلوم ہوا کہ ہونا صفرا معتدل المقدار کا بیچ بول کے لازم ہی تو خبردار کرے آدمی کو اوپر دفع کرنے
بول کے اور ساتھ اسکے بواسطہ اعتدال کے مقدار مین کیفیت سوزش کی بھی نلاوے اور اگرچہ فضول بھی
اور بھی ساتھ بول کے ملے ہوتے ہین لیکن صفرا بہ نسبت اورون کے بہت ہوتا ہی ساتھ بول کے
اما قلنا پس حالت صحت مین کہ مستلزم قلت اخلاط فضول کی ہی ساتھ بول کے بسبب قلت تولد اُن
فضول کے بیچ بدن کے واجب آتا ہی کہ بول اترجی ہو یا تبنی لیکن استقرا سے پایا گیا کہ تبنی بدون غلبہ
برودت کے اور بدون کمی صفرا کے قدر معتدل سے نہین ہو سکتا پس بول صحیح کا اترجی مین محصور ہوگا
واللہ اعلم اور وجہ تطبیق دونون قول کی ساتھ فوائد بہت کے بیچ بحث الوان بول کے ہمنے مفصل کہا ہی
فائدہ بیچ بیان بول اسنان کے اور فرق کے اُنہین جان تو کہ رنگ بول لڑکونکا یعنے دودھ پینے والونکا
اور اُن لڑکونکا کہ فطام سے قریب العہد ہین مائیت مارتا ہی اور مائل تر بسفیدی ہوتا ہی اور وجہ اسکی
اُنکی غذا سے ظاہر ہی اور بول صبیان کا یعنے اُنکا کہ فطام سے ہین اور ابھی بلوغ کو نہ پہونچے ہین غلیظ تر
بول جوانون سے ہوتا ہی اور کثیر الثفل یعنے بہت ہیجان والا بسبب کثرت فضول کے کہ کثرت غذا سے
حاصل ہوتے ہین اور بول جوانونکا مائل بناریت اور معتدل القوام ہوتا ہی ناریت بسبب حرارت مزاج کے

اور غلبہ صفرا کے اور احتمال قوام بسبب جید ہونے ہضم کے ہے اور بول گنوں کا مائل بسفیدی ہوتا ہے بسبب
ضعف ہضم ان لوگوں کے پس اگر فضول مندفعہ بول مین کثیر ہے غلیظ ہوتا ہے ورنہ رقیق اور بول مشایخ کا
رقیق زیادہ ہوتا ہے اور نادر ہوتا ہے کہ غلیظ ہو اور جسوقت بول مشایخ کا شدید الغلظ آوے جاننا چاہیے کہ
حصات انمین پیدا ہوتا ہے فائدہ بیچ بیان بول مردون کے اور عورتون کے اور فرق کے درمیان انکے
جانین کہ بول صحیح عورتونکا البتہ زیادہ غلیظ و سفید زیادہ اور کم رونق بول مردون صحیح سے ہوتا ہے اور
علت اسکی کثرت فضلات اور ضعف ہضم اور کشادہ ہونا مجری بول کی عورتون کا اور گرنا رطوبات رحم کا طرف
آلات بول کے ہے لیکن بول مردونکا مخالف اسکے ہوتا ہے اور کبھی جیہلا وین مکدر ہوتا ہے اکثر امردیان اور
کدورت اسکی اوپر کو میل کرتی ہے بخلاف بول عورتون کے کہ مکدر نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے کدورت بھی
نہایت قلیل ہوتی ہے اور علت عدم تکدر بول عورتون کی قلت تمیز اجزا کی ہے کہ شان انکی سے تمیز نہ
بسبب برودت کے اور ظاہر ہے کہ تکدر بدون تمیز اجزا کدورت کے نہین ہو سکتا اور اس سے معلوم ہوئی
وجہ کدورت بول مردون کی لیکن وجہ مائل ہونے کدورت کی طرف اوپر کے خفیف ہونا ان اجزا کا
بسبب حرارت کے اور اوپر سر بول عورتون کے اکثر کف گول ہوتا ہے یعنے مجموعہ کف مستدیر الشکل
معلوم ہوتا ہے یہ کہ جیسا اسکا ایسا ہوتا ہے اور بول حاملہ عورتون کا صاف ہوتا ہے اور ابر کے مانند اوپر
اسکے دکھلائی دیتا ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ بول حوامل کا مانند پانی چنے کے ہوتا ہے اور اسمین نہ رقت
محسوس ہوتی ہے اور اوپر سر بول کے ابر ہوتا ہے اور بول حاملون کا جس طور پر ہو اسکے وسط مین دانے
روئی منقوش کے دکھلائی دیتا ہے کذا قال الشیخ اور قرشی نے کہا یہ نہین ہوتا ہے مگر کبھی بندرت اور
بیچ بول حاملون کے بہت ہوتا ہے کہ مانند حب کے محسوس ہوکر نیچے آتا ہے اور اوپر آتا ہے اور حکیم لوگ
کہ جو استدلال براز سے کمتر کرتے ہین بسبب فحش نظر کے طرف اسکے اور بسبب قلت دلالت براز
اوپر احوال بدن کے اسواسطے کہ براز کا مبنی خبر نہین دیتا ہے مگر حال امعاء سے اور امراض بطن سے
متعلق اسکے ذکر مین مشغول نہوا لیکن اس سبب سے کہ استقصاے ذکر دلائل بدنی کا منصب
شرح کا ہے اور واسطے بعض امور کے پہچاننا اسکا ضرور تھا بیان اسکا بعد بول کے لازم آتا ہے ساتھ
فوائد علیحدہ کے فائدہ بیچ بیان براز کے جاننا چاہیے کہ براز محمود کہ دلالت کرتا ہے اوپر سلامتی مزاج
ان اعضا کے کہ انکو بیچ تغیر کرنے مزاج کے دخل ہے وہ ہے کہ پانچ وصف اسمین ہون ایک وہ کہ مجتمع ملوا

متشابہ الاجزا ہو اور رطوبت اُسکی شدید الاختلاط ساتھ ارضیت کے ہو یعنے ہرگز اختلاف نرکھتا ہو اسلیے کہ
اگر مختلف ہو تو نضج ہوگا اور انتفاخ دلیل نضج کا ہی اور اگر متشابہ نہو مختلف ہوگا یعنے بعضا نرم اور بعضا خشک یا
بعض منہضم اور بعض غیر منہضم تو لامحالہ نشان بدی حال کا ہی دوسرا وہ کہ بیچ مقدار اور رنگ اور رائحہ اور
قوام اور وقت کے معتدل ہو اعتدال مقدار مین وہ ہی کہ فضلہ بہ نسبت غذا کے نہ بہت ہو نہ اقل قلیل بلکہ
بیچ قلت کے متوسط ہو لوگون نے کہا ہی کہ اگر ایک شخص معتدل المزاج غذاے مطلق بیچ حالت اعتدال جوع کے
کھاوے اور وقت معتاد کے نکلے اور رطوبت بدنی اُس سے ملے فضلہ اُسکا چاہیے کہ نسبت ماکول کے
آدھا ہو کچھ اوپر اس سے از روے وزن کے اور حکم اعتدال حجم کا آگے آویگا اور اعتدال بیچ رنگ کے
یہ ہی کہ خفیف الناریت ہو یعنے زرد اور ہلکا بشرطیکہ کوئی چیز صابغ نہ کھایا ہو اسلیے کہ جیسا بول مین
شرط ہی کہ اشیاے صابغہ نکھایا ہو یہان بھی وہی شرط ہی اور اعتدال بیچ رائحہ کے وہ ہی کہ نہ بدبو ہو اور
نہ بدون بو کے اسلیے کہ شدید النتن دلیل عفونت کی ہی اور عدم النتن نشان زیادتی برودت کی ہی
اعتدال بیچ قوام کے یہ ہی کہ ہموار ہو اور بمنزلہ شہد معتدل القوام کے ہو اسلیے کہ قوام شہد کا بھی
مختلف ہوتا ہی اگر مشابہت اُسکی شہد مطلق سے دیجاوے مطلب نہین حاصل ہوتا ہی اور اعتدال
بیچ وقت کے یہ ہی کہ موافق عادت کے بعد کامل ہونے ہضم کے اور پورا ہونے جذب خلاصہ کیلوس کے
طرف جگر کے نکلے اور بعضون نے کہا ہی کہ وقت متوسط واسطے نکلنے براز کے وہ ہی کہ بعد تناول ماکول کے
جب بارہ ساعت نجومی گذرین فضلہ غذاے مذکور کا نکلے اور حق یہ ہی کہ اندازہ کرنا وقت کا اوپر عادت کے
کہین اسلیے کہ احوال سب کچھ یکا برابر نہین ہی کما لایخفے تیسرا وہ کہ سہل الخروج ہو اور نکلنا اُسکا ارادہ سے
اور اقرع نکرے اسلیے کہ سہولت خروج کی دلیل قوت دافعہ کی ہی اور نکلنا ارادہ سے نشان سلامتی قوت
ماسکہ کی ہی اور خالی ہونا لذع سے نشانی نملنے صفرا بہت کا ہی اور جاننا چاہیے کہ اگرچہ مرارہ سے تھوڑا
صفرا امعا مین آتا ہی واسطے خبردار کرنے کے لیکن جو تھوڑا آتا ہی سبر زمین لذع نہین کرتا مگر اُسوقت
کہ بہت آوے یا شدید الحدت ہو چوتھا وہ کہ صاحب بقبقہ اور قرقرہ نہو اسلیے کہ یہ بدون کثرت ریح کے
بیچ امعا کے نہین ہوتا ہی اور کثرت ریح کی امعا مین دلیل ضعف امعا کا ہی پانچوان وہ کہ بیچ حجم اور کمیت کے
قریب ماکول کے ہو اور یہ اسواسطے ہی کہ جو اجزاے غذائی سے باعتبار منجذب ہونے طرف جگر
ناقص ہوتے ہین اور مقدار کم ہوتی ہی لیکن بواسطہ طبخ کے کہ اُسکے نشان سے بسیط اور ضخیم کرتا ہی

تدارک نقصان کا ہوتا ہے اور اِس سبب سے حجم فضلہ کا باوجود نقصان اجزا کے اکل لطعام ہوتا ہے اور قریب حجم ماکول کے دکھلائی دیتا ہے اب استدلال اُس براز کا نظر اسکے اوپر احوال بالکے حاکم کرتے ہیں آٹھ وقسمین ذکر کیا جاتا ہے وقو پہلا بیچ کمیت براز کے اور یہ تین وجہ سے خارج نہیں ہے ایک یہ کہ زیادہ استدر سے ہوکہ مقتضی مطعوم اور مشروب کا ہو اور اسکو کثیر کہتے ہیں اور کبھی براز زیادہ مطعوم سے ہوتا ہے اور دوسرا یہ کہ کمتر مقدار مقتضی سے ہو اور اسکو قلیل کہتے ہیں تیسرا یہ کہ مساوی مقتضی کے ہو اور اسکو معتدل فی المقدار کہتے ہیں اور بیان اُسکا براز طبیعی مین گذرا اِس جگہ کثیر اور قلیل کو ہم ذکر کرتے ہیں دو قسم مین قسم پہلی بیچ کثیر کے جانین کہ براز کثیر دو وجہ سے باہر نہیں ہے یا کامل الہضم ہوتا ہے یا غیر کامل الہضم لیکن جو کامل الہضم ہو سو بھی دو طور پر ہے ایک یہ کہ اجزاے غذائی اُس سے بیچ بدن کے نافذ ہو سکے ہون جیسا چاہیے اور یہ نہیں ہو سکتا ہے جبتک کہ کوئی جسم بدنی مانند رطوبات اور اخلاط اور اعضا کے ساتھ اُسکے ملے اور جامع کہ خروج رطوبات اور اعضاے پگھلے کا بیچ براز کے مرسوق غذا سے ہو لیوے اور وہ سے جگر مین آتا ہے اور جگر سے ماساریقا مین ہوکر امعا مین آتا ہے یا بواسطہ عروق کے یا اور منافذ کہ سواے مر غذا کے ہے امعا مین آوے جس طور سے کہ ہو دوسرا یہ کہ اجزاے غذائی نافذ نہوں بدن مین بواسطہ بند ہونے مسالک کے یا ضعیف ہونے مسالک کے یا ضعیف ہونے قوت جاذبہ مجذوب الیہ کے اور دافعہ مجذوب عنہ کے بالضرور براز زیادہ مقدار مقتضی متناول سے آتا ہے اشتباہ کبھی ہوتا ہے کہ براز زیادہ مقدار متناول سے آوے مثلاً اگر ماکول آدھا رطل ہو براز زیادہ آدھے رطل سے آوے اور یہ نہیں ہو سکتا مگر اُس صورت مین کہ رطوبات یا اعضا پگھلین اور مقدار مین بہت ساتھ براز کے ملین خواہ اجزاے غذائی طعام سے نافذ ہوں بیچ بدن کے یا نہ اور جو بیچ کامل الہضم ہو کثرت اُسکی بسبب عدم صلاحیت اُسکے اجزا کے اغتذا سے بدیہی ہے یا لجملہ علت کثرت براز کی یا ذوبان یا نزلہ یا انفجار ورم کا یا کثرت اخلاط یا نہ نفوذ کرنے اجزاے غذائی کا اور یہ تمام ہے کہ ضعف جاذبہ جگر سے ہو یا سدہ ماساریقا سے اور علامات ہر ایک کے ان اسباب سے علیحدہ لکھے جاتے ہیں جانین کہ بیچ ذوبانی کے براز وسیم شدید النتن آتا ہے اور التہاب اور اشتعال بدن کا آسیب گواہی اور بیچ نزلے کے کوئی چیز مخاط کے مانند ساتھ براز کے نکلتی ہے اور بعد بول طویل کے احتیاج ایسی اجابت کی طرف بہت پڑتی ہے اور بیچ ورمی کے ریم اور قیح ظاہر ہوتا ہے اسواسطے کہ

نہ اشتہا کے ورم ہوا اور نہ منفجر ہوا اور مادہ اسکا طرف امعاء کے آوے بالضرور کثرت براز کی ہوتی ہے بسبب
پلٹنے کے اور بیچ کثرت افعال اسکے رنگین ہونا براز کا برنگ خلط غالب کے ہوتا ہے اور بھی آثار امتلا کے گواہی
دیتے ہین پس اگر اندفاع خلط کا دفع طبیعت سے ہے پیچھے آثار راحت کا لازم ہے اور بیچ عدم نفوذ اجزاے
غذا کے ہزال اور نحافت بدن کا اول دلائل ہے ضعف جاذبہ سے ہو یا سدہ سے اور فرق درمیان
دونون کے وہ ہے کہ بیچ سددی کے ثقل محسوس نہین ہوتا اکثر امرین بخلاف ضعفی کے اور اکثر ہم نے
اس سبب سے کہا کہ بیچ سددی کے کبھی ثقل محسوس نہین ہوتا اور یہ اس صورت مین ہے کہ سدہ
بیچ اوائل ماساریقا کے ہو یعنے اُس طرف کہ متصل معدے کے ہی ہووے اور اس حالت مین امتیاز
بیچ ضعفی اور سددی کے دشوار ہوتا ہے اور بہتر تدبیر و تخمین واسطے تفریق دونون طور سددی اور ضعفی کے
وہ ہے کہ اگر مریض مذکور مفتحات سے نفع پاوے اور بیگانہ قوابض سے جاننا چاہیے کہ سددی ہے اور اگر قابضات سے
نفع پاوے نہ مفتحات سے ضعف جاذبی ہے اسلیے کہ قوابض خصوصاً کہ صاحب عطریت ہوں تقویت
دیتے ہین قوی کو اور پوشیدہ نہین ہے کہ احوال براز کا بیچ صورت عدم نفوذ کے جسطرح ہو موافق
حال مطعوم کے مختلف ہوتا ہے اسلیے کہ اگر طعام معدے مین ہضم خوب ہو تو براز کیلوسی آتا ہے ورنہ فاسد الہضم
یا ناقص الہضم یا باطل الہضم قسم دوسری بیچ براز قلیل کے اور قلت براز کی اُس مقدار سے کہ مقتضی
متناول کا ہو دو طرح ہے ایک وہ کہ اجزاے غذا کے کثیر المقدار طرف جگر کے منجذب ہون اور ثقل تھوڑا رہے
اسلیے کہ جسوقت اعضا شدید الحاجت ہوتے مین طرف غذا کے اور جگر سے تقاضا کرتے ہین بطور
استمصاص کے اور جگر معدہ اور امعاء سے جذب کرتا ہے اُسکو کہ بیچ ثقل اجزاے غذائی کے ہے اور مقرر ہے
کہ بیچ مطعوم کے اگرچہ ارضیت غالب ہوتی ہے لیکن جو تحلیل قوی ہوتی ہے اجزاے ارضی بھی لطیف ہو کر
غذا مین صرف ہوتے ہین اسی سبب سے بعض حیوان مین پتھر غذا ہوتا ہے اور جو بہت کھانا بعض
آدمی کا نقل کرتے ہین اور قدرے محسوس بھی ہوا ہے کہ قیاس سے زیادہ کھاتے ہین اور فضلہ نہایت
تھوڑا اور تین دن کے بعد نکلتا ہے کچھ ثقل رنج نہین دیتا اسی قبیل سے ہے اور نہ ہزال ہوتا بدن کا باوجود
افراط تغذیہ کے اس سبب سے ہے کہ انکے اعضا سے تحلیل مفرط ہوتی ہے اگر تحلیل افراط سے نہوتی
تعظم بدن مین بالضرور ظاہر ہوتا دوسرا وہ کہ اگرچہ اجزاے غذائی افراط سے منجذب ہون جگر سے
لیکن بسبب وقوع سدہ کے بیچ مسلک گزرنے صفرا کے یا بواسطہ دیدان امعاء کے ثقل کو غذا کرتے ہین

براز کمتر آویگا اور یہ شدہ رستو لئے ہوتا ہی دفع دوسرا بیچ قوام براز کے اور یہ تین وجہ سے یا ہونین بر معتدل ہوتا رقیق
یا غلیظ معتدل اب آگے بیان ہو چکا رقیق اور غلیظ کو ہم اس جگہ بیان کرتے ہین دو قسم مین قسم پہلی بیچ براز
رقیق کے اور اسکو رطب بھی کہتے ہین اور وہ دو نوع ہی ایک وہ کہ بدون لزوجت کے ہو دوسرا وہ کہ ساتھ
لزوجت کے ہو لیکن براز رطب غیر ملزج دو طرح ہی ایک وہ کہ تناول اطعمہ ملینہ سے یا پینے گرم پانی سے براز
مین لین ظاہر ہو دوسرا وہ کہ امور داخلی سے ہو اور امور داخلی مرطب براز کے حقیقی ہین اور عارضی حقیقی
وہ ہین کہ جسم رطوبت والے ساتھ براز کے مختلط ہون جس طریق سے کہ ہو اور جسم مذکور معلوم ہو کہ رطوبات
ایسے ہونگے یا رطوبات ثانوی یا اعضاے پگھلے ہوے اور عارضی وہ ہین کہ کوئی جسم بدن سے ساتھ
براز کے نہ ملے بلکہ کوئی سبب سے اجزاے غذائی کما ینبغی منجذب نہوں طرف کبد کے پس بالضرور رقیق
کیلوسی نکلیگا اور علامات ہر ایک کے ان اقسام سے بیچ دفع سابق کے کہہ چکے ہین لیکن براز
رطب لزج ظاہر ہی کہ بدون مادہ لزج کے حاصل نہوا اور عام ہی کہ مادہ مذکور خارج بدن سے ہو یا داخلی پس
جو خارجی ہی استعمال کرنا اغذیہ لزجہ کا ہی لیکن بیچ حدوث براز لزج کے اغذیہ لزجہ سے دو شرط ہین ایک یہ
کہ غذاے مذکور کثیر المقدار ہو تو ترطیب براز کر سکے دوسرا وہ کہ مزاج بدن کا بھی چاہیے کہ مفرط الحرارت ہو
تو جو کچھ اس غذا سے پیدا ہو بسبب حرارت کے اسکو منعقد کرے پس طرف لزوجت کے مائل کرے
اور جو داخلی ہی تین طرح ہی ایک وہ کہ اعضا پگھلا مین اور براز مین لزوجت پیدا کرین بسبب ملنے کے اور
مراد اعضا سے اعضاے اصلی ہین اسلیے کہ بیچ ذوبان گوشت اور چربی اور سمین کے لزوجت ظاہر
نہین ہوتی ہی براز مین اسواسطے کہ یہ صاحب قوام نہین ہین تو لزوجت کو پیدا کر سکین لیکن اسکے
ذوبان سے براز دسم اور صدیدی ہوتا ہی دوسرا وہ کہ رطوبات اولے یعنے اخلاط کثیر اور لزج ہو کر
طرف امعا کے دفع ہون اور ساتھ براز کے نکلین تیسرا وہ کہ رطوبات ثانیہ سبب لزوجت براز کے ہین
اور یہ ایسا ہوتا ہی کہ جسکو عادت ریاضت کی ہو وہ ریاضت کو ترک کرے اور اس سبب سے فضول
رطوبات ثانیہ کے تحلیل نہون اور جمع ہون اوپر اعضا کے بطریق التصاق ترہل کے لزج ہو جاوینگا
پس طبیعت بحکم خالق تعالے کے اوپر انکے دفع کرنے کے قادر ہو اور دفع کرے انکو طرف امعا کے
اور فرق ان انواع مین ظاہر ہی رنگ اس چیز سے کہ نکلتی ہی اور تقدم سبب مادی سے اور بھی تقدم
ترہل اور حاصل ہونا خفت کا بعد اجابت کے نشان قوی ہی اس امر پر کہ دفع طبیعت سے ہی فضلات

رطوبات ثانیہ کا اور بہت رہنے کی اور وجہ واشتعال اور تلہب کا اور ہونا اسکا بیچ مرض حاد کے دلیل
ضعیف ہو اس امر پر کہ ذوبان اعضا کا اصل سے ہوا اور گندہ جسکا ہو کہ بیچ ذوبان گوشت اور چربی اور
سمین کے براز لزج نہیں ہوتا ہو اور کبھی براز رطب کفدار ہوتا ہو اور کفدار ہونا براز کا دفع تلیعہ میں ہم
کہینگے قسم بیچ اس براز کے کہ نکلنا زیادہ طبیعی سے ہو اور اسکو یابس کہتے ہیں اور عام ہو کہ براز بالکل
خشک ہو یا خشک ہو ساتھ رطوبات کے جو بالکل یابس ہیں اور واسطے اسکے پیدا ہونا بیچ اسباب خارجی کے
استعمال کرنا اغذیہ یابسہ کا اور کثرت سے اور تعب یا عرق یا پسینا لانے ۔ الا ہو واسطے اس سبب سے کہ رطوبات
جو پسینے سے دفع ہونے میں بدن مشغول ہوتا ہو طرف جذب رطوبات کے براز سے تو عوض اسکے صرف میں
لاوے اور غذا لازم نہ آوے اور طول مقام بیچ حمام کے اور مباشرت اور محالات غیر معرقہ بسبب تجزیہ کے
کہ تحلیل کو لازم ہو یبوست براز میں اور باقی رطوبات میں ہوتی ہو کما لا یخفی اور استعمال کرنا مدرات کا بھی
تجفیفات براز سے ہو لیکن اسباب داخلی تین ہیں ایک وہ کثرت بول اور عروق میں یا ان استعمال
مدرات بول کے اور بدون مباشرت اشیائے معرقہ کے دوسرا قوی ہونا حرارت مزاج سب بدن کا
یا گردہ اور کبد کی فقط اسلیئے کہ جسوقت بیچ تمام بدن کے حرارت ہو یا گردے اور جگر میں حرارت ہو
جذب رطوبت کا بہت ہوتا ہو معلوم سے اسلیئے کہ حرارت جاذب ہو تیسرا بہت ٹھہرنا ثفل کا امعا میں
اسلیئے کہ اس صورت میں حرارت اعضائے مجاورہ سے رطوبت براز کی فنا ہوتی ہو بسبب بہت
ٹھہرنے کے بواسطہ زیادتی حرارت کے اور جو مختلط ہو رطوبات آتا ہو اور ساتھ اسکے یبوست پر باقی
رہتا ہو سبب اسکا از روئے تحقیق کے دو وجہ سے باہر نہیں ہو ایک وہ کہ پہلے امعا میں براز یابس بیچ
بعد اسکے براز اور اسپر آوے اور قبل اسکے یہ بھی یبوست سے میل کرے بسبب گرنے سفل الامعاء کے
جلدی سے دونوں براز جمع ہوکے نکل آویں دوسرا وہ کہ بیچ معا تحت کے براز یابس محتبس ہو بعد براز
رطب معا فوق سے آوے اور ترطیب اسکی کر کے مزلق کرے بدون گرنے براز زائد کے دفع تیسرا
بیچ رنگ براز کے جاننا چاہیے کہ اصول رنگ براز کے چار ہیں سفید زرد سیاہ سبز اور ہر ایک انمیں
ایک ایک قسم میں کہ جاتے ہیں لیکن براز سرخ نہیں ہو سکتا اسلیئے کہ سرخی اسکی رنگ مگر ملنے
خون سے اور ملنا خون کا ساتھ براز کے اس طور پر کہ دونوں چیز ایک ہوں ظاہر ہو کہ بہت زمانے میں ہوگا
اور توقف اسکا بیچ سوائے اپنی تحلیل کے دیر تک سبب جمود کا ہو اور خون جو منجمد ہوتا ہو لا محالہ

سیاہ ہوتا ہے بعد اسکے بار بیطے خون سے سیاہ آتا ہے دوسرے قسم پنجم براز زرد کے اور یہ تین طرح پر ہے ایک
خفیف النارية اور رنگ طبیعی اسکا یہی ہے جیسا کہ براز محمود میں بیان ہوا دوسرا وہ کہ شدید الصفرة ہو یعنی
اصفر ناصع کے اور موافق اسکے اور یہ سبب خارجی سے ہو یا سبب داخلی سے سبب خارجی تناول کرنا
کا ہے مانند اغذیہ کے کہ انمین زعفران ہو اور سوا اسکے لیکن سبب داخلی یا کثرت صفرا کی ہے ساتھ افراط کے
یا احتراق اسکا اسلیے کہ جسوقت صفرا محترق ہوتا ہے اگرچہ قلیل المقدار ہو لیکن رنگ اسکا شدید ہوتا ہے مگر
حاصل ہونا زردی کا براز مین صفراے محترق سے بہت نادر ہے اسلیے کہ بیچ مرارہ کے صفراے محترقہ کم
رہتا ہے پس متحقق ہوا کہ زردی براز کی اکثر کثرت صفرا سے ہوتی ہے اور فرق بیچ زردی کے کہ کثرت صفرا سے ہو
یا احتراق اور حدت سے وہ ہے کہ بیچ صورت کثرت کے براز کثیر المقدار آتا ہے اور اشتعال بدن مین اور لذع
کم ہوتا ہے اسلیے کہ وہ صفرا طبیعی ہے بخلاف صفرا صاحب تیزی اور احتراق کے کہ اسکا عکس ہوتا ہے تیسرا
کہ زردی اسکی رنگ معتدل طبیعی سے بھی کم رنگ ہو اور یہ بھی یا سبب خارجی سے ہو یا سبب داخلی
سبب خارجی تناول تبیعنات کا ہے مانند دودھ وغیرہ کے اور سبب داخلی دو طرح ہے ایک جلد نکلنا براز کا
قبل گرنے صفرا کے بالکل اور اسکو قصور نضج بیچ براز کے لازم ہے دوسرا کم گرنا صفرا کا اوپر امعا کے
صفرا بدن مین حقیقت مین کم ہو یا کثیر ہو لیکن طرف امعا کے کم آوے اور جب صفرا بدن مین کم ہو کم گرنا
اسکا ظاہر ہے لیکن در صورت کثرت کے دو وجہ سے باہر نہین ہے ایک وہ کہ صفرا اور طرف متوجہ ہوا اور طرف
مرارہ کے بہت نہ جاوے دوسرا وہ کہ بیچ اس راہ کے کہ درمیان جگر اور مرارہ کے یا مرارہ اور امعا کے ہے سدہ واقع
ہووے اور اس سبب سے جو لطیف ہے اوتر آوے اور صفراے غلیظ نہ گر سکے لیکن حصول اسکا نادر ہے
اسلیے کہ جو سدہ اس راہ مین پڑتا ہے اکثر تام ہوتا ہے اسواسطے کہ لشان صفرا سے تفتیح سدہ کی بسبب
جلا اور تیزی اور تنقیہ کے پس جبتک کہ سبب قوی نہ ہووے اثبات سدے کا اس مجاری مین نہین
کر سکتا اور قوی ہونا سبب کا کہ عبارت ہے کثرت سے اور شدت سے شاید ہے نا قص رہے کا اکثر رہتا
ہے تا قصہ آوے اور فرق ان اقسام مین ظاہر ہے اسلیے کہ قلت صفرا کی غلبہ آتا ہے رطوبت سے اور میل
کرنے صفرا سے دوسری جانب کو ظاہر ہونے آفت سے واضح ہے اور بیچ سدے کے تو صفراوی
یا یرقان لازم ہے فائدہ شیخ رئیس نے بیچ قانون کے لکھا کہ رنگ براز کا کہ نارنجی ہے اسکی بیچ غایت
افراط کے جو حاصل ہونا اسکا بیچ منتہی مرض کے بہت ہوتا ہے کہ دلیل نضج کا ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے

کہ نشان ردی ہونے حال کا ہوتا ہی اور شارح نے بیچ جمع کرنے دونون کلام کے لکھا کہ اگر سبب ناریت کا
کثرت صفرا کی ہی بیچ اکثر امر کے محمود ہوتا ہی اسلیے کہ بیچ اکثر امر کے بسبب بحران کے اور دفع طبیعت کے ہوتا ہی
مادے مرض کو اور اگر سبب ناریت کا تیزی صفرا کی اور احتراق ہو لامحالہ ردی ہوتا ہی اسلیے کہ دلیل افراط
مرض کی ہوتا ہی اور فرق درمیان ان دونون کے کئی وجہ سے کر سکتے ہین ایک وہ کہ بحرانی نہین ہوتا ہی
مگر بعد نضج کے بخلاف احتراقی کے کہ تقدم نضج کا اسمین لازم نہین ہی دوسرا وہ کہ بحرانی کو پیچھا کرنا خفت کا
اعراض مین ضروری ہی بخلاف احتراقی کے کہ پیچھے اسکے ہلاکی ہی تیسرا وہ کہ بیچ بحرانی کے براز کثیر آتا ہی جیسا کہ
ذکر کیا گیا بخلاف احتراقی کے کہ براز اسمین بسبب احتراق کے قلیل آتا ہی بشرط اعتدال تناول
طعام کے قسم بیچ براز سفید کے پیدا ہونا اسکا دو وجہ سے باہر نہین ہی ایک وہ کہ جو چیز قبض براز اور
مقاوم رنگ صفرا کی ہی ساتھ براز کے ملے اور یہ براز اکثر حالت صحت مین آتا ہی سبب اسکا دفع ہونا فضلات
ساتھ سدے اور مدے کے ہوتا ہی کہ وہ ترک کرنے ریاضت معتاد سے بیچ عروق اور اعضا کے جمع ہوئے ہین
اور یہ محمود ہوتا ہی اور سبب پاک ہونے بدن کا مادہ متسکنہ سے اور سبب زوال ترہل کا ہی اور اگر حالت
مرض مین ہو سبب اسکا انفجار دبیلہ کا اور دفع ہونا پیپ کا طرف امعا کے اور فرق اس قسم مین
بدیہی ہی دوسرا وہ کہ صفرا مرارہ سے امعا مین نہ آوے تو براز کو رنگین کرے پس ثقل باقی رہتا ہی اوپر
سفیدی کیلوسی اپنی کے بشرط تناول غذاے صاحب رنگ کے اور سبب امتناع انحدار صفرا کا
انسداد مسالک مرارہ کا ہی خواہ اس راہ مین کہ درمیان جگر اور مرارہ کے ہی ہو خواہ سدہ اس راہ مین
کہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہی ہو اور فرق اسمین کہ سدہ کون راہ مین ہی وہ ہی کہ اگر مسلک فوقانی
یعنے وہ مجری کہ درمیان کبد اور مرارہ کے ہی مسدود ہو سفیدی براز مین بتدریج ظاہر ہوتی ہی اسلیے
کہ راہ مرارہ کی طرف امعا کے مکشوف ہی جبتک کہ بیچ مرارہ کے تھوڑا ابھی صفرا رہیگا گریگا اوپر امعا کے
کچھ رنگ ظاہر ہوگا براز مین اور جب کچھ نہ رہیگا براز سفید صرف آویگا اور نہین یرقان مسلک فوقانی کو
لازم ہی جسوقت کہ صفرا بیچ جگر کے محتبس رہتا ہی بالضرور یرقان لاتا ہی اور اسی طرح اس سدے مین
شرط ہی کہ پہلے یرقان ہو بعد اسکے براز سفید صرف آوے بخلاف سدہ تحتانی کے کہ عبارت اس
مجرے سے ہی کہ درمیان مرارہ اور امعا کے ہی سفیدی براز مین دفعۃً ظاہر ہوتی ہی اسمین اور کبھی ظاہر
ہونا یرقان کا اسمین لازم نہین ہی اسلیے کہ جیسی مرارہ اور امعا مین راہ ہی ایک راہ مرارہ سے طرف

معدے کے بھی ہو سکتا ہے کہ جو راہ طرف امعا کے جذب سے صفرا کے راہ معدے پر گرے اور اسی سبب سے
صفرا بیچ جگر کے محتبس نہ رہے تو یرقان کو پیدا کرے طرف اعضا کے میل کرکے اور اگر یرقان لاوے
بسبب اسکے نہ گرنے کے اوپر معدے کے شرط ہے اس سبب سے بین کہ پہلے براز سفید ہو بعد اسکے یرقان
ظاہر ہووے اسلیے کہ منقطع ہونا صفرے کا کہ علت سفید ہونے کی ہے دفعۃً ہوتا ہے اور انتشار صفرا کا اعضا میں کہ
مہلت چاہتا ہے بعد انقطاع کے انحدار صفرا واقع ہوتا ہے پس بالضرور چاہیے کہ یرقان بعد سفیدی براز کے
ظاہر ہووے انتباہ تناول چیزوں سفید کا مانند دودھ وغیرہ کے علت بیاض انکی نہیں ہوتا ہے بلکہ سبب
کم ہونے زردی کا ہوتا ہے جیسا کہ اصفر میں مذکور ہوا ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ ملنا ان کا ساتھ سفیدی کے
پیدا کرنے والا رنگ خفیف احمرۃ کا ہوتا ہے نہ محدث سفیدی کا لان اختلاط الصفرۃ مع البیاض و
ان کان الصفرۃ قلیلا یبقی الابیض مثلا بیاض بل یمیل الی صفرۃ تا قسم پنجم براز سیاہ کے دلالت اسکی
مانند دلالت بول سیاہ کے یا اوپر شدت احتراق کے ہے یا اوپر زیادتی برودت اور جمود مواد کے
یا اوپر نضج مادہ مرض سوداوی کے اور دفع کرنے طبیعت کے اسکو بطریق بحران کے یا اوپر
تناول کرنے چیز مسود کے مانند سماق وغیرہ کے یا اوپر پینے اس چیز کے کہ مخرج سودا کی ہے اور علامات
ہر ایک کے بیچ بحث بول کے مفصل مذکور ہیں اور جو بسبب احتراق کے ہو شک نہیں ہے کہ ردی ہے اور
جو فرط جمود سے ہو نادر الوقوع ہے اسلیے کہ اخلاط جو بیچ عروق کے افسردہ ہو کر مندفع ہوں دفع
ہونا انکا اکثر براہ بول کے ہوتا ہے بسبب وسعت مسالک کے اور طرف امعا کے کمتر خواہش کرتا ہے
اسلیے کہ مجاری جگر کے تنگ ہیں اور مادہ مذکور غلیظ اور ظاہر ہے کہ مادہ مذکور امعا میں نہیں پہنچ سکتا ہے
مگر بیچ جگر کے ہو کر اور اسی سبب سے شیخ رئیس نے بیچ اسباب براز سیاہ کے اسکو شمار نہیں کیا
اسلیے کہ نادر مانند معدوم کے ہے اور یہ بھی ردی ہے فائدہ تجربے سے ثابت ہوا کہ جملہ اسباب سیاہ ہونے
براز سے ایک سبب نکلنا مادہ سودا کا بھی ہے اور اس سبب سے کہ مادہ سودا کا تمام ہو کہ طبیعی نہ یا کہ
جس خلط سے کہ ہو بعضے امور کہ ہر ایک سے متعلق ہیں بیان کرنا انکا لازم آیا پس شبہہ نہیں ہے کہ اگر
سوداء طبیعی ہے یعنے غیر محترق حاصل ہونا اسکا بیچ امعا کے یا بسبب دفع طبیعت کے ہوتا ہے بطور
بحران کے یا بسبب پینے ادویہ مخرجہ کے اسلیے کہ کثرت اسکی اس مرتبہ کو نہیں ہوتی ہے کہ خود بخود
طرف امعا کے خواہش کرے بدون حرکت طبیعت کے اور بغیر حرکت دوا کے بالجملہ نکلنا اسکا اکثر

۴۷ [illegible]

امراض سوداوی مین دلیل بہتر ہر لہٰذا شیخ رئیس نے کہا کہ اما الکیموس الاسود فکاشیر اما ینفع خروجہ اور شارحین نے تصریح کی کہ مراد کیموس اسود سے سوداے طبیعی ہر اسلیے کہ خلط طبیعی میسے بلحاظ اسود ہر اور نشان ہونا رنگ ہر از کا اس خلط سے خالی ہونا اسکا آثار احتراق سے مخفی نہین ہر لیکن اگر سودا غیر طبیعی ہر یعنے محترق شک نہین ہر کہ احتراق خون سے ہوگا یا احتراق صفرا سے یا احتراق بلغم سے یا احتراق سوداسے اور فرق درمیان اینکے میل کرنے سوداے حاصلہ سے موافق رنگ اُس خلط کے کہ اُس سے حاصل ہوا ہر معلوم ہر اور ساتھ اسکے جو احتراق سوداسے ہو روہی زیادہ ہر اور قاتل اور خاصہ اسکا ہر کہ براق ہو اور جو زمین پر گرے جوش کرے جیساکہ سرکہ سے جوش ہوتا ہر اور یہی سوداے مذکور ترش ہوتا ہر یا کسیلا موافق قوام مادہ کے اسلیے کہ سودا جو جلتا ہر دو وجہ سے باہر نہین ہوتا یا رقیق رہا ہر یا غلیظ اگر رقیق رہا ہر محترق اسکا شدید الحموضت ہوتا ہر اور اگر غلیظ رہا ہر قلیل الحموضت اور ساتھ حموضت کے کسیلے پن کے ہوتا ہر اور جوش زمین کا اور براقی بیچ سوداے محترق کے کہ سوداے رقیق سے حاصل ہو بہت ہوتا ہر بہ نسبت اُس محترق کے کہ سوداے غلیظ سے حاصل ہو بالجملہ سوداے اصلی کہ سوداے غیر طبیعی ہر احتراق خلط سوداسے حاصل نہین ہوتا ہر اور مشہور ہر یہ سوداے صرف نکلنا اسکا قے یا اسہال سے دلالت کرتا ہر اوپر غایت احتراق کے اور فناے رطوبات کے لہٰذا شیخ رئیس نے کہا کہ الخلط السوداوی الصرف قاتل فی اکثر الامر بخروجہ ای دلیل علی الہلاک یعنے نکلنا خلط مذکور کا دلیل ہلاک کی ہر اسلیے کہ خبر دیتا ہر اوپر سبب مہلک کے کہ اُسکے سبب سے یہ نکلا ہر نہ وہ کہ خود نکلنا اسکا قاتل ہر اسلیے کہ نکلنا سوداوی کا ہر طرح مفید ہر کما لا یخفٰی اور ہلاک کرنا مقید کیا گیا ہر ساتھ اکثر امر کے اسلیے کہ نکلنا اسکا اگر بیچ شروع امر کے ہر لا محالہ قاتل ہر اسواسطے کہ نشان قوی ہونے سبب مہلک کا ہر اسلیے کہ احتراق سوداکا نہین ہوتا مگر اسوقت کہ اکثر رطوبات بدن کے فانی ہون اور احتراق قوی ہو اور ذکر بیچ انتہا مرض کے ہر دیکھنا چاہیے کہ قوت مرض کی ضعیف ہر یا قوی اگر ضعیف ہر تو بھی مہلک ہر اور اگر قوی ہر تو شاید کہ طبیعت قادر ہو اوپر دفع کے اور سلامت سے گذرے لیکن یہ نادر ہر اسلیے کہ مرض جو اسقدر قوت رکھے بعید ہر کہ قوت بدن کی ساتھ اسکے قوی ہو خصوصًا کہ زمانہ مرض کا دراز ہونے سے منتہی کو پہونچا ہر ساتھ اسکے جو ممکن تھا ہلاکت کو ساتھ اکثر مرض کے مقید کیا ہر قسم بیچ براز سہر کے جانین کہ سبزی براز کرنا دال افضل اشت سے ہو دلیل الطناسے حرارت عزیزی کی ہر اسلیے کہ سبب سبزی کا زیادتی جانا

یا افراط سردی کی اور بیچ دونون صورت کے انطفاے حرارت غریزی کا لازم ہی اسلیے کہ اوپر تقدیر
احتراق کے روح تحلیل ہوتی ہی بنا علیہ حرارت بھی منطفی ہوتی ہی لیکن بیچ تقدیر سردی کے ظاہر ہی کہ افراط
بیچ سردی کے نہین ہو سکتی مگر اُسوقت کہ قوت حرارت کی اُسکی مقاومت اور مدافعت سے باطل
ہوئی ہو اور علامت ہر ایک کی آثار سبب سے معلوم ہی اور بھی سبزی براز کی اگر جنس زنگاری و کراثی سے
احتراق سے ہی اور اگر جنس آسمانگونی اور نیلنجی سے ہو افراط سردی سے ہی انتیادہ براز کہ ایک قسم
مرکب سے ہی اور وہ بھی دلالت کرتا ہی اوپر انطفاے حرارت غریزی کے اور پیدائش اُسکی بیچ جوع تہا
مگر برودت مفرط سے اور اسی طرح براز رصاصی سؤال اگر کہین کہ اطبا نے بول کو ساتھ اقسام کثیر کے ذکر کیا
لیکن براز کو اس تفصیل سے بیان نہین کیا علت اسکی کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ جو دیکھنا براز کا
اور تامل کرنا اُسمین مکروہ تھا اور دلالت اُسکی بھی اوپر احوال بدن کے کمتر ہوتی ہی مگر بیچ امراض
اسہال اور امراض البطن کے اطبا نے بخوبی بیچ ذکر اُسکے رنگون کے توجہ کی اور جو چیز کہ لکھی گئی
واسطے تشخیص اقسام کے اور واسطے احوال ہضم کے کافی ہی اور شک نہین ہی کہ دلالت براز کی بیچ ان
مرض مین زیادہ ہی دلالت بول سے سؤال اگر کہین کہ براز سبز کو دلیل انطفاے حرارت غریزی کا
مقرر کیا ہی نہ بول اخضر کو علت اسکی کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ رنگ بیچ براز کے بدون سبب قوی کے
حاصل نہین ہو سکتا بخلاف بول کے کہ بسبب شفاف ہونے کے ادنے صابغ سے رنگین ہوتا ہی
پس قیاس بول اور براز کا اس امر مین لازم نہین ہی فائدہ براز سبز بیچ لڑکون شیرخوار کے دلیل انطفا
حرارت کی نہین ہی لزوماً اسلیے کہ انمین بسبب سدہ کے کہ ماساریقا مین پڑتا ہی بھی ثفل سبز آتا ہی اکثر
امر مین پس حکم اوپر سبزی براز طفل کے باعتبار سبب کے مختلف ہوتا ہی اور اوپر طریق وجوب کے
نشان انطفاے حرارت کا ہوتا ہی دفع چوتھا بیچ شکل براز کے اور یہ دو وجہ سے باہر نہین ہی یا جمع
ہوتا ہی یا مانند گوبر گاے کے پھولا ہوا اور جانین کہ بیچ براز کے ارضیت غالب ہی اور جو کچھ کہ ارضی
اُسمین غالب ہو واجب ہی کہ جمع اور متین ہو اگر تخلیے بالطبع ہو اور کوئی چیز مانع الاجتماع اس سے نہ ملے
اسلیے کہ اگر ملنے والا ساتھ مانع الاجتماع کے ہو لامحالا منتفخ ہوگا اور انتفاخ بیچ براز کے جبتک اُسکے اجزا
بعد نمو نہین ہو سکتا اور اس سبب سے کہ تباعد بدون تفریق کے امکان نہین ہی اور خلا محال ہی
بالضرور چاہیے کہ درمیان اجزاے متفارقہ کے جسم خفیف حاصل آوے کہ سواے براز کے ہو

اور ایسا جسم تین وجہ سے باہر نہین ہر یا ریح ہر یا بخار یا ہوا اور جو بخار اور ہوا لائق اس کام کے نہین ہین
پیدا ہونا نفخ کا ریح براز کے ضرور ہر کہ مخصوص ساتھ ریح کے ہو نہ بسبب ریح کے بل ساتھ اس ریح کے نہایت
سرد ہو دی ہوا اور حرکت اسکی طرف فوق کے باطل ہوگی اسلیے کہ اگر ریح ایسی فوقی بھی ہو تو مانند بخار کے
صالح اس کام کی نہوتی اور وجہ نالائق ہونے بخار اور ہوا کی واسطے انتفاخ کے وہ ہر کہ شان ہر ایک کی
لینے تصاعد اور تفارق ہر اجسام ارضی سے اور ریح براز کے کوئی امر موجب انتفاخ کا نہین ہر پس نفخ
اسمین اسنے ممکن نہین ہر اور اگر کہین کہ جیسے ریح سرد مفرد ہو کر موجب انتفاخ کی ہوتی ہر ہو سکتا ہر کہ بخار
بھی ہو ہم کہتے ہین کہ ممکن نہین ہر اسواسطے کہ بخار جب ایسا سرد ہوگا پانی ہو جاویگا اور بخاریت سے
نکل جاویگا بخلاف ریح کے کہ بعد بہت سرد ہونے کے ریحیت پر رہتی ہر اسلیے کہ ریح وہ دخان ہر کہ برودت
اسپر طاری ہووے اور نزدیک پہونچنے سردی شدید کے اگرچہ تصاعد سے باز رہتی ہر لیکن اوپر اپنی ریحیت کے
باقی ہر پس متحقق ہوا کہ انتفاخ ریح براز کے سواے ریح مذکور کے حادث نہین ہوتا ہر اور جسوقت ریح غالب ہو
براز اوپر پانی کے بلند ہوتا ہر اور راسب نہین ہوتا جیسے قولنج ریحی مین اکثر واقع ہوتا ہر اور اس تحریر سے
معلوم ہوا کہ براز مجتمع ولیل النفخ کا ہوتا ہر جیسا مقدمہ مین بیان ہوا اسلیے کہ علت انتفاخ کی ریح ہر اور
پیدایش ریح کی بدون تعفن فتیح کے نہین ہوتی کما لا یخفی دفعہ پانچوان بیچ استدلال کے وقت براز سے
جاننا چاہیے جب غذا کہ کھائی جاتی ہر ضرور ہر کہ حاصل ہونے کیلوس تک بیچ معدے کے رہتی ہر اور
جو معدے سے امعا مین جاتی ہر وہان بھی جب تک کہ ابقایاے اجزاے کیلوسی کے جگر مین منجذب ہوتے
توقف کرتی ہر اور عروق ماساریقا کے نہایت تنگ ہین ایک زمانہ معتدبہ چاہیے کہ خالصہ اُس سے جگر
جگر مین پہونچے پس وقت طبیعی واسطے براز کے وہ ہر کہ بعد انجذاب سب قابل کے ہووے اور بیچ مقدار کے
اندازہ وقت کا ساتھ فوائد کے بیان ہو چکا اور جو براز آگے اُس سے یا بعد دیری کے اُس سے آوے
وقت ناطبیعی ہر براز کا اور جو بوقت معتدل اُسکا طبیعی ہر بیچ مقدمہ کے کہا گیا اس جگہ سریع البروز
اور بطی البروز کو دو قسم مین ذکر کرتے ہین قسم اول بیچ سریع البروز کے یعنی وہ براز کہ قبل وقت طبیعی کے
نکلے اور سبب یا امور خارجی سے ہر یا امور داخلی سے امور خارجی استعمال کرنا محرکات کا ہر مانند پینے
مسہلات کے اور استعمال فتائل و حقنون کا اور امور داخلی تین قسم کے ہین ایک وہ کہ بسبب
نفس براز کے ہو دوسرا وہ کہ بسبب قولون کے ہو تیسرا وہ کہ بسبب امعاے اثنا عشری کے ہو اسلیے

کہ معلوم ہو کہ نکلنا براز کا حرکت مکانی ہے اور واسطے اتمام اس حرکت کے تین چیز کہ متحرک اور محرک اور
مقام حرکت ہین لازم لیکن اس مقام مین کہ ذکر ہوتا ہے متحرک براز ہے اور محرک دافعہ ہے اور مقام حرکت کا
جوف امعا کا ہے اور ہر ایک ان تین علت سے جلد نکلنا براز کا ہوتا ہے جیسا کہ تین مثال مین کہا جاتا ہے
مثال علت ہونے نفس براز کی تناول غذاے زلق کا ہے اسلیے کہ ثقل غذاے مزلق کا اکثر زلق ہوتا ہے
اور مثال علت ہونا امعا کا قروح یا بثور یا سحج مین امعا ہین اسلیے کہ بیچ اس صورت کے ثقل کہ وارد ہوتا ہے
بسبب اذیت کے امعا مضطرب ہوتے ہین اوپر دفع کرنے ثقل کے اور مثال علت ہونے قوت
دافعہ کی جلدی فعل دافعہ کی ہے اور موجب تعجیل اسکے فعل کا دو وجہ سے باہر نہین ہے ایک کثرت گرنے صفرا کی
اور معلوم ہے کہ اگرچہ مخرج براز کی قوت دافعہ ہے لیکن منبہ اسکا اوپر نکالنے کے صفرا ہے کہ وارد سے آتا ہے
اوپر امعا کے اور جسوقت یہ صفرا بہت آوے دافعہ کو قبل اسکے کہ خلاصہ منجذب ہو طرف جگر کے
حرکت مین لاتا ہے دوسرا ضعف یا بطلان کہ بیچ قوت ماسکہ کے پڑے اسلیے کہ نزدیک واقع ہونے
فتور کے بیچ قوت ماسکہ کے قوت دافعہ کہ ضد ماسکہ کی ہے عمل کرتی ہے بالضرور اسواسطے کہ ہر قوت
طبیعی بالطبع ہمیشہ فعل کرتی ہے اور تعطل اسکے فعل مین نہین ہوتا مگر بسبب مانع اور عائق کے اور جسوقت
وہ مانع دور ہوا لامحالہ عود کرتی ہے طرف فعل اپنے کے فائدہ اگر کہین کہ جو قوتین بیچ قوت کے برابری
رکھتی ہین اور بالطبع دائم الفعل ہین پس عمل قوت دافعہ کا ساتھ باقی رہنے عمل قوت ماسکہ کے سالم
ترجیح بدون مرجح کے ہوتا ہے اور یہ محال ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ قوت دافعہ مثلاً قوی زیادہ قوت ماسکہ کے
نہین ہے اور ہر ایک اپنے عمل مین قائم ہے لیکن بتقدیر قادر مطلق کے تقاضا کرنا طبیعت کا موافق احتیاج
مرجح دافعہ کو ہوتا ہے بعد تمام کرنے فعل ماسکہ کے اور یہی حالت صحت مین گرنا صفرا کا کہ بعد انجذاب خلاصہ کے
ثقل سے مقوی دافعہ کا مقرر ہوا اور اسی طرح حالت مرض مین فتور بیچ ماسکہ کے کہ مقوی دافعہ کا ہے
مقرر ہوا لان ضعف الدافعہ مقو لعمل الضد پس ترجیح بلا مرجح نہین ہے ہرگز اور جسوقت اعتدال سے
گرنا صفرا کا بیچ صحت کے محرک دافعہ کا ہوتا ہے کثرت اسکی بیچ مرض کے بطریق اولے ہوگی اور فرق
درمیان ان اسباب کے وہ ہے کہ جو امور خارجی سے ہو موجود ہونا اسکا دلالت کرتا ہے اسپر اور
جو ذات براز سے ہو تناول غذاے لزج کا شاہد اسکا ہے اور یہی براز لزوجت وغیرہ رکھتا ہوگا اور
جو قروح یا بثور امعا سے ہو قبل نکلنے براز کے درد ہوگا اور پیپ اور چھلکے نکلینگے براز مین اور شاید خون بھی

تھوڑا ظاہر ہوگا اور جسوقت کوئی چیز ان آثار سے پیدا نہو کثرت صفرا سے یا ضعف ماسکہ سے ضرور ہوگا
پس اگر براز رنگین ہو اور وقت نکلنے کے لذع کرے صفرا سے ہوگا اور اسمین کبھی تھوڑا براز کے مغص خفیف بھی
ظاہر ہوتا ہے اور اگر رنگ اور لذع نہو اور ثقل بیچ بطن کے محسوس ہو ضعف ماسکہ سے ہوگا قسم تیج
بطی النفوذ کے یعنے دیر مین نکلنا براز کا وقت معتاد سے اور یہ بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ امور خارجی سے ہو
مانند استعمال حوابس کے شرباً اور حمولاً اور نشان اسکا وجود سبب کا ہے دوسرا وہ کہ امور داخلی سے
اور عام ہے کہ یہ امر داخلی باعتبار نفس براز کے ہو یا باعتبار قوتون کے یا باعتبار امعا کے یا باعتبار
اشتیاق تمام اعضا کے جو براز سے ہو تناول غذا سے قابض کا اسپر گواہی دیتا ہے اور جو امعا سے ہے
وجود قرحہ کا یا ورم کا دلالت کرتا ہے اسپر اسواسطے کہ جسوقت اسفل امعا مین قرحہ یا ورم ہو طبیعت خوف
الم اور اذیت سے نزول براز کو مانع ہوتی ہے لیکن جو قوتون سے ہو تین طرح ہے ایک وہ کہ دافعہ ضعیف ہو
اور نشان اسکا تجاوز کرنا نضج براز کا ہے دوسرا وہ کہ اگرچہ دافعہ قوی ہو لیکن صفرا مرارہ سے کمتر آوے
اور دافعہ کو کما ینبغی خبردار نکرے اور نشان اسکا سفیدی براز کی ہے اور آثار برد امعا کے ظاہر ہونا تیسرا وہ
کہ ماسکہ ضعیف ہو اور اس سبب سے طبیعت محتاج ہو طرف دراز کرنے توقف ماکول کے بیچ معدہ اور امعا کے
اور موافق تقاضائے طبع کے ماسکہ دیر تک طرف امساک کے خواہش کرے اور دافعہ بھی اسپنے
عمل مین تاخیر کرے اور معلوم ہے کہ اگرچہ سب قوتین بالطبع دائم الفعل ہین لیکن مقہور اور مغلوب طبیعت
کی ہین بحکم قاہر مطلق اور نشان ضعف ہضم کے ڈکار ترش ہے اور پیدایش نفخ اور ریاح کا شکم مین
اور جو اشتیاق اعضا سے ہو نظیر اسکا دیر مین آنا براز کا ہے بعد تنقیہ مواد کے مسہل سے یا تقلیل اسکی
ارفاقہ سے اور قلت تناول سے وقع چھٹا بیچ رائحہ براز کے جسوقت ماکول پاکیزہ اور خوشبو ہو اور اسکے
ساتھ کوئی چیز مغیر بو کی مانند ہینگ اور لہسن کے نہ ہو اور ساتھ اسکے ثقل بہت بدبو ہو دلیل
کثرت اخلاط عفنہ کی ہے اور جسوقت بو براز کی ترش ہو دلیل سردی مزاج اور زیادتی بلغم کی ہے اور براز
منکر الرائحہ یعنے شدید النتن نہایت دلیل موت کی ہے بیچ مریض ضعیف کے وقع ساتوان بیچ
کف براز کے اور سبب اسکا یا حرارت عظیم ہو کہ اخلاط کو ملا دیتی ہے جیسا کہ آگ دیگ کو جوش مین
لاتی ہے اور کف لاتی ہے یا ریاح کہ بیچ بدن کے ہو ساتھ اخلاط کے ملے مانند ہوا سے سخت کے
کہ اوپر دریا کے بہے اور پانی سے ملے اور کف پیدا کرے وقع آٹھوان بیچ نکلنے براز کے آواز اور

قراقر سے جاننا چاہیے کہ ظہور آواز کا وقت نکلنے براز کے دو وجہ سے باہر نہیں ہے یا بسبب ریح کے ہے
اور یہی اکثر ہے یا بسبب قوت دافعہ کے ہے اسلیے کہ نزدیک قوی ہونے اس قوت کے اگرچہ ریح [illegible]
نہو لیکن بسبب شدت دفع کے آواز ہوتی ہے اور یہ کمتر ہے بالجملہ ہونا ریح کا بیچ شکم کے بدون افراط اور
افساد کے دلیل اعتدال حرارت معدہ اور امعا کی ہے اسلیے کہ بیچ معدے اور امعا سرد کے ریح ہرگز
پیدا نہیں ہوتی اور بیچ بہت گرم کے بھی پیدا نہیں ہوتی اسلیے کہ زیادتی تحلیل سے بخار معدوم ہو جاتا ہے
پس واسطے پیدا ہونے ریح کے حرارت معتدل شرط ہے تو رطوبت کو پگھلا دے اور بخاروں کو اوٹھاوے
پس وہ بخار حرارت معتدل سے طرف یبوست اور دخانیت کے میل کریں اور ریح یہی ہے کما
قالوا الریح دخان بارد مولد من تلطف الاخلاط اور مراد اس دخان سے اس جگہ بخار قلیل الرطوبت ہے
کہ جمع ہونے سے مستحیل بہ بخار نہیں ہو سکتا ہے بالجملہ نکلنا ثفل کا ساتھ آواز عظیم کے اور تقدم نفخ کا
دلیل ریح غلیظ کی ہے اور ساتھ آواز باریک کے مانند آواز کیڑے کے دلیل ملنے رطوبت رقیق کا ہے اور
جو ساتھ آواز قوی کے نکلے تو فرحت آتی ہے اور ثقل کیلوسی بہت ہو نشان کمی انجذاب خلاصہ کا ہے اور نکلنا
براز کا ساتھ آواز کے بدون تقدم نفخ کے اور بدون کیلوسیت کے نشان قوت دافعہ کا ہے اور آواز
صاف نزدیک نکلنے براز کے دلیل اسکی ہے کہ امعا رطوبت سے خالی ہیں اور ثفل خشک ہے جس وقت
آواز قراقر کی باریک ہو دلیل اسکی ہے کہ ریح بیچ امعاے باریک کے ہے اور غلیظ نہیں ہے اور جس وقت
آواز قراقر کی غلیظ ہو دلیل اسکی ہے کہ ریح غلیظ بیچ امعاے غلاظ کے ہے فائدہ ریح کہ بیچ معدے کے
پیدا ہوتی ہے اگر اوپر چڑھے اور منہ سے نکلے اسکو ڈکار کہتے ہیں اور اگر امعا کی طرف آوے اسکا نام
ریح ہے کہ یہ نام عام ہے اور بدبوے ریح کی کہ اشیاے محدث النتن کے تناول کرنے سے ہو مانند

فائدہ بیان احوال عرق

براز منتن کے دلیل عفونت اخلاط کی ہے انتباہ جو استدلال پسینے سے بھی اور استدلالوں کی طرح ہے
واسطے خبر کرنے کے احوال بدن پر اور وہ بھی فضلہ چوتھے ہضم کا ہے ذکر اسکا بیچ ذیل فضلات کے
کیا جاتا ہے اگرچہ ماتن اسکے ذکر میں مشغول نہوا جاننا چاہیے کہ غذا بیچ عروق کے نہیں جا سکتی مگر
بسبب ملنے تھوڑے صفرا اور پانی کے اسلیے کہ پانی سبب رقیق ہوتا ہے بیچ سیلان کے اور صفرا بسبب
قوت تیزی اور گرمی کے نفوذ کرواتا ہے اور بعد پہونچنے غذا کے اعضا میں وہ پانی کہ اسمیں ملا تھا اکثر اسکا
بیچ مجاری بول کے پھرتا ہے جیسا کہ بیچ بحث بول کے گذر چکا اور تھوڑا پانی کہ وہاں رہا وہ غذا کے

عضو سے فاضل ہوا طرف جلد کے متوجہ ہوتا ہی پس اگر پانی خالص ہی پسینا اُس سے ظاہر ہوتا ہی لہذا
کہا ہی کہ پسینا خبر دیتا ہی اخلاط بدن سے اور اگر ملنے پانی سے ساتھ فضلہ کے غلظ پانی میں آیا اور طرف جلد کے
آیا وسخ لینے میل پیدا کرتا ہی تو بالجملہ علامات احوال بدن کے کہ پسینے سے تلاش کرتے ہیں وہ سب چھ
رشحہ میں ہم بیان کرتے ہیں رشحہ پہلا بیچ کثرت اور قلت پسینے کے اور اُسکو دو قسم میں ذکر کرتے ہین
قسم پہلی بیچ کثرت عرق کے پوشیدہ نرہے کہ اسباب کثرت کے مطلقاً چھ ہین بعضے اُنسے طبیعی اور بعضے
غیر طبیعی جیسا اشارہ کیا جاویگا ایک وہ کہ رطوبت بدن میں زیادہ ہو اور سبب زیادتی کے نکلتی ہی دوسرا
وہ کہ رطوبت رقیق ہو جاوے اور سیلان کرے تیسرا وہ کہ اعضا پگھلین اور رقیق ہو کر راہ مسام سے نکلین
چوتھا وہ کہ مسام اپنے مقدار سے کشادہ زیادہ ہوں اور اس سبب سے رطوبت زیادہ نکلے پانچوان
وہ کہ قوت دافعہ قوی ہو اور رطوبت کو زیادہ دفع کرے چھٹا وہ کہ ماسکہ ضعیف ہو اور اس سبب سے
رطوبت زیادہ نکلے بالجملہ جو دفع کرنے دافعہ سے ہو یا ریاضت معتدل سے یا حرارت ہوا سے گرم
کہ مفرط الحرارت نہو یا حمام معتدل سے یہ عرق طبیعی ہوتا ہی یعنے بدن کو مفید ہوتا ہی اور اُسکے اسباب کو اسباب
عرق طبیعی کا کہتے ہین اور اُسکو کہ ایسا نہو اسباب عرق غیر طبیعی کا کہتے ہین اور جاننا کہ بہت نکلنا پسینے کا ضعف
قوت کا ہی مگر یہ کہ قوت دافعہ سے ہو کہ مواد نا ملائم دفع کرتی ہی کہ یہ سود مند ہوتا ہی اور بدترین پسینے کا وہ ہی کہ ذوبان اعضا سے یا ضعف
ماسکہ سے ہو اور فرق درمیان اُس عرق کے کہ قوت دافعہ سے ہو اور اُسکے کہ ضعف ماسکہ سے ہو کئی وجہ سے
کرتے ہین ایک وہ کہ جو دافعہ سے ہوتا ہی پیچھے امتلاء کے ہوتا ہی اور اُسکے نکلنے سے فرحت ظاہر ہوتی ہی صحت میں ہو
یا بیماری میں اور بیماروں کو سوائے دن بحران کے اور دنوں میں نہیں آتا ہی بخلاف اُس پسینے کے
کہ ضعف ماسکہ سے ہو کہ بدون امتلاء کے ہوتا ہی اور ضرر کرتا ہی اور استعمال مقویات ماسکہ سے نفع ہوتا ہی
اور اسی طرح جو ذوبان سے ہو ضرر اُسکا زیادہ ضعف ماسکہ سے ہی اور نہ نفع پانا مقویات ماسکہ سے
خاصہ اُسکا ہی اور ایسا پسینا بدون تپ حادہ کے نہیں آتا ہی اسلیے کہ ذوبان اعضا کا کہ بدون حرارت
قوی کے ہو مادہ اُسکا ایسا رقیق نہیں ہی کہ پسینے سے دفع ہو اس سبب سے کہ جبتک مادہ خوب
رقیق نہو عرق میں نہیں آتا ہی فائدہ جسوقت بیچ صحت کے پسینا بہت آوے اور کوئی سبب
ظاہر نہو جاننا چاہیے کہ غذا زیادہ اُس سے کہ بدن تحمل کرے کھائی جاتی ہی اگر باوجود قلت تناول کے
اور بدون ظہور سبب موجبہ کے پسینا نکلتا ہی جانین کہ بدن میں فضلہ بہت ہی اور محتاج استفراغ کا ہی

اور کثرت عرق کی سبب دونون مرض مین دلیل کثرت خلط کی ہے اور کثرت عرق کی ساتھ کثرت امتلائی
یا استفراغ کے نہایت بد ہے اور جسوقت بعض اعضا سے پسینا بہت آوے اور بعضے سے کم تو نشان
اسکا ہے کہ مادہ بیماری کا بیچ اُن اعضا کے ہے کہ اُنسے پسینا نکلتا ہے یا اُن اعضا مین بہت ہے اور بعضے مین
کم ہے اور جسوقت مادہ سب بدن مین بہت ہو اور کوئی شی مانع نکلنے سے بیچ عضو کے ہو تو عرق سب سے نہ
نکلتا ہے اور عرق سر کا فقط سر اور گردن اور سینہ سے آوے نشان ضعف قوت حیوانی کا ہے یا نشان
اس امر کا کہ ضعف ہوگا خصوصاً بیچ تپ حادہ اور محرقہ کے اسلیے کہ دلیل مادہ کثیر اور خام کا ہے اور بیچ سر
اور حوالی سر کے بھرا ہے اور طبیعت عاجز ہے قسم دوسری بیچ قلت عرق کے اور اسباب اسکے چار ہین ایک
قلت رطوبت کی دوسرا غلظ یا خامی مادہ کی تیسرا قبض مسام کا چوتھا ضعیفی دافعہ کی پس قلت عرق کی ساتھ
علامات امتلا کے بد ہے خصوصاً جسکے سبب ضعف دافعہ کا یا غلظ اور خامی مادہ کی ہو قسم دوسرا بیچ رنگ
عرق کے زردی عرق کی نشان غلبہ صفرا کا ہے سفیدی اسکی دلیل بلغم کی اور جبکہ غلیظ علامت
سودا کی عرق خوناب یعنے مانند خون کے بسبب ضعف ماسکہ عروق کے ہوتا ہے یا بسبب فساد خون کے
اسلیے کہ جسوقت خون بسبب فساد جوہر کے لائق غذا کے نہین ہے بالضرور براہ عرق کے دفع ہو کر نکلتا
اور فرق درمیان دونون کے اور علامات سے کر سکتے ہین اور تناول اشیاے مدہ کا اور غلظ اور
فساد خون کا اول اشیا کا ہے اس امر پر کہ فساد خون سے ہو قسم تیسرا بیچ رائحہ عرق کے ترشی رائحہ کی
نشان بلغم حامض کا ہے اور تلخی اور تیزی رائحہ کی نشان اخلاط صفراوی کا اور بدبو اسکا دلیل عفونت
اخلاط کا قسم چوتھا بیچ طعم عرق کے حکم اسکا اس کلام سے کہ بیچ رائحہ عرق کے ہو چکا ہے معلوم ہے قسم
پانچوان بیچ حرارت اور برودت عرق کے عرق سرد بیچ تپ دن کے نشان بہت ہونے رطوبت خام کا
پس اگر مرض حادہ ہے عرق مذکور بہت ردی ہے بہ نسبت مرض مزمن کے اسواسطے کہ مرض حادہ کہ قلیل مدت
ہوتا ہے پکنا اسقدر رطوبت کثیر کا ممکن نہین ہے بخلاف مرض مزمن کے کہ اسمین بسبب دراز ہونے
مدت کے نضج ممکن ہے عرق گرم بیچ صحت کے اور اور بیماریون کے امید وار زیادہ اور سلیم زیادہ
عرق سرد سے ہوتا ہے قسم چھٹا بیچ قوام عرق کے عرق رقیق نشان رقت مادہ کا ہے اور غلیظ اور
نشان غلظ اور لزوجت مادے کا اور اسپر طویل ہونے مرض کے دلیل ہے اسلیے کہ بہت مدت چاہیے
کہ ایسا مادہ غلیظ اور لزج پختہ ہو انتباہ جو واسطے استدلال نفث سے بھی اول اشیا ہے اور نضج کے اور خام

نضج کے امراض سینہ مین اور اُسپر کہ جو سینہ مین ہی ذکر اُسکا بھی لازم آیا جاننا چاہیے کہ نفث بیچ لغت کے
نفخ بدون ریق کو کہتے ہین لیکن بیچ اصطلاح اطبا کے طرف خاص مین اُس رطوبت کو کہ کھانسی سے
نکلے کہتے ہین اور اوپر اس تقدیر کے لازم ہی کہ یہ لفظ مخصوص ہو واسطے اُس رطوبت کے کہ مجری قصبہ سے
نکلے اور عرف عام مین رطوبت کو کہ منھ سے نکلے جسطرح تنخرق سے یا تبقل سے یا کھانسی سے یا
تنخنخ سے یا قے سے کہتے ہین قطع نظر اس سے کہ وہ رطوبت قصبہ سے آتی ہی یقیناً اسلیے کہ جو قے سے نکلے
مری اور معدے سے ہوگا اور تنخنخ سے آوے سر سے ہوگا اور جو تبقل اور تنخرق سے آوے اجزا
منھ سے ہوگا اور جو کھانسی سے آوے قصبہ سے آتا ہی نفس قصبہ سے ہو یا ریہ سے یا حجب
اور سوا اسکے کہ اُسکو ریہ سے ملاقات ہی اس سبب سے کہ معلوم ہی کہ رطوبات سینہ کا مخرج سواے
ریہ کے اور نہین ہی جیسا کہ گذر چکا ہی اور اس سبب سے کہ استدلال نفث سے سات چیز مین ہوسکتا ہی
ہم اس بحث کو سات نفخہ مین ذکر کرتے ہین نفخہ پہلا بیچ کثرت اور قلت نفث کے کثرت اسکی دلیل
نضج کی اور نہایت مین پہونچنے مرض کی ہی بشرطیکہ بیچ قوام اور رنگ وغیرہ کے محمود ہوا اور قلت اسکی
نشان خامی مادے کی ہی لیکن جو تھوڑا تھوڑا آنے لگے دلیل شروع نضج کی ہی اور خبر دیتی ہی اس
امر کو کہ مرض نے ابتدا سے تجاوز کر کے بیچ تزاید کے ہی اعتدال اسکا قلت اور کثرت مین نشان نضج
اکثر مواد کا ہی پس کثرت اس جگہ جو دلیل اوپر نضج تمام مادے کے ہی معتدل سے بہتر ہی اور نہونا نفث کا
امراض ریہ مین نشان سوء مزاج ساذج کا ہی یا دلیل خامی مادے کا اور کم زور ہونا طبیعت کا اور عام ہی
کہ خامی مادے مین باعتبار افراط رقت کے ہو یا باعتبار زیادتی غلظ کے نفخہ دوسرا بیچ رنگ نفث کے
نشان خامی مادے کی یا نشان اسکا کہ مادہ نزلہ کا بلغم ہی اور فرق درمیان انکے یہ ہی کہ اگر شروع مرض مین
آوے اور دشواری سے نکلے جاننا چاہیے کہ خامی سے ہی اور اگر آسانی سے نکلے اور نکلنا اسکا
بیچ قریب زمانے انتہا کے ہو اور مریض کو اسکے نکلنے سے راحت ہو معلوم کرین کہ نزلہ بلغمی سے ہی
اور حمرت نفث کی نشان غلبہ خون کی ہی یا نشان پھٹ جانے کسی رگ کی گرد حنجرہ اور ریہ اور آلات
تنفس کے اور آلودہ نکلنا نفث سفید کا ساتھ سرخی کے دلیل سل کی ہی اگر اور علامات بھی گواہی دین
اور زردی نفث کی دلالت کرتی ہی اوپر صفراویت نزلہ کے سبزی اُسکی یا نشان احتراق کی ہی
یا دلیل افراط برد کی اور بطلان حرارت غریزی کی اور سوداوی بھی مانند سبزی کے نشان

ایک دونون سے ہوتی ہی لیکن فرق اِس امر مین کہ سبزی اور سیاہی احتراق سے ہی یا برودت مفرط سے آثار متقدم سے کہ ہر ایک کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہین کر سکتے ہین نفحہ تیسرا بیچ رائحہ نفث کے نتن اُسکا نشان عفونت کا ہی اور بے نتنی دلیل بعید ہونے کی عفونت سے ہی اور ترشی رائحہ کی دلیل برودت کی ہی نفحہ چوتھا بیچ مزہ نفث کے شیرینی اُسکی نشان غلبۂ خون کی ہی یا نشان بلغم معتدل کی اور فرق درمیان اِن دونون کے رنگ سے کرتے ہین اسلیے کہ اگر سرخ ہی دموی ہی ورنہ بلغمی اور یہ یقیناً سفید ہوگا اور بے طعمی اُسکی نشان بلغم معتدل کی ہی اور شوریت اُسکی دلیل اِسکی ہی کہ حرارت کے رطوبت مین اثر کیا ہی اور ابھی غلبہ رطوبت کا ہی اور شدت سوزش اور تیزی کی کہ مرتبہ شوریت سے تجاوز کی ہی نشان نہایت حرارت کی ہی اور ترشی اُسکی برودت سے ہوتی ہی اور ناخوشی طعم کی عفونت سے نفحہ پانچوان بیچ قوام نفث کے رقت اُسکی نشان خامی مادے کی ہی اور کبھی دلیل نضج کی ہی اور فرق درمیان اِن دونون کے جنس مادے سے اور وقت نکلنے سے کر سکتے ہین اور غلظت اُسکی نشان خامی کی اور خبر کرتی ہی اوپر دشواری نضج کے اور اعتدال اُسکا بیچ غلاظت اور رقت کے دلیل نضج تمام کی ہی نفحہ چھٹا بیچ شکل نفث کے گول ہونا اُسکا نشان اِسکا ہی کہ مادہ غلیظ ہی اور بیچ قصبہ اور ریہ کے حرارت عظیم ہی بقراط کہتا ہی کہ نفث بصاقی اُس شخص سے کہ اُسکو تپ ہو نشان ذبول کا ہی اور وہی کہتا ہی کہ مینے بہت دیکھا کہ پیچھے نفث مستدیر کے بیماری مستحیل ہوتی ساتھ سل کے اور وہی کہتا ہی کہ جسوقت نفث ساتھ کردی ہونے کے ہو اور تھوڑا علامات اختلاط عقل سے اُسکے ساتھ یار ہو اختلاط عقل جلد ظاہر ہوگا اور نفث صافی عبارت ہی اُس سے کہ خام نکلے نفحہ ساتوان بیچ نکلنے نفث کے اور آسانی نکلنے اور دشواری نکلنے کے جسوقت بیچ نزلہ اور ذات الریہ اور ذات الجنب شے کے نفث جلد ظاہر ہو اور آسانی سے نکلے نشان سلامت اوپر قوی ہونے طبع کے اور جلد آخر ہونے بیماری کا ہوتا ہی اور دیری اور دشواری اُسکی نشان خامی اور ضعیفی قوت اور درازی مرض کا ہی فائدہ نفث محمود وہ ہی کہ سفید اور ہموار اور پختہ اور معتدل القوام ہو اور کچھ بو نہ رکھے اور آسانی سے نکلے بدون شدید کھانسی کے اور رنگ اُسکا سیاہ یا کبود یا زرد ہو اور بوے ناخوش رکھے جبکہ ذکر کرنے لواحق ضروری سے فارغ ہوے اب متوجہ طرف متن کے ہوے ہین

المقالۃ الخامسۃ فی تدبیر الاصحاء و علاج المرضی علی وجہ کلی

مقالہ پانچوان تابت ہی بیچ تدبیر تندرستون کے اور معالجہ بیمارون کے اوپر طریق کلی کے پوشیدہ نہ

کہ اطبا نے اس کل چیز عملی کو ان دونون قسم پر تقسیم کیا ہے اسواسطے کہ علم تدبیر ابدان صحیحہ کو علم صحت کہتے ہین
اور علم تدبیر ابدان مریضہ کو علم علاج اور شک نہین کہ تقسیم اس مبحث کی دو قسم مین بطور مذہب شیخ رئیس جو بیچ کے
کہ درمیان صحت اور مرض کے واسطہ ثابت نہین کرتے بدون تاویل کے درست ہے لیکن وہ لوگ کہ حالت
متوسطہ کے قائل ہین کہتے ہین کہ حالت متوسطہ لا محالہ مرکب ہے صحت اور مرض سے پس تدبیر اسکی بھی
بیچ تدبیر صحت اور مرض کے داخل ہو یا خالی ہے صحت فی الغایۃ سے اور مرض فی الغایۃ سے پس علم تدبیر مکا
داخل ہے بیچ علم تدبیر ابدان ضعیفہ کے اور بالجملہ ہر طرح سے تقسیم اس مبحث کی دو قسم مین محصور ہے اور اس
تقدیر مین جو بعض لوگ اعتراض کرتے ہین کہ جب حالت بدن کی تین قسم کی ہے تدبیر اسکی بھی چاہئیے کہ تین
قسم کی ہو رفع ہوتی ہے انتباہ جاننا چاہیے کہ حفظ صحت حاصل نہین ہو سکتی مگر اس شخص مین کہ پانچ
خصلت رکھے ایک وہ کہ قوانین طب کا عارف ہو یا سامع اور مطیع طبیب دانا کا ہمیشہ ہو دوسرا وہ کہ دولتمند
ہو صاحب حکم تو اغذیہ لطیفہ اور ادویہ نفیسہ کہ حافظ قوی اور ارواح کے ہین مانند موتی اور یاقوت وغیرہ کے
جو کچھ درکار ہون جلد موجود ہون تیسرا وہ کہ فارغ البال ہو اور محکوم کسی کا نہو تو ہر چیز وقت حاجت کے
کر سکے چوتھا وہ کہ بخیل اور تنگدل نہو اور وہ دوست نفس اور صحت کا ہو تو جلد ہی سے مزخرفات دنیا کو
اپنے اوپر صرف کرے اور باک نہ رکھے پانچوان وہ کہ حریص شہوات کا نہو اور اپنے نفس پر ضابط
اور اپنے عزم مین راسخ ہو تو جو چیز واجب الترک ہے قطعاً اسکی طرف میل نہ کرے اور جو ضروری الاستعمال ہے
ہرگز اسکو ترک نہ کرے اور شک نہین ہے کہ جمع ہونا ان خصلتون کا ایک شخص مین کمتر پایا جاتا ہے لہذا حفظ
صحت جیسا کہ چاہیے ہو نہین سکتی کما لا یخفی آپ معلوم کرین کہ علم حفظ صحت منقسم ہوتا ہے طرف تین چیز کے
باعتبار احوال صحت کے اسلیے کہ صحت تین قسم کی ہے ایک قسم وہ کہ نہایت کمال مین ہو دوسری قسم وہ
کہ نہایت کمال سے کچھ تنزل کیا ہو تیسری وہ کہ ناقص ہو اور غایت کمال سے بعید ہو علم تدبیر قسم اولی کو
علم التقدم بالحفظ کہتے ہین اور علم تدبیر قسم دوسری کو علم حفظ صحت کہتے ہین خصوصاً اور علم تدبیر قسم تیسری کو
علم تدبیر ابدان ضعیفہ جانتے ہین نظیر اسکی تدبیر مشائخ اور تمام ضعیف بدنون کی ہے اور جانین کہ لفظ حفظ
صحت اگرچہ فی الحقیقۃ مخصوص ساتھ قسم ثانی کے ہے جیسا کہ کہا گیا لیکن اوپر طریق مجاز کے اوپر تینون
قسم کے اطلاق کرتے ہین اسلیے کہ مقصود جملہ سے حفاظت صحت کی ہے جسطرح کہ ہو لفظ بیچ اصطلاح
اطبا کے اطلاق اسکا اوپر سب کے بسبب شائع ہونے کے حکم حقیقت کا پیدا کیا ہے وہی مشتمل علے فصول اربعہ

مقالہ شامل ہی اوپر کئی فصل کے **الفصل الاول فی تدبیر الماکول والمشروب** فصل پہلی مقالہ
پانچوین سے ثابت ہی بیچ تدبیر خوردنی اور پوشیدنی کے اور اس جگہ بعض چیزین کہ ذکر انکا اس مقام مین
ضرور ہی کہی جاتی ہین معلوم کرین کہ طبیبون نے اتفاق کیا ہی اوپر دو قاعدہ کے ایک یہ کہ حفظ صحت مثل سے
ہوتی ہی دوسرا وہ کہ علاج مرض کا ضد سے ہوتا ہی اعتراض مین ان قاعدون پر کہ وارد ہوتے ہین ساتھ
انکے جواب کے ہم مفصل کہتے ہین لیکن اعتراض اوپر پہلے قاعدے کے یہ ہی کہ ہم نہین مانتے اس امر کو کہ حفظ
صحت کا مثل سے ہوتا ہی اسلیے کہ افراد انسانی بیچ حالت صحت کے مائل طرف دو کیفیت کے ہوتے ہین
بسبب ممتنع الوجود ہونے اعتدال حقیقی کے اور عبد یہی ہی کہ محرور مزاج صحیح کو مثلاً اگر غذاے مشابہ کہ گرم
دیجاوے لامحالہ زیادہ کرنے والی کیفیت حار کی ہوگی اور احتراق پیدا کریگی اور اسی طرح مبرود کو اگر غذاے
سرد دیجاوے برودت بڑھاویگی اور جمود پیدا کریگی اسی سبب سے حفظ صحت محرورون کا ساتھ امزجہ
اور ادویہ باردہ کے مقرر کیا ہی بالاتفاق اور حفظ صحت مبرودون کا اغذیہ حارہ سے کما لا یخفی پس حفظ صحت کا ضد سے
ہوا نہ مثل سے جواب اس اعتراض کا ابن ابی صادق نے ایسا دیا کہ ابدان صحیح کے دو وجہ سے
خالی نہین ایک وہ کہ بیچ حاق اوسط اعتدال کے کہ لائق اسکی نوع کے ہی ہوا اور حال اس آدمی کا
حالت صحت مین کسی طرح سے منسوب بیدی نہین ہی اور اطلاق محروریت اور مبروریت کا اسپر نہین
کر سکتے دوسرا وہ کہ اعتدال مذکور سے انحراف تھوڑا ہوا ہو لیکن بسبب اس انحراف کے حد صحت سے
نہین نکلا ہو اور حال اس آدمی کا حالت صحت مین خالی برائی سے نہین ہی اور ساتھ محروریت اور
مبروریت کے موصوف ہوتے ہین اور جو یہ متحقق ہوا جانین کہ مراد اصحہ تحفظ بالمثل سے صحت
معتدلون کی ہی نہ صحت منحرفون کی ہی اور شک نہین ہی کہ معتدل البدن اگر بیچ حالت اعتدال کے
غذاے معتدل استعمال کرے وہ غذا کیفیت زائد ہرگز پیدا نہ کریگی لان من شان الغذاء المعتدل
ان لا تزید سنہ کیفیۃ زائدۃ علی ما فی البدن بخلاف منحرفون کے حاق وسط سے کہ حفظ صحت انکا تعدیل
اور استعمال کرنے مخالف سے ہوتی ہی تو اس حالت پہ باقی رہے بدون زیادتی کے بیچ انحراف کے
پس تدبیر اس آدمی کی دو تدبیر سے مرکب ہوتی ہی ایک تدبیر حفظ صحت کی دوسری تدبیر تقدم
حفظ کی اور یہ خارج ہی اس قاعدے سے اسواسطے کہ قول اطبا کا بیچ اکیلی صحت کے ہی اور وہ بالکل
بدون مشابہت کے نہین ہوتی ہی پس ساتھ محروری مزاج کے اور مبرودی مزاج کہ مادہ اعتراض کا

لائے ہین پہونچا نیوالا مطلب کو نہین ہوتا اسلیے کہ یہ لوگ بسبب انحراف کے درجۂ صحت مستکملہ مطلوبہ سے
خارج ہین اور نقص وارد ہوگا انتباہ ملّا سدید نے لکھا کہ یہ جواب اِس فاضل سے سدید یعنی بہتر از نقض ہوا
اسلیے کہ اگر مراد صحت مذکورہ سے بیچ قول مذکور کے صحت تامہ غایت کمال مین ہو لازم آتا ہی کہ ایک قسم
قسم طب سے کہ حفظ صحت کا ہی ساقط الاعتبار اور باطل الحکم ہو اسلیے کہ وجود ایسے شخص معتدل کا کہ اسکے
نہ محرور کہتے ہین نہ مبرود ی نادر ہی اور بعد اس ایراد کے قول مسطور کی تاویل کی اور کہا کہ مراد مشاکلت سے
وہ ہی کہ جو غذا وارد بدن صحیح المزاج پر ہو حرارت غریزی سے منفعل ہو اور ہضم آوے اور استحالہ خون سے
کرے خون مذکور صالح ہو واسطے بدل ما یتحلل کے اور مشاکل بدن کے پس زمانیہ اور سودا اِسکے غذا مائل
طرف برودت کے کہ بدن محرور بیدار دہوتی ہین برودت زائد حرارت طابخہ بدن سے منتفی ہوجاتی ہی
اور خون مائل بحرارت کہ مشابہت رکھتا ہی بدن محرور سے اُس سے غذا حاصل ہوتی ہی اور بدل ما یتحلل
ہوکر اُسکی صحت کی حافظ ہوتی ہی اور شک نہین ہی کہ ایسا شخص اگر غذاے معتدل کھاوے غالب ہی
کہ حرارت سے بدن محترق یا فاسد ہوجاوے اور صلاحیت تغذیہ کی نہ رکھے اور اسی طرح حال مبرود کا
اسکی ضد سے معلوم کرسکتے ہین پس مراد مشابہت اور مشاکلت سے بیچ غذا کے اور بدن کے باعتبار
اُسوقت کے ہوتا ہی کہ غذا جزو عضو کی بالفعل ہوتی ہی نہ قبل اسکے انتہی کلامہ اور نزدیک اس فقیر کے
ایراد ملّا سدید کی غیر سدید ہی اسلیے کہ ملّا سدید نے بیچ کلام ابی صادق کے کہ اکثر محقق اسکو تصدیق کرتے ہین
استدلال کیا ہی ندرت وجود معتدل مزاجون سے اور یہ مسلم نہین ہی اسلیے کہ مراد ابن ابی صادق کی
معتدل مزاجون سے نہ وہ معتدل مزاج ہین کہ اُنمین ہرگز کوئی کیفیت زائد نہو جیسا کہ ملّا سدید نے
گمان کیا ہی اسلیے کہ ایسے بدن ممتنع الوجود ہین ندرت کو کون پہونچے بلکہ مراد معتدل مزاجون سے
وہ ہی کہ زیادتی کیفیت کی اُنمین معتد بہ نہو اور احوال اُنکا کسی طرح مذموم نہین ہی اور مباشرت گرمی
اور سردی کی بیچ حق اُنکے یکسان ہی بیچ ظاہر ہونے اثر کے اور ایسے آدمی نادر نہین ہین کہ اُنکا تحفظ
بخلاف محرورون اور مبرودون کے کہ تدبیر اُنکی مانند تدبیر مریضون کے ہوتی ہی استعمال کرنے مخالف سے
نہایت وہ کہ اِس جگہ تعدیل قلیل کفایت کرتی ہی اور بیچ مریضون کے تعدیل قوی کی حاجت ہوتی ہی
لہٰذا علاج مرض کا ضد سے کہا ہی اسلیے کہ مرض اعتدال سے دور ہوتے ہین معتدل قوی چاہیے
کہ اُنکے مزاج کو اعتدال پر لاوے اسلیے کہ ضد سے بیچ تعدیل ضد کے قوی تر ہو امداد اور بہ تقدیم تسلیم کے

مستعمل مزاج تا مدالوجود بدن خود ممکن الوجود و بدن بلکہ تحقق الوجود ہے اور یہ بھی قول اطبا کا بیچ حفظ صحت کے
مثل امر محض نہیں ہے جیسا گمان کیا ہے اور ساتھ اسکے جو علامہ سدید نے تاویل کی اور کہا کہ مراد مشاکلت
حاصل ہونا مشاکلت کا ہے تو بدن ہو جانے غذا کے جزو عضو کا اگر غور سے نظر کریں بعید ہے یہ معلوم ہوتا ہے
اسلیے کہ بیچ اس صورت کے لازم آتا ہے کہ علاج مرض کا بھی بیان ہے ساتھ مشاکلت کے ہو اسلیے کہ غذا
گرم کہ بیچ بدن صاحب مرض بارد کے وارد ہوتی ہے کبھی بالمحالہ بعد لوٹنے حرارت کے برودت
بدن سے مشاکلت پیدا کرتی ہے اور تدبیر صحت اور مرض کی ایک طرح پر ہوگی اور قاعدہ دوسرا کہ علاج المرض
بالضد واقع ہے نقض پاویگا اور یہ خلاف ہے پس حق وہی ہے کہ صحت واقعہ فی فلک القول سے
صحت معتدلون کی مراد ہے اور اگر کہیں کہ تدبیر صحت معتدلون کی مذکور ہوئی تدبیر صحت غیر معتدلون صحیح کی
کیونکر مذکور ہوئی بیچ کلام اطبا کے کہتے ہیں ہم کہ جو تدبیر شدید الانحراف لوگوں کی اعتدال سے کہ مریض ہیں
ساتھ ضد کے قرار پائی اور تدبیر معتدلون کی مشاکلت سے اور تدبیر منحرفون صحیح کی کہ مشاکلت سے اور
اور نہ ضد سے بیچ ضمن ان دونوں ضد کے معلوم ہوتی ہے قدما نے بیان اسکا لازم نہ جانا لیکن متاخرین نے
تصریح اسکی کی ہے جیسا قرشی نے موجز میں کہا کہ کل صحۃ اردنا حفظھا علی حالھا اوردنا علیھا الشبیہ
الی الکیفیۃ وان اردنا نقلھا الی ما ہو افضل منھا اوردنا علیھا الضد ای المخالف آمد اور شدید نسبت
اگرچہ تدبیر غیر معتدلون صحیح کی باعتبار استعمال کرنے مخالف کے مشارکت رکھتی ہے ساتھ تدبیر
لیکن بنظر شدت اور قلت مخالفت کے فرق ہے درمیان دونوں کے اسلیے کہ مخالفت عام ہے اور
ضدیت خاص جبتک مخالفت بشدت تمام نہوگی ضد نہوگی فالحاصل ان تدبیر المستعمل الصحیح بالشاکل
وتدبیر غیر معتدل الصحیح بالمخالف الذی لیس فی الغایۃ وتدبیر المرضی بالمخالف والذی فی الغایۃ المغیر بالضد
عن رض الاطبا بمکر تدبیر الثالث الوسط انما ہو للوضوح تاملہ واعلم ان اکثر الشکوک المدعوۃ علی ہذا القول
کنقض ہر احد وارد ہوئے اعتراض کرا وید دوسرے قاعدے سے کیا ہے یہ کہ معالجہ بعض امراض کا مثل سے
قرار پایا ہے مانند علاج اسہال کا اسہال سے اور علاج زکام کا زکام سے اور تدبیر حمی غب کی غثیان سے اور
حنیات سے اور تدبیر حمی صفراوی کی سقمونیات سے اور شک نہیں ہے کہ حمی حرارت بڑھ اگرچہ بلغم سے ہے پس
علاج حمی کا غثیان سے کہ شدید الحرارۃ ہے کیونکر جائز ہوا اور دینا سقمونیا کا بیچ تپ صفراوی کے کیونکر
اور تدارک اسہال کا اسہال سے اور زکام کا زکام سے پس قاعدہ کلی اسکا کہ علاج المرض بالضد واقع ہے درست

بطریق عموم کے اور اسکے جواب مین کہا ہو کہ ضدیت علاج کی مخصوص نفس مرض سے نہین تو تمام ہو کہ ضد مرض کی ہو
یا ضد سبب مرض کی کہ وہ بھی فی الحقیقت ضد مرض کی ہو پس تجویز کرنا غافث اور سقمونیا کا بنظر نکالنے مواد
تپ کے ہو کہ سبب مرض کی ہو اور شک نہین ہو کہ جب علت زائل ہوئی معلول بالضرور زائل ہوگا اور
اسیطرح بیچ اسہال کے حکم اسہال کا اور بیچ قے کے حکم قے کا واسطے آسانی نکلنے مادے سبب کے ہو اس
طریق سے کہ مطلوب طبیعت کی ہو اور دفع کرنا اس سے اور ہذا کلہ لا محالہ علاج بالضد فلم یرد الاعتراض جو
بیان کرنے قاعدہ مین سے ہم فارغ ہوے طرف متن کے رجوع کرتے ہین جاننا چاہیے کہ جو کہ طبیعت کا
اسی قدر ہو کہ بیچ صحت کے حفاظت اسکی کرے مطابق ہر سن کے جیسا کہ لائق ہو اور عمدہ محافظت
صحت مین دو چیز ہین ایک منع کرنا عفونت کا دوسرا حفظ رطوبت کا تحلیل زائد سے اور حرارت طبعی کے
اور کمال ان دونون امر کن صحت کا موقوف ہو اوپر تعدیل اسباب ستہ ضروریہ کے پس طبیب کو واجب ہو
رعایت اسکی اور اس سبب سے کہ سب اسباب ستہ سے احتیاط بیچ طعوم کے نہایت مشکل ہو اور
نہ رعایت کرنا اسمین باعث فساد کا ہو ماتن کہتا ہو کہ اما الغذاء فیجب تعدیل مقدارہ لیکن غذا پس واجب ہو
تعدیل اسکی مقدار کی اور جو مال ا بیان کا اس امر مین مختاج ہو تعدیل نسبت ہر شخص کی مختلف ہوتی ہو
اور معنی تعدیل کے یہ ہین کہ نہ مقدار سے زیادہ کھاوے اور نہ کم اس سے جیسے زیادتی مقدار سے باعث
تخمہ اور عفونت کی اور مفاسد کی ہو تقلیل اسمین بھی موجب ضعف اور ذبول کی ہوتی ہو خصوصاً بیچ
آدمی قلیل اللحم اور یابس مزاجون کے اور مرتبہ اعتدال کا کہ خیر الامور اوسطہا آیا ہو وہ ہو کہ بعد تناول کے
ثقل پیدا نکرے اور شراسیف کو نہ کھینچے اور قراقر نہ لاوے اور ڈکار مین بعد استقرار غذا کے مزہ آوے
اور معدے مین بوجھ نہ ڈالے اور اسیطرح امور طبیعی کچھ پیدا نکرے قوت اور فرحت زیادہ کرے اور چاہیے
کہ بیچ تناول غذا کے متابعت اشتہا کی نہ چاہیے کرنا بلکہ جب تہائی اشتہا کی رہے ہاتھ کھانے سے کھینچے
کہ بعد ایک ساعت کے وہ اشتہا دور ہو جاتی ہو اور علامت اسمین یہ ہو کہ معدہ بالکل جبتک کہ نہین بھرتا
آسودگی ظاہر نہین ہوتی ہو اور جو زیادتی حجم کی اور تخلخل طبخ کو لازم ہو اور غذاے ماکول بسبب طبخ کے
معدے کو بھر لیتی ہو بقیہ شہوت کا جلد دور ہوتا ہو اور ہضم مین کچھ آفت نہین آتی اور اگر معدے کو موافق
تقاضاے ماکول کے بسبب جوع کے بھر لین ظاہر ہو کہ وقت ہضم کے فضاے معدے کی گنجایش نکریگی
کہ غذا مین تخلخل ہوگا اور اس سبب تمدد اور تخمہ اور مانند اسکے لاویگا اور جو مقدار غذا سے علاقہ رکھتا ہو

اسقدر ہی اور رعایت ترتیب کی اور سوا اِسکے کبھی واجب المراعات ہی آگے کہا جاتا ہی اور جاننا چاہیے کہ جسقدر
بعد طویل ہونے مدت کے مزہ کھانے کا پایا جاوے ردی زیادہ ہی والسکون بعدہ اور واجب ہی سکون
بعد غذا کے اِسلیے کہ ہضم تام نہین ہوتا ہی مگر بواسطہ اجتماع حرارت کے بدنمین لہذا لوگون نے کہا ہی کہ بعد
تناول غذا کے جو ایک زمانہ گذرے چاہیے کہ لیٹین اِسلیے کہ لیٹنا راحت لاتا ہی اور سکون تام لیٹنے مین ہوتا ہی
لیکن لیٹنا چاہیے کہ پہلے اوپر داہنی جانب کے ہو اس سبب سے کہ قعر معدہ مائل اسی طرف ہی جو اس پہلو پر
سوویگا غذا جلد تر قعر معدہ مین قرار پاویگی اور بعد ایک ساعت کے اس جانب سے اوپر بائین پہلو کے
پھرین اور ایک زمانہ ممتد تک اُسپر سوتے رہین کہ بسبب شامل ہونے جگر کے اوپر معدہ کے ہضم کو
مدد دیتا ہی اور بعد ترقب حصول ہضم کے پھر اوپر داہنے پہلو کے سووین تو خلاصہ کیلوس کا بیچ جگر کے
طریق آسان سے منجذب ہو اور جانین کہ مضر ترین اشیا کا بیچ تشویش ہضم کے حرکت سخت ہی لیکن حرکت
خفیف بسبب مدد کرنے کے اوپر انحدار کے مدد کرتا ہی ہضم کو خصوصًا اُس شخص کو کہ عادت رکھتا ہو شی کیا
بعد طعام کے اسی سبب سے اوپر تقدیر تناول غذا کے رات کو مشی پیچھے طعام کے مستحسن مانا ہی اِسلیے
کہ خواب اوپر طعام کے قبل ٹھہرنے غذا کے بیچ قعر معدے کے خوب نہین ہی اور معلوم ہوا کہ یہ سب جزئیات کو
کہ اطبا نے تجویز کیا ہی بنظر اُس شخص کے کہ تمام اوقات اُسکی اپنی حفاظت مین صرف کرتا ہو اور اُسپر معتاد ہو
ورنہ ظاہر ہی کہ عوام مباشر اکثر اُن اعمال کے ہوتے ہین کہ وہ نزدیک اطبا کے مذموم ہین اور کچھ صدمہ اُنکو
نہین پہونچتا لیکن ساتھ اِسکے احوط یہ ہی کہ عادت اُسپر کیجا وے کہ مضر نہو اِسلیے کہ باعتبار سن اور فصل
اور قوت اور ضعف کے حکم عادت کا ہمیشہ یکسان نہین ہوتا اور متغیر ہوتا ہی پس اُسپر غرہ کرنا نہ چاہیے لہذا
محققون نے کہا ہی کہ جو شخص عادت کوئی چیز مضر کی کیے ہو واجب ہی کہ آہستہ آہستہ اُسکو چھوڑے
تو زمانے حال مین خلل سے محفوظ رہے ولا یجوز الجمع بین الاطعمۃ المختلفۃ فی اکلۃ واحدۃ اور جائز نہین ہی
جمع کرنا درمیان طعامون مختلف الھضم کے بیچ ایک فوہ کھانے کے یعنے بیچ ایک ہضم کے الا اذا کان الماکول مما
فیہ کل مع مالح او حریف و علی العکس مگر یہ کہ ہو غذا چرب ایسی کہ کھاوین ساتھ اُسکے شور یا تیز اور عکس اِسکے
بالجملہ اختلاف دو طرح ہی ایک وہ کہ بیچ مزہ کے ہو یا بیچ کیفیات اور کے ساتھ متحد ہونے دونونکے ہضم مین اور
جمع ہونا ایسے دو مختلف کا جائز ہی بل مطلوب اِسلیے کہ جو شور ہی یا تیز مصلح چرب کا ہوتا ہی اور بالعکس اور
اسیطرح جو ترش ہی مصلح شیرین کا ہوتا ہی اور بالعکس دوسرا وہ کہ اختلاف ہضم مین ہو جیسے ایک اسرع ہو ہضم مین

مثلاً گوشت گائے کے شاکر ساتھ مرغ کے یا لطیف خفیف کے کھانے مین جمع کرین یعنے اکٹھا کھاوین
اور اسکے بعد شدید الغلظ ہو کر ساتھ لطیف کے کھایا جاوے تو جو ایسے مختلفونکا تغیر جائز ہو تو ایک مین حیثیت
شدہ بیان کیا جاویگا لیکن اگر منافات قلیل ہو غلیظ کو پہلے کھاوین اور لطیف کو بعد اسکے متصلاً بلا کسی فاصلہ نہین ہو
اسلئے کہ جو ہضم مین قوت کہ قوی زیادہ ہو غلیظ کہ شدید الغلظ نہین ہو جلد پختہ ہوگا اور لطیف اور غلیظ دونون
ساتھ ہضم ہونگے اور یہی مطلوب ہو بخلاف اسکے کہ شدید الغلظ پہلے کھاوین اور پیچھے اسکے متصلاً غذاے
لطیف کہ لطیف جلد ہضم ہوگی اور غلیظ مذکور ابھی ہضم نہین ہوئی ہو پس کیلوس لطیف بسبب حائل ہونے
غلیظ کے درمیان اسکے اور درمیان ماساریقا کے نافذ نہین ہوسکیگا جگر مین اور غلیظ بھی طرف امعا کے
نجاویگا پس سب تباہ ہونگے اور بسبب دیر تک ٹھہرنے کے معدے مین دوسرے کو تباہ کریگا اور اسیطرح
اگر پہلے لطیف کھاوین اور بعد اسکے غلیظ یا دونون ساتھ کھاوین ہضم فاسد ہوتا ہو بسبب تقدم انہضام
بعض اجزاے ماکول کے اور تاخر بعض اجزا کے اسلیے کہ طبیعت کو تشویش ہوگی اور امر مستحسن یہ ہو کہ تمام
ہضم کا تیج سب اجزاے ماکول کے بطور تشابہ اور تساوی کے ہو تو بعد ہضم کے بالکل توجہ ہو طرف
دفع کرنے فضلہ کے جانب جگر کے و فیہ ما فیہ لیکن اگر غذاے زیادہ پہلے کھاوین اور بعد ایک ساعت کے
کہ وہ نیم پختہ ہوئی ہو غذاے لطیف کھاوین اس طور پر کہ دونون بیچ تمامی ہضم کے متحد ہون نقصان بہت
نہین ہو کذا قال شارح الاسباب اور اگر کہین کہ تداخل منع ہو اور یہ تداخل ہو پس اسمین ضرر کثیر کیونکر ہوگا
جواب اسکا یہ ہو کہ تداخل مذموم زیادہ وہ ہو کہ ہضم تام بعض غذا کا تقدم کرے اوپر بعض دوسرے کے اور
یہ نہین ہوتا ہو مگر اس صورت مین کہ پہلے غذا کھاوین اور بعد ایک ساعت کے کہ وہ نیم پختہ ہوا ہو اور کھاوین
اسی جنس سے یا غلیظ زیادہ اس سے کہ ہضم پہلے کا تقدم کرتا ہو ہضم مابعد سے از روے تقدم معدہ کے
اور یہ امر موجب فساد کا ہوتا ہو بسبب متحیر ہونے طبیعت کے بخلاف تداخل مذکور کے کہ بعد نیم پختہ
ہونے غلیظ کے لطیف کھاوین کہ جب غلیظ پختہ ہو یہ لطیف بھی ساتھ اسکے پختہ ہوتا ہو اور طبیعت اسمین
تحیر نلاویگا مگر یہ کہ غذا پہلا شکم سیر کھائی ہو پیچھے اسکے پھر غذاے لطیف زیادہ حاجت سے
کھاوین کہ یہ مبحث سے خارج ہو اور پہلے معلوم کرین کہ بعضی چیزین ہین کہ صاحب تجربہ نے جمع انکو
مضر پایا ہو اور اس جگہ جو متوقع علیہ اطبا کے ہین ہم ذکر کرتے ہین اور دلیل قوی اس محل پر تجربہ
رکھا ہو اگرچہ بعضی دلیل عقلی سے قوی ہو سکتے ہین جان تو کہ مولی ساتھ دہی کے یا ساتھ پنیر کے

نہ کھانا چاہیے اور اسیطرح حصرمیہ ساتھ اسفیداج کے اور اسیطرح دودھ ساتھ ترشیون کے اسلیے کہ
ترشی دودھ کو متجبن کرتی ہی جیسے خارج مین دیکھا جاتا ہی اور تجبن دودھ کا معدہ مین فساد سمی پیدا کرتا ہی
اور قرشی نے لکھا کہ لائق وہ ہی کہ منع کرنا اجتماع حموضات کا ساتھ تازے دودھ کے مخصوص ہو اسلیے
کہ دودھ بستہ کو بہت اوقات مین نے دیکھا ہی کہ جمع کیا لوگون نے ساتھ تخللات وغیرہ کے اور کوئی ضرر
معتدبہ اُس سے ظاہر نہوا اور اسیطرح دودھ ساتھ مچھلی کے اسلیے کہ امراض مزمنہ کو پیدا کرتا ہی مانند
جذام اور برص اور قولنج کے اور اسیطرح ساتھ گوشت طیور کے اور قرشی نے کہا کہ اگر دہی کو ساتھ
گوشت مذکور کے پکاوین قلیل المضرت ہوتا ہی اور اُس سے مستفاد ہوتا ہی کہ جو کچھ ممنوع الاجتماع ہی
اُس سے ضرر اُسوقت ہوتا ہی کہ ہر ایک کو علحدہ کھاوے اور بعد وارد ہونے کے معدہ مین جمع ہون
لیکن اگر خارج مین اُنکو اکٹھا کر کے پکاوین یا اسطرح سے مختلط کرین کہ شدت اختلاط سے ایک ذات
ہو جاوین اغلب ہی کہ ضرر کم ہو لیکن ساتھ اسکے پرہیز لازم ہی اور ایسے ہی ستو اوپر چاول کے نکھاوین
اسلیے کہ نفخ پیدا کرتا ہی اور قولنج اور اسیطرح ساتھ سرکے کے اسلیے کہ قولنج لاتا ہی لیکن وہ چاول کہ
ساتھ گوشت اور روغن کے پکاوین اس حکم سے خارج ہی اسلیے کہ چکنائی اصلاح کرتی ہی ترشی کو اسی
سبب سے سرکہ کو ساتھ پلاؤ کے اکثر معتدل مزاج اور پاک طبع کھاتے ہین اور ضرر نہین دیکھتے
اور ساتھ اسکے احتراز بہتر ہی اور جو چیز سرکے سے بناوین جمع کرنا اُسکا ساتھ چاول کے نچاہیے
اور اسیطرح انگور کو اوپر کلہ کے اسلیے کہ درد معدہ اور اور آفات پیدا کرتا ہی اور اسیطرح انار کو اوپر
ہریسہ کے لیکن اگر پہلے ستو کھائے اور پیچھے اُسکے چاول یا پہلے انار کھاوے اور بعد اُسکے ہریسہ
یا پہلے انگور کھاوے بعد اُسکے کلہ قباحت نہین کما نص علیہ محمد سدید فی شرح الموجز اور اسیطرح کبو تر کو
ساتھ پیاز اور لہسن اور رائی کے اکٹھا نکھانا چاہیے اور گوشت نمکسود ساتھ سرکے کے نپکانا چاہیے
اور ساتھ لہسن کے اور شہد اور خربزہ ایک دفع مین نکھانا چاہیے اور لہسن اور پیاز کو یکجا نکھانا چاہیے
اور فندق اور بادام یکجا بستور اور آب کامہ اور تازہ پنیر کو اور دودھ کو ساتھ کوئی میوہ کے نکھانا چاہیے
اور جمع کرنا دودھ اور شراب کا نقرس لاتا ہی اور بہت کھانا پیاز کا جماعین اور دوار لاتا ہی انتیاد ترکیب
ایک چیز کی ساتھ دوسرے کے دو حال سے باہر نہین ہی ایک وہ کہ دونون مماثل ہون مانند ترکیب اغذیہ
لطیفہ کے ساتھ غلیظہ کے اور لزجہ کے ساتھ لزجہ کے اور لطیفہ کے ساتھ لطیفہ کے اور سوا اُنکے دوسرا وہ کہ

دونون مختلف ہون خواہ اختلاف از روے تضاد کے ہو مانند ترکیب اغذیہ لطیفہ کے ساتھ غلیظہ کے خواہ از روے
غیر تضاد کے ہو مانند ترکیب اغذیہ غلیظہ کے ساتھ لزجہ کے اسلیے کہ درمیان انکے مخالفت غیر تضاد ہے
بالجملہ تحریر سابق سے معلوم ہے کہ ترکیب مختلفات کی اور متضادات کی منہی عنہ ہے بسبب مختلف ہونے
ہضم کے اور فساد اسکا بہت ہے لہذا بعض قدماے متقدمین از روے نہایت احتیاط کے جمع درمیان
روٹی اور گوشت کے بھی نہین کرتے تھے تو اور چیزونکو کون پوچھے ایک وقت روٹی کہاتے تھے
دوسرے وقت گوشت لیکن تالیف متماثلات کی دیکھا چاہیے کہ دو لطیف سے ہے یا دو غلیظ سے اگر
دو لطیف سے ہے مضائقہ نہین ہے ہرگز جیسے گوشت طیور خفیفہ کے یکجا کہاوے اور مانند اسکے لیکن
اگر دو غلیظ سے یا دو لزج سے ہو تو چاہیے اسلیے کہ غذاے غلیظ اور لزج فی حد ذاتہ معاون طبیعت مین
خلل کرتی ہے پس کیونکر خلل نہ کرینگے کہ دو غلیظ یا دو لزج آپسمین جمع ہون اسلیے کہ اجتماع انکا بدتر ہے
ایک کی کثرت سے اس سبب سے کہ ایک غلیظ مثلاً اگر مقدار معین سے کہایا جاوے لا محالہ قوت ہاضمہ
ایک زمانے معتدبہ مین تصرف کریگی اور جو وہ غلیظ اکیلی ہضم مین ہے طبیعت کو حیرت زیادہ نہوگی بخلاف
اسکے کہ دو غلیظ ہم مقدار ایک غلیظ کے کہاوین کہ بسبب اختلاف مفہوم ان دونون چیزونکے
طبیعت مین حیرت پیدا ہوگی بیچ اُنکے ہضم کے بسبب اُسکے کہ ایک غلیظ کہاوین تحیر اور توقف البتہ
ظاہر ہوگا مگر یہ کہ اختلاط جید کرنے دونون سے حکم ایک طعام کا پیدا کرین کہ اس صورت مین ہو سکتا ہے
کہ ضرر ان دونون چیز مختلط غلیظ کا زیادہ ضرر ایک غلیظ سے نہوگا اور بھی جملہ ممتنع الاجتماع سے ہین بعضے
متماثلین فی الحرارۃ مانند حمام یعنی کبوتر کے ساتھ لہسن کے اور بعضے متماثلین فی البرودۃ مانند خیار کے
ساتھ مضیرہ کے یعنی دوغیا کے اور بعضے متماثلین فی اللزوجۃ مانند تازے پنیر کے ساتھ مچھلی کے اور بعضے
متماثلین فی سرعۃ الفساد مانند دودھ کے ساتھ خربزہ کے بالجملہ جو چیز کہ حالت اکیلے ہونے مین
فاسد الجوہر ہے اجتماع اسکا ساتھ مثل کے لامحالہ زیادہ کرنے والا فساد کا ہے اور اسیطرح اجتماع غلیظ کا
ساتھ غلیظ کے اور اجتماع لزج کا ساتھ لزج کے لیکن جو کہ متماثل ہو بیچ کیفیت کے اجتماع اسکا مطلق
مضر نہین کہہ سکتے اور اس جگہ بغیر سماع کے اور بدون تجربہ مجربون کے تحریر اور تقریر نہین کر سکتے
اور گوشت دم پخت کہ بخار اسکا نہ نکلے محدث حمیات کا اور اور آفات کا ہے لہذا نزدیک اطبا کے پلاؤ کو زیر
بیان کہ اس زمانے مین مروج ہے نہایت برا ہے تم اگر گوشت کو بھونین بدون اسکے کہ منہ دیگ کا بند کرین

تباحت ہیں ہواور کباب کہ اوپر کوئلون لکڑی کی فاسد الجوہر کے مانند خروع اور زقوم کے پکایا ہو نہایت
بد ہر کیا حتیاط وہ ہو کہ کھانا بھی ان لکڑیون سے نہ پکانا چاہیے اور روئی باستعداد اور چیزین مضر متعلق اسکے ہیں ساتوین
آخر فصل مین کہینگے والاولی ان لا یداوم الانسان علی طعام واحد بل یخالف الاطعمۃ ولا یداوم اور لازم یہ
ہو کہ مداومت کرے آدمی اوپر ایک طعام کے بلکہ مختلف طعام کھایا کرے یعنے اکلات مین اسطرح
کہ ایک وقت ایک کھانا کھاوے دوسرے وقت دوسرا کھانا اگر مختلف الوضع ہون اور اگر بعض مین متفق ہون
ایک اکل مین بھی کھاسکتے ہین اور پوشیدہ نہ رہے کہ مراد مداومت سے اوپر ایک طعام کے یہ ہر کہ موصوف ایک نوع سے ہے
اسلیے کہ اگر ایک طعام مختلف الطعوم بنایا ہو اس حکم مین داخل نہین ہوتا اور مداومت اسکی ضرر نہین کرتی
لیکن ضرر دوام استعمال طعام متصف طعم واحد کا دو طرح ہے ایک عقلی دوسرا نقلی عقلی وہ ہے کہ نفس انسانی
مخلوق ہے اوپر خواہش اور رغبت متعدد ہونے ذوقات کے اور باقی محسوسات کے پس اسکو اس سے
باز رکھنا اور اوپر ایک چیز کے چھوڑنا موجب نفرت کا ہوتا ہے اور مقرر یہ ہے کہ جو طبیعت توجہ اور قبول سے
خواہش طعام کی نہ کرے نقصان یا فساد اسمین ظاہر ہوتا ہے اور فساد طعام کا باعث فساد بدن کا ہوتا ہے
کما لایخفی لیکن ضرر نقلی کہ مجربون سے منقول ہے اور عقل بھی مقوی اسکی ہے وہ ہے کہ کھانا یعنے مداومت
جبنہ کی مسقط شہوت کی اور پیدا کرنے والی کسل کی ہے اسواسطے کہ ایسی غذا سے رطوبت مرخی اکثر
پیدا ہوتی ہے اور فم معدہ کو مسترخی کرتی ہے اور استرخا اسکا بسبب زوال تکاثف کے سبب بھونک کا ہے
سقوط ہوتا ہے گم ہونے بھونک کو اور بھی جو رطوبت کی شان سے تر کرنا اعصاب کا ہے کسل بھی پیدا کرتا
اور مداومت حامض کا پیری اور ضعف لاتا ہے اور اعضا کو خشک کرتا ہے اور وجہ پیدا ہونے پیری کی
اس سے یہ ہے کہ مادہ حامض جوہر لطیف ہے اور فاعل اسکا برودت پس وہ بھی باعتبار مادے کے
ضد خون کی ہے اور جو مخالف خون کے ہے کثرت اسکی مضعف حرارت غریزی کی اور سست کرنے والی
قوی کی ہے اور ظاہر ہے کہ اسباب پیری کے سوائے ضعف حرارت کے اور نہین ہین اور وجہ خشکی
اعضا کی اس سے یہ ہے کہ وہ بالذات خشک ہے یعنے بیچ مزاج حامض کے یبوست ہے اگرچہ باعتبار قلت
اور چیز کے جیسی ہے اور بھی عصب کو ضرر کرتی ہے اور یہ سب سبب خشکی کے ہین اور مداومت حریف کی بیچ
پیدا کرنے خون کے اور پیدا کرنے پیری اور جفاف کے حکم ملازمت حامض کا رکھتی ہے اور ہمیشہ استعمال
کرنا بارد کا کسل اور فتور پیدا کرتا ہے اور بسبب انجماد حرارت کے کہ علت نشاط اور تقویت کا ہے اور

دوام استعمال کرنا شیرینی کا مرخی معدہ اور ضعف شہوت اور سخن بدن ہی اسلیے کہ شان حلاوت سے ہی
کہ حرارت معتدلہ اپنی سے رطوبت کو سیال کرتی ہی اور تحلیل کرتی ہی اور جمود کو دور کرتی ہی اور یہ امور سبب ارخا
اور ضعف کے ہین اور جو طعام شیرین خون اور صفرا کو زیادہ پیدا کرتا ہی بدن کو بھی گرم کرتا ہی اور ملادمت اوسکی
ان کی چشم کو ضرر کرتی ہی اور معدہ کو بھی اور بدن کو خشک کرتی ہی اسلیے کہ وہ مجلی اور محلل اور قاطع رطوبات کا ہی
اور خون خوب موٹا کرنے والا اُس سے پیدا نہین ہوتا اور دوام استعمال کرنا اغذیہ یابسہ کا کثرت سے
مسقط قوت اور مفسد رنگ اور مجفف طبع کا ہی اور وجہ سقوط قوت کی اُس سے وہ ہی کہ ارضیت بیچ اکبر کے
غالب ہوتی ہی اور اس سبب سے روح اُس سے پیدا نہین ہوتی اور بھی استحالہ اُسکا رطوبات سے
طبیعت کو تکلیف مین ڈالتا ہی اور بدل ما یتحلل زمانہ مطلوب مین حاصل نہین ہوتا اور یہ اشیا لامحالہ
مضعف اور مسقط قوت کے ہین لیکن وجہ فساد رنگ کی اُس سے یہ ہی کہ خون جو حاصل ہو اُس سے
قلیل ہوتا ہی اور معلوم ہی کہ مراد طبع سے اس جگہ مزاج ہو یا براز اور دوام استعمال کرنا دسم کا بیچ احداث کسل کے
اور دور کرنے شہوت طعام کے کہ حکم تخمہ کا کرتا ہی بسبب تولید رطوبات مرخیہ کے اور بھی وسومت سے
عفونت جلد تر ظاہر ہوتی ہی بیچ اُس خلط کے کہ اُس سے حاصل ہوتا ہی لہذا شیخ کہتا ہی کہ الغذاء الدسم
الموافق اذا تناول بعدہ غذا ادرہی افسدہ اور شارح نے کہا کہ سبب اسکا آسانی سے قبول کرنا دسم کا
تغیر کو ہی بسبب زیادتی رطوبت کے لان الرطب اقبل فی التاثر عن کل وارد علیہ اور جسوقت حال دسم کا
موافق اس قاعدے کے ہو غیر موافق بطریق اولے کے بعد کھانے طعام ردی کے فاسد کرنے والا
زیادہ ہوگا اور ظاہر کلام شیخ کا موہم اس امر کا ہی کہ اگر پہلے غذاے ردی کھا دین بعد اُسکے طعام دسم
موافق اغلب ہی کہ فساد نہ کرے ویجب ان لایبطل الشہوة فانہا یوجب انصباب المواد الردیة
الی المعدة اور واجب ہی کہ دیر تک بھوکا نہ رہے یعنے جسوقت بھوک غالب صادق ظاہر ہو اُسکو دفع نکرے
بلکہ کھانا جلد کھا لیوے اسواسطے کہ دیر تک بھوکا رہنا باوجود بھوک سچی کے اور بدون حاجت کے
بھوکا رہنا سبب گرنے مواد فاسد کا ہی طرف معدے کے اکثر امرین اور گرنا مادے کا اوپر معدے کے
سبب بہت آفتون کا ہی اور جاننا چاہیے کہ معدہ جسوقت خالی ہوتا ہی رطوبات کو بدن سے جذب کرتا ہی
اور اکثر جو منجذب ہوتے ہین اُسکی طرف صفرا اور رطوبات مائی ہین بسبب لطافت کے آسانی سے
قبول کرتے ہین انجذاب کو اور جو مواد مذکور بیچ معدے خالی صاحب اشتغال کے آتے ہین

لیئے تیز ہوکر مانند مدیک کے ہوتے ہیں اور بہت مناسب پیدا کرتے ہیں اس سبب سے وقت صبح کے بیچ کھانا
اشتہا کا لازم جانا ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو اور اسیطرح بیچ دن کے اور وقت رات کے کھانا مقرر کیا ہے طعام
صبح کو عرب فطور کہتے ہیں اور دن کے طعام کو غذا اور رات کے طعام کو عشا لیکن تقدیر ان اوقات کی
اس صورت میں ہے کہ اشتہا ہو نہ کہ خواہ مخواہ اوپر طریق رسم کے کھاوے کہ ایسا کھانا بدون رغبت کے
مضرت رکھتا ہے اور گرسنگی مکاری کی کاذب ہے اسکی تبعیت سے جو چیز کہ غیر معتاد ہو اُس سے بچا ہے
کرنا و ینبغی ان یکون الاکل فی اعدل اوقات النہار اور لائق یہ ہے کہ واقع ہو تناول غذا کا بیچ بہتر اوقات
دن کے اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ وقت تناول طعام معتد بہ کا نزدیک اطبا کے دن ہے اور قید معتد بہ کی
اسلیے ہمنے کی ہے کہ تو تناول طعام قلیل کو کہ رات میں اکثر کرتے ہیں خصوصاً اہل عرب قبیح نہ کرے لیکن بیچ
متنعمین اس زمانے کے بطریق عموم کے رواج پایا ہے کہ رات کو طعام شکم سیر کھاتے ہیں محمود نہیں ہے
ترک کرنا اسکا اولے ہے اور جو بہتر اوقات یومی ہیں باعتبار فصول کے متفاوت ہیں ماتن کہتا ہے کہ فان کان
شتاء ففی انتصاف النہار یعنی اگر ہو زمانہ جاڑے کا چاہیے کہ تناول غذا کا درمیان دن کے کریں وان کان
صیفا ففی طرفی النہار اور اگر ہو زمانہ گرمی کا پس چاہیے کہ غذا اول دن یا آخر دن کھاویں اور بدستور چاہیے
کہ بیچ گرمی کے غذائے بارد بالفعل ہو اور بیچ جاڑے کے گرم بالفعل فائدہ بیچ مسائل متفرق کے کہ اس مبحث سے
علاقہ رکھتے ہیں اور اس فائدے کو کئی قاعدوں میں ہم بیان کرینگے قاعدہ بیچ تعریف غذائے لذیذ کے اور اقسام
عادت کے جانیں کہ غذائے لذیذ اگر جید الجوہر محمود الصناعت ہے بہترین تدبیر ونمیں ہے واسطے تقویت کے
اور خفت جاننا چاہیئے بشرطیکہ کثرت سے نکھاوے اسلیے کہ قوی تر انوشیں بیچ فتور صحت کے کثرت طعام کی
کہ تخمہ اور امراض بہت اُس سے پیدا ہوتے ہیں اور اگر جید الجوہر نہو وہ بھی نسبت جید الجوہر غیر لذیذ کے بہتر ہے لہذا
شیخ کہتا ہے کہ قریب تر غذا ہر مالوف غیر مضر تا ہوا وفق من الفاضل الغیر المالوف اسلیے کہ طبیعت جو بسبب لذت
اور الفت کے رغبت تمام سے اُسپر متوجہ ہوتی ہے اور معدہ بھی شوق سے محتوی اور شامل ہوتا ہے اور ہضم نیک
ہوتا ہے اور مضرت قلیل کہ رکھتی ہے مستحیل بصلاح ہوتی ہے اور اعضا کو حصہ بہت ایسی غذا سے پہونچتا ہے بدون
مضرت کے اور یہ بات ساتھ قول سابق کے کہ بیچ ترتیب کھانے کے بسبب ضرر مضرات کے گذری ہے
منافات نہیں اسلیے کہ مقصود وہاں شدید الضرر ہے اسواسطے کہ جو چیز مضرت قوی رکھتی ہے اُسکے ضرر سے
بیخوف ہونا چاہیے بخلاف قلیل الضرر کے کہ بسبب لذت کے حکم صالح کا رکھتی ہے اور مقصود وہ ہے کہ جہانتک

ممکن ہو وہ طعام کہ لذیذ و خوش نما کھاوین اگرچہ جید الجوہر ہو کہ ایسی غذا سے اعضا کو حصہ کمتر پہونچتا ہی آور معلوم ہو کہ اسلیے ہر ہضم اور مزاج کے غذاے موافق ادویہ شاکل مقرر ہی اور مراعات اسمین لازم ہی اور اُس شخص کو کہ بسبب طعام جید محمود سے ضرر پہونچتا ہی ترک اُسکا واجب ہی اور ساتھ طعام جید آور کے مشغول ہونا چاہیے اسلیے کہ احوال طبیعت کا مختلف ہی متابعت اُسکی بیچ امور غیر منافی کے ضرور اور اس سبب سے کہ عادت کو دخل بہت ہی دانائی اُسکا اہم زیادہ اشیا سے ہی جو شخص کہ رات دن مین دوبار کھانے کی عادت رکھتا ہی اُسکو ایکبار قلیل ہونا سبب ضعف قوت کا ہی اور ایسے شخص کو اگر معدہ ضعیف ہو چاہیے کہ تقلیل بیچ مقدار غذا کے کرے لیکن معتاد اپنی عادت سے کہ دو بار کھاتا ہی نہ پھیرے اور اسیطرح اُس شخص کو کہ عادت ایک وقت کھانے کی ہی اگر دو وقت کھاویگا بھی ضعف اور کسل اور سستی لاتا ہی اور آفات بہت پیدا کرتا ہی مگر اُسوقت کہ بغیر عادت اُسپر قرار پکڑے قاعدہ بیچ غذاے مطلق کے اور جواز ملانا توابل کا اُسمین اور بیان اغذیہ خاصہ کا جو شخص کہ طالب حفظ صحت کا ہی چاہیے کہ سواے غذاے مطلق کے اور کچھ نہ کھایا کرے اور قطعًا میل طرف غذا سے دوائی کے نہ کرے مگر بطریق معالجہ کے یا تقدم حفظ کے لیکن ملانا توابل کا بیچ غذا کے واسطے اُسکی اصلاح کے قباحت نہین ہی اگر مقدار مین قلیل ہوا اور غرض ملانے مصالح سے یہی ہی کہ غذا لذیذ زیادہ ہو پس اگر بدون ملانے مصالح کے لذیذ ہو پھر ہرگز نہ ملانا چاہیے اور چونکہ لذت ہر ایک کی بھی متفاوت ہوتی ہی حکم غذا ہر ایک کا موقوف اوپر کھانے کے ہی اور بہترین اغذیہ مطلق مین گوشت ہی اور روٹی بیچ حق اُس شخص کے کہ معتدل مزاج اور اُس سے مالوف ہو ورنہ شک نہین ہی کہ معتاد چاول کو استعمال چاول کا بہتر ہی اور فاضل ترین گوشت مین گوشت برہ اور بزغالہ اور گوسالہ اور مرغی کا ہی لیکن چاہیے کہ برہ یکسالہ ہو اسلیے کہ جو بہت چھوٹا ہی بلغم پیدا کرتا ہی اور بزغالہ اور گوسالہ افضل زیادہ ہی برہ یکسالہ سے اسلیے کہ وہ معتدل ہیں اور وجہ اعتدال کی وہ ہی کہ سن اُنکا مقتضی حرارت اور رطوبت کا ہی اور نوع اُنکی مقتضی برد اور یبوست کو ہی الا ان المعز اکثر کلتا ہما یابسان باردان لیکن بزغالہ الطف ہی اور قلیل الفضول ہی لہذا اصحاب سکون اور ضعف یعنے ناقہین کو اور مانند اُنکے موافق تر ہی اور گوسالہ جو قوی الغذا ہی اصحاب معدہ گرم اصحاب ریاضت اور تعب کو موافق تر ہی اور ماکیان کہ عربی مین اُسکو دجاج کہتے ہین اسخن اور الطف اور قابل الرطوبت ہی اور بہترین دجاج وہ ہی کہ بیضہ نہ لائی ہو اور بہترین دیک یعنے خروس وہ ہی کہ بانگ نہ دیتا ہو لیکن بچہ مرغ کا نہایت لطیف ہی اور نہایت قلیل المعاونت ہی اور بہ تقویت کے سواے اصحاب سکون کے

بہت لوگون کو موافق نہین ہی اور وہ معتدل زیادہ دجاج سے ہی اور شیخ رئیس نے لکھا ہی کہ طیہوج یا بسر اور
فروج طیب مطلق ہی اور بہترین دجاج مشوی مین وہ ہی کہ اسکو بیچ شکم جدی کے یا حمل کے بریان کیا ہو کہ
اس صورت مین رطوبت اسکی محفوظ رہتی ہی اور شوربا بہترین غذا مین ہی اور اگر وہ ساتھ پیاز کے پکایا جاوے
ریح کو دور کرے اور باہ کو اوٹھاتا ہی اور اسی سبب سے ڈالنا پیاز کا بیچ پکنے گوشت کے لازم ہوا ہی اور
شورباج عبارت اس سے ہی کہ گوشت کو بہت پانی مین پکاوین نمک ڈال کر اور بعد پکنے کے جو پانی
معتدل المقدار رہے استعمال کرین اکیلا یا روٹی اسمین بھگو کر کھاوین اور شورباج معرب ہی فارسی مین
شوربا اور عربی مین مرق کہتے ہین اور دیا مین کہ وہ مفرحات کے بیچ بعض لحوم کے مرقوم ہوئی ہین مخصوص اپنے
جرم سے ہین شوربا انکا استعمال مضر نہین ہی اور اہل ہر بلاد کے بیچ صنعت لحوم کے طرق مختلف رکھتے ہین
اور بہت اختراعات کیے ہین حکم کرنا اُسکے حال پر بنظر محاکات کے اور بنظر صناعات کے طبیب دانا پر
پوشیدہ نہین ہی اگرچہ بیچ کتب قدما کے کوئی ذکر اس سے نہوا اور خواص ہر لحم کے بیچ اختیارات بدیعی کے
مذکور ہین اس جگہ اسی قدر پر کفایت کی ہے کہ زیادہ مستعمل یہی ہین بیچ غذا سے منعمین کے اور جاننا
کہ فاضل ترین روٹیون مین روٹی گیہون کی ہی کہ اچھے گیہون سے کہ شیلم وغیرہ سے پاک کیا ہو
بنائی گئی ہو اور روٹی بھوسی دار بنسبت اُسکے منخول ہو یعنے بھوسی اسکی دور کی گئی ہو سریع الانحدار ہی
اور روٹیان باعتبار ذات کے کہ بھوسی دار ہی یا بدون بھوسی کے اور مانند اسکے اور باعتبار خمیر
اور کے کہ خمیری ہی یا فطیری یا تنوری یا غیر تنوری کئی قسم ہین شرح اسکی اس جگہ لائق نہین ہی
لہذا کتاب الاغذیہ علیحدہ ہم لکھتے ہین اگر اللہ تعالے چاہتا ہی اُسمین سب اقسام خبز اور اطعمہ
کیا قدیم اور کیا جدید سب مرقوم کرتے ہین شروط ساتھ بہت فوائد کے اور فاضل ترین چاول
وہ ہی کہ خوشبودار اور سفید اور باریک ہو اور بعد پکنے کے بڑھ جاوے اور ثابت رہے اور اس سبب سے
کہ وجود چاول جید کا یونان اور عرب مین نہ تھا حکماے قدیم نے ذکر اسکا کما حقہ نہین کیا ہی اور
بعضے متاخرین نے لکھا ہی کہ اُسکا خلاصہ یہ ہی کہ محرورون مین حرارت بڑھاتا ہی اور مبرودون مین بند
پس استعمال اُسکا وقت خوف احتمال حال کے بچانا چاہیے کرنا مگر اہل ہند وغیرہ کہ اسکی عادت
رکھتے ہین اور اُسکے غیر سے نفرت کرتے ہین اُنکو مرض مین بھی دینا جائز ہی اصلاح کرکے اور
اصلاح اُسکی یون ہی کہ بیچ تقلیل اُسکی لزوجت کے کوشش کرین اور بہتر حیلون مین بیچ اس مقصد

اسکو جوش کرتا ہے پانی مین اور جب نیم پختہ ہو پانی اُس سے دور کرکے پکانا جیسا کہ ان بلاد مین رائج ہے
اور نزدیک اطبائے ہند کے غذا مریضون کی بہتر چاول سے نہین ہے والحق ما قلناہ اور جانین کہ
مضرت ڈلی کی اگر ہضم نہوئی ہو زیادہ ہے اور مضرت گوشت کی کہ ہضم نہین ہوا اُس سے کمتر اور مضرت
چاول کی بھن مین ہے یہ نکتہ معلوم ہو کہ بعض جگہ اقوال اطبا کے آپسمین مخالف واقع ہوتے ہین چنانچہ
ایک چیز کو بعضے گرم لکھتے ہین اور بعضے سرد اور یہ اختلاف دو امر سے باہر نہین ہے یا ایک شخص ممتحن معتدل
مزاج ہو اور ممتحن دوسرا منحرف اعتدال سے ہو یا دونون معتدل ہون یا دونون منحرف ہون لیکن نہ ایک طرف
یا دونون منحرف ہون اعتدال سے ایک طرف وجہ مخالفت کی بیچ صورت مخالفت کے ظاہر ہے لیکن
بیچ صورت توافق کے دونون ممتحن منشا تخالف کے ہونگے مگر بسبب اثر عرضی یا فصلی یا زمانی کے
اسلیے کہ مقرر ہوا ہے کہ بعضی چیزین ایک زمانے مین کوئی اثر رکھتی ہین اور بعد گذرنے زمانے ممتد کے
وہ اثر اُس سے جاتا رہا اور اسی طرح ایک چیز کہ بیچ زمین متفاوت کے بوئین ممکن ہے کہ درمیان آنکے
مخالفت بعض امور مین واقع ہو اثر اراضی مختلفہ سے اور اسی طرح بعضی چیزین ہین کہ جبتک اُس
ملک سے اُنکو نکالین اور باہر نہ لیجاوین اُنمین اثر ظاہر نہین ہوتا اور بدستور نزدیک داناؤن کے
مشہور ہے کہ حال ممتحن کا بھی ہمیشہ ایک طور پر نہین ہے اور ہوسکتا ہے کہ کوئی سبب عارضی کہ قبل تناول کے
یا بعد تناول کے واقع ہوا اُسکو دریافت کرنے حقیقت اثر سے باز رکھا بالجملہ طریق معمول یہی ہے کہ
بیچ امر مختلف فیہ کے تجربہ حاکم ہو جیسا کہ حق تجربہ کا ذکر کرکے تقویت ایک قول کی دونون قول سے
کیا چاہیے اسلیے کہ غرض وجود چیز سے اثر اُسکا ہے بالفعل جس چیز کو کہ ہم نزدیک معتدل مزاجون
اس زمانے کے گرم پاوینگے لامحال حکم اُسکی حرارت پر کرتے ہین اور قول مخالف کو اعتبار نہ کرینگے ہم
بشرطیکہ تجربہ کثیر اور لائق حکم کرنے کے ہوا ہو قاعدہ بیچ اغذیہ دوائی کے اور پرہیز کرنا اُس سے
صحیح کو اور جواب اُس ایراد کا کہ اوپر داخل ہونے اس غذا اے دوائی کے اوپر غذا اے مطلق
لوگون نے کہا ہے اور بیان جائز ہونے تداخل کا ضرورۃ پوشیدہ نہ رہے کہ جو جنس اقول سے ہر
یا قسم خواہ سے وہ غذا اے دوائی ہو استعمال اُسکا بیچ معتدل کو بیچ تغذیہ کے اچھا نہین ہے مگر
بطریق تقدیم حفظ کے کہ مامر لیکن منحرفون کو اعتدال سے استعمال کرنا غذا اے دوائی کا کہ مخالف
اُنکے مزاج کے ہو مناسب ہے اسی سبب سے متناول ایسی اشیا کا مروج ہوا الوقور دنبو والمنحرفین

وعدم تعفن رہم بابشرط استعمال التفنا داور اشبہ فوائد مین ساتھ اغذیہ حقیقی کے انجیر پکا ہوا ہی اور انگور پختہ
اور انمین سے بسبب کثرت تغذیہ کے ضرر ہونا کمتر امید کیا جاتا ہے اور اسی طرح خرمہ تر کہ عربی مین اسکو
رطب کہتے ہین اس شہر مین کہ کھانا اُسکا مروج ہے قریب غذاے حقیقی کے ہے اور سوا ان تین چیزونکے
کوئی چیز ایسی نہین ہی اور اکثر فوائد سے حسن الدم اور ردی الاستحالہ ہین انمین سے شمش یعنے زرد آلو
اور فرخ یعنے شفتالو مین سوال شک نہین کہ لحوم سب حار ہین اور سخن بدن کے سب جمیع اغذیہ دوائی
صاحب حرارت کے مضرت ہے انمین بھی ہو اور یہی معلوم ہوا کہ غذاے دوائی معتدل المزاج ہین اور
مصلح اُسکے حال کی ہین اور ساتھ اسکے بعضے انمین سے الذ اور اشہی ہین اور گذر چکا کہ جو کچھ الذ ہو نافع زیادہ
اور یہ چیزین اسکو چاہتی ہین کہ وہ بہتر غذاے مطلق سے ہو اور ہرگز ضرر نکرے اور جواب اسکا یہ ہے
کہ گوشت اگرچہ گرم ہے لیکن گرمی اُسکی نہایت کم ہے پس بیچ بدن معتدل کے اثر نہ کریگا وہ اثر کہ خارج
اعتدال سے ہو اور ظاہر ہے کہ جبتک گوشت کھایا گیا ہضم ہوا اور جزو بدن کا ہو کچھ بدن سے گوشت
تحلیل ہوگا اور جو نقصان بدن کے گوشت مین ہے اُسی قدر حرارت اور رطوبت بھی کم ہوگی پس حرارت
اور رطوبت حاصل کی گئی گوشت ماکول سے نقصان گوشت بدن کا کریگی اور حرارت غذائیہ کی
اور بالفرض اگر کیفیت زائد پیدا کرے جیسا اعتبار قلت کیفیت مذکور کے معتد بہ نہین ہے محسوس نہین
ہوتی ہے اور ساقط الاعتبار ہے اور اس سبب سے کہ کلام بیچ معتدل مزاج کے دلیل پکڑنا اوپر
افضل ہونے غذاے دوائی کے بنظر اُسکی تعدیل کے اچھا نہین ہے ساتھ اس امر کے حصول تعدیل کا
بیچ اغذیہ حقیقی کے بسبب ملانے بعض مصلحات کے ہے ہوتا ہے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے نانخورد بنا
اور تریہ مبرود نہین باوجود تغذیہ تام کے تعدیل کرتے ہین اور اسی طرح سند پکڑنا الذت سے
بیچ افضلیت غذاے دوائی کے مطلوب کو نہین پہونچاتا ہے اسلیے کہ غذاے حقیقی بھی لذیذ ہوتی
پس فضیلت اسی سے مخصوص ہو گیا اور فرضا اگر غذاے دوائی الذ ہے اُسوقت بھی غذاے
حقیقی سے بہتر نہین ہے اسلیے کہ ترجیح بسبب لذت کے اُسوقت ثابت ہے کہ درمیان دونون
غذا کے تفاوت فضیلت مین کمتر ہو اور غذاے ناقص افضیلت الذ ہو پس ہوسکتا ہے کہ احتیج
اُسکی تدارک اُس نقصان قلیل فضیلت کو کرتا ہے بخلاف غذاے حقیقی کے اور غذاے دوائی
کہ درمیان اُنکے بیچ فضیلت کے تفاوت بہت ہے اور یہ جو ذکر ہوا اسے دوائی الذ ہے لیکن اسمین

فضیلت کو نہین پہونچتی اور جو فضیلت کہ غذا سے مطلوب ہے یہ ہے کہ اکثر اجزا اُسکے بدل ما یتحلل مین
صرف ہون اور یہ امر بیچ غیر غذائے حقیقی کے نہین ہوتا ہی اور پوشیدہ نہ ہے کہ لذیذ ہونا کسی چیز کا
اُن مضرتون سے کہ اُسمین ہین نہین نکالتا نہایت یہ کہ بسبب لذت لینے طبع کے اور توجہ کے
مضار مین قلت ہوگی اور یہ امر دوسرا ہی اور مضرتین غذائے دوائی کی معادم ہوئی ہین کہ قلیل التغذیہ ہی
اور ساتھ اسکے کیفیت زائد کو پیدا کرتی ہی بیچ معتدل صحیح المزاج کے لہذا لوگون نے کہا ہی کہ حالت تندرستی مین
پرہیز کرنا اُس سے واجب ہی معتدلون کو اور اگر اُسکی مباشرت مین کوئی خطا پڑے جلد اُسکا تدارک کرنا
چاہیے تریا اسہال سے اُسکو نکالین یا اصلاح اُسکی باستعمال اُسکی ضد کے کرین اگرچہ بطور تداخل کے ہی
اسلیے کہ ہر چند تداخل مذموم ہی لیکن جسوقت بیچ اُسکی مباشرت کے اُس ضرر سے کہ مذمت اُسکی زیادہ ہی
مذمت تداخل سے ملحوظ ہو جائز ہی بلکہ لازم جانا ہی قاعدہ بیچ ترتیب غذا کے جان تو کہ او پر حافظ صحت کے
واجب ہی کہ ترتیب بیچ غذا کے بھی مرعی رکھے اور گذر چکا کہ ترتیب محمود وہ ہی کہ اگر اتفاق تناول اغذیہ
مختلفہ کا پڑے وہ چیز کہ نسبت کسی چیز کے مائل بہ غلظ ہو چاہیے کہ اُسکو پہلے کھائے چنانچہ وجہ اُسکی
مفصل عنقریب بیچ شرح لا یجوز الجمع بین الاطعمۃ المختلفۃ کے ساتھ بہت فوائد کے مذکور ہوئی ہی اور اس جگہ
منازعت موہومہ کو بیچ قول طبیبون کے واقع ہی ہم ذکر کرتے ہین ساتھ بہت فوائد کے کہ رعایت ترتیب کی
اُنمین ہوا جب ہی پوشیدہ نہ ہے کہ بعض لوگ تقدیم لطیف کو اوپر غلیظ کے واجب جانتے ہین اور بعض
لوگ برعکس اسکے حجت پہلے لوگون کی یہ ہی کہ کہی گئی کہ اگر غلیظ کو پہلے کھاوین لطیف بسبب عدم
نفوذ کے فاسد ہوگی اور انفساد کریگی اور حجت پچھلے لوگون کی بھی مذکور ہوئی کہ ہضم بیچ قعر معدے کے
زیادہ ہی اور بیچ اعلے معدے کے کم جسوقت کہ غلیظ کو پہلے کھا دینگے فعل ہضم کا اُسمین قوی ہوگا اور
فعل ہضم کا لطیف بیچ ضعیف اور دونون ہضم مین متشابہ ہونگے وہذا ہو المقصود اور قرشی نے بیچ دفع کرنے
اِس اختلاف کے کہ درمیان طبیبون کے پڑا ہی کہتا ہی کہ اگر تفاوت غلیظ اور لطیف مین اسی درجہ پر ہو
کہ واقع ہونا غلیظ کا بیچ قعر معدے کے کرتا ہی اپنے غلظ کو اور ہضم اُسکا ساتھ ہضم لطیف کے ساتھ ہی
ہوتا ہی پس لا محالہ تقدیم ایسے غلیظ کی واجب ہی اور اگر درمیان دونون کے فرق بہت ہو تقدیم
لطیف کی لازم ہی یا تاخیر لطیف کی اُس زمانے تک کہ غلیظ نیم پخت ہوگا کما ذکرناہ مفصلا و اتماکرناہ
للتفہیم اور وجہ دوسری بیچ توفیق کے درمیان دونون کلام کے یہ ہی کہ حکم کرنا اوپر تقدیم دونون کے

موقوف ہی اور یہ حال گرسنگی کے اسلیے کہ اگر گرسنگی بدرجۂ اعتدال کے ہی اور بافراط نہین ہی واجب ہی کہ
لطیف کو مقدم رکھین مگر یہ کہ تفاوت درمیان دونون کے بیچ لطافت اور غلظت کے بقدر تفاوت
ہضم اعلیٰ اور اسفل معدے کے ہو تو اس صورت مین تقدیم غلیظ کی احسن ہی اور اگر گرسنگی مفرط ہی اور
معدہ غذا سے خالی ہی اور یہی بسبب جوع کے گرنا صفرا کا اوپر معدے کے نہین ہوا واجب ہی کہ غلیظ کو
مقدم رکھین اور قید عدم انصباب مرار کی اسلیے کی گئی کہ اگر معدہ غذا سے پر ہو یا شدت جوع سے
صفرا معدے پر گرا ہو لازم ہی کہ اسوقت مین غذا کچھ نچاہیے کھانا اور طرف خالی کرنے معدے کے
غذا سے بیچ امتلا کے اور طرف تنقیۂ صفرا کے بیچ انصباب مرار کے کوشش کرنا چاہیے اور بعد سکون
بھونک کے کھانا دینا چاہیے اور آثار انصباب مرار کے سوء مزاج معدے سے معلوم کر سکتے ہین لیکن
فائدہ تقدیم لطیف کا بیچ صورت اعتدال بھونک کے وہ ہی کہ جو حرارت قعر معدے مین زیادہ ہی لطیف کو
جلد پکا دیگی اور قبل اسکے کہ ہضم بیچ غلیظ کے داخل کرے اسکے خلاصہ کو دفع کریگی طرف جگر کے اور
معلوم ہوا کہ تناول کرنا غلیظ کا اوپر لطیف کے بعد ہضم ہونے لطیف کے قباحت نہین رکھتا ہی اور
یہ بھی بیچ اسی حکم کے ہی بخلاف اسکے کہ بیچ لطیف اور غلیظ کے تفاوت کم ہو بیچ لطافت اور غلظ کے
اسلیے کہ اس تقدیر مین تقدیم غلیظ کی مستحسن ہی کما ذکرناہ مرارا لیکن فائدہ تقدیم غلیظ کا اس صورت مین
کہ بھونک مفرط ہو اور معدہ خالی وہ ہی کہ جب معدہ بہت محتاج ہی غذا کا بمجرد وارد ہونے غذا کے
اسپر مشتمل ہوگا اور بسبب شدت حرارت بھونک کے جلد پکا دیگا اور وارد ہونا غذاے لطیف کا
بعد اسکے طبیعت کو حیرت زیادہ کرنے والا ہوگا بسبب نہ باقی رہنے مخالفت کے درمیان
دونون غذا کے اسلیے کہ ظاہر ہی کہ غذا پہلے حرارت مشتدہ سے جو جلد اور فوراً نضج کو قبول کرتی ہی
اور بعد اسکے غذا دوسری اعالی معدے مین وارد ہوتی ہی دونون غذا بسبب تحقیق مشاکلت کے
درمیان مین بیچ حکم دو متحد کے ہوتی ہین اور بیچ اتمام ہضم کے شریک بخلاف اسکے کہ بیچ ایسی
صورت کے لطیف کو مقدم کرین کہ اگر وہ جملہ غذائین سریع الفساد سے ہین بسبب زیادتی حرارت جوع کے
مستحیل بفساد ہونگی لانہ باللطافۃ لایستوفی الہضم فی المعدۃ المشتعلۃ بالجوع یعنے استیفائے ہضم کا
نہین کر سکتی ہی بیچ شکم کے کہ حرارت سے شعلہ نکلا ہو بسبب گرسنگی کے پس غلیظ کہ پیچھے اسکے
وارد ہوگی وہ بھی فاسد ہوتی ہی اور اگر غیر سریع الفساد ہی لا محالہ معدہ اسپر شدت اور رغبت سے

متاثر ہوگا بسبب محتاج ہونے معدے کے طرف غذا کے اور آسان ہونے تغذیہ کے اُس سے
پس غلیظ کر جب اُسکے کھائی جاوے جو ہضم اسکا دیر مین ہوتا ہی لاجرم موجب تحیر طبع کا اور
تنفر معدے کا استیفاے ہضم لطیف کا ہوگا اور اُسمین فساد پڑیگا اور اُس سبب سے غلیظ بھی
فاسد ہوگا اور یہی جانین کہ تناول کرنا روٹی فقط کا معدے کو خراب کرتا ہی اور جو منقول ہوا کہ قدما
ایک وقت روٹی کھاتے تھے مراد اس سے یہ ہی کہ بدون گوشت کے ساتھ شربت مناسب کے
کھاتے تھے نہ یہ کہ روٹی اکیلی کھاتے تھے کما نص علیہ القرشی فی شرح القانون اور بھی معلوم کرین
کہ استعمال کرنا غذاے رقیق پھسلنے والی سریع الہضم کا ساتھ غذاے سخت دیر ہضم کے اگر درست نہین ہی
تقدیم اور تاخیر اُسمین کچھ فائدہ نہین دیتی اسلیے کہ طعام پھسلنے والا جو معدے سے جلد گذر کر امعا مین
جاتا ہی اور غذا دوسری کو بھی پھسلاتا ہی آگے ہو یا پیچھے بیچ صورت تقدیم کے ظاہر ہی کہ جو غذاے
مذکور منحدر ہوگی بعضے اجزاے غلیظ کے بھی اُسکی طبیعت سے منحدر ہونگے بدون ہضم کے اور
جس حالت مین کہ پیچھے غلیظ کے کھاوین ہوسکتا ہی کہ بسبب رقت اور زلق کے بیچ طعام پہلے کے
نفوذ کرے اور میل بانحدار کرے اور ساتھ اپنے اُس غذا سے غلیظ پہلی کو دفع کرے اور بھی ہوسکتا ہی
کہ بسبب غلظ کے غذا اُسمین راہ نہ پاوے اور زلق نہ کرے لیکن آپ فاسد ہو اور فاسد کرے
اُس سبب سے کہ بیچ تقدیم غلیظ کے کہا گیا اور پر لطیف کے اور جانین کہ جو کچھ منع کرنا اجتماع کا
درمیان اُن دونون کے مذکور ہوا اُس سے متعلق ہی کہ بُعد زمانے کا درمیان دونون کے
بہت نہو اسلیے کہ اگر فاصلہ بہت ہو ضرر نہین کرتا کما مر ایضاً اور بھی جانین کہ اگر دو غذا متفق فی الہضم
کہ ایک اُنمے شیرین ہو یکجا اتفاق کھانے کا پڑے شیرین کو پہلے کھانا چاہیے اسلیے کہ اعضا بسبب
اسکے کہ آپ شیرین ہین شیرین کو جلد جذب کرتے ہین پس اگر تقدیم اُسمین نہو اور قبل اُسکے غذا
اور کھائی جاوے ساتھ شیرین کے بعض اجزا غیر شیرین کے بالضرور غیر منہضم چلے جاوینگے اور
یہ امر باعث فساد عظیم کا ہی اور اگر کہین کہ شک نہین ہی کہ اجزا شیرین کے بھی جو غیر منہضم جگر مین
جاتے ہین موجب فساد کا ہوتے ہین کما قال الشیخ الغذاء الحلو تنتشرہ الطبیعۃ قبل النضج فیفسد الدم
پس بیچ تقدیم شیرین کے کچھ نفع نہین ہی اور نفوذ اجزاے غیر منہضم غذاے غیر شیرین کا بمنزلہ نفوذ
اجزاے غیر منہضمہ غذاے شیرین کے ہوگا بیچ افساد کے جواب اسکا یہ ہی کہ کثرت شیرین کی

شک نہین ہر کہ سدہ پیدا کرتی ہر اور خون کو فاسد کرتی ہر لہذا اطبا نے کہا ہر کہ کثرت کرنے والے شیرینی کے جلد جلد محتاج نکالنے خون کے ہوتے ہین لیکن اس سبب سے کہ چیز شیرین مرغوب اور محبوب طبیعت کی ہر ضرر اسکا بیچ نہایت شر کے نہین ہوتا ہر بخلاف اسکے غیر کے کہ اگرچہ بالطفیل جذب جلد کے منجذب ہوتا ہر لیکن جو غیر منہضم اور غیر مرغوب اعضا کا ہر شر بہت لاتا ہر پس تاخیر اسکی ضروری ہر اور تقدیم جلدی کی مانع نفوذ غیر مرغوب کی ہوتی ہر قبل ہضم کے زیادہ نہین ہوتی **قاعدہ** بیچ بیان اس چیز کے کہ احداث سدہ کرتی ہر جاننا چاہیے کہ محدثات سدہ کے بہت ہوتے ہین جیسے بیچ مبحث اسباب کے مذکور ہوا لیکن اس جگہ وہ چیز کہ از بکہ اسکا اکثر ہر مذکور ہو جاتی ہین کہ اگرچہ کثرت شیرینی کی بالذات مسدد لاتی ہر لیکن پیچھے کھانا اسکو زیادہ تر مسدد ہر کما مر اور قید کثرت کی اس سبب سے ہر کہ تناول کرنا تھوڑی شیرینی کا بعد طعام کے سبب اچھے ہونے ہضم کا ہر بسبب شامل ہونے معدے کے اسپر رغبت تمام سے لہذا پینا شربت قندی کا بعد طعام کے مجوز بلکہ بہتر جانا ہر اور اسیطرح پینا شراب کا اوپر طعام کے سدہ پیدا کرتا ہر اسلیے کہ سریع النفوذ ہر بالطبع قبل اسکے کہ کھانا ہضم کو پہونچا ہو نفوذ کرتی ہر طرف جگر کے اور اس سبب سے کہ بیچ معدے کے کوئی چیز اجزاے غذا سے ساتھ اسکے بلکہ نکلتی ہر بسبب خامی کے احداث سدہ کا نہین کرتا پس مسدد حقیقت بطن غذاے غیر منہضم ہر نہ شراب لیکن جو مبدرق مسدد ہر مبدرق کو بھی بالعرض مسدد کہہ سکتے ہین بالجملہ سرعت نفوذ شراب کی بالذات ہر اور سرعت نفوذ جلو کی بالقسر ہر یعنے جذب کرنا اعضا کا اشتہا اطبا واسطے مرغوب ہونے شیرینی کے دلیل لاتے ہین کہ اگر کوئی شخص کھانا کھاوے اور پیچھے اسکے غذاے شیرین کھاوے اور بعد تھوڑے زمانے کے قے کرے لامحالہ شیرینی بعد غذاے سابق کے نکلیگا اور یہ نہین ہر مگر بسبب شوق طبیعت کے طرف اسکے کما التفصل فی خروج الدم عند افراط المسہل **قاعدہ** بیچ بیان اسکے کہ بعض چیزین ہین کہ تناول انکا پیچھے بعض حالات کے منع ہو جاتین کہ جس شخص نے ریاضت تکلیف دینے والی کی ہو یا جنبہ بہت کیا ہو یا جو چیز کہ مسخن معدہ ہر غذا عمل مین لایا ہو اسکو اغذیہ سے جو سریع القبول ہر فساد کو مانند مچھلی وغیرہ کے کھانا نہ دینا کہ فاسد ہو کر اخلاط فاسد کریگی اسی سبب سے کہا ہر کہ بیچ کھانے خربزہ کے چاہیے کہ درمیان دو کھانے کے کھاوے اس سبب سے کہ اگر خربزہ بیچ بھونک شدید کے مستعمل ہو جو جزو سریع الاستحالہ ہر

بسبب فساد کے قوت حرارت معدے سے بلد فاسد ہوتا ہے اور بدستور اگر معدہ بالطبع مفرط الحرارت ہو
وہاں بھی تناول ایسی غذا کا کہ نچاہیے یہی سبب ہے کہ بعض مزاجوں حارہ کے اغذیہ غلیظ جلد ہضم ہوتے ہیں
اور اغذیہ لطیفہ عکس اسکے چنانچہ عنقریب مفصل کہا جاتا ہے **انتباہ** اور ہر طبیب کے واجب ہے کہ ہمیشہ حال
اور مزاج معدے کو تامل کرتا ہے اور ہر شخص کی تدبیر موافق اسکی عادت کے کرے اور اس جگہ تجربہ کو
اوپر قیاس کے مقدم رکھے اسلیے کہ بعضے بدن اور بعضے مزاج کے ایسے خواص سے مسرور ہوتے ہیں اور لکم
قیاس عقلی کو اسمین دخل نہین ہے کمالا یخفے علے الجریین **قاعدہ** بیچ بیان اختلافات امزجہ کے اور
حال کے اور موافق اسکے تدبیر کرنا جان تو کہ بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین کہ انکو تناول کرنا قابضات کا
قبل طعام کے ضرور ہوتا ہے اور یہ وہ آدمی ہوتے ہین کہ معدہ انکا مسترخی ہو اور غذا اسمین نہ ٹھہرے وقت
ہضم تک اور جلد نکلے اور اسی طرح بعضے آدمی ہوتے ہین کہ انکو تناول کرنا قابضات کا بعد طعام کے لازم ہے
اور آدمی تین طرح ہین ایک وہ کہ بعد تناول طعام کے بیچ اکثر کے قے کرتے ہین بلکہ انکو تناول لبعاب
اوپر غذا کے قے کو منع کرتا ہے دوسرا وہ کہ غذا بیچ معدے ان لوگون کے دیر تک رہتی ہے کہ انکو کھانا
قابض کا تحریک کرتا ہے طرف انحدار کے بسبب عصر معدے کے تیسرا وہ کہ طعام بیچ معدہ ان لوگون کے
سخ ہوتا ہے کہ تناول قابض کا بعد غذا کے تصاعد بخار کو منع کرے اسوجہ سے کھانا کشنیز خشک
وغیرہ کا بیچ دوار اور سدر اور صرع کے پیچھے غذا کے لازم رکھا ہے لہذا قرشی نے لکھا کہ جس شخص کا
معدہ ضعیف ہو اور جانین کہ اسکو تقویت دین اشربہ مقویہ سے چاہیے کہ اسکو پہلے غذا کھلاوین اور
پیچھے اسکے اشربہ مقویہ دیوین تو ملاقات اشربہ کی ساتھ فم معدے کے زمانہ طویل تک رہے
لیکن وہان کہ تقویت تمام معدے کی مطلوب ہو اشربہ مقویہ کبھی قبل غذا کے کھاوین اور کبھی بعد
غذا کے اور اسی طرح جسوقت طرف تعدیل معدہ کے حاجت ہو اگرچہ بیان واجب وہ ہے کہ
شربہ معتدل قبل طعام کے دین لیکن افضل وہ ہے کہ بعد اسکے بھی دین واسطے طویل ہونے توقف کے
لیے کہ اشربہ جو قبل طعام کے کھائے جاتے ہین معدے سے جلد نکلتے ہین اور دیر تک نہین ٹھہرتے
لایخفے اور بھی جانین کہ بعضے آدمی ایسے ہوتے ہین کہ غذائے لطیف سریع الہضم انکے معدہ میں
سدہ ہوتی ہے اور غلیظ جلد ہضم ہوتی ہے اور یہ وہ آدمی ہین کہ معدہ انکا ناری ہو اور اشیائے لطیف کو
مدکرے اور بعضے عکس اسکے ہوتے ہین **قاعدہ** بیچ ذکر اطعمہ مناسب ہر مزاج کے جاننا چاہیے

کہ سوداوی مزاج کو غذاؤن سے جو غذاے کثیر الرطوبت اور قلیل الحرارۃ ہو مناسب ہے بشرطیکہ سودا ابھی جلی
لیکن اگر احتراقی ہو محتاج بتریدکثیر کا ہوتا ہو اور اس صورت مین اغذیہ دوائیہ کفایت نہین کرتی مین
جیسا کہ کہا جاتا ہو اور صفراوی کو جو چیز کہ مبرد اور مرطب ہو اغذیہ سے موافق ہو اور اُس شخص کو کہ اُسمین
خون گرم پیدا ہوتا ہو غذاؤن سے جو بارد اور قلیل الغذا ہو دینا چاہیے اور جس شخص مین خون بلغمی
پیدا ہوتا ہو غذاؤن سے جو قلیل الغذا اور صاحب سخونت اور لطیف ہو دینا چاہیے انتباہ جاننا چاہیے
کہ جو کچھ کہا گیا تدابیر سے موافق مزاج کے ساتھ اغذیہ دوائی کے فقط مخصوص اُس مزاج سے ہو کہ سبب اسکا
غلبہ خلط کا ہو لیکن وہ خلط فاسد نہوا ہو پس اُس جگہ کہ سوء مزاج سافج ہو بدون غلبہ کے یا ساتھ
غلبہ کے اور وہ خلط فاسد ہوا ہو ان دونون صورت مین تدبیر اُسکی ساتھ ادویہ صرف کے کیا جائے
اور اِس جگہ اغذیہ دوائی اکیلی نہین کفایت کرتی ہین بسبب قوی ہونے سبب کے **قاعدہ**
بیچ تدارک مفرط اغذیہ دوائی کے پوشیدہ نہ ہے کہ جسوقت اغذیہ دوائی بطریق خطا کے کھائی جاوین
بہتر تدبیر ونہین وہ ہو کہ اُسکو قی سے دفع کرین یا اسہال سے اور اگر اِنسے کوئی نہوسکے واجب ہو
کہ اُسکی اصلاح مین کوشش کرین اور اصلاح اُسکی تین طرح ہو ایک وہ کہ بیچ ہضم کرنے غذاے
ماکول کے متوجہ ہون جلد ہضم ہو اور اوپر طبیعت کے تکلیف نہ لاوے اور معلوم ہو کہ اغذیہ دوائی
غیر منہضم ہین اور احالہ اُنکا اوپر طبیعت کے دشوار ہو دوسرا وہ کہ بیچ نفخ فضلہ غذاے مذکور کے
مدد کرین اِسلیے کہ معلوم ہو کہ اِن اغذیہ سے فضول بہت ہوتے ہین اور طبیعت اوپر اُسکے
نفخ کے اگر قدرت نہ پاوے مرض کو پیدا کرے اور جو کثیر المقدار ہو اغلب کہ طبیعت اُسکے
نکالنے مین عاجز ہو پس مدد کرنا واجب ہو تیسرا وہ کہ بیچ منع کرنے پیدائش سوء المزاج کے
کہ اُس سے پیدا ہوتا ہو کوشش کرین اور یہ ایسا ہو کہ قبل ہضم ہونے ماکول کے وہ چیز
کہ ضد اِسکی ہو کھاوین تو بسبب اُسکی اختلاط کے کیفیت زائدہ ظاہر نہو اور تداخل اگرچہ منہی ہو
لیکن اِس جگہ جائز رکھا ہو بنظر عمدہ غرض کے پس جسوقت ماکول مثلاً بارد ہو مانند کھیرے اور ککڑی کے
تعدیل اُسکی لہسن اور کراث سے اور مانند اِنکے کرین اور اگر ماکول حار ہو تعدیل خرفہ اور کھیرے
اور مانند اِنکے کرین اور اگر ماکول مسدد ہو مفتحات کام مین لاوین اور بالجملہ تدارک اغذیہ دوائیہ کا
چاہیے کہ اغذیہ دوائیہ سے کہ متضاد ہون کرین نہ ادویہ صرف سے **انتباہ** قید تناول اغذیہ کی

خصلت سے اسلیے کی گئی کہ استعمال کرنا اسکا بطریق دوام کے خارج ہے بحث سے اور بعضی استعمال بجھتے ہیں کہ بتقاضائے شہوت اور نفسانیت کے وہ چیز کہ لائق حال کے نہین ہے کھائی جاوے اور جو غیر لائق ہے تدارک اسکا ضروری ہوا اور باقی تدبیرین بیچ قاعدہ آئندہ کے کہ مخصوص ہے تدارک اغذیہ غلیظہ سے کہی جاتی ہین یعنے بھوکا رکھنا بہت دیر تک اور نہ دینا غذا کا بدون بھوک صادق جلی کے اور اگر استعمال کرنے اغذیہ مذکورہ سے خوف ضعف کا ہو بعد تدارک کرنے کے ساتھ اغذیہ دوائیہ کے ادویہ اور اشربہ مقویہ بھی دین باعتبار مزاج کے مثلاً اگر اغذیہ گرم کھائی ہون سکنجبین دین پس اگر سکنجبین عسلی ہو سادہ بہتر ہے اور اگر قندی ہو بزوری اولی ہے اور بیچ اغذیہ باردہ کے ماء العسل اور شراب عسل اور کموئی نافع ہے اور بیچ اغذیہ غلیظہ کے حار مزاج کو سکنجبین قوی البزور اور بارد مزاج کو فلافلی اور فودنجی بہترین اشیا سے ہین قاعدہ بیچ تدارک فساد غذا کے بطریق عموم کے جاننا چاہیے کہ جسوقت بیچ کھانے کے افراط ہو یا خوف امتلا کا ہو یا غذائے ماکول حرکت عنیفہ سے کہ بعد اسکے تناول کے واقع ہے منبسط اور متخفف ہو یا بہت پانی کے پینے سے مشوش ہو بیچ معدے کے واجب ہے کہ فوراً قے کرین اور کوئی تدبیر بیچ جلد نکالنے غذائے فاسد کے قے سے بہتر نہین ہے لیکن جسوقت وقت قے کا گذر گیا ہو یعنے غذا امعا مین گئی ہو یا قے کرنا متعذر ہو بسبب کوئی مانع قوی کے چاہیے کہ اخراج اسکا اسہال سے کرین اور واسطے اسہال کے اگر پینا گرم پانی کا تھوڑا تھوڑا کفایت کرے فہو المراد استعمال اسکا کرین کہ امتلا کو اوتار لاتا ہے اور بند کو کھینچ لاتا ہے اور بدن کو سولاوین اور اگر خواب آوے غنیمت جانین اور جبتک دل چاہے سوتے رہین اسلیے کہ طویل ہونا زمانہ خواب کا اس جگہ لازم ہے تو جگر اور عروق سب اس غذا سے پاک ہون اور اگر گرم پانی کفایت نہ کرے یا میسر نہ آوے نظر کرین کہ طبیعت خود بخود دفع کرتی ہے یا نہ اگر موافق مطلب کے کرتی ہے فہو المراد اُسی پر چھوڑ دین ورنہ مدد کرین اُس چیز سے کہ نرم اور لائق حال مریض کے ہو مثلاً محرور المزاج میں اطریفل اور گلقند مسہل اور مانند اسکے کافی ہے اور اگر گلقند مین تھوڑا سا صبر کہ سرکے مین مربی کیا ہو ڈالین بہتر ہے اور مبرود مین جوارش کمونی اور تمری اور شہریاران اور مانند انکے مناسب ہے اور نیکو تر ان چیزون اوپر اسی طعام کے صبر سقوطری ہے اکیلا بقدر تین چنے کے اور اگر صبر آدھا درم اور برابر علک الانباط اور ایک دانگ بورق اسمین ملاوین اور موافق حاجت کے دین بہتر عمل کرے

اور خفیف ترین چیز نہین ہی مگر بقدر دو چمچے کے یا تین چمچے کے مالک النظم دیوین اکیلا یا ساتھ لوبوق کے ملاکر اور لبوق کو چاہیے کہ برابر اُسکے ہو یا کمتر لیکن زیادہ نہو اور محمود ترین چیز نہین بیچ اس مقدمے کے وہ ہی کہ تھوڑا افتیمون ساتھ شراب کے دیوین **انتباہ** جسوقت کوئی چیز ان تدبیرون سے ہاتھ نہ آوے لازم ہی کہ نوم طویل کرین اور ایک رات دن غذا سے باز رکھین اور بعد اسکے تخفیف کا استمام کرتے رہنا اور تکمید اور تلطیف غذا کی لازم رکھین اور اگر باوجود ان سب کے ثقل یا تمدد اور کسل باقی رہ جائین کہ عروق غذا کے فضلون سے ممتلی ہو رہے ہین اسواسطے کہ غذا ے کثیر مفرط بالعرض اگر معدے مین ہضم ہو لیکن بیچ عروق کے ویسی خام رہتی ہی بدون ہضم کے اور عروق کو متمدد کرتی ہی اور کسل اور تمطی اور تثاوب پیدا کرتی ہی اور کبھی عروق کو نہایت تمدد سے پھاڑتی ہی اور معلوم ہی کہ ہضم عروق کا بہ نسبت ہضم معدے کے ضعیف تر ہی اور جبتک کہ بیچ معدے کے غذا ہضم کما حقہ نہ پاوے بیچ عروق کے ہضم نہین ہوتی ہی جیسا کہ چاہیے بالجملہ جسوقت آثار امتلا کے عروق مین فضول غذا ے ماکول سے ظاہر ہون مسہلات قوی سے کہ مخرج مادے عروق کے ہین دفع اسکا کیا چاہیے اور اس جگہ حاصل ہونا فضول کا بیچ عروق کے سواے اعیاء کے کوئی امر اور پیدا نہ کرے کتنے دن اسکو تحریک نہ دین مسہلات سے لیکن ہاتھ نفع سے باز رکھین اور بعد حاصل ہونے نفع کے نظر کرین کہ اعیاء کون تجسم ہے کے موافق اسکے تدارک کرین **انتباہ** جسوقت سن شباب گذر جاوے اور قوی میل بضعف کرین واجب ہی کہ غذا کو عادت سے کم کرین تو فضلات اسکے زیادہ نہون اسلیے کہ اگر غذا موافق عادت کے کھاوین اور قوی اسکے ہضم مین کفایت نہ کرین لا محالہ فضول کثیر اس سے جمع ہو کر احداث آفت کا کرینگے اور یہ حکم بنظر اکثر کے ہی ورنہ شک نہین ہی کہ بعضے آدمی جوانی مین ضعیف الہضم اور خراب حال ہوتے ہین اور بعد تجاوز کرنے کے اُس سن سے قوی الہضم اور تندرست ہوتے ہین اور یہ لوگ خارج اس کلام سے ہین قاعدہ بیچ بیان اس امر کے کہ طبخ کھانے کا کون باسن مین بہتر ہی اور کس باسن مین منع ہی اور جو کچھ اس سے متعلق ہی جاننا چاہیے کہ جو باسن جید الجوہر ہی پکانا کھانے کا اُسمین مستحسن ہی اور وہ باسن سونے کا ہی اور چاندی کا بعد اُسکے باسن لوہے کا خصوصاً اُسکے ہونے مین مبالغہ بہت کرتے ہون اور مورچہ لگنے نہ دیوین اور قلعی کرنا اُسپر مانع لگنے مورچہ کا ہی اور جانین کہ ہمیشہ کھانا غذا ؤنکا کہ بیچ باسن سونے کے پکائی گئی ہون مقوی دل اور رافع توحش

اور ذبول ضعف ہو اور اسی طرح پکایا ہوا بیچ دیگ لوہے کے مقوی مثانہ اور اعضاے تناسل کا ہو اور
موجب نعوظ کا بخلاف باسن تانبے کے کہ پکانا طعام کا اُسمین اچھا نہین ہو خصوصًا کہ دیر تک پکایا ہو
اور طعام کثیر الدہنیت و وافر المائیت ہو یا صاحب ترشی کا ہو اور اسی طرح روغن اور طعام چکنا کہ زمانے
طویل تک اُسمین رہا ہو نہ چاہیے کھانا اور جانین کہ قلعی کرانا اگرچہ مانع تمام نہین ہوتا ظاہر ہوتے اثر کے کو
لیکن نسبت اُس باسن تانبے کے کہ بدون قلعی کے ہو بمراتب قلیل المضرت ہو لہذا بتاکید کہا ہو بیچ
تجدید قلعی کے اور بھی شدید کہا ہو بیچ استعمال کرنے باسن تانبے کے کہ قلعی نہ کیا گیا ہو یا قلعی جاتی رہی ہو
یہانتک کہ اکثر اطبا نے رقم کیا ہو کہ ہمیشہ کھانا اُس چیز کا کہ بیچ باسن تانبے کے طبخ پایا ہو جذام پیدا کرتا ہو
لیکن غالب ہو کہ یہ حکم خاص ہو ساتھ باسن بدون قلعی کے اور باسن صفر کا بیچ حکم باسن تانبے کے ہو
لیکن باسن مٹی کے پس پکانا کھانے کا اُسمین مجوز ہو بشرطیکہ زیادہ ایک مرتبہ سے اُسمین نہ پکاوین
اسیطرح پتھر کے باسن ہین اور سوا اسکے کہ ڈھلے ہون زیادہ پانچ مرتبہ سے نچاہیے کھانا پکانا
اسلیے کہ جرم ان باسنون کے متخلخل ہوتے ہین اور تھوڑا اجزاے مطبوخ سے اُنکے مسام مین
محتبس ہوتے ہین اور ٹھہر جاتے ہین پس جب دوسرے مرتبہ کھانا اُسمین پکاوین اجزاے عفنہ غذاے
سابق کے دوسرے کھانے کو بھی فاسد کرتے ہین اور کہا ہو لوگون نے کہ لیس شی یحدث الحمیات
العفنۃ کما یحدث ہذا و کذا یحدث الجرب القبیح و انواعًا من الامراض لکل انسان بحسب غلبۃ الاخلاط
و بحسب رقتہا و بحسب ما یلزمہ من الدعۃ و من التصرف و الریاضۃ بالجملہ کنارہ کرنا طبخ مکرر سے
بیچ باسن مٹی کے واجب ہو انتباہ کھانا جب پک جاوے اور رکابی مین نکالین چاہیے کہ اُسکو
بند نہ کرین مگر سرپوش مشبک یعنے سوراخ دار سے مانند غربال یعنے چھلنی کے تو بخار اُسکا باقی رہے
اسلیے کہ پھر آنا ابخرۂ مذکورہ کا بیچ طعامون کے موجب پیدا کرنے سمیت کا ہو خصوصًا اگر مچھلی ہو یا
بھنی ہوئی چیز ہو اور درمیان طبخ کے بھی چاہیے کہ سرپوش مشبک ہو تو بخار نکلتا رہے لیکن وہ
باسن کہ جسمین کھانا چاہیے کھانا چینی اور شیشہ کے سب سے بہتر ہین اسلیے کہ شرع مین بھی رخصت ہو
بخلاف ذہبی اور فضی کے کہ شرعًا کھانا اُسمین حرام ہو جو ذکر کرنے طعام سے ہم فارغ ہوے ہم اب
بیچ ذکر پانی کے مشغول ہوتے ہین اما الماء فوقتہ العطش سواء کان علی الطعام او بعدہ لیکن پانی
پس وقت اُسکے پینے کا وجود پیاس صادق کا ہو کھانے پر ہو یا بعد اُسکے متصلًا اور متعلقات

اس بحث کو کلی مشرب مین ہم ذکر کرتے ہین مشرب بیچ وقت پینے پانی کے جاننا چاہیے کہ وقت پینے
پانی کا واسطے معتدل المزاج کے وہ ہر کہ بیچ غذا کے ہضم شروع ہوا ہو کہانا ہضم ہوئی یعنے ایک ساعت گذری ہو
اور حاجت پینے پانی کی بعد غذا کے اسلیے ہر کہ بیچ اکثر غذاؤن کے ارضیت غالب ہوتی ہر اور واسطے
ہضم کے اعتدال قوام کا لازم ہر پس پینا پانی کا ضرور ہر تو مستعد کرے غذا کو واسطے قبول کرنے
فعل قوت ہاضمہ کے اسلیے کہ اسوقت مین اگر ساتھ طعام کے مائیت نہو بیچ معدے کے اغلب کہ غذا
محترق ہو جیسے اجسام ارضی یابس کہ بدون پانی کے بیچ دیگ کے ڈالین وہ جلجاتے ہین لیکن اگر غذا
مائیت والی ہو معتدل المزاج کو احتیاج پانی کی نہین ہر اور پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ پینا پانی کا درمیان طعام کے
اور بعد اسکے فوراً منع ہر وجہ اسکی مشرب آئندہ مین آویگی لیکن یہ منع بیچ حق غیر محرور کے ہر اسلیے
کہ اگر کسی کا معدہ گرم ہو اسکو جائز ہر بلکہ واجب ہر کہ وقت تناول غذا کے اور بعد اسکے متصلاً پانی
پیا رہے اسلیے کہ اگر صبر کرے اوپر پیاس کے غذا محترق ہوتی ہر اگرچہ غذا رطوبت والی ہو اسلیے
کہ مائیت طعام کی بیچ بجھانے حرارت معدہ کے اثر نہین رکھتی اور اسی طرح پانی غیر معتدل البرودت کہ قلیل
البرودت ہو باعتبار اسکے بعید ہونے کے درجہ اعتدال سے تسکین مین اثر کم رکھتا ہر کہا لایکنے آدمی جا
کہ بعضے آدمی محرور ی معدہ کو خواہش کہانے کی ضعیف ہوتی ہر جب پانی سرد پیتے ہین بھوک ہوتی
ہوتی ہر بالجملہ وقت ٹھہرانا پانی کا موقوف اوپر حال مزاج کے ہر اور جو ظاہر ہونا پیاس جاننا کہ
دلیل احتیاج طبیعت کی ہر اور منع کرنا اس سے باعث عسرت کا صاحب کتاب الطریق الملاح نے کہا
کہ فوقہ العطش الی آخرہ نہایت یہ کہ مراد اس سے نہ وہ ہر کہ متابعت اوپر اول خواہش کے ضرور ہر
بلکہ مقصود وہ ہر کہ جب پیاس کامل ہو بیچ کوئی حال کے اسکو روکنا نچاہیے بشرطیکہ صادق ہو اور
ساتھ اسکے نزدیک ہر پانی کے بیچ اوقات منع کے غیر محرور المزاج کو چاہیے کہ کم پیے اور بطریق
امتصاص یعنے چوسنے کے پیے اور اگر بدلے پانی برف کے شربت کا نبات یا قند کا پیے بہتر ہر
اور فرق بیچ عطش صادق اور کاذب کے حلق ہ مشرب مین کہا جاتا ہر مشرب بیچ اوقات
منہیہ پینے پانی کے جاننا چاہیے کہ جملہ اوقات مذکورہ سے ایک وہ ہر کہ درمیان کہانے کے یا بعد
فوراً پیے اور اوپر بیان ہوا کہ ممنوع ہونا بعض لوگون سے خاص ہر یعنے آدمی سرد معدہ کا
اور کثیر البلغم دوسرا وہ ہر کہ نہار اور ناشتا پر پیے اور منع کرنا پینا پانی کا اسوقت مین اسلیے ہر

کیونکہ خالی ہی پانی با وجود ملائمت کے اپنی برودت پر باقی اعضاے رئیسہ مین پہونچتا ہی پس اگر دل مین پہونچا خوف ہی کہ حرارت غریزی کو مار ڈالے اور دفعۃً قتل کرے اور اگر جگر مین پہونچا خوف ہی کہ استسقا پیدا کرے اور بھی پینا پانی کا نہار اعصاب اور احشا اور آلات نفس کو ضرر کرتا ہی اور جسقدر سرد زیادہ ہو ضرر زیادہ ہی لیکن بیچ ہواے گرم کے اور ایام طاعون مین اور خصوصًا صاحبان احشاے شدید الحرارۃ کو مجوز ہی واسطے رفع کرنے شر کثیر کے کہ ایسے احوال مین ضرر کم کرتا ہی بلکہ نہین کرتا بسبب مقابلہ کرنے حرارت کے ساتھ اُسکے اسی سبب سے پینا مبرودات کا مریض محرور کو نہار ضرر نہین کرتا ہی کما لا یخفے تیسرا وہ کہ پیچھے حرکت سخت اور ریاضت تکلیف والی کے ہو اور منع کرنا اُسکا ان اوقات مین اسلیے ہی کہ پہونچنا پانی سرد کا اعضا مین قبل اس سے کہ گرمی اُسکی ٹوٹ جاوے موجب سردی ادہر نے حرارت غریزی کا ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ جماع متعب باوجود گرم کرنے اعضاکے خشکی بھی لاتی ہی بسبب استغراق منی کے پینا سرد پانی کا بعد اُسکے نہایت مضر اسلیے کہ جو اعضا گرم ہوتے ہین جلد جذب کرتے ہین پس جسوقت خشکی بھی ساتھ گرمی کے مددگار ہو حاجت ترطیب کی بہت ہوتی ہی پس حدت قوی ہوتی ہی لا محالہ اور ساتھ اُسکے بسبب ظاہر ہونے ضعف کے اعضا مین تاثیر پانی کی بیچ ضعیف کرنے اعضا کے اور مارنے حرارت غریزی کے زیادہ ہوتی ہی اور ان تین سبب سے سب سے حرکت جماعی قوی ترین مانع مین ہی چوتھا وہ کہ پیچھے حمام کے ہو اور وجہ منع کرنے کی وہی ہی کہ حرکت مین کہی گئی پس جو بیچ اس دیار کے رائج ہی کہ حمام مین پانی سرد بدون خوف کے پیتے ہین نہایت مذموم ہی خصوصًا کہ حمام خالی پیٹ پر ہو پانچوان وہ کہ پیچھے مسہل کے ہو اور وجہ منع کی اس جگہ وہی جلد جذب کرنے اعضا کی ہی پانی کو بسبب واقع ہونے خشکی کے کہ اوپر حدوث رطوبات کے داعی ہوتی ہی اور جو حرارت غریزی بسبب تحلیل کے ضعیف ہوتی ہی اثر پانی سرد کا اُسمین قوی تر ہوتا ہی انتباہ تشرب پانی سرد کا ان اوقات مین رعشہ اور خدر اور ضعف اور مانند اسکے پیدا کرتا ہی پس کنارہ کرنا اُس سے ضروری ہوتا ہی اور احیانًا اگر کوئی مضطر ہو طرف پینے پانی کے اوقات منہیہ مین چاہیے کہ تمضمض یعنے کلیان کرین اُس سے اور امتصاص کرے یعنے چوسے تو شاید اسقدر سے پیاس رفع ہو اور اگر کفایت نہ کرے ضرور ہی کہ تھوڑی روٹی وغیرہ جنس اغذیہ سے پہلے کہاوے بعد اُسکے پانی پیے تھوڑا تو بسبب ملنے

اجزاے غذا کے جلد نافذ ہو سکے اور اس سے معلوم ہوتا ہو کہ جسوقت کوئی وہ چیز پانی مین ملاوین کہ
جنس غذاسے ہو پانی کو غلیظ کرتی ہو اور سرعت نفوذ سے باز رکھتی ہو اسلیے کہ پانی اپنی صرافت پر باقی
نہین رہتا اور استعمال ایسے پانی کا نسبت پانی صرف کے قلیل المضرت ہوتا ہو کما ذکر چھٹا وہ کہ پیچھے
فواکہ رطبہ کے ہو اور وجہ منع کی واسطے پینے پانی سرد کے یا سوا اسکے اس سبب سے کہا ہو کہ
جمع ہونا مائیت فواکہ اور پانی کا بسبب مختلف ہونے جنس مائیت کے اور تعدد خاصیت کے
لازم ہو فساد کو اور محدث آکلہ کا اور مانند اسکے ہو جیسے اورام اور قروح خبیثہ اور اس سبب سے
کہ بطیخ کثیر الرطوبت ہی اور سہل العفونت جمع کرنا پانی کا ساتھ اسکے ردی زیادہ ہو اور عام ہو کہ تربوز ہو
یا غیر اسکا یعنے تربوز ہو خواہ خربزہ پانی اوپر اسکے نچاہیے پینا جبتک کہ وہ بیچ معدے کے ہو لیکن
پینا پانی کا قبل فواکہ کے اور تناول کرنا پانی کا بعد فواکہ کے اگر بعد نفوذ کرنے پانی کے طرف جگر کے ہو
قباحت نہین ہو ورنہ بیچ حکم تعقیب پانی کے ہو لان الله النهی ہوا جماعہما ای وجہ کان وقد حصل ساتواں
کہ وقت خواب کے یا بعد جاگنے کے خواب سے ہو اور عام ہو کہ پیچھے تشرب کے ہووے یا نہ اور بیچ
وقت رات کے احتراز پینے آب سرد سے لازم ہو اور وجہ منع کی یہ ہو کہ اکثر امراض دماغی کو پیدا کرتا ہو
لیکن یہ منع کلی نہین ہو اسلیے کہ اگر کوئی محرور ہو یا دن گرمی کے ہون یا کھانا آخر دن مین یا رات کو کہایا ہو
اسکو پینا پانی کا رات کو قبل خواب کے ہو یا بعد اسکے ضرر نہین کرتا لیکن ساتھ اسکے احوط وہ ہو کہ
جو رات کو پانی پیے اسی لحظہ نہ سوئے بلکہ تھوڑا بیٹھے اور بات کرے یا مشی کرے بعد اسکے سوئے
اسلیے کہ بعض جگہ دیکھا گیا کہ جو پانی سرد پیکر فوراً سو رہے دماغ مین فساد ہوا اور اسی طرح جسوقت
خواب سے اوٹھے جبتک کہ حواس جمع نہون اور طبع اپنے حال پر نہ آوے پانی نہ پینا چاہیے
اگرچہ معدہ خالی ہو کھانے سے اور بدستور مطاوعت پیاس کاذب کی نہ کرنا چاہیے اور نشان
پیاس کاذب کا ساتھ اسکے کہ پیاس نشے والون کی کیا ہی عنقریب آتا ہو اور جو اطبا نے بیچ قدح
استعمال پانی منہی کے بیان کیا ہو اور ضرر اسکا ظاہر کیا لازم نہین ہو کہ وہ ضرر سب جگہ فوراً اٹھاتا ہو
اسلیے کہ بہت اتفاق ہوتا ہو کہ بعد طول ایام کے ظاہر ہوتا ہو لہذا شیخ رئیس نے بیچ اس بحث کے
کہا کہ من لم یضرہ فی الحال یضرہ علی طول الایام والامعان فی السن پس جو بعض جاہل بعید عقل اور
حکمت سے نقض کرتے ہین کہ ہم اکثر منہیات طبیبونکو کرتے ہین اور ضرر نہین پاتے مردود ہو

اسلیے کہ خطر اُس جاہل کی اوپر ضرر عاجل کے محصور ہوئی اور بعض اہل حکمت کی اوپر ضرر آجل کے بہ جہت
یہ ہین کہ جوانی مین بسبب قوی ہونے طبیعت کے ضرر انکا ظاہر نہین ہوتا ہی بعض لوگون مین
لیکن بیچ پیری اور ضعف کے ثمرہ اُسکا ملتا ہی اکثر پس پرہیز کرنا اُس چیز سے کہ محققون نے منع کیا ہی
واجب ہی ساتھ اِس امر کے کہ فقہ کی کتابون سے بھی ثابت ہوا ہی کہ جو کچھ بطور طب کے مضر ہی اور ترک کرنا
اُسکا مخالف شرع کے نہین ہی کرنا اُسکا شرع شریف مین بھی منع ہی مشرب بیچ منع کرنے جمع
درمیان دو پانی کے کہ اختلاف ہوین پوشیدہ نہ رہے کہ اہل تجربہ نے منع کیا ہی اور تصریح کی ہی کہ بیچ معدے کے
پانی چاہ کا اور پانی نہر کا جمع نچاہیے کرنا لیکن جب ایک مدت سے گذر جاوے پینا اور پانی کا قباحت
نہین رکھتا اور قرشی نے شرح مین لکھا کہ ہمنے تجربے سے پایا ہی کہ بارہا جمع درمیان دو پانی مذکور کے
محدث نفخ اور قراقر کا ہی اور اُسی جگہ اُسنے لکھا ہی کہ شاید یہ عمل بسبب مختلف ہونے اُن دونون پانی کے
بیچ غلظ اور لطافت کے اور شک نہین ہی کہ پانی کنوئین کا غلیظ ہی اور پانی نہر کا لطیف اور جو علت فساد کی
معلوم ہوئی حکم اوپر اجتماع اور عدم اجتماع اور پانیون کے بھی بعد اطلاع کے اوپر ماہیت ہر ایک کے
کرسکتے ہین حاصل یہ کہ گمان نکرین کہ منع کرنا اجتماع کا پانی کنوئین اور نہر پر محصور ہی سوا اُسکے بلکہ بیچ
پانی کنوئین اور پانی مینہ کے اور اسیطرح بیچ پانی نہر اور پانی مینہ کے بھی اجتماع ممنوع ہی نہایت وہ ہی
کہ جو پانی نہر مین اور پانی مینہ مین فرق کمتر ہی ضرر اُنکے اجتماع کا بھی کمتر ہوگا ورنہ از روے تحقیق کے
جو پانی کنوئین کا آپس مین بہت ہی کہ مختلف ہوتے ہین اجتماع اُنمین بھی بیچ تجربہ کے باعث نفخ اور
قراقر کا معلوم ہوا ہی اور حکم پانیون کا اور طریق اصلاح پانیون کا اور جو اِس سے متعلق ہی بیچ بحث
ماکول اور مشروب کے مفصل کہا گیا ہی لہذا اِس بحث مین کہ واسطے تدبیر ماکول اور مشروب کے
مخصوص ہی تکرار اُسکی نہین کی مشرب بیچ بیان احکام پانی سرد اور گرم اور شیر گرم کے اور ذکر کرنا
اُسکا کہ واسطے کس مزاج کے کون پانی اصلح ہی جاننا چاہیے کہ صالح تر پانیون مین واسطے مزاج معتدل کے
وہ ہی کہ شدت سردی مین معتدل ہو سردی اُسکی طبیعی ہو یا برف مین سرد کیا ہوا اور تبرید پانی کی
چاہیے کہ خارج سے ہو یعنے بسبب رکھنے باسن پانی کے اوپر برف کے اِسلیے کہ ڈالنا برف کا پانی مین
خوب نہین ہی لیکن جہان برف سردی ہو یعنے انجماد دے اُس فاسد سے حاصل ہوا ہو ظاہر ہی
کہ ملنا اُسکا ساتھ پانی کے باعث اُسکے فساد کا ہوتا ہی لیکن جس جگہ کہ برف جید ہو ملنا اُسکا پانی سے بھی

خوب نہین ہو اور اسیطرح پینا پانی برف گھلی ہوئی کا نہ کیا ہو اس سبب سے کہ برف کی سردی اعصاب
اور اعضاے تنفس کو اور احشا کو مضر ہی اور اگر کہین کہ علت ضرر اعضاے مذکور کی لامحالہ سردی ہی پس
برودت برف کے پانی کی سردی سے کہ بالطبع بارد ہو کس سبب سے ممتاز ہوئی جواب اسکا یہ ہو کہ
برف جب پگھلتی ہو غلظ اسمین رہجاتا ہو اور اس سبب سے توقف اسکا اعضا مین زیادہ ہوتا ہو
توقف پانی برف سے اور معلوم ہوا کہ فعل فاعل کا باعتبار زمانہ ملاقات اسکے منفعل مین اثر نہین کرتا
اگرچہ فاعل ضعیف ہو اور ملاقات اسکی منفعل سے طویل ہو فعل اسکا بہ نسبت فعل فاعل قوی کے
کہ ملاقات اسکی اسقدر نہو البتہ قوی ہوتا ہو پس سردی برف کی بالعرض اگر کمتر ہو سردی پانی برف کے
ضرر اسکا زیادہ اس سے زیادہ ہوگا کما مر فائدہ قید صلاحیت ما معتدل البرد کی ساتھ آدمی معتدل
مزاج کے اس سبب سے کی گئی تو حکم محروروں کا اور مبرودون کا اس سے خارج ہو اسلیے کہ محرور کبھی جو ہوتا ہو
کہ قوی البرد سے نفع پاتا ہو لیکن ساتھ اسکے افراط کثیر اسمین کوئی حالت مین نچاہیے اور تحمل قوی البرد کا
مخصوص اس شخص سے ہو کہ دموی مزاج ہو اور اگر کہین کہ تحمل دموی کا سردی پانی کو اور متضرر نہونا
اس سے ظاہر ہو کہ بسبب غلبہ حرارت کے ہو اور اس تقدیر پر لازم آتا ہو کہ صفراوی متحمل زیادہ ہو
دموی سے اس کام مین اسلیے کہ حرارت صفراوی کی لامحالہ غالب زیادہ ہو جواب اسکا یہ ہو کہ
صفراوی اگرچہ حرارت بہت رکھتا ہو لیکن اس سبب سے کہ وہ اکثر نحیف اور قلیل اللحم ہوتا ہو
متحمل اسکی سردی کا کما ینبغی نہین ہو سکتا بخلاف دموی کے کہ اعضاے باطنی اسکے بہت گوشت مین
چھپے ہوتے ہین اس سبب سے ضرر کفو ذکر نے سردی سے متضرر نہین ہوتا ہو اور جو معلوم ہوا
کہ معتدل البرد پانی معتدل المزاج کو مناسب ہو اور افراط برد کی محرورین مین بھی ممنوع پس مبرود کو پانی
قلیل البرد موافق ہو اور زیادہ اس سے مضر ہو مگر بیچ ہواے گرم کے یا اور کوئی عارضہ کہ رد
بساقط الاعتبار ہو اور مراد قلیل البرد سے وہ ہو کہ برودت اسکی متوسط ہو اور طبیعی ہو یعنے برف سے
سرد نہ کیا ہو اور مراد متوسط سے کم سردی معتدل سے ہو اسلیے کہ برد بھی کئی درجہ رکھتا ہو اور اسکے
وسط حقیقی معروض کو معتدل کہتے ہین اور کمتر کو متوسط فی البرد اور قلیل البرد کہتے ہین اور اس سے
معلوم ہوا کہ احتیاج پانی سرد کی ہر فرد صحیح کو تحقیق ہو اگرچہ مبرود ہو نہایت وہ ہو کہ قلت اور کثرت
برد کی باعتبار مزاج کے مفوض ہوئی اور حاجت سرد پانی کی اسلیے ہو کہ حاصل ہونا تسکین پیاس کا

وان اسلئے نہین ہوتا اور کمی بسبب جمع کرنے اعضا کے کہ برد کو لازم ہی معدے کو قوت دیتا ہی اور دل کو
راحت دیتا ہی اور ابخرے کو دفع کرتا ہی اور ترطیب بہت دیتا ہی لہذا بیچ حدیث شریف کے تحریض واسطے
پانی سرد کے واقع ہوئی ہی کہ وعلیکم بالماء البائت یعنے لازم پکڑو تم پینا پانی شبینہ کو یعنے باسی اسلیے کہ وہ
البتہ سرد زیادہ ہی غیر شبینہ سے اور یہ حکم اگرچہ مطلق ہی لیکن نزدیک تحقیق کے مخصوص ہی ساتھ اہل
مدینہ کے ساتھ اُس شہر کے کہ ہوا اسکی مانند ہواے اول اماکن شریفہ کے ہو اور غرض اس قول سے
یہ ہی کہ بہت بعضے شہرون سے کہ جاڑا وہان بافراط ہوتا ہی اور پانی باسی وہان کا مفرط البرد ہوتا ہی اور استعمال
نہین کر سکتے جاڑے کے زمانون مین پس یہ حکم استحسانی بیچ حق اُن آدمیون کے مضر مطلق نہین ہوگا
بلکہ مفید ہوگا ساتھ ایک زمانے کے دوسرے زمانے کے اور گذر چکا کہ پینا پانی شدید البرد کا سبھون کو
ردی ہی اور اگر ضرورت پڑے اُس شخص کو چاہیے کہ اوپر طعام کے بیچ وقت مجوز الشرب کے پیے لیکن
قبل اسکے ہرگز نچاہیے پینا اور جو حقیقت پانی سرد کی اور منافع اور مضار اسکے معلوم ہوے کیفیت
اثر پانی شیر گرم اور گرم کی بھی کہی جاوے جانیں کہ استعمال ایسے پانیون کا جائز نہین ہی مگر اوپر
طریق علاج کے اسلیے کہ جسوقت ارادہ قے کرنے کا ہو چاہیے کہ ادویہ مقیہ کو بیچ پانی شیر گرم کے ڈالین
اسلیے کہ پانی نیم گرم مقئی ہی مقئی کو مدد کریگا اور جسوقت غسل معدے کا اور اطلاق طبیعت کی مقصود ہو
پانی گرم دین اسی سبب سے بعد حبوب اور سفوف مسہلہ کے شرب اُس سے لازم جانا ہی اور اسیطرح
بیچ تسکین پیاس کے نافع ہوتا ہی بسبب غسل کرنے پانی گرم کے اعضا کو مادہ لزج سے لیکن کثرت
اسکی نچاہیے کرنا اسلیے کہ کثرت شرب پانی گرم کا موہن معدہ کی ہی اور وہ پانی کہ بعد طبخ کے سرد کیا ہو
لامحالہ قلیل النفخ ہی اور محرور کو غیر ملائم اور باقی اسکے احکام بیچ بحث ماکول اور مشروب کے لکھے گئے

مشرب بیچ پیاس صادق اور کاذب کے اور طور ملنے پانی کا اور جو چیز کہ اس سے متعلق ہی جاننا چاہیے
کہ پیاس سچی کہ صدق اسکا نزدیک طبیبون کے متفق علیہ ہی وہ ہی کہ بسبب احتیاج بدن کے اور احتیاج
اعضا کے ہو طرف رطوبت کے واسطے خلیفہ ہونے اُس چیز کے کہ تحلیل ہو گئی ہی رطوبات سے یا بواسطے
دور کرنے یبوست اور حرارت کے اور یا واسطے رقیق کرنے طعام ماکول کے اور جو ایسی نہو جمہور اطبا اسکو
کاذب کہتے ہین اور قید جمہور کی اس سبب سے کی گئی کہ بعضے اس قسم سے نزدیک بعضے طبیبون کے
بیچ پیاس صادق کے داخل ہی چنانچہ ہم بیان کرتے ہین جانین کہ پیاس جھوٹی کہ کذب اسکا متفق علیہ

البلا کا ہی اور اطاعت اسکی منہی عنہ ہی وہ یہ ہی کہ خلط صالح غلیظ مانند بلغم شوری کے یا خلط لزج شدید البیاض
مانند بلغم جصی کے یا خلط شدید الیبس مانند سوداے احتراقی کے بیچ معدے کے جمع ہو بسبب طبیعت
واسطے غسل اس مادے کے پانی کو طلب کرے اور خاصہ اسکا یہ ہی کہ پانی سرد کے پینے سے بڑھتی ہی
اور جو پیاس کہ اوپر صبر کریں یا سو رہیں تسکین ظاہر ہوتی ہی بسبب تحلیل مادے عطش کے اور اسی قسم سے ہی
وہ پیاس کہ بعد طعام کے باوجود پینے پانی وافی کے نزدیک اشتغال طبیعت کے ہضم سے ظاہر ہوتی ہی
اور پینا پانی کا عطش کاذب میں نہایت بُرا ہی اور دفع اسکا استنشاق ہواے سرد سے اور پانی کی کُلّی
بہتر ہی اور اگر موقوف نہو تھوڑا پانی کوزہ تنگ منہ سے دے سکتے ہیں اور قید باوجود شرب پانی وافی کے
اس سبب سے کی گئی تو وہ پیاس کہ بعد طعام کے قبل پینے پانی کافی کے ظاہر ہوتی ہی اس سے خارج ہو
اس سبب سے کہ وہ صادق ہی اور اطاعت اسکی مفید ہی لیکن جو مختلف فیہ ہی یعنے نزدیک بعضے کے
کاذب ہی اور نزدیک بعضے کے عطش صادق عطش سکاری اور مخموروں کی ہی کہ اکثر رات کو ہوتی ہی
اور بیچ نوم کے بسبب اجتماع حرارت کے باطن میں شیخ رئیس اوپر قول اول کے ہی لہذا کہا ہی کہ
مثالہ وحتہ العطش الکاذب فی اللیل کما یعرض للسکاری والمخمورین صار جبا اور قرشی اوپر ثانی کے
لہذا اس مقام میں کہا ہی کہ یشبہ ان یکون عطش السکران والمخمورین لیس بکاذب لانہ حادث عن تسخین
الشراب للمعدۃ وانما ینبغی ان یسمی کاذبا اذا کان عن بلغم لزج او غلیظ او مالح واذا کان شرب السکران
او المخمور لاجل حرارۃ المعدۃ بسبب تسخین الشراب لما ثلیس فی لک الشرب عندی بمذموم لانہ یسکن تلک
الحرارۃ ویطفیہا فائدہ وہ پیاس کہ تناول برف سے ظاہر ہوتی ہی وہ بھی مختلف فیہ ہی بیچ اطلاق کذب کے
اور صدق کے اوپر جس شخص نے سبب اسکی تعطیش کا یہ کہا کہ وہ برف اگرچہ بالفعل سرد ہی لیکن
بالقوہ گرم ہی اسلیے کہ وہ مرکب ہی اجزاے دخانیہ سے اور بعد پہنچنے کے بدن میں برودت اسکی
حرارت بدن سے دور ہوتی ہی اور گرمی اسکی اثر کرتی ہی نزدیک اسکے یہ پیاس صادق ہی لیکن
جس شخص نے سبب اسکے پیاس لگنے کا یہ کہا کہ وہ برف مکثف بلغم اور رطوبات معدے کا ہی نزدیک
اسکے یہ پیاس کاذب ہی اور اسیطرح وہ پیاس کہ تناول کرنے اغذیہ غلیظ لزج سے مانند مچھلی تازہ
اور ہریسہ اور کلہ پاے کے اور مانند انکے حادث ہوتی ہی اگر سبب حدوث پیاس کا اس سے پہلے
اسکا بیچ ماساریقا کے اور منع کرنا اسکا نفوذ پانی کو بیچ جگر کے لامحال صادق ہی بسبب محتاج ہونے

اعضا کی طرف ثانی کے اور اگر علت حدوث عطش کی محتاج ہونا طبیعت کا ہی طرف پانی کے اسواسطے
کہ غذائے لزج کو معدے سے نکالے لطیف اور رقیق کر کے وہ بیچ حکم عطش کاذب کے ہی نزدیک بعض
لوگون کے اور بعض لوگ اسکو بھی بیچ عطش صادق کے شمار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو طبیعت واسطے تقطیع
مادے لزج کے حرارت کو طرف معدے کے متوجہ کرتی ہی بالضرور پیاس ظاہر ہوتی ہی اور جو پیاس کہ گرمی
معدے سے ہو شک نہین ہی کہ صادق ہی نہ کاذب بالجملہ تدبیر عطش کی کہ تناول کرنے اغذیہ مغلظہ سے ہوئی ہی
مانند تدبیر عطش کاذب کے ہی بیچ تقطیع اور تلطیف کے لیکن پینا پانی کا بہت ہوتا ہی کہ بکرار استعمال سے
اس پیاس کو دور کرتا ہی بخلاف اس پیاس کے کہ بلغم شور اور لزج سے ہوتی ہی کہ پینا پانی کا زیادہ کرنے والا
پیاس مذکور کا ہوتا ہی بسبب تقویت سبب کے **انتباہ** شارب کو چاہیے کہ پانی بتدریج پیے اور ایک
دم مین نہ کھینچے اور کئی وقفہ درمیان پینے کے کرتا رہے اور نزدیک وقفہ دوسرے کے اور دم مارنے کے
باسن کو کنارہ کرے تو بخار دم کا اسمین نہ پہونچے کہ ضرر کرتا ہی اور کبھی اسطرح پینے سے کہ بیچ عوام کے
رائج ہی کہ تسمہ اوٹھا کر پانی دور سے ڈالتے ہین پرہیز کرے کہ کبھی کھانسی مفرط لاتا ہی بسبب واقع ہونے
تھوڑے پانی کے بیچ قصبہ ریہ کے اور شاید کہ آفات اور بھی لاوے اور بہتر وہ ہی کہ باسن پینے کا
کھلا ہو تو سب چیزین اسمین نظر آوین اور سفید ہو تو واقع ہونے ہر ادنی چیز سے خبر ہو جاوے
اور شکل اسکی ایسی ہو کہ پانی اسمین کمتر سماوے اور دیکھنے مین زیادہ معلوم ہو تو نفس کو اس
شکل سے سیری حاصل ہو اور بیچ پینے کے کم ہو اور باسن جسقدر لطیف ہو بہتر ہی اور جانین
کہ پینا رصاص اور قلعی کے باسن مین تسکین پیاس کا ہی جلدی سے اور ہمیشہ پینا تانبے کے باسن مین
محدث جذام کو کہا ہی لیکن اغلب یہ ہی کہ یہ حکم اوپر تقدیر صدق کے مخصوص ہو اوس باسن سے کہ
قلعی دار ہو اور پینا بیچ باسن سونے یا چاندی کے اگرچہ مقوی دل کا ہی اور ضعف اور خفقان کو
مفید ہی لیکن جہانتک ممکن ہو نچاہیے استعمال کرنا کہ بیچ حدیث شریف کے ممانعت ہی
اور احکام باسن سونے اور چاندی کے اور مانند اسکے جو بیچ بحث ماکول اور مشروب کے
مفصل کہا ہی یہان نہین ذکر کیا **تنبیہ** اگر کوئی شخص کو صبر کرنا اوپر پیاس کے ممکن نہو
مرض مین چاہیے کہ بعد پینے بست پانی کے اور سیر ہونے معدے کے اس سے قی کرے
تا آفت کثرت شرب سے محفوظ رہے **فائدہ** طریقہ اطبا کا ہی کہ ساتھ تدبیر پانی کے تدبیر شراب کی

یعنے خمر کی بھی بیان کرتے ہین کما لا یخفے اور یہ فقرہ بنظر اسکے کہ وہ قطعی التحریم اور نجس العین ہے اور رشتا
اسکا امور دعنت کا بیشک ہے پیچھے اسکے ذکر کے نہین پڑا بجاے اسکے احکام مثلث کا بیان کیا اسلیے
کہ منافع اسکے قریب منافع خمر کے ہین جیسا کہ بیان ہوتا ہے اور نزدیک امام اعظم علیہ الرحمتہ کے اور نزدیک امام
ابی یوسف کے حلال ہے اور ایک روایت مین نزدیک امام محمد کے بھی جیسے ہدایہ وغیرہ کتب فقہ مین
معین ہے اور جو حلال ہونا مثلث کا مشروط بشرائط ہے ذکر اسکے شرائط کا لازم جانا ہے تو شارب اسکے غافل
یہ شبہہ نہے کہ شرب مثلث کا چاہیے کہ بہ نیت تقویت اور تداوی کے اور قیام عبادت کے ہو
اور اسقدر نہ پیے کہ حد سکر محرم کو پہونچا وے اور سکر محرم وہ ہے کہ ہذیان کرے پس اگر بقصد لہو کے
اور ہذیان کو پہونچا وے حرام متفق علیہ ہے لہذا جو عوام کو کنارا کرنا ان امور سے دشوار تھا امام محمد
علیہ الرحمتہ نے تحریم سب مسکرات کا حکم دیا ہے اور علماے زمانے نے بھی فتوی اسی پر دیا بالجملہ
جو نزدیک شخص کے حلال ہے اگر کوئی شخص بطور دوا کے شرب اسکا کرے بر رعایت شرائط کے
اغلب کہ ماخوذ بسوال اللہ اعمل بروایۃ الثقاۃ لیس مما یواخذ علیہ عالما اور اس سبب سے کہ بیچ
ماہیت مثلث کے اطبا کو اختلاف تھا ظاہر کرنا اسکا بھی لازم آیا تو روشن ہو کہ مدار اختلاف علما کا
بیچ حلت اور حرمت کے کون مثلث ہے جان تو کہ نزدیک تمام فقہا کے اور اکثر اطبا کے مثلث وہ ہے
کہ شیرہ انگور پختہ کو بدون اسکے کہ پانی اسمین ڈالین جوش کرین یہانتک کہ دو حصہ جلجاوے ایک
حصہ رہے پس مختار ہین کہ اسکو اسیطرح اوتار کر رکھین یا تھوڑا پانی اسمین ڈال کر ایک جوش دیکر
رکھین اور اس شیرہ مین جبتک سکر نہ آیا ہو متفق علیہ حلال ہے اور بعد تولد سکر کے مختلف فیہ
جیسا کہ کہا گیا بحر الجواہر مین لکھا کہ محمد بن محمود آملی نے بیچ شرح کلیات ایلاق کے لکھا کہ مثلث طبی
وہ ہے کہ تین حصہ شیرہ انگور کا اور ایک حصہ پانی آپس مین ملاکر جوش کرین یہانتک کہ ایک حصہ جلجا
اور دو حصہ رہین اور طعن اوپر اطبا کے کیا ہے کہ یہ لوگ غلطی مین پڑے ہین کہ مثلث طبی کو مثلث
فقہی سے امتیاز نہین کیا ہے اور منشا انکی غلطی کا اشتراک لفظی ہے ورنہ وہ مثلث فقہ مین مشہور
نزدیک محققین اطبا کے اسکو دابس اور رب عنب کہتے ہین نہ مثلث یہانتک منقول ہوا کلام
بحر الجواہر کا بالجملہ جو کہا گیا اختلاف حلت اور حرمت مین مخصوص اس مثلث سے ہے کہ مطلح
فقہ کے ہوا اور جو محمد بن محمود آملی نے کہا اس حکم سے خارج ہے اور اہل شرع اسکو جمہوری

بیان مثلث

[illegible]

چنانچہ فتاوی عالمگیری مین تصریح کی ہے اور حکم اس مثلث کا کہ مسمے بہ جمہوری ہے اور شیخ رئیس نے قانون مین
اسکو شراب مغسول لکھا بدون اطلاق لفظ مثلث کے اگرچہ بیچ حرمت کے خمر اور طلا اور دونون تصریح کیا
ہے لیکن بہر کیف مثلث فقہی سے زیادہ ہے اور جو بیان تفصیل منصب اس کتاب کا نہ تھا لہذا جو ضروری تھا
اسی پر اقتصار کیا اب معلوم کرین کہ منافع مثلث فقہی کے قریب منافع خمر کے ہین اور بیچ تولید خون صالح
اور تقویت ہضم کے اور تقویت باہ کے مفید اور صاحب جدری اور حصبہ کو بالخاصیت نافع اور ذات الجنب
اور ذات الصدر کو سود مند لیکن کثرت اسکی محرورون کو ضرر کرتی ہے اصلاح اسکی اس امر مین ملانا اسکا
ساتھ پانی کے یا گلاب یا عرق بید مشک کے دو ساعت قبل پینے کے ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ سب منافع
مثلث کے کہے گئے اگرچہ مخصوص اس سے نہین ہے کہ وہ جوش مین آوے اور سکر اس مین پیدا ہو
لیکن شک نہین ہے کہ بعد حصول سکر کے اسکی ذات مین اثر اسکا قوی ہوتا ہے اور اوپر گذر چکا کہ پینا
مسکرات کا اسقدر کہ سکر لاوے پایہ کہ منہی عنہ شرعی ہے نزدیک اطبا کے بھی شدید المنع ہے لان ما سکر
یکدر الروح والحواس ویظلم العقل ویجذب الصیدان اذا افرط فیہ بل یہلک لیکن مثلث ثانی یعنے جمہوری
حکم اسکا بیچ منافع مرقومہ کے برابر خمر کے ہے ساتھ کچھ زیادتی کے یعنے عدم ضرر اسمین پوشیدہ نہ رہے
کہ جیسا پینا پانی کا نہار اور پیچھے حرکت کے اور جماع اور مسہل اور استحمام کے اور پیچھے تناول کرنے
فواکہ کے خصوصاً اوپر بطیخ کے منہی ہے پینا شراب کا یعنے خمر کا بھی ان اوقات مین ممنوع ہے نزدیک
اطبا کے اور پینا شراب مغسول کا بدستور بخلاف مثلث فقہی کہ پینا اسکا بسبب غلظ قوام کے کہ
سرعت نفوذ کو اور تنفیذ اور تبخیر کو مانع ہے شدید المنع نہین ہے اور نہار ہرگز مضر نہین ہے اسی طرح اوپر
فواکہ کے انتباہ جو منصب طبیب کا مشغول ہونا ہے بیچ علاج ہر مرض کے اور تدارک عارضہ
بنا بر علیہ تھوڑی تدبیرین ان عوارض کی کہ بسبب پینے شراب کے ظاہر ہوتی ہین لکھی جاتی ہین تدبیر لذع کی
کہ بعد پینے کے ظاہر ہوتی ہے معلوم کرین کہ جسوقت کسی شخص کو بعد پینے شراب کے بیچ مری اور
فم معدہ کے لذع ہووے چاہیے کہ انار مز یعنے ترش اور شیرین کو مص کرے تو لذع صفراوی ہو تو
دفع ہووے اور انار مز اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ شیرین احتمال مستحیل ہونے کا طرف صفرا
رکھتا ہے اور ترش بسبب قوت حموضت کے موجب لذع کا ہوتا ہے اور معدے کو بھی ضرر کرتا ہے
اسلیے کہ معدہ عصبی ہے اور فائدہ مص کرنے کا یہ ہے کہ مرور اسکا فم معدہ سے بتدریج ہوا اور اگر تھوڑا

گلاب میں بہتر ہی تو معدے کو خوب قوت دے اور لائق یہ ہی کہ تھوڑے ملائے اور کبھی چباکر نگلی یا مین کہ تقویت معدے کو مدد کریگا لیکن کثرت اسکے نگلنے کی نچاہیے کہ یح اور نفخ پیدا نکرے اور کبھی چاہیے کہ صبح اُس دن کی شربت افسنتین کا ساتھ پانی سرد کے پیین مدت کرکے اور تھوڑی غذا مناسب کھاوے بعد اسکے استحمام کرین نفع شربت افسنتین کا تقویت معدہ اور بجھانا بھوک کا ہی اسلیے کہ وقت تحلیل ہونے شراب کے ساتھ صفرا کے بھوک ساقط ہوتی ہی اور فائدہ ملانا پانی سرد کا تعدیل حرارت شراب افسنتین کا اور بجھانا سوزش کا اور تقویت فم معدہ کی ہی اور فائدہ پینا اسکا مص کرکے بیچ تناول کرنے انار کے گذرا ہی اور غرض تغذیہ سے توڑنا تیزی صفرا اکل کی ہی اور تقلیل اُس مین لازم خصوصاً کہ بعد اسکے ارادہ استحمام کا ہو اور بہترین تغذیہ کا اِس امر مین مزورہ انار کا ہی کہ نعناع سے اسکو خوشبو کیا ہو اور مقصود استحمام سے تلیین اور تسکین دماغ کی ہی اور تحصیل کرنا اُس چیز کا کہ شراب سے تحلیل ہوئی اور تقدم اغتذاے قلیل کا اِسی سبب سے لازم ہی کہ حمام خلو معدے مین موجب گرنے صفرا کا ہی معدے مین اور حمام اوپر آسودہ ہونے کے باعث سدہ کا ہی **فائدہ** حمام اُس تقدیر پر جائز ہی کہ تعلق صفراے تحلیل شرابی سے خوف تپ کا نہو ورنہ مضر ہی اور آثار خوف تپ کے کسل سے اور مانند اسکے کہ تقدم حمی کو لازم ہی پوشیدہ نہین ہی اور قرشی نے لکھا کہ شربت ورد لیموی نافع تر ہی شربت افسنتین سے بیچ تقویت اور اشتہا کے اور شربت لیموی شکری اور سفرجلی اور سکنجبین سفرجلی بستور اور اسیطرح شربت اسکا ساتھ شربت لیمو کے یا نجبین لیکن چاہیے کہ یہ اشربہ قوی الحموضت نہون کما مرّ اور وجہ فضیلت اِن اشربہ کی اوپر شربت افسنتین کے یہ ہی کہ شربت مذکور گرم اور خشک ہی اور اس سبب سے ہوسکتا ہی کہ معین اور مددگار طبیعت شراب مستحیل بصفرا کا ہو اور کبھی جوش پیدا ہی وقت وجود کے معدے کثیر الصفرا پر اغلب کہ مستحیل بصفرا ہو بخلاف اِن اشربہ حامضہ کے کہ فرو کرنے والے صفرا کے ہین اور نافع مطلق ہین اور گلاب پانی سے بہتر ہی کہ بسبب قبض اور عطریت کے معدے کو قوت تمام دیتا ہی تدبیر امتلاے شراب کی جسوقت شراب کثیر المقدار کوئی شخص کھاوے صواب یہ ہی کہ قی کرے اگر آوے فبہا المراد ورنہ بہت پانی پیے اکیلا یا ساتھ ماء العسل کے اور قی کرے اور بعد اُسکے استحمام کرے تو بقیہ فضول شراب کا تحلیل ہو جاوے بعد اسکے بدن کو تمریخ کرے روغن کثیر سے تو بدن کو نرم کرے اور تکلیف لذع کی دفع کرے اور تنویم مین کوشش کرے تو طبیعت آرام پاوے اور کلال دور ہو فائدہ جانین کہ پانی نیمگرم بیچ اکثر اوقات کے آسانی

اوپر قے کے کرتا ہی اسلیے کہ وہ مستی ہی لیکن جانین کہ بیچ بعض آدمیون کے پانی سرد بھی موجب سہولت قے کیے ہوتا ہی اور یہ وہ آدمی ہین کہ معدہ انکا رخو ہوتا ہی اور اخلاط انکے رقیق ہوں پس پانی سرد بسبب پیدا کرنے تکاثف کے بیچ معدے کے مستعد کرتا ہی اسکو اوپر دفع کے بواسطے سہولت اجتماع اجزا کے اور بسبب تغلیظ کے موجود کرتا ہی انکو واسطے دفع ہونے کے تدبیر اصحاب سکر ان کی جسوقت بیہوشی سکر کی غالب ہو جلد تدبیر ہوشیاری کی کرین اسطرح پر کہ سرد پانی اور سرکہ کئی مرتبے متواتر پلاوین یا پانی متصل اور رائب ترش کو اور صندل اور کافور سونگھائین اور مبردات را وعد مانند روغن گل ساتھ سرکے خمر کے اوپر سر کے ملین کہ بہت فائدہ کرتا ہی **فائدہ** اگر شراب معدے مین باقی ہو چاہیے کہ پہلے قے کراوین تو سبب سکر کا دور ہو جاوے بعد اسکے علاج سکر مین مشغول ہون اور اس حالت مین چاہیے کہ واسطے قے کے پانی سرد پلادین تو باوجود افراغ کے بخار کو ردع اور صعود کرنے کو منع کرے اور اگر معدہ خالی ہو شراب سے ہرگز قے نہ کراوین کہ تحریک معدے کی کہ شراب سے خالی ہو سواے صعود کرانے ابخرون کے اور کچھ فائدہ نہین ہی پس اس صورت مین اوپر علاج کے فقط قناعت کرین اور نشان ہونا شراب کا معدہ مین قرب زمانے پینے سے اور اوپر ہونے معدے کے اور مانند اسکے پوشیدہ نہین ہی **انتباہ** جسوقت کوئی شخص محتاج بعلاج معلوم ہو اور طاقت تحمل کی نہین رکھتا ہو ضرور ہی کہ اسکار شدید سے اسکو مست کرکے معالجہ کیا چاہیے اور جو چیز اس کام مین آتی ہی وہ ہی کہ شیلم کو شراب مین ڈال کر رکھ لیوین یا اسا ہیزرج کرسے یہ لفاح ہی اور انیسون اور بیخ ہر ایک آدھا درم اور جوز بوا اور مشک اور عود خام ہر ایک ایک قیراط سب کو کوٹ کر آپس مین ملا کر بقدر حاجت کے اس سے شراب مین ملا کر کھلاوین یا بیخ اسود اور قشور بیروج کے پانی مین جوش کرین یہانتک کہ سرخ ہو اور ساتھ شراب کے ملا کر دلیوین تدبیر خمار کی جاننا چاہیے کہ خمار عبارت ہی اس سے کہ شراب ہضم نہو اور فضلہ اسکا بیچ معدے کے رہے اور بخار اسکا طرف دماغ کے آوے پس اگر ساتھ اس فضلے کے رطوبت ملی ہو احداث کرتی ہی صداع کو اور ثقل کو سر مین اور اگر صفرا ملا ہو ع اور قے پیدا کرتا ہی اور ازالہ خمار کا قے اور اسہال سے کر سکتے ہین اور واسطے قے کے سکنجبین نیچ طبیخ شبت کے ڈال کر دلیوین اور مکرر قے کراوین تو معدہ پاک ہو جاوے اور واسطے اسہال کے جو کچھ جامع ہو بیچ تنقیہ بلغم اور صفرا کے دیا چاہیے ساتھ رعایت مزاج کے

شلا محرور کو ساتھ پانی انارین کے ساتھ تھوڑی سقمونیا کے دیوین اور مبرود کو ایارج فیقرا اور سقمونیا
دیوین اور اگر قے اور اسہال زائد نہ کرے اور فضلہ معدے سے نہ نکلے بلکہ بسبب تحریک کے تہوّع
اور قے زیادہ ہو جاوے چاہیے کہ تھوڑا طعام ملائم کھلا دین اور جب ایک ساعت گذرے تو قے کرا دین تو نفع
شراب کا طعام مین ملکر دفع ہووے بعد اسکے معدے کو تقویت دیوین ساتھ اشربہ قویہ کے کہ وہ حرارت
بھاپین اور بخار کو قطع کرین مانند شربت انار اور سیب اور ریباس اور غورہ کے اور مانند انکے اور چاہیے
کہ شربت ساتھ سرد پانی کے ملا کر کام مین لاوین تو سریع النفع ہو اور بہترین چیزون مین بیچ اس باب کے
وہ فقاع ہے کہ خشک جو سے اور تھوڑے سنبل الطیب سے بنایا ہوا اور اگر تھوڑا پانی نخود کا یا پانی کرم کا
اور تھوڑا نمک اس فقاع مین ملاوین نہایت بہتر ہے اور تدارک صداع کا پاشویہ سے اور ملنے تدہین سے
اور تقویت سر کی ساتھ تمریخ ادہان مناسب کے کر سکتے ہین جیسا کہ صداع خماری مین مذکور ہے

الفصل الثانی فی الریاضۃ والدلک فصل دوسری ثابت ہے بیچ بیان ریاضت اور
دلک کے اما الریاضۃ فہی حرکۃ ارادیۃ تضطر الی النفس العظیم لیکن ریاضت پس وہ نزدیک اطبا کے
حرکت ارادی ہے کہ مضطر کرتی ہے اس آدمی کو طرف نفس عظیم کے اور شیخ رئیس نے بیچ قانون کے
اس تعریف مین تواتر نفس کو زیادہ کیا اور زیادہ کرنا چاہیے تھا اسلیے کہ عظم نفس کا بدون تواتر کے
بعد ریاضت نہین پہونچتا ہے انتباہ جو تعریف ریاضت کی کی ہے مخصوص اس ریاضت سے
کہ تام ہوا اور اثر اسکا تمام بدن مین سرایت کرے ورنہ بیچ کتب اس قسم کے جو حرکت کہ مفید اور ارادی ہو اور عرض
بدنی ہو یا نفسی اسکو ریاضت کہا ہے قطع نظر اسکے کہ تنفس عظیم اس سے ہو یا نہ اور اقسام حرکت کے بیچ بحث نبض کے جو
مذکور ہوے ہین اس جگہہ نے بسبب خوف اطالت کے بیان نہین کیا نکتہ اکثر مذہب اطبا کا ہے کہ بیچ تعریف اشیا کے
حد حقیقی کے ذکر کرنے سے متعرض نہین ہوتے تو حد جامع اور مانع ہو بلکہ بالطریق کچھ بیان کے تعریف کرتے ہین
اور حد ریاضت کی اسی قبیل سے ہے اور غرض اس سخن سے وہ ہے کہ جو رویہ عزیزون کا معلوم ہوا
مجال الانے شکوک کی اوپر ان حدود کے ہی اور منع اور جمع کو ان تعاریف مین تحقیق نہین ہے
فائدہ بیچ بیان ضروری ہونے ریاضت کے اور لازم ہونے احتیاج کے اس سے پوشیدہ نہ رہے
جو چیز کھائی جاتی ہے شک نہین ہے کہ وہ ماکول بالکل جزو بدن کا نہین ہوتا بلکہ ہر ہضم مین تھوڑا
اس سے باقی رہتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ یہ بقیہ کہ ہر ہضم سے حاصل ہوتا ہے اگر نہ نکالا جاوے اور تحلیل نہ

الفصل الثانی فی الریاضۃ والدلک

اور ویسا بنا رہے زمانے طویل مین فساد لاویگا جمع ہوکر اسلیے کہ عفن ہوگا امراض عفنی پیدا کریگا اور اگر کثیر المقدار ہوگا اور امراض امتلائی پیدا کریگا اور اگر قوی الکیفیت ہوگا سوء مزاج پیدا کریگا اور اگر کوئی عضو کو گھیر لیگا ورم پیدا کریگا اور بخار اُسکا جو ہر روح کو فاسد کریگا پس احتیاج طرف ایسے امر کے کہ اُسکے اجتماع کو منع کرے واجب ہوتی ہے وہ ریاضت ہے اسلیے کہ اگرچہ طبیعت باذن اپنے خالق کے ہمیشہ درپے دفع فضلات کے ہے لیکن بدون مدد حرکت کے کفایت نہین کرتی ہے لیکن تنقیہ مسہلات سے اور مقیات سے خصوصاً تھوڑی تھوڑی مدت مین سوہن قوی کا اور مضعف اعضاے رئیس کا ہے اس سبب سے کہ ادویہ قویہ کہ مواد کو نہایت اعضا سے جذب کرین اور نکالین اغلب کہ بدون سمیت کے نہین ہوتی ہین اور ساتھ اسکے خلط صالح کو بھی طبیعت فاسد کے نکالتی ہین لہذا بقراط نے کہا ہے کہ الدواء ینقی ویبلی اور بھی بہت ہوتا ہے کہ مادہ غیر مقصود نکلتا ہے اور یا بیچ دینے دوا کے کوئی خطا ہوا اور اس سبب سے شر ہو جاے اسی سبب سے افلاطون نے لکھا کہ شرب الدواء کسہم یرمی فی الظلمۃ فربما یخطی وربما یصیب اور بحقیقت عمل طبیعت کی اور عمل دوا کی معلوم ہوئی یقین ہوا کہ بیچ منع کرنے اجتماع فضلہ بقیہ مذکورہ کے ریاضت سے بہتر کوئی چیز نہین ہے اسلیے کہ محلل فضول ہے بدون تکلیف کے اور معین طبیعت ہے موافق مدعی کے لہذا شیخ رئیس کہتا ہے کہ الموفق لاستعمالہا علی جہۃ اعتدالہا فی وقتہا مختار عن کل علاج اور اسی سے کہا کہ تارک ریاضت کا بہت ہوتا ہے کہ دق مین پڑتا ہے اور قرشی نے لکھا کہ بیان دق سے نحافت مراد ہے اور وجہ وقوع نحافت کی یہ ہے کہ ترک ریاضت سے قوی ضعیف ہوتے ہین بسبب مجفوف ہونے اعضا کے رطوبات سے کہ مانع جذب غذا کے ہوتے ہین کما ذکر فی الشائع اور جو بعض لوگون نے کہا ہے کہ شراب قائم مقام ریاضت کے ہوسکتی ہے اور اسیطرح حمام اسلیے کہ یہ دونون محلل ہین معقول نہین ہے اسلیے کہ شراب بسبب ترطیب کے اعضا کو سست کرتی ہے اور حمام باطن کو سرد کرتا ہے اور ظاہر کو گرم پس کوئی ان دونون سے برابری ریاضت کی نہین کرسکتے ہین کما لا یخفی

اور منافع ریاضت کے بہت ہین تھوڑے اُنسے مولف نے کہے ہین والریاضۃ تدفع الامراض المادیۃ وتنعش الحرارۃ الغریزیۃ وتصلب المفاصل وتحلل الفضلات وتوسع المسام یعنے ریاضت دفع کرتی ہے امراض مادی کو اور روشن کرتی ہے حرارت غریزی کو اور سخت کرتی ہے مفاصل کو اور تحلیل کرتی ہے فضلات کو اور وسیع کرتی ہے مسام کو بالجملہ منافع ریاضت کے مذکور ہوتے ہین

حصول انکا مشروط اس سے ہے کہ اور تدابیر کل موافق اور باصواب ہون پس ظاہر ہے کہ جو ایک جانب
اصلاح کیجاوے اور دوسری جانب سے انسداد منفعت اسکی نظاہر ہوگی کما لا یخفی نکتہ یہ ہے کہ بیچ قول
بقراط کے واقع ہوا اگرچہ بیچ نسخون صحیحہ قانون کے ساتھ یا اور الم کے ہے یعنی بلا مین ڈالتی ہے لیکن بعض
نسخون مین ساتھ نون اور کاف کے بھی نظر مین آیا ہے یعنی حرج کرتی ہے اور تکلیف پہنچاتی ہے اور جو ریاضت
دو طرح کی ہوتی ہے مولف کہتا ہے کہ وتنقسم الریاضۃ الی ما یعم الجسد الی ما یختص ببعض الاعضاء دون البعض اور تقسیم
ہوتی ہے ریاضت طرف اس چیز کے کہ تمام بدن کو عام ہو اور طرف اس چیز کے کہ خاص ہو ایک عضو کو
سوائے دوسرے کے اما العامۃ فی المصارعۃ لیکن ریاضت عامہ کہ اثر اسکا تمام بدن مین برابر ہو
پس وہ کشتی کرنا ہے والعدو اور دوڑنا ہے والرکض اور گھوڑا دوڑانا ہے والمشی بالرفق اور پیادہ پا چلنا ہے آہستگی سے
اسلیے کہ بیچ اسی مشی کے اثر حرکت کا تمام بدن مین برابر ہوتا ہے بدون اسکے کہ بعض اعضا مین اثر تحلیل کا
زیادہ کرے بخلاف مشی سریع کے کہ وہ اسکے خاصہ سے ہے اور ریاضت عامہ کو ریاضت کلی بھی کہتے ہین
واما الخاصۃ لیکن ریاضت خاصہ کہ اثر اسکا مخصوص ایک عضو سے ہے اس ریاضت کا اگرچہ خود
اثر عام ہو لیکن شدت اسکے ظہور کی بعض سے خاص ہو فمنہا القراءۃ بالصوت العالی پس بعض ریاضت
خاصہ سے قرات ہے آواز بلند سے فانہا توجب تنقیۃ الراس من الفضول و اعتداد تعدیل الغذاء
پس تحقیق کہ قرات جہر یعنے پکار کر پڑھنا واجب کرتا ہے تنقیہ سر کو فضلات سے اور واجب کرتا ہے مستعد
ہونے کو واسطے قبول کرنے غذا کے لیکن قرات خفی داخل ریاضت معتدبہ مین نہین ہے از روے
قرات کے ومنہا رفع الحجر اور بعض اس سے اوٹھانا بھاری پتھر کا ہے بطور ریاضت کے ومنہا نزع القسی
الصلبۃ اور کھینچنا سخت کمان کا ہے واللعب بالکرۃ والصولجان اور بازی کرنا کرہ اور چوگان سے فانہا
ینقی الیدین والعنق والصدر والکتفین والظہر پس تحقیق کہ یہ کل پاک کرتے ہین دونون ہاتھ کو اور
گردن کو اور سینہ کو اور دونون شانہ کو اور پشت کو ومنہا المشی السریع اور بعضے اس ریاضت سے
پیادہ پا جلد چلنا ہے فانہ ینقی الالیتین والفخذین والساقین والقدمین پس تحقیق کہ مشی سریع پاک کرتی ہے
دونون چوتڑ اور دونون ران اور دونون ساق یعنے پنڈلی اور دونون قدم کو اور کہہ چکا ہے کہ اگرچہ
مشی مذکور کا بالکل بدن کو پہنچتا ہے لا محالہ لیکن تاثیر تمام اسکی مخصوص اعضائے مذکورہ سے ہے
لہذا اسکو ریاضت خاصہ مین معدود کیا ہے اور ریاضت خاصہ کو ریاضت جزئیہ بھی کہتے ہین

فائدہ انواع ریاضت کے بہت ہین بعضے اُنسے عام ہین اور بعضے خاص اور بعضے ریاضت بدن کی ہین
فقط اور بعضے ریاضت نفس کے فقط اور بعضے ریاضت بدن کے بھی اور ریاضت نفس کے بھی ہین اسلیے
کہ جس قسم مین سوائے حرکت بدن کے نہو بدنی ہی اور جس قسم مین سوائے حرکت نفس کے نہو نفسانی ہی
اور جسمین بدن کو بھی حرکت ہو اور نفس کو بھی مانند فرح اور حزن وغیرہ کے کہ مرکب دونون سے ہی جیسا
بیچ بیان بعضی ریاضتون کے کہ مؤلف نے ذکر کیا ہی معلوم ہوتا ہی اور جاننا چاہیے کہ استماع نغمون لذیذ کا
ریاضت سامعہ کا ہی اور پڑھنا خط باریک کا کبھی کبھی ریاضت بصر کا اور قید کبھی کبھی کی اس سبب سے کی گئی
کہ دوام اسکا بسبب کثرت تحلیل کے مضر ہی اور بھی جملہ ریاضات مانعہ بصارت سے نظر کرنا اشیاے صاحب جمال کی ہی
اور اسیطرح بجاے معتدل اور سواری گھوڑے کی اور مانند اسکے اگر اعتدال سے ہو نافع ترین ریاضات کا ہی
واسطے ناتھون کے خصوصًا کہ عادت سواری کی ہو اور ترجح نرمی سے ریاضت سبک ہی اور نافع ہی ناتھونکو
ترجح ماخوذ ہی ارجوحہ سے اور وہ عبارت ہی اُس سے کہ رسّی دوہری ہوا مین لٹکا مین کوئی چیز مین اور
اُسمین بیٹھین اور اُسکو ہلا دین اور بیچ اسکے حکم کے ہی وہ چیز کہ لکڑی سے بناوین جیسی چرخ افلک اور
گہوارہ اور مانند انکے اور جاننا چاہیے کہ ترجح برفق جیسا کہ ناتھون کو مفید ہی اُس شخص کو کہ بیچ حجاب کے
مرض رکھتا ہی بھی مفید ہی اور منوم ہی اور محلل ریاح اور نافع ہی بقایاے امراض سر کو مانند غفلت اور
نسیان کے اور محرک شہوات اور خبردار کرنے والا حرارت غریزی کا اور ترجح اوپر سر بر کے موافق تر ہی
اُسکو کہ سطر الغب اور حمیات مرکبہ اور بلغمیہ لاحق ہون اور بھی صاحب نقرس اور صاحب استسقا کو فائدہ
دیتا ہی فانّ الترجح یہی المواد الی الانقلاع پس اگر رفق سے ہی مواد نرم کو قلع کرتا ہی اور اگر تقویت ہی
مواد قوی کو اور جملہ ریاضات خفیفہ قوی الاثر سے رکوب کشتی کا ہی اسلیے کہ محرک اور موثر اخلاط کا ہی
اور قالع امراض مزمنہ کا مانند جذام اور استسقا کے اور مقوی معدہ اور ہضم ہی اور پوشیدہ نہ رہے کہ
سواری کشتی کی بیچ قلع مواد غلیظ مستکنہ مشتبثہ اعضا سے اثر تمام رکھتا ہی اسلیے کہ اسمین ریاضت
نفس کی ہی بسبب خوف اور ہول کے کہ لوازم سیر کرنے دریا سے ہی اور شک نہین کہ آثار حرکت
نفسانی کے بیچ بدن کے بہ نسبت آثار حرکت بدنی کے قوی زیادہ ہین اور حاصل ہونا قے اور غشیان کا
بیچ کشتی کے دلیل انقلاع مادہ کی ہی لہذا کہا ہی کہ اگر سواری کشتی کی اس طریق سے ہو کہ خوف
مین نہو یا زمانہ سیر کا معتدبہ نہو یا خوشی منظور نہو ایسی سواری بیچ قلع مواد کے اثر نہین رکھتی ہی

کما لا یخفی اور نفع سواری کشتی کا واسطے مستسقی کے کما حقہ اُس صورت مین ہی کہ سیر دریاے شور کی ہی
اسلیے کہ بخار اُسکا مجفف رطوبات کا بھی ہی **انتباہ** جس عضو کی ریاضت زیادہ ہو بشرط اعتدال کے
قوی ہوتا ہی اور خصوصاً اوس پر نوع اُسی ریاضت معتادہ کے اور اسیطرح شان ہر قوت کی ہی کہ کثرت ریاضت سے
قوی ہوتی ہی اور اسی سبب سے مستکثر الحفظ کی قوت حافظہ قوی ہوتی ہی اور مستکثر الفکر کی قوت متفکرہ
اور مستکثر الخیال کی قوت متخیلہ اور مستکثر الجماع کی قوت مولدہ منی اور مرضعہ کی قوت مولدہ دودھ کی اور
سبب اسکا یہ ہی کہ قوی باطنی کو تکرار انفعال اور افعال سے ملکہ قویہ حاصل ہوتا ہی اور بھی طبیعت بسبب
اہتمام شدید کے اُس جانب پر متوجہ ہوتی ہی اور روح اور حرارت غریزی بہ تبعیت اُسکے اسطرف
خواہش کرتی ہین پس بالضرور اُس عضو مین اور اُسکی قوت مین قوت ظاہر ہوتی ہی موافق حال کے
بحکم اللہ قوی برتر کے اور معلوم کرین کہ جو ریاضت کہ انجام اُسکا شدت اور عنف ہو چاہیے کہ پہلے
اسمین آہستہ آہستہ شروع کرین تو بدون صدمہ کے ہو اور ریاضت محمودہ وہ ہی کہ معتدل القدر
اور او پر اپنے وقت کے ہو لہذا مؤلف کہتا ہی کہ اما وقت الریاضۃ فعند نقاء البدن من الفضول
الخلطیۃ والبراز وبعد انہضام الطعام لیکن وقت ریاضت متعبہ کا کہ تنفس عظیم پیدا کرے نزدیک پاک ہونے
بدن کے ہی فضول خلطی سے اور براز سے اور بعد ہضم ہونے غذا کے اسلیے کہ ریاضت مذکورہ سے
اعضا گرم ہوتے ہین اور جذب زیادہ کرتے ہین غذا کو اور اس سبب سے غذا اگرچہ غیر منہضم ہو
منجذب ہوتی ہی اور نفوذ غذاے غیر منہضم کا سدہ پیدا کرتا ہی اور معلوم ہی کہ طبیعت وقت فقدان
غذا کے طرف تحلیل اعضا کے خواہش کرتی ہی تو کہ بدل غذا کا وارد کرے بنا بر علیہ واسطے حمایت کے
تو تحلیل اجزاے ضروری اعضا کی نہو قوت جاذبہ جگر کی ہر طرح کی غذا کو کہ معدے مین ہی منہضم
یا غیر منہضم جذب کرتی ہی اور بھی جاننا چاہیے کہ اگرچہ ریاضت بیچ امتلاے معدے یا امعا کے
منہی ہی لیکن بیچ حالت جوع شدید اور خلاے مطلق کے منہی زیادہ ہی لہذا شیخ رئیس نے کہا ہی
کہ ان ارتاض متملیا خیر من ان ارتاض خاویا اور بقراط نے کہا کہ متی کان بالانسان جوع فلا ینبغی ان
تیعب پس بہترین وقت کا واسطے ریاضت کے وہ ہی کہ متصل ساتھ تمامی ہضم معدے کے ہو
بلکہ اگر ریاضت شدید ہو انسب وہ ہی کہ ابھی غذاے قلیل بیچ معدے کے ہو کہ ریاضت شروع کرے
تو بیچ آخر ریاضت کے خلو قوی اور بھوک بہت واقع نہو اور قوت کو ضعیف نہ کرے **فائدہ**

جیسے ریاضت مین مناسبت حال ریاضت کرنے والے کی شرط ہی ویسے اعتدال حال وقت کا ازروے
نفس کے بھی شرط ہی لیکن تناسب حال مرتاض کا وہ ہی کہ وہ شخص صاحب رطوبت ہو اور ساتھ اسکے
حار ہو یا بارد لیکن اگر یابس البدن ہو خصوصاً کہ محرور بھی ہو اسکو کنارہ کرنا ریاضت متعبہ سے ضرور ہی
لہذا شیخ کہتا ہی کہ ورب ما اوقعت الریاضۃ حار المزاج یابسۃ فی امراض فاذاتر کہا صح اور اسیطرح ہر فصل کے
وقت معتدل مین ریاضت شروع کرنا چاہیے مثلاً زمانے ربیع مین قریب آدھے دن کے بہتر ہی اور
گرمی مین اول دن مین یا رات مین بہتر ہی اور جاڑے مین اگر کوئی مانع نہو آخر دن مین بہتر ہی اور اگر
عدم فرصت اور مانند اسکے مانع ہو اول دن یا رات مین مکان کو گرم کرین ساتھ اعتدال کے اور
ریاضت کرے اور اگرچہ آدھا دن جاڑے مین مناسب زیادہ ہی ریاضت کے لیے لیکن جو وہ وقت
اکثر واسطے اغتذا کے خاص ہی اسمین حکم نہین کیا اور بھی جملہ شرائط اچھائی ریاضت سے رعایت کرنا
مقدار ریاضت کا ہی اور اس جگہ تین چیز مدنظر رکھین ایک رنگ بدن کا اسلیے کہ جبتک جودت
یعنے اچھائی رنگ کی زیادتی مین ہو وقت ریاضت کا ہی دوسرے حرکات اسلیے کہ جبتک حرکات
ساتھ نشاط اور خفت کے ہین وقت ریاضت کا ہی تیسرے حال اعضا کا بیچ نفع پانے کے اسلیے
کہ جبتک انتفاع زیادتی مین ہی وقت ریاضت کا ہی لیکن جسوقت یہ حالات نقصان مین ہون اور
پسینا بہت نکلے بعد ریاضت کثیر کے واجب ہی کہ موقوف کرین اور قید افراط عرق کی بعد ریاضت
کثیر کے اسلیے کی گئی ہی کہ عرق غیر مفرط کہ بیچ شروع ریاضت کے ہوتا ہی اس حکم سے خارج ہی لانہ
مفید لا یوجب قطع الریاضۃ لہذا قرشی لکھتا ہی کہ حدوث عرق کا ریاضت سے دو طور پر ہی ایک وہ
کہ رطوبات اصلی کہ جلد کے قریب ہین حرارت مستفادہ سے پگھلین اور سیلان کرین اور گذر چکا ہی
کہ یہ عرق ابتداے ریاضت مین ہوتا ہی اور اسکے سبب سے ریاضت کو موقوف نہین کرسکتے
دوسرا وہ کہ باطن بدن کا بسبب حرارت حرکت قوی کے گرم ہو اور رطوبات ضروری مخصوص کے
کہ بخار نہین اور جو جلد کو پہونچین مستحیل بعرق ہون اور سیلان کرین اور علامت استحالہ بخارات کی
ساتھ رطوبات کے بعد پہونچنے کے جلد تک کثیف ہونا جلد کا ہی برد خارجی سے اسلیے کہ
معلوم ہی کہ ریاضت مفرط سے باطن گرم ہوتا ہی اور ظاہر سرد اور نشان اس عرق کا کہ بمجرد اسکے
نکلنے کے ریاضت کو قطع کرنا چاہیے وہ ہی کہ بعد سیلان عرق کے اور بعد بہت تکلیف کے

اور ظاہر ہو تا اعیا اور کلال کا لازم ہے اور ایسے وقت مین اجتناب تعب سے ضرور ہے تو رطوبات فضلی
تحلیل نہون اور خشکی عارض نہو اور ذبول کو نہ پہونچاوے اور بنظر اسی احتیاط کے اطبا نے حکم کیا ہے
تیل لگانا بعد ریاضت کے تو اعضا کو نرم کرے اور ترتیب سے تدارک خشکی کا کرے اور بھی اگر مادہ قلیل
قریب جلد کے رہا ہو بسبب ملنے کے تحلیل کرے **انتباہ** جس وقت کسی عضو مین آفت اور ضعف ہو
اور ساتھ اسکے ریاضت کرنا لازم ہو چاہیے کہ اُس طرح ریاضت کرین کہ کچھ تکلیف اُس عضو کو نہ پہنچے
اور بہ تبعیت اور اعضا کے نفع ریاضت کا اس محل مین بھی پہونچے مثلاً اُس شخص کو کہ پاؤن مین درد
رکھتا ہے چاہیے کہ ریاضت اُس طرح کرے کہ پاؤنکو جنبش بہت نہو اور اسی طرح مراعات ہر عضو ضعیف
الم رسیدہ کی کہ اُسکو حرکت درست نہین ہے بیچ ریاضت کے واجب ہے اور جانین کہ ریاضت ابدان
ضعیف کی چاہیے کہ ضعیف ہو اور ریاضت ابدان قوی کی قوی اسلیے کہ حاصل ہونا منفعت ریاضت کا
متعلق اسی سے ہے اور جو عادت ہر امر مین دخل بہت رکھتی ہے افراط عرق اور شدت ریاضت بھی ان
اُسکے مختلف الاحوال ہوتا ہے وہ ریاضت کہ کشتی گیر کرتے ہین اور باوجود کثرت عرق کے کچھ تکلیف
نہین پاتے بلکہ قوی زیادہ اور فربہ زیادہ ہوتے ہین یہ ریاضت اُنکے حق مین مفرط نہین ہے اور
ضرر نہین کرتی کما لا یخفے اور افراط عرق کی بدستور موجب انقطاع ریاضت کی نہین ہو سکتی ہے اسلیے
کہ بیچ ان ہون کے رطوبت فضلی قریب جلد کے زیادہ ہوتی ہے اور بسبب حرارت کرنے گرمی کے انکے
باطن مین اُسقدر اثر نہین کرتی کہ رطوبات ضروری بخار ہنکر عرق سے دفع ہون مگر اُسوقت کہ اُس
عادت سے ایک مرتبہ افراط کرین کہ وہ خالی نقصان سے نہین ہے اور اس سبب سے کہ قبل ریاضت کے
اور بعد اُسکے دلک لازم ہے مؤلف احکام دلک کے علیحدہ ذکر کرتا ہے و اما الدلک فینقسم الی صلب
نیشد لیکن دلک یعنے ملنا اعضا کا تقسیم ہوتا ہے طرف سخت ملنے شدید الغمز کے اور یہ ایسا دلک ہے
مضبوط کرتا ہے عضو کو بسبب تحلیل مفرط کرنے رطوبات مرخی کے والی لین فیرخی اور طرف نرم ملنے
اور ایسا دلک سست کرتا ہے عضو کو بسبب انجذاب رطوبات عضو مدلوک کے اُسلیے کہ دلک مذکور
متحلل کرتا ہے سطح ظاہر کو اور ضعیف کرتا ہے اُسکے مسامات کو اور رطوبات کو شامل کرتا ہے بدون احداث
تحلیل کے والی کثیر فیہزل اور طرف ملنے بہت کے یعنے مدت ملنے کی طویل ہوتی ہے اور یہ دلک
لاغر کرتا ہے بدن کو بسبب کثرت تحلیل کے کہ طول دلک کا واجب کرتا ہے والی معتدل فیسمن

بیان احوال دلک کا

اور طرف ملنے معتدل کے اور یہ دلک فربہ کرتا ہی بدن کو بسبب جذب کرنے معتدل المقدار کے اور
نہ واقع ہونے تحلیل کے وال خشن اور منقسم ہوتا ہی دلک طرف ملنے درشت کے وہو ان یکون بخرقۃ خشنۃ
فیجذب الدم اور دلک خشن یہ ہی کہ خرقہ درشت سے ہو اور یہ دلک جذب کرتا ہی خون کو پس اگر معتدل المقدار
خون منجذب بیچ عضو کے محتبس رہتا ہی اور اگر زمانہ دلک کا دراز ہو خون مذکور تحلیل ہوتا ہی لہذا [illegible]
وقت استعمال کرنے سعلمات کے مراعات ان امور کی لازم جانا ہی تو جذب بدون تحلیل کے
حاصل ہو وال الملس اور طرف دلک صاف کے وہو الذی یکون ملسہ بالکف اللینۃ والخرقۃ اللینۃ
فیحتبس الدم اور دلک املس وہ ہی کہ دلک ہو کف نرم اور خرقہ نرم سے اور یہ دلک حبس کرتا ہی خون کو
انتباہ دلک بیچ حقیقت کے ایک قسم ہی ریاضت سے اسلیے کہ تحلیل فضول اور ترقیق رطوبات
اور انتشار حرارت لطیف اور سختی اوتاد اور عضلات دلک سے بھی حاصل ہوتا ہی اور ساتھ اسکے
بعض منافع خاص رکھتا ہی کہ اسکے غیر مین نہین ہی اور منافع مذکور بہت قسم ہین ایک وہ کہ بیچ عضو
خاص کے محتبس اور متشبث ہو بسبب غلظت کے یا لزوجت کے نکلنا مادہ مذکور کا ممکن نہین
نہین ہو سکتا ہی مگر دلک سے دوسرا وہ کہ جسوقت ایک عضو بیچ اصل پیدائش کے مقدار طبعی سے
صغیر ہوا ہو یا بسبب عارضہ کے ہزال اور ذبول کو بھی عضو مین پڑا ہو اور چاہین کہ عضو صغیر کو اسکے مقدار کو
لاوین اور لاغر کو فربہ کرین کوئی علاج اس باب مین بہتر دلک سے نہین ہی اسلیے کہ عظم اور سمن
حاصل نہین ہوتا ہی مگر نفوذ کرنے غذا سے طرف عضو کے اور نفوذ کرنا بیچ عضو کے صورت نہین پکڑتا
مگر بسبب ہیجان مین آنے حرارت کے اسلیے کہ افعال تغذیہ کے تمام نہین ہوتے مگر حرارت سے
اور کشادہ ہونے مجاری عضو سے اور یہ کام نہین ہوتا ہی مگر دلک سے اسلیے کہ حرکت بدون دلک کے
عام ہو یا خاص اس غرض مخصوص کو حاصل نہین کر سکتی ہی اسلیے کہ بیچ حرکت کے اعضاے
مجاورہ کو بھی مشارکت ہوتی ہی بخلاف دلک کے کہ اثر ذاتی اسکا عضو مدلوک سے تجاوز نہین کرتا ہی
اور اطبا اس امر پر متفق ہین کہ جس عضو کو کہ اصل خلقت سے صغیر ہو اور چاہین کہ اسکو بزرگ کرین
یا اس عضو کو کہ لاغر ہو اور چاہین کہ فربہ کرین چاہیے کہ پہلے اسکو ملین خوب اور سخت اور گرم پانی
اسپر ڈالین اور بتدریج ملین بعد اسکے زفت اسپر طلا کرین اور بعد ظہور انتفاخ کے ہاتھ اس تدبیر سے
اوٹھا وین تو جو منجذب ہوا ہی تحلیل نہو قال جالینوس رحمہ اللہ عالج تجاسی غلاما ناقص الالیۃ بہذا العلاج

سواریا یا ریاضت ثالثہ وحرکت فی زمان بیشتر بیسرا اور کبھی بیچ بعض اعضا کے برودت یا مادہ ریحی غالب ہوتا اور نہین بجنا ہر زبان سے گر سبب دلک کثیر کے بیچ تحاو و کہ کبھی محتاج جذب مادے کے بین موضع مالی اسفل کو اور بیچ محل منجذب الیہ کے وضع محاجم اور ربط دشوار ہوتا ہی پس ایسے وقت مین سوائے دلک کے کوئی تدبیر نہین ہر اور جاننا چاہیے کہ غمز اور کبس کہ عبارت ہر دبانے اعضا سے اگر سوائے دلک کے ہر لیکن اکثر قریب منافع دلک کے ہین اسلیئے کہ دلک اور غمز اور ربط مین چاہیے کہ ابتدا اصل عضو سے کرے اور طرف اطراف کے اور طرف خارج کے اوترتا ہی تو بخار بدن پر نگرے فائدہ بیچ ریاضت کے گذرا کہ ابتدا اور انتہا اسکی چاہیے کہ ساتھ دلک کے ہو اور جو دلک مقدم اور متاخر اسکے مختلف الاسم والحکم ہے بیان اسکا لازم آیا جان تو کہ جو قبل ریاضت کے کرین اسکا نام دلک الاستعداد اسلیئے کہ وہ اعضا کو مستعد کرتا ہی واسطے حرکت اور ریاضت کے اور اس دلک مین چاہیے کہ نرم شروع کرین اور نزدیک ریاضت کرنے کے اسمین شدت کرین بعد اسکے ریاضت کرین اور جو دلک کہ بعد ریاضت کرین اسکا دلک الاسترداد نام ہر اور دلک مسکن اور یہ دلک راحت دیتا ہر اور محلل رطوبات کو مانع اور خون اور روح کا جاذب ہوتا ہر طرف اعضا کے اور ان مواد کو کہ عضلات اور قریب جلد کے باقی رہے ہون اور ریاضت سے تحلیل نہوے ہون تحلیل کرتا ہر اور غرض اس دلک سے دو چیز ہین ایک حبس رطوبات کا تحلل سے دوسرا تحلل فضول کا کہ عضلے مین باقی ہون پس جسوقت کہ حبس رطوبات منظور ہر چاہیے کہ دلک ساتھ ادہان مرطب مسدد مسام کے کرین اور جہان تحلیل مطلوب ہر دلک فقط کافی ہر اور اگر تدہین بھی کرین ساتھ ادہان مفتح محللہ کے کرین اور اس دلک مین حبس مطلوب ہو یا تحلیل اعتدال اور نرمی ضرور ہر اسلیئے کہ بدن بعد ریاضت ضعیف ہوتا ہر اور دلک حالت ضعف مین معتدل چاہیے کرنا اور یہ بھی لازم ہر کہ دلک استرداد بہت ہاتھون سے ہو اور مراد بہت ہاتھون سے کثرت عدد کی نہین ہر بلکہ مراد ہر گذرنا ایک ہاتھ کا اوپر بدن کے باوضاع مختلف اور جہات متنوع ہو تو بسبب اختلاف مواقع کے فضلے پر اثر دلک کا سب اجزا کو پہونچتا ہر

الفصل الثالث فی تدبیر الاستحمام

فصل تیسری مقالہ پانچوین کے ثابت ہر بیچ تدبیر استحمام کے خیر الحمام ما قدم بناؤہ وبہترین حمام مین وہ ہر کہ بنا اسکی قدیم ہو اور ساتھ اسکے مستحکم ہو واتسع فضاؤہ اور کشادہ ہو فضا اسکی وطاب ہواؤہ اور اچھی ہو ہوا اسکی وعذب ماؤہ

الفصل الثالث فی تدبیر الاستحمام

اور شیرین ہو پانی اُسکا و قدر اتاتان مقدرہ بقدر مزاج من اراد و رودہ اور گرمی آتشدان کی موافق مزاج اُس
شخص کے کہ اُسمین آدے چاہیے لیکن نفع قدیم ہونے کا یہ ہے کہ بو چونے کی ٹوٹ گئی ہو اور جدا ہونا
اجزے رو کی کا اُس سے موقوف ہو گیا ہو اسلیے کہ بخار چونے کا دل اور روح کو مضر ہے اور تری
اور خشکی ہوائے حمام کی زیادہ کرتا ہے اور نفع وسعت فضا کا وہ ہے کہ ہوائے کثیر اُسمین ہو اور بسبب کثرت کے
انفاس متردد و مختلط فضلات دلون سے اور اجزائے منفصلہ او ساخ ابدان سے متغیر نہو اسلیے
کہ اگر ہوا تھوڑی ہوگی جلد متغیر ہوگی اور بواسطے استنشاق کے اور پہونچنے کے دل کو ضرر دیگی
اور نفع طیب ہوا کا بھی مخفی نہین ہے اور مراد طیب ہوا سے یہ ہے کہ حمام کثیر الضو ہو اور دخان اور روائح
کریہ سے خالی ہو تا دل کے مزاج کو فاسد نہ کرے اسلیے کہ جیسے دخان اور روائح کریہ دل کو موذی ہین
اور ہوا کو فاسد کرتے ہین اسیطرح تاریکی بھی بسبب تکدر کے ہوا کو فاسد کرتی ہے اور روح کو رد کرتی ہے
اور دل کو ضرر کرتی ہے اور نفع شیرین ہونے پانی کا وہ ہے کہ تو ترطیب موافق مطلب کے حاصل ہو
اور جو اس جگہ ذکر استحمام حفظ صحت مبرود کا اور مناسب مزاج صحیح کے پانی شیرین ہے مؤلف نے
اسی پر اختصار کیا ورنہ معلوم ہے کہ بیچ امراض ذی رطوبت کے مانند استسقا وغیرہ کے اغتسال
شور پانی سے اور اجتناب غسل پانی شیرین سے واجب ہے اور اتان بفتح ہمزہ اور تخفیف تائے
فوقانی کے بمعنے بڑے پتھر کے ہے اور اتون بہ تشدید تائے فوقانی کے آتشدان حمام کو کہتے ہین
اور تقدیر اُسکی گرمی کی موافق مزاج ہر شخص کے مختلف ہوتی ہے کما لا یخفے اور مراعات اُسکی ضرور ہے
اسلیے کہ بلغمی مزاج کو پانی کثیر الحرارت چاہیے اور صفراوی کو قلیل الحرارت اور جو افراط حرارت کی
ہر حال مین مذموم ہے اور پانی شیر گرم بھی قابل حمام کے نہین ہے مؤلف کہتا ہے و ینبغی ان لا یکون
الحمام حارا بافراط اور لائق وہ ہے کہ نہو حمام بہت گرم فانہ یحلل و یرخی پس تحقیق کہ حمام بہت گرم
محلل اور مرخی ہے و لا فاترا اور چاہیے کہ فاتر بھی نہو فانہ لا یجذب العرق پس تحقیق کہ نیم گرم پسینے کو
جذب نہین کرتا ہے اور عمدہ حمام حمام سے منع مسام اور بہانا عرق کا ہے بل یجب انیکون معتدلا بلکہ
واجب ہے کہ حمام معتدل ہو بیچ گرمی اور سردی کے و یجب تیرشح الجسد فیہ فی زمان معتدل و استفادہ
منہ حرارۃ لطیفۃ اس حیثیت سے کہ ترشح کرے بدن اُسمین بیچ زمانے لائق کے اُس سے
حرارت لطیف اور جو مقصود ذاتی استحمام سے تسخین اور ترطیب ہے مؤلف کہتا ہے کہ الحمام یسخن بہوا

مرطب بمانکہ تمام مسخن ہے اپنی ہوا سے اور مرطب ہے اپنے پانی سے غرض اس کلام سے وہ ہے کہ حمام
مرکب ان دو فائدے سے ہے پس لازم ہے جو فائدہ زیادہ مطلوب ہو شغل اس سے زیادہ کیا چاہیے
اگر کسی کو تسخین مطلوب ہو ترطیب سے زیادہ حمام کی ہوا میں بیٹھے زیادہ اس مقدار سے کہ بیچ گرم
پانی کے صرف کرے اور اگر ترطیب زیادہ مطلوب ہو استعمال پانی کا بہت کرے اور ساتھ اسکے
تیسرے گھر میں توقف بہت کرے اسلیے کہ وہ مجفف ہے احتمال رکھتا ہے کہ استعمال پانی کا تدارک
تجفیف کا نہ کر سکے اور چہ حمام اکثر شامل ہوتا ہے تین گھر پر اور مزاج ہر گھر کا مختلف ہے مؤلف خبر کرتا ہے
کہ والبیت الاول منہ مرطب مبرد اور گھر پہلا حمام سے مرطب ہے اور مبرد والثانی مسخن و مرطب اور گھر
دوسرا مسخن اور مرطب ہے والثالث مسخن و مجفف اور گھر تیسرا مسخن اور مجفف ہے پوشیدہ نہ رہے
کہ یہ تین گھر سوائے مسلخ کے چاہیے کہ ہوں اور کوئی ان میں سے بارد محض نہیں ہوتا بخلاف مسلخ کے
کہ مکان ہے لئے کپڑوں کا بدن سے ہے وہ اثر حرارت سے البتہ خالی ہوتا ہے اور پہلا گھر کہ متصل مسلخ کے ہے
جو حرارت اسمیں قلیل ہوتی ہے بسبب دور ہونے کے ستوقد سے اسکو مبرد کہا ہے بہ نسبت اور گھروں کے
ورنہ شک نہیں ہے کہ بقیاس مسلخ کے وہ بھی گرم ہے کما لایخفی اور اس سبب سے کہ احکام تینوں گھر کے
مختلف ہوتے ہیں اسیج ہر گھر کے پانی کو چاہیے کہ مشابہ اس گھر کے ہو مؤلف اشارہ کرتا ہے کہ ینبغی
ان یستعمل فی کل بیت من بیوت الحمام الماء المشاکل لہوائہ اور لائق یہ ہے کہ استعمال کیا جاوے
ہر گھر تین گھروں حمام سے وہ پانی کہ مناسب ہوا سے اس گھر کے ہو فلا یستعمل فی البیت الحار
الماء البارد پس استعمال نہ کیا جاوے غسل میں بیچ گھر گرم کے پانی سرد ولا فی البیت البارد
الماء الحار الشدید الحرارۃ اور بیچ گھر سرد کے پانی گرم کہ بہت گرم ہو اور قید شدید الحرارۃ کی اسلیے
لگی ہے کہ قلیل الحرارت خارج منع کرنے سے اسلیے کہ گھر مذکور بھی قلیل الحرارۃ ہوتا ہے جیسا گذرا کہ
فان ذلک یحدث الاقشعرار پس تحقیق کہ استعمال اس پانی کا کہ مخالف مزاج گھر کے ہے پیدا کرتا ہے
قشعریرہ کا ہے سبب ادراک منافی کے اور اسی سبب سے نہایت تاکید کرتے ہیں اطبا اس امر میں
کہ حمام میں چاہیے کہ مسلخ سے جب متدرج داخل ہوں تو بیچ پہلے گھر کے جاویں چاہیے کہ ایک
زمانہ لائق وہاں ٹھہریں تا بدن کچھ گرمی حاصل کرے بعد اسکے دوسرے گھر میں آویں اور
یہاں بھی بدستور ایک زمانہ متدبہ ٹھہریں بعد اسکے تیسرے گھر میں آویں اور جس وقت

وقت داخل ہونے کے مراعات تدریج کی لازم جانا ہی بیچ وقت خروج کے حمام سے زیادہ تاکید کی ہے اسلیے
کہ وقت نکلنے کے مسام کھلے ہوتے ہین اور بدن نرم اور قوائے ضعیف پس اس حالت مین اگر رعایت تدریج
خروج کی نکرین اور دفعۃً نکل آوین آفت عظیم پیدا ہوتی ہی اور اس جگہ احوال ولاکون کا اوپر اپنے قیاس
نکیا چاہیے اسلیے کہ انکو بیچ نکلنے اور داخل ہونے کے حمام مین بدون توقف کے عادت ہو گئی ہی
اور یہ امر ساقط الاعتبار ہی اور معلوم کرین کہ جو مزاج تینون گھر کا کہا گیا بنظر انکی ہوا کے ہی بدون اسکے
کہ استعمال پانی کا کرین اسلیے کہ جسوقت غسل کرتے ہین پیدا ہونا ترطیب کا اس سے ضروری ہی
قلیل ہو یا کثیر اور جس گھر مین کہ ہوا اور گذر چکا ہی کہ گرمی تیسرے گھر کی از بس زائد ہی رطوبت سے
استعمال پانی کا وہان تدارک گرمی کا نہین کر سکتا ہی کما لا یخفی خصوصاً اگر توقف بہت ہو وے اور ہوا
قریب مستوقد کے ہو اسلیے کہ بیچ تیسرے گھر کے بھی موافق قرب مستوقد کے اور بعد کے مزاج
اماکن کے مختلف ہوتے ہین کما لا یخفی والاستحمام علی الریق یجفف البدن اور استعمال حمام کا نہار
یعنے وقت خالی ہونے کے خشک کرتا ہی بدن کو وعلی الشبع یسمن البدن اور استحمام اوپر آسودگی کے
فربہ کرتا ہی بدن کو اسلیے کہ اعضا بسبب سخونت کے غذا کو اکثر جذب کرتے ہین لہذا مؤلف نے کہا
کہ ویجذب الغذاء الی ظاہر البدن الا انہ یحدث السدد اور استحمام اوپر آسودگی کے جذب کرتا ہی
غذا کو طرف ظاہر بدن کے مگر یہ کہ پیدا کرتا ہی سددون کو بسبب جذب کرنے غذائے غیر منہضم کے
والاولی ان لا یکون علی الریق ولا علی الشبع اور لائق یہ ہی کہ استحمام نہ نہار ہو اور نہ اوپر آسودگی
مفرط کے ویجب الاحتراز عن الاکل والشرب فی الحمام اور واجب ہی اجتناب کھانے اور پینے سے
بیچ حمام کے فان ذلک یوجب سرعۃ النفوذ الی اقاصی الاعضاء قبل الانہضام لسعۃ المجاری پس
تحقیق کہ تناول کرنا غذا اور پانی کا حمام مین یعنے گرم گھر مین بعد منفصل ہونے بدن کے حرارت
اسکی سے واجب کرتا ہی سرعت نفوذ کو طرف نہایت اعضا کے قبل اس سے کہ غذا ہضم ہو بسبب
کشادہ ہونے مجاری کے اسلیے کہ حمام مین عروق کشادہ ہوتے ہین بنا بر علیہ اگرچہ غیر منہضم ہو
نافذ ہوتی ہی بسبب جذب اعضا کے بدون مہلت کے وکثرۃ الجلوس فی الحمام توجب انصباب
الفضول الی الاعضاء الضعیفۃ وارخاء الجسد والاحتراز بالعصب وتحلیل الحرارۃ الغریزیۃ واسقاط
شہوۃ الطعام والباہ اور دیر تک بیٹھنا حمام مین واجب کرتا ہی گرنے فضول کو طرف اعضائے ضعیفہ کے

اور واجب کرتا ہی سستی بدن کو اور مضرت عصب کو اور تحلیل حرارت غریزی کو اور اسقاط شہوت طعام
اور باہ کو مگر در صورت عادت ہونے کے بل الحمام نفسہ لوجب ذلک کلہ بلکہ تمام بالذات سینہ
قطع نظر کثرت جلوس سے واجب کرتا ہی ان سب آفات کو اسی سبب سے بعضون نے کہا ہی
کہ لا خیر فی الحمام لیکن حق یہ ہی کہ شیخ رئیس نے قانون مین کہا اور ما حصل اُسکا یہ ہی کہ حمام مرکب آثار
مخالف سے ہی اگر بطریق مناسب اور مطابق حاجت کے واقع ہو لا محالہ مفید ہی لہذا جملہ حافظ صحت
اور مزیل مرض سے اُسکو شمار کیا ہی اور اگر ایسا نہو جیسا چاہیے کہ بیشک ضرر کرتا ہی اور جو حق مراعات کا
کہ ترک کیا جاتا ہی بعض اطبا مطلقاً اُسکی مذمت کرتے ہین اور اُسکی مباشرت سے نہی کرتے ہین وما حصل
ما قلنا و بالجملہ شیخ رئیس نے لکہا کہ حمام کبھی مسخن ہی اور کبھی مبرد اور کبھی مرطب اور کبھی مجفف اور کبھی نافع اور
کبھی ضار لیکن منافع اُسکے تنویم اور تفتیح اور جلا اور تحلیل اور انضاج اور حدت غذا طرف ظاہر بدن کے
اور حبس اسہال اور دور کرنا اعیاکا اور مانند اِسکے ہین اور مضار اُسکے ضعیف کرنا دل کا ہی بشرط
افراط کے اور پیدا کرنا غشی اور سل کا اور تحریک مواد ساکن کا اور مہیا کرنا اُنکا واسطے عفونت کے
اور مائل کرنا مواد کا طرف احشیہ کے اور طرف اعضاے ضعیفہ کے **فائدہ** بیچ بیان بعض چیزون کے
کہ استحمام سے تعلق رکھتی ہین اور حمام کرنے والون کو عمل کرنا اُنپر لازم ہی اور اِس فائدے کو
کئی قاعدہ مین ہم کہتے ہین **قاعدہ** جو شخص کہ ارادہ حفظ صحت کا کرے فقط واجب ہی اُسکو
حمام مین بعد ہضم ہونے اُس چیز کے کہ معدے مین اور یا کبد مین ہی داخل ہو مگر یہ کہ محرور ہو اور
بیچ استحمام نہار کے غلبہ صفرا سے ڈرے کہ اُسکو قبل حمام کے تھوڑا لطیف کھانا لازم ہی اور
منع کرنا مولف کا استحمام سے اوپر نہار کے اسی پر مبنی ہی کہ جو محرور کو حمام اوپر نہار کے منع ہی اور
غیر محرور کو اگر تھوڑا کھایا ہو تو بھی مضر ہی احوط وہ ہی کہ امر کیا جاوے مطلقاً واسطے ترک کرنے استحمام کے
بیچ وقت خلو تام کے اور اسیطرح کہا ہے کہ محرور بیچ تیسرے بیت کے آوے مگر اُسوقت کہ
گرمی اُسکی ملائم اُسکے مزاج کے ہو اور بہتر بیچ چیزون کے کہ محرور اُسکو قبل استحمام کے کھاوے
روٹی ہی کہ بیچ پانی فواکہ کے یا بیچ گلاب کے بھگوئی ہو اغتباط تناول کرنا غذا اور پانی کا جیسا
کہ بیچ حمام کے منع ہی بعد نکلنے کے قبل اِسکے کہ حرارت حاصل کی گئی حمام کی کم ہو جاوے بھی منع ہی
اور اگرچہ ان اوقات مین مطلقاً امتناع کھانے اور پینے سے کیا ہی لیکن تحقیق وہ ہی کہ اشد امتناع

مخصوص اُس سے ہو کہ شدید البرودت ہو یا شدید الحرارۃ خصوصاً کہ وہ ماء مُرہو سنے والا پانی ہو اسلیے
کہ جسقدر سرد زیادہ یا گرم زیادہ ہوگا زیادہ مضر ہوگا ضرر شرب ماء شدید البرد کا بیچ حالت گرمی اعضا کے
بسبب جلد پہونچنے کے بدون ٹوٹنے سردی کے بدیہی ہو اور کبھی ہوتا ہو کہ دل کو پہونچتا ہو اور ہلاک
کرتا ہو دفعتاً یا جگر مین پہونچتا ہو اور استسقا پیدا کرتا ہو اور اسیطرح اور آفات بھی احداث کرتا ہو اور
ضرر شدید الحرارۃ کا وہ ہو کہ ذبول اور دق پیدا کرتا ہو بسبب ضعیف اور سست کرنے قوت اعضا کے
نکتہ معلوم ہوا کہ حمام مین اور بعد حمام کے فوراً تناول اُس چیز کا کہ بہت سرد ہو یا بہت گرم
خصوصاً پانی منہی عنہ ہو نہی شدید کر کے لیکن پانی کہ شدید البرودۃ اور اوپر طریق امتصاص کے
تھوڑا اُس سے اوپر پیاس مفرط کے پیا جاوے قباحت نہین ہو بلکہ بعض محرورون کو باعث
امن کا احتراق سے ہوتا ہو لہذا کہا ہو کہ بیچ حمام کے دیر تک نہ بیٹھے تو پیاس مفرط مین گرفتار نہ
ہو صبر کرنا اوپر پیاس شدید کے محرورون کو نہایت مضر ہو **قاعدہ** بیچ استعمال آبزن کے جاننا
کہ آبزن بیچ ترطیب کے ابلغ التدبیر ہو لیکن چاہیے کہ دیر تک اُسمین نہ رہین اور آبزن کشادہ ہو
اور عمق اُسکا اتنا ہو کہ وقت بیٹھنے کے سواے سر کے تمام بدن پانی مین غرق رہے اور ہرگز بیچ
آبزن مستعمل کے نہ آنا چاہیے اسلیے کہ قبل اسکے شخص مبتلا کوئی مرض متعدی نے اُس آبزن مین
غسل کیا ہو بیچ خوف نہین رہ سکتے ہین اِس سے کہ وہی مرض اِس شخص کو پیدا ہوا اور اسیطرح
بیچ حمام کے جبتک پانی نیا اپنی جگہ پر بہت نگرادے اور اُس جگہ کو خوب نہ دھووے وہان نہ سووے
اور نہ بیٹھے اور بدستو کیسہ دلاکون کا اوپر بدن کے نہ ملے اسلیے کہ بہت ہوتا ہو کہ میل اُنکا اثر بدن
صاحب فساد سے تکیف ہوتا ہو **قاعدہ** بیچ بیان اُن چیزون کے کہ وسخ کو دور کرتی ہین موافق
مزاج حمام کرنے والے کے آنہین سے سدر ہو اور خطمی اور صابون اور مانند اسکے کہ ہر شہر مین رائج ہین
لیکن سدر کہ عبارت ہو درخت کنار لینے بیر سے پتی اُسکی بیچ پانی غسل کے ڈالنا یا خشک ہی
کوٹ کر پانی مین ملانا اور بدن کو اُس سے ملنا بیچ قلع کرنے وسخ کے خطمی سے زیادہ قوی ہو
بسبب زیادتی جلا کے اور بھی بالون کے گرنے کو منع کرتا ہو اور مطول و مقوی اور ملین بالون کا ہو
اور مزیل حرارت کا خصوصاً کہ ساتھ عصارہ چقندر کے ملاوین کہ ان صفات مین اقوی ہوتا ہو اور
اغتسال خطمی سے صداع کو مفید ہو اور صابون موافق زیادہ ہو اُس شخص کو کہ دماغ اُسکا مبرود اور

رطوب ہوا اور لائب موافق زیادہ ہی محرور ون کو اور تا ملتہب جنے اور تنبہ کا ہی نافع ہی او ربیچ ازالہ وسخ کے اسرع ہین قاعدہ بیچ دلک کے جو کوئی یابس مزاج ہو اور جلد اُسکی کھرکھری ہو اُسکو قبل غسل کے دلک کرنا چاہیے واسطے تفتیح مسام کے اور کشادہ ہونے منافذ کے تو بعد اُسکے نفوذ پانی کا باطن مین کما ینبغی ہو اور اسیطرح جس شخص کے بدن مین وسخ زیادہ ہو تقدیم دلک کا اُسکو ضرور ہی اور اگر حمام کرنے والا یابس المزاج قشف الجلد نہو اور وسخ بہت نہین رکہتا ہی دلک کرنا اُسکو بعد غسل کے بہتر ہی قاعدہ بیچ رگڑنے پاؤن کے پتھر سے جاننا چاہیے کہ پتھر کہردرے سے کف پا کو ملنا کہ ایک امر مشہور ہی کئی فائدے رکھتا ہی ایک وہ کہ میل پاؤن سے دفع کرتا ہی اس سبب سے اعیا اُسکی دور ہوتی اور برائی شکل کی دور کرتا ہی دوسرا وہ کہ صداع اور سبب امراض کو فائدہ کرتا ہی اسلیے کہ بیچ ملنے اور رگڑنے پاؤن کے رگڑنے مین مادہ اعلے سے اسفل مین منجذب ہوتا ہی لہذا لوگون نے کہا ہی کہ اگر شدت جذب کی مقصود ہو تو پتھر شدید الخشونت لیوین کہ اُسکے رگڑنے مین جذب قوی ہی مگر یہ کہ کوئی شخص نہایت نرم بدن ہو کہ وہ طاقت اطالت حک کی خشن سے نہین رکہتا ہی اُسکو رگڑنا پاؤن کا پتھر نرم سے بہتر ہی تو سبب تکلیف پاؤن کا نہو اور جو شخص رقیق المواد ہو اور رقیق الجلد اُسکے لیے افضل اوقات دلک کا وقت داخل ہونے کے حمام مین ہی اور غلیظ الاخلاط اور کثیف الجلد کو تاخیر قریب خروج تک بہتر ہی قاعدہ بیچ بیان حلق راس اور ابط اور عانہ کے حمام مین جب حمام مین آوین پہلے چاہیے کہ حلق کرین اسلیے کہ بعد استحمام کے ان امور مین مشغول ہونا سبب ملال اور سستی طبیعت کا ہی حلق الابط کا بیچ حالت قیام کے نچاہیے کرنا کہ بعض اوقات غشی پیدا کرتا ہی خصوصًا اگر وہ حلق نوبہ سے ہو اور حلق عانہ کا بالخاصیت ہیجان مین لانے والا شہوت کا ہی اور معظم تنبیہ ہی قاعدہ بیچ بیان قے کرنے اور حجامت کرنے کے بیچ حمام کے پوشیدہ نہین ہی کہ بعضے بلغمی مزاج کو خصوصًا وقت جاڑے کے احتیاج ہوتی ہی بیچ قے کے ساتھ مقدم ہونے استحمام کے اور جو ایسا ہو بہتر وہ ہی کہ بعد نکلنے کے حمام سے کرین اور اگر واقع ہونا اُسکا بیچ حمام کے ضرور ہو متصل نکلنے کے چاہیے کرنا اسلیے کہ اگر پہلے قے کرین بسبب خالی ہونے معدہ کے اور اطالت جلوس کے بیچ حمام کے غالب ہی کہ صفرا معدے پر گرے اور حجامت بیچ حمام کے روا نہین ہی اور اگر ضرور پڑے بواسطہ غلظت خون محجوم کے بعد حمام کے کرنا چاہیے تو مقصد بدون تکمیت کے حاصل ہو احتیاط بعد نکلنے کے حمام

بیان حلق راس اور ابط اور عانہ

بیان قے اور حجامت کرنیکا حمام مین

بیان عنایت کا حمام کے

دھونا دونون پاؤن کا لازم ہو پس اگر بارد المزاج ہو اور وقت جاڑے کا ہو گرم پانی سے دھونا چاہیے
ورنہ سرد پانی سے تو مزاج کو تعدیل کرے اور محروری دماغ کو بعد نکلنے کے مسح کرنا سر کو اور دھونا
منھ کا سرد پانی سے مناسب ہو خصوصاً گرمی مین اور دستور پینا شربت احماض اور شربت سیب کا
ساتھ عرق گاؤزبان کے یا گلاب کے لائق زیادہ ہو اور آسان غذا کرنا ترش کا مانند رمانیہ اور
حصرمیہ کے بہتر ہو فائدہ جو محقق ہوا کہ استعمال گرم پانی کا بیچ گھر سرد حمام کے جائز نہین ہو واسطے
اسکے کوئی گھر اسکا حرارت سے خالی نہین ہوتا کما مر پس بیچ غیر حمام کے بیچ سرد جگہ کے خصوصاً
کہ جگہ بیچ ہوا کی ہو ہرگز غسل گرم پانی سے نہ کرنا چاہیے کہ مضر ہو اور ایسے مواضع مین پانی نیم گرم بہتر ہو
تو مسام کو نہ کھولے اور ہوا تصرف نہ کرے لیکن بقدر امکان کے غسل بیچ اُس مقام کے
کہ ہوا سے مستور ہو کرنا چاہیے خصوصاً ضعیف مزاج اور نازک طبع کو انتباہ بیچ غسل کے سرد پانی سے
جان تو کہ اغتسال سرد پانی سے مشروط ہو کئی شرطون سے اگر ہو سکے کرنا چاہیے والا فلا اور جملہ شرائط
ایک وہ ہو کہ یہ شخص جوان اور معتدل اللحم ہو اور محرور المزاج ہو اور وقت گرمی کا ہو اور بدن فضول سے
پاک ہو اسلیے کہ حرارت جوانی مین قوی ہوتی ہو اور مقاومت کرتی ہو ساتھ برد کے اور بدن معتدل اللحم
کم منفعل ہوتا ہو برودت سے بخلاف بہت لاغر کے کہ جو گوشت سے خالی ہو برودت اُسکے
باطن تک نفوذ کرتی ہو اور ضرر پہونچاتی ہو اور اسیطرح بہت موٹا کہ بارد المزاج اور قلیل الدم ہو مقاومت
ساتھ سردی کے نہین کر سکتا اور اسیطرح بیچ مزاج گرم کے اور وقت گرمی کے ضرر سرد پانی کا
کم متصور ہو لیکن بیچ مزاج گرم کے بسبب قوت حرارت کے اور بیچ گرمی کے اسلیے کہ ہوا
شدید البرد نہین رہتا ہو اور مناسب بدن کے ہوتا ہو لیکن پاک ہونا فضول سے اسلیے شرط ہوا
کہ اگر بدن مین فضلہ ہو استعمال کرنے سرد پانی سے محتبس ہوگا باطن مین اور بیچ قے اور اسہال کے
اغتسال سرد پانی سے مدد دیتا ہو اسلیے کہ سرد پانی سے مواد باطن سے منعصر ہوتا ہو اور کبھی جو قے
اور اسہال منعقد قوت کے ہین سرد پانی بدن کے بیچ مین باعث بہت آفتون کا ہوتا ہو اور بیچ
سن مفرط کے بدن متحلل ہوتا ہو اور بدن بھی ضعیف ہوتا ہو اور ان دو سبب سے اثر سردی پانی کا
بدن مین قوی زیادہ ہوتا ہو اور بیچ نوازل کے اسلیے کہ استعمال سرد پانی کا بسبب عصر کرنے مواد کے
مزید نزلہ ہوتا ہو دفعۂ شرط تیسری وہ ہو کہ معدہ ضعیف ہو اسلیے کہ اغتسال پانی سرد سے مواد کو

بیان اغتسال آب سرد

طرف باطن کے متوجہ کرتا ہے پس اگر معدہ ضعیف رکھتا ہے اسکو قبول کرکے فساد لاتا ہے اور تیسری وجہ یہ ہے کہ
طعام ہضم ہوا ہو اسلیے کہ اگر طعام غیر منہضم ہو اور سرد پانی سے غسل کرے ضرر دیتا ہے دو سبب سے
ایک وہ کہ اس وقت میں بسبب توجہ حرارت غریزی کے طرف باطن کے برودت ظاہر بدن پر غالب
کرتی ہے اور ملاقات سرد پانی کی برودت سے لامحالہ ضرر ہے دوسرا وہ کہ استعمال سرد پانی کو بسبب بند کرنے
مسامات کے باطن کو گرم کرتا ہے اور محتاج کرتا ہے طرف نفس عظیم کے اور معدہ جو ہے جو لامحالہ ممتلی ہوگا
بسبب مزاحمت کے پس اسے قلق اور کرب عارض ہوگا اور اگر کہیں کہ لائق وہ ہے کہ غسل پانی کا
بعد تناول طعام کے منع ہو اسلیے کہ وہ ہضم کو معین ہوتا ہے بسبب متوجہ کرنے حرارت کے طرف
باطن کے ہم کہینگے کہ مدد اسکی اور ہضم کے اس صورت میں متحقق ہے لیکن اور سبب سے کہ کہا گیا
ترک اسکا واجب ہوا اور جو چیز کہ ایک وجہ سے نافع اور دوسری وجہ سے مضر ہو ترک اسکا بہتر ہے
مگر یہ کہ جانب نفع کی غالب زیادہ یا اہم ہو اور یہاں ایسا نہیں ہے اور شرط پانچوین وہ کہ وقوع غسل کا بیچ
حمام کے نہ ہو اسلیے کہ جماع مخلخل بدن ہے اور حمام بھی بسبب استفراغ کرنے منی کے اور ملاقات
ایسے بدن میں لامحالہ ضرر کرتی ہے اور صبیان اور مشائخ کو بستور استعمال سرد پانی کا اغتسال میں
بسبب ضعف ابدان ان لوگوں کے اور بعد ریاضت کے بھی منع ہے مگر بعض لوگوں کو جیسا کہ لائق
استعمال سرد پانی کا پیچھے اغتسال کے گرم پانی سے بعد ریاضت کے جدا ہم ذکر کرتے ہیں فائدہ
بیچ اغتسال کے سرد پانی سے پیچھے استعمال گرم پانی کے جاننا چاہیے کہ یہ عمل قوت دیتا ہے بشرہ کو
اور روکتا ہے اور تحلیل ہونے نہیں دیتا ہے حرارت غریزی کو کہ بسبب گرم پانی کے قریب جلد کے
آئی ہے اور قریب تحلیل کے ہے اور چونکہ یہ عمل لامحالہ مقوی بشرہ ہے صاحب تجربہ کو سود مند ہے اور بھی
بسبب تقویت جلد کے جلد کو سرخ کرتا ہے اور رونق دیتا ہے اور تمام آفتوں کو آنے سے اوپر جلد کے
باز رکھتا ہے لہذا احوط وہ ہے کہ اسکے رنگ کو تغیر سے موقوف رکھنا چاہیے اسلیے کہ بہت اتفاق ہوتا ہے
کہ مواد زائد باطن میں جمع ہوتے ہیں اور طبیعت انکو طرف جلد کے بھیجتی ہے کہ وہ خسیس بنا ہے اعضا میں کا
اور یہ امر سبب سلامتی اعضاے باطنی کا ہوتا ہے پس جسوقت جلد کو قوت دیوے اور مواد فضول کو
قبول نہ کرے لامحالہ بیچ باطن کے جمع ہونگے اور جو تغیر سے اخراج انکا ممکن نہیں ہے کہ
اعضاے شریفہ کو ضرر پہونچا دینگے اور لیکن جاننا کہ پانی مذکور چاہیے کہ بہت سرد نہ ہو بلکہ معتدل

تو مخالفت سے ساتھ مخالفت تام کے انتقال نہ کرے اور منفعت بدون تکلیف کے حاصل ہو فائدہ
بیچ غسل کرنے کے سرد پانی سے بعد ریاضت کے یہ عمل بھی بسبب تقویت بشرہ کے اور منع کرنے
تحلل حرارت کو اگر ساتھ شروط کے ہو قوت دیتا ہی حرارت عزیزی کو اور بدن کو بھی اور شرائط کہ
اس عمل مین ضروری ہین کئی ہین ایک وہ کہ مباشر شابت قوی اور محرور المزاج ہو اسلیئے کہ اگر ایسا نہوگا
ضرر پاویگا دوسری شرط یہ ہی کہ ریاضت معتدل فی الکیف ہو اسلیئے کہ اگر مفرط ہوگی لامحالہ مہر بدن
ہوگی بسبب شدت تحلیل کے اور استعمال سرد پانی کا بعد اسکے بسبب شدت نفوذ برد کے
البتہ ضرر کریگا اور اگر ریاضت اعتدال سے کمتر ہی اور بدن کو گرم نہ کرے جو نفع کہ اس عمل سے
متوقع ہی حاصل نہوگا لہذا کہا ہی کہ وہ ریاضت کہ بعد اسکے سرد پانی سے غسل کرین چاہیئے کہ عادت سے
جلد ہو تو تسخین اسکی قوی زیادہ ہو اسکی تحلیل سے اسلیئے کہ مقصود اس جگہ ریاضت سے
وہی تسخین فقط ہی شرط تیسری یہ کہ جو غسل کرین پہلے پانی کو ملین خوب اور شدید تو بدن گرم ہو جا
اور مضبوط اور برودت پانی کی باطن مین نافذ ہو سکے چوتھی شرط یہ کہ بعد غسل کے پھر دلک کرین
تو بسبب تسخین کے برد آب کو تدارک کرے اور تحلیل کرے اس مادے کو کہ ریاضت سے
طرف ظاہر کے حرکت کرکے پانی کی سردی سے محتبس رہگیا ہو بیچ جلد کے انتباہ بہترین
اغتسال مین سرد پانی سے یا گرم پانی سے وہ ہی کہ تمام بدن پانی مین ہو تو غرض مطلوب برابر حاصل ہو
بدون تفاوت کے خصوصًا غسل کرنا سرد پانی سے کہ پیچھے استحمام گرم کے یا بعد ریاضت کے کرنا
البتہ چاہیئے کہ پانی مین نزول کرے نہ او پر طریق گرانے پانی کے اور اس عمل کے کرنے کو
وسعت غذا مین لازم ہی اسلیئے کہ ہضم قوی ہوتا ہی اس عمل سے بسبب قوت حرارت کے
باطن مین کہ ہووا جب کرتا ہی برد ظاہر کو اور کمی شراب مین ضرور ہی لو گرمی مین افراط نہ کرے
اور اسیطرح ادویہ گرم اور اغذیہ گرم بھی جائز نہین ہین کما ذکر

الفصل الرابع فی تدبیر النوم والیقظة

فصل چوتھی پانچوین مقالے سے ثابت ہی بیچ تدبیر خواب اور بیداری کے
پوشیدہ نرہے کہ جو نوم اور یقظہ بیچ ستہ ضروریہ کے ساتھ علت ضروری ہونے کے اور ساتھ منافع
کہ اُنسے حاصل ہوتی ہین مشروحًا ہم نے کہا ہی اس جگہ جو اُنکی تدبیر سے متعلق ہین ذکر کیے جاتے ہینا
خیر النوم ما کان بعد انحدار الطعام من قم المعدة بہترین خواب کا وہ ہی کہ بعد اوترنے غذا کے

الفصل الرابع فی تدبیر النوم والیقظہ

معدے سے ہو و یجب ان یکون معتدلا اور واجب ہی کہ معتدل المقدار ہو فانہ یمکن القوۃ من افعالہا
یکثر جوہر الروح پس تحقیق کہ خواب معتدل المقدار قدرت دیتا ہی قوت کو اوپر افعال کے اور زیادہ کرتا ہی
روح کو والنوم مع الجوع ردی مسقط للقوۃ مہزل للبدن اور خواب اوپر گرسنگی کے ردی ہی اور ساقط
کرنے والا قوت کا ہی اور لاغر کرنے والا بدن کا وفی النہار مورث الامراض الرطوبیۃ والنوازل لفساد
اللون اور خواب دن کا کہ بسبب ضرورت کے ہو اور کثیر المقدار ہو محدث امراض رطوبی اور نزلات کا
اور مفسد رنگ کا ہی اور مضار اسکے مشروحاً ساتھ فائدہ لفظ ضرورت کے آتے ہین والنوم حال
الاستلقاء یجلب الفضول الی مجری بیانہ فیحدث الامراض الردیۃ مثل الکابوس والسکتۃ اور
خواب پشت پر فضول دماغی کو کھینچتا ہی طرف مجاری غیر معین کے پس حادث کرتا ہی امراض ردی کو
مانند کابوس اور سکتہ کے اور مانند اسکے کہ آگے کہے جاتے ہین اور معلوم کرنا کہ نوم اوپر پشت کے
جملہ خصوصات انبیا اور اولیاے مرتاضین سے ہی اسلیے کہ جو بدن انکے کثرت رطوبات سے
پاک ہین کچھ نقصان اور ضرر نہین کرتا ہی بخلاف ہم آدمی حریص کے اوپر کھانے کے کہ بعلت زیادتی
مواد کے نوم مذکور ہمارے حق مین مضر ہی اس سبب سے کہ کہا انتباہ بہترین نوم وہ ہی کہ غرق
متصل ہو اور معتدل المقدار ہو یعنے کم چھہ ساعت سے اور زیادہ بارہ ساعت سے نہو اور بہترین
اوقات واسطے خواب کے وہ وقت ہی کہ غذا اسر معدے سے اوتر گئی ہو اور قعر معدے مین پہونچ گئی
اور یہ امر ہلکے ہونے اعضاے بطن سے معلوم ہوتا ہی لیکن اگر غذا مستقر نہین ہوئی اور خواب کرنا
اغلب وہ کہ نفخ اور قراقر پیدا کرے اور اشتمال معدے کو اوپر غذا کے مانع ہوتا ہی پس فتور بیچ ہضم کے
پڑتا ہی اور ابخرے کثیر اس سے نکلتے ہین اور معدے کو تمدد کرتے ہین اور بیچ خواب کے بھی
تشویش ڈالتا ہی اور شک نہین ہی کہ جو بیداری مین نفخ ظاہر ہو ڈکارے یا اور حیلون سے دفع
نہ کیا کر سکتے ہینا ور نوم مین یہ نہین ہوتا ہی فائدہ طریق محمود ان لوگون کو کہ نوم سے مدد کرتے ہین
بیچ ہضم طعام کے وہ ہی کہ جو غذا اسر معدے سے ابھی نہ گذری ہی اوپر پہلوے راست کے لوٹین
تو غذا جلد مستقر ہو اور اس اضطجاع مین خواب نہ کرنا چاہیے دو سبب سے ایک وہ کہ اگر قبل
انحدار غذا کے خواب آوے ضرر پیدا کرے کما ذکر دوسرا وہ کہ اضطجاع اس پہلو پر زیادہ اس
سبب سے درکار نہین ہی کہ غذا مستقر ہو اور وہ بیچ تھوڑے زمانے کے کہ تخمیناً ایک ساعت ہو سکتی

حاصل ہوتا ہو اور اس ہیئت مین اگر خواب کرے اور زمانہ اضطجاع کا واسطے پہلے مین طویل ہو لا محالہ
ضرر کرتا ہی دو وجہ سے ایک یہ کہ ابتدا مستقر ہونے غذا کے حاجت ہضم کی ہوتی ہو اور قوی زیادہ اشیا مین
بیچ ہضم کے اضطجاع بائین جانب پر ایسا کرا دیگا پس اضطجاع داہنے جانب اسکو نقصان کریگا دوسرا وہ
کہ بیچ حالت اضطجاع کے داہنے جانب پر مجوف نہین ہو سکتے اسلیے کہ غذا قبل انہضام کے جگر مین
جاوے بسبب مشرف ہونے معدے کے اوپر جگر کے اور منحدر ہونے بعض اجزاے غذا کے
بالطبع اور جب غذا قعر مین ٹھہر چکے چاہیے کہ اوپر بائین جانب کے لوٹے اور مدد اس اضطجاع کی
اوپر ہضم کے اس سبب سے ہی کہ جگر بالکل شامل ہوتا ہو اوپر معدے کے اور سبب پیدا کرنے گرمی کے
ہضم کو کامل کرتا ہی اسلیے کہ حرارت کبد کی مدد کرتی ہو اور اس اضطجاع مین نوم اچھا ہی اور حاصل ہونا
استیفاے ہضم تک مطلوب ہو اور اگرچہ حال ہمون کا اس امر مین منضبط نہین کر سکتے اور ہر ایک کی
عادت پر موقوف ہی لیکن بیچ تجربے کے اگر معتدل مزاجون کو اوسط مدت کامل ہونے ہضم معدے کی
ساڑھے آٹھ ساعت کر ڈیڑھ پہر ہوتا ہو مقرر ہوئی بالجملہ بعد یقین ہونے کے اوپر ہضم کے پھر داہنی طرف
پھرے تو جذب خلاصہ کی آسانی سے ہو بسبب اونچا ہونے معدے کے اوپر کبد کے اور نیچا ہونے
اسکے کہ میل قعر معدے کا طرف داہنی ہی تو کبد خلاصہ کو آسانی سے جذب کرے نکتہ مراعات
ترتیب کی بیچ اضطجاع کے جو ابتداے تناول سے اتفاق نہ پڑے چاہیے کہ حالت نوم مین
زمانہ تناول کا دریافت کرے جو مناسب حال کے ہو عمل مین لاوین اور یہی چاہیے کہ واقع ہونا
خواب کا بعد دفع فضلات طبیعی کے ہوتا بدون ضرر کے ہو اور بھی پرہیز کرین تو خواب اور جاگنے
واقع نہوا اسلیے کہ بدن کو سرد کرتا ہی بسبب تحلیل روح کے اسلیے کہ لا محالہ حرارت طرف باطن کے
خواہش کرتی ہی پس اگر بدن خالی ہو غذا سے حرارت روح مین اثر کرتی ہو اور اسکو فنا کرتی ہی
بسبب تحلیل کے اور تحلیل روح کثیر کا مبرد بدن ہی لیکن جسوقت بیچ بدن کے غذا مستعد ہو تو
اور نوم مدد کرتا ہی ہضم کو بسبب پیدا کرنے خون کے اور پہنچانے خون کے بدن مین اور گرمی
معتدل پیدا کرتا ہی اور روح کو قوت دیتا ہی اور معنے غذاے مستعد ہضم کے وہ ہین کہ غذا مستعد
واسطے مستحیل ہونے کے ساتھ خون کے اور نزدیک بعضون کے وہ ہی کہ ماکول مناسب حال
کھانے والے کے ہو باعتبار کیفیت اور کمیت کے اور جسوقت بیچ بدن کے کوئی غذا عاصی

اور بعد ہضم کے ہو یا خلط بارد ہو اور نوم اُسکو پہونچے اُسکو نوم منتشر کرتا ہے بیچ بدن کے بارد ان
ہضم کرنے کے اور برودت پیدا کرتا ہے اور حدوث برد کا خلط بارد سے ظاہر ہے لیکن حدوث برد کا
غذاے عاصی سے اس سبب سے ہے کہ جو غذا بسبب خامی کے یا بسبب کثرت مقدار کے
ہضم نہوئے لامحالہ ہاضمہ اور حرارت کو مغلوب کریگی اور اس سبب سے سردی زیادہ ہوتی ہے
اور سونا اوپر پیٹ کے ہاضمہ کو مددگار ہے لیکن انکباب اُسمین اچھا نہین ہے کہ خوف دلاتا ہے امراض
آنکھ سے لہذا وہ خواب کہ اوپر اس شکل منکب کے ہو بیچ شرع شریف کے منع کیا ہے لیکن خواب
اوپر شکم کے کہ منہ اُسمین طرف زمین کے نہو بلکہ مائل جانب داہنے یا بائین ہو جائز ہے اور مفید
از روے شرع شریف اور طب کے اور یہ ایسا ہو کہ اوپر شکم کے سوئے اور سر کو اسطرح
تکیے پر رکھے کہ منہ اور دونون آنکھین ظاہر ہون اور دکھلائی دین داہنے اور بائین لیکن خواب
اوپر پشت کے بہت نقصان کرتا ہے اور موجب آفتون کا ہے مانند نزلہ اور سل اور درد پشت اور
کابوس اور صرع اور سکتہ کے اور مانند اُنکے اور یہ بیان ہو چکا ساتھ بہت فائدون کے اور بیچ
طویل کرنا خواب کا شدید النفع ہے اسلیے کہ رنگ کو فاسد کرتا ہے اور تلی کو بڑھاتا ہے اور گندہ دہنی
پیدا کرتا ہے اور قوت نفسانی کو سست کرتا ہے اور حمیات اور اورام کو پیدا کرتا ہے اور کند ذہنی یعنی
لاتا ہے اور امراض رطوبی کو بڑھاتا ہے خصوصاً نزلہ کو علی الخصوص جاڑون مین اور ساقط کرنا اسکا
اسکو لازم ہے اور جو شخص کہ اسکی عادت رکھتا ہو واجب ہے کہ اپنے تئین اُس سے باز رکھے
لیکن بتدریج اسلیے کہ عادت امر مضر کی اگرچہ فوراً ضرر نہین پہونچاتی ہے لیکن خالی نہین ہو سکتی اِس سے
کہ بعد گذرنے کے آفت قوی دفعۃً پیدا کرے اور امر تدریج کا اسلیے کہا ہے کہ ترک کرنا عادت کا
فوراً ضرر کرتا ہے لیکن اگر کوئی شب بیدار رہا ہو اور بمقتضاے طبع کے خواب کرے شاید الضرر نہین ہے
بلکہ مفید ہے لیکن ایام گرمی مین کہ بسبب دراز ہونے دن کے ماندگی عارض ہوتی ہے یقظہ سے
اور واسطے اسکے تدارک کے درمیان دن کے ایک ساعت خواب کرے البتہ سبب آرام کا
ہوتا ہے اور خواب وسط النہار کو قیلولہ کہتے ہین اور وہ سنت حاوی اُس حضرت کی ہے صلی اللہ
علیہ وعلے آلہ واصحابہ وسلم اگر نیت سنت کی کرے ثواب ہے اور اگر ترک کرے عتاب بھی نہین آتا
لیکن خواب صبح کا کہ اُسکا عیلولہ نام ہے نقصان کرتا ہے خصوصاً اگر معدہ خالی ہو اور اسیطرح نوم

وقت ضحے کا کہ اُسکو فیلولہ کہتے ہین تکدر اور فتور حواس مین پیدا کرتا ہی اور اسیطرح نوم بعد زوال کا
کہ اسکا نام حیلولہ ہی بسبب حائل ہونے اُس نوم کے درمیان نائم اور نماز کے محدث نسیان ہی اور
اسیطرح نوم آخر دن کا کہ اُسکا نام غیلولہ ہی باعث آفات کثیر کا ہی اور ہلاک کرتا ہی پہلے لفظ مین قاف
اور دوسرے مین عین اور تیسرے مین فا اور چوتھے مین حاے مہملہ اور پانچوین مین غین معجمہ ہی
اور کتب فقہ مین اسامی اور واسطے نوم نہار کے ہین لیکن جو بطور طب کے مضرت اسمین ثابت ہوئی
اور اکثر جاہل اُسپر رغبت کرتے ہین اِس جگہ اُسی قدر پر کفایت کیا گیا واما الیقظۃ بافراط فتیبس
الجسد ویفنی رطوباتہ ویمنع الاستمراء ویفسد مزاج الدماغ وان افرط فی الغایۃ توریث الجنون لیکن
بیداری مفرط اور رات کو نہ سونا تکلیف سے خشک کرتا ہی بدن کو اور فنا کرتا ہی رطوبات بدن کو
اور منع کرتا ہی ہضم کو اور فاسد کرتا ہی مزاج دماغ کو اور اگر افراط سے ہو پیدا کرتا ہی جنون کو بسبب
پیدا کرنے خشکی کے بیچ دماغ کے اور احتراق کے بیچ اخلاط کے فائدہ آدمی کو حاجت یقظہ کی
بالذات ہی اِسلیے کہ اسباب اُسکے کمال کے اُس سے ملے ہین اور حاجت نوم کی بالعرض ہی تو وہ
ملال کہ یقظہ سے حاصل ہوا ہی تدارک اُسکا اس سے حاصل ہو لیکن اِس سبب سے کہ اعتدال
بیچ ہر امر کے محمود ہی افراط ہر امر مین کہ واقع ہو باعث آفات کی ہوتی ہی جیسا کہ گذر چکا اور جاننا چاہیے
کہ نوم معتدل اگرچہ سب افراد انسانی کو نفع کرتا ہی لیکن مشائخ کو نافع زیادہ ہی اِسلیے کہ حفاظت اُنکی
رطوبات غریزی کی کرتا ہی اور رطوبت منعدمہ کو عود کراتا ہی اِسی سبب سے جالینوس ہر رات کو
بقلہ خس مطیب تناول کرتا تھا اور کہتا تھا انی الان طلب النوم حرنیس اسے الی الیوم شیخ فینبغی ان یطیب
النوم اور شیخ رئیس لکھتا ہی کہ یہ تدبیر بہترین اشیا کی ہی اُس شخص کو کہ قاصر النوم ہوا ور اگر بعد
تناول خس مطیب کے اور بعد کامل ہونے ہضم غذا کے متناول کے استحمام کرے اور گرم پانی
اوپر سر کے گراوے مدد بہت دیتا ہی اوپر نوم کے اور طریق تطییب خس کا یون ہی کہ افادیہ گرم جیسے
مانند دارچینی کے اُسکو خوشبو کر لیا ہو اور غرض ملانے افادیہ سے ساتھ بقلہ خس کے تقلیل کرنا
اُسکی تبرید کا ہی اور توڑنا اُسکے نفخ کا تو تنویم بدون مضرت کرے اور جو کہ ہو شدید التنویم ہو
ملانا افادیہ یا بسمہ کا اُسکی خاصیت کو مانع نہین ہو سکتا ساتھ اِس امر کے کہ مقدار افادیہ مصلحہ کا بھی
ظاہر ہی کہ بہ نسبت غذا کے نہایت قلیل ہوتا ہی پس باعتبار کیفیت کے بھی بیچ اُسکی ترطیب کے

نقصان عمدہ واقع نہین ہوتا اور تقاہیر منفوستہ سے اور ظاہر ہوا کہ نوم منزلہ کی بیچ سبات کے
جانب ذکر مین اس جگہ جسے بیان نہین کیا اختیار بیچ تدبیر نوم کی مذکور ہوئی بعضی چیزین کہ اُس
متعلق ہین بطریق مختلف کے کہی جاتی ہین جاننا چاہیے کہ نوم جو شب مین ہو دماغ کو ثقیل کرتا ہے سبب
کثرت ابخرون کے کہ صعود کرتا ہے اور آفتاب انکو طرف دماغ کے اسنا صداع پیدا کرتا ہے اگرچہ سر کو گرم کیا
سخونت معدہ سے اور نوم جاننی مین حرکت دیتا ہے خون کو اور واجب کرتا ہے رعاف کو اکثر اور
بلاتا ہے شہوت باہ کو اور یہ آثار اُسکے نور کے خواص سے ہین یا مناسب رطوبات متحرک ہوتے ہین ایام
غلبہ نور قمر مین حرکات ظاہری کر کے اور فواکہ رطبہ مانند ککڑی کے اور ککڑی کے بیچ ان ایام کے دونے
اور ایام سے بڑھتے ہین اور جو فواکہ مین زیادتی واقع ہوتی ہے یہانتک کہ انار شق ہو جاتا ہے بسبب
غلبہ رطوبات باطنی کے اور نہ ممکن ہونے کشادگی اُسکے چھلکے کے اور بدستور خون بدن مین زائد
ہوتا ہے اور اسی سبب سے ان ایام مین نکالنا خون کا منع کیا ہے اور اسیطرح پانی کنوئین اور
نہرون کا کہ صاحب مادہ اور جزر کے ہین زائد ہوتا ہے و ذالک کلہ من امر خالق الشمس والقمر لا مدخل لہ
منہ بتعقل البشر اور نوم اُس طور سے کہ بعض اعضا دھوپ مین ہون اور بعض سایہ مین بحوالہ
کہ شرع شریعت مین منع کیا ہے بطور طب کے معنی عتہ ہے بسبب ہر جہوت زوال بدن کے اور معلوم ہو
کہ جگہ خواب کی چاہیے کہ موافق مزاج ہر شخص کے ہو حرارت اور برودت مین اور معاف اور پاک
اور لدے بد سے پاک اور خوش ہوا ہو اور ہوام وغیرہ حیوانات سے جسطور ممکن ہو محفوظ کرین
اور جو ادوال کہ واسطے اس امر کے مخصوص ہین مانند دور کرنے چراغ کے اور ارتفاع سر کے
مقصود ہین اور کپڑے خواب کے بدستور موافق ہر شخص اور ہر فصل کے اختیار کرنا چاہیے
جیسے گرمی مین گرم مزاجون کو کتان وغیرہ اور جاڑے مین سرد مزاجون کے واسطے روئی اور
ریشم کے بناوین اور جیسا کہ کثیر الحشو ہو تو ہرگز سختی محسوس نہو اسلیے کہ سونا اوپر سخت چیز کے
سبب کو نقصان کرتا ہے اور شاید کہ تمدد اور تشنج اور سقاط پیدا کرے خصوصاً کہ نوم اوپر سرد زمین کے
واقع ہو اور فرش اوپر فرش نرم کے سخن بدن ہے اور خواب اوپر پہلو باقی گل کی طرح کے منعقد باد ہے بشرط امتلا
پشت کے ایک زمانے طویل تک انتباہ اگرچہ بیچ نوم کے سبب ہوتا ہے کہ اُسکی شان سے ہے
احتیاج اوڑھنے کی ہوتی ہے لیکن باطن مین حرارت مستولی ہوتی ہے بسبب متوجہ ہونے حرارت کے طرف باطن

اسی سبب سے عرق خواب مین بہ نسبت یقظہ کے اکثر نکلتا ہی بہ سبب غالب ہونے طبیعت کے اوپر مادیکے
اسلیے کہ جمع ہونا قوی اور حرارت کا باطن مین جو سبب انضاج اور دفع کا ہی عرق مذکور لا محالہ غلبۂ طبیعت سے
ہوتا ہی اور جو شخص کہ نوم مین پسینا بہت لاتا ہو اور کوئی سبب ظاہر اسکا مانند گرمی ہوا کے اور کثرت
اوڑھنے کے نہو دلیل اسکی ہی کہ بدن اسکا پر ہی غذاے قریب العہد سے یا اخلاط سے اور بھی معلوم کرین کہ اگرچہ
یقظہ بھی پسینا بہت لاتا ہی لیکن سبب اسکا غلبۂ طبیعت کا اور نضج مادے کا نہین ہی بلکہ اس سبب سے کہ
جو روح یقظہ مین طرف ظاہر بدن کے متحرک ہوتی ہی ساتھ اسکے مواد رقیق بھی طرف خارج کے خواہش
کرتے ہین اور اس سبب سے کہ ظاہر بشرہ بسبب متوجہ ہونے حرارت کے گرم ہوا ہی اس مواد کو حبس نہین
کرتی ہی پس بالضرور شامل ہو کر نکلتا ہی پسینے مین پس تعریق نوم کی احمد اور بہت ہوتی ہی لانہ صادر عن فعل الطبیعۃ
وقوۃ قواہا فافہم بیچ بیان استدلال کرنے کے حال خواب و بیداری سے اوپر مزاج کے جانین کہ کثرت
بیداری کی نشان حرارت اور یبوست مزاج کی ہی اور کثرت خواب کی نشان برودت اور رطوبت کی
اور اعتدال درمیان ان دونون کے نشان معتدل ہونیکا ہی کیفیات اربعہ مین اور معلوم کرین کہ
کبھی صورت واقعہ سے کہ بیچ سونیکے دیکھی جاتی ہی استدلال کرتے ہین اوپر احوال مزاج کے بشرطیکہ قرائن
دوسرے بھی اسپر گواہی دیوین اور سبب دیکھنے کا متغیر ہونا مزاج کا تسوء مزاج ساذج یا مادی سے
اور تحقیق کلام کی اس مقام مین یہ ہی کہ دیکھنا خواب کا کہ عربی مین اسکو رؤیا کہتے ہین تین طرح ہی
چنانچہ تین مشاہدہ مین کیے جاتے ہین پس جو تغیر مزاج روح سے ہوا استدلال اس سے اوپر حال
مزاج کے نہین کر سکتے اور فرق درمیان انکے اور جھوٹے کر سکتے ہین مشاہدہ بیچ رؤیا کے کہ بسبب
سیر کرنے کے عالم مجردات مین نفس ناطقہ کو ظاہر ہوتا ہی پوشیدہ نہ رہے کہ نفس آدمی کو علاقہ اپنی مبادیسے
ہی مگر بسبب تعلقات جسمانی کے اس سے محجوب اور وصل دائمی سے مہجور رہوا ہی لیکن کبھی ہوتا ہی کہ عنایت
جامع التفرقتین سے بسبب ریاضت کے یا بدون اسکے اسکو کوئی تجرد اس عالم سے حاصل ہوتا ہی
اور اپنی مبادی سے کہ عالم ارواح و مثال اور عالم مجردات کے ہین متصل ہوتا ہی اور کلیات سے
کتنے امور کہ بیچ عالم ارواح کے اور لوح محفوظ مین ثابت ہین اور اس سے مناسبت رکھتے ہین بسبب
کوئی وجہ کے وجوہ سے مطلع ہوتا ہی اور قوت متخیلہ اسیوقت انکو وہ صورت کہ مناسب انکے ہی پہناتی
ہی بعد اسکے وہ صورت حس مشترک مین آتی ہی اور مشاہد ہوتی ہی پس حس مشترک اسکو اپنے

خزانہ مین کہ خیال ہی سپرد کرتی ہی اور خیال اُسکی محافظت کرتا ہی اور حالت بیداری مین یاد دلاتا ہی پس
اگر درمیان اُس صورت کے اور صاحب صورت کی شدت مناسبت اور ملائمت کی ہی خواب کو حاجت
تعبیر کی نہین ہی جیسے سانپ کو بیچ خواب کے مال سے تعبیر کیا ہی اس مناسبت سے کہ دونون دشمن آدمی زاد
کے ہین اور دودھ کو علم سے تعبیر کرتے ہین اس مشابہت سے کہ دونون مفید ہین اور یہ قسم رویا کی
رویاے صادقہ نام رکھتی ہی اور اس رویا کے خواص سے ہی کہ جو نزدیک کسی کے بیان کرین پہلی بار وہ
شخص جو تعبیر کرے اُسی طرح واقع ہوتا ہی اکثر اسی سبب سے حدیث شریف مین سخت تاکید سے وارد
ہوا ہی کہ رویا کو نزدیک نادان کے کہ تعبیر سے واقف نہین ہی نکہنا چاہیے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین اپنے خوابون کو بحضور پر نور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے عرض کرتے تھے
اور اُنکی تعبیر سے اُس جناب عرفان مآب سے مستفید ہوتے تھے بالجملہ رویاے صادقہ مانند وحی کے ہی
خصوصاً رویاے صلحی اور اتقیا کے مشاہدہ بیچ رویاے تخیلی کے جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہی کہ
بیچ بیداری کے جو صورت کہ خیال مین آتی ہی پس اُسی صورت کو بیچ عالم خواب کے حس مشترک مشاہدہ
کرتی ہی یا یہ کہ کوئی معنی معانی سے بیچ حافظہ کے آتا ہی پس متخیلہ اُسکو کوئی صورت پہنا کر او پر حس مشترک کے
عرض کرتا ہی اُسکو رویاے کاذبہ اور اضغاث احلام کہتے ہین اور اُسکا کچھ اعتبار نہین ہی اور کوئی اثر
اسپر مترتب نہین ہوتا ہی مشاہدہ بیچ اُن رویا کے کہ بسبب تغیر مزاج روح کے واقع ہوا ورنہ
یا سوء مزاج سازج سے ہو یا سوء مزاج مادی سے لیکن وہ تغیر کہ سوء مزاج سادہ سے ہوتا ہی اگر
بواسطہ حرارت کے ہو وجہ یہ ہی کہ جو روح مشتعل ہو اور قوت متخیلہ اُسکو تصور کرے بصورت گرم
چیزون کے کہ بیداری مین مشاہدہ کرتی ہی بسبب رعایت کرنے مناسبت کے پس بیچ خواب کے آگ
اور آفتاب و برق اور صاعقہ اور مانند انکے دیکھتا ہی اور اگر بواسطہ برودت کے ہو وجہ یہ ہی کہ جب
روح سرد ہوتی ہی اور جمود اُس مین ظاہر ہوتا ہی فی الحال قوت متخیلہ اُسکو بصورت سرد چیزون کے
کہ بیچ بیداری کے ملاحظہ کیا ہی متصور کرتی ہی بسبب رعایت کرنے مناسبت کے پس بیچ عالم خواب کے
برف اور یخ اور باد اور باران اور مانند انکے دیکھتا ہی لیکن وہ تغیر کہ سوء مزاج مادی سے ہوتا ہی اگر خلط
صفرا ہی بر طرح روح اُسکی حرارت سے مشتعل ہوتی ہی اور بخار تند اُس سے منفصل ہوتے ہین اور قوت
متخیلہ اُسکو اُس صورت پر کہ مناسب اُسکے ہی متصور کرتی ہی اور اوپر حس مشترک کے جلوہ گر کرتی ہی پس خواب

زردی اور گرمی اور پرواز کرنا اور مانند انکے دیکھتا ہی اور اگر مادہ خون ہی اسی طریق سے سرخی اور گرمی اور خونریزی خواب مین دیکھتا ہی اور اگر مادہ بلغم ہی سردیانی اور سرما اور برف اور باران اور سفیدی اور مانند انکے دیکھتا ہی اور اگر مادہ سودا ہی سیاہی اور تیرگی اور ترس اور وحشت اور ڈرانے والی چیزین اور بلندی سے نیچے گرنا اور مانند انکے دیکھتا ہی تذکیر پوشیدہ نہ رہے کہ جو صاحب کتاب نے تدبیر جماع کی ذکر نہین کی ہم بھی اس جگہ بیان نہین کرتے ہین لیکن اس سبب سے کہ بیچ قسم رابعہ ستہ ضروریہ کے کہ متضمن بیان حرکت اور سکون کے ہی اور حرکت جماع کی ماتن نے اسجگہ ذکر کی ہی تدبیر اسکی مجملاً اُسی جگہ کی گئی ہے سبب علاقہ مذکور کے پس جو شخص طالب اسکا ہو اسکی طرف رجوع کرے **الفصل الخامس فی التدبیر بحسب الفصول** فصل پانچوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہی بیچ تدبیر آدمی کے مطابق فصلون سال کے اور جو دوسری فصل مین مقالہ تیسرے سے کہ متضمن بیان اسباب ستہ ضروریہ کا ہی ذکر فصول اربعہ کا اور تعریف انکی بطور حکما کے اور بطور اطبا کے ساتھ تاثیرات فصلون کے اور بہت فوائد کے کہا ہی ہمنے اسجگہ جو کچھ تدبیر سے تعلق رکھتی ہی کہی جاتی ہی اور مراد فصول سے اس مقام مین وہی ہی کہ بطور اطبا کے قرار پائی ہین اما الربیع فانہ یبادر فی اولہ الی الفصد والاسہال ویحترز فیہ من کل ما یسخن ویرطب لیکن ربیع بس چاہیے کہ بیچ اسکی ابتدا کے سبقت کرین طرف فصد اور اسہال کے اور پرہیز کرین اسمین ہر چیز سے کہ مسخن اور مرطب ہو فائدہ پوشیدہ نہ رہے کہ بیچ ربیع کے بسبب حرارت لطیفہ کے کہ اسکی طبع مین ہی وہ مواد کہ بیچ جاڑے کے بسبب قوی ہونے سردی کے بستہ تھا پگھلتا ہی اور شامل ہوتا ہی اور بسبب پگھلنے کے حجم اسکا زیادہ ہوتا ہی اور آثار اسکے ظاہر ہوتے ہین لہذا پیدا کرتا ہی امراض مناسب اپنے طبع کے کہ جا ہین اور اسی سبب واسطے تقدمۃ الحفظ کے امر کیا ہی اطبا نے واسطے تنقیہ کے تو واقع ہونے امراض مترقبہ سے امن حاصل ہوا اور وہ تنقیہ کہ بہ نسبت اکثر امزجہ کے آسان ہی فصد ہی اور اسہال لہذا ماتن نے ان دونون کا ذکر کیا ہی ورنہ بہترین تنقیات مین بیچ اس فصل کے قے ہی بشرط امکان اور آسانی کے اور وجہ بہتری قے کی اس فصل مین یہ ہی کہ بیچ جاڑے کے بلغم اکثر معدہ مین اور اسکے نواح مین منجمد ہوتا ہی اور بیچ ربیع کے بلغم مذکور حرکت کرتا ہی اور ظاہر ہی کہ واسطے اخراج مافی المعدہ اور نواحی معدہ کے کوئی چیز قے سے بہتر نہین ہی اور اگر قے سے دفع نہ کرین خوف رکھتا ہی کہ

الفصل الخامس فی التدبیر بحسب الفصول

معدے کو اور باقی اعضا کو ضرر پہونچاوے بالجملہ مراعات کرنا عادت کے اہم مہمات سے ہے پیچ امر
تنقیہ کے پس جو چیز کہ موافق حاجت کے اور مطابق عادت کے ہو کرنا چاہیے اور کبھی ہوتا ہے کہ خون غالب
ہوا اور بھی غالب دوسرا ایسا اس جگہ استفراغ دونون کا مطلوب ہو ورنہ باعتبار غلبہ دونون خلط کے تنقیہ
واجب ہے اور ساتھ اسکے کبھی ہوتا ہے کہ ایک شخص معتاد معینہ سے ہوتا ہے مسہل سے اور ساتھ اسکے حاجت
اسہال کی رکھتا ہے اور آثار خون کے ظاہر نہین ہوتے اسکو واسطے رعایت عادت کے فصد کرتے ہین
مفید ہوتا ہے اور بالعکس لکن الاول ہو الاکثر والالیق لان الفصد یخرج ای مادۃ کانت ولذا یقال
لا الاستفراغ الکلی اور مراد مراعات عادت سے وہ ہے کہ امر غیر معتاد کو با وجود حاجت شدیدہ کے ہرگز
نہ کرین بلکہ مراد یہ ہے کہ جب تک کام اُس سے چلے اور مقصود اسی سے نکلے غیر معتاد سے مشغول نہون
ورنہ وقت ضرورت کے بمقتضاے الضرورات تبیح المحظورات کوئی چیز کہ لائق اُس وقت کے دکھلائی دے
منع نہین ہے اور بھی مسخنات اور مرطبات سے اس فصل مین اجتناب لازم ہے تو مدد نہ کرے طبیعت
فصل کو اسلیے کہ یہ فصل بھی حار رطب ہے اور شک نہین ہے کہ جو مسخن ہے محرک ہے اور جو مرطب ہے مکثر
مواد ہے اور اس فصل مین یہ دونون چیزین غیر مناسب ہین اسی سبب سے کہ کثرت تناول لحوم سے
اور خمر غیر ممزوج اور کثرت استحمام سے اور مانند انکے احتراز واجب جانا ہے اور تلطیف غذا کی اس
فصل مین انفع التدبیر ہے اور جاننا چاہیے کہ بیچ اصطلاح اطبا کے تلطیف غذا کو تین طور پر
بولتے ہین چنانچہ مفصل لکھا جاتا ہے اور جو کچھ یہان مقصود ہے اُس پر اشعار اور خبر کیا جاتا ہے پہلے معنی تلطیف
غذا کے کہ مراد اُس سے استعمال کرنا اغذیہ لطیف کا ہو یعنی وہ اغذیہ کہ اُس سے خون رقیق حاصل
ہو اور تلطیف غذا کی اس معنی سے یہان مقصود نہین ہے اسلیے کہ اغذیہ رقیق الدم اکثر امر میں
گرم ہوتی ہین اور ایسی غذائیں نہ چاہیے اسلیے کہ مناسب ترین اغذیہ کا اسوقت مین وہ ہے
کہ بارد اور غلیظ ہو اسواسطے کہ بارد تسکین دیتی ہے حرکت اخلاط کو اور غلیظ تعدیل دیتی ہے رقت
اخلاط کو کہ فصل کی طبیعت نے واجب کیا ہے دوسرے معنی یہ کہ مراد اوس سے تقلیل مقدار غذا کی
ہو اور یہ بھی یہان درست نہین آتا ہے اسلیے کہ بیچ ربیع کے کثرت معتدل بیچ مقدار غذا کے لازم ہے
اسواسطے کہ اجواف اسمین گرم ہوتے ہین اور اس سبب سے ہضم بھی اسمین قوی ہوتا ہے اور باوجود قوت
ہضم کے تقلیل مقدار غذا مین لا محالہ مضر ہے اس سبب سے کہ قوی ہونا بھوک کا سبب تیزی اخلاط

اور تحریک کا ہی و قد قال بقراط الاجوات فی الشتاء و الربیع اسخن ما یکون بالطبع و النوم منہما اطول
تتفق فی ہذین الوقتین اینبکون ما تناول من الاغذیۃ اکثر و ذلک لان الحار الغریزی فی ہذین الوقتین
فی الابدان قوی کثیر لذلک یحتاج الی غذاء کثیر یعنی تیسرے وہ کہ مراد اس سے تقلیل التغذیہ ہو یعنے
اگرچہ مقدار مین کثیر ہو لیکن لغذیہ مین قلیل ہو اور مقصود تلطیف غذا سے بیچ اس فصل کے یہی معنی
ہین اور شک نہین ہی کہ جو اس فصل مین کثرت اخلاط مین ہوتی ہی احتیاج طرف وارد ہونے بدل
ما یتحلل کے خارج کمتر ہی پس تقلیل التغذیہ کافی ہوتی ہی اور اس سبب سے کہ حرارت باطن مین بست
ہوتی ہی اور ہاضمہ معدہ کا قوی ہوتا ہی حاجت ہوتی ہی اسکی کہ کوئی چیز معدے مین وارد ہو تو واسطے
اشتغال معدے کے وافی ہو اور ظاہر ہی کہ یہ دونون غرض با وجود کثرت تناول کے زیادتی اخلاط مین
نہین ہو سکتی بغیر ایسی غذا کے کہ مذکور ہوئی حاصل نہین ہوتی ہین نظیر اسکی بقول غیر جارہ اور
ترکاری ہین اور چاہئین کہ اس فصل مین ریاضت معتدل محمود ہی اسلیے کہ غرض اس ریاضت سے
تحلیل مواد کثیر کا ہی نہ غیر اسکے اور ظاہر ہی کہ اگر ریاضت مفرط ہو تحلیل زیادہ کرے اور گرمی لاوے
اور فصل کی طبع کو مدد دے بسبب سیلان کرانے اور تحریک اخلاط کے اور اسی طرح اگر ریاضت
نہایت کم ہو تحلیل معتد بہ اس سے حاصل نہین ہوتی پس لائق وہ ہی کہ ریاضت مذکور زائد
فی الکثرت اور ناقص فی الشدت ہو تو تحلیل اسکی تسخین سے زیادہ ہو اور یہی مطلوب ہی اور نیک
زیادہ لباس بیچ اوائل ربیع کے مستحب ہی اسلیے کہ تسخین اسکی کمتر ہی اور مستور و کپڑے کہ محشو
ہوں روئی سے ٹھنک قلیل المقدار سے اور سیاہ ہو نزدیک بسبب صغیر ہونے حجم کے کہ ایسی
قبا بھی قلیل الاستخان ہی واما الصیف فینقص فیہ الغذاء و الشراب و الریاضۃ و یلزم الظل و الکن
والہدو و المطفیات و یبادر الی الفئ لیکن گرمی پس چاہیے کہ کم کیا وے اس مین غذا اور شراب
اور ریاضت اور لازم پکڑے ظل کو اور کن اور آرام کو اور مطفیات کو اور مبادرت کرے ساتھ
قے کے اگر ممکن اور سہل ہو ظل سایہ ہی اور کن بکسرہ کاف اور تشدید نون کے سقوف یعنی
چھت اور پوشش کہ آفتاب سے چھپی ہو ہدو آرام اور سکون اور معلوم کرین کہ بیچ گرمی کے
ہضم ضعیف ہوتا ہی اور اخلاط گرم اور حاجت تغذیہ کی کمتر ہوتی ہی با وجود کثرت تحلیل کے
اور یہ بسبب غلیان کے اور زیادتی حجم اخلاط کے ہی پس کم کرنا غذا مین لازم ہوتا ہی اور یہ سقوط

بیچ شراب و در ریاضت کے کما ذکر او رفائدہ التزام سایہ وغیرہ کا یعنی مسکنات غلیان مواد کے ظاہر ہر
اور اشربہ مطفیہ کہ کثرت انکی اس فصل مین ضروری ہو شربت حماض کا ہوا ور شربت تمر ہندی کا
اور سوائے انکے اور نفع تر کا یہ ہو کہ اخلاط اُس وقت مین طافی اور مائل اوپر کو ہوتے ہین اور
بھی صفرا غالب ہوا ور وہ مسہل الاجابت ہوتے ہو لیکن آسانی قے کی اور ہونا مانع کا ارتقاضائے
عادت کا البتہ رعایت کیا چاہیے اور بھی کثرت فواکہ رطبہ کی مانند آلوا ور تربوزا ور کھیرے کے
اختیار کی گئی ہو بسبب تسکین حرارت کے اور بہترین مبردات مین شیرین پانی سرد ہوا ور موافق
ترین لباس کا اس فصل مین کتان ہو انتہاہ اگر تنقیہ تو سے میسر ہو ملینات مبردہ سے مانند
ماء الفواکہ کے رفع قبض کر سکتے ہین اور نزدیک حاجت کے مغز فلوس خیار شنبر اور ہلیلہ
چکنا کیا گیا ساتھ ماء الفواکہ کے ہو ملانا چاہیے لیکن مسہلات قوی سے مانند تربد کے حتی المقدور
حذر کرنا چاہیے کہ آفت عظیم پیدا کرتے ہین اور فصد سے بھی جہان تک ممکن ہو اجتناب کیا چاہیے
اور اگر ضرورت ہو وقت متوسط مین کیا چاہیے لیکن قلیل المقدار اور بعد پینے معدلات
کے اور یہ سب مراعات کہ باعتبار فصول کے کی جاتی ہو اس تقدیر پر ہو کہ فصل اوپر اپنی
طبع کے ہوا ور بیچ اس شہر کے ہو کہ چارون فصل اس مین متمیز الآثار ہوتی ہین ورنہ
یہ قاعدہ ساقط الاعتبار ہو اور مراعات حرارت و برودت وقت حاضر کے کیا چاہیے اور
موافق اسکے تصرف کرنا چاہیے جو فصل کہ ہو واما الخریف فیجب الاحتراز فیہ من المجففات
والجماع والماء البارد والنوم فی المکان البارد وحر الظہیرۃ وبرد الغدوات واللیالی و
اکل الفواکہ ویستعمل فی اوائلہ الاستفراغ ولو کل فیہ ما یرطب ویسخن قلیلا لیکن خریف
واجب ہو احتراز اسمین اُس چیز سے کہ خشک کرنے والی ہو اور جماع اور سرد پانی سے
اور سونے سے سرد جگہ مین اور گرمی دوپہر دن سے اور سردی صبح اور راتون سے اور
کھانے فواکہ سے اور استعمال کرین اُسکے شروع مین استفراغ اور تناول کرین فصل خریف
مین جو چیز کہ مرطب ہو اور سخونت کم رکھے فائدہ امر واسطے ترک مجففات کے اسلیے
ہو کہ جو طبیعت اس فصل کی یابس ہو استعمال انکا یبوست کو زیادہ کرتا ہو اور اگر کہین کہ
شک نہین ہو کہ ہوا گرمی کی خشک زیادہ ہو ہوائے خریف سے بسبب غلبۂ حرارت کے

کہ موجب یبس کا ہی بس ترک کرنا مجففات کا گرمی مین چاہیے کہ واسطے زیادہ ہی اور واجب
زیادہ اور حال اسکے مخالف ہی جواب اسکا یہ ہی کہ اگرچہ یبوست مجففات ہو اگرمی کی زیادہ ہی
لیکن بسبب حرارت غالبہ کے کہ واجب کرتی ہی سیلان اور تذویب کو بیچ رطوبت کے
تدارک کرتی ہی اُس رطوبت کو لہذا وہ یبوست کہ بیچ ابدان کے گرمی مین نہین ہوتی ہی
کہ خریف مین ہوتی ہی اور امر واسطے ترک جماع کے ظاہر ہی کہ وہ جماع ساتھ اس امر کے
کہ مجفف ہی بشرط افراط کے مضعف بدن اور محلل قومی بھی ہی لیکن جماع معتدل المقدار کہ
موافق طبع کے ہوا و خوشی پیدا کرے وہ جماع کوئی وقت مضر نہین ہی کما لا یخفی علی المجربین
اور امر ترک کرنا سرد پانی کا کہ شدید البرد ہی اسلیے ہی کہ اس فصل مین آلات صدر اور
حلق کے ضعیف ہوتے ہین بسبب اختلاف ہوائے فصل کے اور معلوم ہی کہ پانی بہت
سرد سینہ اور حلق ضعیف کو مضر ہی اور جانیں کہ پینا سرد پانی کا مضر ہی گرانا اُسکا اوپر جگر
بھی مضر زیادہ ہی اسلیے کہ پیدا کرتا ہی نزلے کو اور یہ عمل بیچ سب فصلون کے اگرچہ
غیر مجوز ہی لیکن بیچ خریف کے ناجائز زیادہ ہی کما قلناہ اور امر ترک کرنے نوم کا بیچ مکان
سرد کے اور اجتناب حر ظہائر اور برد غدوات اور لیالی سے بسبب امین ہونے کے حدوث
زکام سے ہی اور سونے مین احتیاط تمام کرے کہ سر کھلا نہو رات کو اور ملاقی ہوا کا نہو کہ بیچ
پیدا کرنے زکام کے اسرع ہی اور بدستور نوم اور امتلا کے اگرچہ ہمیشہ منہی ہی لیکن اس
فصل مین منہی زیادہ ہی تو سر کو بخار سے نہ بھر دے اور امر احتراز کرنے فواکہ سے کہ کیا ہی مراد
اُس سے فواکہ وقتی ہین یعنے وہ فواکہ کہ بیچ زمانے خریف کے پکے ہون اور منع کرنا اسے
اسلیے ہی کہ فواکہ مذکور رطب ہوتے ہین اور شک نہین کہ کثرت فواکہ رطبہ کی پیدا کرتی ہی
حمیات کو بسبب جوش اخلاط کے اور یہ بات بیچ اس فصل کے کثیر الوقوع ہی بسبب
اختلاف ہوا کے اور فساد ہضمون کے بخلاف فواکہ غیر وقتی کے کہ رطوبت زائد سے
خالی ہین استعمال اُنکا کبھی ہوتا ہی کہ نفع کرتا ہی بسبب تعدیل مزاج فصل کے اور
بعید ہونے کے ایجاب غلیان سے اخلاط مین اسلیے کہ اکثر فواکہ بالقوہ رطب ہین اور مزاج
اس فصل کا یابس ہی ظاہر ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ رطوبت زائد انکی خشک ہوتی ہی

اخلاط مین جوش نہین کرتے ہین اور امر استفراغ کا اوائل خریف مین واسطے تقلیل مواد کے ہی اور
واسطے غالب ہونے طبیعت کے لیکن تنقیہ قوی سے اس فصل مین منع ہی اسلیے کہ سمی لاتی ہی اس سبب سے
کہ قوت حرکت سے ہیجان مین لاتی ہی اخلاط کو کہ عروق مین ہین اور اخلاط مذکور وہان سے دفع
نہین ہوسکتے اسلیے کہ قوت کافی نہین ہوتی انکے اخراج مین اور ظاہر ہی کہ جسوقت مواد حرکت
مین آوین اور نہ نکلین اور حرارت اور برودت فصل کی انکی مدد کرے لامحالہ تپ ظاہر ہوگی
پس بہتر تنقیہ اس فصل مین مسہل ہی یا اسہال مسہلات غیر قوی سے اور بعضی جا ئین کہ بہتر دوی
ہین کہ انکو اس فصل مین حرکت تنقیہ سے نہ دینا اور ساکن رکھنا مواد کا ادے ہوتا ہی اور
یہ وہ لوگ ہین کہ اخلاط فاسد انکے ابدان مین غالب زیادہ ہون اور مائل بغلظ ہون
اور ہوا فصل کی انکی تحریک پر قدرت نہ پاوے پس جسوقت تنقیہ سے حرکت پاوین
اور نکلنا سب مواد کا متعذر ہی بالضرور ساتھ اخلاط صالح کے ملکر انکو بھی فاسد کرتے ہین
اور برودت ہوا کی اور ضعف قوی کا جو اسمین مددگار ہی امراض مناسب فصل
مذکور ظاہر ہوتے ہین بالجملہ اگر ایسے ابدان مین بنظر اسکے کہ مبادا مادۂ فاسد مسکنہ بسبب
قوت فصل ردی کے فساد قوی دفعۃً پیدا کرے تنقیہ واجب آوے تو فصد اولیٰ ہی
اسہال سے اسلیے کہ ادویۂ مسہلہ شدید التحریک ہین واسطے اخلاط کے اور ساتھ اسکے
کبھی ہوتا ہی کہ مسہل مادے کو ہلا دیتا ہی اور نہین نکالتا اور اس سبب سے زیادہ کرنے والا
شر کا ہوتا ہی بخلاف فصد کے کہ ایسی نہین ہوتی لیکن قے نہایت منہی عنہ ہی کما ذکر فیما تقدم
اور تناول کرنا مرطبات کا اس فصل مین ظاہر ہی کہ واسطے تعدیل یبوست اس فصل کے
ہی لیکن چاہیے کہ یہ مرطب مائل بسخونت ہو تو مزاج آدمی سے موافق ہو اور تیزی پیدا
نہ کرے اور ساتھ اسکے لازم ہی کہ رطوبت اسکی مستعد عفونت کی اور باعث ہیجان اخلاط
کی نہو کما ذکر فی الفواکہ اور اغتسال اس فصل مین سواے پانی نیم گرم کے نچاہیے اسلیے
کہ پانی بہت گرم مجفف اور مہیج مواد کا ہی اور پانی سرد مکثف مسام ہی اور کثافت مسام کی
واجب کرتی ہی خشکی کو ان فصول مین اور منع کرتی ہی اسکے تحلل کو اور یہ سب سبب
برودت فصل کے پیدا کرنے والے امراض کے ہوتے ہین اور پینا شراب کا اس موسم مین

چاہیے کہ با فراط نہو اسلیے کہ افراط اسکی اگرچہ سب وقت ممنوع ہی لیکن یہان ممنوع زیادہ ہی بسبب ضعیف ہونے قواے طبیعی کے اور چاہیے کہ شراب ملائی ہو تو ترطیب و اصلاح میں فصل کی اور توڑنا تیزی اخلاط کا کرے انتباہ خریف کہ اسمین پانی بہت برسے باعث اس کا اسکے شر سے ہوتا ہی اسلیے کہ پانی سے خشکی ہوا تعدیل پاتی ہی اور تیزی اخلاط کی ٹوٹ جاتی ہی واما الشتاء فیجب الاحتراز فیہ من الفصد والقی ویرخص الاسہال عند مساس الحاجۃ ویکثر فیہ الغذاء لیکن سرما بس واجب ہی احتراز اسمین فصد اور قے سے اور رخصت دیا گیا اس مین اسہال کو وقت حاجت کے اور چاہیے کہ اسمین غذا بہت کھاوین فائدہ امر اجتناب فصد اور قے سے اس فصل مین اسلیے ہی کہ مادہ جاڑے مین غلیظ اور راست ہوتا ہی اور نکالنا ایسے مواد کا فصد اور قے سے ممکن نہین لہذا شیخ رئیس لکھتا ہی کہ و بلقراط یستصلح فیہ الاسہال دون الفصد ویکرہ القی پس اسوقت مین مقیات سے اوپر مسہلات کے قصر کرنا لازم ہی اور وجہ اسکے صالح ہونے کی یہ ہی کہ جو مواد اس مین مترسب و مائل باسفل ہوتے ہین اس سبب سے اسہال سے نکلنا اسکا آسان زیادہ ہوتا ہی چنانچہ بیچ گرمی کے قے سے آسان زیادہ ہوتا ہی بسبب طفو و غلیان مواد کے لیکن فصد اگرچہ اخراج مواد غلیظ کا بھی کرتی ہی لیکن اس سبب سے کہ اس فصل مین توفیر خون کی مطلوب ہی واسطے مقاومت برد کے احتراز کرنا اس سے بھی ضروری ہو جب تک کہ مواد ساکن ہین لیکن جسوقت کہ مواد حرکت مین آوین بسبب تغیر فصل کے یا تناول سفیات کے یا مانند انکے اور حاجت فصد کی ہو باک نہین ہی بے توقف فصد کرنا چاہیے اور جب تک حاجت قوی نہو اسہال بھی نکرنا چاہیے لہذا ماتن نے بیچ رخصت اسہال کے عند مساس الحاجۃ ضبط کیا ہی حاصل یہ ہی کہ اس فصل مین واسطے تقدم حفظ کے تنقیہ نچاہیے کرنا بخلاف اور فصول کے کہ وہان واسطے دفع شر مترتب کے ان فضول سے مبادرت بتنقیہ مناسبہ کے واجب ہی جیسا کہ گذر چکا ہی انتباہ توفیر اور تکثیر غذا کی بیچ جاڑے کے اسلیے مستحسن ہی کہ اس فصل مین بسبب برد ہوا کے تکاثف اخلاط مین ہوتا ہی اس سبب سے حجم انکا کم معلوم ہوتا ہی اور رگون کو بھر نہین لیتے اور اس سبب سے کہ خالی ہونا رگون کا مقتضی دعا سے

سبب اضطرار اور تشویش طبیعت کا ہی اور یہ کثرت غذا کے قصور واقع ہو سکتا ہی بسبب خالی
ہونے عوض اُس چیز کے ناقص ہوتی ہی بسبب تکثیف کے اور وجہ موجبہ کہ بیچ کمی مواد کے
اور زیادتی بھوک کے جاڑے میں کہ کہا ہی یہی ہی اور جو بعض لوگ کہتے ہین کہ اس فصل مین
بسبب اجتماع حرارت کے باطن مین تحلیل بہت ہوتی ہی کمی مواد مین اور اضطرار طرف استحالات
کے کہ بھوک کو پیدا کرتا ہی اُسی سبب سے ظاہر ہوتی ہین نہایت یہ کہ تحلیل مذکور مخفی ہی نزدیک
محققون کے مقرون بصواب نہین ہی اس دلیل سے کہ اگر ایسا ہوتا بیچ فصل ربیع کے کہ معتدل
زیادہ فصلون مین ہی امتلاے مفرط کیون ظاہر ہوتا اسلیے کہ ثابت ہوا کہ ربیع سب فصلون مین
اعدل اور مقوی طبیعت ہی اور امتلا کہ اُس مین ظاہر ہوتا ہی بسبب غلبہ طبیعت کے ہی کہ مادہ
افسردہ شتوی کو پگھلاتی ہی اور اُوسیر دفع کے آمادہ کرتی ہی پس اگر بیچ جاڑے کے اقرار کرین ہم
کہ مواد تحلیل ہوتا ہی لازم آتا ہی کہ ربیع کو موجد مواد فاسدہ اور مضاد طبع کے مقرر کرین اور حال ایسا
نہین ہی نکتہ بیچ فصل جاڑے کے جیسی کثرت غذا کی مطلوب ہی کثرت تعب کی بیچ ریاضت کے
بھی لازم ہوتی ہی واسطے تسئیل او تلطیف اخلاط مستکثفہ کے لیکن معلوم کرین کہ حکم کثرت غذا
کا اُس صورت مین ہی کہ جاڑا جنوبی نہو اسلیے کہ اگر جنوبی ہوگا یعنی بیچ جنوب اُس مین اکثر
بہے گی لازم ہی کہ غذا مین تقلیل کرین لیکن بیچ ریاضت کے زیادہ کرین اور یہ اسواسطے کہ
بیچ شتاے جنوبی کے برو تکثیف قوی نہین ہوتا ہی اور اس سبب سے بیچ حجم اخلاط کے نقصان
ظاہر تکثیر غذا کی طرف محتاج کرتا ہی ظاہر نہین ہوتا پس تقلیل غذا کی ضرور ہی اور اس سبب سے
کہ اُسمین رطوبات بہت غالب آتے ہین بسبب تحلیل کے حاجت ریاضت کی زیادہ پڑتی ہی
اور یہی بیچ شتاے جنوبی کے بسبب فساد ریح جنوب کے اور غلبہ رطوبات کے اخلاط عفونت
کے لیے مستعد ہوتے ہین اور اس صورت مین ظاہر ہی کہ قلت غذا کی مقصود ہو واسطے تقلیل
فضول کے اور بعید ہونے کے قبول فضول سے اور اسیطرح زیادتی ریاضت غیر مفرط کی مطلوب
ہوتی ہی واسطے انتعاش حرارت غریزی کے اور تحلیل فضول کے اسلیے کہ یہ امر قوی ترین
اسباب منع عفونت کا ہی بالجملہ جو کچھ تدبیر اور منع کرنے تنقیہ سے بیچ فصل جاڑے کے کہا
بنظر اسکے ہی کہ شتا اُوپر طبع اپنی کے ہو اور باد جنوبی اُس مین بہت نہ چلے ورنہ بعضے بلادین

ایسا دیکھا گیا ہی کہ فصل جاڑے کی اکثر محدث امراض گرم کی ہوتی ہیں اور سوائے فصد کے جلد نفع تدبیر سے ظاہر نہیں ہوتا اور اسی طرح جسوقت شتا جنوبی ہو ترک کرنا تسخین کا لازم ہی اور تبرید اور تنقیہ و فصد سے ضرور ہیں طبیعت کو مراعات ان امور لاحقہ کی اور پہچان ہونے تہوئے فصول کی اوپر اپنی طبع کے اور مانند انکے کہ لحاظ کرنا انکا بیچ امر علاج کے واجبات سے ہی لازم ترین اشیا کا ہونا ہی توضیح تدبیر کے غلطی نہ کرے واللہ الہادی ہو اللہ والملہم بالصواب فائدہ جو شتا کہ اوپر طبع اپنی کے ہو تغلیظ غذا کی اسمین ضرور ہی لہذا کہا ہی کہ روٹی گیہون کی کہ جاڑون مین کہاوین چاہیے کہ متلذذ اور سخت زیادہ اُس گیہون کی روٹی سے ہو کہ گرمی مین کہاتے تھے اور اسیطرح گوشتون اور بہنی ہوئی چیزون سے جو غلیظ ہو جاڑون مین موافق زیادہ ہی اسلیے کہ ہضم اس فصل مین قوی زیادہ ہی اور حاجت تغذیہ کی بہت اگر کوئی کہے کہ عمدہ تدبیر نزدیک اطبا کے تعدیل ہی اور اس تقدیر پر لازم آتا ہی کہ غذا جاڑون مین لطیف ہو تو غلظ اخلاط کو تعدیل کرے اور گرمیون مین چاہیے کہ غلیظ ہو تو وہ بھی تعدیل مواد لطیف کی کرے اور حال یہ ہی کہ قضیہ الٹا قرار پایا جواب اسکا یہ ہی کہ اگرچہ اصل تدبیر یہی ہی لیکن بسبب ایک مانع کے الٹا ہو گیا اور مانع یہ ہی کہ جو غذا ئے لطیف لامحالہ انفعال کو زیادہ قبول کرتی ہی جاڑے کی سردی سے جلد ترستہ ہوتی ہی اور یہ بات موجب فسادون کی ہی بخلاف اُس خون کے کہ غذائے غلیظ سے کہ انفعال سے بعید زیادہ ہی سردی اسمین جلد اثر نہین کرتی ہی اور اس سبب فساد انجماد سے محفوظ رہتا ہی پس بیچ شتا کے جو غذا کہ غلیظ ہو اسکی تعریف کی ہی لیکن گرمیون مین جو قوتین اور ہاضمہ ضعیف ہوتے ہین ہضم غذائے غلیظ کا دشوار ہی اس سبب سے غذائے لطیف گرمیون مین اختیار کی گئی فافہم اور بقول موافق جاڑے مین مانند کرنب کے ہی اور سلق اور کرفس کے اسلیے کہ کرنب اور سلق غلیظ ہین اور حار اور کرفس منضج اور ملطف اخلاط کا اور حق یہ ہی کہ یہ بقول بھی ضرورت مین استعمال کرنا جائز ہی ورنہ انسے ہاتھ اوٹھانا اور اوپر اغذیہ مطلقہ کے قناعت کرنا اولی ہی اور پینے والون کو پینا شراب کا بھی مفید ہی اور موافق ترین لباس کا بیچ اس فصل کے پوستین عیب در نفق اور حواصل اور دلق کا ہی اور مانند انکے اور بیچ وار قاقم مقام انکے ہی عیب بعین مہملہ پوستیں کہ فنک مشہور ہی

اور لذت دار سخت
اور اسیطرح گرم
اور مانند انکے کہ
احتیاط کا ہونا

اور رفیق پوستین لومڑی کی اور در اصل ظاہر ہی کہ بیچ مصر کے بہت ہین اور وہ دو طرح ہی
سفید اور سیاہ سفید اُس مین خوب ہی اور خوشبو سیاہ بد بو ہی لائق استعمال کے نہین ہی
اور دلق بھی ایک نوع ہی حیوان سے پوست اُسکا بہ نسبت سمور کے قلیل الحرارت اور
گرمی اُسکی باعتدال ہی قائمہ در بیچ تدبیر فساد ہوا کے اور تدبیر وبا کے عیاذاً باللہ منہما جاننا چاہیے
وبا بالفتح والقصر والمد عبارت ہی فساد مہلک سے کہ عارض ہوتا ہی جوہر اس ہوا ے مرکب کو
کہ ہمارے ابدان سے مماس ہی اور عام ہی کہ حدوث اس فساد کا اسباب سماوی سے ہو یا
اسباب ارضی سے اور فصل پانی مین کہا گیا کہ تغیر ہوا کا تین طور پر ہی ایک اُس سے وبا ہی
اور قید لتعلق فساد کا اُسکے جوہر سے اس سبب سے کیا گیا تو جو فساد مہلک کہ بسبب متعلق ہونے
فساد کے کسب ہوا سے ہو حد وبا سے خارج ہو جیسا کہ اسی فصل مین ذکر کیا گیا اور تعفن
ہوا ے مذکور کا بمنزلہ تعفن پانی کے ہی اور اس سبب سے کہ مباشرت ہوا کی دمبدم ہوا کرتی ہی استنشاق
ہوا ے مذکور کا اخلاط اور ارواح کو جلد تر متعفن کرتا ہی خصوصاً اخلاط نواحی قلب کے اور
اسباب ارضی سے کہ موجب وبا کے ہوتے ہین غالباً یہ ہیں کہ جو ما نند حصول قتال عظیم کا اور رہنا
مقتولون کا بدون دفن کے اور یا افزائش تمام متعفنات اور قاذورات اور بخارات کے کہ مؤدی
بفساد ہون لیکن اسباب سماوی اگرچہ حکماء دیگر انکے ذکر کیے ہوے ہین لیکن حق وہ ہی کہ معترف
ہونا چاہیے اوپر عدم اطلاع کے اُنکی کیفیت پر اسی سبب سے شیخ رئیس نے قانون مین بیچ اسباب
پیدائش وبا کے کہا او لا مر سماوی خفی علی الناس کیفیۃ بالجملہ فساد ہوا کا اکثر اُسکو ہوتا ہی اور اثر
کرتا ہی کہ کثیر الجماع اور ضعیف القوی اور مفتوح المسام ہو اور بدن اُسکا اخلاط ردیہ سے ممتلی
ہو اور بدترین وبا مین وہ ہی کہ اجتماع اسباب سماوی اور اسباب ارضی سے ہو اور قوی ترین
دلائل کا اوپر ہونے وبا کے اسباب سماوی سے وہ ہی کہ فصول سال کے متغیر الحال ہون
اور ساتھ اسکے ستارے دنبالہ دار بہت دکھلائی دین اور ہوا کبھی غبار دار ہو اور کبھی بدون غبار کے
اور پانی کمتر برسے اور ابر ہمیشہ رہے اور اسباب ارضی سے خالی ہو اور اصح ترین دلائل مین اوپر ہونے
وبا کے اسباب سماوی سے وہ ہی کہ بیچ نواحی شہر کے معرکہ عظیم ہوا ہو اور عفونت بہت عالم مین ظاہر ہو اور
جانور کہ زمین مین رہتے ہین مرجائین اور بھاگین اور غلہ اُس فصل کا نقصان دے بخلاف غلہ

فصل اگی کے اب معلوم کرین کہ جسوقت آثار حدوث وبا کے ظاہر ہون چاہیے کہ مبادرت کرین واسطے
تخفیف بدن اور تعدیل مسکن کے وفائدہ تخفیف کا ظاہر ہے کہ جو رطوبات کم ہونے مین استعداد انکی
کہ واسطے قبول کرنے تعفن کے ہے وہ بھی کم ہوتی ہے وہو المطلوب و بہترین مجففات مین تنقیہ بدن کا
ہے اخلاط غالب و زائد سے اور جہانتک تنقیہ اسہال سے کیا جاوے وہ مسہل کہ قوی ہو مانند تربد کے
اور مانند اسکے یا مضعف دل ہو مانند کمونیا کے اور مانند اسکے بچنا چاہیے دنیا اور ملینات مناسب مانند ہلیلہ
اور املاس کے قناعت کرنا چاہیے اور تقلیل غذا کی خوب مجفف ہے لیکن خالی رہنا شکم کا خوب نہین ہے
مدالکثر کھاوین لیکن تفریق سے اور جو غذائین مرطب و سریع العفونت ہین ترک کرین مانند لحوم اور
البان اور فواکہ رطبہ کے لیکن اسجگہ کہ ساتھ تناول لحوم کے اضطرار ہو حموضات سے اصلاح کرنا
چاہیے اور گوشتون سے جو عفونت سے بعید ہے مانند گوشت طیور خفیفہ معتدلہ کے اختیار کیا چاہیے اور
جماع اور ریاضت متعبہ سے اور جو چیز کہ تنفس عظیم اور متواتر پیدا کرتی ہے پرہیز کرنا چاہیے لہذا راحت و آرام
اسوقت مین احسن جانا ہے اور نزدیک اس فقیر کے لائق زیادہ معلوم ہوتا ہے کہ آرام اگر اسطور پہ
ہو کہ تخفیف بھی کرے بہتر ہے پس بیٹھنا جھولے مین افضل ہے کہ باوجود راحت کے تحلیل
رطوبات کو بھی کرتا ہے اور دیکھین کہ وبا کون اسباب سے ہے اگر اسباب سماوی سے ہو واجب ہے
کہ نیچ گھرون کیپسے سقف کے کہ گرد انکے دیوارین اونچی ہون سکونت کرین اور وہان کی ہوا کو
اصلاح کرین اسطور پر کہ قریب کہا جاتا ہے اور ہوائے خارجی کو آنے ندیوین اور اگر اسباب ارضی سے
ہو لازم ہے کہ اونچے گھرون مین ساکن ہون اور صحرا مین گذارہ کرین تو ریاح کے چلنے سے فساد
صعود کرنیوالا اس زمین مین متمکن نہین ٹھہر سکتا ہے اور اگر دونون سبب سے ہو گھر صحرا بہتر ہے
اسلیے کہ ہوائے بند کو اصلاح کرنا آسان ہے اور جب طور پہ ہو عمدہ تدابیر مین بیچ اس مہلکہ کے
وہ ہے کہ وسواس کرین اور توکلا علی اللہ خوش اور بیغم رہین اور ساتھ اسکے تدابیر مذکورہ سے
کوئی چیز باقی نہ رکھین کہ حکم شارع سے ایسا صادر ہوا ہے اور اصلاح مسکن کی اسوقت مین اسطور
کرین کہ گھر وہ اختیار کرین کہ وہان پانی اور فضلہ وا و مانند اسکے کچھ نہو اسلیے کہ فساد ہوا مین اکثر
کثرت رطوبات سے ہے اور وہ سرکہ کہ ہینگ اسمین ملائی ہو بیچ سطح گھر کے اور اوپر دیوارون کے
اکثر چھڑکین اور وہ چیزین کہ بخار کرنا انکا مصلح عفونات ہوا کے ہین مانند سعد اور کندر اور

آس اور گل سرخ اور صندل ملا کر جلاوین اسطرح کہ دخان اسکا دماغ کو تکلیف نہ پہونچاوے اور اسیطرح استشمام روائح طیبہ کا نافع ترین اشیا کا ہی وبا مین خاصتہً کہ مراعات مضاد مزاج کی بھی کیجاوے یعنی گرم مزاج کو طیبوبات باردہ مانند کافور اور صندل کے سونگھاوین اور مبرود کو طیوب گرم مانند عود اور عنبر کے اور جانین کہ استعمال سرکہ کا اکلاً اور شماً اور شحا فی البیت نفع تمام کرتا ہی اوپر بیچ نقصان ہونے کے ہوائے فاسد سے اور اصلاح ہوائے متعفن مین اور شربت کادی کا اور مفرحات یاقوتی کہ دل کو قوت دیتی ہین اکثر کھانا چاہیے اور گرد غم اور رہم کے نجاہیے جانا اور ٹرانی گھونٹ گھونٹ پیتے رہین بشرط حاجت کے اور اگر فساد اسباب رضی ہو پانی کہ بھی گل رمنی ملا کر جوش خفیف تر کے چاہیے پینا اور اگر تھوڑا سرکہ ملاوین اس قدر کہ مزہ مین تغیر ظاہر ہو اور ملایا جاوے بہتر ہی لہذا شیخ نے کہا کہ استعمال الخل فی الوبا امن من آفاتہ اور نافع ترین اشیا مین بیچ وبا کے استعمال کرنا لیمون کا ہی کثرت سے طعام مین اور تدہین بدن سے جو تدبیر مذکور بیچ مبحث جزئی کے مفصلاً لکھی جاتی ہی یہان کہ کلیات مین اسی قدر پر کفایت کیا مین نے اور تلاوت سورۂ تغابن کا ایام وبا مین خاصیت عظیم رکھتا ہی بیچ رفع کرنے وسواس اور دفع کرنے ضرر وبا کے

الفصل السادس فی تدبیر الحبالی والمرضعة والاطفال

فصل چھٹی مقالہ پانچوین سے ثابت ہی بیچ تدبیر حاملہ اور دودھ پلانے والی اور چھوٹے لڑکون کے الحبلی فیجب ان یحترز عن الفصد والحجامة والاسهال والقی الا عند مساس الحاجة لیکن حاملہ کو واجب ہی کہ احتراز کرے فصد اور حجامت اور اسہال اور قے سے مگر وقت حاجت کے کہ بمقتضائے الضرورات تبیح المحظورات کے استعمال کرنا امور منہیہ کا اس وقت مین رخصت ہی اور وجہ منع ان اشیا کی حمل مین اور وجہ اسکی کہ فصد کون وقت مین اوقات حمل سے منع زیادہ ہی مفصل کہی جاتی ہی آخر اسی فصل مین وعن الفرع الشدید والاصوات الهائلة وشم روائح الاطعمة بغتة اور واجب ہی حاملہ کو احتراز کرنا خوف قوی اور آوازین مہیب اور سونگھنے بوئین طعامون سے یکبارگی اور ینبغی ان تتعهد الجلنجبین والسکنجبین لتنقیة المعدة واسقاط شهوة الطین اور چاہیے کہ ہمیشگی کرے اور اکثر استعمال کرتی رہے حاملہ گلقند اور سکنجبین کو واسطے تنقیہ معدے کے اور اسقاط شہوت مٹی کے ساتھ اسکے کہ تقویت معدہ کی بھی کرے **فائدہ** فصد اور اسہال اور حجامت اور قے سے ہرچند حوامل کو سب ایام حمل مین منع ہی لیکن قبل شروع ہونے چار مہینے کے اور بعد سات مہینے کے

الفصل السادس فی تدبیر الحبالی والمرضعة والاطفال

شدید المنع لکھا ہی خصوصاً پہلے مہینے مین بیس دن تک خصوصاً پہلے ہفتے مین تین دن تک علوق سے
جو چیز کہ مزعزع اور جنبش جنین کی ہی حوامل کو ارتکاب اُسکا حرام ہی اسلیے کہ اسقاط جلد کرتی ہین
اکثر لیکن منع فصد سے حاملہ کو اسلیے ہی کہ فصد اعضاے رئیسہ کو ضعیف کرتی ہی اور قوت اور مزاج
کو سست کرتی ہی اور یہ امر لامحالہ باعث حرکت جنین کا ہوتا ہی اکثر خصوصاً اُن ایام مین کہ تعلق
اُسکا ساتھ رحم کے قوی زیادہ نہوا ور ایام مذکور اول تکون سے تین مہینے تک ہین اور بعد ساتوین
مہینے کے وقت وضع اسلیے کہ معلوم ہوا ہی کہ تعلق جنین کا ساتھ رحم کے بمنزلہ تعلق میوہ کے ساتھ
شاخ کے اور جیسے میوے کو ابتدا سے وسط زمانے استکمال تک تعلق کمتر ہوتا ہی حمل کو بھی بدستور جیسے
میوہ جب کامل ہوتا ہی تعلق اُسکا شاخ سے بھی کمتر ہوتا ہی لہٰذا تھوڑی حرکت سے اُسوقت مین ساقط
ہوجاتا ہی کما ہو مشہود حمل مین بھی اسی طرح بعد ساتوین مہینے کے کہ زمانہ استکمال جنین کا ہی وہ تعلق
درمیان مین ہوا تھا چھوٹ جاتا ہی پس ان دونون وقت مین احتیاط واجب زیادہ ہوتی ہی خصوصاً
ابتدا مین اور بیچ مہینے آٹھوین کے اسلیے کہ ابتدا مین نہایت ضعف التعلق ہوتا ہی اور آٹھوین مہینے
مین اسلیے کہ مولود اُسمین سلامت نہین رہتا ہی کما مر فی محلہ لیکن بعد آٹھوین مہینے کے اگرچہ
بسبب حرکت قسری کے مخالف بمقتضاے طبع کے ہو غیر مستحسن ہی اور استعمال کرنا اسباب حرکت
جنین کا صواب نہین ہی لیکن اس سبب کہ جنین مراد کو پہونچا ہی اگر مباشرت محرکات سے بھی نکلیگا
ضربت نہ رکھے گا کما لا یخفی اور پوشیدہ نہ رہے کہ بہت ہوتا ہی کہ حوامل کو حاجت فصد کی ہوتی
ہی پس اگر غرض فصد سے ضرورت حاملہ کی ہو اور ضرورت قوی ہو مانند خناق کے بے توقف فصد
کرنا چاہیے کہ حفاظت حاملہ کی بہ نسبت حفاظت جنین کے زیادہ مطلوب ہی لیکن احسن وہ ہی
کہ خون تھوڑا اور تفریق سے نکالین اگر کوئی مانع نہو تو نفع حاملہ کا ساتھ حفظ جنین کے حاصل ہو
اور اگر ضرورت قوی نہو اور تدابیر سے اصلاح خون کی کرین پس اگر احتمال ہو کہ توقف فصد سے
کوئی ضرر دیر مین آنے والا مد نظر ہی بیچ ایام متوسطہ کے کہ چوتھے مہینے سے ساتوین مہینہ تک ہی
اور جنین کو ساتھ رحم کے ان ایام مین تعلق مستحکم ہی اجازت فصد کی دینا چاہیے لیکن جسطور پر
ہو نکالنا بہت خون کا رخصت نہین ہی لیکن جسوقت طریق فصد سے اصلاح حال جنین
کا ہوا اور دواؤن سے یہ نفع مترتب نہین ہی فصد بھی مجوز ہی اور یہ فصد بیچ چوتھے مہینے کے اور

[illegible]

اور چہارے والا اور سرخ رنگ ہوتا تھا اور بیچ کم کے ایک برس سے مرجاتا تھا چار لڑکے اسیطرح ہلاک ہوے بعد اسکے موافق تقدیر ربانی کے جو قضیہ مذکور نزدیک اس فقیر کے پہونچا اور اتفاقاً وہ عورت حاملہ تھی پانچوین مہینے فصد اُسکی کی مین نے اور خون معتدل المقدار لیا مین نے اور سامان اصلاح اغذیہ کے اور تنقیہ خون کے مشغول ہوا مین بحکم اللہ تعالےٰ کے اس مرتبہ لڑکا صحیح اور سالم پیدا ہوا اور زندہ رہا بعد اُسکے دو لڑکے اور پیدا ہوے اور حالت حمل مین پانچوین مہینے فصد کرتی تھی وہ بھی زندہ رہے اور بیچ اور اماکن کے بھی اسیطرح ظاہر ہوا جو یہ حکایت متضمن عمدہ فائدے کی تھی تحریر اسکا ضرور ہوا لیکن نہی حجامت سے حاملہ کو اسلیے ہی کہ حجامت خون کو طرف جلد کے جذب کرتی ہی اور رقتا ضا طبیعت کا بھیجنا خون کا ہی طرف جنین کے واسطے تغذیہ کے اور جو امر کہ موافق طبع کے نہو اُس مین امن نہین ہی اور بھی بہت اتفاق ہوتا ہی کہ وضع محاجم کا شدت الم شرط سے یا شدت امتصاص سے غشی ہوتی ہی اور غشی حاملہ کو سخت بد ہی اور اکثر اسقاط کو پہونچاتی ہی اور اسی طرح احتمال ہی کہ حجامت مین خون بہت نکالا جاوے اور بیچ ضرر کے برابر فصد کے ہو یا بجا بدون حاجت کے کرنا اُسکا نہی خصوصاً بیچ ایام منہیہ کے کہ مذکور ہوا اور جانین کہ محاجمت اگرچہ حوامل کو مضر ہی لیکن ضرر اسکا اکثر امر جہ مین عقلاً اور تجربۃً بہ نسبت ضرر فصد کے بہت کم ہی لہذا مستحسن وہ ہی کہ اگر تقلیل دم حوامل یا نکالنا اُنکے خون کا ضرور ہی حجامت سے ممکن ہو فصد سے نچاہیے کرنا اور حکم خون زلو یعنے جونک کا مانند حکم خون حجامت کے ہی لیکن جس شخص کو صبر اوپر تکلیف شرط کے نہوسکے اور تکلیف امتصاص زلو کی تکلیف نہین دیتی ہی لگانا جونک کا مستحسن ہی ورنہ حجامت افضل یا دیہ ہی اسلیے کہ خون زلو کا بہت ہوتا ہی کہ بعد چھڑ لینے زلو کے جاری رہتا ہی اور افراط کرتا ہی اور یہ امر لامحالہ حق حاملہ مین ممنوع ہی بخلاف حجامت کے کہ خوف اُس مین کمتر ہی لیکن محجمہ ناری اگر غیر موافق مخوفہ مین لگاوین اور بے تکلیف ہو قباحت نہین ہی کسی حال مین اور مواضع مخوفہ کہ وضع محاجم کا حوامل کو وہان ہرگز درست نہین ہی گرگاہ اور تحت الثدیین اور زیر ناف بالاے معدہ او باطن فخذین قریب اربیہ کے اور تالو مین لیکن نہی مسہل سے حاملہ کو اسلیے ہی کہ رحم کو امعاء سے مشارکت اور مجاورت ہی اور کثرت

اختلاف اور شدت تزحیر سے کہ مسہلات قوی کو لازم ہی ریح رحم کے ضعف بھی پڑتا ہی اور اُس مین خوف ہی
کہ جنین کو روک نہ سکے اور بھی کوئی دوا قوی الاسہال بدون سمیت کے نہین ہی اور جو صاحب سمیت ہی
حاملہ کو مباشرت اُسکی منع کی ہی لیکن جاننا چاہیے کہ اگر طبع حاملہ کی قبض ہو استعمال ملین کا منہی عنہ
نہین ہی بلکہ ماثور یہ اور کثیر النفع ہی حکایت ایک عورت تھی کہ بعد تولد دو لڑکے کے ایسا اتفاق ہوا
کہ جب چھٹے مہینے اُسکا حمل پہونچتا تھا قبض اُسکو ہوتا اور جب ساتوین مہینے پہونچتا تھا اسقاط ہوتا تھا
اسی طرح تین حمل اُسکے گرے چوتھے حمل مین کہ کام اُسکا اس فقیر تک پہونچا اور اُسکی حقیقت کو مین نے
معلوم کیا بمجرد شروع ہونے چھٹے مہینے کے اُسکو ملکا منضج دیکر املتاس مین روغن بادام ڈال کر مین نے
تلین کی ایک دن مین چار دست ہوے بعد ایک ہفتے کے دو مرتبہ اور بھی تلین وہی قبض رفع ہوا اور
ساتوان مہینا بسلامت آخر ہوا نوین مہینے اپنی عادت پر وہ عورت جنی اور بست جگہ دیکھا گیا کہ
دینا ملینات کا حوامل کو باعث امن کے اکثر آفات سے ہی لہذا کہا ہی کہ طبع حاملہ کی ہمیشہ مائل بہ
لینت رکھنا چاہیے اگر مانند اسفیدباجات دسمہ کے اور اغذیہ مناسبہ اس امر کے حاصل ہو بہتر
ورنہ شیرخشت اور مانند اسکے دینا چاہیے اور املتاس بھی مجوز ہی روغن بادام ملا کر بشرطیکہ پینے والے کو
عادت زحیر کی نہو شربت املتاس سے اسلیے کہ بعض آدمی کو دیکھا گیا کہ تربنجبین پیچش نہین کرتا ہی اور
املتاس پیچش لاتا ہی اگرچہ روغن بادام اُس مین ڈالا ہو بالجملہ رعایت مزاج کی اور مراعات عادات
کی عمدہ ہی اور لحاظ اُسکا ہر امر مین واجب ہی اور ملینات کہ حوامل کو دے سکتے ہین تمر ہندی ساتھ
گلقند کے اور ترنجبین ساتھ گلاب کے پیین اور بہترین اشیا کا اکثر امزجہ مین عمل کرتی ہین اور سب وقت
پائی جاتی ہین اور کھانے مین بھی آسان ہی یہ ہی کہ پتے خشک گل سرخ کے تخم سے پاک کر کے موافق
تین درم کے یا بہ زیادہ موافق حاجت اور طبیعت کے لیوین اور رات کو تھوڑے گلاب مین تر کرین اور
صبح اُسکو خوب پیسین پانی ڈال کر اور اسقدر باریک پیسین کہ حاجت چھاننے کی نہو پس قند سفید
یا مصری سے شیرین کر کے پلا دین کہ دو تین دست فراغت سے آوینگے بدون تکلیف کے اور
ساتھ اُسکے یہ دوا حافظ جنین اور قوی اعضاے باطنی کی ہی اور اگر تازے پھول ملین اُنکو
اُسی طرح پیسین اور پلا دین کہ تلین مین خشک سے قوی ہین لیکن ملینات سے کہ حاملہ کو نہین
دے سکتے گل بنفشہ اور خطمی اور مانند اُنکے جو کچھ مضعف معدہ اور مزلق جنین ہین لیکن بنفشہ کو اس سبب

منع کیا ہی کہ وہ واسطے دل کے خوب نہین ہی اور بیچ بعض مزاجون کے قلق زیادہ لاتا ہی اور اسی
سبب سے اسکے پینے مین خوف اسقاط کا ہی لیکن نجیبی کو اس سبب منع کیا ہی کہ وہ مدر حیض ہی اور جو
چیز مفتح افواہ رحم اور مدر حیض کی ہی باعث اسقاط کا ہوتی ہی اکثر خصوصا واسطے مستعدون اور ضعیف
مزاجون کے اور وہ امور کہ حاملہ کو اُنسے باز رکھنا چاہیے یا انکو حکم کرنا چاہیے حسب ترتیب مشروحا ہم کہتے ہین
لیکن متلی اور قے سے حاملہ کو سبب اسکے کہ قے کو زلزلۃ البدن کہا ہی وہ تمام بدن کو حرکت مین لاتی ہی
اس صورت مین خوف اسکا ہی کہ جنین کو پھسلا دے لیکن قے کہ حوامل کو خود بخود آتی ہی اگر آنا اسکا
آسانی سے اور بدون تکلیف کے ہو بند نچاہیے کرنا کہ مواد فاسد کو طبیعت رفع کرتی ہی اور بند کرنا
اُسکا درست نہین ہی مگر وہان کہ افراط کرے یا خوف اسقاط کا ہو پس جلد بند کرنا چاہیے اشربہ مناسبہ
اسوقت مذکور ہونگے اور بیچ حق حاملہ کے منہی عنہ ظاہر ہی کہ استعمال مقیئات قوی کا نہایت منع ہوگا
لیکن وقت ضرورت کے مقیئات ملائم دے سکتے ہین فائدہ بیچ تدبیر کے حوامل کے انکو واجب ہی
کہ طبع ہمیشہ ملائم ہو باعتدال اور اس کام کے لیے اسفیدباجات و شوربا بہترین چیزون مین ہی اور چاہیے
کہ ہمیشہ ریاضت معتدل اور مشی نرمی سے کرین کہ نہایت فائدہ مند ہی اور ریاضت مین افراط نہ
کرین کہ موجب اسقاط کا ہی اور یہی چاہیے کہ وہ استحمام اور پیراشنے حرام جانے مگر وقت اواخر کے
یعنے نزدیک ولادت کے کہ اس وقت مین بعض عورتونکو استحمام نہایت فائدہ کرتا ہی بیچ آسان کرنے
ولادت کے اور بھی چاہیے کہ تدہین بھی کمتر کرین بلکہ نہ کرین اسلیے کہ دہان سر کا بھی نزلہ پیدا کرتا ہی
اور نزلہ سعال مفرط پیدا کرتا ہی اور شک نہین ہی کہ کھانسی مفرط مزعج جنین کی اور اسکو واسطے
اسقاط کے مہیا کرتی ہی لیکن اس سبب سے کہ اُن عورتون کو کہ تدہین سے عادت رکھتی ہین
ترک اسکا نہایت مشکل ہی بلکہ باعث درد سر کا اور موجب اکثر آفات کا ہی مختار اس فقیر کا یہ ہی
کہ وہ روغن کہ جسکو استعمال کرتے ہین پہلے اسکو ساتھ جوشاندے ادویہ ملطفہ مقویہ دماغ کے
کہ مفتح ہین مانند دارچینی اور اسطوخودوس کے جوش کرین بالطریق مشہور کے پس کبھی کبھی استعمال
کرتے رہین کہ بسبب بند کرنے مسام کے نزلہ اور زکام پیدا نہوگا اور بھی چاہیے کہ حرکت مفرطہ
اور ضربہ اور سقطہ سے جماع اور محترز رہین خصوصا اُس جماع سے کہ متعب اور طول الزمان
کیا جاوے کہ ایک عالم اس امر کو کرتا ہی اور کچھ مضرت نہین پہونچتی ہی پس منع کرنا

ہی جواب اسکا یہ ہی کہ طبیب عاقبت اندیش نے جس چیز کو کہ اس میں شائبہ ضرر کا دیکھا ہی منع کیا ہی اور یہ خیال ہونا ضرر کا کہ بسبب عادت کرنے کے یا اختلاف طبیعت کے ہوتا ہی اعتبار سے ساقط ہی یا یہ کہ ضرر جماع کا عقلاً اور تجربۃً ثابت ہوا ہی اگرچہ بعض آدمی میں ہوا اور بھی امتلاء سے غذا سے اور غضب و رنج و غم و حزن سے اور مانند انکے جو اسباب سقاط کے ہیں احتراز کریں خصوصاً بیچ ایام اوائل کے کہ اول پیدائش سے ایک مہینے تک ہی شدید المنع جانیں اور بھی لازم ہی کہ ماتحت الشرسیف کو صوف نرم سے بند اور پوشیدہ رکھیں کہ پہونچنا برد کا شکم حاملہ کو مستحسن نہیں ہی اور بھی اشیاء سے جو تیز اور کڑوی ہیں مانند کبر اور ترمس اور زیتون خام کے اور جو ترش کی ہیں مانند لوبیا او حمص اور سمسم کے پرہیز کریں اور اغذیہ سے آویرد ولی پاک و صاف کے اور اسفیدباجات اور زیرباجات کے اور مانند انکے کہ مائل بقبض ہوں قناعت کریں او ہمیشہ بہت کھانے سے اور گرسنہ رہنے سے و رق رہیں تو مبادا ہیضہ پیدا ہو کہ حاملہ کو کوئی چیز ہیضے سے بدتر نہیں ہی کما لا یخفے اور وہ عورت کہ عادی خمر کی ہی شراب ریحانی رقیق عتیق مناسب ہی اور فواکہ سے شفتالو اور بہی قیمرین اور کمثری اور سیب منجوش اور انار میخوش بہتر ہی اور ادویہ سے جوارش عود نہایت بہتر ہی حامل کو اور بدستور جوارش آور کر انا او یہ لطیفہ غیر شدید الحرارت اور بہت شکر سے بنایا ہوا ہو گا جیسا کہ ساتھ عود کے اور مصطگی سے کہ مقوی ہوں واسطے تقویت معدے کے اور تحلیل مواد مجتمعہ کے انکو اکثر دینا چاہیے اور کبھی کبھی اضمدہ قابضہ مسخنہ معطرہ او پر شکم کے رکھنا چاہیے صفت جوارش مروارید کی کہ حاملہ کو نافع ہی اس عورت کو کہ کثیر الاسقاط ہو اور جنین اسکا ضعیف ہوتا ہو بعد ولادت کے تجیبا ہو فائدہ کلی دیتی ہی اور حال رحم اور معدے کو اصلاح کرتی ہی مروارید ناسفتہ عاقرقرحا ہر ایک ایک درم زنجبیل مصطگی ہر ایک چار درم قرنفل دو درم تخم کرفس شیطرج ہندی قاقلہ جوزبوا بسباسہ قرفہ ہر ایک دو درم بہمن سفید بہمن سرخ فلفل دار فلفل ہر ایک تین درم دارچینی پانچ درم شکر برابر سب اجزا کے یا زیادہ و جوارش بناویں جیسی کہ رسم ہی مقدار شربت یک مثقال اور بدستور معجونات یاقوتیہ اور دواء المسک و شرود لیطوس اور مانند انکے جو مقوی دل کے ہوں حفاظت جنین کی کرتے ہیں اگر رحم میں سوء المزاج اور ورم اور مانند انکے کوئی آفت ہو فائدہ دو امراض کہ حامل کو بسبب حمل کے عارض ہوتے ہیں دستور اطبا کا ہی کہ بیچ علل مخصوصہ عورتوں کے ذکر کرتے ہیں اور بیان انکا بیچ

لکھتے ہین لیکن اس سبب سے کہ بیچ معالجات کے کتاب طب اکبر ین ہین نے بسط تمام سے تالیف کیا ہے اور غرض تحریر اس شرح سے محض کلیات ہین اور مقدمات علاج قانونچہ کو بھی طویل نکرینگا کئی تدبیرین کہ عوارض حوامل سے تعلق رکھتی ہین اس جگہ لکھی جاتی ہین تدبیر غثیان اور قی کی معلوم ہو کہ حاملہ عورتون کو بہت ہوتی ہین اور بدون ضرورت کے بند نہ کرنا چاہیے خصوصاً اگر ابھی چار مہینے گذرے ہون اسلیے کہ ان ایام مین اکثر مواد طمثی دفع ہوتے ہین مگر لیکن جسوقت خوف ضعف کا ہو یا کثرت تہوع سے خوف جنبش جنین کا ہو یا چوتھا مہینا نگذرا ہو تسکین دینا چاہیے ان چیزون سے کہ واسطے قی اور غثیان کے مقرر ہین اور اگر غثیان رنج دیتا ہو تو کرنا ساتھ شوربے اور بیچ مولی کے مجوز ہے بشرطیکہ قی آسانی سے ہو اور یہ دونون بیچ اگرچہ مدر ہین لیکن اس سبب سے کہ قبل نافذ ہونے کے جگر مین قی سے نکل جاتے ہین انکے شرب مین باک نہین کرتے ہین اور اگر قی بعد طعام کے اکثر ہوتی ہو چاہیے کہ بعد طعام کے وہ چیز کہ اس مین عطریت اور قبض ہو وین مانند بہی مشوی کے خصوصاً کہ وقت بھوسنے کے ایک شاخ عود ہندی کی اس مین چبھوئی ہو اور ہمیشہ ملنا ہاتھون و پانون کا اور مشی فرحی اور سواری خفیف واسطے تقلیل اور جذب اخلاط کے مسکنات غثیان اور قی سے ہین اور بہتو اضمد مقویہ اوپر معدے کے رکھنا اور حب الرمان ساتھ ورق نعناع کے منھ مین رکھنا اور گل رمنی ساتھ میوے کے گھول کر چاٹنا تدبیر اشتہاے فاسد کی یہ حاملہ کو اکثر ہوتی ہے خصوصاً اگر حاملہ بچہ ہو اور آرزو مٹی کی اگر تھوڑی ہی چھوڑ دیوین کہ خود بخود بسبب بڑے ہونے جنین کے دفع ہوتی ہے اکثر اور اگر منفعت طرح تنقیہ معدہ کا لازم جانین تو قدر سے اور قت ایسے کہ مناسب حال حاملہ کے ہو اور بعد تنقیہ کے واسطے تعدیل کے ترشیان دیوین اور جانین کہ رب حصرم اور شربت اسکا کہ شہد یا شکر سے بناوین اس باب مین نہایت خوب ہے اور جنین سے موافقت رکھتا ہے اور اس حاملہ کو کہ آرزو مٹی کھانے کی اور مانند اسکے ہو بہترین اشیا مین واسطے اسکے نشاستہ خشک ہے بطور نقل کے کھانا اور کبھی چیزین حریف مانند خردل کے نفع کرتی ہین بسبب قطع کرنے کے اخلاط ردی کو اور یہ اشیا بیچ دفع اشتہاے فاسد کے اور پیدا کرنے اشتہاے صادق کے سریع الاثر ہین تدبیر سقوط اشتہا کی جسوقت حاملہ کی اشتہا نہو چاہیے کہ جو چیز شدید الدسومت اور شدید الحلاوت ہین ترک کرین اور ورزش نرمی سے کرتے رہین اور پینا شراب ریحانی رقیق کا بشرط تقلیل کے مصلح شہوت ہے اور

غثیان اور قے کثیر کو نافع ہے اور تناول کرنا تھوڑا زراوند کا قبل طعام کے اور بعد اُسکے افاقہ مین
لانے والا شہوت کا ہے اور ضماد کرنا معدے کو بہی سے اور بھنگ و جرایتہ اور سنبل سے ساتھ شراب
ریحانی کہنہ کے اور مانند اُنکے جو مقوی ہین مفید ہے اور بدستور دوا یہ عادہ کرنے والی شہوت سے جو چیز
اُس مین قبض ساتھ حرارت لطیف کے ہو کھلاوین تدبیر خفقان کی جانین کہ کبھی کوئی خلط بیچ معدہ
حاملہ کے چپکتی ہے اور اُسکی مشارکت سے دلکو تکلیف پہونچتی ہے اور تڑپتا ہے اور یہ خفقان بجرع گرم
پانی سے دور ہوتا ہے فوراً اکثر اور ریاضت معتدلہ سے بھی اور اگر اس قدر تدبیر سے موقوف نہو علاج
دل کا کرین تدبیر ریح کی کہ معدہ اور انتری مین بھرتی ہے اور اُسکو دفع کرے معجون کمونی
اور سفوف مقوی اور مانند انکے تھوڑا کھانے کے اوپر کھانا فائدہ کرتا ہے اور تقلیل غذا کی اور حرکت
معتدل نہایت مفید ہے تدبیر ورم کہ اوپر پیٹھ پاؤن کے ظاہر ہو برگ کرنب کو پکا کر ضماد کرین
اور رسوت کو بیچ پانی کرنب کے اور صبر اور چھالیہ و صندل کو بیچ پانی مکو کے پیسکر طلا کرین اور بدستور
روغن گل او سرکہ ملا کر اور نمک کو ساتھ سرکے کے گھول کر اور نبیذ کو سرکے مین ڈال کر طلا کرنا نافع
ہے تدبیر خارش اور جوشش کی کہ اندرون فرج کے یا باہر اُسکے ظاہر ہو لعاب لیسڑہ خطمی اور ملتی کے سر
دھونے کی طلا کرین اوپر محل مخصوص کے اور بہی گل شرخوی کو بیچ دوغ کے یا شیرہ مکو کے
یا پانی ترب کے یا آب کاسنی کے حل کرین اور مرہمنہ کو اس مین بھگلاوین اور ظاہر اور باطن
فرج کو اس دوا سے آلودہ کرین اغلب کہ زائل ہو اور اگر رہے اور ضرور جانین دفع کرنا اُسکا بیچ
باطن ران کے محاجم یا علق یعنے جونک سے تھوڑا خون نکالین لیکن تنقیہ خون نفیس عضو سے
بواسطہ جونک کے بیچ حق حاملہ کے جائز نہین ہے تدبیر تمدد شکم جانین کہ کبھی بسبب بخار کے اور
ثقل جنین کے عضلات پیٹھ اور پیٹ کے ممتلی ظاہر ہو کر کھنچ جاتے ہین اور اعیا اور ماندگی قوی
اُن مین ظاہر ہوتی ہے اس حالت مین چاہیے کہ روغن گل ملین اور بکری کی لینڈی اور آٹا جو کا پکا کر
اور کپڑے مین رکھکر تکمید کرین عضلات کو تدریج اور تلطیف غذا کی کرین اور عضلات پیٹھ اور گردن
اور بازو کے مضبوط باندھین کہ فائدہ بہت ہوتا ہے تدبیر خون کی کہ حاملہ سے ظاہر ہوتا ہے عدس اور
گلنار اور پوست انار اور انجیر خشک اور مرکا پانی سرکہ مین جوش کرے اس مین بھگلاوین
اور سفل اُسکا باریک کرکے اوپر عانہ کے طلا کرین اگر حاجت واسطے بند کرنے کے قوی ہو

اور اُس تجربہ کر خون اُس سے بافراط آوے ترس کمر اور جو کچھ بیچ افراط طمث کے بیان ہو چکا ہے
انتہا جسوقت نوان مہینا شروع ہو چاہیئے کہ ہر روز تین درم روغن بادام شیرین کہا یا کرے اور
ترش و قابض و نفاخ چیزون سے پرہیز کرے کہ اس تدبیر سے لڑکا بدون تکلیف کے پیدا ہوتا ہے
اور پستو ر دودہ گائے کا اس مہینے مین سوائے موافق ہضم کے پیا ہی عمل کرتا ہو اور بھی جا یا فرج کے
ترب بنا دہون چاہیئے کہ استحمام کرے اور آبزن مین کہ اُس مین ارزن حلبہ و شبت و تخم کتان
جوش کیا ہو داخل کرین اور اوپر پیٹ اور پیڑو کے روغن شبت اور بابونہ اور کنجد کا ملین اور ذرا مین
چکنی اور مطلب تر اور روغن بادام کہ یہ نافع ہیں ولادت کو آسان کرتی ہیں اور جو مقصد تدبیر
حاملہ سے ہم فارغ ہوئے واسطے بیان تدبیر مرضعہ کے رجوع کرتے ہین واما المرضعہ فتدبیرہا ان
یجانبہا الامتزاج للدعۃ والسکون فان ذلک یفسد لبنہا لیکن دودہ پلانے والی تدبیر اُسکی یہ ہے
کہ اُس سے جماع نکرے اور بھی نہ سب آرام سے اسلیئے کہ جماع اور سکون دودہ کو فاسد کرتے ہین و
اما الطفل فتدبیرہ تعدیل اخلاقہ لیکن لڑکا پس تدبیر اُسکی یہ ہے کہ تعدیل اور اُسکے اخلاق کی اصلاح
کرین فیجب ان لا یعرض لہ غضب وخوف شدید او غم او سہر پس واجب ہے کہ اُس مین کوشش
کرین تو لڑکے کو غصہ یا ترش روئی شدید یا غم یا بیداری لاحق ہو فان ذلک یکسر نشاطہ ویمنع
نشوہ اسلیئے کہ امور مذکورہ توڑتے ہین نشاط لڑکے کو اور منع کرتے ہین اُس کے بڑہنے کو اب
جو چیز کہ مرضعہ اور طفل سے متعلق ہو مشروحاً ہم بیان کرتے ہین ساتھ کئی فائدون کے فائدہ
اول تدبیر مولود کے وقت ولادت سے وقت نہوض تک جسوقت لڑکا پیدا ہو اُسکے بدن کو
خشکی ہوا سے محفوظ رکھین بعد اُسکے رود ناف کا کہ مشیمہ سے ملا ہو انگوٹھے اور انگلی کلمہ سے
پکڑ کر طرف پیٹ سے طرف مشیمہ کے آہستہ ملین تو جو کچھ اُس مین ہو خارج ہوئے اور اس سے
نکل جاوے پس رسی نرم بٹی سے کہ اُسکو روغن مین چرب کیا ہو رود کو باندہین دو
جگہ سے ایک نزدیک ناف کے دوسرا بفاصلہ ایک بالشت کے جو نزدیک ناف کے باندہین
چاہیئے کہ بہت مضبوط ہو تو لڑکے کو تکلیف نہ پہونچے بعد اُسکے رود کو لوہے تیز سے
کاٹین دوسری بندش کو چھوڑ کر مقدار عرض دو تین انگلی کے کنارہ بندش پہلی کا
چھوڑ کر اور جانب کر ایسا ربط دونون مقام کا اگرچہ مستعمل عوام مین نہین ہے لیکن

نالین بہت ہین اور بیچ منع کرنے نتو ناف کے مجرب ہی لیکن جو مروج اور معمول ہی ایک جگہ
باندھنا ہی بفاصلہ چار انگلی مضموم کے ناف سے اور بعد اُسکے کاٹنا کرنا ہو المشہور لیکن کتب بعض
مجربون سے ایسا معلوم ہوا کہ جو ایک بالشت سے زیادہ کاٹتے ہین اُس لڑکے کو قوت اُسکے
مثانہ کی زیادہ ہوتی ہی اور پیشاب اپنے اوپر کم کرتا ہی اور جو ایک بالشت سے کم کاٹتے ہین پیشاب
اپنے اوپر بہت کرتا ہی جب تک کہ خوب بڑا ہووے اور بھی تجربہ مین پہونچا ہی کہ رودہ ناف کا اگر بیچ اور
اخلاط سے خوب پاک نہ کرین نچوڑ کر جیسا کہ بیان کیا اور خوب نہ باندھین خصیہ و زہار لڑکے مین
ریح ظاہر ہوتی ہی اور بیچ مثانہ یا رحم یا معدے کے بیماری ظاہر ہوتی ہی اور اگرچہ قانون وغیرہ سے
مستفاد ہوتا ہی کہ رودہ ناف کا پہلے کاٹنا چاہیے بعد اُسکے باندھنا لیکن احسن وہی ہی کہ
کہا گیا اور اوپر اس تقدیر کے کہ پہلے کاٹین جلد باندھنا چاہیے تو ہواے خارجی اس راہ سے
پیٹ مین نجاوے اور تکلیف نہ پہونچاوے اور بہترین خیوط کا واسطے باندھنے رودہ ناف کے وہ ہی
کہ صوف سے بنایا ہوا سو اسطے کہ صوف معین ہوتا ہی تجفیف مین اور جلد بند کرتا ہی اور چاہیے کچھ درشتی
اور سختی دھاگے مین نہو اسلیے کہ تکلیف ہوگی لہذا کہا ہی کہ دھاگا سخت نچاہیے بٹنا اور ساتھ اسکے
روغن زفت سے چرب کرنا چاہیے تو شاید اذیت کا نہو اور بعد قطع کرنے کے کپڑے کو روغن زیت مین
آلودہ کرکے اسپر رکھین تو ناف کو گرم اور سخت کرے اور پہونچنے برد خارجی سے حفاظت ہو اور یہ
کپڑا اگر کتان کا ہو مدد بیچ تجفیف کے زیادہ کرتا ہی اور صواب وہ ہی کہ عروق صغیر اور دم الاخوین
اور انزروت اور کمون اور اشنہ برابر خوب پیسین اور اوپر ناف مقطوع کے چھڑکین کبھی کبھی
تو تجفیف اور التزاق جلد حاصل ہو اور چھڑکنا ان اشیا کا اگر قبل غسل کے ہو بھی روا ہی اور طریق
اصوب بیچ غسل کے وہ ہی کہ پہلے نمک پیسکر اوپر تمام بدن لڑکے کے خوب چھڑکین اور ایک لحظہ
اُسکو رہنے دین تو بدن اُسکا نمک خوردہ ہو جاوے اور عفونت کو کم قبول کرے بعد اُسکے
ایک کشادہ باسن مین اُسکو نہلا دین اور وقت غسل کے احتیاط کرین کہ پانی کان مین نجاوے
اور چاہیے کہ پہلے نمک کو پانی سے دھووین بعد اُسکے پانی شیرین نیمگرم سے اور وقت غسل کے
نمک پانی سے احتیاط کرین کہ مُنہ اور ناک و آنکھ کو بھی نہ پہونچے اور بعد غسل کے ملائم کپڑے سے بدن کو
خشک کرین اور بیچ کپڑون نرم کے لپیٹین اور گرمی اوپر اُسکے بدن کے قریب گرمی رحم کے

لگاویکھین اور بتدریج ہواے خارجی سے عادت کرین اور بعض حذاق نے کہا کہ پہلے تھوڑا نمک
سود کرکے اُسکے بدن پر تیلا چھڑکین اور اسی طرح بے دھوئے کپڑے مین لپیٹین اور ایک یا تین
یا زیادہ رکھین اور بعد اُسکے دھو دین اسلیے کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ اگر ایسا کرین لڑکے کے اعضا کم
جوشش کرتے ہین اور کمتر عفونت کرتا ہی بعد ہونے کے نمکیا نی سے بدل سکے کہ اوپر اُسکے بدن کے چھڑکین
بعد اُسکے فقط پانی سے دھونا کافی جانتے ہین اور اصلح وہ ہی کہ بیچ نمک پانی کے تھوڑا اشنان اور
قسط اور سماق اور حلبہ اور صعتر بھی جوش کرین کہ ملانا ان چیزون کا ساتھ نمک کے فضول کو زیادہ
تحلیل اور رطوبات فضلہ کو خشک کرتا ہی اور یہ امر سبب تقویت اور سختی بشرہ کا ہی اور اگر پہلے
اکیلے نمک کے پانی سے دھو دین بعد اُسکے اُس پانی سے کہ یہ چیزین اُس مین جوش دی ہوں دھوئین بھی درست ہی
بالجملہ غرض عمدہ حاصل ہونا سختی اور قوت بشرہ کی ہی کہ لڑکے کا بدن بہ سبب ملاقات خارجی کے
بیچ نہایت بیگانگی کے ہوتا ہی اور اس سبب سے بھی ہر ایک چیز سے گو تھوڑی ہو تکلیف پاتا ہی پس
لازم دیکھا ہی کہ پہلے تقویت بشرہ کی کرین تو آفات کثیرہ سے محفوظ رہے لہذا کہا ہی کہ اگر لڑکے کے بدن
مین میل بہت اور رطوبت زائد ہو دلیل ضعف اُسکے بشرہ کی ہی اور اس صورت مین چاہیے کہ مکرر
نمک پانی سے بدن اُسکا ملین اور بعد تملیح کے اُسکو شیرین پانی سے دھونا لازم جانین اسلیے کہ
استعمال نمک پانی سے مسام بند ہوتے ہین پس اگر نیم گرم پانی سے دھو دین رطوبات فضلی تحلیل نہ
ہوں اور حکم احتیاط کا نمک کے پہونچنے سے بیچ ناک اور کان اور آنکھ لڑکے کے اس سبب سے
کہا ہی کہ غشا مین ان اعضا کی جو نہایت نازک اور باریک ہین احتمال قوی ہی کہ نمک تیزی سے
ضرر پہونچاویگا اور فائدہ پرہیز کا واقع ہونے پانی سے بیچ کان کے جس طور کہ ہو ظاہر ہی اور وقت
غسل کے چاہیے کہ قابلہ لڑکے کو اوپر ذراع بائین اپنے کے رکھے اسطرح سے کہ سینہ لڑکے کا اوپر
ذراع قابلہ کے ہو اور پیٹ اُسکا جدا ہو اور داہنے ہاتھ سے غسل اور دلک کرے اور ہاتھ اور پاؤن
لڑکے کے بتدریج کھینچے جہات مختلف مین مثلا ہاتون کو ایک مرتبہ طرف پیٹھ کے لیجاوے
اسطرح کہ دونون کف ہاتھ کے نہایت کمر کو پہونچین اور ایک مرتبہ ہاتھون کو موخر تک پہونچاوے
اور اسی طرح دونون پاؤن کو ایک مرتبہ رانون تک پہونچاوے اس طور سے کہ دونون
پنڈلی کو بیچ دیگر قدمون کے چوتڑون سے ملا دے اور ایک مرتبہ دونون پاؤن کو سیدھا کرے

نبض اور جاننا چاہیے کہ رکھنا سینہ لڑکے کا اوپر ذراع قابلہ کے اور اُسکے پیٹ کو جدا رکھنا اسلیے اختیار
کیا ہی کہ جو سینہ سخت ہی ذراع کی سختی سے ضرر نپاویگا بخلاف پیٹ کے کہ اگر وہ اوپر ذراع کے
اعتماد کرے بسبب نرمی کے خوف ضرر کا ہی اور اگرچہ پیٹھ سینہ سے مضبوط زیادہ ہی اس کام مین
ظاہر ہی کہ اگر لڑکے کو پیٹھ کیطرف سے اوپر ذراع کے رکھین جو دونون کنارے یعنے سر اور چوتڑ لٹکجاویں
ہین غالب کہ پیٹھ منعطف ہو اور اس سبب سے جوڑ فقرون پیٹھ کے سست ہوجاوین اور آفت
ہوجاوے اور معلوم ہو کہ بیچ صورت مامورہ کے یہ خوف نہین ہی اور جب تک کہ سختی بیچ اعضاے
لڑکے کے ظاہر آوے اسیطرح وقت غسل کے رکھنا چاہیے اور بعد غسل کے نرم کپڑے سے
خشک اور نشف کرین اور پہلے اوپر شکم کے لٹاوین بعد اسکے اوپر پیٹھ کے اور ساتھ اسکے ہمیشہ
غیر مناسب کہ مصلح اشکال اعضا کے ہین کرتے رہین اور کپڑے مین لپیٹین اور آنکھ مین زیت ڈالین
تو تنقیہ آنکھ اور طبقات کا کرے اور واسطے اس کام کے زیت الانفاق بہتر ہی اسلیے کہ بیچ جلا اور
غسل کے قوی زیادہ ہی اور وقت غسل کرنے کے پہلے چاہیے کہ قابلہ خنصر سے برلڑکے کو کھونے تو براز
جمع ہوا نکل جاوے اور معلوم کرین کہ بیچ شکم ان کے جنین براز نہین کرتا ہی بنا برعلیہ مخرج اُسکا
مسدود ہوتا ہی لیکن بول بیچ شکم کے کرتا ہی مشیمہ مین جیسے تشریح جنین مین کہا گیا اور چاہیے
کہ ہمیشہ بیچ تنقیہ منخرین کے رہین انگلیون سے کہ ناخن آنکے کٹے ہون فائدہ ناک پاک کرنے کا
یہ ہی کہ بسبب رکنے مخاط کے مجرے تنگ نہوا سلیے کہ تنگی ناک کے مجری کی سبب تنگی نفس کی
ہوتی ہی اور تنفس کہ اضطرار سے ہوتا ہی حلق کو بھی خشک کرتا ہی اور خصوصیت پاک کرنے ناک کی
اُنگلیون سے اسلیے ہی کہ اُنگلیان نرم ہوتی ہین اور نفع کاٹنے ناخنون کا ظاہر ہی اسلیے کہ جو
نہ کٹے ہون تو خوف ہی کہ ناک کو خراش کرین اور بھی آنکھون کو اس چیز سے کہ نہایت نرم ہو ملتے رہین
تو رمص اُس سے نکل جاوے بدون تکلیف کے اور بدستور ایک دن مین تین بار مثانے کو
دبادین تو بول لڑکون کے مثانے سے بالکل نکلتا رہے آسانی سے اور حکم دبانے کا اس سبب سے
ہی کہ قوت دافعہ اس حالت مین ضعیف ہوتی ہی اور مجاری نہایت نرم اور اس سبب سے
اعلے مثانے کا اسفل سے منطبق ہوتا ہی اور اس سبب سے کہ بول لڑکے کا قلیل المحدت ہی حس
اُسکے کمتر ہو پس اگر دبانے سے مدد نہوا اور بول مثانے مین بند ہوا و ضرر کرے اور بھی معلوم ہوا کہ نکلنا بول کا

محتاج ہی اعضلے شانے کے کھلنے پر اور یہ بدون قوت ارادی کے نہین ہوسکتا اور جو قوت مذکور بیچ
اطفال کے ضعیف ہی ہاتھ سے دبا یا تدارک اسکا کریگا اور قوت دیگا اور یہ عمر بھی چاہیے کہ نہایت نرمی
سے ہو اور بدون احساس احتباس کے نچاہیے اور جب روز ناف کا خشک ہوکر گرجاوے اور یہ اکثر
تین یا چار دون مین ہوتا ہی چاہیے کہ چھیرین مجفف اوپر ناف کے ذرور کرین اور بہترین مجففات مینا
زیادہ الصدف ہی اور زیادہ عرقوب العجل اور رصاص محرق ہوان مین سے لیوین اور سیاہ تو شراب کے
پیسین اور خشک کرکے چھڑکین اور جانین کہ ملانا شراب کا ساتھ ادویہ مذکورہ کے واسطے زیادتی خشکی
کے ہی اور واسطے تقویت معدہ اور امعا کے اور شراب قابض اس کام مین بہتر ہی اور عرقوب بفتح عین مہملہ
اور سکون راے مہملہ اور ضم قاف اور سکون واو اور باے موحدہ بیچ اصطلاح اطبا کے عصب غلیظ کو
کہتے ہین کہ اوپر پاشنہ آدمی کے واقع ہی اور پیدا کرنا حیات اسکے کاٹنے سے ہی اور یہ عصب بیچ پاون سب
جانورون کے ہی اور اس لفظ کو اوپر ساق حیوان کے بھی اطلاق کرتے ہین بالجملہ خاکستر ساق گوسالہ
کی اگرچہ بیچ تجفیف ناف کے اثر مند ہی لیکن خاکستر اسکے عصب کی کہ بیچ ساق کے ہی انفع اس سے کہی گئی
معلوم کرو کہ جب تک نرمی بیچ اعضاے لڑکے کے غالب ہی لڑکے کو قماط مین باندھنا لازم جانین
اور میعاد متوسط اسکی تین یا چار مہینے ہی بعد اسکے مختار ہین اور فائدہ جلیلہ بیچ تقمیط کے حفاظت
اشکال اعضا کی ہی تو اٹھانے اور ہلانے مین کوئی عضو اسکے اعضا سے صدمہ نہ پہونچے اور وقت
تقمیط کے چاہیے کہ پہلے اسکے اعضا کو نرمی سے لیوین اسطرح کہ دو لینا اوپر شکل عضو کے مدد کرے
یعنے اگر عضو عریض ہی مانند پیشانی و کان اور سینہ کے اسکو اسیطرح لینا چاہیے اور اگر دقیق ہی
مانند ہاتھ اور پاون اور ناک کے اسکو اسی وضع پر لیوین تو ہر ایک عضو اوپر اپنی شکل اپنی کے
رہے اور یہ سب کئی مرتبہ بطور پر کرین تو مقصود حاصل ہو اور تدبیر کرین تو تکلیف لڑکے کو
نہ پہونچے پس دونون ہاتھ اسکے پھیلا دین اور دونون ذراع کو دونون زانو سے ملا دین اور دونون
پاؤن کو بھی آپسمین برابر رکھین اور پکا عمامہ اوپر سر کے باندھین یا ٹوپی نرم اور گرم پہناوین
بعد اسکے قماط مین لیوین اس طریق سے کہ مشہور ہی اور قماط کو بہت مضبوط نہ باندھین
کہ اعضا کو تکلیف دے اور چاہیے کہ اوپر شکم لڑکیون کے بہ نسبت شکم لڑکون کے سخت باندھین
اسلیے کہ بڑائی بطن لڑکیون کی مطلوب ہی واسطے حمل کے اور ظاہر ہی کہ اگر قماط اوپر پیٹ کے

چست باندھین اُسکی بُرائی کو منع کریگا اور چاہیے کہ بفاصلۂ ڈیڑھ پہر کے یا دو پہر کے اُسکو کھولین
اور ایک ساعت چھوڑ دین تو لڑکا ہاتھ اور پاؤن ہلا وے اور بعد کھولنے قماط کے بھی اعضا کو نرمی
سے لیوین اور بعد اُسکے پھر قماط مین لپیٹین اور وقت باندھنے اور کھولنے کے قبل گرنے ر و د ہ
ناف کے احتیاط کرین تو اُنکو کوئی کوفت اور صدمہ نہ پہونچے اور اگر رگڑ کوئی چکنا ہر بار اُسپر رکھین
یا اُس مقام کو چکنا کرین مرہم حربی اور زرد لی سے بہتر ہے اور جسوقت غندق بول سے بھر جاوے
جلد کھولین اور لباس کو خشک کرین تو اعضا لڑکے کے حدت بول سے نہ جلین اور رام عامہ باندھنے کا
اور ٹوپی پہننے کا واسطے حفاظت سر کے ہے سردی سے اور نزلہ اور زکام سے اور گھر کہ لڑکا اُسمین
رہتا ہو معتدل الضوء مائل بتاریکی ہو اسلیے کہ شعاع قوی روح باصرہ کو سلب کرتی ہے خصوصاً اسوقت
کہ ضعیف ہو اور بدستور اصوات قوی سے اور مانند اُسکے کہ بسبب لتوا اور انزعاج اعضا کے اور بدی
خلق کے ہین باز رکھین اور چالیس دن گذرنے تک ہر دن مین ایک مرتبہ غسل دیتے رہین کہ بیچ
بڑھنے بدن کے اور حفاظت کے اثر تمام رکھتا ہے اور کبھی ایک دن مین دو بار یا تین بار غسل دینا
لازم ہوتا ہے واسطے دور کرنے میل اور عرق کے بیچ ایام گرمی کے اور کبھی ایک دن مین یا دو دن مین
یا تین دن مین درمیان دیکر یا زیادہ اس سے غسل دینا مناسب ہوتا ہے اور یہ اُس صورت مین کہ
لڑکا ضعیف المزاج ہو یا جاڑا شدید ہو اور بعد چالیس دن کے ہر سات دن مین ایک غسل
لڑکے کو کافی ہے اور اگر ہفتہ مین دو بار غسل واقع ہو خصوصاً گرمی مین سب سے بہتر ہے اور گرمی مین
پانی چاہیے کہ نیم گرم ہو اور جاڑے مین مائل بحرارت غیر لاذع کہ بیچ حمام معتدل کے یا بیچ محل
محفوظ کے حمام کے مانند دیوین تو شایبہ پہونچنے رنج کا ہرگز نہو اور بیچ حمام کے لڑکے کو زیادہ اُس سے
نہ رکھین کہ سرخی بشرہ مین ظاہر ہو اسلیے کہ زیادہ رکھنا اس سے موجب تحلیل رطوبات کا ہے
لأنّ رطوباتہم یکون اسرع و اقبل للتحلیل آو صالح ترین اوقات واسطے غسل کے یہ ہے کہ بعد
نوم طویل کے اور بعد کمال ہضم کے ہو اور چونکہ نوم طویل غالب حال مین رات کو ہوتا ہے پس واسطے
غسل کے اول روز بہتر ہے اور اگر بیچ پانی غسل کے چیزین نافع جوش کی ہوون مانند حنا اور مہندی
کے اولے ہے تو بے خطرہ ہو اور بعد غسل کے اور شفت بدن کے تدہین کرین اور بعد سقوط
رودۂ ناف کے جب تک کہ ناف نہ ہو لی ہو روغن ناف مین نہ لگاوین اور بعد تدہین کے

قماط مین لپیٹین اور یہ تدہین جلد جلد لڑکے کو چار مہینے تک اور لڑکی کو دو مہینے تک مناسب ہی
اور بعد ان ایام کے بعد چار دن کے ایک ہفتہ تک تدہین کرنا چاہیے اور بہترین ادہان بن
واسطے لڑکے کے گھی گاے کا ہی اور روغن دنبہ کا اور چربی تازی اور لڑکی کو روغن بنفشہ یا
بادام اور ماننداسکے اور وقت تیل لگانے کے دونون اعصاب و عضلات کو کہ دونون طرف
فقرات پشت کے ہین چرب کرکے انگوٹھے سے نرم نرم ملین تو کوفت اور ماندگی اور کوفتگی کہ بسبب
دیر تک رہنے کے قماط مین یا مہد مین لڑکے کو حاصل ہوئی ہو برطرف ہوا اور بہت دیکھا گیا کہ
لڑکے شدت رونے سے قریب غشی کے پہونچے تھے اور دودھ نہین پیتے اور کسی حیلہ سے چپ نہین ہوتے
جو یہ تدبیر کی گئی فوراً سو گئے اور آرام پایا اور عوام اس حالت کو رگ پشت کہتے ہین تسمیۃ الشئے
باسم المحل او تلیین شکم کی اس حالت مین خیال سے مناسب ہی اور چاہیے کہ لڑکے کو جو تین دن
ولادت سے گذرین مہد مین رکھین اور لحن خوش گاوین کہ لڑکے صوت ملائم سے لذت اور آرام
بہت پاتے ہین اور غیر ملائم سے نفرت تام کرتے ہین اور وقت ہلانے مہد کے واسطے تنویم کے
حرکت عنیف نہ کرین تو کلال ہو اسلیے کہ یہ حرکت ریاضت تام ہی واسطے انکے خصوصاً پیچھے
رضاع کے تحریک در جوحد کی سختی سے پلانے والی دودھ کی ہی اور مہد اور غیر مہد مین لڑکے کو
اسطرح سولا وین کہ سر اسکا بلند ہو تو وارد ہونے فضلات بدنی سے محفوظ رہے سر اسکا
اور جسوقت پیچ گردن کے اور پس گوش اور کش ران اور بغل کے بسبب خمون او شکنون کے
جانین کہ عفونت ظاہر ہوتی ہی چاہیے کہ برگ مورد کو پیسکر اور ساتھ گل سرشوی کے ملا کر انکو
تہ پر چھڑکین تو زخم ہوا اور چار ڈون مین مٹی اکیلی کافی ہی فائدہ بیچ تدبیر رضاع اور کیفیت
ارضاع کے طریق صواب یہ ہی کہ وقت ولادت سے اسوقت تک کہ آٹھ پہر ہون دودھ نہ دینا
چاہیے تو لڑکا حرکت اور گریہ کرے اور آپ طلب صادق کرے او معدہ اور حلق ملے اور کشادہ
ہوا اور اگر اس مدت تک باز رکھنا دودھ سے ممکن نہو بسبب رونے وغیرہ کے ہر چند وقت
تولد سے بعید ہو بہتر ہی اور چاہین کہ دودھ دیوین پہلے تھوڑا شہد چٹا دین تو تنقیہ و جلا
معدہ کی کرے اور واسطے ہضم کرنے دودھ کے مستعد کرے اور چاہیے کہ قبل ارضاع اول
بار کے تالو لڑکے کا اٹھا دین اور یہ ایسا ہی کہ انگلی کلمہ کی مٹھائی سے آلودہ کرکے اوپر

تا لولڑکے کے خوب مائین آسوقت دودھ دوین اور تجربہ مین پہونچا ہو کہ تالو بعض لڑکون کا تاتو جس چیز کے کر اٹھا وین تمام عمر وہ لڑکا اُس شے سے ضرر نپاتے یا کمتر پاے چنانچہ بعض لڑکون کو ساتھ عقرب لپٹے ہوے کے حصری مالا کرتھا یا انکو کبھو نیش مارتا تھا اثر نہین کرتا تھا اور چاہیے کہ دودھ کو ابتدا سے تھوڑا تھوڑا دیوین اور بتدریج زیادہ کرین اور وقت دودھ دینے کا بہتر وہ ہو کہ لڑکا آپ طلب کرے اور رونا اسلیے کہ رونا لڑکے کا قبل دودھ پلانے کے فائدہ کرتا ہو اور ایک ہفتہ تک لازم ہو کہ تمام دن مین زیادہ دو تین مرتبہ سے دودھ نہ دیوین اور بعد اسکے بہ کثرت کرین ہرگز کہ دودھ پلانا آسودگی سے دفعتہً کبھی تمدد اور نفخ اور آفات مختلف پیدا کرتا ہو اور جب ایسا اتفاق ہو دودھ موقوف کرین اور ٹہلانے سے ہضم کو مدد دوین اور جب بھوک معدے مین ظاہر ہو اور اثر امتلا کا نرہے اور دودھ مانگے آسوقت دودھ دینا چاہیے اور وقت صبح کے جو مرضعہ دودھ دے چاہیے کہ پہلے دو تین بار اپنے دودھ کو دوہے بعد اسکے پستان لڑکے کے منھ مین دے خصوصًا اگر دودھ مین کوئی عیب ہو اور تدبیر اصلاح دودھ غیر محمود کی علیحدہ فائدے مین آتی ہی اور جاننا چاہیے کہ بہترین دودھ مین بیچ حق لڑکے کے دودھ مان کا ہی یہان تک کہ تجربہ مین پہونچا ہی کہ اگر لڑکا پستان مان کی بدون ڈسکے کہ دودھ اُسمین ہو چوسے اکثر اذیت اُس لڑکے سے دفع ہوتی ہی لیکن اگر مان ناقص ہوا ور مرضعہ موصوف اُن صفات سے کہ مذکور ہونگی موجود نہو دودھ مرضعہ کا بہتر ہی اور دودھ پلانے والی کو چاہیے کہ عادت رکھتی ہو ساتھ ادویہ مقویہ اور حافظ صحت کے تو مزاج لڑکے کو اسی وقت سے قوت ہو کہ یہ اصل عظیم ہی اور دودھ اگرچہ مان کا ہو اول ولادت سے ایک ہفتہ تک نہ دیا چاہیے کہ ان ایام مین دودھ فاسد ہوتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ بیچ حق دودھ غیر کے ہی مان کے دودھ مین نہین ہی اور احسن یہ ہی کہ پہلے لڑکے کو دودھ مان کا دین تو اجزاے اصلی اور اعضا اسکے دودھ سے خوب فربہ ہوں اسلیے کہ دودھ مان کا بیچ حق لڑکے کے بمنزلہ مایہ کے ہی واسطے دودھ کے بیچ باندھنے اور تقویت کے بالجملہ یہ قول اقرب بصواب ہی لیکن اس سبب سے کہ خوف ضرر کا بھی ہی احوط وہ ہی کہ یہ دودھ ایک بار سے زیادہ نہ دیوین اور پھر ایک ہفتہ تک دودھ مرضعہ کا دینا چاہیے اور اس درمیان مین مان کو چاہیے کہ اپنے دودھ کو دوہکر پھینک دے یا اور شخص سے چسا دے اور دوسانا اگرچہ دن تکلیف سے کے ہی ہاتھ سے

دودھ سے بہتر ہے اسلیے کہ دودھ پینے مین تحلیت ہے اور جب ایک ہفتے کے دودھ مان کا دیکھین کہ اور قوام
اور رنگ معتدل کے ہین یا نہین اگر معتدل ہو شروع کرین ورنہ جو ظاہر ہوئے صلاح تک انتظار کرین
اور جب تک دودھ مان کا یا دایہ کا معدے سے نہ اتر جاوے اور دودھ نہ دینا چاہیے کہ تخمہ ہوتا ہے دودھ
مخالف کا بمنزلہ جمع ہونے دو پانی مختلف کے ہے اور جسوقت دودھ پستان سے بسبب غلبہ کے بارے نکلے
چاہیے کہ پستان کو ہاتھ مین لیکر بیچ منہ لڑکے کے دے اور تھوڑی دیر مین علیحدہ کرے اور پھیر دے
تو دودھ بسبب اجتماع کے بیچ منہ کے حلق مین نہ آوے طرف منفذ ناک کے جاوے کہ یہ امر باعث
تعب عظیم کا ہوتا ہے اور چاہیے کہ ایک سن تک بلکہ زیادہ لڑکے کو جو دودھ دوین مراعات اضطجاع
کی لازم جانین مثلاً کبھی داہنی جانب اسکی سے دودھ پلاوین اور کبھی بائین جانب تکلی سے تو وضع
دونون جانب کی مساوی ہو اور جسوقت لڑکا رونے سے بسبب دودھ پینے کے چپ ہو جاوے
جانین کہ سبب رونے کا بھوک تھی اور اگر چپ نہو باوجود دودھ لیوے جانین کہ اسکے بدن مین کچھ تکلیف
یا وحشت اسکے مزاج مین آئی ہے چاہیے سبب کو دریافت کرکے جلد تدارک کرین تو رونے کے دور
زیادتی سبب دور سبب کی ہو اور بہت دیکھا گیا کہ بعضون کو زیادتی رونے سے اور نہ تدارک
کرنے سے غشی ہو جاتی ہے یا صرع اور بعضون مین فتق یا خوسرہ کا عارض ہوتا ہے اور جانین کہ
لڑکون کو درد کان کا اکثر عارض ہوتا ہے اور سبب رونے کا ہوتا ہے پس اگر کوئی سبب ظاہر نہو
رونے کی فکر سے غافل نہون اور علاجات امراض لڑکون کے عنقریب کہے جاتے ہین فائدہ
بیچ بیان شرائط مرضعہ کے ایک شرط یہ ہے کہ مرضعہ جوان ہو یعنی پچیس برس سے کم نہو اور
پینتیس برس سے زیادہ نہو دوسری شرط یہ ہے کہ معتدل السمن ہو اور لحمانیت اور شحمانیت مین
متوسط ہو کہ یہ سب دلیل جودت مزاج کی ہین اور چاہیے کہ رنگ اچھا ہو اسلیے کہ اچھا ہونا رنگ کا
تابع اعتدال مزاج کے ہے اور بھی گردن قوی اور سینہ کشادہ ہو اسلیے کہ یہ امر دلیل قوت دل اور
دماغ کا ہے اور چاہیے کہ عضلانی ہو یعنی عضلے اسکے بڑے ہون اسلیے کہ یہ دلیل زیادتی حرارت
غریزی کی ہے اور بھی گوشت اسکا سخت ہو واسطے کہ سختی گوشت کی نشان کمی رطوبت فضلی
کی ہے اور ایسا بدن صحیح ہوتا ہے اور عفونت کمتر قبول کرتا ہے شرط تیسری وہ کہ اخلاق اسکے محمود ہون
اور انفعالات ردیہ سے مانند غصہ و غم اور نامردی کے جلد منفعل نہو کہ یہ دلیل اعتدال مزاج

کی ہے اور جو سلامتی بدن اور تنفس کی اور صحت مزاج کی بیچ اچھے ہونے دودھ کے دخل تمام رکھتی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے منع فرمایا ہے دودھ پلانے مجنونہ سے کذا قال الشیخ
فی القانون وبنا دی ذلک بات صوتیہ علے ایمانہ رحمۃ اللہ علیہ ولکن حسن الخاتمۃ امر مبہم وسوی المبشرین
کلہم سواء وہذا الامر کما عرفت فی العقائد شرط چوتھی یہ ہے کہ حلمے اچھے ہوا اور صلاحیت پستان کی
وہ ہے کہ مجتمع ہوں اور بڑائی میں متوسط ہوں اور سست نہ لٹکون شرط پانچوین یہ ہے کہ دودھ اُس کا
معتدل القوام والمقدار ہو اور سفید رنگ شیرین مزہ پاکیزہ بوے اور متشابہ الاجزا اور قلیل الرغوہ ہو
اور جاننا چاہیے کہ رعایت اس شرط کی بیچ اختیار کرنے مرضعہ کے بہت اہم ہے اسلیے کہ غذا لڑکے کی
دودھ ہی ہے پس احتیاط اُس میں واجب ہوتی ہے اور جس وقت یہ شرط نہ پائی جاوے اگرچہ اور شرائط پائی
جاوین اُس مرضعہ کو اختیار نکرنا چاہیے اسلیے کہ عمدہ ترین شرائط میں یہی شرط ہے اور جو یہ شرط موجود
ہو اور شرائط کو اختیار نکرنا چاہیے لامرا و معلوم کرین کہ بہت عورتین جوان صحیح البدن کہ مزاج
اُن کے پستان کا ضعیف ہوتا ہے پاروی اور اس سبب سے دودھ کہ اُن میں پیدا ہوتا ہے فاسد
ہوتا ہے اور بہت ضعیفہ غیر جوان ہیں کہ مزاج اُن کے پستان کا نہایت قوی ہوتا ہے اور دودھ صالح
اس میں پیدا ہوتا ہے اور دودھ صالح کے سات نشان ہیں ایک وہ کہ معتدل القوام ہو اور آزمون
اُسکا یوں ہے کہ اوپر ناخن کے ایک قطرہ دودھ کا رکھیں اگر سیلان کرے رقیق ہے اور اگر ثابت رہے
غلیظ ہے اور اگر مائل بسیلان ہو کر متوقف رہے معتدل ہے اور ظاہر ہے کہ اعتدال قوام کا دلیل کمال
نضج اور تعادل یعنی برابر ہونے جبنیت اور مائیت کی ہے دوسرا وہ کہ معتدل المقدار ہو اسلیے کہ افراط
کمی کی دلیل یبس مزاج کی اور ضعف قوت فاعلہ کی ہے اور افراط کثرت کی دلیل زیادتی رطوبت
کی ہے اور افراط رطوبت کی باعث سرعت قبول عفونت اور فساد کی ہے پس متوسط دونوں میں
مستحسن ہے تیسرا وہ کہ سفید رنگ ہو تو سفیدی اُسکی دلیل کمال احالہ پستان کی ہو بحصول
المشابہۃ بین الغاذی والمغتذی اور جو سوا سفیدی کے ہو اچھا نہیں ہے لیکن کمد دلیل برد
اور سوداویت کی اور اخضر دلیل کثرت سودا کی یا جمود غیر قوی کی اسلیے کہ جمود قوی سیاہ
کرتا ہے اور اصفر دلیل صفراویت کی ہے اور احمر دلیل عاجز ہونے قوت پستان کی ہے کہ قادر نہیں ہے
اس امر پر کہ خون کو سفید کرے کما ینبغی اور مراد احمر سے سفید سرخی مائل ہے اور اگر قوت بیچ

نہایت عمدہ ہے کہ خون سرخ بجائے دودھ کے آتا ہے چوتھا وہ کہ طیب الرائحہ ہو اسلیے کہ حامض
الرائحہ اور کریہ الرائحہ اور عفن الرائحہ دلیل حرارت کی ہے یا بحران وہ کہ مزہ شیرین ہو اسلیے کہ وہ دلیل
پیدا ہونے کی اوپر نہ غالب ہونے اخلاط کی ہوتی ہے اور دودھ مائل بحرارت غلبہ صفرا سے ہوتا ہے
اور مائل بشوریت غلبہ صفرا سے ساتھ بلغم کے اور مائل بترشی بلغم حامض یا سوداے حامض سے
چھٹا وہ کہ متشابہ الاجزا ہو اسلیے کہ وہ دلیل تشابہ فعل فاعل کی ہے پس دودھ کے وہ ہو المحمود
ساتواں یہ کہ کثیر الرغوۃ ہو اسلیے کہ وہ دلیل کثرت ریح کی ہے لیکن جسوقت مرضعہ صالح ایسی ہو
نہ اوسکے تدبیر اصلاح کی کریں اس تدبیر سے کہ کہی جاتی ہے عنقریب شرط چھٹی وہ کہ وضع حمل مرضعہ کا
مدت طبعی میں ہوا ہو یعنی مرضعہ نوین مہینے جنی ہو یا اس مدت میں کہ وہ اسکی عادت رکھتی ہے
اور پیدائش لڑکے کی اس مدت میں بدون تکلیف کے ہوئی ہو اسلیے کہ یہ امر دلیل صحت قوت
جنین اور اصلاح حال رحم کا ہے اور صلاح حال دودھ کے اوس کو اثر تمام ہے اسلیے کہ خون
حیض کا مادہ لبن کا ہے اور صلاح اور فساد اسی مادے کا تعدیہ کرتا ہے یا مولد عنہ میں اور اسی طرح
رحم کہ مشارکت رکھتا ہے پستان سے فساد اسکا باعث فساد لبن کا ہوتا ہے پس صحت اسکی حال کی
نہایت مطلوب ہے اسی سبب سے وہ دودھ کہ اسقاط سے ہوتا ہے اسکا دینا لڑکے کو ممنوع ہے اور
دستور ہے جو کہ معتاد باسقاط ہو دودھ اوس کا مجوز نہیں ہے اگرچہ وہ دودھ اوس اسقاط سے ہو
کہ جسمیں جنین مشکل الوضع ہو تا ان اعتیاد الاسقاط یکون لفساد فی دم الطمث او فی الرحم
شرط ساتوین وہ کہ مرضعہ لڑکا جنی ہو یا اکثر عادت اسکی جننے کی ہو کہ لڑکا ہوتا ہے اگرچہ بالفعل
لڑکی جنی ہو اسلیے کہ اعتبار اکثر کو ہے اور جاننا چاہیے کہ عادت ولادت ذکور کی دلیل صحت خون
طمث کی ہے اور زیادتی حرارت غریزی کی اسلیے پیدائش ذکر کی نہیں ہوتی مگر خون صحیح
قوی سے اور بعض اطباے حاذق اس امر میں کہ دودھ لڑکے کا واسطے لڑکی کے اور دودھ
لڑکی کا واسطے لڑکے کے بہتر ہے بسبب معتدل ہونے مزاج کے شرط آٹھوین یہ کہ درمیان وضع
مرضعہ کے اور رضاعت بچے کے مدت متوسط گذری ہو نہ بعید العہد ہو نہایت اور قریب العہد
نہایت ہو اسلیے کہ بعد عہد میں بسبب بڑے ہونے ولد کے اور استغنا کے دودھ سے عنایت
اور توجہ طبیعت کے بیچ تولید دودھ کے قلت کرتی ہے اور بیچ اقرب عہد کے ظاہر ہے

دودھ متغیر ہوتا ہی اور مزاج صاحب دودھ کا ان دونون صورت مین دودھ اچھا نہین ہوتا ہی
پس زمانہ متوسط احسن ہوتا ہی اور وہ بیچ اکثر کے بعد چالیس دن کے ہی وضع سے ساتوین مہینے
تک شرط ترین یہ ہی کہ وقت ارضاع کے جماع سے اور اُن چیزون سے کہ دودھ کو بگاڑتی ہین
پرہیز کرین اور مفسدات دودھ کے بسبب مکروہات نفسانی اور موذیات بدنی کے اور ماکولات سے
جو چیزین کہ غیر مناسب ہین کہی جاوینگی اس مبحث کے آخر مین اور معلوم کرین کہ قوی ترین مفسد
دودھ کا جماع ہی اسلیے کہ خون حیض کا اُس سے حرکت مین آتا ہی اور رائحہ دودھ کو فاسد اور مقدار
کو قلیل کرتا ہی اور بھی اگر حمل پیدا کرے ضرر عظیم ہوگا دونون کو لود کو بسبب تقسیم ہو جانے غذا کے
ہر ایک کے دوسرے کو لہذا حدیث شریف مین بھی وارد ہوا ہی جیسے مشکوٰۃ المصابیح مین بیچ
ذیل باب المباشرۃ فی النکاح مسطور ہی اور تبرکا ہم بھی ذکر کرتے ہین وعن اسماء بنت یزید قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک
الفارس فیدعثرہ عن فرسہ رواہ ابوداؤد معنی غیل کے نزدیک اہل لغت کے یہ ہین کہ مس کرے
مرد عورت کو اور حال یہ کہ عورت دودھ پلاتی ہو اور بعضون نے معنی غیل کے ارضاع الحاملۃ والجماع
فی حال الحمل کہا ہی اور معنی یدعثرہ کے یسقطہ ہین بالجملہ ارضاع حاملہ اور جماع مرضعہ عقلاً و نقلاً منہی
عنہ ہی اور اگرچہ بھی دوسری حدیث سے کہ اُسی باب سے مشکوٰۃ مین مذکور ہی اجازت غیلہ کی بھی
معلوم ہوتی ہی لیکن جو حدیث نہی کے ساتھ حدیث رخصت کے تعارض کیا ہی نہی کو غلبہ ہی کما ہو
قانون اصول المحدثین ساتھ اسکے کہ حدیث نہی کی عقلاً بھی قوت رکھتی ہی پس عمل کرنا اسپر
اولےٰ ہی خصوصاً اغنیا کو کہ قادر ہین اوپر استرضاع کے اور مستعد ہونے موقع جماع کے لیکن
وہ شخص کہ سوائے ایک عورت کے اور عورت نہین رکھتا ہی اور واسطے رکھنے مرضعہ کے طاقت نہین ہی
احوط وہ ہی کہ وہ بھی بقدر امکان کے اس کام سے محترز ہو مگر بوقت شدت خواہش کے کہ فساد
بدن وغیرہ کو لازم ہی اگر اس کام کو کرے لائق ہی اور امید ہی کہ ماخوذ نہو اسی سبب سے کہ فتنے مین
اُس سے منع نہین کیا اور شراح مشکوٰۃ نے بیچ دفع تعارض ان دونون حدیث کے بہت
تاویلین کی ہین لیکن خلاصہ کلام کا نزدیک اہل تحقیق کے یہی ہی کہ کہا گیا انتباہ بیچ بیان
غذا مین مرضعہ کے اور اس چیز کے کہ اُسکو مضر ہی جس وقت مرضعہ موصوفہ ہاتھ آوے چاہیے

کہ ایک ہفتہ قبل ارضاع کے اور اقل یہ ہے کہ تین دن تک انہیں مناسب سکو دیوین اور ضارع موقوف
کرین تو وقت ارضاع کے دودھ اسکا اچھا ہو اور بہترین غذاؤن میں گیہون اور خندروس اور گوشت
برہ اور بزغالہ اور مچھلی کا کہ بدون عفونت اور بدون سختی کے ہو اور بادنجان کے جو کچھ کہ انکی بیج
ہو اور بقول سے کاہو اچھا ہے اور فواکہ سے بادام و فندق مفید ہین اور بدترین بقول مین جرجیر
اور خردل اور بادروج ہین اسلیے کہ یہ دودھ کو فاسد کرتے ہین اور نعناع بھی خالی فساد سے نہین
ہے اور چاہیے کہ مرضعہ کو امر کرین کہ ریاضت معتدل کرے اور استحمام معتدل مناسب ہو قطعاً تعب
اور غم اور ہم اسکو نہ پہنچین لیکن کبھی کبھی انکا غصہ آنا اسکے حق مین خصوصاً جو بارد المزاج ہو مفید ہے
انتباہ در بیچ تدبیر دودھ غیر صالح کے وقت دودھ غلیظ اور بدبو ہو طریق اسکے پلانے کا یون ہے
کہ بیچ ایک باسن کے دوہین اور ہوا مین رکھدیوین ایک ساعت تک بعد اسکے پلا دین اور
مرضعہ کو سکنجبین بزوری کہ ملطفات مانند پودینہ اور زوفا اور حاشا و صعتر جبلی کے اس مین پکایا ہو
اور صریح کہ ایک قسم مچھلی کی ہے پوین اور طعمہ مین جو صاحب تلطیف ہے کھلاوین و تھوڑی مولی
اسکے طعام مین لازم جانین اور تین چار دن درمیان دیکر قے کرائین سکنجبین اور پانی گرم سے
اور جانین کہ ریاضت معتدل اور بدن گرم سے دھونا یہان فائدہ رکھتا ہے اور پینا شراب ریحانی کا
اور تناول کرنا غذاؤن طیب الرائحہ کا بیچ فساد رائحہ لبن کے فائدہ مند ہے اور جسوقت دودھ
رقیق ہو ریاضت کو موقوف کرین اور ترفہ اور آسودگی کا حکم کرین اور اغذیہ طیب الرائحہ سے
جو مولد خون غلیظ کی ہین کھلاوین اور اگر مانع نہو شراب شیرین یا عصیر انگور کا کھلا وین کہ
بہت نفع دیتا ہے اور بہت سونا فائدہ مند ہے اور جسوقت دودھ گرم ہو اور مزاج مرضعہ کا گرم ہو
تعدیل مزاج کی کرین اور چاہیے کہ مرضعہ قبل تناول غذا کے دودھ نہ پلاوے اسلیے کہ نہار حرارت
مشتعل ہوتی ہے اور سکنجبین سادہ و شراب تفیح مجموعاً یا اکیلے اکیلے اثر کلی رکھتی ہے اور بدستور
اگر سبب فساد کا برودت ہوا غذیہ اور ادویہ سخنہ کام مین لاوین اور تدابیر مبرد اور مسخن بیچ تدبیر
لبن کے مفصلاً بیان ہونگے علیحدہ انتباہ مین انتباہ در بیچ تدبیر قلت دودھ کے جہان قلت
دودھ کی حرارت سے ہو تامل کرین کہ حرارت تمام بدن مین ہے یا پستانون مین فقط گو تمام بدن مین
ہے موافق سبب کے تعدیل یا تنقیح چاہیے کرنا اور اگر پستان مین ہو فقط اور اول اسکی علامتکے

لمس اُسکا گرم ہوتا ہی تضمید مبردات کی کافی ہی اور پینا معدلات خفیفہ کا وافی اور بہترین غذاؤن مین
وہان کہ سوء مزاج گرم سبب کمی دودھ کا ہو کشک شعیر ہی اور یا ایک دو یا غذا ایک اور اُس جگہ کہ
برودت سے ہو یا سدہ سے یا ضعف قوت جاذبہ پستان سے زیادہ کیا جاوے اُسکی غذا مین جو کچھ
کہ لطیف اور مائل بحرارت ہی اور کھانا تخم گاجر کا مفید ہی اور خود گاجر نہایت مفید ہی اور تعلیق محاجم
ناری کی بدون سختی کے نیچے پستانون کے فائدہ مند ہی اور جس جگہ کہ سبب کمی دودھ کا کمی
تناول غذا کی ہو حریرہ کہ جو اور بھوسی اور حبوب سے بنایا ہو کھلا دین اور توفیر بیچ غذاے
مناسب کے کرین اور واجب ہی کہ بیچ حریرے اور غذا کے اصل رازیانج کی اور بیخ اُسکی اور بیخ
سوئے کی اور شونیز داخل کرین اور پستان دودھ والی میش و بزکی پکا کر کھانا بیچ تکثیر دودھ کے
نہایت مفید ہی اور مجرب ترین ادویہ کا اس باب مین وہ ہی کہ ایک درم ارضہ یا خراطین خشک بیچ
ماء الشعیر کے کئی دن پے درپے دیوین اور رسالہ قرآس نمک یا پنج کا بیچ بائے شوئے کے یہی عمل کرتا ہی اب
چند دوائین کہ بیچ کثرت اور توفیر دودھ کے نفع بہت رکھتی ہین مذکور ہوتی ہین روغن گاو
ایک وقیہ لیوین اور اوپر ایک کاسہ شراب کے گرا کر پیوین طبن اور سمسم لیکر شراب مین ملا دین یا ور
پیوین اور پستان پر سفل بادرین کو ساتھ تت اور دودھ گدہی کے ضماد کرین دیگر بادنجان بانی
مین جوش کرین یا ایک وقیہ اُسکا جوف شراب مین ملا کر پیوین دیگر بھوسی اور معولی کو شراب مین جوش
کرین اور پیوین دیگر بیچ سوئے کے تین اوقیہ تخم حندقوق تخم گندنا ہر ایک سے ایک اوقیہ تخم رطبہ
میتھی ہر ایک سے دو اوقیہ سبکو کوٹ کر چھانین اور عصارہ برگ شبت شہد اور گھی مین ملا کر بقدر
احتیاج کے دین اور جانین کہ بہت لمنا پستان کا بیچ تکثیر دودھ کے اثر تمام رکھتا ہی اور جسوقت
سبب فساد دودھ کا کثرت دودھ کی ہو کہ مجتمع اور کثیف ہو کر فاسد ہوتا ہی تدبیر اُسکی کم کرنا دودھ کا
ہی تقلیل غذا سے اور تناول کرنے اشیائے قلیل الغذا سے اور تضمید کرنا کمون اور سرکہ کا یا طین
خرما مدرس مطبوخ کو ساتھ سرکے کے اوپر سینہ اور پستان کے نفع تمام رکھتا ہی اور پینا پانی شور کا
مفید ہی فائدہ بیچ تدبیر فطام کے یعنے دودھ سے باز رکھنا جاننا چاہیے کہ مدت طبعی رضاع
کی دو برس ہی پس بیچ شروع سال تیسرے کے دودھ چھوڑا دین اگر کوئی مانع نہو اور قبیل
فطام کے جسوقت لڑکے کو خواہش تناول غذا کی سوائے دودھ کے ہو تھوڑی تھوڑی دیوین

غذا مین مناسب اور ملائم سے اور جو شنا یا یعنے دانت اگلے نکلنے لگین بیچ غذا کے قوی کے خصوصیت ہم
بتدریج اور ہرگز وہ چیز کہ چبانے مین سخت ہون نہ دیوین کہ سبب دیری نکلنے دانت کا ہوتا ہے
بسبب تحلیل کرنے مادہ کے سخت چبانے سے اور پہلے وہ چیز کہ اسوقت مین دے سکتے ہین روٹی
کرم خمیرہ چبا دے اور لڑکے کو دے بعد اسکے روٹی کو پانی اور شہد مین یا شراب یا دودھ مین
بھگو سکتے ہین اور جسوقت غذا دینے لگین پانی بھی تھوڑا دیوین خصوصاً کہ زیادہ گرمی کا ہو اور لڑکا خواہش
پانی کی کرے کبھی کبھی پانی تھوڑی سی شراب مین ملا کر دیوین اور ہرگز تو سیر [?] کھانے اور پانی مین نکرین
کہ سبب امتلا کا ہوتا ہے اور اگر امتلا پیدا ہو نشان اسکا پھولنا پیٹ کا ہے اور سفیدی رنگ کی اور مانند اسکے
آثار امتلا کے چاہیے کہ اس حالت مین کوئی چیز اسکو نہ دیوین اور تنویم مین کوشش کرین تو گرانی دور ہو
اور جسقدر زمانہ فطام کا نزدیک پہونچے دودھ مین تقلیل کرین اور نیند مین تاخیر اور راتون کو خواب
سے بیدار کرین تکلیف سے اور دودھ دیوین تو سبب نفرت کا ہو اور دونون مین کیا [?] بات جلد دین
تو حاجت دودھ کی کم ہو اور مذمت پستان کی نزدیک لڑکے کے اکثر کرتے رہین تو وقت فطام کے
مطلب بدون تکلیف کے حاصل ہو اور بعد فطام کے حریرے اور لحوم خفیف دے سکتے ہین اور
نیکوترین اشیا مین چاول اور دودھ ہے اور زیرابہ [?] گوشت نرم کا اور روٹی انڈے کی اور مانند اسکے
اور واسطے شغل لڑکے کے روٹی اور شکر سے ملوط بنا دین مانند خرمے کے اور کبھی کبھی ایک ملوط
اسکے ہاتھ مین دیوین اور اسیطرح لعب اور شغل جو کچھ سبب فراموشی پستان اور دودھ کے ہین
کام مین لاوین اور اگر لڑکا پستان کی یاد مین اضطرار کرے اور روئے چاہیے کہ کڑوی چیز
غیر مضر اوپر پستان کے طلا کرین اور اسکے منہ مین پستان دیوین تو بسبب کڑوائی کے دودھ سے
نفرت کرے اور حیلے اس امر مین بہت اور مشہور ہین اور بہترین موسم واسطے فطام کے بہار اور
خریف ہے اور وقت ضرورت کے آخر جاڑے مین بھی مجوز ہے لیکن بیچ غلبہ گرمی اور جاڑے کے
نچاہیے اسلیے کہ گرمی مین خوف ہے کہ اسہال عظیم ہو اور جاڑے مین سوء ہضم اور مانند اسکے
اور اگر بسبب ضرورت کے گرمی مین اتفاق فطام کا ہو واجب ہے کہ چیزین مسکن العطش کہ
میل طرف قبض کے رکھتی ہین سرد کرکے ہر ساعت تھوڑی تھوڑی دیوین مانند دوغ شیرین
اور تخم خرفہ بوداده [?] اور مانند اسکے دینا چاہیے اور غذاؤن سے بلاؤ اور خشکہ اور دہی اور

روٹی اور مانند اُنکے مناسب ہی اور بہت چرب سے پرہیز کرین اور اوپر تالو کے حنا باندھین ایکدن درمیان دیگر اور نشاستہ بیچ سرکے اور گلاب کے حل کر کے اُسجگہ طلا کرنا واسطے تشنگی لڑکون کے نہایت نفع رکھتا ہی لیکن اس سبب سے کہ استعمال سرکے کا اوپر سر لڑکون کے خالی نقصان سے نہین ہی جب تک ضرورت قوی نہو نہ دینا چاہیے اور پانوٗن کو حنا اوپر ہاتھ اور پانوٗن کے باندھنا اور درمیان دن کے یعنی دو پہر کو بیچ دہوپ کے کہ سر نہو بچانا اور بدن کو اُس سے دھونا مفید ہی اور اگر جاڑے مین ضرورت سے دودھ چھوڑا دین چاہیے کہ اغذیہ گرم بالفعل کھلا دینا اور بہت سرد پانی سے منع کرین اور بدن کو گرم رکھین اور فواکہ مناسب وقت کے دینا چاہیے **فائدہ** بیچ محافظت اور پرورش اطفال کے اور تدبیر آسانی سے نکلنے دانت کے اور اُس چیز کے کہ اُنسے تعلق رکھتی ہی جسوقت کہ لڑکا اوپر بیٹھنے اور چلنے کے قادر ہو چاہیے کہ اوپر فرش صاف کے اُسکو بٹھاوین تو سختی زمین سے تکلیف نپاوے اور احتیاط کرین تو بلندی سے نہ پھسلے اور جو کچھ تیز اور نوک دار ہو اُس سے دور رکھین اور جب تک کہ آپ بالطبع میل بیٹھنے کا اور چلنے کا نکرے اُسکو تکلیف نہ دین اور ہمیشہ بیچ تہذیب اخلاق کے کوشش کرین اور نرمی اور رضامندی سے ہمیشہ اُسکو رکھین کہ بدترین چیزون مین غم اور غصہ ہی خصوصًا لڑکون کو اور نزدیک لڑکے کے فحش نہ کہین اور سوائے کلمات اچھے کے اور کچھ نہ سکھاوین اسلیے کہ جو کچھ اسوقت مین عادت ہو جاویگی زوال اُسکا دشوار ہوگا اور جسوقت جمنا اگلے دانت کا شروع ہو چبانے اشیائے سخت سے باز رکھین لما ذکر اور دماغ خرگوش اور چربی مرغی کی اوپر مسوڑھوں کے ملین واسطے آسانی جمنے دانت کے اور اگر روغن زیتون نہو روغن شیرین عوض اُسکے ڈالین اور جسوقت دانت ظاہر ہون اور لڑکا قدرت پاوے اوپر کاٹنے کے چاہیے کہ ایک ٹکڑا اصل السوس تازے کا کہ بہت خشک نہوا ہو اُسکے ہاتھ مین دیوین اسلیے کہ اُس مین دو نفع ہین ایک وہ کہ اپنی اُنگلیون کو نہ چباویگا دوسرا یہ کہ منہ کے حال کو اصلاح کریگا اور قروح اور درد دانت سے محفوظ رکھیگا اور بھی چاہیے کہ کبھی کبھی نمک اور شہد اوپر اُسکے منہ کے ملین کہ موجب امن کا ہی قلاع سے اور جب اصل السوس تازہ نہ ملے خشک کو پانی مین بھگو کر دیوین اور جسوقت لڑکا باتین کرنے لگے اُسکی زبان کی جڑ کو اُنگلی سے ملتے رہین تو سعت اوپر گویائی کے ہو اور جسوقت قدرت اوپر دوڑنے کے پاوے نرم

زمین پر اجازت دیوین کہ دوڑے موافق اعتدال کے اور آن کھیلون سے کہ سبب تکلیف کے
ہون رخصت دیوین کہ کھیلنا لڑکون کو ریاضت بدن اور نفس کی ہی اور جس وقت قابل تعلیم
کے ہون اور وہ اکثر بعد چوتھے برس کے ہی خصوصًا بعد چھٹے برس کے موودب کے سپرد کرین
او رآسمین نرمی اور تدریج مرعی رکھین تو موجب ملال کا نہو اور جو جلوس برکت مانوس حضرتنا
امامین ہمامین حضرت ابو محمد الحسن اور ابو عبد اللہ الحسین مولانا مولی الثقلین کا باجازت نبی الثقلین
صلی اللہ علیہ و علے آلہ و اصحابہ وسلم کے بعد گذرنے چار برس اور چار مہینے اور چار دن کے بیچ
مکتب کے ہوا اور بعد اسکے تمام مسلمان اور مومنین نے اسکو اختیار کیا اور افتتاح باب تعلیم کا
اسکو قرار دیا مراعات اسکی کثیر البرکت ہی فائدہ ۔ بیچ تدبیر کلی اطفال کے جانین کہ مزاج انکا
بیچ نہایت نزاکت کے ہوتا ہی پس اسکے معالجے مین احتیاط تمام واجب ہی جانین اور جس چیز سے
کہ قوی الاثر ہی اور ادویہ کہ انکی طبع کے تکلیف اور سختی نکرے احتراز کرین جہان تک کہ ممکن ہو
اور کافور ہرگز ندیوین اور بدستور جو چیز کہ مفرط الحرارت یا شدید البرودت ہو اور ترشیون سے
منع کرین خصوصًا وقت پینے دودھ کے لیکن بعد فطام کے سکنجبین قلیل الحموضت مجوز ہی اور جو
مزاج اطفال کا رطب مائل بحرارت ہی اور حفاظت صحت کی مشابہ ہوتی ہی جو چیز کہ دیوین چاہئے
کہ رطب ہو اور میل بحرارت رکھتی ہو اور ہرگز کوئی چیز گرم اور خشک ندیوین مگر کوئی عارضہ
اور جو اعضا سبب انکے ضعیف ہین اگر موافق مزاج کے تقویت انکی کرین نہایت بہتر ہی اور وہ
استعمال مفرحات قوی سے ہی اور فواکہ مناسبہ کے دینے سے کہ کبھی کبھی دیتے رہین اور معلوم
کرین کہ انار مقوی جگر ہی اور بہی اور امرود شیرین مقوی معدہ اور سیب مقوی دل ہی اور
بہی واسطے تنقیہ گردہ اور مثانے کے تخم خربزہ اور تخم خیارین نافع ہین اور بدستور سونف کو
کوٹ کر اور چھان کر اور شکر ملا کر کبھی کبھی کھلانا مفید ہی جانین اور رضیع کے علاج مین ملاحظہ
حال مرضعہ کا اکثر کرین کہ الطفل یعالج بعلاج مرضعہ مقرر ہی اور تجربہ مین پہونچا ہی کہ اکثر
امراض اسکے انکے ساتھ معالجہ مرضعہ کے اور اصلاح دودھ کے زائل ہوتے ہین اسلیے کہ
جو فساد کہ ہی اکثر غذا سے عارض ہوتا ہی اور رضیع کو کہ ابھی تک قدر غذا نہ پہونچی ہو غذا وہی
دودھ ہی پس بیچ تغیر مزاج اس حادثہ کے اصلاح اسکی کافی ہی اور اسکو کہ جمع بین الغذا

الارضاع کرنے مین بھی تدبیر مرضعہ کی اور اصلاح غذا کی وافی ہی اور حاجت دینے دوا کی طفل کو
نہین ہی اور بیچ ندینے دوا کے طفل کو غرض عمدہ رہی کہ جو کچھ جنس دوا ہی لا محالہ مخالف ہی
امر طبعی کے کما قرر فی محلہ اور طبیعت طفل کی بسبب ضعف کے اور عدم اقتدار کے عاجز آتی ہی
اس امر سے کہ اُسکو مستحیل کرے اور قوت اُسکی نکالکر فعل مین لاوے اور کبھی دوا مرضعہ کو دیتے
اور دودھ اُسکے اثر سے متکیف ہو فائدہ مطلوبہ بدون تکلیف کے حاصل ہوتا ہی کما لا یخفی اور
تکیف دودھ کا کیفیات ادویہ سے دو طرح ہی ایک وہ کہ بدن متکیف ہو اُس دوا کی کیفیت
اور اس سبب سے دودھ اُسی اثر سے متکیف ہو اسلیے کہ بدن گرم ہو مثلاً ظاہر ہی کہ خون اور
دودھ کہ بیچ بدن کے ہی البتہ بھی گرم ہوگا دوسرا یہ کہ دواے مذکور صاحب غذائیت کی ہوا اور
خون موافق اُسکے پیدا ہو گرم یا سرد اور خون مذکور سے دودھ بھی ویسا پیدا ہو لیکن جانین کہ
ایسا تکیف بعد دیر کے حاصل ہوتا ہی اسلیے کہ غذاے دوائی سے خون پیدا ہونا اور خون سے
دودھ موجود مین آنا مہلت چاہتا ہی بخلاف پہلی صورت کے کہ اُس مین تکیف جلد ہوتا ہی بسبب
کہ کبھی بمجرد وارد ہونے کوئی چیز کے معدے مین اثر اُسکا تمام بدن مین سرایت کرتا ہی کما ہو المشہور
اور جو مرضعہ کو اسہال یا قی مفرط ہو بالطبع یا صنعت سے چاہیے کہ اُس دن دودھ اُسکو نہ کھلاوین
اسلیے کہ اخلاط بدن کے اُس سبب سے حرکت کرتے ہین اور دودھ کہ اُسوقت مین پیدا ہوتا ہی
ناقص الاستحالہ ہوتا ہی اور بھی اُسجگہ کہ اسہال یا قی استعمال کرنے دوا سے ہوا ہو قوت اُسکی
دودھ مین ہو جیکر لڑکے کو بھی اسہال یا قی لاتی ہی اور استفراغ بدون حاجت کے ظاہر الضرر ہی
لیکن اُسجگہ کہ تدبیر مرضعہ کی کفایت نکرے اُن چیزون سے کہ واسطے علاج امراض بچون کے
مذکور ہی جو مناسب زیادہ اور ملائم زیادہ انکو ہو اختیار کرین اب کئی مرض کہ عارض ہوا کرتا
اُنکا لڑکون مین اکثر ہی اور اطبانے تدبیرین اور ادویہ مجربہ اکثر اُسکے لیے ضبط کیے ہین ہم ذکر
کرتے ہین ریح الصبیان ایک مرض ہی کہ دفعۃً واقع ہوتا ہی اور لڑکے کو بیہوش کرتا ہی اور
ہاتھ اور پاؤن کو پٹیتا ہی اور کف منھ مین نکالتا ہی اور یہ مرض نزدیک بعضون کے سوا
صرع کے ہی لہذا مشابہ صرع کے کہا ہی اور سبب اُسکا کہتے ہین کہ ریح غلیظ ہی کہ دودھ مین
مجتمع ہو کر منفذ کو بند کرتی ہی اسطور پر کہ شیون اور دردوزا اُسکے کھل جاتے ہین اور بعض

لوگ یہ کہتے ہین کہ وہ یک قسم صرع کی ہی اور ام الصبیان اور فزع الصبیان اور دم الشیاطین بہی اُسکے نام ہین بطریق ترادف کے اور بعض لوگ نے ام الصبیان کو مخصوص کیا ہی اُس صرع سے کہ تپ محرق کے ساتھ ہو اور بعض لوگ اِس حالت کو اگر متواتر ہو ام الصبیان کہتے ہین درد سبج الصبیان اور یہ اختلافات بیچ مقصود کے نقصان نہین کرتے اسباب اور آثار موجودہ کو ملاحظہ کرنا چاہیے اور موافق اُنکے تدارک کرنا چاہیے علاج وقت عارض ہونے اس حالت کے ہاتھ اور پاؤن مریض کے پکڑین اور ہتھیلیان ملین سخت چیز سے اور اُسکو چھوڑین کہ انتشار کرے اور بازو اور رانون کو مضبوط باندھین پس اگر جلد ہوش آوے بہتر ہی اور اگر طول کرے یا متواتر ہو ملاحظہ کرین کہ آثار کون خلط کے غالب ہین مطابق اُسکے تدبیر کرین مثلاً اگر آثار صفرا کے ظاہر ہون اور تپ محرقہ ہو ساتھ تبرید اور ترطیب کے کوشش کرین شربا اور ستوبنا اور وضع اعلی الراس اور بہترین مرطبات مین دودھ تازہ دودھ کا اور بیرتا لو کے ہی اور لتہ اُسمین آلودہ کرکے اُسپر رکھنا خصوصاً دودھ مان کا کہ نہایت مفید ہی اور اسی طرح تراشہ کدو کا اوپر سر کے رکھنا اور سرد مقام مین رکھنا اُسکو اور نیم شافہ سے اور املتاس کے پلانے سے اور ملینات مناسبہ سے طبع کو کھولین اگر قبض ہو اور واسطے دور کرنے تشنج کے روغن گل یا مسکہ نیم گرم پانی مین ملا کر دینا ملین وقت مرض کے اور پہی بعد اُسکے اور اگر علامات بلغم کے ظاہر ہون تسخین مین کوشش کرین اور جو بلغم سے اکثر ہوتا ہی اکثر اطبا نے واسطے اس مرض کے وہ دوائین کہ شدید النفعت ہین عموماً ذکر کی ہین اور وہ یہ ہین صعتر جندبیدستر کو ان تینون کو برابر لیکر اُسمین پیسین اور بقدر آدہی حبہ کے دودھ مین حل کر وجور کرین یعنے حلق مین ڈالین کہ فوراً نفع کرتی ہی ربح الصبیان مترقب البر کو اور پہی شافہ حادہ سے اور مشروبات سے کہ بلغم رقیق کو نکالتے ہین طبع کو نرم کرین اور وہ چیزین کہ بالخاصیت اِس موضع کو نفع کرتی ہین یا تعلق ہاتھ سے رکھتی ہین اور کثیر الاثر ہین آنکو ہم جدا ذکر کرتے ہین انتباہ بیچ کتب بعض محققون کے لکھا ہی کہ ام الصبیان لڑکون کو نہین ہوتی ہی مگر ساتھ تپ اور حرارت مزاج کے اور زائل ہوتی ہی استعمال کرنے دوا سے مبرد سے اور یہ خبر دیتا ہی اُس اختلاف کو کہ اوپر گذرا ہی ند وہ کہ بعضے جہال نے اس عبارت سے گمان کیا ہی کہ حالت مذکور لڑکون کو جو ہوتی ہی مطلقاً نام اُس کا ام الصبیان ہی انتہی

اُسکی سوائے تبرید کے نکرنا چاہیے اور اس گمان فاسد سے معالجہ مرہوم ایسا کرتے ہین اور ایک عالم کو
تباہ اور ہلاک کرتے ہین اور کچھ فائدہ نہین ہوتا اور بنظر اسکے بیچ کتب بعضے مدققین کے لکھا ہی کہ ریح الصبیان
مادۂ بلغم سے ہوتی ہی ملاحظہ اختلاف الفاظ کا نکرے اگرچہ حرارت مفرط ہو تسخین افراط مین کرتے ہین
اور بیا اوقات قتل بیچ کرتے ہین اور یہ دونون رائے فاسد ہین احتراز اُن سے واجب ہی اور کہا گیا
کہ ریح الصبیان مرادف ام الصبیان کے ہو یا مخالف اُسکے بیچ علاج کے مراعات علامات اخلاط
کی لازم ہی اور موافق سبب موجود کے تدارک واجب ہی اور جو چیز بالخاصیت نفع کرتی ہی خواہ ساتھ حرارت
کے ہو خواہ بدون حرارت کے یہ ہی فادزہر حیوانی کہ عبارت حجرۃ التیس سے ہی دودھ یا دوغ مین
پیسین اور تھوڑا کھلاوین اور باندھنا اطراف کا اور وضع محاجم کا اوپر ساقون کے اور ملنا جند بیدستر کا
بیچ کان کے اور منفذ ناک کے اور ہتھیلیان ہاتھ اور پانون کے مفید ہی اور بید ستور ملنا تیز آب سم کا
اوپر کف پا کے نفع تمام رکھتا ہی اور اسیطور خردل کو پیسکر اوپر کف پا کے ملنا فائدہ دیتا ہی اور
پنیرمایہ خرگوش کا آدھا دانگ یا ایک دانگ پانی مین حل کرکے دینا بالخاصیت مفید ہی اور طریق
اُسکا بیچ اسہال صبیان کے کہا جاتا ہی اور تجربہ مین ہو چکا ہی کہ کئی لڑکون کو کہ ریح الصبیان
تین چار نوبت سے تجاوز کیا تھا ایک ٹکڑا مرجان کا آگ مین سرخ کرکے درمیان دونون ابرو
کے داغ دیا وقت مرض کے اُسکی سوزش سے فورًا افاقہ ہوا اور پھر عود نہ کیا اور بعض لوگ
بکری کی مینگنی سے اور سوا اسکے بھی داغ دیتے ہین اور فائدہ ہوتا ہی لیکن دو تین دن مریض
اسی مرض مین مبتلا رہا ہو اور سرخی آنکھ کی کدر ہوئی ہو اور توقع منقطع ہو ایسے وقت مین
تعذیب داغ سے مناسب نہین ہی فائدہ جاننا چاہیے کہ ریح الصبیان اکثر لڑکون نابالغ
کو ہوتی ہی بسبب زیادتی رطوبات دماغ کے اصل پیدائش مین اور قاعدہ اس رطوبت کا ہی
کہ کبھی بیچ حالت ہونے جنین کے رحم مین پاک ہوتی ہی اور کبھی بعد ولادت کے قروح سر سے
اور اورام سے پاک ہوتی ہی اور اگر تنقیہ اُسکا نہ رحم مین ہوا اور نہ بعد ولادت کے قروح سر
اور اورام سر سے ضرور ہی کہ یہ مرض ظاہر ہو اور بہت اتفاق ہوتا ہی کہ مرض مذکور بدون
علاج کے وقت بالغ ہونے کے خود بخود زائل ہوتا ہی بشرطیکہ اور سوء تدبیر نہو اسی
سبب سے بعض لوگون نے کہا ہی کہ صرع شیرخوار کو علاج نہ کرین بشرطیکہ جلد گذر جاوے

اور دیر دیر نہو اسلیے کہ بہت ہوتا ہے کہ مادہ ہلکا ہوا اور جلد گذر جاوے بسبب سوء تدبیر کے دشوار ہو جاتا
ہے زائل ہونا اسکا لیکن حال ہر قسم کا ہر حال مین واجب جانین اور طفل کو جس چیز سے کہ محرک اس
مرض کی ہے دور رکھین مانند سنا اور زقوی کا اور دیکھنا براق چیز اور روان کا اور چڑھنا اوپر
بلندی کے اور رکھنا اوپر جگہ چلنے ہوا کے اور مانند انکے اور گوشت بکری و گائے اور گھوڑے کے
مانند انکے اور جو چیز کہ بخار انگیز مانند کرفس کے دایہ کو نہ کھلاوین اور جماع سے البتہ باز رکھین
اور پوشیدہ نرہے کہ بیچ ابتداے ماہ کے اس مرض کو قوت اور حرکت زیادہ ہے اور اس سبب سے
جس لڑکے کو کہ یہ مرض مکرر واقع ہوا ہوا اور ابھی تک رفع ہونا اسکا متحقق نہوا احتیاطاً اسکی تدبیر
مین کرتے ہین اور شروع مہینے مین چند بیدستر سونگھاوین بلکہ اوپر جھولے کے اور لباس کے تعلیق
کرین اور تھوڑا اس راتون کو کھلاوین خصوصاً اگر رونا بدون سبب کے اور بدون تغیر مزاج
کے اور بدون تنفس کے اور مانند انکے کہ آثار تقدم مرض مذکور کے ہین ظاہر ہون قصد تمام
اسکی محافظت مین کرین اور قبض طبع کو روا نہ رکھین عطسہ متواتر اگر بسبب ورم گرم کے ہو کہ
بیچ نواحی دماغ کے ہوتا ہے آثار ورم کے یعنے تپ اور حرارت ظاہر ہوگی علاج اسکا تبرید کرنا دماغ
کا ساتھ طلیہ باردہ کے اور ساتھ تمریخ عصاری اور روغن موافق کے بہترین عصارون مین پانی
کدوی تازہ کا اور پانی پتی دھنیا تر کا اور پانی کھو کا ہے اور بہترین ادہان مین روغن بنفشہ اور
روغن کدو اور مانند انکے جو ان عصارون سے ملے ساتھ جس روغن کے کہ ان روغنون سے
ملے ملاوین اور اوپر سر کے ملین اور اگر بسبب برد کے ہو کہ انکے سر مین پہونچا ہے تقدم ملاقات
برد کا اور نہونا آثار ورم کا گواہی دیتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ بادروج کو باریک پیس کر پاریز
کرین اور اسمین رکھکر ناک مین پھونکین جلد نفع کرتا ہے اور یہی وہ زرد پانی کہ بکری کے
گردے سے وقت کباب کرنیکے ٹپکتا ہے کئی قطرہ نیمگرم ناک مین ٹپکا دین کہ مفید ہے اور اگر زعفران
اور قند تھوڑا لیکر اور کوٹ کر بخور کرین اور ناک کو اسپر رکھین عطسہ مفرط کو روکتا ہے فائدہ
علامہ قرشی نے بیچ شرح قانون کے اوپر اس قول شیخ رئیس کے کہ ورم نواحی کو سبب
عطسہ کا لکھا ایراد کیا ہے اور کہا ہے ہذا مما استبعد فان عروض العطاس للورم بعید جداً
بھی دلیل بیان کی کہ اگر ورم گرم دماغ کا موجب عطاس کا ہو ہر آئینہ چاہیے کہ بیچ سرسام کے

عطسہ بہت لازم ہوا اور ایسا نہین ہی اور نزدیک اس فقیر کے اس ایراد مین نظر ہی اسلیے کہ نزدیک محققون کے عطسہ ایسی حرکت دماغی ہی کہ طبیعت اُس سے دفع کرتی ہی موذی کو براہ ناک کے قطع نظر اس سے کہ دفع ہو یا نہو اسواسطے لوگون نے کہا ہی کہ عطسہ واسطے دماغ کے بمنزلہ کھانسی کے ہی واسطے سینہ کے اور شک نہین کہ ورم موذی ہی بس پیدا ہونا عطسہ کا ورم سے کیون مستبعد ہو اور ظاہر ہی کہ نہ لازم ہونا عطسہ کا ہر سرسام مین قدح مقصود مین نہین کرتا ہی بسبب مکان کی حس ہونے بعض اماکن دماغ کے اُس سے نزدیک ورم کرنے کے خصوصًا بیچ اطفال کے کہ قریب ہین مبدء سے اور قوت بیچ نشو کے او ثابت ہوا ہی کہ عطسہ بدون قوت کے نہین ہوتا ہی اسی سبب سے شیخ رئیس نے کہا کہ من قرب موتہ لا یستطیع ان یعطس بالجملہ احوال عطسے لڑکون کا اوپر حال اعضای اور لوگون کے قیاس نکرنا چاہیے عطاش بضم عین مہملہ اور شین معجمہ جو عطش سے لازم اُسکو ہی اس نام سے مسمے ہوا اور اس سبب سے کہ تالو اسمین نیچے بیٹھ جاتا ہی نزول الیافوخ بھی کہتے ہین اور فارسی مین بہ تشنگی مشہور ہی اور بعض نے اس لفظ کو غطاس بغین معجمہ اور سین مہملہ بیان کیا ہی ولا مشاحۃ فی الاسماء بالجملہ وہ عبارت ہی ورم گرم سے کہ بیچ غشاے دماغ کے ہوتا ہی علامت اُسکی وہ ہی کہ تالو اُس جگہ کہ نرم معلوم ہوتا ہی نیچے بیٹھ جاتا ہی اور جسقدر پانی پیتے ہین سیر نہین ہوتے اور شاید درد اُسکا اکثر آنکھ اور حلق تک پہونچتا ہی مشارکت سے اور رنگ چہرہ کا اور اکثر بدن کا زرد ہوتا ہی قوت درد اور غلبہ صفرا سے اور بہت ہوتا ہی کہ قبل اُسکے پیدا ہونیکے شور سر مین ظاہر ہوتے ہین علاج ساتھ تبرید اور ترطیب دماغ کے کوشش کرین اس طرح پر کہ تراشہ کدو سے تازے کا او خیار تازہ ساتھ پانی دھنیا تازہ کے اور پانی مکو اور پانی برگ خرفہ اور روغن گل کو یا اُنکو ساتھ روغن گل کے یا بنفشہ تازہ کوٹ کر ساتھ خیار تر کے کوٹ کر جوان مین سے ہوا وپر تالو کے رکھنا فائدہ مند ہی اور بھی خرفہ کوٹ کر تنہا یا ساتھ روغن گل کے اثر تمام رکھتا ہی اور چیزین اوپر سر کے رکھین چاہیے کہ خشک ہونے نہ دین بدلتے رہین ساعت بعد ساعت کے اور شیرہ تخم خرفہ اکیلا یا تھوڑی طباشیر لڑکے کو کھلانا اور اُسکے بدن کو تازے گھی سے یا تر بز کے پانی سے یا جوشاندے آشنہ خار سے دھونا اور صندل اوپر ہتھیلی ہاتھ اور پانون کے لگانا اور اطراف کو سرد پانی مین رکھنا سود مند ہی اور غذا لڑکے کی اور مرضعہ کی بالکل سرد اور مرطب

دماغ کے کرنا چاہیے اور تدابیر مناسب جو سرسام گرم میں لوگون مین مقرر ہی کرنا چاہیے اور ماء الشعیر بہت اچھا ہی اور جاننا چاہیے کہ اسہال اس مرض مین اچھا نہین ہی پس اگر اسہال ہو طباشیر اور خرفہ کو بریان کرکے طفل کو دیوین اور مرضعہ کو بابی سویق الشعیر کا اور مانند اسکے جو قابض ہو کھلا دین تو جلد بند ہو اور بھی مرضعہ کو تخمہ سے بچاوین بلکہ تقلیل غذا کی کرین کہ یہ امر باعث حبس اسہال لڑکون کا ہی اجتماع الماء فی الراس یہ بیماری ہی کہ رطوبت مائی بیچ سر کے جمع ہوتی ہین اور عام ہی کہ خارج قحف سے جمع ہووے نیچے جلد کے یا داخل قحف سے اوپر غشائے سخت کے اور محل اجتماع رطوبت مذکورہ کے بھی دو جگہین اور حدوث اس مرض کا لڑکون کو اکثر ہوتا ہی بسبب رطوبت انکے دماغون کے اور اسکو موافق محل کے دو قسم مین بیان کرتے ہین قسم پہلی وہ کہ پانی خارج قحف مین جمع ہو اور عروض اسکا اکثر بیچ اطفال کے بسبب خطائے قابلہ کے ہوتا ہی کہ سر کو دباتی ہی زور سے اور اس سبب سے منہ عروق اکونی کھل جاتا ہی اور خون مائی سیلان کرکے نیچے جلد کے جمع ہو اور شاید کہ خلط دوسری ہو لے رطوبت مائی کے جمع ہو علامت اس قسم کی یہ ہی کہ رنگ جلد کا اپنے حال پر رہتا ہی اور جلد ڈھیلی معلوم ہوتی ہی اور جو انگلی رکھکر دباوین دبجاوے اور مرتفع ہووے اور درد نکرے اور بھی باس صورت مین کہ کھلنا منہ رگون کا سبب ہوتا ہی بگاڑ سر لازم ہوتا ہی خصوصًا اوائل مین فرق درمیان اس مرض کے اور ورم کے یہ ہی کہ ورم مین ہوتا ہی یہ کہ متغیر ہونا رنگ اس جگہ کا اور مخالف ہونا لمس اس جگہ کا اور احساس وجع اور درد کا خاصہ ورم کا ہی اور نہونا ان اعراض کا اور پایا جانا آثار مائیت کا لازم اجتماع رطوبات کا ہی علاج نظر کرین کہ وہ رطوبت مقدار مین بہت ہی یا تھوڑی اور اسی محل مین محصور ہی اور اس محل کو پکڑے ہی یا محصور نہین ہی اور نزدیک ملنے کے مندفع ہوتی ہی داخل کو اگر مقدار مین بہت اور نا محصور ہو اور داخل مین دفع ہوتی ہی چاہیے کہ معالجہ اسکا نکرین کہ تدارک اسکا نقصان کرتا ہی اور اگر مقدار مین تھوڑی ہی اور مکان کو نہین پکڑے ہی تدبیر کر سکتے ہین اور یہ دو طرح ہی ایک وہ کہ محللات خفیف ضماد کرین اور اوپر اسکے نمدا پشیمینہ کا باندھین دوسرا وہ کہ شق کرین تو رطوبت نکل جاوے بعد اسکے باندھین اور تین دن تک شراب و زیت اسپر تھوڑی تھوڑی بہاتے رہین بعد اسکے رباط کھولین اگر زخم فراہم ہوا ہو بہتر ورنہ مرہم مدمل اور شہد سے علاج کرین یا خیاطت کرین موافق تقاضائے حاجت کے اور احیانًا اگر اسباب مین قوت

اور ضرورت جانین چاہیے کہ وہان کا گوشت تھوڑا چھیلین تو خون آلو دہو جاوے کہ اس سے
گوشت جانیں نکلتا ہی اور جانین کہ موافق حجم مجمع الرطوبت کے شق چاہیے کرنا اسلیے کہ اگر صغیر الحجم ہی
ایک شق عرض مین کرین کہ کافی ہی اور اگر کثیر الحجم ہوا اور بہت ہو دو شق متقاطع اس شق متقاطع
کر سکتے ہین تو آلایش بالکل نکل جاوے فائدہ جب تک کام اضمدہ سے ہو شق نکرین اور
پتیلیون کو اگر کاٹ کر اوپر آگ سے گرم کرین اور تھوڑا نمک چھڑک کر جانب مقطوع سے لگا دکرین
اور اوپر اسی محل کے دن مین دو تین بار کیا کرین کئی دن مین تحلیل کرتا ہی اُسکو اس فقیر کا لڑکا کہ احمد اللہ
نام رکھتا ہی تو اُسکے سر مین تھالیون سے ایک ہفتہ تکمید کی مین نے بالکل زائل ہوا حمد اللہ
سبحانہ سے لیکن اس سبب سے کہ پہونچنا قرشی کا اوپر سر اطفال کے مستحسن نہین ہی اگر اور اضمدہ سے
مطلب نکلے اسکو استعمال نکرین قسم دوسری وہ کہ پانی داخل قحف مین اور غشاے صلب کے
کہ قحف کو مماس ہی جمع ہو علامت اُسکی وہ ہی کہ بند کرنا آنکھ کا دشوار بلکہ غیر ممکن ہوا اور آنکھین
ہمیشہ تر ہون اور لسلی او آنسو ٹپکتے ہون اور اندر سر کے مریض صاحب تمیز ثقل کو حس کرتے
اور محققون نے بیچ اسکی تدبیر کے لاحیلۃ فی مثلہ کہا ہی اور غالب کہ یہ حکم مخصوص لڑکون سے
ہوا سلیے کہ دماغ اُن کا کثیر الرطوبۃ ہی اور سہل القبول واسطے اس بیماری کے اور استعمال
منقیات قوی دماغ کا انمین ممکن نہین ہی اور تدبیر مرضعہ کی کافی نہین ہی اور مراد لاحیلۃ فی مثلہ
سے یہ ہی کہ دوا اثر نہیں کرتی اور بیچ طبع کے چھوڑین کہ وقت کامل ہونے مزاج کے اور تقلیل رطوبت کے کہ قرب
سن بلوغ کو لازم ہی خود بخود زائل ہوتا ہی اکثر امرین فائدہ اجتماع رطوبت کا خارج قحف مین
ہو یا داخل مین بڑون کو بھی واقع ہوتا ہی لیکن نادر لہذا بیچ امراض کبار کے اکثر اطبا نے اُسکو
ذکر نہین کیا ہی الورم الخارج من القحف جاننا چاہیے کہ کبھی بیچ غشاے مخلل قحف کے یا بیچ جلد
سر کے ورم حار یا بارد ظاہر ہوتا ہی اور فرق درمیان اسکے اور اجتماع رطوبت کے گذر گیا ہی اور
جو لوازم حار اور بارد سے اوپر نوعیت ورم کے بھی استدلال کر سکتے ہین اور احساس لیلے الم کا
کہ قحف کو منشلر کیے ہی خاص سب اقسام اس ورم کا ہی علاج اُسکا موافق سبب کے اضمدہ
مناسبہ سے کر سکتے ہین اور تدبیر اُسکی بہر حال سرسام کی تدبیر سے خفیف زیادہ ہی بیچ اور امور
کے اور بیچ ورم حار کے اگر مریض قابل حجامت کے ہو نکالنا خون کا وضع محاجم سے بہتر ہی اور

تشنج

بیچ بڑی آدمیون کے فصد سے بہتر ہے تشنج یعنی کھنچ جانا عضو کا اور وہ موافق سبب کے کئی طرح ہے
ایک وہ کہ یبس سے ہو علامت اسکی یہ ہے کہ پیچھے حمیات اور استفراغات کے ظاہر ہوا ور خاصہ اسکا
یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا پیدا ہو علاج اسکا یہ ہے کہ روغن بادام یا بنفشہ یا سوا انکے نیم گرم فقط یا ساتھ موم کے
پگھلا کر اوپر سر اور گردن و پشت کے ہمیشہ ملین تفریق سے اور تمام بدن خصوصاً مفاصل کو اس سے
چرب رکھیں اور جس مقام مین کہ سوا اسکے مائل بہ گرمی اور تری ہو رکھیں اور مرضعہ کو چیزیں گرم
اور تر کھلاویں اور لڑکے کو بھی اگر لائق کھانے کے ہو اور جس جگہ کہ ایسی تپ یا استفراغ باقی ہو تدارک
اسکا جس چیز سے کہ مناسب وقت کے ہو واجب پہچانیں اور جانیں کہ تشنج اگر تپ سے ہو اور تپ
باقی ہو مہلک ہوتا ہے اکثر دوسرا وہ کہ قبض طبع سے اور بیخوابی اور بہت رونے سے ہو علاج اس کا
کھولنا طبیعت کا ہے نرم شافوں سے اور واسطے تنویم کے جو کچھ بیچ مہد کے کہا جاتا ہے عمل مین لانا اور
واسطے رونے کے چپ کرنے کے علاوہ دوا کرنا اور اگر ضرورت ہو مرضعہ کو تھوڑا مخدر دیوین بلکہ لڑکے کو
بھی تو رونے سے باز رہے اور تدبیر رونے کی ملی کہی جاتی ہے اور واسطے دور کرنے تشنج کے اعضا سے
تدہین کرنا جیسا کہ بیچ پہلی قسم کے کہا گیا لازم جانین تیسرا وہ کہ غلبہ رطوبت سے ہو علامت
اسکی تقدم باوجود اسباب مرطبہ کا ہے اور آثار رطوبت کے ظاہر ہونا علاج اسکا ساتھ تجفیف
مزاج لڑکے کے کوشش کرنا ہے اسطرح پر کہ شیاف گرم مکرر عمل مین لاوین اور روغن گرم اور
خشک مانند زیت اور روغن قسط اور مانند انجیر مرکب کے اور مانند انکے ملین اور مرضعہ کو بجائے
پانی کے ماء العسل پلاوین اور روٹی ساتھ شہد کے یا نخود آب بھرا ہوا مصالح کا اور جوجہ بریان
کا اور مانند انکے غذا مقرر کرین چوتھا وہ کہ درد اور ورم سے کہ وقت نکلنے دانتون کے بیچ
منبت کے ہوتا ہے بسبب قرب دماغ کے اس سے علامت اسکی وجود سبب کا ہے علاج اسکا
ساتھ آسان کرنے جمنے دانتون کے کوشش کرنا اور تدارک کرنا ورم کا ہے ان چیزون سے کہ آگے
بیان ہوتی ہین بیچ ورم لثہ کے اور دور کرنا تشنج کا ساتھ تدہین اور مانند اسکے ہے اور جو تشنج کہ وقت
جمنے دانتون کے ہوتا ہے اکثر امتلا سے ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یبسی ہو بشرطیکہ اسہال مفرط یا
غثیان متواتر عارض ہون یا بحران وہ کہ ضعف اور فساد ہضم سے ہو اور ظاہر ہے کہ اصلح رتبہ
زیادہ ہوتا ہے اور اعصاب بسبب ضعف کے قبول کرتے ہین اسکو اور قسم اس کثرت کے کو

لہ بدن اُسکا موٹا ہو اکثر حادث ہوتی ہی کثرۃ فضول اور ضعف اعضا سے علاج اسکا تجوید اعلی فضول در
لفل کی ہی اور جوارش مقوی دینا اور روغن ابرسا یا روغن سوسن یا روغن حنا یا روغن خیری ملنا
اور باقی تدابیر وہی ہین کہ تیسری قسم مین گذرے ہین اور یہ نوع اگرچہ فی الحقیقت ایک قسم اُسی سے
ہی لیکن بسبب کثرت وقوع کے اور بواسطے اُسکے جدا ہونے کے بعضی تدبیرون مین علیحدہ کہا گیا
چھٹا وہ کہ بسبب اضطراب و حرکت سخت کے یا بواسطے سقطے کے کوفت یا التوا عصب مین پڑے
ساتھ سلامتی اُسکے مبدا کے کہ دماغ ہی یا نخاع علامت اُسکی حدوث تشنج کا ہی متصل سبب سے علاج
سکا اصلاح حال عضو ماؤف کی ساتھ اضمدہ مرطبہ مقویہ کے اور دلک و نطول کزاز دہ عبارت ہی
س تشنج سے کہ شروع ہو عضلات ترقوۃ سے اور تمدد کرے انکو طرف قدام یا خلف کے یا داہنے یا بائین
ور بعضے اطلاق کرتے ہین کزاز کو اوپر ہر تمدد کے بالجملہ تدبیر اُسکی بحث تشنج سے لیوین موافق سبب
کے کثرۃ البکاء والسہر پوشیدہ نرہے کہ سبب رونے اور بیخوابی مفرط کا کئی طرح ہی ایک کہ بسبب درد
ان کے یا درد اسہال کے یا درد آنکھ کے اور سوا انکے ہو تدبیر اُسکی معالجہ عضو ماؤف کا ہی جیسا کہ آتا ہی
دسرا وہ کہ بسبب ورام دماغ کے ہو اور تدبیر اسکی گذر گئی تیسرا یہ کہ بسبب فساد دودھ کے معدے مین
و علامت اسکی یہ ہی کہ قی نفع کرے اور بھوک مفسد ہو اور دودھ کہ قی مین آوے فاسد ہو اور کوئی
سبب دوسرا ظاہر نہو علاج اسکی اصلاح دودھ مرضعہ کی ہی اور ساتھ تقویت کے کوشش کرنا تنقیہ
ے اور تدبیرین اصلاح دودھ کی اوپر گذر چکی ہین مشرحا چوتھا وہ کہ بسبب لم اور کوفت سخت بندش سے
ندق کے ہو اور تدبیر اسکی تہیئہ بدن ہی اور تدریج ملنا اور ساتھ پانی گرم کے خصوصا کہ بلدی اُس مین
ن کی ہو غسل دینا پانچوان وہ کہ بسبب سوء مزاج دماغ کے اور فساد روح نفسانی کے ہو اور یہ قسم
ع کا ہی اور اوائل مہینے مین اکثر ہوتا ہی علاج اسکا یہ ہی کہ جندبیدستر سونگھا دین اور اگر تھوڑا کھلا دین
ی خوب ہی اور تدبیرین وہی ہین کہ سیح الصبیان مین کہی گئی ہین موافق حاجت کے اختیار کرین اب
بیرین اور ادویہ منومہ اور مسکنہ کہ جامع النفع ہون ذکر کرتے ہین جاننا چاہیے کہ بچے ارجوجہ سے
کے کو ہلانا جلیل الاثر ہی اور مشغول رکھنا کھیل وغیرہ مین نہایت مفید ہی اور جماع طبع لبن ہمہ
لم شافہ سے طبع کو نرم کرنا نافع ہی اور بہت اتفاق ہوتا ہی کہ خوف اور ہیبت بچے لڑکے صاحب تمیز کے
دہ تمام رکھتا ہی لیکن ڈرانا اسطرح پر ہو کہ شدید اور سخت نہو کہ موجب زیادہ آفت کا ہو گا اور اگرچہ

چیزین کافی ہون تخم خشخاش اور تخم کاہو اور نشاستہ بانکو بریان کرین اور تھیلی مین رکھکر جیسے لڑکے کو سونگھاوین اور نزدیک اسکے سرہانے رکھین اور روغن خشخاش یا روغن کاہو درمیان صدغین اور اوپر تالو کے اور اوپر فقرون پشت کے ملین اور اگر قوی زیادہ چاہین تھوڑا پوست خشخاش پانی مین جوش کر نقوع اسکا لیکر ساتھ تھوڑی مصری کے دایہ کو دین اور اگر لڑکے کو بھی کھلاوین بہتر ہو اور مستو فی ہر تخم خشخاش طعام مین کھلانا خواب لاتا ہو اور اگر ان تدابیر سے مطلب نہ نکلے اس دوا کو دین قوی العمل ہو تنویم مین اور نسخہ تسکین اطفال کے حب السمنہ معروف ہو جندم خشخاش سفید کتان تخم خرفہ تخم بارتنگ تخم کاہو افیون تخم سوسن زیرہ اسبغول سبکو برابر وزن مین لیوین اور ہر ایک کو جدا جدا بریان کرین سوائے اسبغول کے سبکو خوب کوٹین اور ملا دین اور دونی سب سے شکر ڈالین اور لڑکے کو کھلاوین شربت اسکا دو درم تک ہو اور اگر چاہین کہ یہ دوا نہایت قوی ہو بیچ تنویم کے چاہیے کہ افیون مقدار تہائی ایک دوا کی یا اس سے بھی کم زیادہ کرین ان دواؤن مین اور جانین کہ دوائے مذکور نہایت موثر ہو اور بڑے لوگون کو بھی سودمند ہو اور خواب لاتی ہو لیکن جس جگہ سبب بیخوابی کا فساد روح نفسانی کا ہو اور منشا ہو ریح الصبیان کو وہان نہ دینا چاہیے

الفزع فی النوم یعنی ڈرنا خواب مین جاننا چاہیے کہ کبھی لڑکا بیچ سونے کے خواب ہولناک دیکھتا ہو اور اس سبب سے ڈر کر بیدار ہوتا ہو اور یہ کئی قسم ہو ایک وہ کہ جاگنے مین کوئی چیز سے ڈرا ہو اور وہ صورت خیال مین ٹھہری ہو جس وقت سوئے اور عقل مخفی ہووے وہی صورت خیالی ظاہر ہووے اور موجب ڈر کا ہووے علاج اسکا وہ ہو کہ جس حیلہ سے کہ مناسب ہو خوف اس سے دور کرین اور اوپر اس چیز ڈرانے والی کے لڑکے کو دلیر کرین اور مانوس کرین اور لعب و حیلہ سے اس خیال اس سے فراموش کرین اور شروع حال مین اگر چاول باکیزہ لیکر پانی سے دھووین اور پانی دین اور راکھ ہڈی سرطان کی ساتھ مصری کے کھانا مفید ہو اور خرفہ بریان ساتھ مصری کے پیستہ اور دھنیا سوکھا بریان ساتھ مصری کے دینا اسیطرح مفید ہو دوسرا یہ کہ بسبب امتلاء کے اور بہت کھانے کے تیزابیچ معدے کے فاسد ہوا و سبب اس مرض کا ہووے اور پیدا ہونا اسکا فساد طعام سے دو طرح ہو سکتا ہو ایک وہ کہ بخارات غلیظ مرتفع ہون اور روح نفسانی کو مشوش کرین دوسرا یہ کہ جب قت کھانا بیچ معدے کے فاسد ہوا ہو درد اس سے تکلیف پاوے تکلیف اسکی قوت

حاسہ سے متاذی ہو اور پہونچے طرف قوت مصورہ اور متخیلہ کے جیسا حلام ہائلہ دیکھتا ہی پہلی تدبیر
جالینوس سے ہی اور دوسری شیخ رئیس سے علاج اسکا یہ ہی کہ غذا کمتر دیوین اور بعد طعام کے سونے
نہ دیوین اور اگر منع کرنا ممکن نہو یا خواب اسکا مطلوب ہو تبھو لا اسکا خوب ہلا دین تو ہضم اور تحلیل کو
مدد کرے اور تھوڑا شہد چٹاوین تو مدد کرے اوپر ہضم اور انحدار کے اور مصطگی باریک پیسکر ساتھ
تھوڑی مصری کے کھلاوین فقط یا ساتھ روٹی کے تیار وہ کہ مقدمہ حدری اور حصبہ کا ہوا تدبیر
اسکی اسکے مقام مین آویگی انتباہ کبھی لڑکے کو ایک حالت قریب کابوس کے سونے مین
ظاہر ہوتی ہی علاج اسکا وہ ہی کہ جند بیدستر سونگھاوین اور جو بیچ ریح الصبیان کے مذکور ہوا
موافق حاجت کے تھوڑا اس سے لیوین اور سونے سے پہلے سونگھاوین اور جو بیچ ریح الصبیان کے
مذکور ہوا موافق احتیاج کے تھوڑا اس سے لیکر قبل از خواب شیافہ سے صابون کے طبیعت کو نرم کرے
کہ مفید ہی الفزع فی الیقظہ یعنے ڈرنا جاگنے مین پوشیدہ نرہے کہ لڑکا بیچ بیداری کے کوئی چیز سے
ڈرے او بسبب ضعف نفس اور فہم کے بیچ جاگنے کے بھی اسکے تصور سے ڈرے او حال یہ کہ معدہ اسکا
امتلا اور فساد سے سالم رہے تدبیر اسکی وہی ہی کہ پہلے مین قسم فزع فی النوم کے گذر چکی الزکام
والنزلہ پوشیدہ نرہے کہ بیچ ایام طفولیت کے بسبب زیادتی رطوبت کے او ضعف دماغ کے یہ مرض
اکثر ہوتا ہی خصوصاً نزدیک ملاقات بردخارجی کے سر کو اسی سبب سے پوشیدہ رکھنا سر لڑکون کا
اشد تاکید سے منع کیا ہی اور جو کھانسی اکثر ساتھ نزلہ کے ہوتی ہی بحث کھانسی مین تدبیر زکام در
نزلہ کی کہی جاویگی اور عمدہ بیچ ان امراض کے گوشت اور دودھ او شیرینی سے پرہیز کرنا ہی اور سر
لڑکونکا گرم رکھنا وجع الاذن جاننا چاہیے کہ لڑکون کو اکثر درد کان کا ریح اور رطوبت سے ہوتا ہی علامت
درد کان کی یہ ہی کہ لڑکا روسے بدون او سبب کے اور اضطراب کرے اور اگر درد شدید ہو ہر ساعت
ہاتھ اوپر کان کے لیجاویگا اور جو اس جانب سولاوین یا ہاتھ اسپر رکھین تسکین پاوے اور سبزی
براز کی اور پیچ کرنا سر اور گردن کا بھی اسکے نشان سے ہی علاج رسوت کی او صعتر اور ملح طبرزد
او سوا او مرکی اور حب حنظل اور ابہل جو کچھ انسے میسر ہو روغن گل مین یا روغن تل یا بادام مین
جوش کرین او کئی قطرہ اس سے کان مین ٹپکاوین آور جاننا جو چیز کان مین جب ٹپکاوین
چاہیے کہ نیم گرم ہو اور دوا ئے قوی کوئی وقت کان مین نہ ڈالنا چاہیے کہ خوف پیدا ہونے ورم اور

الفزع

فی الیقظۃ

الزکام

والنزلۃ

وجع الاذن

کری کا ہی اور سونف کو جیلا کر اوسکے پتلے کپڑے پر رکھکر سوراخ مین کان کے رکھنا نفع بہت کرتا ہی اور
بابونہ کو پانی مین جوش کرکے بیچ باسن لولہ دار کے ڈالنا اور اُس لولہ کو اوپر سوراخ کے رکھنا
تو بخار اُسکا کان مین پہونچے فائدہ مند ہی فائدہ اگر سبب درد کا ورم گرم ہو تب لازم ہوگی تدبیر اُسکی
یہ ہی کہ جونک بیچ جڑ کان کے لگا دین اور تلیین کرین اور دودھ ٹپکا دین کہ نفع تمام رکھتا ہی اور اگر
پانی کے جانے سے کان مین سبب درد کا ہو لکڑی سونف کی یا مانند اُسکے بقدر ایک بالشت کے لیکر
ایک کنارہ اُسکا تھوڑی روئی لپیٹ کر روغن مین آلودہ کرکے جلا دین اور دوسرا کنارہ کان مین
رکھین تو پانی بالکل منجذب ہو آوے حکة الاذن جاننا چاہیے کہ خارش کان کی اگر ساتھ درد کے ہو
علامت اُسکی اور علاج اُسکا مذکور ہوا اور اگر بدون درد کے ہو علامت اُسکی کھجلانا کان کا اور
رونا لڑکے کا ہی اور خاصہ اُسکا یہ ہی کہ جو انگلی کان مین رکھین یا کوئی چیز گرم کان مین ڈالین آرام
پاوے علاج اُسکا یہ ہی کہ تھوڑی مٹی لیکر عورت کے دودھ مین ٹپکا وین تو قوت اُسکی دودھ مین
آوے بعد اُسکے صاف کرین اور نیمگرم ڈالین اور بتی شہد مین آلودہ کرکے رکھنا فائدہ کرتا ہی سیلان
الرطوبة من الاذن یعنے بہنا رطوبت اور زرد آب کا کان سے دو قسم ہی ایک وہ کہ بسبب قرحہ کے
ہو نشان اُسکا تقدم آثار ورم اور شور کا ہی اور وجود درد کا شروع مین علاج اُسکا یہ ہی کہ کئی دن تک
بہنے دین بعد اُسکے شہد کو بیچ دودھ عورت کے ملا کر کان مین ٹپکا دین اور بتی اُسمین آلودہ کرکے
کان مین رکھین رات دن مین کئی نوبت اور اگر تھوڑا انزروت خوب پیسکر اور بتی شہد کی اُسمین
آلودہ کرکے عمل مین لاوین جلد تنقیہ کرے اور زخم کو بھرا دے سیاہ گر اسیقدر سے فائدہ ہو جاوے
بہتر ہی ورنہ بتی شہد کی بیچ عفص یا پانی پیسی ہوئی کے ملا کر بھرین اور کان مین رکھین اور کچھ پانی
مین حل کرین اور روغن گل مین ملا کر جوش کرین یہان تک کہ پانی جل جاوے بعد اُسکے روغن کو
رات دن مین کئی نوبت نیمگرم کان مین ٹپکا وین قرحہ کو بہتر کرے اور درد کم کرے باقی رہے بھی تدارک
کرے دوسرا وہ کہ رطوبت بیچ دماغ کے زیادہ ہی اور بسبب کثرت کے بھی بدون اُسکے زخم کان
مین ہو علاج اُسکا یہ ہی کہ طرف تقلیل رطوبات کے متوجہ ہوا اور ایک ٹکڑا صوف سے لیکر شہد
اور شراب مین کہ تھوڑا شب سے یا زعفران سے یا تھوڑا انطرون سے اُسمین ملا ہو کان مین رکھین
اور شاید تھوڑی زعفران مرزو کے پانی مین حل کرین اور ٹکڑا صوف کا اُسمین آلودہ کرکے کان مین

حکة الاذن

سیلان الرطوبة من الاذن

رکھین کفایت کرے اور اگر رطوبات کمتر ہو احسن وہ ہی کہ متعرض نہون کہ اکثر انتین دماغ سے بسبب اسکے باز رہتی ہین اور بعد بالغ ہونے کے خود بخود دور ہوتی ہین لیکن اگر رطوبت زیادہ آوے یا خوف پیدا ہونے قرحہ کا ہو تدارک کر سکتے ہین انتفاخ العین یعنی نکلنا آنکھہ کا اور یہ ہوتا ہے ورم کے ہی علاج اسکا رسوت دودھ مین حل کر کے طلا کرین لیپ بابونہ اور بادزوج کے پانی مین جوش کر کے دھوئین رمد عبارت ہی ورم ملتحمہ سے علاج اسکا کہ تین دن تک کوئی دوا آنکھہ مین نہ لگاوین اور غذاے مرضعہ کی اور طفل کی اگر لائق کھانے کے ہی ثرید کلاو یا چیاو جو چیز کہ چرب ہو نہ دین اور اگر آنکھہ بہت چپکی ہو دودھ مرضعہ وغیرہ الہ میر روئی پاکیزہ کے ڈبکر اوپر اسکے رکھین اور دودھ لڑکی کا بہتر ہی دودھ لڑکے سے اور روئی پرانی گرم نرم اوپر پیچ آنکھہ کے باندھنا درد سخت اور ورم پلکون کو نہایت مفید ہی اور اسی طرح گرم پیشاب سے دھونا عظیم الاثر ہی اور بعد تین دن کے زیرہ اور مغز جوز لو کو را خوب پیسکر منہ کے پانی مین اور ہتھیلی پر رکھکر ایس مین بہت ملین تو مانند مرہم کے ہو پیل دیر روئی کے رکھین اور دودھ اوپر اسکے ڈبکر اوپر پیچ آنکھہ کے رات کو اور دن کو باندھین ورم اور پکنے کو فائدہ بہت دیتا ہی خصوصاً پیچ جاڑے کے اور پیچ رمد ریحی کے اور اگر اس تدبیر سے دور نہو موافق غلبہ اخلاط کے تنقیہ کر سکتے ہین اور پیچ رمد دموی و درد پیچ کے اوپر گدی اور پناگوش کے جونک لگانا اور تھوڑا خون نکالنا جلیل الاثر ہی اور رسوت کو دودھ مین پیسکر اور اندر اور باہر آنکھہ کے طلا کرنا رات دن مین دو تین بار نہایت نافع اور بے ضرر ہی اور جب تک ممکن ہو کوئی دواے قوی لڑکون کی آنکھہ مین نہ لگاوین کہ آنکھہ انکی پیچ نہایت نزاکت کے ہی اور استعمال کرنا دواے قوی سے خوف آفتون کا ہوتا ہی اور یہ دستور جو کچھ کہ آتشین رشی ہو لڑکون کی آنکھہ مین نہ لگاوین اور ذرور چشمنام کا اثر تمام رکھتا ہی اور اگر رمد مزمن ہو استعمال کر سکتے ہین چشمنام کہ ہندی مین ہلکسو کہتے ہین گدھے کی لینڈی مین تھوڑا پانی ڈالکر پکاوین بعد اسکے بالکل مقشر کرین اور مغز اسکا لیکر دو حصہ اور مصری اور مامیران چینی سے ایک ایک حصہ اور سبکو نہایت نرم کر کے پیسین اور آنکھہ مین چھڑکین اور اگر نزولات گدھی کے دودھ مین پرورده کر کے عوض مامیران کے کرین لائق ہی اور بعض عورتین بعد چھڑکنے اس قدور کے آنکھہ مین روئی کو روغن مین پروردہ کر کے اوپر سفال بھرے پانی کے رکھکر اور سرد کر کے اوپر آنکھہ کے رکھتی ہین اور اوپر اسکے ایک ترمس نا خالص سے کہ پانی مین گھولکر مرہم کی طرح کر رکھتی ہین اور پٹی سے باندھتی ہین جس سے جلد اثر ہوتا ہی

بیاض الاحداق یعنی سفید ہونا سیاہی آنکھ کا جاننا چاہیے کہ بہت ہوتا ہے کہ بسبب کثرت رونے کے رطوبت
طبقہ عنبیہ کی تحلیل ہو جاتی ہے اور رنگ اُسکا مائل بہ سفیدی ہو جاتا ہے نظیر اُسکی حال کعبت کا ہے
کہ جب خشک ہوتا ہے سفید ہوتا ہے علاج اسکا وہ ہے کہ پانی کمو کا آنکھ میں ڈالیں رات دن میں کئی بار
اور جہاں تک ممکن ہو رونے سے لڑکے کو بچا دینا اور بروزن تھوڑا گوند سماق کا چوگنی اُسکی مصری
آپس میں ملا کر آنکھ میں لگا دیں سفیدی کو دور کرے خصوصاً اگر سبب اسکا کثرت رونے کی نہو بلکہ
کوئی امر اور کہ بیچ بیاض بڑے لڑکوں کے مذکور ہوا السلاق یعنی سرخ ہونا پلک کا یا کثرت رونے سے
عارض ہوتا ہے علاج اسکا یہی ہے بیچ آنکھ کے پانی کمو کا لگانا ہے اور روئی اُسمین آلودہ کر کے اوپر پلک کے
رکھنا ہے اور جو بسبب رونے کے اور طرف علاج قوی کے محتاج ہو چاہیے کہ ہر صبح کو بول گرم سے
آنکھ کو دھووے بعد اسکے کمو کا پانی لگا دیں الحول وہ عبارت ہے میلان آنکھ سے ایک جانب کو اور خاصہ
اُسکا یہ ہے کہ ایک چیز دو دکھلائی دیتی ہیں اور حدوث اسکا لڑکوں میں یا بعد صرع کے ہے یا انطباع
بیچ حالت دودھ پینے کے ایک پہلو پر زمانے طویل تک و دیکھنا اُسکا ایک جانب دیر تک یا آواز
بلند اور مانند اسکے کہ دفعتہً لڑکے کو حرکت میں لاوے اور اسیطرف دیر تک دیکھتا رہے علاج
جب تدارک کریں تو محکم نہو سختی بیچ عضلات آنکھ کے اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ کوئی چیز سرخ اوپر کنارے
آنکھ کے کہ مخالف اُس کنارے مائل کے ہے لٹکا دیں تو لڑکا بالطبع واسطے دیکھنے سرخی کے کہ آنکھ مرغوب ہوتی ہے
آنکھ کو اُسطرف مائل کرے اور طریق دوسرا یہ ہے کہ برقع اسکے منہ پر ڈالیں اور مقابلہ حدقہ کے برقع کو چیریں
اور مقابلہ اسکے چراغ جلا دیں تو واسطے دیکھنے کے تکلف سے آنکھ درست ہو جاوے چنانچہ منہ صاحب حول
کا بسبب نظر کرنے کے آئینہ چینی میں درست ہو جاتا ہے اور چاہیے کہ غذا میں اُسکی دایہ کو دیویں
اور بیچ مرض حول کے غذائیں مبخر دماغ نقصان کرتی ہیں التصاق الجفن یعنی چپکنا پلک کا
یہ مرض جو زیادہ ہو خواب منہ موڑتے سے مقدمہ بعد کا ہوتا ہے علاج اسکا وہ ہے کہ ہر صبح کو اسکے پیشاب گرم
آنکھ کو دھو دینا اور سرمہ صفہانی لگا دیں گرد آنکھ کے خارج سے توتیا خشک دھویا ہوا خشک
ملیں اور گرد اور غبار اور پیاز کی بو سے اور جوز تر اور خربوزہ اور تما سکی بو سے بچا دینا اور اگر دھواں
لکڑی جلاؤ کا آنکھ میں لگا دیں تو پانی آنکھ اور ناک سے بھی مفید ہے زرقہ یعنی کبودی آنکھوں کی وہ اگر بعد
نہو علاج کر سکتے ہیں دستور ہے کہ بیچ مدت چالیس دن کے لڑکے کو ہر ہفتہ میں کئی بار مشک اور زعفران

سلاق

حول

التصاق

زرقہ

برابر آپس مین خوب پیسکر سلائی سے آنکھ مین لگا دینا اور اگر پان کے دودھ مین گھولکر لگا دین بہتر ہی اور
موم کا شافہ بنا کر اور مشک اور زعفران پیسی ہوئی مین آلودہ کرکے ہر ہفتہ مین تین مرتبہ استعمال
کرتے ہین یہ علاج سفید ہونا ہی اور بعد چلہ کے اگر دور نہو چھوڑ دین کہ خود بخود دور ہوتی ہی اور بہت ہوتا ہی
کہ کبودی کم ہوا اور جب لڑکا بڑا ہو دور ہوجاتی ہی اور کبھی اگر علاج نہین کرتے ویسی رہجاتی ہی اور جب
طرف علاج قوی کے حاجت پڑے یا چلہ مین علاج ہوا ہو چاہیے کہ سیب کو جلا کر روغن زیت مین
پیسین اور تالو پر رکھ ملین اور عصارہ کمو اور پوست انار شیرین کا لگا دین کہ بشرط مداومت کے نافع ہوتا ہی
اور بدستور مداومت سرمہ اور گلاب اور زعفران اور مشک کو کہ پیسا ہو فائدہ کرتی ہی اور کہتے ہین کہ اگر
سلائی کو تازے حنظل کے اندر ڈالین اور اس سلائی کو کئی مرتبہ ایک ہفتہ مین لگا دین نفع عظیم کرتا ہی
لیکن سلائی کو جو حنظل مین ڈالین اور نکالین چاہیے کہ ہاتھ اسپر پھیرین تو بیج یا سمی کا اسپر لگی ہو دفع ہو
بعد اسکے آنکھ مین لگا دین اور یہ سرمہ اثر بہت رکھتا ہی سرمہ اصفہانی تین درم زعفران مروارید ناسفتہ ہر ایک
سے ایک درم مشک کافور ہر ایک ایک دانگ کاجل چراغ زیت کا دو درم سبکو باریک پیسکر ہر ہفتہ مین کئی بار
لگا دین احتباس الشیئ فی مجری الانف چاہیے جاننا کہ بہت ہوتا ہی کہ وقت غذا کھانیکے کھانسی یا چھینک آوے
یا اور حرکت کا اتفاق پڑے اس سبب سے کوئی چیز کہ منہ مین ہوتی ہی ناک کی راہ مین آتی ہی اور اسی جگہ رہجاتی ہی
اور لڑکا اسکو دفع نہین کرسکتا اور اگر لڑکا بول نہین کرسکتا ہی اسکے بیان سے بھی قاصر ہوگا پس وہ چیز
وہان وغدہ کرتی ہی اور سڑجاتی ہی اور بخار اسکا دماغ کو پہنچ دیتا ہی اس سبب سے لڑکا ہمیشہ مستوحش رہتا ہی
اور بدخوئی اور بیدلی کرتا ہی اور طرف غذا وغیرہ کے خوب خواہش نہین کرتا اور زردی رنگ کی اور ضعف اور
بیخوابی اور لاغری ظاہر ہوتی ہی اور شاید کہ اسکی دہشت سے تپ بھی لازم ہوجاوے اور تنفس کا اس طرف سے
اور ہاتھ ہر ساعت اس جانب پر رکھنا اور ملنا گواہی دیتا ہی علاج اسکا یہ ہی کہ اسکی ناک کو اندر اور باہر سے بالکل چرب
کردینا اور روغن مین تھوڑا موم بھی ڈالین تو جلد خشک نہو اور وقت سونے کے لڑکے کو اوپر پیٹھ
کے سلا کر کئی قطرے روغن کے ناک مین ڈالین بعد اسکے وقت بیداری کے کوئی چیز چھینک لانیوالی
سونگھاوین تو چھینک آوے اور وہ چیز نکل جاوے اور اگر اس تدبیر سے دفع نہو تو اسکو
پیٹھ پر سلا کر منہ اسکا ہاتھ سے مضبوط پکڑین اور اپنے منہ کو اوپر منفذ مسدود کے رکھکر
خوب پھونکین اور پیچھے اسکے بیچ منفذ مخالف کے بہت زور سے پھونکین اور نفس

احتباس الشیئ فی مجری الانف

لڑکے کا اور پیچ کہ اسمین ہو تندرست نکلے اور شاید کہ بعد مدتین ناک کے اوپر لیمین منفذ کے اس
منفذ کو کہ کھلا رہی پکڑین تو منھ کھل جاوے پس بیچ منفذ مسدود کے خوب پھونکین تو وہ چیز گلے کی
پھر آوے اور بہت دیکھا گیا کہ لڑکے اسی علت سے تپ پیدا کرتے ہین اور کوئی علاج تپ کو نفع نہین
کرتا اور بعد تحقیق سبب کے جو تدبیر مذکور کی انکی ناک سے چاول یا چنا یا دانہ انار کا نکلا متعفن ہوا اور
تپ بھی جلد دور ہوئی پس بیچ امراض لڑکون کے کہ وہ لائق کہانیکے ہین اس امر سے غافل نہونا چاہیے
اور جسوقت کوئی چیز خارج سے ناک مین گئی ہو اگر وہ چیز دکھلائی دیتا ہو نکلنا اسکا دشوار ایسے ممکن ہو
بے توقف نکالنا چاہیے ورنہ تدبیر مذکور سے جو کوئی کہ مناسب ہو کر سکتے ہین اور جسوقت سبب
بند ہونے ناک کا خشک ہونا خلط کا ہو دودھ کو سعوط کرین اور ہمیشہ ناک کو پاک کرین طریق مناسب
سے انقلاع جاننا چاہیے کہ قروح چھوٹے کہ بیچ غشاے فم اور زبان کے واقع ہون جو بدون
عفونت کے ہون انکو قلاع کہتے ہین اور عفونت والے کو اکالہ کہتے ہین اور پوشیدہ نرہے کہ غشاے
افواہ لڑکونکی اور زبان انکی نہایت نرم ہوتی ہین اور اسی سبب سے متحمل مس اور لمس پستان کا
نہین ہو سکتی ہین اور ساتھ اسکے جلاے مائیت دودھ کی کہ بسبب ضعف ختا کی ہر ہمیشہ مدد
کرتی ہے اس سبب سے اکثر اوقات منھ انکا جوشش کرتا ہے خصوصاً کہ دودھ زیادہ غیر صالح الکیفیت
اور ردی زیادہ قروح مذکورہ کا دودھ فامی ہے یعنی کالا اور وہ اکثر قاتل ہوتا ہے اور مسلم قروح
مین سفید ہین اور قلاع سرخ اور زرد درمیان ان دونون کے بالجملہ انکے رنگ سے استدلال
کر سکتے ہین اور پر خلط کے علاج موافق خلط کے ساتھ تعدیل مزاج مرضعہ اور طفل کے کوشش کرین
اور جو کچھ بیچ قلاع بڑے آدمیونکے کہا ہے اس سے جو سبک اور ملائم ہو یہان کام مین لادین اور
یہ چیزین قلاع اطفال کو نفع کرتی ہین بنفشہ اکیلا باریک کرکے چھڑکین اور اگر تھوڑا گل سرخ
بھی داخل کرین بہتر ہے اور بلغمی مین تھوڑا زعفران بھی اسمین زیادہ کرین اور خرنوب اکیلا بھی
یہی عمل کرتا ہے اور عصارہ کا ہو اور ملو اور خرفہ کا ملنا اور پیٹھو کے ایک دو مین کئی بار قلاع دموی
اور صفراوی اور سوداوی کو نفع کرتا ہے اور اگر قوی زیادہ مطلوب ہو اصل السوس خراشیدہ
پیسکر ذرور کرین اور یہ دوا شور لشہ اور قلاع کو کہ قوی ہو فائدہ کرتی ہے خصوصاً بلغمی جکو
مزعفص قشور کندر بہت باریک پیسکر شہد مین ملاکر ملین اور بہت ہوتا ہے کہ ربوت جامعن کا

کفایت کرتا ہی خصوصاً دموی اور صفراوی کو اور دھونا منھ کا ماء العسل یا شراب عسل سے اور
بعد اسکے مضمضات مذکورہ کام مین لانا جلد اثر کرتا ہی اور جسوقت طرف تدبیر قوی کے احتیاج ہو
یہ دوا عمل مین لاوین عروق قشور رمان جلنار سماق ہر ایک چھ درم عفص چار درم شب یمانی
سوختہ دو درم سبکو باریک کر کے چھڑکین اور بہت ہوتا ہی کہ بیچ قلاع خفیف کے آٹا جو یا نکاک
ستو کہتے ہین وقت سونے کے چھڑکین اور رہنے دین اور اگر اسکو لڑکا اوتار جاوے چاہیے کہ مکرر
کرین فائدہ دیتا ہی اور ترنجبین پیسی ہوئی بدستور قلیل الاثر ہی اور ترنجبین کو وقت رات کے چھڑکین
کہ وقت صبح کے نفع ظاہر ہوتا ہی اور جسوقت کوئی دوا سے نفع ظاہر نہو اور قلاع دموی ہو جاوے
کرین اور جونک لگاوین اور خون موافق احتیاج کے نکالین نزع اللثہ بہت ہوتا ہی کہ وقت
نکلنے دانت کے بسبب متوجہ ہونے مادہ گرم کے یا اور وقت مین بسبب گرنے بلغم شور کے دماغ
سے دانتون مین نزع ظاہر ہوتی ہی اور درد ہوتا ہی علاج اسکا یہ ہی کہ روغن اور موم سے تکمید
کرین ورم اللثہ جاننا چاہیے کہ وقت جمنے دانت کے مقرر ہی کہ انکے منبت مین ورم ظاہر ہووے
اور درد کرے اس سبب سے کہ دانت کے نکلنے سے اسجگہ تفرق اتصال پڑتا ہی اور اس سبب سے
درد اور ضعف پیدا ہوتا ہی کہ وہ موجب ہین قبول کرنے مواد کو کہ اسباب ورم کے ہین خصوصاً کہ محل
مذکور قریب دماغ کے ہی اور دماغ لڑکونکا کثیر الرطوبت ہوتا ہی اور اسکی شان سے ہی دفع کرنا فضول کو
ناحیان اعضا مین اسی سبب سے کہ اس وقت مین بیچ ناحیہ لثون کے ورم وقت زیادتی
اکثر اور تشنج بھی ظاہر ہوتا ہی بالجملہ جسوقت ورم ظاہر ہووے چاہیے کہ اسپر انگلی رکھکر نرمی سے
غمز کرین اور تمریخ کرین چکنی چیزون سے کہ بیچ انبات اسنان کے مذکور ہین اور شہد سے کہ
ملا گیا ہو روغن بابونہ سے یا اس شہد سے کہ علک البطم کے ساتھ ملایا گیا ہو اور فائدہ تمریخ
ان اشیا کا حاصل ہونا تلیین اور تحلیل کا ہی اور بھی نطول کرین اوپر سر کے طبیخ بابونہ اور شبت
سے تو مدد کرے اوپر تلیین اور تحلیل مادہ اعضاے مجاورہ کے فائدہ غمز نرم تحلیل اور تلطیف
ان مواد کا کرتا ہی بخلاف غمز سخت اور شدید کے بسبب پیدا کرنے درد کے زیادہ کرتا ہی ورم کو
دار و یہ رادعہ اوپر ورم پر نہ رکھین اسلیے کہ مواد اورام مذکور کے دماغ سے دفع ہوتے ہین
اور وقت استعمال رادع کے خوف ہی کہ مادہ واجب الدفع بیچ دماغ کے کہ عضو رئیس ہی

نزع اللثہ

ورم اللثہ

جاوے یا پھر جاوے اس مادے سے طرف دماغ کے اور آفت قوی لاوے اور بھی معلوم ہو کہ مواضع
مذکورہ عصبی ہین اور اعصاب متضرر ہوتے ہین تبریدسے خصوصاً بارد بالفعل سے اور بھی شک
نہین ہو کہ روادع کثیف کرتے ہین لئہ کو پس مانع ہوتے ہین نفوذ مسن سے آسمین اور قصر اسکا
ظاہر ہو اور تدبیر تسہیل جنسے انتون کی بیچ فوائد کلی اس مبحث کے مذکور ہوئی ہو موافق حاجت کے

ورم حلق

عمل مین لاوین ورم الحلق جاننا چاہیے کہ درمیان مری اور منھ کے بہت ہوتا ہو کہ ورم عارض ہوا اور
کوئی چیز نگلنا بہت دشوار ہووے اور کبھی یہ ورم بلند ہوتا ہو طرف عضلون کے اور طرف مہرۂ پیٹھ کے
اور پس گردن کے اور یہ ورم اکثر بیچ ترعرع کے ہوتا ہو اسلیے کہ حرارت اس سن مین قوی ہوتی ہو رطوبات
کو بیچ دماغ کے پگھلا کر بہا دیتی ہو اسفل کو علاج اسکا یہین طبخ ہو تشیافات مناسب سے بعد اسکے

ورم اللوزتین

رب توت اور مانند اسکے استعمال کرنا لعوقاً اور غرغرۃً اورام اللوزتین اکثر بلغم سے ہوتا ہو کہ دماغ سے
وہان اوترتا ہو اور بہت ہوتا ہو کہ حرارت دماغی اسکی رطوبات کو پگھلا کر اوپر سبیل نزلہ کے اوپر لوزتین
اسکے کہ دو ٹکڑے گوشت کے ہین دونو پہلو زبان کی جڑ مین گراتی ہو علامت اسکی ظاہر ہونا ورم کا ہو
اور دشواری چوسنے اور نگلنے دودھ کی پس اگر زیادتی بلغم سے ہو آثار اسکے ظاہر ہونگے اور اگر
حرارت سے ہو نشان اسکا ظاہر ہوگا علاج اگر بلغم سے ہو جو بیچ ورم حلق کے کہا گیا ہو کام مین
لاوین اور مرضعہ کو چیزین بلغم افزا سے پرہیز کراوین اور چاہیے کہ انگلی کو شہد مین اور تھوڑی شب
پسی ہوئی مین آلودہ کرین اور اسپر ملین تو لعاب بہت نکلے کہ نہایت مفید ہو اور اسجگہ کہ مادہ قوی
ہو بعد تین دن کے انگلی اسپر رکھکر زور کرنا اور اسکو دبانا تو اخلاط دفع ہون تدبیر کامل ہو اور اگر
حرارت سے ہو کوئی چیز سرد اوپر تالو کے طلا کرین تو حرارت کہ علت سیلان رطوبت کی ہو دور
ہووے اور تدبیر ورم کی موافق حاجت کے ساتھ اس چیز کے کہی گئی ہو کام مین لاوین اور
بہترین چیزون مین یہ کہ اس جگہ اوپر سر کے رکھین تراشہ کدو اور کھیرے کا ہو خصوصاً اگر تھوڑا

استرخاء لہاۃ

سرکہ ملا ہوا اور برگ حنا اور برگ کاسنی بھی بدستور اور دھنیا سبز اور کو بھی استرخاء لہاۃ یعنی
سست ہونا اور لٹکنا ملازہ یعنے کوے کا یہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہو اور شاید کہ موجب کھانسی کا
ہووے علاج اسکا اوٹھانا ہو کوے کا چیز نرم سے اسطور پر کہ شب یمانی کو باریک پیسکر
شہد مین ملاوین یا روغن مین اور اوپر لہات کے ملین اور مازو سرکے مین پیسکر

اور پانی کے ملا کر یا تشادہ کریں یا کلی غرغرہ میں استعمال کیا جانا چاہیے کہ کھانسی
کسی طرح ہو ایک نوع کی سبب جانے دخان کے حلق میں ہو علاج اسکا یہ ہے کہ مصری اور شکر اور شیرینی
اور شہد جو اسکے مناسب وقت ہو دیں اور جب ہو تا ہے کہ شیر مرضعہ کا فقط کفایت کرتا ہو دوسرے
ذکر گرد و غبار کے جانے سے حلق میں ہو علاج اسکا یہ ہے کہ حلق اور سینہ کو روغن مناسب سے
چرب کریں اور غذائیں چرب کھلاویں اور دیوے موم کا غرغرہ کریں تیسرے وہ کہ عصبہ کی خشونت
اور یبس سے ہو علامت اسکی کھانسی خشک ہے بدون رطوبات دود و غبار کے علاج اسکا یہ ہے
حلق اور سینہ کا موم روغن سے اور لعاب بہدانہ یا خطمی کے کھلانا اور پستان جو تجویز کر
مرطب ہو دوا اور غذا گرم میں لاویں اور بہی دانہ اگر صفرا سے ہو شربت نیلوفر توت کا یا رب
السوس کا قبل غذا کے دیویں اور مرضعہ کو غذا میں دافع صفرا کھلا دیں اور جہاں حاجت تنقیہ کی ہو
تنقیہ کریں چوتھے وہ کہ کثرت رطوبت سے ہوا اور سینہ لڑکوں کو اکثر ہوتی ہے اور اکثر ساتھ زکام کے ہوتی ہے
لہذا جمہور اطباء نے امراض لڑکوں کے اسی قسم کھانسی کو ذکر کرتے ہیں بعد اسکے زکام کا سا
اسکے بیان کرتے ہیں علامت اسکی نازل ہونا رطوبت کا دماغ اور ناک سے ہے اگر ساتھ زکام کے
ہو اور تمام آثار رطوبت کے ظاہر ہوں علاج اگر کھانسی بدون زکام و نزلہ کے ہو واسطے نضج
مادہ کے طبیخ عناب و بنفشہ اور تخم خطمی اور اصل السوس اور گاؤزبان اور پرسیاوشان اور زوفا اور موم مصطگی
کا دیویں دو تین دن بعد اسکے اسی طبیخ میں ادویہ منضج بھی داخل کریں اگر نضج ہوا اور جہاں
التماس عمل نکرے یا لڑکا اسکو کھا سکے ... دوا مذکورہ کے دے سکتے ہیں اور سینہ کو
اس موم روغن سے کہ موم اور روغن بادام سے بنا ہو چرب رکھیں اور تھوڑی پشم نرم گرم
کی لیکر اور پر دھونی لکڑی جھاؤ کے خوب رکھیں تو دھواں اسمیں اثر کرے بعد اسکے اس پشم کو
سینے پر باندھیں اور پیٹھ پر بھی باندھا رکھیں اور رات دن میں ایک یا دو بار پشم کو دھواں اس
لکڑی کا دیا کریں اور باندھتے رہیں اور صبح کو گرم گھر میں رکھیں تو بہتر ہوا اسکے قصبہ ریہ کو نہ پہونچے
اور تکلم سے منع کریں اور قبض بیدستر سونگھنا دیں اور دودھ پینا گوشت اور شقیقہ اور کف ہاتھ اور پاؤں کے
تلیین پانی میں پیکر اور سرد پانی ہرگز نہ دیویں لیکن شہد پانی میں ملا کر پلاویں اور مرضعہ اگر کفایت
نکرے پانی تازہ کہ بارد و بالفعل نہو دے سکتے ہیں اور کبھی بھی تھوڑی شہد ... بارہ مثل التوم کے

زبان کی جڑ میں ملین تو ترکیب یا اور رطوبت سینہ کی نکلے اور منفعت تری کی اسمین بہت ہی بشرطیکہ مادہ
پختہ ہو اور بآسانی سے آوے خصوصاً وہاں کہ سبب کھانسی کا نزلہ ہو اور یہ دوا واسطے کھانسی تر کو
نفع کرتی ہی صمغ عربی کتیرا مغز بیدانہ بیخ السوس فانیذ ہر ایک سے بقدر احتیاج کے لیکر خوب کوٹ کر
گولیاں بنا دیں اور دودھ میں حل کر کے دیویں اور لعاب تخم کتان ساتھ شہد یا قند کے نہایت بہتر
اور شربت زوفا جیسا کہ دستور اور بہترین غذا مونگ چاول ساتھ شیرہ بادام کے دینا ہی اور پلاؤ خشک
اور مرغ کباب اور روٹی اور حلوائے مغزی اور ابتدا انکے اور رات کو حب السعال منھ میں رکھنا مفید ہی
اور یہ دوا بہت نافع ہی حب سفید کہ درمیان سیاہی انگور سفند کے ہی لیکر خشک کریں اور ساتھ مصری کے
پیسیں اور دودھ میں حل کر کے ناشتا دیویں ایک یا دو حب مذکور سے اور مرکی اگر بقدر باقلا کے وقت
سونے کے دو تین دفعہ بلع کرا دیں اور صبح کو حلوائے مغز بادام یا حلوائے مغز چلغوزہ کا کھلا دیں کھانسی کو
جلد دفع کرے اور پانی پیاز پختہ کا ایک چمچہ ہر صبح کو ناشتا دینا اور سینہ کو چرب رکھنا اور شیم کا دھواں دینا یا
جھاڑ کا باندھنا اکثر نفع کرتا ہی اور جسوقت کھانسی ساتھ زکام اور نزلہ کے ہو چاہیے کہ پانی گرم اسکے
سر پر بہت گرا دیں اور صبح کو کہ محل حرکت نزلہ کا ہی حلوائے مغز بادام عسلی دیویں اور اسکے سر کو چھپا دیں
اور تدابیر وہی ہیں کہ مذکور ہوئیں فائدہ بیچ کھانسی لڑکوں کے اگرچہ بلغمی ہو وہ چیز کہ مفرط الحرارۃ
والیبوسۃ ہو نہ دیویں خصوصاً کہ ساتھ اسکے حرارت اور تپ ہو اور اس صورت میں چاہیے کہ بالکل توجہ
اوپر نضج مادے کے اور بجھانے حرارت کے کریں اور بہت ہوتا ہی کہ حرارت تپ سے مادہ بلغم کا
تحلیل ہوتا ہی اور حاجت اور تدبیر کی نہیں رہتی اور بلغمی کھانسی میں کہ ساتھ حرارت تپ کے ہو یہ دوا بہتر ہی
بہدانہ اصل السوس مقشر عناب گل بنفشہ گل گاؤزبان ہر ایک سے بقدر حاجت کے لیویں اور
جوش کر کے دیویں اور جسوقت تلیین مطلوب ہو اگر شیرخشت یا ترنجبین خوب ہاتھ آوے کافی ہی ورنہ
الماس ملا سکتے ہیں لیکن اور مسہل گرم نہیں دے سکتے کہ مضر ہی اور بہت دیکھا گیا کہ بیچ کھانسی بلغمی
کے کہ بدون حرارت کے ہو اور شدید الحرارۃ اور قوی التجفیف بعض جہال نے دیا اور سبب تجفیف
رقیق کے اور تغلیظ غلیظ کے تنگی نفس کی بعضوں کو عارض ہوئی اور بعضوں کو تپ محرق اور بعضوں
کو ورم ریہ کہ بیچ اصطلاح اہل ہند کے ڈبہ کہتے ہیں ظاہر ہوا پس احتیاط اس باب میں واجب ہی
اور قول عورتوں بے عقل کے کہ اپنے تئیں بیچ تجربہ کاری کے خوب تعریف کی ہی ساقط الاعتبار

جاننا فرض ہی اور اُنکے کہنے سے اشیاے سمی مانند توتیا۔ مہندی اور حب الملوک اور مانند اُنکے کر
دست آویز اور دلیل ڈبھی عورتون کی ہین دینا حرام ہی ذات الریہ یعنی وہ بیجھ ٹکیا یہ اطفال کو
اکثر ہوتا ہی اگر علاج بہتر ہو اکثر ہلاک کرتا ہی اور نشان اسکا یہ ہی کہ کھانسی و تنگی نفس مفرط ظاہر
ہوتی ہی اور وقت تنفس کے نیچے پسلی کے گرہا پڑتا ہی اور اہل ہند اسکو ڈبہ کہتے ہین بدال مہملہ ہندی
اور تشدید بای موحدہ اور بای معروف کے اور وہ دو قسم ہی ایک وہ کہ گرم مادے سے ہو اور تپ محرقہ شدید
لازم ہو دوسرا وہ کہ مادے بلغم سے ہو اور تپ نرم سہن بھی ہوتی ہی علاج جو گرم مادے سے ہو تو نہایت
تدبیرون مین تلیین طبع کی ہی عناب و کمہو اور گل بنفشہ اور املتاس اور شیر خشت اور مانند اُنکے سے بدون
استفراغ نضج کے بعد اسکے جو کچھ کہ بیچ کھانسی کے گذرا موافق حاجت کے دے سکتے ہین اور رب توت
نفع تمام رکھتا ہی اور غذا اُن سے اور یہ مونگ مقشر اور مانند اسکے قصر کرین اور اصلاح دودھ مرضعہ کی
لازم جانین سب حال مین اور اشیاے مطفی الدم کی اور قاطع صفرا کی موافق تقاضا مرض کے کام مین
لاوین اور قیاسات مین سے طبع کو نرم رکھین اور اگر نزلہ سے ہو پانی گرم اوپر سر کے نطول کرین تو اذیت
گرنے سے موقوف کرے اور جو مادے بلغم سے ہوں تدبیر اُسکی بعینہ وہی ہی کہ بیچ کھانسی رطوبی کے مذکور ہی
مگر یہ کہ جو چیز خشک و صاحب خشونت ہی اسمین ہرگز نہ دینا چاہیے واسطے رعایت ورم کے تنفس
یعنے بدی دم مارنے کی اور وہ عبارت ہی اُس تنفس سے کہ اوپر مجری طبعی کے نہو اسباب اسکے بہت
ہین لیکن جو لڑکون مین اکثر اسکو پیدا کرتے ہین نزول بلغم کا ہی سر سے اوپر سینہ کے اور یہ مرض
ضعیف الصدر کو اکثر ہوتا ہی علاج اُسکا وہی ہی کہ بیچ سعال رطوبی کے مذکور ہوا اور بیچ جڑ کانون کے
اور جڑ زبان کے زیت سے ملنا اور قے کرانا بسبب بانے زبان کے اور پانی گرم منھ مین ٹپکانا اور تھوڑا
مخمکتان پسا ہوا شہد مین گھولکر دینا نفع تمام رکھتا ہی فائدہ کبھی ہوتا ہی کہ مادہ بلغم کا حرارت تپ سے
یا حرارت تدابیر مجففہ سے خشک ہو بیچ سینہ اور ریہ کے اور اس سبب سے نفس مجری طبعی سے
نہایت متغیر ہوتا ہی اور کبھی لڑکا بیچ تنفس کے منھ کو کھولیتا ہی نہایت دشواری دخول ہواے بیچ
مجری کے اور تدبیر کامل اُسوقت وہ ہی کہ ضعف و بیتابی اور رونے لڑکے سے نڈرین اور اُسکو برہنہ
کرین اندر محل محفوظ مین کہ ہوا سے ہو پانی گرم اوپر سینے کے نطول کرین ایکساعت لائق تک بس
تشف کرین منشفہ سے اور کپڑے پہناوین اور موم روغن مناسب ملین اسی طرح رات دن مین

تین چار بار اس اشول کو کریں نفع تمام دیتا ہے ذریعلی بارے فورا تخفیف بیچ نفس کے ظاہر ہوتی ہے بحکم اللہ تعالے کے اور اگر اوس کے حلق میں گل خطمی مانند اسکے ہی بھوش کیا ہو تو بہتر ہے نہ پانی لیا کافی ہے اسکو اس فقیر کو کہ بعیت اللہ نام رکھتا ہے بیچ سن تین برس کے یہی مرض اسکو ہوا تھا اور شدت دشواری تنفس سے نیند منقطع ہوئی تھی اور اقسام ادویہ سے کوئی چیز فائدہ نہیں کرتی تھی آخر الامر بالہام ایزدی بیچ آدھی رات کے انشول کیا گیا دفعۃً بعنایات الٰہی شافی مطلق کے نفع اسکا ہوا اور مجکو نہیں بھی کئی دفعہ مبتلا ہوا گیا اسیطرح موثر ہوا خرخرہ غطیطیہ فی النوم یعنی خرخرہ سینہ سے سونے میں بیچ راتوں میں اطفال کو ظاہر ہوتی ہے سبب اسکا کثرت رطوبات ہے بیچ انکے رایہ کے خصوصا وقت سونیکے اسلیے کہ وقت سونیکے رطوبت بیچ باطن کے جمع ہوتی ہے اور اس سبب مزاحمت کرتی ہے نفس کو بیچ نکلنے کے خصوصا ان لڑکوں کو کہ بدن انکے فربہ ہیں اسلیے کہ مجاری انکے نفس کے ضعیف ہوتے ہیں علاج اسکا یہ ہے کہ ماء العسل گرم گرم گھونٹ گھونٹ پیوین اور تخم السی کو شکر اور شہد میں گھولکر تھوڑا تھوڑا چٹا دیں اور زیرہ کو اگر کوٹ کر اور چھان کر شہد میں ملاکر تھوڑا دیوین یہی عمل کرنا ہے اور چاہیے کہ اصلاح دودھ کی کریں اور شکم سیر دودھ نہ پلا دین اور غذا بدستور بعد گرسنگی تمام کے دیتے رہیں اور ہوائے سرد اور پانی سرد سے پرہیز کریں اور کان کی جڑ روغن زیت گرم کیے ہوے سے چرب رکھیں اور حلق اور تالو اور پاؤں اور سینہ کو بھی اور اگر حکمت سے قے کرا دین کہ نہ روے بہت فائدہ مند ہے از قسم انین کہ رونا شروع اس بیماری میں نقصان کرتا ہے اور کبھی مصری کا بیچ منہ کے اور کبھی حلوا سے مغز بادام عسلی دینا نفع کرتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ تخم کتان اور عسل کے پاس سے اور طعام نرم کے کھانے اور چربی گھی سے سینہ اور حلق کو یہ مرض دور کرتا ہے اور حاجت اور تدبیروں کی نہیں ہوتی فائدہ کبھی ہوتا ہے کہ لڑکوں کو راتوں میں مغز بادام مانند اسکے چیزیں چکنی کھلاتے ہیں اور بعد اسکے تھوڑا پانی نہ پلاتے ہیں اور بیچ محل گرم کے سلاتے ہیں اور اس بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں بہترین تدبیروں میں رب شاہ توت کا کھلانا ہے کئی دن تک اور مجانبت کرنا اور امور سے کہ مذکور ہوے اور کبھی ہوتا ہے کہ یہ بیماری مقدمہ صرع کی ہوتی ہے اور جو ایسا جانیں سر کو منڈا اور سرکہ اور روغن گل میں ملا کر سر پر ملیں اور شقیقہ کے ملین اور تھوڑا کھلا دیوین اور غذا میں احتیاط کریں اور صرع کو سینہ اور خرخرہ کو نافع استعمال کریں التواق یعنی کھڑکے اسکو

خرخرہ غطیطیہ فی النوم

رصد صرع

ہچکی کتنا ہین گمان عورتون کا یہ ہی کہ لڑکون کو واسطے کشادہ کرنے معدے اور انتریون کے ہچکی پیدا ہوتی ہی لہذا اُسکے علاج مین مشغول نہین ہوتین بالجملہ اگر کم ہی اور احیانًا ہوتی ہی محتاج دوا کی نہین ہی اور اگر تکلیف دیتی ہی مدارک اُسکا کرنا چاہیے اسطرح کہ خوبہ یہی ساتھ شکر کے پیسکر دیوین اور چند بیدستر کو پانی مین حل کر کے تھوڑا کھلانا نفع رکھتا ہی اور چند بیدستر کو سرکا اور گلاب مین حل کر کے اگر دیوین فواق قوی کو دفع کرے اور اُن لوگون کو کہ صاحب ادراک ہین واقع کرنا غفلت مین اور حیران کرنا بیچ امور مخوفہ اور محزنہ اور معجبہ و ملعبہ کے کثیر النفع ہی اور یہ عمل مشہور اور مجرب ہی اور بھی اگر ایک تار ریاس لڑکے سے مرضعہ لیکر منھ کے پانی مین بھگو کر اوپر یہ اور پیشانی کے چپکا دے فواق اُسکا فورًا کھانا ہی لوگون سے کہ ساکن ہوتا ہی اور اکثر پانی پودینہ کا ساتھ شکر کے دینا مجرب ہی اور جو تناول کرنے چیزون ترش یا خشک سے ہوا اور لعابون سے موقوف ہوتی ہی اور فواق بیچ لڑکون کو کم ہوتا ہی اور اگر ہو مہلک ہوگا بسبب قوی ہونے سبب کے اُلتی البرح یعنے قے کہ افراط سے ہوا اور یہ تین طرح ہی ایک وہ کہ کثرت پینے دودھ سے ہو جیسا کہ عادت عورتون کی ہی بالجملہ علاج اُسکا منع کرنا اُس سے ہی اسلیے کہ دودھ زیادہ حاجت سے بیچ معدے کے جمع ہونا سد ہوتا ہی اور بالضرور طبیعت اُسکے دفع مین کوشش کرتی ہی قے کی راہ سے کہ اقرب ہی واسطے نکلنے مافی المعدہ کے اور راہون سے اور یہ قسم لڑکون کو اکثر ہوتی ہی پس بیچ لڑکون کے لحاظ اس امر کا واجب ہی اسلیے کہ جب تک پہلے قطع سبب موجب کا نہ کیا جاوے کوئی دوا اور تدبیر فائدہ نہین دیتی دوسرا وہ کہ زیادتی رطوبت بلغمی سے ہو بیچ معدے کے اور نشان اُسکا نکلنا بلغم کا ہی بیچ قے کے علاج اُسکا آدھا دانگ لونگ پیسی ہوئی اکیلی یا بیچ پانی سیب شیرین کے یا پانی بہی شیرین کے دینا ہی اور جوارش قوی خفیف ہین اور اوپر معدے کے ضماد کرنا مانند گل سرخ اور ... الیہ اور عود اور بالچھڑ اور یا مانند ... ریاسہ پیسکر اور ساتھ پانی یا شراب بہی کے گھولکر اور بہت نافع رکھتی ہی پوست بیرون پستہ پیسا ہوا ساتھ پانی سیب یا بہی کے دیوین اور اگر پودینہ دشتی کوٹ کر بیچ شربت نعناع کے دیوین تحلیہ کرے اور اگر عود اور صندل کو بیچ گلاب کے پیسین اور دیوین نفع دے تیسرا وہ کہ گرنے صفرا سے ہوا اوپر معدے کے نشان اُسکا نکلنا صفرا کا ہی قے مین اور آثار حرارت کے ظاہر ہونا علاج اُسکا تناول چیزون صفات مقوہ کا ہی مانند رب ترش اور رب غورہ اور رب ریباس اور شربت زرشک کے اور بہت نافع تمام

رکھتی ہے پانی پودینہ کا اور پانی اناردانہ کا یکجا کر کے بیچ باسن چاندی کے جوش کریں تھوڑی مصری ڈالکر
جب دو حصہ جلجاوے اتار لیں اور تھوڑا دیویں فادزہر حیوانی آدھا دانگ گل ارمنی دو دانگ بیچ پانی سیب
یا بہی یا امرود یا دوغ مسکہ نکالے ہوئے کے ساتھ شربت نعناع کے دینا اور قرص سفرجلی کو نفع دیتا
جوارش خوز کا اور شربت مصطگی اور سکنجبین فائدہ مند ہیں فائدہ کلیات میں کہا گیا کہ اجتماع لبنیات کا
ساتھ حموضات کے منہی عنہ ہے پس جسوقت بیچ اطفال شیرخوارہ کے دینا حموضات کا اتفاق پڑے
چاہیے کہ اسوقت دیویں کہ معدہ دودھ سے پاک ہوا ور یہ ضابطہ خاطر میں رکھیں کہ واجب الحفظ ہے

ضعف المعدہ

ضعف المعدہ نشان اسکا کبھی ڈکار ہے اور ثقل معدے کا اور سوء ہضم بدون امتلا اور ضعف کے اور قلت
اشتہا کی اور یہ لڑکوں کو اکثر دودھ کے فساد سے ہوتا ہے علاج اسکا اصلاح دودھ کی ہے باعتبار سبب کے
اور واسطے تقویت کے پانی بہی کا ساتھ تھوڑی لونگ و مشک کے ایک قیراط مشک کو بیچ تھوڑی
میبہ کے دینا اور میسوسن کو گلاب میں ملاکر پلانا اکیلے پانی اسکو تنہا اور پر معدے کے ملنا اور روغن مصطگی کی
تدہین کرنا نفع کرتا ہے اور نوشدارو دودھ یا گلاب میں حل کر کے صبح اور شام دینا بہت اثر رکھتا ہے اور عود
اسکا نہایت موثر ہے خصوصا ساتھ پانی بہی کے اور پوست اندرونی سنگدان مرغ کو خشک کر کے
کوٹ اور چھان کر مصری میں ملاکر بقدر حاجت کے دینا مجرب ہے اور مسلم لونگ کو گلاب میں جوش
کرنا اور مصری سے شیرین کر کے ناشتا کھلانا عظیم النفع ہے اور پرہیز مرغیات اور حموضات اور قابضات سے
مانند آلو اور زرد آلو اور تربز اور لعابات اور مانند انکے لازم ہے بہی ضعف کا اور نیز لڑکے کو اور تجویز ہضم کی
استعمال اغذیہ لطیفہ سے مانند گوشت طیور کے اور مانند اسکے ضروری ہے تجبن اللبن فی المعدۃ یعنی بستہ ہونا

تجبن اللبن فی المعدہ

دودھ کا بیچ معدے کے جانیں کہ بہت ہوتا ہے کہ جہال واسطے رفع ہونے اسہال کے پنیر مایہ کھلاتے ہیں یا
اور بعد اسکے کہ دودھ پلاتے ہیں یا بعد دودھ دینے کے فورا پنیر مایہ کھلاتے ہیں اس سبب سے دودھ
معدے میں افسردہ یعنی منجمد ہو جاتا ہے اور سمیت اور تعفن پیدا کرتا ہے نشان اسکا نفخ شکم کا ہے
اور غشی اور تنگی نفس کی اور پسینا سرد اور یہ بھی بسبب سمیت کے ہے اور شاید کہ بواسطے عفونت کے
تپ آوے اور شاید کہ لرزہ قوی عارض ہوتا ہے اسطرح جیسے کہ حرارت کو ظاہر سے طرف دل کے
پھیر لاوے اور یہ علامت ردی ہے علاج واسطے گھلانے دودھ بستہ کے شبت اور پودینہ خشک
کریں اور تھوڑا سکنجبین ملاویں اور گرم گرم پلاویں بقدر حاجت کے اور سرکہ اکیلا یا پانی گرم ملا کر دیویں

کہ کافی ہے اور پنیر مایہ جس حیوان سے کہ ہو خصوصاً خرگوش کا نفع کرتا ہے اور پنیر مایہ کو اگر بانگکو کے پانی کے
ساتھ یا برنجاسف کے پانی کے ساتھ دیوین بہتر ہے اور خواص پنیر مایہ سے یہ ہے کہ خون اور دودھ سائل کو
بستہ کرتا ہے اور بستہ کو پگھلاتا ہے اور قرطم بھی عمل کرتا ہے بیچ تجمید اور تذویب کے پودینہ سوکھا بیچ الاثر
بیچ تذویب کے اور پانی راکھ لکڑی انجیر کا بدستور طریق اسکا یون ہے کہ راکھ لکڑی انجیر کی پانی مین ڈالین
اور ایک ساعت باسن کو رکھین تو راکھ صاف ہو کر تہ نشین ہو پس اس پانی صاف کو دوسرے باسن مین
لیکر راکھ تازی اسمین ملاوین اور اسیطرح پانچ بار کرین بلکہ سات بار بعد اسکے تھوڑا یہ پانی ملاوین اور
جسوقت دودھ بستہ تدابیر مذکورہ سے نہ پگھلے احسن یہ ہے کہ قے کراوین تو جلد نکل آوے اور اگر قے نہ آوے
تلیین کرین اسلیے کہ باقی رہنا دودھ مذکور کا بدن مین اچھا نہین اور بعد اسکے دیر تک غذا نہ دیوین اور
بہتر یہ ہے کہ عوض دودھ مان اور دایہ کے دودھ اونٹنی یا بکری یا گاے کا دیوین کئی دن تک اور چاہیے
کہ خوراک ان جانورون کی سداب و قیصوم اور برگ حماض ہو اور اگر لڑکے کو مان کے دودھ اور دایہ
روک نہ سکین دودھ پلانے والی کو غذائین لطیف اور مقطع کھلاوین اور مغلظات سے باز رکھین اور
کبھی کبھی تریاق فاروق کھلاتے رہین بھی لڑکے کو اور بھی دایہ کو اور دودھ تفریق سے پلاوین تھوڑا
تھوڑا اور شکم سیر ہرگز نہ دیوین اور کبھی کبھی رولاوین اور پیٹ کو چھپائے رکھین اور مرضعہ کو مفسد اور
مغلظ خون سے باز رکھین اور جانین کہ خاصیت دودھ بکری کی بیچ تذویب دودھ اور خون بستہ کے
موثر ہے کہ خون بستہ مائی العروق کو پگھلاتا ہے پس اس باب مین خود تمام دودھون سے بہتر خصوصاً
کہ نزدیک رعایت خوراک جانورون کے ہو فائدہ جیسے دودھ معدہ مین بستہ ہوتا ہے کبھی خون بھی
ایک جگہ سے پھٹ کر معدے پر گرتا ہے اور بستہ ہو جاتا ہے تدبیر اسکی وہی ہے کہ بیچ تجبن لبن کے کہ گئے
ہین اور علامات اسکی بدستور الہیضہ وہ ایک مرض ہے کہ قے اور اسہال مفرط دفعۃً ظاہر ہوتے ہین
یہ مرض اکثر لڑکون کو کثرت دودھ پینے سے ہوتا ہے اور بیماری مذکور ہرچند تیز ہے اور خطرناک لیکن
زیادتی اسہال کی اور شدت ضعف اور سقوط نبض اور ظہور تشنج اسمین اتنا مخوف نہین ہے
خصوصاً لڑکون مین پس معالج چاہیے کہ دلیر ہو تو شدائد عوارض سے ہوش اپنے نکھوئے علاج
جب تک مادہ حرکت مین ہے ہرگز بند نہ کرین اور ہرگز دودھ اور جو چیز کہ قسم غذا سے ہے نہ دیوین
مگر ضرورت کے وقت اور جہانتک کہ ممکن ہو بیچ تنویم کے کوشش کرین اس علت مین کوئی بدبو

ہیضہ

اسہال

بہتر اسودہ رہنے سے نہیں ہر خواب دے یا تیین اگر آوے بہتر ہر اور تریاق فاروق تھوڑا
مرضعہ کو دینا اور لڑکے کو بھی بہتر ہر بشرطیکہ حرارت نہ ہو اور جسوقت کہ مادہ نامنفتیح نکل گیا حبس کرسکتے
ہین اُس سے کہ زیادہ اسہال مین مذکور ہو اَلا اسہال پوشیدہ نرہے کہ لڑکون کو اکثر حال مین وقت
جمنے دانت کے اطلاق شکم عارض ہوتا ہر وجہ اسکی ساتھ تدبیر کے تجربہ مین آویگی لیکن لازم ہین اُنکو
کہ اُسوقت مین اُن اسباب سے نہ واسطے کہ جو اُنکو بسبب حرص کے اور بد غذا اور حرکات مفسدہ کے
کہ بعد غذا کے کرتے ہین امتلا اور فساد اکثر واقع ہوتا ہر اور اصلاح دائم کثیر الحدوث ہوتے ہین
نہایت بیکہ بیچ وقت جمنے دانتون کے اکثر العروض ہر اسیواسطے سب اقسام اُسکے مشروحاً ہم
بیان کرتے ہین قسم پہلی وہ کہ بسبب جمنے دانتون کے ہو اور یہ تین طرح ہر ایک وہ کہ ریم اور قیح
کہ وقت نکلنے دانتون کے بسبب تفرق اتصال لثہ کے پیدا ہوتا ہر وقت چوسنے دودھ کے معدے
مین جاوے اور بسبب خلا کے کہ قیح کو لازم ہر اور بواسطے افساد قیح کے دودھ کو اطلاق کرتا ہر
دوسرا وہ کہ بواسطے اشتغال طبیعت کے ساتھ پیدا کرنے سن کے فتور بیچ ہضم کے پڑے اسلیئے کہ
قاعدہ طبع کا ہر کہ جو ساتھ کوئی امر کے مشغول ہو بعید کرنے ہضم سے باز رہتی ہر اور شک نہین ہر
کہ جب ہضم مین فتور پڑے اور غذا موافق عادت کے کھاتا ہر اسہال ہو جاویگا اکثر تیسرا وہ کہ بسبب درد
لثہ کے کہ اُسوقت کا خاصہ ہر بیچ قوی اعضا کے فتور پڑے اور ہاضمہ ضعیف ہوئیں غذا گرانی پیدا
کرے اور اسہال سے مندفع ہو اور معلوم ہوا کہ اوجاع کے لوازم سے یہ ہر کہ منع کرتے ہین اعضا کو
افعال خاص اُنکے سے علاج اس قسم کے اسہال کے چاہیئے کہ حبس نکرین مگر اُسوقت کہ زیادہ ہوئے
یعنی مضرت کلی کی ہو اور بیچ تدبیر جلد نکلنے دانت کے کوشش کرین کہ اصل علاج یہی ہر **فائدہ**
دہان کہ سبب اسہال کا اس حال مین چوسنا قیح لثہ کا ہو وجہ منع کی اُسکے حبس سے ظاہر ہر اسلیئے
کہ اگر بند کرین مادہ جو ردیہ ہر وہ دودھ کو فاسد کرے اور فساد کو بیچ بدن کے لاتا ہر لیکن جو اسہال سبب
مشغول ہونے طبع کے ہو یا سبب وجع کے ہو وجہ اسکی بھی ظاہر ہر اسلیئے کہ مادہ بہ سبب نہ متوجہ ہونے
طبع کے اوپر اُسکے ہضم کے محتاج ہر بند کرنا اُسکا سبب ملال طبع کا ہر نہایت وہ کہ بیان اسقدر محتاج
نہین ہر جیسا بیچ چوسنے قیح کے ہر اور بھی اس صورت مین کہ سبب اسہال کا مشغول ہونا طبع کا یا ضعیف
ہضم کا درد سے ہو تقویت ہضم کی واجب ہر استعمال کرنے ادویہ سے کہ قابض ہو اور قوی المعدہ ہو

اور یہ ایسا ہو کہ زیرہ اور انیسون اور تخم کرفس اور تخم گل سرخ اکیلے یا سب ملا کر تھیلی میں کہیں اور
گرم کرکے ست اور نشستگاہ کی تکمید کریں اور اگر تھوڑا سرکہ بھی ان چیزوں میں ملاویں بہتر ہو اور
تکمید چاہیں کیلئے کی کہ سرکہ میں آلودہ کر لیا ہو بھی موثر ہو اور تضمید بطن کا زیرہ اور گل سرخ سے کہ سرکے
میں تر کیا ہو نفع کرتا ہی لیکن نیم گرم چاہیے رکھنا اور احتیاط کریں تو تیزی سرکے کی پوست شکم کا جلاوے
اور احتیاط یہ ہو کہ دیر تک نہ رکھیں اور یہ دوا سریع الاثر ہی زیرہ تخم مورد عود ہندی باریک پیسیں بیچ
گلاب و تھوڑے سرکے کے آپس میں ملا کر نیم گرم طلا کریں اور اعلیٰ معاجون میں بیچ حبس اسہال کے
خصوصاً اگر دموی ہو یہ ہو کہ شیرہ بارتنگ سبز کا تھوڑا گرم کرتے آفتاب میں یا آگ میں لڑکے کو اسمین
بٹھالیں اُسی ساعت کہ نبز رہے فراغت پاوے اور یہ عمل بعد ہر مجلس کے کرتے رہیں اور لڑکے کو ایک زمانہ
لائق تک بٹھا رکھیں اُسمیں اور اگر بٹھالنا دشوار ہو آبدست اُس سے کرانا اولیٰ کو اُسمیں آلودہ کرکے
اوپر مبرز کے رکھنا بھی نفع کرتا ہی اور ادویہ مشروبہ سے بیچ حبس اسہال کے فادزہر حیوانی ہی بیچ دو بیج
کہ گائے کا ہو یا عصارہ بارتنگ کے یا بیچ پانی سیب ترش کے یا پانی ہی کے حل کرکے اور یہ ستو لعاب
تخم ریحان اور بارتنگ و اسپغول بریان کا لیکن جہاں ضعف معدہ میں ہو البتہ یہ نہ دینا چاہیے اور
ادویہ مجربہ اہل ہند سے منجملہ بیل کا ہی کہ اُسکو عربی کی کتابوں میں مازی ال کہتے ہیں جہاں کریہ اور اُسکے
مصری ملا کر بقدر حاجت کے نیم درم یا کم اور زیادہ دیویں ساتھ پانی کے کہ جلد اثر کرتا ہی اور تب اگر ہو
اُسکو بھی بالخاصیت نفع کرتا ہی اور باوجود قبض کے کرا باعتدال ہی مقوی احشا و محلل ریاح ہی اور جہاں پیاس
بہت ہو ساتھ خرخر بریان کے دینا چاہیے اور جہاں تپ بھی ہو ساتھ ماست چکیدہ کے دینا زیادہ فائدہ
کرتا ہی اور کامل ترین تدبیروں میں بیچ باب اسہال کے تقلیل غذا ہی اور نافع ترین غذاؤں میں کہ مثل
دوا سے بہتر ہی بلائی ہی کہ ماست تازہ گائے کے ساتھ پکا دیں بشرطیکہ گرم گرم دیویں اور جرم گوشت کا
تناول نہ کریں اور افضل ترین لحوم میں اس کام کے واسطے گوشت دراج اور تیہو کا ہی اور راوہ کہ ایک
جانور ہی مانند تیہو کے اور بیچ ولایت ہند کے بہت ملتا ہی گوشت اُسکا بیچ اسہال کے سب گوشتوں سے
کم مضرت دیکھا گیا اور جس وقت ان تدبیروں سے مطلب نہ نکلے اور لڑکا تولے دودھ کے اور غذا نہیں
کھاتا ہو پنیر مایہ خصوصاً کہ خرگوش یا بزغالے سے ہو کہ لات کر جیان کر ایک دانگ اُس میں سے ساتھ پانی سرد کے
دیویں البتہ بند کرتا ہی بحکم اللہ تعالیٰ کے لیکن واجب ہی کہ اُس دن ، و دودھ نہ دیویں اور عوض اُسکے زردہ

اندرسے کی نیم برشت یا گودا روٹی کا پانی مین پکا کر یا ستو کو پانی مین پکا کر یا چاول پانی مین پکا کر اور نمک
اسکے جو کچھ قائم مقام دودھ کے ہو اور شکم کو خوب ہو کھلا دین اور جسوقت لڑکے کو دودھ سے نفرت ہو کھانے
مین ملا کر اور روٹی مین پکا کر اور مصری ملا کر اور جب چیز مین کہ بہتر ہو اور لڑکا کھا سکے دے سکتے ہین اور
چھیر یا رہ وہ بے نمک کا نافع ہے اور گل رمنی اوپر طریق نقل کے کھانا مفید ہے اور صمغ عربی بریان کیے
ہوئے روٹی اندر سے کہ نیم برشت ہو فائدہ مند ہے اور روٹی کہ گیہون کے آٹے سے اور بلوط سے
بناوین خوب ہے اور اسہال کہ ساتھ تپ اور کھانسی کے ہو شربت معدہ ہر دن دو بار صبح کو اور وقت
خواب کے دو مین انگلی چٹانا بہت نافع ہے اور فواکہ سے امرود خشک و سیب خشک و بہی اور خنبر
کہ اُسکو سنجد کہتے ہین عظیم الاثر ہے قسم دوسری یہ کہ بسبب دودھ چھڑانے کے اسہال ظاہر ہو علاج
اُسکا یہ ہے کہ پھر دودھ پلا دین اور بعد ایک مہینے کے پھر چھڑا دین موافق فصل بین اور یہ قسم اسہال کی
اسی تدبیر سے جاتی ہے اور اگر باوجود اعادہ کے باقی رہے ہر رات مین ایک درم خشخاش دیوین اور
تدابیر ہیلی القبض غذا اور دوا کرین اور اگر تدبیر قوی کی حاجت ہو جو کچھ پہلی قسم مین مذکور ہے کام مین
لاوین قسم تیسری وہ کہ بسبب سدہ جگر یا سدہ ماساریقا کے ہو اور یہ قسم لڑکون کو بسبب بہت
کھانے اور تداخل کے اور نہ احتیاط کرنے کے اکثر عارض ہوتی ہے نشان اُسکا یہ ہے کہ بیچ غیر وقت
نکلنے دانتون کے اور فطام کے ظاہر ہو علاج اُسکا یہ ہے کہ نضج کرین اور قابضات خشک سے پرہیز
کرین اور تقویت جگر و معدہ کی کرین اور مربا ہلیلہ عرق بادیان مین دینا نفع کرتا ہے اور نوشدارو
کبھی کبھی دینا مفید ہے اور وقت ضرورت کے جو کچھ پہلی قسم مین مذکور ہے کر سکتے ہین الاعتقال جاننا
چاہیے کہ کبھی اطفال کو بسبب غلبۂ رطوبات کے کہ ضعف قوی ہین یا بسبب گرنے صفرا کے امعا پر
شکم مین قبض ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ زہرہ گاو اور بخور مریم کو اوپر ناف کے طلا کرین یا روغن بنفشہ
یا مسکہ تازہ گرم پانی مین ملا کر اوپر شکم کے ملین اور ہاتھ آہستہ آہستہ اُسپر ملین طرف معدے سے
سمت زہار کے اور یہ تمریخ اگر کفایت نہ کرے حمول کرین اور بہترین حمول مین زبل الفار ہے یعنے
بیٹ چوہے کی اُسیطرح ثابت حمول کرین اور صابون کو تراش کر کے شافہ کے مانند بنا کر رکھنا
جلد اثر کرتا ہے اور شافہ شکر طبرزد کا بدستور صابون اور شکر سرخ اسمین ملا کر شافہ بنا کر اُسیطرح
فائدہ کرتا ہے اور اگر شہد کو قوام مین لاوین تو سخت ہو اور شافہ بناوین اور رکھین جلد عمل کرتا ہے

الاعتقال

اور بیج تخم معقود کے فودنج ملا دین یا حب سوسن آسمانجونی کی کوٹ چھان کر یا جلا کر اور راکھ کر کے ملا دین تو بہتر زیادہ ہو فائدہ جو کچھ کہا گیا ہی تمریخ اور شیاف گرم سے مخصوص اُس قبض سے ہی کہ ساتھ تپ کے ہوا سلیے کہ اگر ساتھ تپ کے ہو روغن اوپر معدے کے نچاہیے ملنا اور حمولات گرم نرکھنا چاہیے اور ادویہ کہ قبض مع الحرارہ کو فائدہ کرتی ہین یہ ہین بنفشہ کوٹ کر چھان کر او ساتھ شکر کے ملا کر شیافہ بنادین اور رکھین اور اگر کفایت نکرے یہ شیافہ کام مین لا وین گل بنفشہ تین درم گل خطمی دو درم برگ سنا پانچ درم نمک لاہوری ایک درم تنکر سرخ سات درم املتاس سات درم شافے بنادین چھوٹے چھوٹے اور رکھین سریع العمل ہی اور بھی اگر املتاس کو گلاب مین حل کر کے نیم گرم اوپر شکم کے ضماد کرین مناسب ہی انتباہ جس وقت شافو نسے اور تمریخ سے قبض موقوف نہو یا اُسکے استعمال مین کوئی مانع ہو مشروبات سے تلیین کر سکتے ہین موافق حاجت اور مزاج کے المغص جاننا چاہیے کہ مغص انتڑی کے درد کو کہتے ہین خواہ ساتھ اسہال کے ہو یا ساتھ قبض کے لیکن اس جگہ تدبیر اُس مغص کی کہ بدون اسہال کے ہی مذکور ہوتی ہی نشان اُسکا یہ ہی کہ لڑکا روے اور اپنے تئین لپیٹے اور یہ بکثرت دودھ پینے والے لڑکونکو ہوتا ہی بسبب ضعف معدہ کے دودھ کے پینے سے خصوصاً اگر بہت پلا دین کہ اُس سے ریح پیدا ہوتی ہی اور درد ہوتا ہی بسبب تمدید فضاے امعا کے علاج گرم پانی اور روغن زیت کہ گرم ہو ساتھ تھوڑے نمک کے ملا کر اور گاے کے تھکنے مین ڈالکر اوپر شکم کے تکمید کرین اور بدستور تکمید کرنا دودھ گاے تازے نیم گرم سے نفع تمام رکھتا ہی اور اسیطرح مینگنی گوسفند کی پیسکر اور گرم کر کے لتہ مین باندھ کر تکمید کرنا اور نانخواہ کو پیسکر سفیدی انڈے کی گھولکر اوپر پیٹ کے طلا کرنا اور سونف کو کوٹ کر اور چھان کر اور بیج پیسی ہوئی اکیلی یا یکجا کر کے دودھ ملا کر دینا فائدہ مند ہی انیسون اور مصطگی بیج دودھ کے بدستور اور نافع ترین تدابیر کا وہ ہی کہ مرضعہ شکم لڑکے کو زبان سے چاٹے تین بار ناف سے سر معدہ تک اور بعد چاٹنے کے لعاب منھ کا پھینک دیوے اس عمل سے اثر کلی دیکھا گیا اور بھی لڑکے کو اوپر پیٹ دایہ کے یا اُسکی ران پر سولانا اسطرح کہ پیٹ لڑکے کا دایہ کی ران یا پیٹ سے ملا ہو آہستہ آہستہ ہلانا اور اعصاب پشت لڑکے کے روغن گل سے اور مانند اُسکے ملنا مجرب ہی بیچ تسکین درد پیٹ کے اور اسیطرح عنبر اشہب گلاب مین یا روغن گل یا روغن زیت مین حل کر کے اور عنبر کو تنہا تھوڑا کھلانا فوراً تسکین دیتا ہی اور اگر مغص ساتھ قبض کے ہو

اور دوا فائدہ نکرے شافہ مناسب کہ بیچ اعتقال کے بیان ہوا ہی طبع کو کھولین اور جہان درد قوی ہو
تھوڑی افیون روغن گل مین حل کرکے مقعد کو اُس سے چرب کرین کہ مسکن ہی اور یہ روغن ریح
نکالنے ریح کے اثر تمام رکھتا ہی رانی سفید جوز بوا سوختہ برگ خشک سرد نا خواہ سوختہ برگ سداب
تخم بلیون ابہل بخدان سوختہ آذریون سب اگر ملین بہتر ہی ورنہ جو ہاتھ آوے برابر لیوین اور
دھنیان کے پانی مین جوش دیوین جب تھوڑا رہے صاف کرین اور برابر اسکے روغن گندنا کے
پھر جوش کرین یہان تک کہ روغن رہجاوے پس تھوڑا اس سے اوپر پیٹ اور مقعد کے ملین ریح
بہت نکالتا ہی یہان تک کہ ضبط مشکل ہوتا ہی اور یہ روغن بڑے لوگون مین بھی اثر کرتا ہی
فائدہ کبھی سبب معدہ کا سوء مزاج گرم ہوتا ہی یا وہ ریح کہ مادہ گرم سے پیدا ہو اور جس قدر تکمید
کرین اور مسخنات دیوین فائدہ نکرے اس صورت مین لازم ہی کہ تسخین موقوف کرین اور
لتہ سرد پانی مین تر کرکے پیٹ پر رکھین پانچ تولہ مین لیکر رکھین یا صندل سفید گلاب مین
پیسکر طلا کرین اور مرضعہ اور طفل کی تدبیر سے ازالہ سوء مزاج کا کرین - نتو السرہ بلند ہونا
ناف کا یعنے نکل آنا اسکا یہ دو قسم ہی نوع پہلی وہ کہ دن پیدایش سے یا قریب اسکے ظاہر ہو
بسبب سوء تدبیر کے کہ ناف کو پہونچی ہی اسکو انھین ایام مین اصلاح کرسکتے ہین رفائد سے
باندھنے سے یا مانند اسکے اسلیے کہ اگر مستحکم ہو دوا کو نہ قبول کریگا نوع دوسری وہ کہ بسبب پھٹنے
صفاق اس مقام کے کثرت رونے اور چلانے سے اور مانند اسکے یا بسبب اجتماع رطوبت بلغمی کے
اس جگہ یا بواسطہ اجتماع ریح کے اس جگہ یا بسبب جمنے گوشت کے زیادہ ناف سے نیچے پوست کے
یا بسبب انتفاخ کے یا پھٹنے کوئی رگ کے اس جگہ اور جمع ہونے خون کے اس موضع مین
حادث ہو علاج اسکا جو قبیل فتق سے ہو جو کچھ بیچ فتق مراق البطن کے کہا جاتا ہی عمل مین
لاوین اور اشیاے مادی سے احتراز واجب معلوم کرین خصوصاً بیچ ریح کے اور [illegible]
سیسے کا یا خریطہ کہ سیسے سوہان کیے ہوئے سے یا سرمے پسے ہوئے سے بھرا ہوا ہو اُسپر
رکھنا اور پٹی سے بند رکھنا نفع تمام رکھتا ہی اور جو بسبب اجتماع ریح کے ہو استعمال کرنے
اشیاے بادشکن سے اکلاً اور طلاءً دور ہوتا ہی اور باندھنا تھیلی کا جو بادیان اچھی طرح سے بھری ہو
نفع رکھتا ہی اور خاصہ اسکا ہی کہ بھوک سے اور چیزین بادشکن سے کم ہوتا ہی اور جو بعد

بلغمی سے ہوا ضماد محللہ سے زائل ہوتا ہی اور اسکا خاصہ ہی کہ لمس مین نرم ہوتا ہی اور اشیاے باد شکن سے
تحلیل نہین ہوتا ہی اور بہترین ادویہ محللہ یہ ہین سعد اٹھا جو سرگین گاے یا اشنگ کو سفیدہ آپ مین ملا کر
ضماد کرین اور جو جمنے گوشت زائد سے ہو متعرض اسکے نہون لانہ یحتاج الی القطع وفیہ خطر اور یہ
سخت ہوتا ہی اشیاے محللہ سے تحلیل نہین ہوتا ہی اور جو انفتاح شہرگ سے یا اسکے انشقاق سے
جونک کے لگانے سے خون نکالین بعد اسکے دوائین کہ قابض اور مسدد فوہات عروق کی ہین ضماد
کرین تو پھر نہ نکلے اور یہ نتو نرم ہوتا ہی اور رنگ اسکا بنفشی ہوتا ہی یا سیاہ بسبب اجتماع خون کے ورم السرہ
جاننا چاہیے کہ کبھی وقت کاٹنے ناف کے اسمین ورم ظاہر ہوتا ہی بسبب ضعف عضو کے کما تورم الاعضا
التی بہا جراحۃ علاج اشنکار و علک البطم بیچ روغن تل کے پگھلا دین اور تھوڑا اس سے لڑکے کو
کھلا دین اور ناف پر بھی طلا کرین اور اشنکار بشین معجمہ اور نون اور کاف اور الف اور راے مہملہ کے ایک
نبات ہی مشہور کہ اسکو ابو خلسا و حشیشۃ السمار کہتے ہین اور فیجنوش بھی کہتے ہین لغۃ اور یاے تحتانی اور
جیم اور نون اور واو اور شین معجمہ کے اور اشنکار مین تین لغت ہین ایک شجار یعنی جیم بجاے کاف کے
دوسرے شنقار یعنی کاف بجاے کاف کے تیسرے شنکال یعنی لام بجاے راکے اور بھی مردارسنگ اور
سفیدہ مکو کے پانی مین یا دھنیے کے پانی مین گھسکر گرد ناف متورم کے ضماد کرنا نفع کرتا ہی نفخ السرہ
پوشیدہ نرہے کہ کبھی ناف ایک کریہہ پیدا کرتی ہی اور گرد ناف کے سرخ ہو جاتا ہی علاج استعمال کرنا
ذرورات مجففہ کا اوپر گرد ناف کے اور ناف پر اور گرد اسکے صندل سرخ جدوار رسوت و حنا تر کرکے
پانی مین واسطے دو ہونے سرخی کے طلا کرنا اور دوائین کہ انسے ذرور بنا دین یہ ہین مردارسنگ اور
سیندور اور غبار الرحی اور سنگ جراحت اور بلوط انکے باریک پیسین اور چھڑکین اور اگر اس تدبیر سے
نفع نہو اور لڑکے نے دو مہینے سے تجاوز کیا ہو گرد ناف کے دو عدد جونک لگاوین اور خون نکالین
بعد اسکے ذرور چھڑکین کہ البتہ مفید ہوتا ہی لیکن جب تک کہ کام والے نکلے لگانا جونک کا اوپر شکم کے خالی
تضعیف معدہ سے نہین ہی بچنا ہے اور ٹکڑا سیسے کا اوپر ناف کے باندھنا کچھ دن مستغنی کرتا ہی سب تدبیرون سے
اور برا لے زخم کو اچھا کرتا ہی مجرب ہی ایک لڑکا ایک برس تک یہ عارضہ رکھتا تھا جونک لگانے سے کچھ تخفیف
نہ پاتا تھا اور پھر عود کرتا تھا اور دوا فائدہ نہین کرتی تھی آخر الامر مین نے کہا کہ مردارسنگ و سیندور اور سنگ جراحت
کو باریک کرکے اسپر چھڑکوا اور گول ٹکڑا سیسے کا اسپر رکھکر پٹی سے باندھو بیچ دو ہفتہ کے صحت تام پائی

فتق و قیلہ

و عنایت اسی سے پیدا ہوتا ہے گیا الفتق والقیل بہ تشدید و نرمی کہ فتق بیچ اصطلاح اطبا کے اوپر دو معنی کے کہا جاتا ہے ایک وہ کہ دو مجری کہ اوپر انثیین کے ہین کش ران یعنی جیڈھے مین کشادہ ہو جاوین اور اُنکے اوپر سے کوئی چیز بیچ تھیلی انثیین کے نازل ہو یہ نوع مردون کو اکثر ہوتی ہے بکثرت ولادت اور فراخی منفذ اعصاب ہم و بسبب کثرت حرکت تمام اعضا کے اور اسکو قیل بھی کہتے ہین بقاف اور یاے تحتانی اور جو نازل ہوتی ہے یا ریح ہے یا پانی یا ثرب فقط سا تھ امعا کے لیکن نزول معا کا اکیلا نہین ہو سکتا ہے مگر اُس وقت کہ ثرب پھٹ جاوے اور باعتبار شے نازل کے فتق کو اُس سبب سے منسوب کرینگے ہین مانند فتق ریحی اور ثربی اور مائی اور معائی کے لیکن فتق مائی لڑکون کو کمتر ہوتا ہے اسیطرح استقرا سے پایا گیا دوسرا وہ کہ صفاق سے یا بار بار رون پھٹ جاوے اور فتق لغوی بھی ہے اسلیے کہ معنے فتق کے لغت مین پھٹنا ہے بالجملہ اگر یہ صفاق گرد ناف کے پھٹے اور پوست شکم کا درست رہے پس ب انتر ملی وہان سے اوپر کو خواہش کرے اسکو فتق مراق البطن کہتے ہین اور اگر جیڈھے مین ہو اور خصیون مین نازل ہو اسکو فتق الاربیہ کہتے ہین اور یہ دونون نوع عورتون کو اکثر ہوتی ہین اور خصیون مین نازل ہونے کو قیل کہتے ہین اسلیے کہ قیل عبارت ہے نزول کوئی جسم سے بیچ تھیلی انثیین کے بسبب وسیع ہونے دونون مجری مذکور کے ہو یا بسبب انشقاق صفاق کے اس جگہ سے اور جاننا چاہیے کہ پوشش تمام شکم کی تین جز و سے ہے ایک جلد شکم کی کہ اسکو مراق کہتے ہین بہ تشدید قاف دوسرا صفاق کہ بار یکتون بھی اسکا نام ہے اور یہ نیچے جلد کے ہے اور اوپر ثرب کے اور تمام شکم پر محیط ہے اور بیچ انثیین کے جمع ہو کر نیچے آتا ہے اور پھر منبسط ہو کر اوپر خصیون کے محتوی اور شامل ہوا تیسرا ثرب اور وہ جسم غلیظ شحمی ہے کہ احشا سے ملا ہے جو بیچ بیان اسکے جن کے جاننا حقیقت پوشش بطن کا لازم تھا ظاہر کیا گیا علاج بیچ قیل کے پہلے امر نازل کو خصیہ سے اوپر کو لیجاوین ملائم ملنے سے بعد اُسکے اور دوائین قابض مسند کہ کہی جاتی ہین طلا کرین اور بعد اسکے تھیلی تین گوشہ کی باندھ کر جیڈھے کے سین اور اسمین زیرہ یا سونف کوٹی ہوئی بھرین خوب سختی سے تو مستحکم ہو اور اوپر ہر گوشہ کا ایک بند لگا دین اور تھیلی وہان رکھکر جسطرح سے کہ لائق اور چسپان ہو باندھین سب بند کو اور وقت باندھنے کے مریض کو اوپر پیٹھ کے سلا دین اور جہان فتق ریحی ہو فوراً پرہیز اوس سے پرہیز کرنا اور لتیاہ یا تسکین استعمال کرنا تمام منفخ اشیا کو واجب ہے اور بیچ فتق البطن

والا سیپ کے چاہیے کہ ناخواہ کو میکر سفیدی مدت مین ملا کر رکھین اور اگر قوی زیادہ چاہین اور دوا
شدہ کام مین لاوین اور تھیلی کہ سولف پسی ہوئی یا زیرے پسے ہوے سے بھری ہو باندھین اور
بہت ہوتا ہی کہ یہی تھیلی اکیلی کفایت کرتی ہی اور ملاک امر بیچ علاج اس امر کے شدت رونے سے
اور حرکت قوی سے بچانا ہی خصوصًا وقت شروع رکھنے دوا اور تھیلی کے جہانتک ممکن ہو حرکت سے
باز رکھین اور جانین کہ یہ بیماری بیچ لڑکون کے جلد اچھی ہوتی ہی اگر توقف نہ کرین صفت اس
ضماد کی کہ نافع ہی مشنگی اور انزروت اور کندر اور جوز السرو اور برگ سرو اور اقاقیا اور دم الاخوین
اور گلنار اور مر مکی اور شب یمانی اور اس اور صبر اور رسوت سب دوائین ہون یا جو انمین سے ہون کوٹ
چھان کر سریش ماہی مین کہ بیچ شیرہ مکو کے پگھلایا ہو ملا کر اور پر لتہ کے رکھکر اوپر محل مقعد کے رکھین
ضماد دوسرا کہ سب اقسام فتق کو مفید ہی گلنار برگ مورد ماز و صبر کندر جوز السرو زفت مقل اسپل کوٹ کر
چھان کر سریش ماہی مین جیسا کہ کہا گیا گھولکر استعمال کرین ضماد تیسرا لکین موش بیچ دودھ کے پیسکر اوپر
زہار اور خصیہ کے طلا کرین بطریق دوام کے کہ نفع تمام رکھتا ہی آنزحیر وہ عبارت ہی حرکت معا مستقیم سے
کہ مقعد سے ملی ہی اور خاصہ اسکا ہی کہ آدمی تھوڑی مدت مین محتاج تبرز کا ہو اور نہین نکلتی اس سے مگر
رطوبت لزج تھوڑی مقدار لہذا اسکو علۃ الزحاجہ کہتے ہین اور اکثر وقوع اسکا بیچ لڑکون کے یون
ہوتا ہی کہ سردی انکے بدن اسفل کو پہونچتی ہی اور کبھی صفرا سے ہوتا ہی جیسے اسہال حار مین ظاہر ہوتا ہی
علاج بیچ پہونچنے سردی کے حرف اور کمون برابر لیکر کوٹین اور چھانین اور بیچ پرانے گھی گاے کے
گوندہ لین اور بقدر حاجت کے کھلاوین ساتھ سرد پانی کے اور بھی گاو سیر راکھ چھاو کی یا راکھ مینگنی گوسفند کی
اوپر توے کے گرم کرین اور لتہ مین باندھ کر مقعد کو تکمید کرین یا لڑکے کو اسپر بٹھائین اور بٹھنا اوپر اینٹ
تپی کے کہ لتہ اسپر ڈالا ہو بھی اثر کرتا ہی لیکن چاہیے کہ گرمی باعتدال ہو ورنہ سستی دل کی پیدا کریگی اور
حمول کرنا دایہ ملسن کا مفید ہی اور بیچ اس زحیر کے کہ گرمی سے ہوتی ہی بزور سرد دیوین اور اگر طبع
فراغت سے نہین آتی ہی تلیین کرین اور بند کرنے مین ہرگز جلدی نکرین جب تک کہ صدق اور کذب زحیر کا
متحقق نہو اور جانین کہ گلقند ساتھ لعابون موافق کے ملا کر مرضعہ اور طفل کو کھلاوین کہ من حیث التقویۃ
والازلاق والتغذیہ نفع تمام رکھتا ہی اور کبھی زردی انڈے کی روغن گل ملا کر نیمگرم لڑکے کو اسپر بٹھالنا
اسطرح کہ اندر مقعد کے گرمی سرایت کرے بیچ ازالہ ورم اور کوفت مقعد کے عجیب الاثر ہی بشرط تکرار کے

دود الصبیان

اور غذا جو بیچ اسہال کے گذری دینا چاہیے وقت ارادہ کرنے قبض کے باعتبار علامات مزاج کے تولد ادیدان
جاننا چاہیے کہ کیڑے بیچ شکم کے کہ پیدا ہوتے ہین اکثر مادے بلغم سے اور وہ چار قسم ہین ایک وہ کہ انکو حیات کہتے
ہین اور یہ قسم بیچ امعاے علیا کے پیدا ہوتے ہین اور شاید کہ ایک گز طول مین ہوتے ہین دوسرے وہ کہ مشابہ
تخم کدو کے ہون لہذا انکو حب القرع کہتے ہین اور پیدایش انکی اکثر امعاے عوا اور قولون کے ہوتی ہے اور
ایک پیچھے دوسرے کے ملے ہوتے ہین مانند سلسلہ کے تیسرے وہ کہ گول ہون کہ انکا نام مستدیرہ اور یہ بھی امعاء اور
قولون مین پیدا ہوتے ہین چوتھے وہ کہ چھوٹے ہون مشابہ کیڑے سرکی کے اور یہ قسم مسمے ہے دود ہی بطریق
تسمیۃ الشی باسم العام یعنے اگرچہ از روے عموم کے اطلاق دود کا اوپر سب اقسام کے ہوسکتا ہے لیکن یہ
نوع خصوصًا اس نام سے مسمے ہے اور پیدایش انکی معاے مستقیم مین ہے اور اکثر گرد مقعد کے ہوتے ہین اور شاید
کہ گرد مقعد کو کھالیوین اور زخم کردین اور اگرچہ پیدایش سب اقسام اربعہ کی بیچ اطفال کے ہوتی ہے لیکن
جو اکثر ہوتے ہین یہی قسم چوتھی ہے بعد اسکے حیات اور بعد اسکے دونون قسم اخیرین اور قلت پیدایش
حب القرع اور مستدیر کی بیچ لڑکون کے اسی سبب سے ہے کہ پیدایش انکی مادے مائل بہ یبس سے ہوتی ہے
اور حاصل ہونا ایسے مادے کا لڑکون مین سفید ہے علاج بیچ حیات کے شیح ارمنی دودہ مین ملا کر
دیوین بقدر حاجت کے اور اگر حاجت ہو افسنتین اور برنگ کابلی اور مرارۃ البقر اور شحم حنظل و شکم کے
ضماد کرین اور بیچ دیدان کے راسن اور عروق الصفر سب ایک ایک جزو شکر برابر سب کے بقدر حاجت
اس سے ساتھ پانی کے دیوین اور حنا اور موم آپس مین ملا کر شیافہ کرین اور بعد ایک لحظہ کے مقعد کو
مقابل چراغ کے کرین اور کنارے اسکے کھینچین اور کھجلاوین اور جو کیڑا ظاہر ہو نکال لیوین اور
جاننا کہ روغن بالاتفاق بیچ نکالنے سب اقسام دود کے فائدہ رکھتا ہے کھلاوین یا مقعد پر ملین اور
اندر یہ بلغم زیادہ کرنے والی سے مرضعہ اور لڑکے کو پرہیز کراوین اور موم کو بیچ روغن گل کے یا بیچ روغن
حنا کے گھلا کر برابر اور اندر مقعد کے چرب کرین کہ منع کھجلانے کا کرتا ہے اور زنجبیل کو ساتھ شکر کے کھلانا
بالخاصیت فائدہ کرتا ہے خروج المقعد جاننا چاہیے کہ جو اعضاے طفل کے بسبب غلبہ رطوبات کے
ضعیف ہوتے ہین مرض مذکور اکثر انکو ہوتا ہے خصوصًا بعد اسہال اور زحیر کے علاج قشور رمان
اور مازو اور جفت بلوط اور گل سرخ خشک اور قرن ایل سوختہ اور قرطاس اور خب یمانی
اور سم مغز کا اور جلنار اور عفص سب برابر لیوین اور سرد پانی مین پکا دین تو قوت ادویہ کی پانی مین

نکل آوے بعد اسکے آبزن کرین یعنی طفل کو اسمین بٹھالین اور چاہیے کہ جوشاندہ نیم گرم ہو تو زیادہ اثر
کرے اور اگر حرم یرانی چلبنی کا پلا وین اور بار یک کرکے اُس مقام پر چھڑکین بدفعات نفع کلی کرتا ہے
اور اگر لڑکا ہوش والا ہے دوا کو جب اس مقام پر رکھین اُس سے کہین کہ اس عضو مخصوص کو بطریق
جذب کے اندر کھینچے ورنہ ہاتھ کی مدد سے اندر کرین بعد استعمال دوا کے اور جس جگہ بسبب ورم وغیرہ کے
داخل کرنا اسکا دشوار ہو پہلے موم روغن مناسب سے اسکو چکنا کرین تو جلد پھر جاوے اور بتی سلئے [illegible]
ساتھ ورم کے المناس بیج پانی مکو کے حل کرکے ضماد کرنا نہایت نافع ہے اور بہت ہوتا ہے کہ صغر سن مین
یہ بیماری ہوتی ہے اور بعد کئی دنون کے خود بخود دور ہوتی ہے

حرقۃ البول

حرقۃ البول یعنے جلن مجری پیشاب کی
وقت نکلنے پیشاب کے یہ بیچ گرمی ہو لکے اور غذائین اور دوائین گرم اور تیز ست کہ مرضعہ یا لڑکا کھاوے
اکثر ہوتی ہے علاج پانی تربوز کا قند شیرین کرکے شیرہ خرفہ کو شیرین کرکے پلا وین اور بیچ پانی ترنج کے
لڑکے کو بٹھالین اور جس چیز سے کہ گرمی زیادہ کرتی ہے پرہیز کرا دین مرضعہ و طفل کو اور بھی مکو کی کو
خوب نرم کرکے اوپر زہار اور ذکر اور خصیہ کے طلا کرنا اور دہی گاے کا پلانا نفع بہت رکھتا ہے اور
اگر حاجت قوی ہو دھنیا خشک پانی مین بھگو کر اور تخم کاہو کا اس پانی مین شیرہ نکال کر دیوین اور
اگر سوزش تپ مین ہو اکثر مادہ صفرا سے ہوتی ہے تدبیر اسکی تنقیہ اور تعدیل اور معالجہ تپ کا کرنا چاہیے

البول فی الفراش

البول فی الفراش یعنی پیشاب بچھاون مین کرنا سبب اسکا سردی مزاج اور سستی مثانہ کی ہے علاج اسکا
کندر اور سعد اور خولنجان اور جفت بلوط اور حب الآس اور گلنار سب برابر کوٹ کر چھانین اور سفوف
بنا کر دیوین اور مشک اور جند بید ستر ساتھ روغن گرم کے مانند سوسن اور بان کے ملا کر اوپر مثانہ کے
ملین اور اگر مصطگی اور شاہ بلوط اور سعد اور پرسیاسی اور قند سے کہ سبکے برابر ہو سفوف بنا کر دیوین
اثر کلی کرتا ہے اور سب حیلون سے بہتر یہ ہے کہ درمیان سونے کے کئی بار جگا وین تکلف سے اور پیشاب
کرا دین اور رات کو پانی اور کھانا نہ دیوین اور سرد اور تر اور مدر سے منع کرین اور گلقند ہمیشہ کھلا وین
اور قلیہ خشک اور مطجن اور کباب غذا کرا دین اور جو دوا فائدہ کرتی ہے زیرہ کندر حب الآس ہر ایک سے
پانچ مثقال شہد چالیس مثقال معجون بنا وین اور موافق احتیاج کے دیوین ایک درم یا کم یا زیادہ
اور تھوڑا جوز بوا دینا بطریق دوام کے نفع کرتا ہے اور اسیطرح مرکی ربع درم ہر صبح کو شراب کے ساتھ دینا
فائدہ کرتا ہے اور بھی وہ روٹی کہ اسکے خمیر مین تھوڑی بیٹ کبوتر کی مخفی کی ہو فائدہ کلی دیتی ہے اور

ہوز اور نارجیل ساتھ شکر کے دینا یہی عمل رکھتا ہی اور شہدانہ بدستور اویسا ہوتا ہی کہ کوئی علاج فائدہ
نہین کرتا اور جب بالغ ہوا خود بخود زائل ہوتا ہی اور ضرب اور تخویف بھی تخفیف دیتے ہین عسر البول
یعنی دشواری سے نکلنا پیشاب کا یہ دو قسم ہی قسم پہلی وہ کہ بسبب سنگ و ریت مثانہ کے یا گردہ کے
ظاہر ہو پوشیدہ نرہے کہ سنگ مثانہ لڑکون کو اکثر ہوتا ہی بسبب سنگ گردے کے لیکن پیدائش اسکی
لڑکون مین نادر ہی سلعہ عنق مثانہ مین وقلّہ اکو جانا جاوے اور فرق درمیان سنگ و ریت سبب کے
جس جگہ سے کہ ہو شدت اور خفت اعراض سے اور ظہور ریت سے بیچ پیشاب کے کر سکتے ہین
اور فرق درمیان سنگ گلوہی اور مثانے کے لون سے کہ جو سنگ اور ریت بیچ کلیہ کے ہو ثقل اور
تمددلیلہ مین محسوس ہوتا ہی اور پہلے بول کدر اور غلیظ نکلتا ہی بعد اُسکے صاف اور رنگ پیشاب کا
سرخ ہوتا ہی یا زرد رنگ مائل بسرخی اور جو بیچ مثانہ کے ہو پیشاب سفید اور رقیق آتا ہی اور جڑ ذکر کی
کھجلاتی ہی اور بعد پیشاب کے بیچ تھوڑے زمانہ کے پھر تقاضہ پیشاب کا ظاہر ہوتا ہی اور درد بیچ زہار کے
کہ مقام مثانہ کا ہی ظاہر ہوتا ہی لیکن جانین کہ عسر بول اور درد مثانہ اسوقت ظاہر ہوتا ہی کہ سنگ
بیچ عنق کے پڑے اور سبب حصات کا اکثر موروثی ہوتا ہی علاج واسطے تلئین مجاری کے اور تسکین
درد کے خسک و بابونہ اور خطمی اور کرفس و شبت اور کرنب اور پرسیاوشان اور قرطم نیکوفتہ اور
میتھی اور برگ سبغول اور خرفہ اور بنفشہ اور برگ کنجد اور بیخ خبازی اور پتے اُسکے اور بیخ خطمی اور
پتے اُسکے اور بیخ اور شاخ خارخسک کی جو کچھ انسے ہاتھ آوے جوش کرین بہت پانی مین اور بیمار کو
اُسمین بٹھالین اسطرح کہ پانی کمر تک ہو اور چاہیے کہ پانی نیم گرم ہو اور رات دن مین دو تین بار
یہ عمل کرین اور روغن منفعت الحصاۃ مانند روغن عقرب اور روغن خسک اور روغن بابونہ
اور مانند اُنکے بیچ سنگ گلوہی کے اوپر کمر کے اور بیچ سنگ مثانے کے اوپر عانہ کے ملین اور
مقطران روغنون کی بیچ احلیل کے اور حمول انکا مقعد مین مثانے کو نفع رکھتا ہی اور پینا
مدرات کا دونون کو مفید ہو لیکن بعد تنقیہ کے اور جاننا چاہیے کہ مدرات اسوقت دیتے ہین کہ
مریض آبزن مین ہو اور جس جگہ سبب عسر بول کا سنگ مثانہ ہو بہترین حیلون مین یہ ہی کہ
بیمار کو پیٹھ پر لٹا دین اور دونون پاؤن اُسکے اُٹھا کر عانہ کو ملین اسفل سے اعلیٰ تک تو
سنگ کہ بیچ عنق مثانہ کے رکا ہی اور بول کو بند کیے ہی جوف مثانہ مین آوے اور مجری کھل جاوے

عسر البول

اور زاعنت سے آوے اور جسوقت سنگ قضیب کے رو کا ہوا در وہ دبانے سے محسوس ہوتا ہو چاہیے
کہ قضیب کو گرم پانی مین رکھین اور لعاب مناسبہ اور روغن ہاے موافقہ بیچ احلیل کے ٹپکاوین اور
آہستہ آہستہ آلت کو ہاتھ سے ملین طرف اقدام کے تو سنگ نکل جاوے اور اگر اسوقت مین درد غلبہ کرے
اور بیمار مضطر ہو اور تخدیر کی حاجت ہو فلونیاے مجرب دیا ماننداسکے جو مخدر ہو مانند دواے لفاحی اور
برشعثا اور تریاق کہ موافق قوت افیون کے ہوا ہو دیوین اور اگر کوئی تدبیر فائدہ کرے اور سنگ
مجری قضیب سے نہ نکلے اور شدت احتباس اور درد سے خوف ہلاک ہونیکا ہو جراح واثق سے
رجوع کرین تو قضیب کو محل مقصود سے جس جگہ کہ معمول ہے چیر کر سنگ کو نکالے اگر ادویہ مدرہ جو گرم
ہین تخم کرفس بادیان انیسون صعتر شونیز ہلیون اور جو سرد ہین تخم خبازی خارخسک تربوز تخم کدو
اور کاکنج اور جو معتدل ہین پرسیاوشان اور فوہ اور تخم خربوزہ انہین سے جو مناسب مزاج کے جانین
دیوین لیکن مدرات کبھی کبھی دیوین کہ دوام استعمال انکا ضرر کرتا ہو اور بہتر یہ ہو کہ بعد تلئین شکم کے دیوین
اور بہترین ملینات مین کہ حصات کو نافع ہین یہ ہین کہ سپستان انجیر اصل السوس خطمی ہر ایک سے
بقدر حاجت کے لیکر جوش کرین اور صاف کرکے املتاس اور ترنجبین موافق حاجت کے اسمین حل
کرین اور صاف کر کے دیوین کہ جوشاندہ خطاطیف کا واسطے حصات اور عسر بول کے نہایت مجرب ہو
خطاطیف کہ اسکو ابابیل کہتے ہین لیکر ذبح کرین بال و پر اسکے دور کرکے پانی کرفس اور روغن بادام مین
پکاوین دھنیا اور دارچینی اور خولنجان بھی زیادہ کرین اور جوشاندہ اسکا دیوین اور یہ دوا بعد تنقیہ بدن کے
فائدہ بہت دیتی ہو اور ملاک امر کا تلطیف غذا ہو اور تجوید ہضم اور تقویت معدہ او معلوم کرین کہ ماء العقرب
اور رماد الارنب و شیشہ کہ مانند غبار کے پیسا ہوا و معجون یداللہ کہ مشہور ہو اور مین کے خون سے بنائے
ہین بیچ تفتیت حصات کے اثر کلی رکھتے ہین جسطرح کہ جانین دیوین اور حجر الیہود اصیل پانی مین
پیسا اور بتی کاغذ کی اسمین آلودہ کرکے احلیل مین رکھین کہ عسر البول حصوی کو نفع کرتا ہو او معجون
حجر الیہود کھلانا ساتھ شیرہ تخم خیارین اور تخم خربزہ کے نہایت مؤثر ہو قسم دوسری ورم گردے
یا مثانے کا یا جمود خون کا اور مدہ کا بیچ مثانے کے یا ریح الشانہ یا سدہ کہ خلط لزج سے بیچ مجری پیشاب کے
پڑ جاوے اور خلط حاد کہ اوپر مثانے کے گرے یا سوا انکے کہ بیچ طب اکبر کے مفصل ہمنے کہا ہو موجب حصر کا
ہو علامت اور علاج اسکا موافق سبب کے ہو اور تدبیر منفعہ کی الحمیات پوشیدہ نرہے کہ اقسام

تپ کے بہت ہین مانند حمی یوم اور حمی خلطی اور حمی دقی کے اور ہر ایک نہین ہے متضمن کتنے اصناف کو
ہین لیکن اس سبب سے کہ حمی یوم بیچ لڑکون کے کم ہوتی ہی اور حمی دقی بہت کم اس جگہ ساتھ
ذکر حمی خلطی کے قصر کیا گیا اور موافق اخلاط اربعہ کے بسیط ہون یا مرکب جنکا وقوع لڑکون مین
بہت اور زیادہ ہی جدا جدا مرقوم ہوا ساتھ معالجات مخصوص کے پہلے حمی دموی ہی اور یہ عام ہی کہ تپ
لازم ہو اور رنگین بھری اور رنگ بدن اور آنکھ کا سرخ اور عرق نہ آوے اور کبھی تقدم ساولے
غذا مین اور فواکہ خون افزا کے مرضعہ و طفل کو اتفاق پڑا ہو یہ گرمی ہوا کی محرک ہوئی ہو علاج
اسکا یہ ہی کہ لڑکا اگر صغیر ہی اور مرضعہ موئی اور دموی مزاج ہو سبب توقف مرضعہ کی فصد کرین اور
گرم چیز سے پرہیز کراوین اور ساتھ اشربہ اور ادویہ کے کہ مسکن خون کے اور قامع حرارت کے ہین
تعدیل دودھ کی کرین اور اصلاح غذا کی واجب جانین اور اگر چھ مہینے سے تجاوز کیا ہو اور علامت
ہون تیسرے یا چوتھے بیچ سر دونون کان کے تشریط کرین اور تھوڑا خون نکالین کہ بہت نافع ہی اور
اگر جونک لگا دین بھی مجوز ہی اگرچہ نکالنا خون کا اور مواضع معروفہ سے بھی سودمند ہی لیکن نکالنا
خون کا سر کان سے نافع زیادہ ہی اور بیچ دور کرنے غشی اور نفث کے سریع زیادہ ہی اور بروے
تجربہ کے اور کبھی خون بعد تشریط کے جلد نہین نکلتا جب گردن اور کان اسکے بہت ملین خون
آنے لگتا ہی صاحب خلاصۃ التجارب لکھتا ہی کہ ایک لڑکی کو تپ حسب آمودن سے زیادہ گندی بیہوشی
اور سستی اور ضعف بہت ہوا اسکے سر دونون کان کے تشریط کیا مین نے ایک مدت خون نہ نکلا آخر الامر
اسکو سمجھا کر گردن اور دونون کان اسکے بہت ملا مینے خون نکلنے لگا اور زیادہ نکالا یہان تک کہ بہنے
سیلان سے خون کو روکا اسیوقت لڑکی ہوش مین آئی اور غذا مانگی اور کئی دن بعد تپ دفع ہوئی
اور صحت پائی اور جاننا چاہئے کہ باقی عناب کا جوش اور صاف او سرد کرکے رات دن مین کئی بار
پلانا بیچ دور کرنے تپ مطبقہ اور حصبہ کے کثیر الاثر ہی اور پوشیدہ نہ رہے کہ نائبہ تپ بسیط دموی کا
یہ ہی کہ عرق اسمین نہین آتا ہی مگر اسدن کہ اترتی ہی اور ایسے حمیات مین بہت ہوتا ہی کہ تعریق
فائدہ کرتا ہی لہذا اسیر سرفہ بیان کیجاتی ہین تو وقت حاجت کے جس تپ مین کہ ہو عمل مین
لاوین تدبیر تعریق کی یون ہی کہ قصب الرطب یعنی نرکل تر و تازہ کو کوٹین عصارہ اسکا
درمیان سر کے اور بیچ کف پاے لڑکے کے ملا کرین اور اسکے بدن کو کپڑون سے گرم رکھین

حمی دموی

کہ عرق بہت نکلے گا اور اگر دی تازہ نہ ملے پانی گرم ایک باسن مین ڈال کر نیچے پیٹھ کے رکھین اور
چادر اوپر بدن کے اوڑھے رہین کہ یہ تدبیر بہت پسینا لاتی ہے اور پاشویہ بدستور کرین اور کپڑے
کہ بدن پر واسطے تسخین کے پہنے تھے دور کرین کہ عرق ٹھہر جاتا ہے اور اگر ساتھ اس تپ کے صداع
بھی ہو اور شرط کرنے کان سے دور ہو یا خون کے نکالنے سے کوئی مانع ہو چاہیے کہ پاشویہ کرین اور
طبع کو نرم شیاف سے کھولین اگر قبض ہو اور شموم اور طلاے مناسب کام مین لاوین نوع دوسری
بیچ حمی صفراوی بسیطہ کے علامت اسکی زردی رنگ بدن اور زبان کی اور شقرت بول کی
اور گرمی ہوا کی اور تدبیرین گرمی زیادہ کرنے والی کرنا اور آنا تپ کا ایک دن کو درمیان دیگر اگر
مادہ خارج رگون مین عفن ہوا ہے اور لازم ہوناتپ کا اور شدت گرمی کی ایک دن کے بعد اگر مادہ
داخل رگون کے عفن ہوا ہو خاصہ اسکا یہ ہے علاج ماء الفواکہ اور ملینات مناسب سے تنقیہ معدہ کا
کرین اور لڑکے کو بھی دیوین خصوصًا اگر لڑکا غذا کھاتا ہو اور اس جگہ کہ بیچ مزاج دایہ کے غلبہ خون کا ہو
فصد کرین اور واسطے تلطیفہ صفرا کے سکنجبین سادہ اور چیزین موافق دیوین اور بارہا کہا گیا کہ لا کلام
تدبیر دایہ کی ہے اور بھی تدبیر مرتضع کی بھی چاہیے کرنا بشرطیکہ طعام خور ہو اور اگر طبع قبض ہو شیاف
نرم سے کھولین اور جانین کہ صندل خصوصًا کہ تر ہو باریک پیسکر اوپر کف ہاتھ اور پاؤن اور
تالو کے ضماد کرین کہ حرارت قوی کو فرو کرتی ہے اور اگر تعریق کی حاجت پڑے تدبیر اسکی بیچ
دموی کے گذری اور صداع کو پاشویہ اگر کفایت کرے شموم اور اطلیہ سے تدارک فرما دین فائدہ
شیخ رئیس نے ان حمیات مین امر کیا کہ مرتضع کو پانی انار کا ساتھ سکنجبین عسلی کے اور مانند عصارہ
خیار کے ساتھ تھوڑے کافور اور شکر کے دینا چاہیے اور قرشی نے اعتراض کیا کہ تناول حموضات کا
شیرخوار کو مجوز نہین ہے اسلیے کہ اجتماع حامض کا ساتھ دودھ کے سبب بستہ ہونے دودھ کا اور
فاسد ہونے دودھ کا ہے یہان تک کہ مستحیل بجبنیت ہوتا ہے اور نزدیک اس فقیر کے اعتراض
شارح کا اوپر شیخ کے بجا نہین معلوم ہوتا اسلیے کہ بنظر تعمیم قول کے شارح نے اعتراض کیا ہے اور
لامحالہ امر شیخ کا مخصوص اس وقت سے ہے کہ معدہ دودھ سے خالی ہو ورنہ ظاہر ہے کہ اجتماع ترشی کا
ساتھ دودھ کے مطلقًا منہی عنہ ہر وقت کھانیکے کما لا یخفی علی احد اور معلوم کرین کہ استعمال کافور کا
بیچ لڑکون کے خصوصًا لڑکیون مین جب تک ضرورت قوی اور حرارت مفرط نہو نچاہیے کرنا

حمی صفراوی

کہ مضر ہی ضعف یا شوربہ کہ گرم تپون مین واسطے دور کرنے صداع کے اور حدت حرارت کے نفع
کرتا ہی گل بنفشہ گل خطمی برگ بید چقندر نیم کوفتہ سبوس گندم ہر یک بقدر حاجت کے لیکر بہت
پانی مین خوب جوش کرین اور مغز تربوز کا اُسمین ملا دین اور لیب باسن گہرے مین کہ پانون
زانو تک اُسمین رہ سکے ڈالین اور پانون اُسمین رکھین اور اوپر سے نیچے تک ملین وجب تک
یہ شیر گرم رہنے پانی کے تصور نہو پانون کو اُسمین رکھین صفت شافہ نرم کہ بیچ یون گرم کے
کام آتا ہی اور سریع الاثر ہی گل بنفشہ تین درم گل خطمی دو درم برگ سنا پانچ درم المناس سات درم
نمک لاہوری ایک درم بقدر حاجت کے شافے بنا دین اور کام مین لاوین روغن بادام مین آلودہ
کرکے

حمی بلغمی

نوع ۲ بیچ حمی بلغمی بسیط کے علامات اسکی رو ہی کہ آثار دونون تپ مذکورہ سے خالی ہو اور تشنگی
اس تپ مین کمتر ہوتی ہی مگر یہ کہ بلغم شور سے ہو اور خاصہ اسکا یہ ہی کہ ہر روز آتی ہی اور موقوف
ہوجاتی ہی بشرطیکہ مادہ خارج رگون مین عفن ہوا ہو لیکن مادہ داخل رگون مین عفن ہوا تپ
لازم ہوتی ہی اور رات دن مین ایک بار شدت کرتی ہی اور کبھی بازمان مدت کا اور سپیدی چہرہ کی
اور ضعف معدے کا گواہی دیتا ہی اسیر علاج ہر صبح مریض کو جوشاندہ کاسنی اور سونف اور
ملہٹی کا ساتھ گلقند کے دیوین اور مریض کو بھی تھوڑا کھلا دین اور رخی اور ضعف معدہ سے
پرہیز کرین اور سرد پانی کم دیوین اور اوپر تشنگی کے صبر کرتا ہی اور مرچی است یعنی بوٹے مادان کو
جوش کرکے یا بھگو کر دایہ اور لڑکے کو دینا بعد گذرنے دو تین ہفتہ کے نفع تمام کرتا ہی اور بعد نضج
ادوے کے اگر مریض کو مسہل دیوین ترنجبین وغیرہ سے بہتر ہی اور دوائے اور تدابیر حمی کو جو تپ
مرکب کہ صفرا اور بلغم سے بیان ہوگا اسمین بھی جو کچھ انہین سے مناسب ہا انہین کام مین لاوین

حمی سوداوی

نوع ۳ بیچ حمی سوداوی کہ یہ تپ اکثر لڑکون کو ہوتی ہی لیکن یہ مزاحم مزاج السوداء ربا جملہ خاص
تپ سوداوی کا یہ ہی کہ دو دن درمیان سے آتی ہی اگر مادہ خارج رگون مین عفن ہوا ہو اور
یہ اکثر ہی اور شاید کہ داخل رگون مین عفن ہو اور تپ لازم ہو اور موافق دورہ ربع کے شدت کرے
اور ربع لازم لڑکون مین نادر الوقوع ہی علاج واسطے نضج مادے کے دایہ کو جوشاندہ مویز منقی
اور اصل السوس و ریشان کا ساتھ گلقند کے دیوین اور غذا نخود آب سے بنا دین اور بعد گذرنے
چالیس دن کے اور حاصل ہونے نضج کے مسہل کھلا دین اور تنقیہ تفریق سے کرین اور لڑکے

اگر غذا خوری پر ہیز قوی اُسکو ہرگز نکرا دین لیکن تناول کرنا فواکہ رطبہ سریع الفساد کا مانند خربوزہ
اور شفتالو سکے اور بقول شدید البرد کا مانند کاہو اور کاسنی کے اور جو چیز کہ بارد یابس ہو اجازت دینا
اور جو یہ تپ دیر تک رہنے والی ہی عمدہ اس امر مین مراعات نضج کا ہی ساتھ رعایت قوت کے اور
دوا الحلتیت بعد چالیس دن کے مرضعہ کو دینا نفع کرتی ہی اور بدستور دوا دویہ مجربہ اور کہ واسطے
ربع کے دیتے ہین جب تک کہ مرضعہ کے دینے سے کام نکلے لڑکے کو ندینا چاہیے فائدہ تپ ربع
دو طرح ہی ایک وہ کہ سودائے طبیعی عفن ہو کہ تپ لا دے اور جو کچھ یہان آثار اور علاج سے کہے
گئے مخصوص اسی قسم سے ہین دوسرا وہ کہ سودائے احتراقی عفن تپ لا دے اور سودائے احتراقی
وہ ہی کہ کوئی خلط کے جلنے سے حاصل ہوا سلیے کہ جو خلط کہ جلتا ہی وہ سودائے غیر طبعی ہی کہ اُسکو
احتراقی کہتے ہین اور علاج اس قسم کا مشترک ہوتا ہی درمیان تدابیر سودائے اور تدبیر اُس خلط کی کہ
اس سے سودا حاصل ہوا ہو توضیح بیچ حمی مرکبہ کے پوشیدہ نرہے کہ اقسام اس تپ کے بہت ہین
اور قاعدہ کلی بیچ علاج ان تپون کے وہ ہی کہ علامت جس خلط کی غالب پاوین بیچ ترکیب دوا کے
زیادتی اُس دوا کی کہ مخصوص خلط غالب سے ہی مرعی رکھین اور جو حمیات مرکبہ سے کثیر الوقوع
ہی غب غیر خالص اور شطر الغب ہین اور دونون ایک ہین ساتھ تھوڑے تفاوت کے جیسے طب اکبر
اور میزان الطب مین مشروحًا ہیئے لکھا ہی اب کئی دوا کہ واسطے تپ کے کہ مرکب صفرا اور بلغم سے ہو
نافع ہین لکھی جاتی ہین موافق غلبہ ہر ایک خلط کے جو مناسب جانین عمل مین لاوین اور قاعدے
نضج اور تنقیہ اور پرہیز کے وہی ہین کہ اوپر رسالہ مین بیان ہو چکے ہین جانین کہ سکنجبین اصولی
کثیر النفع ہی اور قرص گل بدستور اور شربت دینا اسی طرح اور بہت ہوتا ہی کہ قبل نوبت کے تھوڑا
ماء العسل گلاب مین پلاتے ہین نفع بہت ہوتا ہی اور بیچ شروع لرزہ کے سرد پانی سے باز رکھنا
ضرور ہی اور یہی کبھی ساعت قبل نوبت کے کئی انگلیان شہد کی کھلانا لرزہ اور تپ کہنہ کو اکثر
فائدہ دیتا ہی اور شہد ساتھ ناتخواہ کے پیسکر اور گھولکر بھی نفع کرتا ہی اور اگر سنگلی کو خوب پیسکر برابر
اُسکے زردی سو تمی پیسی ہوئی ملاوین اور مقدار چنے کے گولیان بناوین اور بعد طعام کے ایک گولی
لڑکے کو کھلاوین مفید ہوتا ہی اور بہت ہی کہ بیچ تپ نائبہ بلغمی کے بعد گذرنے چالیس دن کے کئی
ساعت پہلے نوبت سے بقدر چنے کے جندبیدستر دیا جاتا ہی نفع کرتا ہی جوزبوا تھوڑا شہد مین گھولکر

قبل نوبت کے دینا اور پانی موقوف کرنا سریع الاثر ہے بیچ منع کرنے لرزہ کے لیکن مکرر دیا جاتا ہے
دو تین نوبت میں اور معدہ و بیچ حمیات مزمنہ کے تقویت معدہ کی ہے اشتہا و لڑکا غذا بخوبی کو کر دو
نہیں پیتا ہے اگر باز رکھنا اغذیہ لحمی اور دسومی سے ممکن ہو بہتر ہے ورنہ جو انگیں اور شدید الحرارت
ہو دیسکتے ہیں کہ تدبیر اطفال کی بیچ امر اغذیہ کے ممانعت تدبیر بڑے لڑکوں کی ہے اکثر امور میں اور
بہت دیکھا گیا کہ تپ مزمن تھی اور نفع ظاہر نہیں ہوتا تھا اور پرہیز نہایت تھا جب پرہیز کو ترک کیا
اور پلاو چرب کھلایا فوراً تپ جاتی رہی بالجملہ متابعت طبع بیمار کی خصوصاً کہ لڑکا ہو واجب ہے
بیچ اقسام طعام کے لیکن کثرت غذا کی ہرگز روا نہیں ہے اس لیے کہ امتلا موجب ہزاروں بلا کا
ہوتا ہے حصبہ و جدری اور حمیقا ہر چند اکثر اطبا نے ان امراض کو بیچ امراض لڑکوں کے نہیں
لکھا ہے اور بعد حمیات بڑے لڑکوں کے لکھتے ہیں لیکن اس فقیر نے لکھنا انکا امراض لڑکوں میں
مناسب جانا ہے تو مقالہ تدبیر اطفال کا کامل ہو جاوے آب جانیں کہ حصبہ بالفتح بثور سرخ متفرق ہیں
کہ مقدار باجرے کے ہوتے ہیں اور نزدیک قرب ظہور کے پہلے ورم سرخ گول خفیف بجسم پیدا ہوتا ہے جلد
کاٹنے مچھر کے بعد اسکے اُسی جگہ بثور نکلتے ہیں اور مادہ حصبہ کا خون صفراوی ہے اور خاصہ اسکا یہ ہے کہ
پختہ نہیں ہوتی ہے اور پیپ نہیں لاتی بلکہ وقت اچھے ہونے کے خشک ریشہ اسمیں رہتا ہے فقط اور
اسکو لازم ہے کہ پہلے تپ ہو بعد اُسکے وہی حصبہ ظاہر ہوتا ہے اور جدری بالضم و الفتح بثور بزرگ ہے
مقدار مسور کے بلکہ اس سے بڑے اور پکتے ہیں اور پیپ لاتے ہیں اور ہندی میں اسکو آبلہ کہتے ہیں
اور مقدم ہونا تپ کا اسمیں بھی لازم ہے اور علامت قرب حصبہ و جدری کی درد پیٹھ کا اور کھجلانا
ناک کا اور بہنا آنسو کا اور سرخی آنکھ کی اور درد سر اور بوجھ سر اور بدن کا اور خواب میں ڈرنا اور تنگی
جلد کے جلن اور خلش ہمیشہ پانا اور شاید کہ بعض لڑکوں کو کھانسی اور درد گلے کا اور تنگی نفس اور
گرفتگی آواز بھی عارض ہو بالجملہ جس وقت تپ اس قسم کی ظاہر ہو حکم کرنا چاہیے کہ حصبہ یا جدری
نکلتی ہے خصوصاً موسم ظہور کے اور فرق درمیان تپ حصبہ و جدری کے یہ ہے کہ تپ حصبہ کی گرم زیادہ
اور تیز زیادہ تپ جدری سے ہوتی ہے اور درد پشت کا اسمیں کمتر ہوتا ہے اور قلق اکثر اور حصبہ
اکثر دفعتہ ظاہر ہوتی ہے اور آبلہ اگر جلد نکلے تین دن میں ورنہ ایک ہفتہ میں اور حصبہ نسبت جدری کے
ردی ہے خصوصاً اگر سیاہ اور سخت اور کبود اور بنفشی ہو اور دیر کو نکلے اور غشی اور غم ... لاوے

حصبہ و جدری

قاتل ہی اور اسیطرح جو دفعۃً غائب ہو بعد اُسکے غشی ہو اور بد ستور آبلہ کہ پہلو دار او ر اُسمین ملے ہون
اور کثیر المقدار ہو اور رنگ اُسکا سیاہ یا بنفشی ہو اور اوپر سینہ اور شکم کے بہت نکلین اور بطی البروز
او ربطی النضج ہون بہری ہوتی ہی اسیطرح اگر خون جدری سے ٹپکے یا پہلے آبلہ نکلین بعد اُسکے
تپ ہو نہایت بد ہی اور اسیطرح بعد نکلنے آبلہ کے تپ موقوف اور کم نہو بد ہی اور بہترین اور سالم ترین
علامات مین بیچ آبلہ او رحصبہ کے وہ ہی کہ دم اپنی جگہ ہو او رشعور اپنے حال پر اور میل غذا اور پانی کا
برقرار رہے **انتباہ** پیدایش ان دونون مرض کی بیچ لڑکون کے بسبب نائیہ خون کے ہی بطریق
تصرف طبع کے بواسطے پکنے خون خام کے اسلیے کہ خون لڑکون کا خام اور تر ہوتا ہی اور تغیر
اُسمین لازم ہی اور ممکن نہین ہی کہ کوئی چیز گرم اور تر پختہ ہو اور ایک حال سے طرف دوسرے
حال کے پھرے بدون اِسکے کہ جوش کرے اسی سبب سے لڑکون کو وقت نضج خون کے بواسطہ اُسکے
جوش کے بثور رند کو ظاہر ہوتے ہین اکثر مین اور نادر ہی کہ خون جوش کرے اور پختہ ہو اور اوپر ظاہر
کوئی چیز بثور سے ظاہر نہو بسبب عارض ہونے کوئی مانع کے **علاج** جسوقت معلوم کرین کہ حمی جدری
اور حصبہ کی ہی اور ابھی اثر بثور کے اوپر جلد کے ظاہر نہوے ہین جلدی کرکے خون نکالین وضع
حجامت سے یا جونک لگانے سے پس اگر حمی حصبہ ہو خون کمتر لیوین اور اگر حمی جدری ہو خون زیادہ
لان الدم یکون فیہ کثیرا اور رامیے زیادہ بیچ تپ حصبہ کے کہ نہایت کم ہو او منہ کرلو او رآنکھ زرد او
بول ناری ہو وہ ہی کہ پہلے تھوڑا صفرا کم کرین یعنے نکالین ملینات سے بشرطیکہ طبع نرم ہو بعد اُسکے بیچ
تسکین کے مشغول ہون اور نکالنا خون کا موقوف رکھین کہ اسوقت مین نقصان کرتا ہی اور جانین کہ بعضے
اطبا نے بیچ حمی جدری اور حصبہ کے اگرچہ کوئی اثر بثور کا ظاہر نہوا ہو استعمال منفطات اور مبردات
خون نکالنا منع کیا ہی اور استدلال کیا ہی کہ جوش خون کا اسوقت مین بطور تصرف طبیعت کے ہی کہ
مواد ردیہ کو اسطرح چاہتی ہی بدن سے نکالنا اور شک نہین ہی کہ استعمال منفطات کا باز رکھتا ہی
غلیان سے اور یہ امر خلاف تقاضائے طبع کے ہی اور بھی سبب اضطراب طبیعت کا ہوتا ہی لیکن حق وہ ہی
کہ اگر صفراویت غالب ہی تسکین سے چارہ نہین ہی نہایت وہ کہ مبالغہ بیچ تبرید کے نچاہیے کرنا
ان حمیات مین اگرچہ غلبہ صفرا کا ہو لیکن استقامت کہ اعضا کو تسلی دے اور حرارت غریزی کو
تھوڑا توڑے ہوسکتا ہی کہ بسبب تقویت طبیعت کے اور حرارت غریزی کے طبیعت کو مدد دوسے

پیچ دفع فضلات کے اور ساتھ اسکے بدن کو بھی آفات اسکے سے محفوظ رکھتا ہی لیکن جسوقت کوئی اثر ثبور سے بدن پر ظاہر ہو ملینات اور مبردات اور مغلظات سے پرہیز کرنا واجب ہو اُس واسطے کہ توقف جاتا ہی اور لائق یہ ہی کہ اس حالت مین نکالنا خون کا پیہم بھی بچا ہیے مگر اُس جگہ کہ جدری ہو اور خون نہایت غالب ہو اور ڈرین کہ کوئی آفت لاویگا پس ہو سکتا ہی کہ تھوڑا نکالین باہر نکلنے ثبور کے اور بہت تجربہ مین پہونچا ہی کہ جو اسوقت مین موافق واجب کرنے حاجت کے خون لیا گیا سبکی بدن مین ظاہر ہوئی اور مرض عافیت سے تمام ہوا اور یہی واجب ہی کہ وقت ظاہر ہونے ثبور کے اوپر بدن کے بیمار کو گرم اور نرم کپڑے پہنا دین اور ہوا گھر کی معتدل کرین تو مسام کھل جاتے اور عرق خفیف آوے اور ثبور آسانی سے نکلین اور مبرد پانی گھونٹ گھونٹ دیتے رہین اور صندل اور کافور سونگھا دین تو قوت دے دل اور دماغ کو اور مدد کرے طبیعت کو اوپر نکالنے مادہ کے طرف ظاہر کے اور جسوقت معلوم کرین کہ مادہ غلیظ ہی یا مسام بند مین چاہیے کہ تلطیف مادہ کی اور تفتیح مسام کی کرین لیکن نشان غلیظ مادے کا یہ ہی کہ ثبور اوپر جلد کے اور گرد اسکے زیادہ نکلین اور تپ کم اور چار دن گذرے ہین اور ابھی تک ثبور بالکل نہین نکلے اور نشان سبکی مسام کا یہ ہی کہ جلد کھرکھری ہو اور پسینا کم نکلے بالجملہ تدبیر تلطیف اور تفتیح کی ایسی ہوتی ہی کہ اوپر حال نفس کے نظر کرین کہ حرارت اسکی کس درجہ پر ہی موافق اسکے معالجہ کرین مثلاً اگر نبض اور نفس اپنے حال کے ہین اور غشی اور حرارت اور غم باطن مین بہت نہین ہی اور زبان سیاہ نہین ہو چاہیے کہ ہوا گھر کی مائل بحرارت کرین اور پانی سرد نہ دیوین اور کوئی چیز سرد بھی نہ دیوین اور نہ سونگھا دین اور تشرب پانی تازہ کا مقرر کرین اور کبھی کبھی پانی گرم دیتے رہین یا پانی بادیان تازہ کا اور یہ دوا فائدہ کرتی ہی لک مغسول چار درم عدس مقشر سات درم کتیرا تین درم سب یا جسقدر مناسب جانین پانی مین جوش کرین یہان تک کہ خوب جوش آوے اور جب آدھا رہجاوے صاف کرکے دیوین کئی دفع مین اور اگر اس مطبوخ مین دو درم گل سرخ اور سات دانے انجیر کے اور دو درم سونف اور دس دانہ مویز منقی کے ساتھ اسکے تخم کے زیادہ کرین بہتر ہی اور بھی پانی گرم نزدیک بیمار کے رکھنا اور غشی اور حرارت مفرط اور سیاہی زبان کی پیدا ہو ہرگز کوئی چیز گرم نہ دینا چاہیے اور وہی تدبیر کہ مذکور ہوئی کرتے رہین یعنے بدن کو کپڑون سے

گرم رکھنا اور سرد پانی دینا اور اشیاے سرد سونگھانا اور اس حالت مین واسطے تفتیح
مسام کے سواے تبخیر پانی گرم کے بچاہیے کرنا وہ بھی اُس طرح سے کہ بیقراری اور خفگی نہ لاوے
بلکہ جسوقت ان حمیات مین حرارت بہت ہو اور کپڑے پہننے سے ضعف اور غشی اور کرب ہوتا ہو
چاہیے کہ ہوا گھر کی ٹھنڈی کرین اور طیوبات باردہ سونگھاوین اور برابر ناک کے پنکھا ہلاوین تو
راحت پہونچے لیکن بدن کو چھپائے رکھین باعتدال تو سردی ہوا کی ظاہر بدن مین نہ پہونچے لیکن
اُسوقت کہ سونگھانا رائح باردہ کا اور سوا اسکے کفایت نہ کرے بیچ تسکین کے اور حاجت شدیدہ
تبرید قلب کی کہ اس صورت مین روا ہے کہ کبھی کبھی کپڑا اُسکا سینہ اور دل کی جگہہ سے ہلکا کرین تو راحت
پاوے لیکن احتیاط کرین تو خنکی ہوا کی سواے اُسکے نہ پہونچے اور اسیطرح جسوقت آبلہ نکلے ہون اور بیقراری
اور تپ اور گرمی بدن کی کم نہین ہوئی اور زبان سیاہ ہوئی ساتھ ان حالتون کے بدن کو گرم رکھنا
خطاے عظیم ہے اور جسوقت غشی ہو بالکل قصد طرف تقویت دل کے کرین اور نظر طرف اور
عوارض کے نہ کرین اور بھی بعد اسکے کہ آبلہ اور حصبہ بالکل نکلے ہون شربت ہاے سرد موافق حاجت کے
دیوین اور قبض طبیعت کا ملحوظ رکھین اور ہرگز اسوقت طبع کو جنبش نہ دیوین استعمال مسہلات سے
اور اگر طبع خود بخود مجیب ہو جلد بند نہ کرین خصوصاً اگر اجابت سے فرحت ہوئی ہو اور جانین
کہ اسہال آخر حصبہ مین خطر عظیم رکھتا ہے جلد ہی اُسکے بند ہونے مین کوشش کرین چیزون قابض اور مقوی سے
مانند قرص طباشیر قابض اور رب بہی کے اور مانند انکے اور جب رعاف آوے جبتک کہ خون
صاف نہ آوے منع نہ کرنا چاہیے مگر اُسوقت کہ خوف ضعف کا ہو کہ اس صورت مین واجب ہے کہ
رعاف کو بند کرین اُن چیزون سے کہ اُسکے محل مین مذکور ہین اگرچہ خون سیاہ ہو اور بدستور
جو عارضہ کہ اس مرض مین طاری ہو مانند سہر اور کھانسی شدید کے اور مانند انکے تدارک ہر ایک کا
اسطرح سے کہ اصل علت کو موافق ہو کر سکتے ہین اور جسوقت ثبور ظاہر ہون اور پکنے مین سختی ہو تو
دلیل ردی ہے اسوقت مین واجب ہے کہ طبیعت کو مدد دین اوپر نکلنے کے جیسا گذرا اور شیرہ سونف
تازہ یا خشک کا اور شیرہ تخم کرفس تر یا خشک کا اکیلا یا دونون یکجا کر کے کھلانا تمام رکھتا ہے
فائدہ وقت ظاہر ہونے ثبور کے محافظت آنکھ اور ناک اور حلق اور کان اور پیٹ چپڑے اور انتریون
اور جوڑون کی لازم ہے تو یہ اعضا اسکے نکلنے سے محفوظ رہین اور واسطے نہایت سبب تر ہوا کے

حفاظت ہر ایک کی جدا جدا مذکور ہوئی ہو لیکن محافظت آنکھ کی یون ہو کہ سماق بیچ گلاب کے تر کرین اور صاف کر کے تھوڑا کافور اُسمین زیادہ کر کے رات دن مین کئی مرتبہ آنکھ مین ٹپکا دین اور پانی دھنیا تازہ کا اور پانی انار ترش کا اور مازو کو گلاب مین گھسکر تقطیر کرنا بھی اثر رکھتا ہو اور اگر آبلہ آنکھ مین ظاہر ہوے ہون کافور کو بیچ گلاب کے حل کرین اور ٹپکا دین اور اگر سرمۂ اصفہانی اور کافور ساتھ پانی دھنیا کے پیسین اور ہر ساعت آنکھ مین سرخی آنکھ کی اور شور کو کو اوپر قرینے کے ظاہر ہو نفع دیتا ہو اور جسوقت شدت امتلا سے میل تجویز کرے اور نکلنا چاہین چاہیئے کہ بعد استعمال ادویہ مذکورہ کے گدی اُسپر رکھین اور تختہ سیسے کا اوپر باندھین موافق اندازے آنکھ کے اور پٹی سے باندھین تو آنکھ کو نیچے رکھے اور اگر لڑکا نے مین ہو کھول دیوین کبھی کبھی اور پھر باندھین

محافظت ناک کی

محافظت اندرون ناک کی وہ ہو کہ سرکہ کو ساتھ گلاب کے یا اکیلا ہر لحظہ کئی قطرے ناک مین ٹپکا دین یا روغن گل یا روغن مورد ساتھ تھوڑے کافور کے ملا کر ٹپکا دین اکثر اور اندر ناک کا اسی سے چرب رکھین

محافظت حلق کی

محافظت حلق کی وہ ہو کہ بمجرد ظہور آبلہ کے بیچ بدن کے بلکہ وقت تحقق تپ جدری اور حصبہ کے مریض کو کہین کہ انار مع دانے چباوے ساعت بساعت اور پانی اُسکا بلع کرے اور غرغرہ شربت خرنوب کا یا جوشاندہ سماق اور گل سرخ اور عدس مقشر کا کہ بیچ گلاب کے جوش کیا ہو نفع کرتا ہو اور اسیطرح غرغرہ پانی شدید البرودت خصوصاً کہ گلاب بھی ملا ہو اور رب انار اور رب شاہ توت کا فائدہ مند ہو

محافظت شش کی

محافظت شش کی وہ کہ جو آبلہ ظاہر ہوں سینہ اور آواز درست ہو فکر کرین کہ حرارت قوی ہو یا نہ اور ساتھ اسکے طبع نرم ہو یا نہ اگر حرارت قوی ہو اور لینت طبع تئین ہو لعاب اسپغول اور بہدانہ اور قند اور روغن بادام جرعہ جرعہ کھاوین بلکہ چاہین تو مرور اسکا توقف سے ہو اور بادام کو کوٹ کر منہ مین رکھین اور یہ لعوق چاٹین مغز تخم کدو سے شیرین دو جزو مغز بادام سفید ایک جزو کتیرا النصف جزو قند تین جزو اور یہ نرم کوٹ کر ساتھ لعاب اسپغول کے یا بہدانہ کے گھولین اور اگر باوجود حرارت کے طبع نرم ہو صمغ عربی اور مغز بادام اور مغز تخم خیار اور نشاستہ ہر ایک کو بریان کر کے خوب کوٹین اور لعاب اسپغول بریان مین گھولین اور چاٹین لیکن اگر حرارت قوی نہو اور بھی لینت طبع مین نہو چاہیے کہ مسکہ تازہ اور شکر تھوڑا تھوڑا چٹا دین

محافظت مفاصل کی

محافظت مفاصل کی وہ ہو کہ صندل اور شیاف ابیشا اور گل ارمنی اور گل سرخ نشاستہ

اور تھوڑا کافور گلاب مین پیسین اور تھوڑا سرکا اسمین ملاوین اور اوپر چہرے کے طلا کرین اور
اگر اوپر مفاصل کے خراج بڑا نکلے جلد چیرین تا پیپ اسکی نکلے بعد اسکے تدبیر اندمال جراحت کی
کرین محافظت امعاکی وہ ہر کہ شراب مورد اور قرص طباشیر اور رب بھی دیتے رہین بر وقت
خصوصاً بیچ اس زمانے کے کہ آبلہ بیچ انحطاط کے ہوا سلیے کہ جو آبلہ ظاہر بدن سے کم ہونے لگے
کبھی ہوتا ہر کہ بقیہ مادہ کا امعامین گرے پس اس صورت مین رعایت امعاکی ضرور ہوتی ہر فائدہ
بیچ اطعمہ اور اشربہ مجدورین اور محصوبین کے جانین کہ بیچ جدری کے جو چیز کہ سرد ہوا اور مائل
بہ خشکی مناسب ہر مانند ستو جو کے اور ستو مسور کے ساتھ پانی انار ترش کے یا ساتھ پانی غورہ کے
یا ساتھ پانی ریواج کے ملا کر اور اگر طبع خشک ہو اور بیچ سینہ اور حلق کے درشتی ہو لیکن حرارت
سخت عظیم نہو ستو جو کے ساتھ جلاب کے دیوین اور انھین اشیا ئے ترش کو منع کرین اور جہان طبع
نرم ہو اور حرارت عظیم ہو اور سینہ اور حلق درشت ہو ستو کو مکرر بریان کرین اور ساتھ قرص
طباشیر قابض کے ملاوین اور کھلاوین اور اگر نرمی طبع کی بہت ہو کشک آب کو کشک بریان
اور انار دانہ اور تخم خشخاش کہ تینون برابر ہون مرتب کرین اور دیوین اور اگر حلق مین درشتی
ہو اور بیخوابی ہو کشک بریان اور تخم خشخاش سے کشکاب بناوین اور انار دانہ موقوف کرین
اور صنائع موافق وقائع کے موقوف اوپر رائے طبیب کے ہین لیکن مادہ حصبہ کا اس سبب سے
کمتر اور تباہ زیادہ ہوتا ہر اور صفرائے سوختہ خون کو تباہ کرتا ہر جو کچھ اسکو دیوین چاہیے کہ سرد
اور تر ہو مانند کشکاب کے اور مانند اسکے اور بیچ کشکاب کے حموضات بھی ملاوین اگر کھانسی نہو
اور پانی تربوز اور پانی خرفہ اور پانی کدو کا اور مانند انکے مفید ہین لیکن ان اشیا کو بدون ترشی کے
نہین دینا چاہیے اور اغذیہ مروجہ ہر ملک کی جو مناسب ہو تجویز کرنا چاہیے اور جانین کہ ترنجبین
اور بنفشہ اور پانی لبلاب کا بیچ حصبہ کے منہی عنہ ہر انتباہ جسوقت بیچ کوئی فصل کے ظہور
جدری اور حصبہ کا شائع ہو اطفال کو کہ کم دس برس سے ہین وضع محاجم سے یا لگانے جونک کے
خون کو نکالین اور جو کچھ بیچ باب احتیاط کے وبا سے مذکور ہوا عمل مین لاوین اور مرضعہ کی فصد کرین
اور مسہل دیوین اور احتیاط بیچ غذا کے مرعی رکھین اور دودھ اور شیرینی اور شراب اور گوشت اور
بیگن اور مانند انکے اور خرما اور خربزہ اور شہد اور انجیر اور انگور اور مانند انکے اور جو گرم اور

خون کو زیادہ کرتے ہین اور صفرا کو ہیجان مین لاتے ہین مرضعا در مرتضع کو ندیوین اور پانی فواکہ سے طبع اطفال کو ملائم کرین اور دہوپ مین پہرنے سے اور دوڑنے سے اور نزدیک آگ کے بیٹھنے سے اور سوا اسکے جو کام کہ مسخن ہو منع شدید کیا جائے اور بہترین غذاون مین بیچ اس موسم کے بقول سرد اور حموضات ہین آور تناول کرنا گوشت کو کبھی کبھی اگر ساتھ بقول اور حموضات کے اصلاح کیا ہو مجوز ہی اور استعمال کرنا شربت عناب کا اور شربت گزر اور سکنجبین اور سفوف طباشیر اور قرص کافور کا اور مانند اسکے مفید ہی اور غسل کرنا سرد پانی سے نافع ہی اور دودہ گھوڑی کا تھوڑا ملنا نافع ہی نکلنے آبلے کو اسی سال مین اور نکلنے مین زیادتی کرنے دانے سے ہوگی یہ مجربات مکرر سے ہی تنبیہ بہت ہوتا ہی کہ جو چیچک نکلے خود بخود اچھی ہووے اور حاجت پکانے اور خشک کرنے کی اور خشک ریشہ جدا کرنے کی نہین ہوتی اور کبھی ہوتا ہی کہ انکی حاجت ہوتی ہی لہذا یہ تین تدبیرین مذکور ہوتی ہین تدبیر پکانے چیچک کی جاننا چاہیے کہ جب چیچک نکلے اور تپ اور بیقراری اور بے چینی کم ہوا اور نبض اور تنفس اپنے حال طبیعی پر آئے ہوں اور چاہین کہ آبلے دیر مین پکینگے چاہیے کہ بابونہ اور اکلیل الملک اور بنفشہ اور خطمی اور سبوس گندم اکیلے اکیلے یا سب اکٹھے پانی مین جوش کرین اور بیچ دو باسن کے رکھکر نیچے کپڑے کے رکھین ایک آگے اور ایک پیچھے تو بخار لطیف انکا بدن مین پہونچے اور آبلے آبناک ہوجاوین کہ نضج انکا یہی ہی بعد اسکے تدبیر خشک کرنے کی کرین اور جسوقت باوجود ظاہر ہونے آبلے کے حرارت اور بیقراری کم ہوا اور نبض اور تنفس اپنی حالت طبیعی پر ہوئے ہوں علامت یہ ہی تدبیر خشک کرنے آبلے کی جسوقت آبلے تمام نکل آوین اور سات دن گذر جاوین اور بالکل پختہ ہووین دیکھین جو بزرگ ہین سونے کی سوئی سے چیرین آہستہ آہستہ اور پانی اسکا نرم کپڑے مین اٹھاوین بعد اسکے گل سرخ خشک یا برگ مورد یا برگ سوسن کوٹ کر یا صندل یا لکڑی جھاؤ کی گھسکر نیچے دامن کے بخور کرین لیکن گرمیون مین گل سرخ اور مورد اور صندل کی تبخیر کرنا بہتر ہی اور جاڑون مین برگ سوسن اور لکڑی جھاؤ کی بہتر ہی اور اگر کوئی جگہ زخم ہوجاوے گل سرخ اور کندر اور صبر اور انزروت اور دم الاخوین پیسین اور اوپر زخم کے چھڑکین اور اگر دانے بڑے اور ان مین پانی بہت ہو برگ گل سرخ پیسین یا آٹا ارزن کا یا آٹا جو کا اوپر بچھونے کے ڈالین اور بیمار کو اسپر سلاوین اور اگر پوست چھل گیا ہو برگ سوسن کو کہ شاخ سے تازے تازے جدا کرین

تدبیر پکانے چیچک کی

تدبیر خشک کرنے آبلے کی

نیچے مریض کے بچھاویں اور برگ گل سرخ خشک اور برگ مورد خشک کو باریک پیسکر اوپر خراش کے
چھڑکیں اور اسیطرح اوپر نرم ریت کے سولانا سریع الاثر ہے اور ایک دن میں نفع کرتا ہے اور اگر آبلے
دبر میں خشک ہوں نمک پانی سے چارہ نہیں ہے اور بہتر یہ ہے کہ سرخ مسورا ور برگ گل سرخ اور کری
جھاؤ کی تراش کر کے پانی میں لگاویں بس اُس پانی میں نمک ڈالیں اور روئی پاکیزہ نرم اسمین
ترکریں اور اوپر آبلے کے رکھیں تو پانی نمک کا انمین پہونچے اور جلد خشک کرے اور اگر حرارت قوی ہے
تھوڑا سا کافور اور صندل پیسا ہوا بھی اس پانی مین حل کریں اور برگ بید اور برگ زعرور اور
سفیدہ اور مردارسنگ باریک پیسکر چھڑکیں اور آبلے کو کہ زخم کیا ہو مرہم کافور سے تدارک اُسکا
کرسکتے ہیں اور اسیطرح اگر زخم ناک میں ہو گیا ہو یہی مرہم کافوری استعمال کیا چاہیے اور جو آبلے
خشک ہو گئے ہوں تدبیر ازالہ خشک ریشہ کی کریں حکایت محمد شکر اللہ کہ لڑکا اس فقیر کا ہی آبلے بڑے
اُسکے نکلے تھے اور دانے اُسکے آبناک ہوئے اور شدت درد و سوزش اُنکی سے آرام نہیں رکھتا تھا اور چونکہ
دیار ہند مین چیرنا دانوں کا رائج کم ہے اور فقیر نے بھی اُسوقت تک کسی کو حکم نہیں کیا تھا اس سبب سے
توقف اس کام مین کرتا تھا آخر موافق ضرورت کے مخالف بوڑھی عورتوں کے کہ منع شدید اس امر کے
ارتکاب سے کرتی تھیں اسپر اقدام کر کے سونے کی سوئی سے چیرنا شروع کیا جس جگہ سے کہ پانی نکلتا تھا
فوراً تسکین اسمین ہوتی تھی چنانچہ بتدریج اور مہلت بیچ مدت تین پہر کے تمام دانوں کو چیر ڈالے
اور فرحت کلی ظاہر ہوئی بعنایت رب العباد کے بعد اسکے بارہا یہ عمل تجربہ مین پہونچا اور نفع اسکا
سریع زیادہ دیکھا گیا تدبیر دور کرنے خشک ریشہ کی جان تو کہ خشک ریشہ اُس پوست کو کہتے ہین
اوپر زخموں کے ظاہر ہوتا ہے جسوقت دانے خشک ہو جاوین اور خشک ریشہ رہجاوے
دیکھین کہ خشک ریشہ کیسا ہے اگر خشک اور باریک ہے اور نیچے اُسکے کچھ تری نہیں ہے چاہیے کہ قطرہ
روغن کا نیمگرم اُسپر ٹپکاویں تو جلد گرجاوے اور بہترین روغنوں مین واسطے اس کام کے روغن کنجد ہے
لیکن اوپر آبلے بدی کے عوض اُسکے روغن گل بنفشہ ڈالیں کہ روغن کنجد سے داغ رہجاتا ہے
اور اگر خشک ریشہ موٹا ہے یا نیچے اُسکے رطوبت ہے اُسکو آہستگی سے اُکھاڑیں بعد دن استعمال کرنے
روغن کے اور رطوبت نکال لیوین بعد اسکے نظر کریں کہ عمق رکھتا ہے یا نہیں اگر عمق رکھتا ہو مرد و صبر
ومر اور ہلدی اور مرداسنگ اور اقلیمیائے نقرہ اور سفیدہ اور سیندور کا چھڑکیں اور اگر عمق نہیں ہے

اور جابہ کے برابر ہر شب پانی اور نمک باریک کر کے آمیز چھڑکین اور چھوڑ دیوین تو دوسری بار خشک ریشہ
پیدا ہووے اور اسکو آہستگی سے اکھاڑین پس کھین اگر اسکے نیچے ویسی ہی رطوبت ہو اسیطرح عمل مین
لاوین اور اگر رطوبت نہو علاج کی حاجت نہین ہو اور اگر دوسری بار خشک ریشہ لاوے روغن سے
چرب کرین تو ساقط ہو جاوے اور جب آبلے اچھے ہو جاوین اور نشان اُسکے رہجاوین واسطے دور کرنے
نشان کے جڑ قُرد خشک کی اور آٹا باقلا کا اور مغز تخم خربزہ اور چاول اور مصری اور مغز بادام ہر
ایک جو ہر ایک موافق حاجت کے خوب کوٹ کر کے چھانین اور انڈے کی سفیدی مین گھولکر طلا کرین
اور جہان آثار آبلے کے مشابہ وشید کے ہون چربی بط اور مرہم داخلیون کو ضماد کرین حمیقا اور بڑ
وزن غیرا کے بڑے دانے سفید متفرق ہین کہ بسبب کمی عدد کے شمار کر سکتے ہین خاصہ اُنکا یہ ہو
کہ بدون تپ کے ہوتے ہین اور عقل برقرار اور نفس قوی ہوتا ہو اور وہ اسلم انواع مین ہو اور
اسکو باد آبلہ کہتے ہین اور وہ خود بخود دور ہو جاتے ہین اور محتاج تدبیر کے نہین ہوتے اور اگر
حاجت تدبیر کی ہو جو تدبیر جدری مین کہی گئی ہو اُس مین سے ہلکی تدبیر استعمال کرین البثور

البثور فی البدن

فی البدن جاننا چاہیے کہ وہ بثور کہ اوپر بدن لڑکون کے نکلتے ہین جو سیاہ اور قرحی ہون
قتال ہین اور جو سفید اور سرخ ہون اسلم ہین اور اکثر نکلنا بثور سلیمہ کا امن دیتا ہو بہت آفات سے
اسی سبب سے بیچ جلدی انکے علاج کے خصوصاً اگر سر مین ہین منع کیا ہو لیکن جسوقت زمانہ
بہت گذرے اور دفع مواد باطنی کا کما حقہ ہو گیا ہو تدارک لازم ہو بخلاف بثور مختلفہ کے کہ قتال ہین
مہلت اُنکے امر مین روا نہین ہو بہت جلدی اعضاے رئیسہ کی تقویت اور عفونت بثور کی
اصلاح کرنا چاہیے موافق حاجت اور حال کے علاج پہلے مرضعہ کا کرین اور تعدیل خلط کی
کرین غذا اور دوا اور بثور سلیمہ کو چھوڑ دین تو پختہ ہون بعد اسکے مجففات لطیف سے
تدارک کرین بتدریج تو مقصود بدون ضرر کے حاصل ہو اور بہترین تخفیف کا یہ ہو کہ درد
اور آس اور برگ درخت مصطگی اور برگ طرفا اور مانند انکے بیچ پانی کے جوش کرین اور
لڑکے کو اس پانی سے غسل دیوین ہر دن مین ایک بار اور بعد غسل کے بدن کو ریشم کے
رومال سے خشک کرین اور روغن گل سا تھ اسکے تدہین کرین اور اگر بثور متقرح ہون مرہم
سفیدے کا لگا دین اور اگر پیپ بہت ہو اور حاجت خلا کی ہو ماء العسل سے کہ تھوڑا قطرون

اُسمین ملا یا ہو دھونا چاہیے اور اگر اس سے بھی تو تی زیادہ چاہین پانی بورہ کا اکیلا کافی ہے لیکن دودھ مین ملا کر قرحہ پر لگاوین تو لڑکا اثر بورہ کو تحمل کرے اور احیاناً اگر بثرہ انکا منتفط ہو بسبب استعمال اشیاے حادکے یا خود بخود تیزی مادے سے چھالے پڑین چاہیے کہ اُس پانی سے کہ جسمین ورد اور آس اور عدس اور برگ طرفا اور برگ درخت مصطکی جوش کیا ہو غسل کراوین اور اگر غلبہ خون کا ظاہر ہو نکالنا خون کا حجامت سے یا جونک سے لازم جانین اور یہ دوا نفع کرتی ہے توتیا مردار سنگ سفال پانی مین بھیگا ہوا تینون برابر باریک کرکے روغن گل یا روغن جھاؤ یا روغن مورد ملا کر رکھین وہ دوا کہ جو اوپر جوشش کے ملین تقرح سے باز رکھے اور استعمال اُسکا اوپر قروح کے بھی اصلاح کرتا ہے عناب کو بیچ روغن گاو کے جلاوین اور توتیاے مغسول اُسمین ملاوین اور پیسین تا ایک ذات ہو جاوے بعد اسکے لگاوین دیگر کہ جوشش کو موقوف کرے اور قروح کو اصلاح دے روغن سرگین گدھے کا تین دن ملین بعد اسکے استحمام کراوین بدن کو پانی ادویہ مذکورہ سے دھووین اور اگر بثور اور ظاہر ہون چاہیے کہ حنا کو ساتھ پانی کاسنی اور سرکے کے گھولکر طلا کرین اور روغن سرگین گدھے کا مکرر استعمال کرین اور کئی دن اسیطرح کرین تو کچھ اثر باقی نرہے طریق بنانے روغن زبل الحمار یعنی روغن سرگین گدھے کا یون ہے کہ سرگین خشک و درست کو بیچ چھوٹے گڑھے کے کہ کوئلے اُسمین جلائے ہون سرگین کو کوئلے پر ڈالین اور اوپر سرگین کے صحن کاشی سے کہ الٹا ہو ڈھانکین اسیطرح کہ کنارے اُسکے تھوڑے زمین سے اُٹھے ہون اور دھوان اور بخار اُس سے نکل سکے بیچ تھوڑی دیر کے عرق چرکین زرد اور غلیظ اُس سرگین سے صعود کرکے صحن مین آویگا اُسکو اُٹھا کر عرق مذکور لیوین اور ایک باسن مین رکھین اور عمل مین لاوین السعفہ یہ عبارت ہے قروح سے کہ بیچ سر اور چہرہ کے پڑتے ہین اور کبھی سب بدن مین ہوتے ہین وقت بند ہونے مسام بالون کے اور سعفہ کے بہت اقسام ہین لیکن جو لڑکون مین بہت پیدا ہوتا ہے سعفہ رطب ہوتا ہے اور اُسکو شیر ینج کہتے ہین اور زرد آب اُس سے ٹپکتا ہے علاج تنقیہ مرضعہ کا کرین فصد اور اسہال سے اور اصلاح غذا کی کرین اور لڑکے سے بھی خون نکالین حجامت سے اور جونک کے لگانے سے اور تعدیل خون کی کرین اشربہ مناسبہ سے اور اگر بچہ کان لڑکے کو چاک کرین یا رگ پس گوش کی فصد کرین اور خون اُسکا سعفہ پر ملین جلد نفع کرے اور مرضعہ کو سفوف ہلیلہ اور انیسون اور شکر کا کھلاوین

نقطہ بغیر حیلے ۱۱۱

لئی دن تک دیوے او واسطے سعفہ مذکور کے مجرب ہی کھیلا منہدی مردار سنگ از پوست انار ہلدی
سب برابر لیکر پیسین اور موم کو بیچ روغن گل یا روغن کنجد کے پگھلا وین اور ادویہ کو اس مین گوندین
اور سرکہ انگوری زیادہ کرین اور پلا دین بعد اسکے دوا کو کام مین لاوین اور جس وقت دوا اوپر سر کے
رکھین چاہیے کہ پہلے بالون کو قطع کرین یا دور کرین تو قریہ ظاہر ہو دوا دوسری کہ سعفہ کو نفع بہت کرتی ہے
آٹا چنے کا ایک مشت توتیا بریان باریک کرکے دونون کو کھٹے دہی مین ملا دین اور تھیلی سے ملین
تو مانند خمیر کے ہو جاوے پس سعفہ پر ملین اور بعد ایک پہر کے دھوین ایک ہفتہ مین اثر تمام کرتی ہے
او حلق بالون کا یا تراشنا انکا بھی یہان شرط ہے وقت استعمال کرنے دوا کے اوپر سر کے بیچ لغت
اور مانند اسکے جدنا چاہیے کہ بیچ کش ران اور بغل یا در بنا گوش کے اور بیچ شکن گردن کے گرمی
اور میل سے خارش ظاہر ہوتا ہے اور کش ران مین اکثر ہوتا ہے بسبب تیزی بول کے علاج اسکا
آس اور گل سرخ اور اصل السوس یا سعد اور آماجکا اور عدس تنہا یا مرکب ساتھ لعفے کے
لیوین اور خوب پیسین اور چھڑکین اور احسن یہ ہے کہ پہلے اس جگہ کو پانی سے دھو دین بعد اسکے
یہ دوا چھڑکین اور بدستور گل سرخ فقط چھڑکنا خارش ضعیف کو اچھا کرتا ہے اور اگر مرہم کی حاجت
پڑے مرہم مناسب لگا دین ثولول زیادتی معروف ہے کہ ہندی مین اسکو مسا کہتے ہین علاج
اسکا یہ ہے کہ گوہ آدمی کا کونڈے پر جلا کر ثولول کو اسکے دھوئین پر دیر تک رکھین اور یہ عمل کر
کرین کہ کتنے دنون مین خشک ہو کر گر جاوین گے بتدریج اور اگر ثالیل کو ناخن سے کھجلاوین
اور شیر و برگ انجیر کا اسپر رکھین دفع کرے تو با ایک خشونت ہے کہ مشہور ہے ملنا لعاب منہ
آدمی کا کہ نہار ہو یا صائم اور دیر سے کھایا نہ کی ہوں نفع تمام رکھتا ہے اور دوا سے
قوی کی حاجت نہین ہوتی ہے خداوند تعالیٰ کی مدد سے جو بیان کرنے امراض اطفال سے
ہم فارغ ہوے اب متن کیطرف رجوع کرتے ہین اور وہ تدبیرین کہ متضمن ذکر لڑکون
اور جوانون اور کہول اور بوڑھون کے ہین مجملاً کہتے ہین الفصل السابع فی
تدبیر الصبیان والشبان والکہول والمشایخ فصل ساتوین پانچوین مقالہ سے
ثابت ہے بیچ تدبیر اطفال اور شبان اور کہول اور مشایخ کے یا صبیان فمزاجہم
حار رطب بسبب اصول غذائہم وجمیع تدبیرہم الی د والکیس لیکن اطفال پس مزاج

ان فصول ابن ربیع ثنی کہ بیان صبیان شبان عرکہول اور الشبان کہتے ہین

انکا گرم اور تر ہی پس واجب ہی کہ غذا انکی اور سب تدبیر انکی سرد اور خشک ہون لیکن فرض ہی کہ افراط تبرید اور تجفیف مین نہ کرین اسلیے کہ زیادتی برودت کی حرارت کو کہ فاعل نمو کی ہی ضرر کریگی اور زیادتی یبوست کی رطوبت کو کہ مادہ نمو کی ہی فنا کریگی واما الشبان فمزاجہم حار یابس فینبغی ان یکون غذاءہم وجمیع تدبیرہم البرودۃ والرطوبۃ لیکن جوان پس مزاج انکا گرم اور خشک ہی پس لائق یہ ہی کہ غذا انکی اور سب تدبیر انکی سردی اور تری ہی واما الکہول فمزاجہم بارد یابس فیجب ان یکون غذاءہم وجمیع تدبیرہم الحرارۃ والرطوبۃ لیکن کہول مزاج انکا سرد اور خشک ہی پس واجب ہی کہ غذا انکی اور سب تدبیرین انکی گرمی اور تری ہون واما المشائخ فمزاجہم مختلف لیکن بڈھے پس مزاج انکا مختلف ہی فان اعضاءہم الاصلیۃ باردۃ یابسۃ پس بدرستی کہ اعضاے اصلی انکے سرد اور خشک ہین والرطوبات البلغمیۃ الباقیۃ فی تجادیف اعضاءہم مجتمعۃ اور رطوبات بلغمی کہ ضعف حرارت سے باقی رہتے ہین بیچ تجویف اعضاے اصلی کے جمع ہوتے ہین فینبغی ان ینظر الی الاعراض الظاہرۃ پس لائق یہ ہی کہ نظر کرین طرف اعراض ظاہرہ کے فان کانت باردۃ یابسۃ پس اگر ہون اعراض ظاہری سرد اور خشک فیجب ان یکون غذاءہم وجمیع تدبیرہم الحرارۃ والرطوبۃ پس واجب ہی وہ کہ ہووے غذا انکی اور سب تدبیر انکی گرمی اور تری وان کانت باردۃ رطبۃ اور اگر ہون اعراض ظاہری سرد اور تر فیجب ان یکون غذاءہم وجمیع تدبیرہم الحرارۃ والیبوسۃ پس واجب ہی کہ ہووے غذا انکی اور سب تدبیرین انکی گرمی اور خشکی جو سوال کہ اس مقام مین وارد ہوتا ہی اس طور پر کہ حفظ صحت کو میل سے قرار دیا ہی اور حال یہ کہ بیچ تدبیر جوانون کے کہ حار ہین حکم تبرید کا کرتے ہین اور بیچ مشائخ کے کہ مبرود ہین حکم تسخین کا ہی اور جوابات اسکے مشروحاً مقالہ خامسہ مین بیچ تدبیر اکہول کے گذر چکا ہی جسکا جی چاہے وہان دیکھ لے اور بھی تحقیق امزجہ کی از روے اسنان کے اور فرق درمیان رطوبت اصلی اور رطوبت بارے بیچ بحث اسنان کے مذکور ہی فائدہ پوشیدہ نرہے کہ شبان بسبب استکمال قوت کے محتاج بہت تدبیرون کے نہین ہین اور عمدہ انکی تدبیرون مین ریاضت ہی اور وہ بیان کی گئی اسی سبب سے ساتھ تفصیل انکی تدبیرون کے ہم مشغول نہوے اور جو تدبیر اطفال کی مشروحاً مذکور ہو چکی تھی بیان اور تفصیل تدبیر کہول اور مشائخ کے قصد کیا جاتا ہی اور سب تدبیرین متعلق انکی تین افادہ مین ہم کہتے ہین

افادہ بیچ قواعد کلی کے جانئیں کہ استفراغ کہول اور مشائخ کا واجب ہی کہ جہان تک ممکن ہو
تنقیہ دم کا نکرین خصوصًا حجامت اور جونک سے کہ استعمال انکا بعد ساٹھ برس کے منع ہی چنانچہ
اُسکے مقام میں وجہ اسکی آتی ہی اور بہترین تنقیہ انکے حق میں اسہال ہی کہ بطریق اعتدال کے ہو
اور بالکل مدد ساتھ استعمال اُس چیز کے کرین کہ تسخین اور ترتیب کرے گا اور ساتھ اسکے شدید التنمیت
ہوا سلیئے کہ مفرط الحرارت بہ سبب تجفیف رطوبت کے مادہ قیام حرارت کی ہی برودت پیدا کرتی ہی
اور بہترین چیزون مین انکو اطالت نوم کا ہی اگر اُس سے معتاد ہون اسلیئے کہ بیچ غیر معتادین کے
احتمال ضرر کا رکھتا ہی اور حیلہ انکے تنویم کا ساتھ قول جالینوس کے بیچ تدبیر نوم اور یقظہ کے گذرا ہی
اور استحمام کرنا اور اشربہ موافقہ پینا اور اغذیہ مناسبہ کھانا اور طبع کو نرم رکھنا اور ہمیشہ نکالنا بلغم کا
امعاء سے ساتھ شیافات اور حقنون کے اور مجری بول سے ساتھ مدرات کے اور دلک معتدل کرنا
ساتھ دہنون کے اور استعمال کرنا روائح طیبہ کا اکثر اور اکثر حرکت مین رہنا پس اگر مشی ممکن ہو بہتر
ورنہ سوار ہو کر اس طور سے کہ وہ شخص متحرک ہو سکے اور یہ بھی اگر میسر نہو اریجوحہ افضل محرکات
مین ہی اور پرہیز کرنا جماع سے مشائخ کو واجب ہی اگرچہ قوت شہوت کی باقی ہو اور موافق مقدور کے
تقلیل اس امر مین ضرور ہی **افادہ** بیچ غذاے مشائخ کے پوشیدہ نرہے کہ تکثیر غذا کی ان مین مطلوب ہی
واسطے توفیر قوت رطوبت کے لیکن جو معدے انکے ضعیف ہوتے ہین واجب ہی کہ غذا تفریق کر کے
کھاوین دو مرتبہ یا تین مرتبہ باعتبار ہضم اور قوت اور ضعف کے اور غذا اُن مین وہ چیز
اختیار کرین کہ قلیل الکمیت اور کثیر الکیفیت ہو مانند زردی انڈے کے اور ماء اللحم اور دودھ اور
مانند انکے اور محمودترین تدبیر یہ ہی کہ تیسری ساعت روٹی اور شہد کھاوین تو معدے کو جلا کرے
اور پاک کرے اور مستعد کرے اوپر ہضم غذاے کثیر کے اور چاہیئے کہ روٹی جید الصنعت اور
معتدل الطبخ ہو تو جلد ہضم ہو جاوے بعد اسکے بیچ ساعت ساتوین کے وہ چیز کہ ملین طبع کی ہی
کھاوین اور اسکو ہم بیان کرینگے اور غرض اس سے یہ ہی کہ جو بیچ اس مدت کے بلغم کہ شہد سے رقیق
ہوا ہی اور روٹی تحلیل ہو گئی ہی فضلات کو دور کرے تو اعضا غذاے عمدہ کو کہ قریب رات کے
کھاوینگے اچھی طرح قبول کرین اور ظاہر ہی کہ حاجت تلیین کی وہان ہی کہ طبیعت منقبض ہو ورنہ
غذاے ملین کی کچھ حاجت نہین ہی کما لا یخفی اور جانئیں کہ وقت استحمام کا بقول شیخ رئیس کے

قبل استعمال ملینات کے ہی لہذا کہا ہی قبلہ کلّی فی السابعة لبعد الاستحمام ملین البطن اور شارح
اس مقام مین کہتا ہی کہ دمنیہ اشکال فان تلیین الطبیعة ینبغی ان یکون مقدما علی الاستحمام اور نزدیک
اس فقیر کے قول شیخ کا احق معلوم ہوتا ہی کہ استحمام واسطے ترطیب فضول کے اور استعداد کے
واسطے نکلنے کے آسانی سے کرتے ہین پس ضرور ہی کہ استحکام کو مقدم کرین اوپر تلیین کے پس
تیسرے وقت نزدیک رات کے غذاے عمدہ کہ محمود ہو تناول کرین یعنے غذاے معتاد چاہیے کہ
اسوقت کہا دینا اسلیے کہ ہضم بیچ رات کے قوی زیادہ ہوتا ہی بسبب طول نوم کے اور برد ہوا کے
اور نہونے حرکات کے اور بہی اس مدت مین وہ چیز کہ واسطے تلیین کے استعمال کی ہی منحدر ہو جاتی ہی
اور معدہ مستعد ہضم پر ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ غذاے محمود گوارا زیادہ ہوتی ہی اور لائق زیادہ ہی بیچ
سب مزاجون کے خصوصًا بیچ مشائخ کے اور جاننا چاہیے کہ بیچ ابدان مشائخ کے بلغم زیادہ ہوتا ہی
بسبب ضعف ہضم کے اور سودا بہی زیادہ ہوتا ہی بسبب غلبۂ ارضیت کے لہذا واجب ہی انکو پرہیز
کرنا اس چیز سے کہ مولد بلغم اور سوداکی ہو اور بہی لازم ہی کہ حار اور حریف اور مجفف سے مانند کواہیج
اور توابل کے پرہیز کرین تو یبوست کو مدد نہ کرین اور استعمال ان اشیا کا سواے طریق دوا کے نچاہیے
کرنا پس اگر چیزین زیادہ کرنے والی سوداکی مانند بیگن اور مقدد اور لحوم صید کے اور مانند انکے
یا چیزین بلغم افزا مانند مچہلی سخت گوشت کے اور تربوزا اور کہیرا اور مانند انکے کہانے کا اتفاق پڑے
بدون ارادہ استفراغ کے جو ضد ماکول کے ہو چاہیے دینا تو دفع مضرت کرے اور اگر وقت
طبخ کے اصلاح کرین بہتر ہی اور بدستور اگر کوئی چیز تیز اور حریف کہائی جاوے ساتھ استعمال
اُسکی ضد کے تدارک لازم ہی اور جانین کہ پینا دودہ کا بیچ حق اس بوڑہے کے بعد اُسکے تناول کے
کہ بیچ ناحیہ کبد اور شکم کے تمدد اور حکہ اور درد پیدا ہونہ مادی اور استمرار دودہ کا اُس کے اعضا مین
خوب ہو نہایت مفید ہی اس لیے کہ دودہ مغذی اور مرطب ہی اور موافق ترین البان مین
دودہ بکری کا اور دودہ گدہی کا ہی اور خواص شیر خر سے یہ ہی جلد منحدر ہوتا ہی اور کمتر منجبن
ہوتا ہی خصوصًا اگر ساتہ اُسکے تہوڑا نمک اور شہد ہو اور چاہیے کہ خوراک اس جانور کی اُس
چراگاہ سے کہ نبات وہان کی عفوصت یا حرارت یا حموضت یا ملوحت شدید رکہتی ہی نہو
تو دودہ صالح پیدا ہو اور دودہ جوش کیا ہوا انکے حق مین بہتر ہی خام سے اور بہترین شیر مطبوخ مین

دو ہر کہ تین حصہ دودھ اور ایک حصہ پانی ملا کر اوپر آگ ہلکی کے بیچ پاک باسن کے جوش کرین
یہان تک کہ چوتھائی حصہ جاتا رہے پس مصری یا شہد ملا کر پیین بقدر ہضم کے اور اگر ایک ٹکڑا انہو
کا جوش کرنے مین ڈالین بہتر ہے اور افضل ترین بقول کا انکو چقندر ہے اور کرفس اور تھوڑا کراث
اور چاہیے کہ یہ بقول ساتھ مری اور زیت کے جوش دیکر تناول کرین خصوصاً قبل طعام کے تو
مدد کرے اوپر تلیین طبیعت کے لیکن لازم ہے کہ جرم سلق کا نکھاوین کہ غلیظ سوداوی ہے بخلاف
پانی جوش کیے ہوے کے اور اسیطرح پیتے اسکے کہ مضرت سے خالی ہین اور جو شخص کہ تناول
لہسن سے کوئی وقت عادت کی ہو اسکو بیچ شیخوخت کے کھانا اسکا نہایت نافع ہوتا ہے
اور مربیات سے زنجبیل مربے موافق زیادہ ہے اور اسیطرح اور مربیات حارہ لیکن اسقدر کہ گرمی
پیدا کرین اور ہضم کو مدد دین مگر تجفیف بدن مین نکرین اور محمود ترین تدبیر منوسہ مین کھانا
کاہو کا ہے کہ ساتھ مصالح کے خوشبو کیا ہو اور بیچ بحث نوم اور یقظہ کے مذکور ہوا اب ادویہ
اور فواکہ ملینہ بیچ ساعت ساتوین کے کہ امر اسکے تناول کا کیا ہے ہم مذکور کرتے ہین موافق
فصل اور طبیعت کے جو مناسب جانین عمل مین لاوین مثلاً انجیر کہ بہ سبب تلیین کے انکو
افضل ترین اشیا سے ہے اگر مزاج گرم ہو یا فصل گرمی کی ہو انجیر رطب ساتھ آلو کے کھانا چاہیے
اور اگر مزاج سرد یا فصل حرارت کی ہو انجیر خشک بیچ ماء العسل کے پکا کر تناول کرین اور بدستور جو کچھ کھاوین
موافقت مزاج کی لازم ہے اور لبلاب ساتھ پانی اور نمک کے پکا کر اور ساتھ مری اور زیت کے مطیب کرکے
خوب ملین ہے اور بدستور اسکے اسفاناخ کہ بیچ شوربا مرغ کے یا بیچ شوربا چقندر کے یا بیچ شوربا کرنب کے
پکایا ہو اور اسیطرح ماء الکرنب و مغز قرطم کا ساتھ کشک الشعیر کے اور جانین کہ صمغ البطم بالخاصیت
مجلی احشا ہے بدون تسخین کے اور ملین طبع مشائخ کا ہے اور شربت اسکا ایک چلغوزہ سے تین
چلغوزہ تک ہے اور اگر مغز قرطم ایک جزو اور انجیر خشک دس جزو خوب کوٹ کر آپس مین ملا دین
اور مقدار چلغوزہ کے کھاوین طبع کو نرم کرے اور گذر چکا کہ جو کچھ واسطے تلیین کے
کام مین لاوین قبل طعام چند ساعت کے چاہیے کہ ہو تو اثر اسکا کما حقہ ظاہر ہو اسلیے کہ بعد غذا کے
عمل ملین ضعیف کا ہرگز ظاہر نہین ہوتا ہے اور اسیطرح اگر غذا فوراً پیچھے دوا کے کھائی جاوین بسبب
ملنے تلیین کے اس سے اور تحریک قوت ملین کے اسی غذا سے اور بھی حقنہ دہن کا نفع کرتا ہے انکو اسلیے

کہ باوجود استفراغ کے احشا کو نرم کرتا ہی اور بہترین روغنون مین زیت شیرین ہی اور پرہیز کرنا حقنون سے عادہ بسے لازم ہی تو خشک نکرین انکے امعا کو انتباہ جسوقت طبع مشائخ کی ایکدن فراغت سے اجابت کرے اور ایک دن نہین اسکو امر طبیعی انکا جاننا چاہیے اور درپے تلیین کے نہونا چاہیے لیکن اگر ایک دن سے زیادہ قبض رہتا ہی یہان تک کہ ایکدن درمیان مین بھی فراغت سے نہین ہوتا ہی استعمال ملینات سے چارہ نہوگا لیکن ہفتہ مین ایک بار نہایت دو بار کافی ہی ہر روز نکرنا چاہیے
افادہ بیچ دلک ور ریاضت اور تفتیح سدہ کے لیکن دلک مشائخ کا واجب ہی کہ معتدل ہو کم اور کیف مین تو تحلیل و تسخین دونون اعتدال سے حاصل ہون لیکن اعتدال کم مین یہ ہی کہ زمانہ ملنے کا متوسط ہو اور اعتدال کیف مین یہ ہی کہ ملنا نہبت زور سے ہو اور نہ بہت سستی سے موافق تحمل مدلوک کے ہو اور جو عضو کہ ضعیف اور متالم ہو اسکو نہ ملین کہ ضرر کرتا ہی اور اقسام دلک کے بیچ مبحث دلک کے مذکور ہین اور نافع ترین دلک مین بیچ حق مشائخ کے یہ ہی کہ ساتھ خرقہ خشن یا ہاتھون درشت کے ہو اور بیچ منع کرنے نوبت بیماریون انکے اعضا کے دلک کو اثر تمام ہی لیکن ریاضت مشائخ کی موافق اختلاف حالات انکے ابدان کے اور موافق بیماریون معتاد مشائخ کے اور موافق عادت کرنے ان لوگون کے اُس ریاضت سے مختلف ہوتی ہی اسلیے کہ اگر ابدان انکے نہایت معتدل ہین ریاضت معتدل مناسب ہی اور بدستور بیچ مرطوبی کے کثرت اور بیچ مہزول کے قلت کرنا چاہیے اور اسیطرح جو شخص کہ معتاد کسی مرض کا ہی مراعات اُسکی رعایت مین لازم ہی مثلاً اگر دماغ مین ضعف ہو اور امراض دماغی عارض ہوتے ہون ریاضت مشی اور لکوب سے اور سوا انکے کہ نصف اسفل کو شامل مین کرنا چاہیے نہ اُس ریاضت سے کہ سر کو حرکت مین لاوے اور اگر آفت طرف پانون کے ہو ریاضت فوقانی کرنا چاہیے مانند تیر اور پتھر پھینکنے کے اور کھینچنے کمان کے اور اُٹھانے پتھر کے اور پنجہ لڑانے کے اور آفت اگر بیچ ناحیہ وسطی کے ہو مانند طحال اور کبد اور معدہ اور امعا کے ریاضت دونون نوع کی یعنے فوقانی اور تحتانی نافع ہوگی بشرط ارتفاع مانع کے لیکن اگر آفت بیچ سینہ کے ہو بجز ریاضت سفلی کے اور ریاضت نہ کرنا چاہیے اور اگر آفت بیچ گردہ اور مثانے کے ہو سوا ریاضت فوقانی کے اور کوئی ریاضت مناسب نہین ہی اور شروع کرنا ریاضت مین

بتدریج ہو اور یہ مبحث بیچ اِس مقام کے کہ ذکر دلک ور ریاضت کا تمام بیان کیا گیا منفصل
لکھا گیا ہی لیکن تفتیح سدہ مشائخ کی وقت اُسکے پیدا ہونے کی ضرور ہی اور ہمیشہ مراعات اُسکی
ملحوظ رکھنا لازم ہی اسلیے کہ مشائخ کے اخلاط مین غلظ اور ارضیت ہوتی ہی اور پیدایش بلغم لزج کی
کہ اُنمین بہت ہی سدد اُنمین بہت ہوتا ہی اور آسان تر سددون کا ازروے پیدا ہونے اور رفع
ہونیکے وہ سدہ ہی اسوجہ سے کہ شراب سے واقع ہو کہ شراب لطیف ہی اور بہترین مفتحات مین
فودنجی ہی اور فلافلی اور تریاق اور امانامیا اور امروسیا اور یہ منع کرتے ہین حدوث سددون کو
اور دفع کرتے ہین سددون موجود کو اور جب سدہ کھل جاوے استحمام کرین اور تمریخ اور ان کی
کرین اور اغذیہ مرطبہ مانند ماء اللحم کے ساتھ خندروس اور شعیر کے تناول کرین تو وہ خشکی کہ استعمال
مجففات سے پیدا ہوئی ہو دور ہو جاوے اور وہ لوگ کہ استعمال لسن اور پیاز سے عادت رکھتے
ہین تناول ان چیزون کا بیچ دفع کرنے سددون کے عظیم الاثر ہی اور شراب خوار اگر تھوڑی فلفل ہلکی
کر کے اوپر شراب کے ڈالکر پیئے سددون سے محفوظ اور نڈر رہے اور شراب عسل بوڑھون کو
موافقت رکھتی ہی اور حدوث سدے اور درد مفاصل سے امن مین رکھتی ہی خصوصاً اگر سدہ
عضو خاص مین ہو اور دوائین کہ خاص عضو سے ہین مرکب کرین مثلاً اگر سدہ اعضاے
بول مین ہو تخم کرفس اور جڑ اُسکی ملاوین اور بیچ سدہ صدری کے کوئی چیز قوی زیادہ مانند
فطراسالیون کے اور اگر ریہ مین ہی زوفا و سلیخہ اور برسیاوشان اور مانند اُنکے ملا دین

الفصل الثامن فی علاج المرضی فصل آٹھوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہی بیچ علاج
بیمارون کے وہو اما باستعمال الادویہ او بعلاج الید او روہ یا باستعمال دوا کے ہی یا ہاتھ کی
تدبیر سے چنانچہ ہر ایک اُسے مشروحاً کہا جاتا ہی اما استعمال الادویۃ فقد یکون من داخل فیستفرغ
او یحبس لیکن استعمال دوا کا کبھی ہوتا ہی داخل سے پس استفراغ کرتا ہی یا حبس کرتا ہی
او تغیر المزاج یا تغیر دیتا ہی مزاج کو یعنے تعدیل کرتا ہی بدون استفراغ اور حبس کے اور
بیچ بعضے نسخون کے لفظ او تغیر المزاج کی مرقوم نہین ہی لیکن بہتر وہی ہی جو ہمنے لکھا واما
من خارج فینقص من البدن لیکن استعمال دوا کا خارج بدن سے پس کم کرتا ہی بدن سے
کالدواء الحاد مانند دواے تیز قاطع کے او یزید فیہ یا زیادہ کرتا ہی بیچ بدن کے کالمنبت مانند

الفصل الثامن فی علاج المرضی

جانے والی گوشت کی آوے منع مایخرج یامنع کرتا ہی اُس چیز کو کہ نکلتی ہی اور اسکو رادع کہتے ہین اور تغیر مزاج یا تغیر دیتا ہی مزاج کو اسکو معتدل کہتے ہین وذلک بالتنطیل والطلاء والتکمید وما اشبہ ذلک اور وہ یعنی تغیر مزاج کا خارج سے حاصل ہونا نطول او طلا اور رکیا دے اور مانند انکے جو ظاہر بدن سے تعلق رکھتا ہی استعمال اسکا او بیچ بعضے متن کے مقطر ہی لکھی ہی لیکن اولے نہ لکھنا اسکا چاہیے کہ وہ باطن سے علاقہ رکھتی ہی حقیقت مین اب جوان مین سے واسطے تعدیل و اصلاح خلط کے مخصوص ہی داخل سے ہو یا خارج سے اور بدون وارد ہونے کے بیچ معدے کے اثر کرتی ہی مشروحًا کہا جاتا ہی ساتھ فوائد مخصوصہ ضروریہ ہر ایک کے اور ظاہر ہی کہ تاثیر بعضون کی آئندہ بیچ تمام بدن کے ہوتی ہی اور تاثیر بعضون کی مخصوص ایک عضو سے ہوتی ہی جیسا کہ معلوم ہوتا ہی جان تو کہ قطور وہ ہی کہ کوئی چیز مائع یعنی سائل بیچ تجویف اعضا کے مانند کان اور آنکھ اور ناک کے اور مانند انکے ٹپکا دین اور سعوط ایک قسم اسی کی ہی اور جو قطور کہ کان مین استعمال کرتے ہین واجب ہی کہ نیم گرم ہو نطول وہ ہی کہ کوئی چیز مائع اوپر ظاہر بدن کے گرا دین بتدریج فاصلہ سے بدون توقف کے اور ادنی فاصلہ کا کہ وہان سے نطول کرین ایک بالشت ہی اور نہایت اسکی ایک قد آدمی کا جیسے نطول کیا جاتا ہی بیچ قولنج کے اُس پانی سے کہ جسمین حنظل جوش کیا گیا ہو اور جو عمدہ غرض استعمال نطول سے تحلیل کرنا مواد باطنی کا ہی یا تعدیل مزاج پس جس جگہ تحلیل مد نظر ہو نیم گرم کرین اور جس جگہ تبرید اور ردع کرنا ملحوظ ہو سرد استعمال کرین لیکن اکثر استعمال اُسکا بیچ تنبیر گرم کے ہی اور بھی نطول کو کبھی اوپر تکمید رطب کے اطلاق کرتے ہین اور کبھی اوپر آبزن کے اور کبھی اوپر انکباب کے چنانچہ ہر ایک مقام کے قرینہ سے معلوم ہوتا ہی سکوب وہ کہ کوئی چیز سائل اوپر بدن کے گرا دین توقف سے اور یہی فرق ہی اُسمین اور نطول مین لیکن سکوب وہان کام مین لاتے ہین کہ عضو معلول کو طاقت نطول کی نہو یا مریض لڑکا ہو اور طاقت وارد ہونے نطول کی نہو اور اسیطرح اوپر جگر اور دل اور معدے کے نزدیک احتیاج کے سوائے سکوب کے نکرنا چاہیے لان التنطیل قوی فی التحلیل وہذا لا یناسب تلک الاعضاء کما دوہ ہی کہ کوئی چیز گرم اوپر عضو کے رکھین اور یہ دو قسم ہی یابس و رطب کما د یابس وہ ہی کہ ادویۂ یابسہ مانند باجرہ اور نمک اور بھوسی کے اور مانند انکے لتہ مین باندھ کر اور گرم کر کے عضو کو گرم کرین یا گرم اینٹ اور گرم پتھر اور گرم کپڑے اور ہاتھ

قطور

نطول

سکوب

ضماد

گرم سے عضو مین گرمی پیدا ہو جیسے معروف ہو لیکن کما و طب دو کہ گرم پانی یا گلاب
یا شراب یا جوشاندہ ادویہ مناسبہ کا کہ ہر ایک گرم گرم ہو بیچ مثانے بیل کے اور مانند اسکے
رکھکر اوپر عضو کے رکھین گرمی کے باقی رہنے تک اور پھیر کر رکھین جہان تک کہ مناسب
جانین اور شاید کہ ابرہ مردہ یا کپڑا مانند وے بیچ مائعات مذکورہ کے بھگو کر گرم گرم عضو پر رکھین اور
یہ قسم تکمید کی بسبب اسکے کہ مثانے مین بھرا ہو قوی زیادہ ہو لہذا اوپر جگر اور معدے کے
اگر تکمید کرنا ضرور پڑے احتیاط یہ ہو کہ سوائے تکمید رطب مثانے کے اور استعمال نہ کرین اور بہتر
وہ ہو کہ فقط گلاب سے تکمید ان اعضا کی کرین اور اگر گلاب اکیلا نہو ملانے تھوڑی شراب کے
چارہ نہین ہو اسلیے کہ عطریات قوی کرتے ہین اور جسوقت شراب و گلاب آدھا آدھا گرم کرکے
ابرہ مردہ اور مانند اسکے بھگو کر تکمید عضو کی کرین تحلیل ریاح اور تسکین درد کی جلد کرتا ہو ساتھ
تقویت کے بالجملہ بیچ ابدان یابس و ہوائے یابس کے تکمید رطب افضل ہو اور ابدان رطب اور
ہوائے رطب مین تکمید یابس ولے ہو اور بعض لوگون نے تکمید کو ساتھ اشیاے یابسہ کے مخصوص
رکھا ہو اور ہر ایک کو درست ہو کہ اصطلاح مقرر کرے طلا اور ضماد جاننا چاہیے کہ اشیاے رطبہ

طلا و ضماد

جو اوپر عضو کے رکھین اگر سیال ہون اسکو طلا کہتے ہین اور عام ہو کہ اس چیز کو اوپر کپڑے کے
رکھکر عضو پر رکھین یا بدون کپڑے کے اوپر عضو کے ملین اور اگر سیال نہوے تند اور ہو اور
متماسک ہو اسکو ضماد کہتے ہین خواہ اسکو پٹی سے باندھین یا نہ لیکن افضل باندھنا ہو واسطے معاونت
دوا کے علحدہ ہونے سے اور تاثیر ان دونون کی قوی زیادہ ہو باعتبار پہونچنے اثر دوا کے خود عضو مین
بسبب اسکے زیادہ ٹھہرنے کے اوپر عضو کے اور جسوقت اوپر اعضاے رئیسہ کے طلا کرین اولے یہ ہو
کہ پہلے کپڑے کو عود خام یا مانند اسکے سے بخور کرین بعد اسکے دوائین کپڑے پر لگا کر عضو پر رکھین
اور ہرگز کوئی چیز قوی التحلیل اور غیر عطر ان اعضا پر نہ رکھین اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور
جسوقت واسطے ازالہ گرمی دل و دماغ کے طلا کرین چاہیے کہ کپڑے کو سوکھنے نہ دیوین اور ہر دم
تازہ تازہ بدلتے رہین اسلیے کہ اگر دوا اوپر بدن کے خشک ہو بسبب تقبض مسام کے موجب تسخین
عضو کی ہوتی ہے پس احتیاط اس امر مین واجب ہو اور اکثر آدمی اس سے غافل ہین شموم

شموم

وہ کہ کوئی چیز سونگھین سوکھی ہو یا تر پس اگر کوئی چیز رقیق خوشبو بیچ شیشے کے ڈالکر خوب

ملا دین تو آپس مین ملجاوے بعد اُسکے سونگھین اُسکو تخلخہ کہتے ہین اور یہ بیچ تعدیل مزاج دماغ کے سریع الاثر ہوتا ہی اور اکثر استعمال اُسکا بیچ سوء مزاج حار کے کرتے ہین تفوخ وہ کہ ادویہ کو باریک کرکے ناک مین پھونکین یا اوپر تالو کے رکھین اور اکثر استعمال اسکا بواسطہ نَے کے ہوتا ہی یعنے نَے مین ڈالکر پھونکتے ہین تو محل مقصود تک پہونچے بدون انتشار اور پھیلنے کے عطوس ادویہ عطسہ لانے والی کو کہتے ہین اور ظاہر ہی کہ استعمال انکا ناک مین نزدیک حاجت کے اشمام سے ہوتا ہی سعوط اور اسمین شرط ہی کہ اگر مادہ بہت ہی قبل تنقیہ عام کے نہ کرنا چاہیے وجور وہ ہی کہ کوئی چیز سائل حلق مین ڈالین اور یہ بھی قبل اسکے کہ معدے مین وارد ہو اثر کرتی ہی اور استعمال اسکا اکثر امراض دماغی مین ہی سعوط وہ کہ کوئی چیز سائل ناک مین ڈالین سنون وہ کہ ادویہ باریک کرکے دانتون مین ملین اور کحل وہ کہ ادویہ باریک کرکے سلائی سے آنکھ مین لگا دین اور بہترین سلائیون مین وہ ہی کہ دوا اسمین لگا کر استعمال کرین پاک تانبے کی یا چاندی کی ہی لیکن غیر مریض کو استعمال ان سلائیون کا شرع شریف مین درست نہین ہی پس سلائی جست کی بہتر ہی یا پاک تانبے کی ذرور ادویہ خشک کہ باریک کرکے آنکھ مین یا زخمون پر چھڑکین تبرود ادویہ سرد کہ اُسکو تربیت سے پاک کیا ہو ساتھ بعضے عصارات کے اور آنکھ مین استعمال کرین ذرور اور اکتحال اور یہ جاننا کہ استعمال ذرور کا اکثر بیچ امراض اجفان کے ہوتا ہی اور وہ بہ نسبت سرمہ کے قوی العمل ہی بسبب کثیر ہونے دوا کے اسمین تبخیر وہ کہ ادویہ مفردہ یا مرکبہ بیچ انگیٹھی کے جلا دین تو بو اُسکی دماغ مین پہونچے اور اگر تبخیر ایک عضو خاص کی مانند کان اور دانت کے ہو بوساطت قمع یعنے نَے کے دھوان اُس عضو مین پہونچا دین اور بیچ مقعد اور رحم کے بوسیلہ ایسے طغار کے کہ اُسکے وسط مین سوراخ ہوں اور اسکو اوپر بخور کے رکھ دیوین اور مریض کو کہین کہ اوپر اُس طغار کے بیٹھے اسطرح کہ سوراخ اُسکا بمقابلہ سوراخ طغار کے ہو اور دھوان بلند ہو کر محل مقصود مین پہونچے اور یہ عمل اگرچہ فی الحقیقت تدخین ہی لیکن بیچ اصطلاح اطبا کے اس نام سے مشہور ہی اور چونکہ یہ اکثر دوائون مذکور کے نسبت بتدریج جلتی ہین اور تانی مین تر کرکے جلاتے ہین خالی بخار سے نہین ہوتی ہین ہوسکتا ہی کہ بنظر اسکے یہ نام کہتے ہین ولا تخفی

علیک ان البخار مرکب من ثلثۃ اشیاء النار والہواء والماء والدخان ایضا مرکب من ثلثۃ اشیاء النار والہواء والارض ولا محظور فی ترکیبہما وہ کہ چیز تر ادویہ بدن کے ملین تیل ہو یا سوا اُسکے

تمر ہندی ساتھ روغن کے اور تہ مین بھی رکھتے ہین شافہ وہ کہ کئی دوائین کوٹ کر آپس مین ملا کر گٹھلی کے مانند
بنا کر رکھین اور پانی مین گھسکر آنکھ مین لگاوین یا دوائین کسیلی مانند صابون وغیرہ کے تراش کر کے
یا دوائین مرکبہ سے مرتب کر کے دبر مین یا قبل مین رکھین اور شافہ مسہل وہ ہے کہ واسطے قولنج کے
بناتے ہین چاہیے کہ لمبائی اوسکا بقدر انگلی معصوم کا ہو تو فوقون تک اثر اسکا پہونچا اور جلد بس کرے فائدہ
شیافات بیچ امراض معا مستقیم کے کثیر الاثر ہوتے ہین بسبب پہونچنے اثر دوا کے بدون کثرت کے لیکن
بیچ تدبیر کے جبتک ممکن ہو شیاف مخدر کام مین نہ لاوین خصوصاً ضعیف آدمیون مین کہ خوف ہلاکت
کا ہے لہذا شیخ رئیس نے کہا کہ قد شاہدنا من احتمل الافیون شافات اور بھی جسوقت موافق ضرورت کے
شافہ مخدر کام مین لاوین چاہیے کہ دھاگا مضبوط اس شافہ مین بندھا ہو تو نزدیک حاجت کے اسکو
کھینچ سکین اسلیے کہ کبھی بقدر کئی شافہ کے شدت تجربہ سے اسقدر طبع قبض ہوتی ہے کہ شافہ کو بھی دفع
نہین کرتی کئی دن تک اور بھی جو رکھنا اس شافہ کا دیر مین غیر مناسب ہے چاہیے کہ ایک ساعت کے بعد
بعد اسکے کھینچ لیوین اور ظاہر ہے کہ یہ امر بدون باندھنے دھاگے کے نہین بھی مستحسن ہے آبزن بد ہمزہ حوض ہے
لانا بقدر لنبائی آدمی کے کہ حمامون مین بناتے ہین اور پانی شالحق یا پانی اور دوا سے اسکو بھرتے ہین موافق
حاجت کے بعد اسکے مریض کو اسمین بٹھاتے ہین یا لٹاتے ہین جسطرح سے کہ اسہل اور منظور ہو اور
دستور کبھی واسطے نقل کرنے آبزن کے ایک مکان سے دوسرے مکان مین آبزن چاندی یا تانبے
کا اور مانند اسکے بناتے ہین اور واسطے محافظت کے ہوا سے سرپوش اسپر رکھتے ہین اور بقدر نکلنے سر کے
اسکو سوراخدار کرتے ہین تو مریض اسمین بیٹھے اور اپنے سر کو اس سوراخ سے نکالے واسطے جذب
کرنے نسیم کے اور جبتک منظور ہو بیٹھا رہے اسمین الحاصل جو یہ اسکے اوصاف بیان کیے گئے اگر
ان اوصاف کا میسر ہو تو بہتر ہے ورنہ بیچ ہر باسن کے کہ ہو موافق ضرورت کے کر سکتے ہین اسطرح سے کہ
موضع ماؤف پانی مین رہے فائدہ آبزن کو واسطے قولنج کے استعمال کرتے ہین چاہیے کہ پانی اسمین
اسقدر ہو کہ جو مریض بیٹھے پانی محل درد سے تجاوز نہ کرے اور یہ بہتر ہے کہ تا اعضاے فوقانی مسترخی
ہوون اور اوپر دفع کرنے مادے کے کہ بیچ انکے غالب ہوں اور شک نہین ہے کہ آبزن عضو
مستغرق فیہ کو یعنی اس عضو کو کہ ڈوبا ہو مسترخی کرتا ہے لہذا تحلیل تسکین درد بیچ قولنج کے
اعضا کو کہ اوپر اعضاے ماؤف کے ہین ڈوبنے سے بیچ آبزن کے بچا دین چاہیئے کہ جسوقت آبزن واسطے

امراض مثانے کے کرین بدستور چاہیے کہ پانی ناف سے اوپر نہو بسبب اوس امر کے کہ ہم ذکر کر چکے
ہین اور جہان دینا مدرات کا لازم ہو اگر وقت بیٹھنے کے آبزن مین اوسکو ملا دین جلد تر عمل کرتے
ہین اور قلت اور کثرت گرمی پانی آبزن کی موافق احتمال طبیعت مریض کے او حاجت کے اوس سے
کر سکتے ہین وضع القدمین فی الماء الحار اس عمل کو فارس مین پاشویہ کہتے ہین اور واسطے حدرت بخار کے
اعلے سے اسفل مین بہتر تدبیر ہو لہذا بیچ اکثر اقسام صداع کے جلد فائدہ کرتا ہو اور بہی واسطے
کہینچنے باقی گرمی تپ کے اور مدد کرنے کے اوپر تعریق کے نفع تمام رکھتا ہو لہذا جو تپ فاتر اور
سست ہوتی ہو اور جانتے ہین کہ اثر تپ کا دیر تک رہیگا یہ عمل کرنے مین جلد اثر کرتا ہو اور جیسے
رکھنا پاؤن کا بیچ گرم پانی کے فائدہ کرتا ہو رکھنا ہاتھون کا بھی بیچ جذب حرارت کے تنور
بدن سے سودمند ہو اب کئی چیزین کہ بیان اُنکا اسجگہ ضروری ہو کہی جاتی ہین اُن چیزون سے
ایک یہ ہو کہ باسن گہرا ہو اس طرح کا کہ جب پاؤن اُس مین رکھین زانو تک ڈوب سکے دوسرے
یہ کہ درمیان اس عمل کے چاہیے کہ اوپر سریر بلند کے بیٹھین اور پاؤن کو پانی مین لٹکا دیوین
تیسرے کھڑا ہونا نچاہیے کہ وقت کھڑے ہونے کے بہ سبب تمدد عروق اور تنگی مجاری کے
انجذاب حرارت کا اس حالت مین بسبب اسکے کہ میل مادے کا اعلے کو اور جانب جلد کے زور سے
ہوتا ہی ہوسکتا ہو کہ جذب اُسکا اسفل مین باعث اضطراب اور قلق کا ہووے مادہ کو نزدیک
غلبہ تپ کے مباشرت پانی گرم کی بہی زیادہ کرنے والی گرمی کی ہوتی ہو بالفعل چونکہ وہ کہ
بیچ حمیات گرم کے پاشویہ کرین اگرچہ تپ سستی مین ہو لازم ہو کہ ایک چادر کثیف سامنے
منھ مریض کے رکھین اسطرح کہ بخار پانی کا اُسکے دماغ کو نہ پہونچے اسلیے کہ بعض جگہ دیکھا گیا
کہ جو بیچ عین شدت حرارت کے پاشویہ کیا گیا وقت فتور کے احتیاط بخار سے نکی دماغ
مین خلل او خفقان عرضاً عارض ہوا اور اکثر آدمی اس امر سے غافل ہین اور احتیاط اس امر کی واجب
ہو اسی سبب سے بعضے جاہل اس عمل سے کنارہ کرتے ہین بسبب اُس مضرت کے بعض
اوقات اُسکے استعمال سے بیچ غیر وقت کے دیکھا ہو ورنہ پاشویہ اگر اپنے وقت پر ہو
بدون بہت تکلیف کے ہو سراسر نفع کرتا ہو اور ہرگز شائبہ ضرر کا نہین رکھتا ہو پانچوین
کہ جو پاؤن پانی مین رکھین چاہیے کہ ساق کو اوپر سے اسفل تک پانی مین تدریج ملیں

تو جذب کرنا ولک کا معین اُسکے جذب کو ہو اور اگر کوئی مانع نہو ایک ساعت تک پانون کو
رکھے رہین اور جو ایسا چاہین چاہیے کہ تھوڑی آگ کوئلے کی نیچے باسن کے رکھین تو پانی سرد نہو
اور اوپر اُسکے گرمی کرے کہ مطلوب ہی یہ ہے اور بعد نکالنے پانون کے پانی سے چاہیے کہ پانون کو رومال
خشک کرین اور ایک زمانۂ معتدبہ تک لپیٹے رکھین اور سردی نہ پہونچاوین اور جانین کہ اگرچہ واسطے
جذب بخار اور مادے کے پاشویہ فقط گرم پانی کا کفایت کرتا ہی لیکن اگر پانی مذکور مین بعضی چیزین
کہ واسطے جذب اور تعدیل کے مخصوص ہین مانند بابونہ اور بنفشہ اور برگ بید اور برگ حنا اور
بھوسی گیہون کے اور گل نیلوفر اور مانند انکے جوش کرین بہتر ہی شدّ الاطراف جاننا چاہیے کہ باندھنا
ہاتھون اور پانون کا قوی ترین تدبیرون مین سے ہی بیچ جذب مادے کے کہ جانب اعضاے
رئیس اور شریف کے متوجہ ہو لہذا بیچ صرع اور غشی کے اور مانند انکے خوب نفع کرتا ہی اور بھی مادہ
موذی اور کیفیت سمی کو کہ بیچ اطراف کے ہو اور صعود کرتی ہو روکتا ہی جیسے امراض دماغی
مین کہ بسبب مشارکت اطراف کے ظاہر ہوتے ہین دیکھا گیا ہی اور اسی طرح بیچ لذع اور لسع کے
کہ اوپر اطراف کے واقع ہو باندھنا اوپر سے اُس محل کو سریان سمیت کو مانع ہوتا ہی بشرط
بند شدید کے فائدہ بیچ کیفیت شد کے جالینوس کہتا ہی کہ ہاتھ کو بغل سے اور پانون کو ران
کی جڑ سے باندھنا شروع کرین اور ہتھیلی ہاتھ اور قدم تک اوتار لاوین اور ابن سرابیون نے
اپنے کناش مین اسی کو اختیار کیا ہی اور رازی اس امر پر ہی کہ اطراف کو فقط جڑ مین باندھین
یعنے بازو کو متصل بغل کے اور ران کو نزدیک کنج کے اور باقی کو بالکل بغیر بندھا چھوڑ دین
تو خون منجذب سے بھر جاوے اور کہتا ہی کہ باندھنا اطراف کا بالکل خطاے عظیم ہی اسلیے
کہ بیچ اس صورت کے مادۂ منجذبہ کو جگہ نہین رہتی ہی کہ اُس مین سماوے اس سبب سے
جلد پھر جاتا ہی اور ضرر کرتا ہی اور نزدیک اِس فقیر کے تخطیہ رازی کا جالینوس کو خالی خطا سے
معلوم نہین ہوتا ہی اسلیے کہ باندھنا دو حال سے باہر نہین ہی ایک یہ کہ بشدت تمام ہو کہ ہرگز
مادہ کو قدرت نزول اور صعود کی نرہے جیسا کہا جاتا ہی بیچ لذع اور لسع کے اور ایسا
باندھنا ظاہر ہی کہ مضر ہی اگرچہ بیچ جڑ کے فقط ہو اور بیچ جذب مواد کے کام نہین آتا ہی ہرگز
مگر یہ کہ بیچ نہایت اطراف کے ہو یعنے قریب کف اور قدم کے اور شدت الم سے مادے کو بسبب

شدّ الاطراف

اور جو عضو بالکل غیر مربوط ہو یا مادے کو جگہ بہت ہوتی ہے لیکن ایسی بندش سوا ے اوس شخص کے کہ الاقتل ہو نہ کرنا چاہیے کہ غشی پیدا کرتی ہے خصوصاً بیچ آدمی ضعیف اور نحیف کے دوسرا و ہ کہ لیاقت اعتدال کے ہو اور آدمی کو صبر کرنا اوپر اُسکے تکلیف خفیف کے آسان ہو ایسی بندش ظاہر ہے کہ سدد جاری کی نہو اور مانع تنفیذ مادہ یا ایلہ کا نہیں ہوتا ہے بجز اسکے کہ عروق کو کھینچتی ہے اور جو تحقق ہوا کہ جذب تام اس بندش کا بسبب ایذا اور تکلیف دینے کے نہیں ہے بلکہ بسبب تمدد مجاری اور عروق کے ہے کہ اخلاط طاقت حرکت صعود کرنیکی نہیں رکھتے ہیں اور جابجا ٹھہر جاتے ہیں میل کرکے جانب اطراف کے پس ربط اوپر اطراف کے ہرچند کثیر المقدار ہو لا محالہ مددگار ہوگا اور بیچ تجدید کے اور بھی مطلوب ہے بالجملہ شد اور بندش کہ واسطے صداع اور رعاف کے اور مانند انکے ہو واجب ہے کہ غیر قوی ہو بخلاف اُسکے کہ واسطے صرع اور سکتہ کے اور مانند انکے ہو کہ جو شدت بندش سے الم انکی معلوم نہیں ہوتا ہے جس قدر قوی ہوگی بہتر ہے **انتباہ** جسوقت بندش کو کھولیں مستحسن وہ ہے کہ پہلے کف قدم کو پاشوبہ میں رکھیں اور بعد اُسکے کھولنا شروع کریں اور واجب ہے کہ شروع کھولنے کی جانب اسفل سے کریں یعنے چنانچہ بیچ باندھنے کے شروع فعل اوپر بیان کیا تھا بیچ کھولنے کے شروع کف دست اور قدم سے کریں تو بدون مضرت کے ہو اور وجہ اسکی تجبیہ پر ظاہر ہے اور بھی بتدریج کھولیں نہ یکبارگی اور جسوقت مریض بہت دیر تک بندش سے ملول ہو جلد کھولیں ترتیب مسطور سے اور پھر باندھیں اور بھی معلوم کریں اگر حاجت تھوڑی ہے بیچ اکثر کے ربط اصل اطراف کا کفایت کرتا ہے چنانچہ تجربہ میں پہونچا ہے کہ باندھنا بانہہ کو تلی کو فوراً مانع آتا ہے لیکن جہاں بہت احتیاج ہو بدون ربط تمام کے کہ تمام ہاتھ اور پاؤں کو باندھیں چارہ نہیں ہے حمول وہ کہ کوئی چیز بیچ قبل یا دبر کے رکھیں ادویہ سے فرزجہ بکسر فا اور سکون راے حملہ اور فتح زاے معجمہ کے وہ حمول ہے کہ واسطے فرج عورتوں کے مخصوص ہو اور اکثر استعمال اُسکا ایسا ہوتا ہے کہ لتہ ادویہ سے آلودہ کرکے رکھیں انکباب وہ کہ اوپر بخار گرم پانی کے یا جوشاندے دواؤں کے سرنگوں اور اوندھا رکھیں اور چادر اوپر سر کے اوڑھیں تو بخار اُسکا اوپر سر اور کان اور تمام بدن کے پہونچے اور یہ عمل واسطے تعریق کے کرتے ہیں اور جس جگہ واسطے درد کان کے کام میں لاویں بیچ چھوٹے باسن کے ادویہ مطبوخہ رکھکر کان کو اُسکے بخار پر رکھیں اور اس جگہ حاجت

حمول
فرزجہ
انکباب

تنزل برودا کی نہین ہر حقنہ وہ کہ عمل مخصوص سے دوا کو امعا مین پہونچا دین راہ دبر سے یا رحم کو پہونچانا راہ قبل سے اور پوشیدہ نہ رہے کہ عمل مذکور عمدہ ترین تدبیرون کا ہے بیچ معالجات کے حضوصاً بیچ تسکین اوجاع گردہ اور مثانہ اور دماغ کے اور جذب مواد کے اعلے سے اسفل مین اور منع کرنے تصاعد بخار کے نفع بہت کرتا ہے اور اس عمل کو بقراط نے ایک طائر یعنی گردن اور ٹیڑھی نوک کہ بہت کہانے والی جانور ہمیشہ واسطے ازالہ ثقل کے دریا کے پانی سے اپنا حقنہ کرتی ہے دیکھکر رواج دیا اور بیچ شروع رواج کے نمک اور پانی سے کہ حکم پانی دریا کے شور کا رکھتا ہے عمل کرتے تھے بعد اسکے موافق حاجت کے ادویہ مسہلہ زیادہ کیا اور واسطے قبض اور بیچ کے بھی ساتھ ادویہ مناسب کے حقنہ مقرر کیا ہے اور قوانین اسکے تحریر کیے چنانچہ ہر ایک علٰحدہ فائدے مین مذکور ہوتے ہین فائدہ بیچ بیان محقنہ کے یعنے آلہ حقنہ کے اور وہ ادیر شکل تھیلی کے ہوتا ہے کہ ایکطرف اسکی چوڑی ہو اور ایکطرف دقیق مانند گردن کدو کے اور اس طرف دقیق سے انبوبہ وصل کرتے ہین اور بیچ عضو مقصود کے رکھتے ہین اور پانی حقنہ کا بیچ تھیلی کے رکھکر منھہ اسکا باندھکر نچوڑتے ہین تو پانی حقنہ کا عضو مقصود مین آوے اور ہرچند بسبب ضرورت کے انبوبہ بڑا اور باندھنے کی تکلیف رکھتا ہے کام مین لاتے ہین اور عوام مین بھی معمول ہے لیکن لائق یہ ہے کہ انبوبہ ایسا بناوین کہ اوس مین دو جوف ہوں ایک واسطے گرنے دوا کے اور ایک واسطے نکلنے ریح کے تو ریح اگر امعا مین ہو نکل آوے اور واسطے کو نجاوے اور فساد پیدا نکرے اور کیفیت اس انبوبہ کی مفصل کہی جاتی ہے جان تو کہ چاندی یا تانبے سے یا مانند اسکے انبوبہ بناوین سات انگل کا لانبا بلکہ بقدر ایک بالشت کے اور غرض اسکے لمبے بنانے سے وہ ہے کہ اگر پہونچانا دوا کا امعاے فوقانی مین مطلوب ہو تو اوسین بہت بیچ معاے مستقیم کے داخل کرین اور بھی بیچ احتقان رحم کے بھی کام آوے اور موٹائی اوسکی موافق موٹائی خنصر کے کافی ہے اور اسکے جوف مین ایک پردہ لانبا قائم کرین تو دو مجری ہو جاوین ایک واسطے داخل ہونے دوا کے اور ایک واسطے نکلنے ریح کے اور مجری کو واسطے دوا کے بنسبت دوسرے مجری کے وسیع زیادہ ہو اور پردہ کو محکم کرین تو دوا اپنے مجری سے دوسرے مجری مین طاقت نفوذ کی نہ پاوے اور ایکطرف انبوبہ سے منھہ پھیرتے مجری کا بند کرین اور فائدہ اسکا ظاہر ہے تو دو تھیلی سے اوس مجری مین کہ واسطے ریح کے ہے

نہ آوے اور اسی طرف دو تین اونگلی کے موافق سر انبوبہ کا چھوڑ کر سوراخ کریں بیچ چھوٹے مجری کے اس سوراخ میں کہ احاطہ تھیلی سے باہر رہے اور ریح نکل سکے اور بھی ادب زیادہ یہ ہی کہ بیچ مجری مذکور کے پیچ طرف دوسرے کے عضو میں داخل ہوتا ہی قریب اُسکے سر کے سوراخ کریں تو دخول ریح کے لیے دو راہ ہوں اور کبھی اس طرف انبوبہ میں کہ عضو میں داخل ہوتا ہی بیچ مجری دوائی کے بھی سوراخ کریں تو احیانا اگر منفذ مجری کا بند ہو دوا اس سوراخ سے گرے امعا میں اور واسطے آسانی فہم کے نقشہ انبوبہ کا سامنے لکھا ہی ساتھ تھیلی کے اور تھیلی چمڑے کی بہتر ہی



مجرائے دوا

فائدہ بیچ استعمال حقنہ کے چاہیے کہ پہلے سر انبوبہ کا کہ بیچ عضو کے آویگا چرب کریں بعد اسکے آہستہ بیچ داخل کریں اُسقدر کہ مطلوب ہی اور واجب ہی کہ سرا مجری وقت استعمال کے طرف اسفل کے ہو تو جو دوا امعا میں گرادیں مجری ریح کا بسبب بلند اور اوپر ہونے کے ویسا ہی کھلا رہے واسطے داخل ہونے ریح کے **فائدہ** بیچ بیان مقدار استعمال دوا کے اور جو چیز کہ اس سے متعلق ہی جانیں کہ دوا زیادہ دو تہائی رطل سے نچاہیے اور احسن یہ ہی کہ آدھا رطل ہو اور معلوم کریں کہ زیادہ کرنا اوپر دو ثلث رطل کے باتفاق قوم کے منہی عنہ ہی لیکن اُسکے کم کرنے میں آدھے سے اختلاف ہے بعضے ایسا بھی روا نہیں رکھتے ہیں اور حق یہ ہی کہ بیچ معالجہ قولنج کے اور مانند اسکے کہ کثرت مقدار کی مطلوب ہو آدھے رطل سے کم نہ کریں بیچ معتدل القیافہ کے لیکن بیچ زحیر کے اور امراض دیگر مضائقہ نہیں رکھتا ہی تھوڑا استدر کہ کافی مطلب کو ہو وافی ہی اگرچہ ربع رطل ہو اور یہ سب کہ کہا گیا بیچ حق بڑے لوگوں کے ہی لیکن بیچ چھوٹے آدمیوں کے جو لائق اُنکے ہو کر سکتے ہیں اور بھی چاہیے کہ قوام دوا کا معتدل ہی بیچ رقت اور غلظت کے اسلیے کہ حقنہ مسہل کہ غلیظ ہو تا ہی زحیر اور قرحہ امعا پیدا کرتا ہی اور شدید الرقت بسبب منتشر ہونے کے اعضاے فوقانی میں ضرر پہونچاتا ہی اور بسبب نہ ٹھہرنے کے نفع مطلوب نہیں دیتا ہی لیکن قولنج میں مائل رقت بہتر ہی اور زحیر میں مائل بغلظت بہتر ہی اور استعمال حقنہ کا واسطے اسہال کے ہو یا واسطے ہیج کے یا واسطے اور کوئی امر کے لازم ہی کہ نیم گرم کام میں لادیں اسلیے کہ بہت گرم غشی اور کرب لاتا ہی

اور سر ورباح پیدا کرتا ہو اور مانع نزول کا ہوتا ہو بخلاف نافع کے کہ ان چیزوں سے خالی ہو اور باطن
اعضا کے مزاج کے مناسب ہو **انتباہ** کثرت استعمال حقنہ کی اور عادت اسکی جگر کو ضعیف کرتی ہو پس
تقلیل اس مین لازم ہو اور یہی چاہیے کہ قبل حقنہ کرنے کے کوئی چیز مقوی مانند کاغذیہ اور مصطگی کے یا
تھوڑے شوربا کے کہ اوسمین مصالحہ گرم پڑے ہوں کھلا دین تو حقنہ غالب معدے مین واقع ہو
کر ضرر ہو اور اکثر اطبا نے بیچ استعمال حقنہ کے صحیح ہونا اعضاے رئیسہ کا شرط کیا ہو اسکو اور شک
نہین ہو کہ یہ شروط بیچ حقنہ اختیاری کے ہین نہ حقنہ اضطراری مین اور یہی چاہیے کہ وقت حقنہ کرنے
کے شکم کو خم رکھین تو دوا پراگندہ ہو اور بیچ امراض احشا کے مریض کو اسطرح رکھین کہ عضو ماؤف
مین پہونچنا دوا کا سہل ہو مثلاً بیچ بیماریوں گردے کے اور درد جوڑون کے مستلقی کرین اور سر
اور جو تر کو تکیہ پر رکھین تو درمیان پشت کی زمین پر نہ لگے اور بیچ قولنج اور درد ناف کے اور
مانند اونکے بیمار کو اوسکے زانو پر لٹا دین اور سر اور سینہ کو اوپر تکیہ کے رکھین اور طرف درد کے مائل
کرادین اور بیچ زحیر کے تکیہ طرف پیٹھ کے رکھکر مستلقی سنبھالین اور جو تر کو اونچا رکھین لیکن بیچ
امراض دماغی کے مستلقی لٹا دین اور نیچے گردن اور سر کے تکیہ رکھین **انتباہ** بعد حقنہ کے انبوبہ
کو تدریج نکالین اور مقعد کو انگلیون سے جمع رکھین تو دوا جلد نہ پھر آوے لیکن اگر رکھے دوا سے
کرب ہو جلد دفع ہونے دیوین اور جب دوا نہ نکلے اگر یہ دوا واسطے تپ اور زحیر کے ہو اور کوئی
تکلیف اوس سے حاصل نہین ہوئی خوف نہین ہو لیکن اوسجگہ کہ حقنہ واسطے مسہل ہو اور توقف کرے
زیادہ آدھی ساعت سے چاہیے کہ حقنہ کو اعادہ کرین تو دوا سے سابق کو حرکت دیکر نکالے
لیکن اس بار مقدار دوا کی پہلے سے آدھی لیوین اور شاید کہ شافہ سے بھی تحریک کرین اور بیچ
حالت امتلان کے چاہیے کہ مریض آپ کو کھانسی سے بچاوے کہ کھانسی سے اس حالت مین کبھی
ہچکیان آتی ہین اور یہی قبل حقنہ کے پانی دوائین مسہل سے لازم ہو کہ ساتھ روغن مناسب اور
گرم پانی کے حقنہ کرین تو مادہ جلد اثر کو قبول کرے دوا سے اور مقصد بدون تکلیف کے حاصل ہو
فائدہ ترکیب حقنہ مسہل کے قریب ہو ترکیب مطبوخات مسہل سے نہایت یہ کہ بعض مسہلات
کو حقنے مین دخل نہین ہو وہ صبر اور ہلیلجات ہین اور حقنہ کی کئی قسم ہین ایک وہ کہ نرم اور ملینا
ہو اور وہ بیچ حمیات اور اورام احشا کے اور یبوست ثفل کے کام آتا ہو اور ترکیب اس کی ان

دواؤن سے ہوتی ہے کہ صاحب تلیین اور ازلاق اور جلا ہون مانند بنفشہ اور خطمی اور جو اور
بھوسی اور عناب اور سپستان اور چقندر اور برگ کاسنی اور خبازی اور نیلوفر اور خار خسک اور
تخم کتان اور اصل السوس اور مویز اور فلوس خیار شنبر اور شکر اور مانند اسکے دوسرا وہ کہ مادہ ہو اور
وہ بیچ قولنج بارد کے اور مانند اسکے امراض باردہ سے کام آتا ہے اور ترکیب اسکی ان چیزون سے
ہوتی ہے کہ مسہل ہون بسبب پگھلانے اور تحلیل کے اور یہ سب مسہلات قوی ہین کہ پلائے جاتے
ہین اور موافق احتیاج کے اختیار کرتے ہین بمقدار اوزان کے اور مراعات اصلاح کے چنانچہ بیچ قرابادین
کے ہے اور جو نسخے کہ واسطے مرض کے مخصوص ہین بھی مرقوم اوپر علوم ہین لہذا ہم نے بیان نہ کیے ور تلیین کا بیان
کرتے ہین دوا اما العلاج بالید وکالجبر والبط اوکی لیکن معالجہ ہاتھ سے پس مانند ٹوٹے کو باندھنا اور
چیرنا اور داغ دینا ہے اور اسی حکم مین ہے جو چیز کہ ہاتھ سے علاقہ رکھتی ہے مانند خیاطت اور دلک
اور کیس اور قدح کے اور مانند اسکے اور یہان بطریق اجمال کے بعضے احکام متعلقہ جبر اور بط اور کسر
کے کہے جاتے ہین تین فائدہ مین فائدہ بیچ احکام جبر کے اور جبر عبارت ہے اس سے کہ ٹوٹی ہڈی
کو یا اپنی جگہ سے نکلی کو باندھین اس طور پر کہ معروف اور مشہور ہے اور ہڈی کے ٹوٹنے کو کسر کہتے
ہین اور بیجا ہونے کو مفصل سے اگر اس طرح پر ہو کہ بالکل ہڈی جوڑ یعنے گڑھے سے نکل گئی ہو
خلع کہتے ہین ورنہ وثی لیکن وہن اور وہی دونون مترادف ہین معنی انکے ہڈی کو یا اوس چیز کو
کہ ہڈی سے ملی ہے کوفت لاحق ہو بدون اسکے کہ ہڈی اپنی جگہ سے ہٹے یا نکلے اور اس فائدہ کو
دو قسم مین ہم کہتے ہین قسم پہلی بیچ کسر کے تدبیر اسکی یہ ہے کہ عضو کو نرمی سے کھینچین اور ہیئت اصلی
پر لاوین بعد اسکے پٹی سے باندھین معتدل اور چاہیے کہ پٹی خود عضو کی مضبوط زیادہ لپیٹین اور
سوائے اسکے نرم اور چاہیے کہ پٹی برابر ہو اور موافق عضو مکسور کے ہو اور بعد پٹی باندھنے کے
جس جگہ گڑھا دیکھین گدی اوسپر رکھین تو بالکل عضو برابر ہو جاوے پس تختے لکڑی انار اور بید کے
اور مانند اسکے کہ نرم ہون بنائے جاوین اور ہموار کر کے اوسپر رکھین چارون طرف سے اور دھاگا
لپیٹ دیوین تو مضبوط ہو جاوین اور ان تختون کو عربی مین جبائر کہتے ہین جبیرہ انکا مفرد ہے اور
بعد باندھنے جبائر کے اگر کوئی مانع نہو فصد کرین اور مسہل خفیف دیوین اور تلطیف تدبیر کرین تو
ورم کے پیدا ہونے سے محفوظ رہین اور بہترین غذاؤن مین اسوقت اگر اچھوڑے کا ہے اور کھانا

احکام جبر

احکام کسر

ایک مثقال گل ارمنی بیچ جلاب کے واسطے استقامت اور درستی ہڈی ٹوٹی کے نفع تمام رکھتا ہے اور دوسیالی
فارسی بھی سریع الاثر ہے اور جبائر کو قبل دو دن کے نہ چاہیے کھولنا مگر ضرورت سے یعنے وقت
درد یا خارش کے کہ اس حالت میں کھولنا اور تھوڑی دیر ہوا میں رکھنا عضو کو لازم ہے اور تنطیل پانی
گرم سے خارش کو بہت نفع کرتی ہے اور جب ایک ہفتہ گذر جاوے اور درد اور ورم اور حرارت کچھ
نہو چاہیے کہ بیچ پٹی باندھنے کے سختی نہ کریں اور چار دن تا پانچ دن کے بعد کھولا کریں اور ضماد جبیرہ
لگا دیں اور تدبیر تغلیظ کریں بہ سبب تناول کلہ اور پائے اور ہریسہ کے اور مانند اسکے اور چاول اسد
زردی انڈے کی بھی مفید ہے اور بیچ آخر کے کہ وقت انعقاد دشبذ کا ہے چھٹی دن بدن سست چاہیے باندھنا
اور نشان منعقد ہونے دشبذ کا یہ ہے کہ اوپر مٹی کے خون ظاہر ہو اور جب تک دشبذ سخت نہو عضو
کو حرکت قوی نہ دیویں اور بھی عضو کو ایک وضع پر رکھے نہ رہیں بلکہ بعد ظاہر ہونے استحکام کے
تھوڑی تھوڑی حرکت دیویں تو کرخت نہو جاوے اور میعاد باندھنے جبائر کی موافق حاجت کے ہے
جسوقت مضبوطی ثابت ہو اوسکی احتیاج نہیں ہے اور جسقدر ضعف ٹوٹا ہوا پڑا زیادہ ہو جبائر دیر تک
باندھنا چاہیے اور صاحب ذخیرہ نے کہا کہ اوپر عضو مکسور کے جب تک پانچ دن نہ گذریں جبیرہ
نہ باندھنا چاہیے اور ربط عصاب پر کفایت کرنا چاہیے مگر اس جگہ کہ خوف کجی کا یا حدوث اور آفت کا
ہو کہ اس صورت میں توقف درست نہیں ہے اگرچہ پہلا دن ہو اور جسوقت ورم ساتھ کسر کے
ہو چاہیے کہ مرد کو بیچ پانی مکوہ کے یا خرفہ کے حل کر کے طلا کریں اور اسی طرح خیر مطلوط رکھیں اور
اگر رباط ضرور پڑے نہایت نرم باندھیں اور ایک دن میں دو مرتبہ کھولیں تا کہ ورم دور ہو بعد
اسکے طرف علاج کسر کے رجوع کریں اور جسوقت ساتھ کسر کے گوشت کوفتہ ہوا ہو اور گوشت
مرضوض یعنے کوفتہ کے تشریط کریں اور خون نکالیں تو تعفن سے محفوظ رہے اور جسوقت کسر ساتھ
زخم کے ہو جگہ زخم کی کھلی رکھیں اور گرد اسکے گدی اور جبیرہ اوس طرح سے کہ مناسب ہو باندھیں
اور جسوقت عضو مکسور مجروح ہے خون بہے صبر اور کندر اور دم الاخوین اور عرہ ایک کر کے زخم
میں بھریں اور اگر بدن خون سے ممتلی ہو طرف مخالف سے فصد کریں ورنہ بندش سخت مخالف
بھی کافی ہے اور جسوقت عضو شکستہ اچھا ہو جاوے لیکن سختی وہاں باقی ہو اور مانع حرکات کی ہو مگر وہ
سختی قریب العہد اور متحجر نہ ہوئی ہو تو کپڑا بیسے کا اوسپر باندھیں یا ادویہ قالبقہ عاجزہ رکھیں اور پانو

مضبوط باندھین تو سختی دُور ہو وے اور اگر بعید العہد ہو اور متحجر ہو گئی ہو مراہم اور قیروطی طلین مرخّی
نرم کرین اور نطول گرم پانی سے کرین قسم دوسری بیچ خلع کے اور اوسکے اخوات کے تدبیر خلع کی
یہ ہو کہ اگر خوف گرنے مادے کا وہان ہو فصد کرین اور طبع کو نرم رکھین اور ایک مثقال گل ارمنی
جلاب مین دلوین اور غذا اگر روغن بادام کے ساتھ دلوین تو تپ اور ورم سے محفوظ رہو پس نظر کرین
کہ خلع بسیط ہو یا مرکب پس اگر مرکب ہو ساتھ زخم کے یا ورم کے یا قرحہ کے پہلے تدارک اسکا کرین بعد
اوسکے علاج خلع کا کرین مگر یہ کہ خلع اوس عضو مین ہو کہ آسانی سے اور بدون درد کے اپنی جگہ بیٹھ جاے
کہ اس صورت مین التفات اور امور کا نہین کرتے اور معالجہ خلع کا کرتے ہین اور تدبیر بٹھانے عضو کی
یہ ہو کہ اوسکو تدریج تھوڑا تھوڑا ہلاوین داہنے اور بائین بعد اوسکے توقف سے کھینچین تو عضو اپنی جگہ
بیٹھے اور بہت ہوتا ہو کہ اسوقت مین آواز نکلتی ہو مفصل سے اور یہ دلیل اوسکے استقرار کی ہوتی
ہو اوسکے حل مین اور بعد رد کرنے عضو کے اپنے محل مین باندھین تو پھر نہ نکلے اور اگر باندھنے سے
درد شدید ہو بندش کھولین اور عضو کو اوسی طرح احتیاط سے رکھین یہان تک کہ خاطر جمع ہو اور
پٹی کہ اوپر عضو کے لپیٹین کپڑا خشک نہوا چاہیے کہ خشک کپڑے سے خوف عفونت اور ورم کا ہو اور اوسے
تر یہ ہو کہ مغاث اور گل ارمنی ساتھ پانی مورد کے آور مانند اسکے ملا دین اور کپڑا اوس مین آلودہ کر کے
باندھین سرد کر کے اور تین چار نہ سے زیادہ نہ لپیٹین اور آٹا جو کا ساتھ پانی مورد کے ضماد اچھا ہو
اور تدبیر خلع ہر ایک عضو کی جدا ہو طب اکبر مین ہمنے خوب بیان کیا ہو تدبیر وثی کی وہ ہو کہ اگر
عضو مفصل سے کم نکلا ہو روغن گل ملین اور برگ مورد نرم کوٹ کر اوسپر چھڑکین اور اعتدال سے
باندھین اور مغاث اور خطمی انڈے کی زردی سے طلا کرین اور اگر نکلنا اکثر ہوا ہو دیہ قوی ضماد
کرین اور اگر ساتھ ورم کے ہو مونگ اور گلنار اور اقاقیہ اور چھالیہ اور مغاث سفیدی انڈے
مین طلا کرین تدبیر وہن اور وہی کی مانند تدبیر خفیف وثی کے ہو اور نطول کرنا گرم پانی کا ان
امراض مین جلیل الاثر ہو خصوصاً اگر ہلدی اوسمین جوش کیجا دے اور گل ارمنی ساتھ سفیدی انڈے
کے گھول کر طلا کرنا سریع الاثر ہو واسطے وثی خفیف اور وہن اور وہی کے فائدہ بیچ الحام ہڈی کے جاننا
چاہیے کہ ورم جب تک خوب پختہ نہو نچاہیے چیرنا اور چیرنا اوس جگہ چاہیے کہ نرم زیادہ اور بلند
زیادہ اور نیچا زیادہ ہو اور واجب ہو کہ بط طول بدن مین کرین تو لیفین نہ کٹ جاوین مگر بغل اور ابیہ

کہ ورم ان دونون جگہ کا طول بدنمین نہ چیرنا چاہیے بلکہ اُن کی شکن کے موافق چیرنا چاہیے غرض ان
مین تو بدون آفت کے ہو بخلاف پیشانی کے کہ وہ بھی اگرچہ صاحب شکن ہو لیکن بیچ چیرنے اُسکے
ورم کے رعایت شکن کی نہین کر سکتے ہین اور طول بدن مین چیرا چاہیئے اسلیے کہ وضع لیفون کی طول
مین ہو اور شکن نے تقاطع اوسپر کیا ہو اگر متابعت شکن کی کرین لیفین کٹ جاتی ہین اور حصہ پیشانی کا
نیچے گر پڑتا ہو اوپر حاجب اور آنکھ کے جیسا کہ اندر و ماخس طبیب کو بیچ معالجہ امیر زادہ کے یہ خطا پڑی
تھی لہذا کہا ہو کہ کرنے والے کام اسکو چاہیے کہ واقف زیادہ ہو وضع الیاف اور عروق اور عضلات
ہر عضو سے اور بعد چیرنے کے اگر مادہ بہت ہو تفریق سے نکالین تو ضعف نہ لا وے اور بعد تنقیہ
ریم کے بالکل پرانی روئی سے پاک کرین تو کچھ میل نہ رہے اور بعد اُسکے واسطے اندمال کے سفیدہ اور
توتیا اور گلنار اور مازو اور دم الاخوین اور انزروت سے مرہم بناوین اور کام مین لاوین کہ سریع الاثر
ہو اور بھی لازم ہو چیرنے والے کو کہ ادویۂ حابسۂ خون کے اور مراہم مسکن درد کے اور آلات
مخصوصہ اس کام کے مہیا رکھے اور بہترین یابسات مین دبرارنب اور نسیج عنکبوت ہو بیچ سفیدی
انڈے کے گھولکر بھر دیوین اور بہترین مسکنات مین مرہم سفیدۂ افیونی ہو اور واسطے پینے کے
نقوع پوست خشخاش اور فیر مادرس اور مانند انکے فائدہ مند ہین فائدہ بیچ احکام کے اور داغ دو
طرح ہو ایک وہ کہ ساتھ آگ کے ہو اور دوسرا ایسا ہو کہ کوئی چیز تیزدار یا سیال مانند روغن کے گرم
کرین آگ مین اور اوپر عضو کے رکھین یہانتک کہ جل جاوے اور واسطے اس کام کے لکڑی فرہی
بہتر ہو سب چیزون سے مگر بیچ جراح کے کہ مشوصہ سے پیدا ہو کر وہان بہتر زراوند طویل سے
داغ کرنا چاہیے اور اسی طرح ام الصبیان مین کہ درمیان ابرو کے داغ کرتے ہین اور بسد سے داغ
کرنا بہتر ہو چنانچہ بیچ امراض لڑکون کے گذر چکا دوسرا وہ کہ بدون چراغ کے ہو اور وہ ایسا ہو
کہ دوا سے تیز کیفیت کی اوسپر رکھین تو عضو کو جلا وے چنانچہ تیزاب سے کہ اقسام اوسکے مشہور
ہین داغ ہوتا ہو اور یہ دوا بھی جلانے والی ہو لیکن افراط سے داغ نہین کرتی اور تیزی
بھی کم رکھتی ہو لہذا اوپر ملک کے واسطے تشمیر کے کام مین لاتے ہین چونا نہ بجھا ہوا پانی کا صابون
بورۂ ارمنی تینون کو برابر لیکر پیسین اور بیچ پانی کے رکھ کر لکڑی بلوط اور لکڑی انجیر اور مہتاب لکڑون
نابالغ کے گھولین اور جس جگہ چاہین رکھین بالجملہ منفعت داغ تاری کی یہ ہو کہ رطوبت فاسد کثیر کو خشک

مین جمع ہوتی ہر اور مزاج اور جوہر اُس عضو کو تباہ کرتی ہر اور بیماریان پیدا کرتی ہر اور انواع ستفرغ ہونے
تنقیہ اُسکا ہوتا ہر بہ سبب داغ کے وہ رطوبت فاسدہ نیست ہوتی ہر اور منافذ جو سے کہ راہ مدد دینے والے
کے ہین بند کرتی ہر اور سوء مزاج سرد کو عضو سے دور کرتی ہر اور سیلان خون کو منع کرتی ہر اور نفع داغ
دوائی کا قریب نفع داغ ناری کے ہر خصوصاً بیچ بند کرنے مسالک کے اور خوب تدبیر ہر واسطے
اوس شخص کے کہ متحمل داغ ناری کا نہو اور یہی واسطے ناسور کے مخصوص ہر اب وہ امراض کہ داغ اُن
مین اطبا نے تجویز کیا ہر ہم بیان کرتے ہین ایک اُنسے درد آنکھ کا ہر کہ پُرانا ہو اور سبب اُسکا نزلہ
اور دوسرا ضیق النفس کہ بہت نزلہ سے ہو تیسرا جذام چوتھا درد سر پُرانا اور نزول الماء کہ شروع مین ہو
پانچوان بال زائد چھٹا ناسور کنارے آنکھ کا ساتوان خناق کہ شوصہ سے پیدا ہوا ہو آٹھوان خناق کہ بیچ
جگر کے ہو اور ریم بیچ غشائے جگر کے گرے اور ضماد اور شربت مدرہ سے نفع نہو نوان امراض تلی کے دسوان
ضعف معدہ کہ نزلہ سے ہو گیا رھوان استسقا بارھوان خلع مفصل بازو کا کتف سے بسبب کثرت رطوبت کے
یا بسبب زخم اور آسیب کے تیرھوان استرخائے مفصل شیرین کا اور درد چوتڑ کا چودھوان عرق النسا
پندرھوان قیلۃ الماء سولھوان فتق بن ران کا سترھوان درد دانتون کا اٹھارھوان نزف دم جس موضع
ظاہری سے کہ ہو اور آلہ کو وہان پہونچنا ممکن ہو اور وہ عضو قابل داغ کے ہو اور جو طریق داغ
اکثر عضو کا مختلف ہر ہر ایک داغ بطور علیحدہ مذکور ہوتا ہر اور جو متحد الطریق ہر ایک جا مذکور ہوگا
طریق داغ کرنے درد آنکھ کا اور ضیق النفس نزلے کا وہ ہر کہ بال درمیان سر سے تراشین اور وہان
داغ دیوین اسطرح کہ پوست سر کا بالکل جل جاوے اور جب پوست گر جاوے احسن ہر کہ ہڈی
وہان کی تھوڑی چھیلین تو بخار مادۂ نزلہ کا نکل جاوے پس اگر نزلہ قوی ہر دو داغ بلکہ تین داغ
دینا چاہیے آپس مین نزدیک اور زخم کو ایک مدت تک مندمل ہونے نہ دیوین تو رطوبت کما ینبغی
نکل جاوے بعد اوسکے مرہم منبتہ لگانا چاہیے طریق داغ جذام کا وہ ہر کہ جسوقت خوف حدوث
جذام کا یقین ہو چاہیے کہ پانچ داغ دیوین ایک اوپر جگہ جمنے بال پیشانی کے دوسرا اوپر قصے تالو کے
تیسرا پیچھے سر کے نقرہ سے اوپر اور دو داغ نیچے دونون کان کے اس محل مین کہ درز قشری ہر
طریق داغ صداع اور شقیقہ مفرطا اور خیال نمتد نزول الماء کا وہ ہر کہ شریان دونون صداع کی کہ بیچ کنپٹی ہین
جلا دین اور یہان چاہیے کہ داغ بکرر کرین تو شریان جل جاوے اسلیے کہ اگر اسکو نہ جلا دین فائدہ نہین ہوگا

طریق داغ درد سر

طریق داغ جذام

طریق داغ صداع

لہذا بعضے واسطے احتیاط کے پوست صدغ کا بیچ طول شریان مذکور کے چیر کر رگ کو نکال کر کے داغ دیتے ہین تو بدون شبہہ کے ہوا اور بعض رگ مذکور کو عوض داغ کے تیز کرتے ہین یا سل یا بیان تبر اور سل کا آگے بہت فصد شریان مین ہوگا طریق داغ شعر زائد کا وہ ہے کہ پہلے بال زائد پلک کے موچنہ سے اوکھاڑین اور باریک آلہ سے مانند سوئی کے اوپر جڑ ہر بال کے داغ دیوین اور اُس جگہ کہ بال آپس مین ملے ہون شاید کہ جڑ دو بال کو ایک داغ کفایت کرے اور بعض لوگ ساتھ ادویہ کے تشمیر کرتے ہین پلک مین چنانچہ قرابادین کبیر مین مذکور ہے طریق داغ غرب کا یعنے ناسور کنارے آنکھ کا وہ ہے کہ پہلے گوشت ناسور کو استرے سے کاٹین تو ہڈی ظاہر ہو بعد اُسکے دیکھین کہ ہڈی درست اور پاک ہے یا تھوڑی سی خراب ہوگئی ہے اگر خراب ہوگئی ہے تھوڑی سی اُس سے کاٹین ورنہ نہ کاٹین بالجملہ بعد ظاہر ہونے ہڈی کے تحقیق منافذ ناسور کی کرین اور باریک آلہ سے داغ اُس منفذ مین کرین اور وقت داغ کے لازم ہے کہ ابر مردہ یا پرانی روئی سرد پانی مین بھگو کر آنکھ پر رکھین تو گرمی داغ کی اُسکو نہ پہونچے اور یہ داغ اسطرح کرین کہ طرف ناک تک کے منفذ ہوا اور اگر یہ کام ایک مرتبہ حاصل نہو دو تین مرتبہ تکرار کرین اور نشان کھل جانے منفذ کا داخل ناک مین وہ ہے کہ جو منفذ اور ناک مریض کا بند کرین دم منفذ آنکھ سے نکلے پس روئی کو مرہم زنگاری مین آلودہ کر کے اُس مین رکھین اور ایک دن روئی پرانی اکیلی رکھین تو مندمل ہو وے طریق داغ خراج کا کہ شوصہ سے تولد کرے وہ ہے کہ جسوقت وہ خراج پھٹا ہوا اور خوب پاک نہوا اور ریم پیدا کرے چاہیے کہ اُسکو ساتھ جڑ زراوند طویل کے داغ کرین اس طریق سے کہ روغن زیتون بہت گرم کر کے زراوند کو اُسمین ڈالین تو خوب گرم ہو پس زنبور سے پکڑ کے داغ دیوین جس جگہ ایک وہان کہ سر دونون ہڈی چنبر گردن کا آپس مین ملا ہے اور جو اس جگہ داغ دیوین پہلے چاہیے کہ پوست اُس مقام کا اوپر کھینچین بعد اُسکے داغ کرین دوسرا اُس جگہ کہ قریب دو امین کے اور مائل آگے کی طرف دو داغ چھوٹے کرنا چاہیے ایک داہنی طرف دوسرا بائین طرف تیسرا درمیان پہلو کے مائل آگے کی طرف دو داغ بڑے کرین چوتھا اوپر فم معدہ کے ایک داغ پانچواں درمیان دونون شانہ کے ایک داغ چھٹا دونون جانب پیٹھ پیچھے محل داغ درمیان دونون شانے سے ہر طرف ایک داغ اور یہ دو داغ پیٹھ کے چھوٹے کرنا چاہیے بعد اُسکے مرہم سفیدہ اور مرہم چونے سے علاج کرین اور جاننا چاہیے کہ اس مرض مین داغ لوہے کا اور مانند اُسکے نہ کرنا چاہیے اور بھی تحقیق تجویز کیا جاتا ہے

کہ خطرہ عظیم ہوتا ہی طریق داغ جگر کا وہ ہی کہ اوپر آخر جگر کے نزدیک کنج ران کے تھوڑا اوپر ایک داغ کرین
ایسا کہ پوست بالکل جل جاوے اور غشا کو پہونچے اور ریم نکل آوے اور اسکو کئی دن مندمل ہونے نہ دوین
تو خوب پاک ہو جاوے اور اس درمیان مین شربت مناسب اور غسال دیتے رہین اور بعد تنقیہ تام
مندمل کرین انتباہ جسوقت ذات الجگر مین ظاہر ہو اگر بیچ گوشت کے ہی علاج ورم کا کرین اور داغ
یہان دخل نہین رکھتا ہی اور نشان ورم کرنے گوشت جگر کا تب لازم ہی اور ثقل اور درد جانب
راست کے ظاہر ہونا اور دوا اور تنقیہ سے نفع ہونا لیکن جہان درد شدت سے ہو اور کوئی تنقیہ اور
دوا فائدہ نکرے جانین کہ مادہ بیچ غشا کے ہی اور یہان داغ بہت فائدہ کرتا ہی اسوقت کہ مادہ مستحیل
بمدہ ہوا ہو طریق داغ سپرز کا وہ ہی کہ پوست شکم کا کہ اوپر تلی کے ہی ضمارہ سے اوٹھا کر داغ کرین آلہ

طریق داغ سپرز ۱۲

دراز لوہے سے کہ سر اسکا دو شاخ رکھتا ہو تو ایک دفعہ مین دو داغ حاصل ہون اور نزدیک آپس کے
دو دفعہ اور داغ کرین تو تین دفعہ مین چھ داغ ہو جاوین طریق داغ معدے کا وہ ہی کہ اوپر فم معدہ کے

طریق داغ معدہ ۱۲

تین جگہ داغ دیوین بشکل مثلث جیسا ایک داغ تھوڑا نیچا غضروف خنجری سے ہو اور دو داغ اسکے دونو جانب
تھوڑے نیچے تو اوپر شکل مثلث کے ہون اور داغ بقدر موٹائی جلد کے ہو اور مندمل ہونا اونکا جلد نہ
کرنا تو رطوبت ہمیشہ اُس سے نکلے اور حاجت داغ معدے کی اُس صورت مین ہی کہ نزلہ دماغی ہمیشہ
معدے پر گر کے اسکو تباہ کرے یہان تک کہ کوئی دوا اور تدبیر فائدہ نکرے طریق داغ استسقا کا وہ ہی

طریق داغ استسقا ۱۲

کہ پانچ جگہ داغ کرین ایک اوپر فم معدے کے دوسرا اوپر جگر کے تیسرا اوپر تلی کے چوتھا اوپر قعر معدہ کے
پانچوان اوپر ناف کے اور یہ خاص طبلی اور زقی مین ہی اور بعد ناامید ہونے کے اور تدبیرون سے
کرنا چاہیے طریق داغ سر کتف کا یون ہی کہ جسوقت مہرہ ہڈی بازو کا سر کتف سے گر جاوے چاہیے

طریق داغ سر کتف ۱۲

کہ پہلے مہرہ کو اُسکی جگہ لیجاوین بعد اسکے داغ کرین اس طریق سے کہ مریض کو اوپر پہلوے صحیح کے لٹا دین
اور جلد اُس جگہ کی ضمارے سے یا انگلیون کے سرے سے اوٹھا دین تو قوت داغ کی اعصاب اور رباطون
کو کہ وہان ہین پہونچے پس گرد اُسکے داغ دیوین متعدد اور اقل اُنکے چار ہین اوپر شکل مربع کے اور ہر
داغ ایسا کرنا چاہیے کہ موٹائی جلد کی بالکل جل جاوے طریق داغ مفصل ورک کا کہ واسطے درد ورک

طریق داغ مفصل سرین ۱۲

اور عرق النسا پرانے کے کرین وہ ہی کہ گرد اُسکے داغ دیوین متعدد اور بعض اطبا ایک آلہ بناتے ہین اوپر
شکل پیالے کے اور دو دائرہ اوسمین قائم کرتے ہین چنانچہ ایک دفعہ مین تین داغ گول حاصل ہوتے ہین اور

یہ قدح کے دنبالے لانبے رکھتے ہین واسطے پکڑنے کے اور قطر قدح کا مقدار آدھے بالشت کے چاہیے
اور موٹائی اُسکے لب کی مقدار موٹائی دانہ خرما کے اور فاصلہ درمیان دائرہ کے بقدر موٹائی ایک انگلی کے
فی الجملہ بعد داغ کے ایک مدت تک مندمل ہونے نہ دیوین تو خوب چمک جاوے بعد اُسکے مرہم سے
اچھا کرین طریق داغ دندان کا اگر دانت سوء مزاج بارد و مادہ سے یا بلغم سے درد کرے اور کوئی دوا
فائدہ نکرے سونے یا لوہے کی سلائی بنا دین اور ایک نے اوپر دانت کے رکھکر خوب مضبوط کرین
اور اس سلائی مین سوراخ کرکے اندر انبوبہ کے کرین اور دانت تک پہونچا دین اور ایک زمانے تک
رکھین اور پھر تکرار کرین تو خوب داغ ہو اور اگر گرد اُس دانت کے خمیر لگا دین اور روغن تو
جوش کیا ہوا چھوٹے چمچہ سے پکڑ کر اُس دانت پر کہ خمیر سے اُسکو احاطہ کیا ہو ڈالین بجوز ہو اور اُس
داغ سے درد فوراً ساکن ہوتا ہے طریق داغ ناسور لثہ کا وہ ہے کہ اوپر ایک طرف سلائی کے صوف
لپیٹین اور اُسکو بیچ روغن زیتون یا گل سرخ یا تل کے کہ خوب جوش کرتا ہو ڈالکر گوشت فاسد
پر رکھین اور مکرر کرین تو گوشت سڑا ہوا بالکل جل جاوے اور وہ رطوبت کہ مانع التیام ہے خشک
ہو جاوے **انتباہ** جو مقام کہ گہرا ہو مانند داخل ناک اور منہ اور حلق کے اور داغ وہان مطلوب
ہو ساتھ محافظت اُسکے گرد کے طریق داغ کا یون ہے کہ بوساطت انبوبہ کے داغ دیوین چنانچہ
بیچ داغ دانت کے گذرا ہو اور اگر جانین کہ انبوبہ مانع حرارت سلائی کا نہوگا بسبب ہلکا پن کے
چاہیے کہ ابر کہ اور گیرو سرکہ مین پگھلا کر اُس انبوبہ پر خارج کے کنارے سے بھر دین
بعد اُسکے ترکیب اُسپے لپیٹین اور خوب سرد کرین گلاب سے دھوے یا بعض عصارات سے
بعد اُسکے کام مین لاوین تو بدون ضرر کے ہو اور جس وقت داغ واسطے گرانے گوشت
فاسد کے کرین احتراز اور بچانا گوشت صحیح کا واجب جانین اور نقصان گوشت صحیح کا یہ ہے
کہ داغ سے تکلیف پہونچے اور کبھی حاجت اُسکی ہوتی ہے کہ ساتھ گوشت کے ہڈی کو
کہ نیچے اُسکے ہے بھی داغ دیوین تو وہ فساد کہ اُسمین پہونچا ہے دور ہو لیکن اگر یہ ہڈی
قحف کی ہے داغ گہرا نہ دینا چاہیے تو دماغ کو تکلیف دے اور حجابون کو تشنج کرے اور
اُسکے غیر مین داغ خوب اور مبالغہ سے کرنا چاہیے خصوصاً اگر واسطے نزف الدم کے کرین تو کہ
ریشہ عمیق تر از ظاہر ہو اور جلد نگرے اسلیے کہ جلد گرنا خشک ریشہ کا بڑی آفت کو کھینچتا ہے اور

ایق داغ دندان

ایق داغ ناسور

جو بیچ استعلاج کے دواسے رعایت کرنا دس چیز کا ضرور ہی مولف کہتا ہی ویجب فی العلاج مراعاۃ

نوع المرض وسببہ وقوۃ المریض وضعفہ والمزاج الحادث والمزاج الطبیعی والسن والعادۃ والبلد والوقت الحاضر

وحال الهواء اور واجب ہی بیچ علاج کے دواسے مراعات ان دس امر کی کہ مذکور ہوئے ہر ایک شرح جو ہم کہتے ہیں جان تو کہ مراعات نوع مرض کی وہ ہی کہ تحقیق کریں کہ وہ گرم ہی یا سرد یا رطب یا یابس بعد اسکے بسیط ہی یا مرکب ساذج ہی یا مادی تو مطابق اُسکے علاج کریں باستعمال مضاد کے اور مراعات سبب مرض کی وہ ہی کہ تشخیص کریں کہ وہ بدنی ہی یا نفسانی اور مادی ہی یا سابق یا واصل تو موافق اُسکے فکر ازالہ کی کریں اور مراعات قوت اور ضعف مریض کی وہ ہی کہ اگر مریض قوی ہی استفراغ میں جلدی کریں بشرط حاجت کے اور اگر ضعیف ہی باوجود احتیاج کے تنقیہ نکرنا چاہیے اور اسی طرح بیچ استعمال ادویہ قویہ کے اور ضعیفہ کے لحاظ قوت اور ضعف مریض کا لازم ہی اور مراد ضعف سے ضعف حقیقی ہی کہ اطالت مرض سے اور کثرت فاقون سے پیدا ہو بخلاف ضعف عارضی کہ شدت بیماری اور غلبۂ اخلاط سے ہو کہ یہان تنقیہ موجب تقویت کا ہوتا ہی بسبب ازالہ سبب مضعف کے اور مراعات مزاج حادث کی اور رعایت مزاج طبیعی کی وہ ہی کہ مزاج حادث کو اوپر مزاج طبیعی کے قیاس کریں کہ کس قدر دور ہوگیا ہی اور یہ بات لحاظ کر کے تصرف بیچ کمیت اور کیفیت ادویہ مستعملہ کے کریں اسلیے کہ اگر مزاج اصلی گرم ہو اور مرض بھی گرم عارض ہو دلیل ضعف سبب کی ہی اور یہان حاجت دواے شدید البرد اور کثیر الکمیت کی ہوتی ہی مگر یہ کہ مرض حادث نہایت درجہ افراط میں ہو اور اگر مزاج اصلی گرم ہو اور مرض سرد حادث ہو لا محال دلیل قوت سبب کی ہی اور طرف تسخین قوی کے اور تکثیر مقدار کے محتاج ہوتے ہیں لیکن یہ مرض حادث مخوف نہیں ہوتا اور بسبب افزائد تسخین کے اور ضرر بنظر مزاج اصلی متوہم ہوتا ہی اسلیے کہ اس حالت میں بھی درجہ وسط مرعی کرنا چاہیے اور مراعات سن کی وہ ہی کہ اگر مریض طفل یا شیخ ہی مسہلات قویہ ندیویں اور اگر مثلاً مرض حار میں ہو لیکن جو شدید البرد ہی خصوصاً کافور نہ کھلاویں اسلیے کہ ضعیف مزاجون کو طاقت اسکے تحمل کی نہین ہی اور اگرچہ بنظر اسکے کہ مرض گرم شیخ کو بغیر قوت سبب کے نہین ہوتا اور دواے مقابل موافق قوت سبب کے چاہیے افراط بیچ تدبیر کے مطلوب ہی لیکن اس سبب سے کہ ضعف انکے قوتون کا مانع اُسکا ہوا ہی اور ضرر دوسرا تاکی کار میں

تحمل ہو منع افراط تدبیر سے کیا ہو مگر یہ کہ کوئی ضرورت حالی جاننے والی ہو اور توقف اُس میں موجب آفت قوی کا ہو کہ اسوقت میں بگمان خوف اجل کے رضامندی اوپر ضرر عاجل کے نہین کر سکتے اور مراعات عادت مریض کی وہ ہو کہ پوچھین کہ مریض کو عادت مسہل اور قی کی ہو یا نہین اور تاثیر مسہل ومُلین اور قی کی اُسکی طبیعت مین کس طرح ہو تو موافق حاجت کے تدبیر کیجیا دے اسلیے کہ عمدہ امر رعایت کرنا عادت کا ہو اور یہ بدون تجربہ کے حاصل نہین ہوتا ہو لہذا لوگون نے کہا ہو کہ بیمار کا حتی الامکان ممکن ہو ان چیزون سے معالجہ کرین کہ سابق مین انکو تناول کرتا رہا ہو اور جب مسہل دلوین پہلے ملینات خفیفہ سے طبع کا امتحان کرین بعد اُسکے مسہل دلوین اور جو استماع کرتا بعض امور کا واجب ہو تھوڑے احکام عادت طبع کے کہ اس فقیر نے دیکھا ہو لکھے جاتے ہین ایک شخص تھا کہ پانچ دانے عناب اور نو دانے سپستان اور ایک درم گل سرخ سے بیس دست ہوتے تھے اور شخص دوسرے کو ایک تولا اسپغول سے بیس دست آتے تھے اور اقسام مواد کے دفع ہوتے تھے اور دوسرا شخص کو سُنا کہ تربد کو اگرچہ اُسکے مقدار شربت سے کھاتا تھا اثر نہین کرتی تھی اور التماس مقدار پانچ درم کے کافی ہوتا تھا اور ایک محرور مزاج تھا اور اکثر تربد پیتا تھا لیکن جسوقت شیرۂ تخم خرفہ کو پیتا تھا اُسکے تمام اعضا مین جگہ ہوجاتی تھی اور زبان اور منھ مین ایسا معلوم کرتا تھا کہ گویا چیونٹیان چلتی ہین بعد اُسکے سینہ تنگ ہوتا اور دم تنگی کرتا تھا اور جب تک قی نہ آتی اس حالت سے رہائی نہین پاتا تھا مین نے اُسکو اس گمان سے کہ ایک مرتبہ یہ حالت اتفاقاً ہوگئی ہو بعد اُسکے اُسی خیال سے اُس کو یہ حالت ہوجاتی ہو شیرۂ تخم خرفہ کا بدون اسکے کہ وہ واقف ہو دیا فوراً وہی حالت ہوگئی اُسوقت مین نے جانا کہ خیال سے نہین ہو بلکہ عادت مخلوقی سے ہو کہ حکم خدائے سبحانہ کے ہر ایک مین ودیعت کی گئی ہو اور عقل اُسکے ادراک مین متحیر ومقصود کا کرتی ہو اسی سبب سے کہا ہو کہ العادۃ طبیعۃ ثانیۃ اور بقراط نے کہا کہ العادۃ طبیعۃ خامسۃ اور مآل دونون قول کا واحد ہو اسلیے کہ کوئی فرد افراد نوع انسانی سے اُس سے خارج نہین ہو کہ مزاج اُسکا مائل طرف ایک کے کیفیات اربعہ سے ہوتا ہو اور اسی نظر سے کہتے ہین کہ فلانے کی طبع گرم ہو یا سرد یا رطب یا یابس اور وہ طبیعت اُسکے حق مین طبیعی ہو اور مراعات اُسکی ضرور ہی اور عادت بمنزلہ طبیعت کے ہوئی ہو بیچ وجوب رعایت کے پس اگر اقتضاء طبع ایک شخص کا کہ ہر شخص کو ہوتی ہو کہی جاوے عادت طبع ثانی

ہوتی ہی اور اگر لحاظ طبایع اربعہ کا کہ نبظر افراد کے ہی کبھی مجاورے نادیت طبع خاص ہوتی ہی ناقہم اور
مراعات بلد کی وہ ہی کہ دریافت کرین کہ شہر گرم ہی یا سرد اور از روے اقلیم کے طبیعت اُسکی کیسا ہی اور
از روے وضع کے اور نبظر مجاورت کے کیونکر ہی اور خاصیت اُسکی کیسی پڑی ہی پس موافق اُسکے
تقاضا کے رعایت بیچ علاج کے کرین مثلاً اگر بلاد اقلیم معتدل سے ہون اور کوئی عارض اُسکے اعتدال کا
منع نکرے یا دوسری اقلیم یا تیسری سے ہو لیکن اُسکے جنوب مین پہاڑ ہو اور اُسکے شمال مین دریاے
تمیرین پس ایسے شہر مین کہ بالذات معتدل ہی یا بالعرض کہ از روے اقلیم کے طبع اُسکی گرم ہی اور از رو
مجاورت کے سرد پس افراط بیچ تسخین اور تبرید کے نکرنا چاہیے اور درجہ اعتدال کا مرعی کرنا چاہیے
کہ جو مزاج اُسکا معتدل ہی ادنی تغیر بیچ تغیر کرنے مزاج اُسکے رہنے والون کے اثر کرتا ہی ا....
گذر گیا ہی کہ سبب ضعف کا تدارک ضعیف سے کر سکتے ہین اور اسی طرح اگر بیچ شہر گرم کے مرض گرم
کہ اُس جگہ حاجت تبرید کی کمتر ہوتی ہی شہر معتدل سے جیسا کہ ہمنے ذکر کیا اور بھی بیچ شہر بہت گرم
تنقیہ فصد سے کمتر کرنا چاہیے اور مسہل قوی اور مقی قوی سے پرہیز کرنا چاہیے اور واسطے
نکالنے خون کے حجامت پر مقصر کرنا چاہیے اور اسی طرح بیچ شہر شدید البرد کے پرہیز مسہل اور مقی
قوی سے ضرور ہی اور وہان جہان تک ممکن ہو سبقت بیچ نکالنے خون کے نکرین اور اگر ضرورت
فصد کو حجامت سے بہتر جانین اور یہی جانین کہ خواص بعضے بلاد سے ہی کہ بعض دوائین وہان عمل کرتی
اور بیچ اُسکے کم کے عمل نہین کرتین بلکہ باطل الاثر ہوتی ہین چنانچہ ثابت ہوا کہ بیچ ایک شہر کے ایک
زہر ہی مشہور سموم قتالہ سے جسوقت اُسکو نقل کرکے اور شہر مین لیجاتے ہین اُسمین سمیت ہرگز نہین
رہتی ہی اگرچہ باحتیاط اور بمحافظت تصرف کرنے پانی اور ہوا سے لیجادین اور تغاریقون جیسا عمل
روم مین کرتا ہی اور جگہ نہین کرتا پس طبیب کو اس امر سے بھی واقف ہونا چاہیے اور جس شہر
کہ وارد ہو عقلا سے اُس دیار سے حقیقت اثر اشیا کی پوچھے تو لغزش سے محفوظ رہے اور مراعات
وقت حاضر کی وہ ہی کہ معلوم کرین کہ فصول اربعہ سے کون فصل موجود ہی پس جو مناسب اُس فصل
ہو اور بیچ تدبیر فصول کے بیان اُسکا ہو چکا ہی کام مین لاوے اور دوسرا یعنے بیچ مراعات وقت
یہ ہی کہ مؤلف خود کہتا ہی اور مراعات حال ہوا کی وہ ہی کہ اگر ہوا مثلاً کوئی سبب اسباب سماوی
یا ارضی سے گرم ہو اور بیچ فصل جاڑے کے پس جو احکام کہ مخصوص جاڑے کے ہین ساقط ہوتے ہین

اور رعایت حال ہوا کا بیچ علاج کے لازم ہوتا ہی اور یہ سب وقت حاضر مین داخل ہین جو امور
عشرہ کو مولف نے مجملاً ذکر کیا تھا اب چاہا کہ اُس اجمال کو کشادہ کرے لہذا کہا واما کیفیۃ الدواء
فیستخرج اما من کیفیۃ المرض فان المرض الکثیر الحرارۃ یداوی بتکثیر البرودۃ لیکن کیفیت دوا کی پس
نکالی جاتی ہی یعنے تجویز کیجاتی ہی یا کیفیت مرض سے از روے تقابل کے پس تحقیق بیماری بہت
گرم دوا کی جاتی ہی بہت سرد ہوا سے واما من جہۃ مزاج البدن کالمحرور فیسیئہ الحرارۃ فتبریدہ فرضیہ
یعنی ان یکون یسیرا یا نکالی جاتی ہی از روے مزاج بدن کے جیسے محرور کو کہ اُسکو مرض گرم لاحق ہو
پس تبرید مزاج اُس شخص کی چاہیے کہ تھوڑی چیز سے حاصل ہوتی ہی بسبب ضعیف ہونے کے
اور بالضد اور تقریر اسکی یہ ہی کہ اگر قضیہ اسکے عکس ہو ضد اُس چیز کی کہ کہی گئی ہی عمل مین لاوین
اور اس جگہ دو احتمال ظاہر ہوتے ہین ایک وہ کہ اگر مبرود کو برودت مستولی ہو تسخین قلیل
بھی اُسکو کافی ہی دوسری وہ کہ اگر محرور مرض بارد مین یا مبرود مرض گرم مین مبتلا ہو
تسخین قوی اور تبرید قوی کی حاجت ہوتی ہی لہذا ذکر واما حاملا ثم الوقت والھواء والبلد فان
الوقت الحار والھواء الحار یقتضی ان یکون التبرید فیہ اکثر وبالضد یا نکالی جاتی ہی کیفیت دوا کی اُس
چیز سے کہ مناسب وقت اور ہوا اور بلد کے ہو پس تحقیق کہ وقت گرم اور گرم ہوا تقاضا اسکا
کرتے ہین کہ تبرید اُسمین اکثر کیجاوے اور بضد سے یعنے وقت بارد مین تسخین بہت کیجاوے
اسلیے کہ بیچ وقت استعمال دوا کے کہ مخالف طبع اُس وقت کے ہی لامحالہ تحمل زیادہ ہی اور
مضرت سے بعید ہی واما وقت استعمالہ فیستخرج اما من وقت المرض بحسب المبدء والمنتہی لیکن وقت
استعمال دوا کا پس نکالا جاتا ہی یا وقت مرض سے باعتبار ابتدا اور انتہا کے مثلاً گرم ورم اگر
ابتدا مین ہی رادع فقط اوپر رکھین اور اگر بیچ منتہی کے ہی محلل فقط اور اگر بیچ تزاید کے ہی
رادع اور محلل کو ملا کر کام مین لاوین اور بدستور بیچ مرض گرم کے ابتدا مین تلطیف تدبیر کی بطریق
اعتدال کے کرنا چاہیے اور انتہا مین زیادتی تلطیف مین کیا چاہیے اور اسی طرح اگر مرض کثیر المادہ
اور صاحب ہیجان ہو ابتدا مین بھی استفراغ کرنا چاہیے بدون انتظار نضج کے ورنہ پہلے نضج
مین مشغول ہونا چاہیے بعد اُسکے استفراغ مین واما من قوۃ المریض فانہ ان کان قویا لم یوخر الاستفراغ
وان کان ضعیفا اخر لیراجع القوۃ بالاغذیۃ یا نکالا جاوے قوت بیمار سے پس اگر مریض قوی ہی

تاخیر نہ کرنا چاہیے استفراغ کو اسلیئے کہ تاخیر اُسمین حاجت کی اور وفا کرنے قوت کی موجب غلبہ طبیعت کا اوپر طبیعت کے اور باعث ضعف قوت کا ہی اور تدارک اس صورت مین دشوار ہی اور اگر مریض ضعیف ہی تاخیر کیا جاوے تنقیہ تو رجوع کرے قوت اغذیہ مناسبہ سے لیکن اگر باوجود ضعف کے حاجت استفراغ کی قوی زیادہ ہی چاہیئے اور رجوع کرنا قوت کا اغذیہ سے دشوار معلوم کرین احتیاطاً تمام تنقیہ خفیف کرین لیکن تفریق سے اور تقویت قوت کی اغذیہ اور اشربہ مقوی سے کہ مناسب اُس مرض کے ہو کرنا چاہیے اور یہ امور سو قوف اوپر رائے طبیب دانا کے ہین تو جو کچھ اصلح جانے عمل مین لاوے واما ملایم الوقت کما یستفرغ فی الشتاء عند انتصاف النہار و فی الصیف بالاسحار یا نکالا جاتا ہی اُس چیز سے کہ مناسب وقت کے ہو فصول سے جیسا استفراغ کیا جاتا ہی جاڑے دن مین وقت چاشت اور آدہے دن کے اور گرمیون مین وقت سحر کے قبل صبح کے اور وجہ اسکی ظاہر ہی واما من جہۃ استعمال فیو خذ من نفس عضو العلیل کالسیح فی الامعاء العلیا یداوی بالمشروب و فی الامعاء السفلی یداوی بالحقن لیکن جہت استعمال دوا کے پس کیجاتی ہی نفس عضو علیل سے مانند سحج کے کہ بیچ امعاء علیا کے ہو علاج کیجاتی ہی ادویہ مشروبہ سے اور سحج کہ بیچ امعاء سفلی کے ہو علاج کیجاتی ہی حقنے سے اسلیئے کہ پہونچنا دوا کا عضو ماؤف مین پہلے سحج مین پینے سے اور پیچ سحج دوسری کے حقنے سے آسان ہوتا ہی واما اختیار الاوفق منہ فیستخرج من قوۃ المریض و ضعف لیکن اختیار کرنا اُس چیز کا کہ موافق زیادہ ہی دوا سے پس نکالی جاتی ہی وہ چیز قوت مرض اور ضعف سے اسلیئے کہ بیچ ہر حال کے حالات سے وہ دوا کہ مناسب اُسکے ہو موافق زیادہ ہوتی ہی اُسکو واما مداواۃ العضو خاصۃ فتتم بطرق اربعۃ لیکن دوا کرنا عضو کا خاصۃً پس تمام ہوتا ہی چار طریق سے چنانچہ ہر ایک اُنمیں مؤلف ذکر کرتا ہی احدہا الماخوذ من مزاجہ ایک اُن چار طریق سے یہ ہی کہ ماخوذ ہو مزاج عضو سے فان الاعضاء مختلفۃ فی المزاج فیرد کل واحد منہا الی مزاجہ الطبیعی پس تحقیق کہ اعضا مختلف ہین بیچ مزاج کے اور جسوقت تغیر اُنمین پڑے چاہیے کہ رد کیا جاوے ہر ایک اُن اعضا سے طرف طبیعی اپنے کے اور بیچ بحث اعضا کے امزجہ اُنکے مذکور ہوے الثانی الماخوذ من خلقتہ دوسرا اُس سے ماخوذ ہی خلقت عضو سے فانہ ان کان سخیفا کالریۃ لا یحتمل الادویۃ القویۃ پس اگر عضو سخیف ہو یعنے نازک جرم اور متخلخل مانند ریہ کے پس استعمال کیجا دین

ادویہ قویہ والکان متانتہ الکثیفۃ اور اگر ہو عضو سخت جرم مانند گردہ کے یستعمل فیہ القویۃ استعمال
کیجاتی ہین اُسمین ادویہ قویہ وان کان وسطا کالکبد یستعمل فیہ الوسط اور اگر ہو عضو متوسط الجرم
مانند جگر کے استعمال کیجاتی ہین اُسمین وہ دوائین کہ متوسط ہین بیچ سختی اور قوت کے الثالث اما
من قوۃ فان العضو متی کان رئیسا طریق تیسرا طریق اربعہ سے ماخوذ ہی قوت عضو سے پس تحقیق
کہ عضو جسوقت ہو رئیس ہو مانند دل اور جگر اور دماغ کے او عیم منفعۃ البدن یا عام ہو نفع اُس عضو کا
تمام بدن کو مانند معدے کے کہ اگرچہ رئیس نہین ہی لیکن تمام بدن اُسکے محتاج ہین او کان لطیفا یا وہ عضو
لطیف اور شریف اور ذکی الحس مانند آنکھ اور کان کے اور مانند اُنکے لا یستعمل ما یحلل قوتہ استعمال کرنے
نچاہیے ایسے اعضا مین وہ چیز کہ محلل قوتون کی ہو اور استعمال عام ہی کہ داخل سے ہو یا خارج سے لہذا
شیخ رئیس نے کہا کہ جسوقت تنقیہ کوئی عضو کا اعضاے رئیس سے اگر ادویہ قویہ سے مطلوب ہو تو ایک دفعہ
نکرنا چاہیے اور اگر تضمید کرین محللات سے واجب ہی کہ ادویہ قابضہ طیب الرائحہ اُنمین ملا دیوین تو اس عضو کی
قوت کو محفوظ رکھے اور بھی افراط تبرید کی او تضمید مرخیات اکیلے کی ان اعضا مین منع ہی منہ جاتی ہین اور اولیٰ ترین
اعضا کا اس مراعات سے دل ہی بعد اُسکے دماغ اور کبد اور اسی طرح بیچ علاج معدے
اور ریہ کے کہ عضو مشترک ہین تمام بدن کو افراط تبرید کی روا نہین ہی خصوصا اگر اونمین
ضعف ظاہر ہو اسی سبب سے بیچ حمیات حادہ کے جسوقت بیچ معدے کے ضعف ہو پانی
شدید البرد نہین دیتے اور اسی طرح مبردات دوسرے اور بدستور جسوقت ضعف ریہ کا
ساتھ تپ کے ہو افراط برودت کی نچاہیے کرنا اور جیسا استعمال کرنا محللات صرف کا اور مرخیات
صرف کا اعضاے رئیس مین ممنوع ہی اور بیچ معدے اور ریہ کے بھی ممنوع ہی اور مراعات اعضاے
ذکی الحس کی وہ ہی کہ دوائین ردی الکیفیت لذاعہ موذیہ انمین استعمال نکرین مانند ملطفات کے
الرابع الماخوذ من وضعہ طریق چوتھا طرق اربعہ سے ماخوذ ہی وضع عضو سے لتعرف وضع عضو کی
تعاقلہ مکرتی ہی موضع اور مشارکت کو مؤلف ان دونون کی کہتا ہی فانہ ینفع اما فی تقدیر قوۃ الدواء
بحسب قرب العضو وبعدہ پس تحقیق کہ بلحاظ وضع کے بیچ معالجہ کے نفع پاتا ہی لحاظ کرنے والا بیچ
تقدیر دوا کے باعتبار نزدیک ہونے عضو کے اور بعید ہونے عضو کے پہونچنے دوا کے جیسا نظیر
مین آتا ہی فان المری یسھل لتغیر مزاجہ بالدواء بسرعۃ بسوالالیہ پس تحقیق کہ مری سلا جو مر دوا

اور غذا کی از متغیر ہوتا اُسکے مزاج کا دوا سے شربت سے بآسانی ہوتا ہی بسبب جلد پہونچنے دوا کے طرف
اُسکے ولالذلک الرئة اور نہین ہی ایسا ریہ اور وجہ اُسکی ظاہر ہی کہ پہونچنا دوا کا اُسمین یا جگر سے ہوگا
مسالک معلوم سے یا ازروے ترشح کے مری سے طرف ریہ کے اور دونون صورت مین نقصان
یا بطلان دوا کا ہوگا واما فی مشارکة العضو بما یتصل بہ من الاعضاء ینتفع ہوتا ہی لحاظ کرنے والا امر
وضع کا بیچ مشارکت عضو کے ساتھہ اُس چیز کے کہ اتصال رکھتا ہی عضو مذکور بسبب اُس چیز کے اعضا سے
اور بیچ اُسکی تفصیل کے ازروے تفریع کے کہتا ہی کہ فیستفرغ المادة التی حصلت فیہ من ذلک العضو
پس استفراغ کیا جاتا ہی مادہ کہ اصل ہوا اُسمین راہ اُس عضو سے کہ شریک اُسکا ہی لما اذا حصلت
المادة فی الجانب المقعر من الکبد فیستفرغ بالمسہل نحو الامعاء جیسے جسوقت حاصل ہو مادہ بیچ جانب
مقعر کے کبد سے پس نکالا جاوے اُسکو مسہل سے جانب امعا کے اسلیے کہ مقعر جگر امعا سے مشارکت
رکھتا ہی اور جذب کرنا اُسکے تا وے کا اِس راہ سے آسان زیادہ ہی وان حصلت فی الجانب المحدب
فیستفرغ بالادرار نحو الکلیتین اور اگر حاصل ہو مادہ بیچ طرف محدب جگر کے پس نکالا جاتا ہی
ادرار سے طرف گردے کے اسلیے کہ حدبہ جگر مشارکت رکھتا ہی گردون سے اب بیان کرتا ہی
مؤلف طریق جذب مواد کا اور اشارہ کرتا ہی اِس امر پر کہ پہچاننا موضع عضو کا دخل رکھتا ہی بیچ
نوع کیفیت جذب اور استفراغ کے جیسا کہ کہا واعلم المادة اذا کانت فی الانصباب تجذب من
موضع الی موضع والمکان البعید اور جان تو کہ مادہ اگر ہو بیچ ریزش کے جذب کیا جاوے
اسکو ایک مکان سے دوسرے مکان مین اگرچہ مکان مجذوب الیہ دور ہو یعنے اس حالت
مین کہ ابھی تک مادہ گرنے سے موقوف نہین ہوا ہی جذب مادے کا عام ہی کہ طرف مکان قریب کے
ہو یا بعید کے لیکن جذب مذکور بعد مراعات مین شرط کے چاہیے کرنا ایک اُنمین سے مراعات
مخالفت جہت کی ہی لیکن مخالفت ایک قطر مین ہو جیسے مادہ ہاتھہ داہنے کا مثلاً طرف
ہاتھہ بائین کے جذب کرین یا مادہ سر کا طرف ہاتھہ اور پانون کے لیکن جذب دو قطر
مین درست نہین ہی کسی وقت مین اور یہ ایسا ہو کہ مادہ داہنے ہاتھہ کا مثلاً طرف
بائین پانون کے جذب کرین شرط دوسری اُنمین سے مراعات مشارکت کی ہی
اسی سبب سے وضع محاجم اوپر پستانون کے حیض کو بند کرتا ہی لوضع للشارکہ بینہما

[illegible] بسبب ... واقع ہونے ... [illegible]

اسی بین الشیلین والرحم شریان تیسری ہی اُنسے مراعات سعادات کی ہی اور یہ ایسا ہوتا ہی کہ واسطے
علل کبد کے داہنی باسلیق کی فصد کرتے ہین اور واسطے امراض طحال کے باسلیق بائین اور جسوقت
بادجود رعایت محاذات کے دور کرنا مادّے کا بھی مطلوب ہو اسیلم داہنی واسطے کبد کے اور اسیلم
بائین واسطے طحال کے کھولنا چاہیے اور بھی جسوقت جذب بدون استفراغ کے کرین لازم ہی کہ درمیان
مجذوب منہ اور مجذوب الیہ کے بعد معتد بہ ہو اسلیے کہ بیچ اس صورت کے اوپر تقدیر مقاربت کے
خوف رجوع مادّے مجذوبہ کا ہی طرف مجذوب عنہ کے فاما اذا انفصلت فی العضو فان کان العہد
قریبا تجذب من موضع الی موضع قریب کما تجذب مادۃ الرحم بالحجمۃ علے الساقین ولیکن جسوقت
حاصل ہو مادہ بیچ عضو کے یعنے گرنے سے موقوف رہا ہو تمام اور کمال اُس موضع مین جمع آیا پس
اگر زمانہ انقطاع گرنے مادہ کا قریب ہی پس جذب کیا جاوے مادہ اُس موضع سے طرف موضع نزدیک کے
اسلیے کہ اس صورت مین بسبب ٹوٹ جانے تیزی مادہ کے خوف رجوع مادہ کا طرف مجذوب عنہ
نہین رہا اور جذب مادّے کا طرف قریب کے لامحالہ آسان زیادہ ہوتا ہی جیسے جذب کیا جاتا ہی
مادہ رحم کا حجمہ سے کہ اوپر ساقون کے رکھتے ہین وان کان العہد بعیدا فیسیل من نفس العضو اور اگر زمانہ
حاصل ہونے مادہ کا بعید ہوا ہی پس سائل کیا جاتا ہی یعنے نکالا جاتا ہی مادہ خود عضو سے اسلیے
کہ عمدہ تنقیہ عضو مقصود کا ہی اور اسہل ترین اور اکمل ترین طریقون مین بیچ نکالنے کے یہی ہی
کہ ذات عضو سے ہو اور مدت قرب عہد کی تین دن تک ہی نہایت پانچ دن اور بعد اُسکے
بعید عہد ہی فائدہ بیچ طریق امالہ مادہ کے ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے اور وہ
امالہ کی قسم ہی ایک وہ کہ وہ عضو کہ برابر اُسکے ہی مضبوط باندھین اسقدر کہ اُسکو الم پہونچے تو
بسبب الم کے مادہ اس طرف پھر جاوے دوسرا وہ کہ اوپر اُس عضو کے کہ برابر اُسکے ہی حجمہ لگاوین
یا دوائین گرم جاذب کا ضماد کرین تیسرا وہ کہ اگر مادہ بیچ داہنے ہاتھ کے ہو مثلا بائین ہاتھ سے
ریاضت کرنا چاہیے اور بھاری بوجھ اوٹھانا جیسے ایک شخص نزدیک جالینوس کے ایک
چیز بھاری راہ دور سے ایک ہاتھ مین لیکر آیا تھا اور اُس سبب سے وہی ہاتھ ورم کر گیا تھا
جالینوس نے اُس سے کہا کہ برابر وزن اُس چیز کے کوئی چیز دوسرے ہاتھ مین لیکر روانہ ہو
اُس شخص نے ایسا ہی کیا صحت پائی بدون اور تدبیر کے چوتھا وہ کہ اگر مادہ بیچ سر اور آنکھ کے ہو

چاہیے کہ دوائیں درد کی تھامنے والی پہلے رکھیں اور پاؤن کو زور سے ملیں یا گرم پانی مین رکھیں
یا ماناب سے پاؤن کو باندھیں جیسے بیچ شد اطراف کے مفصلاً کہا گیا اور اسی طرح جسوقت مادے نے
طرف باطن کے منہ کیا او چاہتا ہی کہ اوپر معدے اور سینہ کے گرے چاہیے کہ اطراف کو خوب
مضبوط باندھے تو مادہ پھر آوے اور جسوقت امالہ مطلوب ہو تو توقف نکرے کہ امالہ شروع مین
آسان ہی اور جانیں کہ اگر مادہ تھوڑا اور قلیل الحرکت ہو امالہ اسکا بدون استفراغ کے کافی ہی اور خوف
ضرر کا نہیں ہی لیکن اگر بدن ممتلی ہو اور مادہ کثیر الحرکۃ ہو امالہ ساتھ استفراغ کے چاہیے کرنا تو کوئی
آفت میں مبتلا نہوے اور یہی معلوم کریں کہ ادرار بول تعریق سے موقوف ہوتا ہی اور عرق مفرط
ادرار بول سے اور اسہال قے سے اور قے اسہال سے بالجملہ بیچ امالہ کے مراعات مخالفت کی
لازم ہی چنانچہ گذرا خواہ محل قریب سے ہو یا محل بعید سے مثلاً اس شخص کو کہ تالو اور منہ سے
خون آتا ہی اور چاہیں طرف مخالف قریب کے پھیرین طرف ناک کے مائل کریں اور اگر چاہیں
کہ دور زیادہ لیجاویں ہاتھ اور پاؤن کی فصد کریں اور اسی طرح وہ عورت کہ بواسیر رکھتی ہی
اور چاہیں کہ عضو قریب کی طرف اسکو پھیرین جانب رحم کے مائل کریں تو حیض سے نکل جاوے
اور اگر چاہیں دور زیادہ لیجانا کوئی رگ اوپر کے بدن کی کھولیں اور جب تک ممکن ہو کوئی
طرف اعضاے رئیس اور شریف اور قوی الحس کے مادے کو نہ لیجاویں بلکہ طرف عضو خسیس کے
کہ اسکے قریب ہو اور قوی ہو منجذب کریں انتباہ بیچ بیان کئی قانون کے کہ طبیب کو
محافظت انکی واجب ہی اور یہ کئی قسم ہیں پہلے وہ کہ بیچ فصل قوی الحرارۃ یا قوی البرودۃ کے
جہان تک کہ ممکن ہی اسہال قوی اور قے اور لیلا ور قے قوی سے پرہیز کرنا چاہیے دوسرا وہ
کہ جسوقت طبیب حاذق نے موافق حدس مناعی اپنے کے تحقیق اسباب کی اور نوع مرض کی کر کے
علاج مین شروع کیا ہو بہ سبب تاخیر ظہور نفع کے ہاتھ اُس تدبیر سے نہ اوٹھاویں اور
اسی طرح اگر کوئی تدبیر احیاناً غیر مطابق قانون کے کی جاوے اور نفع اُس سے ظاہر ہو اوسپر
غرور نکریں اور ترک کرنا اسکا لازم جانیں کہ آخر کو ضرر کریگا تیسرا وہ کہ بیچ درمیان دوا کرنے کے
ادویہ کو بدلتے رہیں جب تک طبع الفت نکرے کہ انفعال مالوف سے کمتر ہوتا ہی چوتھا وہ کہ
جسوقت بیچ تشخیص کے تردد ہو عمدہ سرانجام کام کا اوپر طبیعت کے چھوڑے تو مغلوب ہونا طبیعت کا

یا مغلوب ہونا بیماری کا ظاہر ہوا اسلئے کہ اس صورت مین مرض تشخیص مین آویگا اور دوا کرنیکا دخل ہوگا پانچوان وہ کہ جسوقت مرض ساتھ درد کے جمع ہو پہلے درد کو تسکین کرین اگرچہ خدر سے ہو لیکن حتی المقدور خشخاش سے اور مانند اسکے سے تجاوز نکرے کہ یہ باوجود تخدیر کے مالوف اور ماکول ہے چھٹا وہ کہ جسوقت چاہین فصد کرین واسطے درد کوئی عضو کے اعضاے باطنی اور درد اُس عضو مین بشدت ہو واجب ہے کہ پہلے تسکین درد کی ضماد عرقی اور طلاے مسکن سے یا مشروبات مسکن سے کرین بعد اُسکے فصد کرین اسلئے کہ اگر پہلے فصد کرین احتمال ہے کہ سبب مختلف ہونے دونون جذب کے کہ درد مادے کو اپنی طرف کھینچتا ہے لان الالم جذاب اور فصد کہ اپنی طرف کھینچتی ہے خلل طبع مین ظاہر ہوتا ہے اور مادہ مقصود وہین نکلتا اور ضعف اور غشی ظاہر ہوتی ہے ساتوان وہ کہ تقویت قواے نفسانیہ اور حواس کی بیچ تمام معالجات کے مقدم زیادہ ہو اور فرح اور سرور اور شغل ساتھ ظریف لوگون کے اور محبوبون کے اور سننا غناے لطیف کا دستور اور اسی طرح ملازمت دولتمندون کی اور ملازمت اُن لوگون کی کہ مریض اُنسے حیا کرتا ہو اکثر امراض مین نفع کرتی ہے اور دستور انتقال ایک ہوا سے طرف دوسری ہوا کے اور ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے جلیل الاثر ہے الفصل التاسع فی الفصد والحجامۃ فصل نوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہے بیچ فصد اور حجامت کے اما الفصد فھو علاج قوی للابدان الدمویۃ ولذوی الاکل والشرب لیکن فصد پس وہ علاج قوی ہے واسطے ابدان دموی کے اور واسطے صاحب اکل و شرب کے اور فصد اُسکو کہتے ہین کہ رگ کو نشتر سے بطریق مشہور کے چیرین والعروق المعتاد فصدہا ہی عروق المرفق اور رگین کہ اکثر عادت اُنکے کھولنے کی ہے وہ رگین آرنج کی ہے یعنے کہنی کی ہین چنانچہ بعد ترجمہ عبارت متن کے مفصلاً کہی جاوینگی الا ان العلۃ اذا کانت فی الراس ففصد القیفال اسرع فی النفع مگر یہ کہ اگر بیماری ہو سر مین پس فصد قیفال یعنے سرِرگ کی اثر مین جلد زیادہ ہو و متی کانت فی اسفل البدن ففصد الباسلیق اسرع فی النفع اور جسوقت بیماری ہو اسفل بدن مین پس فصد باسلیق کی کھولنی جلد زیادہ ہے بیچ نفع کے واما الاکحل فیجمع منافع العرقین جمیعا لیکن رگ اکحل یعنے ہفت اندام کی پس جمع فوائد دونون رگون کی ہے و اما الحجامۃ فقطعہا ضعیف و ہو یجذب الدم مما یحاذ العضو الذی تحجم علیہ

الفصل التاسع فی الفصد والحجامۃ

بیان فصد

بیان حجامت

باتوا با حجامۃ الساقین اور لیکن حجامت پس فعل اسکا ضعیف ہی بہ نسبت فصد کے اور وہ حجامت جذب کرتی ہی خون کو اُس جگہ سے کہ مجاور اور نزدیک اس عضو کے ہی کہ اوسپر حجامت کیجاتی ہی اور قوی زیادہ حجامت مین حجامت ساقین کی ہی پوشیدہ نرہے کہ جو مذہب شارحون کا کہ طول دینا کلام کا ہی اس فصل کو تین قسم مین ہم ذکر کرتے ہین ساتھ فوائد کثیرہ کے قسم پہلی بیچ فصد کے قسم دوسری بیچ حجامت کے قسم تیسری بیچ لگانے جونک کے قسم پہلی بیچ فصد کے اور یہ قسم متضمن ہی اوپر کئی فائدے کے فائدہ بیچ تعریف فصد کے اور فضیلت اسکی اوپر اور استفراغات کے اور منافع اسکے کہ اُس سے متعلق ہین پوشیدہ نرہے کہ فصد استفراغ کلی ارادی ہی کہ نکالتے ہین اخلاط کو طریق تفرق اتصال عرقی سے اور یہ تفرق اگر معتدل ہی اخلاط نکلتے ہین اُس نسبت اور وجہ سے کہ بیچ عروق کے ہین اور اگر تنگ واقع ہو جو رقیق ہی نکلتا ہی اور غلیظ باقی رہتا ہی اسی سبب سے فصد تنگ سے منع کیا ہی مگر وہان کہ صرف امالہ مطلوب ہی جیسے مرعوف قلیل الامتلا مین معمول ہی اب جانین کہ استفراغ کلی بیچ اصطلاح اطبا کے اوپر دو وجہ کے اطلاق کیا ہی ایک وہ کہ تنقیہ تمام بدن کا کیا جاوے اور اس تقدیر پر استفراغ جزئی اُسکو کہتے ہین کہ ایک عضو خاص سے استفراغ کرین مانند سعوط اور غلوس کے کہ واسطے تنقیہ سر کے خاص ہین فقط دوسرا وہ کہ تنقیہ تمام اقسام اخلاط کا کیا جاوے اگرچہ بعض اعضا سے ہو اور اس صورت مین استفراغ جزئی اُسکو کہتے ہین کہ ایک خلط خاص کو نکالے مانند اُس اسہال اور قی کے کہ تنقیہ خلط خاص کا اُنسے کیا جاوے ورنہ استفراغ سے کہ بیچ تعریف فصد کے مذکور ہی یہی قسم دوسری مراد ہی اور ایسا اگر نہو فصد اربیہ کی اور فصد دونون ساق کی اور سوا اُنکے کہ عضو خاص سے خون کو نکالتے ہین حد فصد سے نکل جاوین اور شک نہین ہی کہ خون جس عضو سے کہ آتا ہی مرکب الاخلاط ہی اور استفراغ اُسکا استفراغ سب اخلاط کا ہی اور جملہ فضائل فصد کے اوپر اور استفراغون کے فضیلت عمدہ وہ ہی کہ تنقیہ اُسکا اختیاری ہی بعد فصد کے اگر عدم فساد معلوم ہو فوراً بند کر سکتے ہین اور کچھ خوف مضرت کا نہین ہوتا اور اسی طرح نکالنا خون کا موافق حاجت کے اختیار پر موقوف ہی بخلاف مسہل اور مقی کے کہ بعد شمل کے اگر جانین کہ مادہ غیر مقصود نکلتا ہی اور روکا چاہین ضرر کرتا ہی بسبب تعارض دونون عمل مختلف کے اور کبھی استعمال قابض کا بعد مسہل قوی کے اُسکے عمل کو زائد کرتا ہی فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ لائق نکالنے خون کے کون آدمی ہین جانین کہ لائق اس کام کے تین آدمی ہین ایک وہ

آدمی کہ مستعد ہو واسطے پیدا ہونے امراض کے وقت کثرت خون کے یا اُسکے متغیر ہونے کے یعنے اسکی
عادت رکھتا ہو کہ جب خون زیادہ یا متغیر ہوا امراض مین مبتلا ہوتا ہی اور نظیر اُسکی وہ شخص ہی کہ وہ
مستعد ہو واسطے عرق النسا اور نقرس اور درد مفاصل دموی کے اور وہ شخص کہ مستعد ہو واسطے صرع
اور سکتہ کے اور مالیخولیا کے نزدیک کثرت اور تغیر دم کے اور وہ شخص کہ مستعد ہوا ویر خوانیق اور
اورام احشا اور رمد گرم کے اور وہ شخص کہ خون بواسیر معتاد کا یا خون حیض کا بند کیا ہوا ور اُس
شخص کو اُسکے اعضاے باطنی مین ضعف ہو اور ساتھہ اسکے مزاج اُسکا گرم ہو کہ اس شخص کو بہتر وہ ہی
کہ بیچ فصل ربیع کے فصد کرے تو ان امراض مین واقع ہونے سے محفوظ رہے لہذا قرشی نے کہا کہ
یفصد لا لکون زیادۃ الدم او رداءۃ کیفیتہ بالفعل بل بالقوۃ اذا کانت تلک القوۃ قریبۃ دوسرا وہ
کہ خوف مرض اور آفت سے حکم اُسکی فصد کا کیا ہو بدون اُسکے کہ کثرت خون کی اور متغیر ہونا اُسکا
ملحوظ ہو اور مثال اسکی وہ شخص ہی کہ اسکو ضربہ یا سقطہ پہونچے اور بنظر احتیاط کے اُسکی فصد کرتے
تو ورم کے پیدا ہونے سے ایمن ہین اور اسی طرح وہ شخص کہ ورم رکھتا ہو اور ڈرے کہ قبل پکنے
کے پھٹ جاویگا حکم اُسکی فصد کا کرتے ہین اگرچہ کثرت خون مین نہین ہی تیسرا وہ کہ وہ شخص مبتلا ہو
امراض دموی مین کہ اس جگہہ بطریق اولے نکالنا خون کا واجب ہوتا ہی چنانچہ بیچ فائدہ آیندہ کے
بیچ رد کرنے قول والہی مانعان فصد کے مشروحاً کہا جاتا ہی اور سواے ان تین آدمی کے اور
آدمیون مین خون نہ نکالنا چاہیے فائدہ بیچ بیان اُسی اختلات کے کہ درمیان قدما کے اور
غیر اُنکے بیچ نکالنے خون کے واقع ہوا ہی جاننا تم کہ بعض لوگ مطلق منع کرتے ہین اور واسطے اثبات
اپنے مطلب کے تین دلیل ذکر کرتے ہین ایک وہ کہ خون مادہ اور اصل اعضا اور ارواح کا ہی
اور موجب قوت اور صحت کا اور ایسی چیز قابل نکالنے کے نہین ہی دوسرے وہ کہ اگر خون جائز الاخراج
ہوتا ہر طرح کوئی مضرت واسطے دفع کرنے اُسکے فصد کے مقرر ہوتا جیسے واسطے صفرا کے مرارہ اور
واسطے سودا کے طحال ہی اسلیے کہ استعداد ہر امر کی ضروری ہی اور لازم طبیعی ہی بدن مین بحکم اللہ تعالی کے
تیسری وہ کہ جائز ہونا تنقیہ خون کا یا بسبب کثرت خون کے ہی یا بسبب ردی ہونے کے
اور دونون صورت مین فائدہ متصور نہین ہی بلکہ ضرر متحقق ہی لیکن در صورت کثرت کے ظاہر ہی
کہ گرمی مزاج کی حاصل ہوتی ہی اور خون زائد صفرا بن جاتا ہی پس تنقیہ سکا واجب ہی نہ تنقیہ

خون کا اور اسی طرح بیچ حالت ردی ہونے کے متغیر ہونا خون کا یا ساتھ برودت کے ہی یا ساتھ حرارت کے
اگر ساتھ برودت کے ہی لامحالہ اسکا ثقل اور کمی حجم کی خون مین ہوگی اور اس حالت مین اجازت نکالنے کی درست
نہین ہی اور اگر تغیر ساتھ حرارت کے ہی شک نہین ہی کہ لطیف خون کا صفرا اور کثیف اُسکا سودا ہو جاتا ہی
پس تنقیہ اُن دونون کا واجب ہی نہ تنقیہ دم کا اور اس قول واہی کو جمہور اطبا سے قدیم اور جدید نے رد کیا ہی
اور جواب ہر دلیل کا مفصل مرقوم کیا چنانچہ بیچ رد دلیل پہلی کے کہا ہی کہ خون اگرچہ مادہ اعضا
اور ارواح کا اور باعث قوت کا ہی لیکن بشرط اعتدال کے اور جسوقت خون نے اعتدال سے تجاوز کیا
نکالنا شی زائد کا لازم ہی اسلیے کہ کثرت مقدار اور تمدد اوعیہ سے حرارت غریزی کو منغمر اور مغلوب
کر دیتا ہی جیسے تھوڑی آگ اور بہت لکڑی مین مری ہی اور بیچ رد دلیل دوسری کے کہا ہی کہ ہم نہین
مانتے اس امر کو کہ طحال اور مرارہ مفرغہ سودا اور صفرا کے ہین بلکہ دو خزانے ہین کہ طبیعت نے باذن
اپنے خالق کے جس قدر کہ انکے واسطے مصالح بدن کے مطلوب اور درکار ہی اور تشریح مین معلوم
ہوا اس جگہ مہیا اور موجود رکھتی ہی اور بتدریج صرف کرتی ہی اور اطلاق لفظ مفرغہ کا ان دو
عضو پر کہ خزانہ مین بطریق مجاز کے بیچ کلام اطبا کے واقع ہوا اور نہ مفرغہ عبارت ہی مجمع اُس چیز
کہ مفید نہو بدیہی ہی کہ اس جگہ نہین ہو سکتا اور اوپر تقدیر تسلیم کے نہ ہونا مفرغہ کا واسطے دم کے
دلیل مانع ہونے اُسکے تنقیہ کی ہی چاہیے کہ بلغم بھی نزدیک تمھارے منہی الا استفراغ ہو اسلیے
کہ وہ بھی مفرغہ نہین رکھتا ہی دلیس تلبیس اور بیچ رد دلیل تیسری کے کہا ہی کہ کثرت اور حرارت خون کی
شک نہین ہی کہ نزدیک افراط کے موجب اُسکے استحالہ کا طرف صفرا کے ہوتی ہی اور پیدا ہونا
صفرا کا لامحالہ زیادہ کرنے والا سوء مزاج حار کا ہی پس تجویز فصد کی نزدیک کثرت مقدار کے اور
بہت ہونا حرارت خون کا قبل اسکے کہ مفرط ہون اور باعث تولید صفرا کے ہون لازم بلکہ
واجب ہوا اور اوپر تقدیر استحالہ کے بھی چاہیے کہ جائز ہو اسلیے کہ خون زائد بالکل دفعتہً استحالہ طرف
صفرا کے نہین کرتا ہی بلکہ تھوڑا اُس سے وقتاً بعد وقت مستحیل ہوتا ہی پس نکالنا خون زائد کا موجب
قطع مادے مدد صفرا کا ہوا اور معلوم ہی کہ بعد قطع سبب کے اور منع کرنے مدد کے تعدیل صفرا
مستحیلہ کی آسانی سے ہوگی اور بھی معلوم کرین کہ کثرت مقدار خون کو اگرچہ مفرط ہو استحالہ
ہونا طرف صفرا کے لازم ہمیشہ نہین ہی بہت ہوتا ہی کہ حرارت غریزی غالب ہو اور جوش

خون کو قوت و کثرت بدن اسکے کہ مستحیل بصفرا ہو خصوصاً کہ ثلث بیچ مقدار خون کے نکالنے تک ہو وہ گرمی اور بیماری امراض حرارت خونریزی کا ہی اور ترشی بیچ تائید کلام جمہور کے کہ فصد کے بیچ برہان لایا ہی کہ جس وقت خون مقدار مین زیادہ ہوتا ہی اسطور کہ زوال اسکا تقلیل کرنے غذا سے بدون ضرر شدید کے مرجو نہو یا مستحیل ہوتا ہی طرف کیفیت ردیہ کے اسطرح کہ اصلاح اسکی ادویہ سے بدون ابتدا اسی مدد سے متوقع نہو لا محالہ امر غیر طبعی پیدا ہوگا اور دفع کرنا اسکا واجب اور حصول دفع اسکا بدون نکالنے کے ممتنع ہی پس استفراغ دم کا وقت حاجت کے ضرور ہوا اور نہی اس سے منہی عنہ ہی مثلاً و استقرار اشتباہ جو تحریر ہوا اس سے متحقق ہوا کہ نکالنا خون کا وقت حاجت کے ضروری ہی وہ بھی دو آدمی کو ایک وہ ہی کہ خون اسکا مقدار طبعی سے اسمین زیادہ ہو بالفعل یا بالقوۃ القریبہ دوسرا وہ کہ خون اسکا کیفیت مین متغیر ہو بالفعل یا بالقوۃ القریبہ اور جس وقت کثرت خون کی یا تغیر اسکی کیفیت وجوب اسکے تنقیہ کی لازم ہوئی اجتماع ان دونون کا بطریق اولے لازم ہوگا اور سوائے ان دونون صورت کے ہرگز روا نہین ہی اسلیے کہ نکالنا خون کا کہ کماً اور کیفاً معتدل ہو بالفعل یا بالقوۃ منہی عنہ ہو بالاتفاق کما لا یخفے فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ بیچ فصد کے مراعات نضج کی کس حال مین واجب ہی اور کس حال مین واجب نہین پوشیدہ نرہے کہ مراد نکالنے خون سے یا کم کرنا مادے کا ہی یا استیصال اسکا یعنے بالکل نکالنا اگر کم کرنا مقصود ہو بدون توقف کے فصد کرین اور انتظار نضج کا یہان واجب نہین ہی اور اگر استیصال مطلوب ہو نظر کرین کہ خون مین غلظت اور لزوجت ہی یا نہین اگر ہو انتظار نضج کا اسکی فصد مین واجب ہی لیکن غلظ مین اسلیے کہ نکالنا دم غلیظ کا ممکن نہین ہی مگر اس فصد سے کہ نہایت کشادہ ہو اور ایسی فصد لا محالہ موجب سقوط قوت کی ہی لکثرۃ ما یخرج معہ من الارواح لیکن بیچ لزوجت کے اسلیے کہ جو لزج عروق مین متشبث ہوتا ہی اور جدا ہونا ایسے خون کا دشوار ہی خصوصاً فصد مین کہ قوت جاذبہ سے خالی ہی بخلاف مسہل اور مقی کے کہ مادے کو عروق سے جذب کرتے ہین پس جس وقت کہ خون غلیظ یا لزج ہو اور فصد کرین شک نہین ہی کہ خون جید نکلے گا اور ارواح بھی اور یہ امر مضعف قوت کا اور مبرد مزاج کا ہی اور موجب قصور ہضم اور نضج کا اور باعث آفات اور فساد کا لیکن اگر خون واجب الاستفراغ مین غلظت اور لزوجت

سو نظر کرین کہ قوام اسکا معتدل ہی یا رقیق اگر معتدل ہو تو نضج بین ہی بدون توقف کے نکالین اور اگر
رقیق ہی ملاحظہ کرین کہ خون عروق مین منتشر ہی یا ایک عضو خاص مین اگر منتشر عروق مین ہی
بھی محتاج نضج کا نہین ہوتا ہی بیچ نکالنے کے اسلیے کہ اس حالت مین بسبب تشبث ہونے طبیعت کے
ساتھ خون صالح کے اور قادر ہونے طبیعت کے اوپر دفع کرنے فاسد کے خون ردی زیادہ نکلیگا
اور یہی امر مطلوب ہی اور اگر ایک عضو خاص مین محصور ہو جیسے نقرس اور درد مفاصل اور خراج
مین ہوتا ہی انتظار نضج کا واجب ہی تو قوام معتدل ہو وے اور فصد مین نکل سکے اسلیے کہ خون
رقیق جو عضو مین محصور ہوتا ہی بیچ خلل عضو کے تشرب ہوتا ہی یعنے عضو کے اجزا مین گھس
جاتا ہی اور جدا ہونا اسکا دشوار ہوتا ہی اور واقع کرنا فصد کا بسبب نکلنے مادہ غیر مقصود کے
مزید شر کا ہوتا ہی تنبیہ جو اوپر لکھا گیا اس سے مفہوم ہوا کہ اعتبار نضج کا فصد مین نہین کر سکتے
مگر اس جگہ کہ استیصال خون کا مطلوب ہو اور ساتھ اسکے خون غلیظ یا لزج ہو یا رقیق متشبث
عضو خاص سے اور بیچ غیر اس صورت کے اعتبار نضج کا ساقط ہی اور بدون مہلت کے فصد کرین اور
جسقدر اطبا کو بیچ اعتبار کرنے وجوب النضج کے بیچ فصد کے قبل نضج کے اس شخص کو کہ مستعد
حدوث نقرس اور عرق النسا اور درد مفاصل اور صرع اور سکتہ اور مالیخولیا اور خوانیق اور اورام احشا کے اور
مانند انکے امراض دموی سے ہو اور بیچ اسکے قوام کو اعتدال سے دوری با فراط نہو گی بس
نکالنا خون کا بسبب منع کرنے کوئی مانع کے فائدہ کریگا اور اگر بقیہ اس سے بعد نکالنے کے
باقی رہیگا طبیعت بیچ اسکی اصلاح کے کفایت کرتی ہی آسانی سے لان البدن غیر مریض [illegible]
اسکے کہ یہ امراض پیدا ہوئے ہوں کہ اس صورت مین سبقت نہ کرنا چاہیے نکالنے خون مین اور انتظار
نضج کا واجب ہو لیکن بیچ مالیخولیا کے اس سبب سے کہ خون اسمین غلیظ ہوتا ہی اور بیچ اور بیماریو
اس سبب سے کہ خون بیچ عضو مخصوص کے محصور ہوتا ہی اور گذر چکا ہی کہ ایسی حالت مین بعد
نضج کے فصد کرنا چاہیے فائدہ بیچ بیان اسکے کہ کبھی باوجود تجاوز کرنے مریض کے ابتدا اور انتہا سے
حکم فصد کا کیا جاتا ہی اور تحقیق امر کا فصد سے بعد انتہا کے کہ وقت انحطاط مرض کے ہو دو وجہ
ممکن ہی ایک یہ وہ کہ اگرچہ مادہ مرض کا خون نہو لیکن باوجود مرض مذکور کے خون غالب ہو اسلیے
کہ خوف ضرر کا متصور ہو پس اس صورت مین فصد واجب ہی اگر کوئی مانع نہو اور مثال اسکی

یہ ہے کہ ایک شخص حمی صفراوی رکھے اور خون اُسکا غالب ہو اور ساتھ اُسکے بیچ ابتدا اور تزاید کے فصد نہ ہو سکے اور علاج تپ کا اور وجوہ سے کیا جاوے یہان تک کہ انتہا سے گذرے اور انحطاط کو پہونچے پس اسوقت مین غالب ہونے خون سے جو استحالہ خون کا صفرا سے اور اعادہ مرض کا متوقع ہو روا ہو کہ حکم فصد کا کرین دوسرا وہ کہ مادہ مرض کا خون ہو اور بسبب لطیفہ خون کے مرض انحطاط مین ہو بدون نکالنے کے اور اس صورت مین خوف عود مرض سے اگر فصد کرین روا ہے اسلیے کہ جسوقت مرض دموی بدون تنقیہ کے انحطاط مین آوے اور ابھی خون غالب ہو بیچ اکثر بسبب تھوڑے محرک بدنی یا نفسی مرض غلبہ کرے مثال اسکی حمی سونوخس ہے اور یہ بسبب لطیفہ اور تبرید کے کم ہوا ہو جوش اُسکا اور ساتھ اسکے خون غالب ہو کہ فصد اس جگہ واسطے امن کے عود کرنے حمی کے سے لازم ہوتی ہے کما لا یخفے فایدہ بیچ قوانین عام فصد کے اور اسکو شروعا ہم ذکر کرتے ہین قانون پہلا جسدن کہ مرض حرکت مین ہو فصد اور استفراغ عمل مین نہ لادین اسلیے کہ بیچ دن نوبت کے جہان تک ممکن ہو طبع کو ساکن کرنا چاہیے تو حرکت خلط کو مدد نہ دیوین دوسرا وہ کہ مرض صاحب بحران ہو اور طویل المدت ہو اور محتاج فصد کا جانین حتی المقدور تسکین مین کوشش کرین اور اگر تسکین نہ پاوے اور فصد لازم آوے فصد کرین لیکن خون کمتر لیوین تو بیچ قوت کے فتور نہ پڑے اور احیاناً اگر اوز حاجت اور فصد ون کی ہو کر سکتے ہین لبقاء القوۃ فی البدن تیسرا وہ کہ اگر بیچ موسم جاڑے کے کوئی شخص بعید العہد فصد سے شکایت کرے کثرت سے کہ دلیل غلبہ خون کا ہے اور فصد ضرور کرین چاہیے کہ خون کم لیوین اسلیے کہ اس فصل مین زیادہ ہونا خون کا اوپر قدر معتدل کے مطلوب ہے تو مقاومت کرے سردی ہوا کو اور بھی تکاثف اسکو عارض ہوتا ہے نہایت قلیل نہین ہوتا ہے از روی حجم کے جو تھا وہ کہ وقت حلیل ... اور بیچ قولنج غیر ورمی کے احتراز فصد سے واجب جانین اسلیے کہ فصد بسبب جذب کرنے مادے کو طرف غیر امعا کے مدد دیتی ہے حبس کو اور بھی بیچ ایسے قولنج کے مزید ضعف ہوتی ہے کہ عارض ہوا ہے قوت الم سے لیکن بیچ بادے قولنج ورمی کے سوائے فصد کے کوئی علاج نہین ہے اور اسی طرح بعض جگہ دیکھا گیا کہ طبیعت مین نقص ہوتا ہے اور فصد سے قبض رفع ہوا وجہ اسکی جو بیچ دل اس فقیر کے آئی ہے یہ ہے کہ طبیعت اس سبب سے کہ مادہ بیچ بدن کے غالب ہوتا

اور توجہ اس طرف رکھتی تھی منتشر ہونے حرارت کو بھیجنے سے طرف امعا کے غافل ہو گئی تھی جب فصد سے
امتلا کم ہوا اور طبع اپنے حال پر آئی افعال اسکے اوپر مجرائے طبعی کے جاری ہوئے اور شاید کہ ورم
مجری کا کہ درمیان مرارہ اور امعا کے واقع ہے موجب حبس طبع کا ہو کر اس صورت میں حل طبیعت
کا فصد سے بھی تحلل ہو پانچواں وہ کہ حاملہ اور حائض کو اپنے مقدور تک اجازت فصد کی نہ دیوین
لیکن اگر ضرورت قوی داعی ہو کر سکتے ہیں اور منع کرنا فصد حاملہ اور حائض کا بہ سبب خوف اسقاط
کے ہے اور نکالنا خون کا سبب کم ہونے غذائے جنین کا اور موجب تضعیف کرنے جنین کا ہوتا ہے
اس سبب سے طبیعت طاقت نہیں رکھتی ہے کہ جنین کو مستقل رکھے اور اسی طرح ہر ایک استفراغ
قوی اور کم کرنا غذا کا اور غذا دینا اشیائے قلیل التغذیہ کا بیچ حکم فصد کے بسبب واجب کرنے
اسقاط کے لیکن واقع ہونا اسقاط کا استفراغ سے ساتھ ادویہ کے اکثر قبل چوتھے مہینے کے
اور بعد ساتوین مہینے کے ہے بخلاف فصد کے کہ وہ موجب اسقاط کی ہوتی ہے اکثر اسوقت
مین کہ جنین بڑا ہوا ہو چنانچہ بقراط بھی کہتا ہے المراة الحامل ان فصدت اسقطت خاصة ان کان
طفلها قد عظم اور وجہ کثرت خوف اسقاط کا فصد سے وقت عظیم ہونے جنین کے اور استفراغات
کے قبل رابع اور بعد سابع کے وہ ہے کہ فصد غذائے جنین کو نکالتی ہے کہ وہ خون ہے پس علت اسقاط
فصد کی اکثر کم کرنا غذا کی ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جنین جسقدر بڑا ہوگا احتیاج اسکو طرف غذا کے
بہت ہوگی اور اس حالت مین مضرت نہ پانے غذا کی زیادہ ہے پس ضرر فصد کا قبل رابع کے
کمتر ہوتا ہے بشرطیکہ سبب اسقاط کا سوائے کم ہونے غذا کے اور نہ ہو بخلاف استفراغ کہ علت
اسقاط اسمین اکثر پیدا ہونا اضطراب کا بدن مین ہے اور کم ہونا تشبث طبیعت کا ساتھ رطوبات
کے بسبب جذب کرنے دوائے مستفرغ کے رطوبات کو اور شک نہین ہے کہ قبل رابع کے اور بعد
سابع کے تعلق جنین کا رحم سے ضعیف ہوتا ہے لیکن قبل رابع کے اسلیے کہ ابھی تک جنین بیچ رحم
خوب متمکن نہین ہوا اور بعد سابع کے اسلیے کہ جنین ثقیل ہوا ہے لہذا جالینوس نے کہا کہ حال جنین کا
قبل چوتھے مہینے کے مانند حال پھل کے ہے کہ نو پیدا ہوا اور بعد سابع کے مانند حال پھل پختہ کے اور ظاہر ہے
کہ ان دونوں وقت مین پھل کو شاخ سے تعلق شدید نہین ہوتا ہے لہذا تھوڑی حرکت سے گر پڑتا ہے
اور پوشیدہ نہ رہے کہ ایجاب کرنا قی کا اسقاط کو بہ نسبت اسہال کے زیادہ ہے بسبب اسکے کہ حرکت

قے کی جنبش دیتی ہے تعلق جنین کو اور ایجاب اسہال کا اسقاط کو زیادہ ترقی دیتے ہے بنظر حرکت کرنا
مواد کے جانب اسفل کے کہ رحم ہے بالجملہ بدون ضرورت قوی کے حاملہ کو پرہیز کرنا فصد اور اسہال
اور قے سے واجب ہے لیکن قے کہ بعضی حاملہ کو خود بخود آتی ہے ابتدا میں اگر شدت سے ہو تدارک
اسکا کرنا چاہیے آنے دو یوں کہ مواد فاسد معدے کا دفع ہوتا ہے اور جملہ ضروریات سے ہے کہ حاملہ کو بسبب اسکے
اجازت فصد کی دیتے ہیں وہ یہ ہیں ایک زائل ہونا آفت کا بالفعل اور یہ اسطرح ہے کہ مرض مخوف
دموی ظاہر ہو اور تدارک اسکا بدون فصد کے آسان نہو اس سبب سے کہ وقت متحمل ہونے
دو شر کے اس شر کو اختیار کرنا حکمت ہے کہ جس میں آسانی ہو لیکن نفث الدم اگر ضعیف ہو اور
تدبیروں سے حبس کریں ورنہ فصد کریں کہ منع کرنا فصد سے بنظر نقصان مادہ جنین کے تھا اور
جو نفث الدم قوی ترین اسباب نقصان غذا کا ہے فصد یہاں واسطے حبس نفث الدم کے مانع
سبب نقصان مادہ جنین کی ہوگی لیکن یہ فصد چاہیے کہ نہایت تنگ ہو تو نہ ہو سکا استفراغ سے
زیادہ اور ضعف اسکا کمتر دوسری محافظت حاملہ کی یا اسکے ولد کی بعد وضع کے حدوث
آفات سے اور یہ ایسا ہے کہ امتحان اور تجربہ سے پایا گیا کہ اگر تنقیہ خون حالت حمل میں ہو تو ایام
بعد وضع کے عورت اور ولد دونوں سالم اور صحیح رہتے ہیں ورنہ آفات اور بثور اور قروح میں
مبتلا ہوتے ہیں وہ عورت یا ولد اسکا لیکن یہ امر ایسا ہے کہ جب تک تجربہ کامل سے تحقیق نہو سکتا
اثر ہو اوفق گمان کے نہ چاہیے لیکن منع کرنا فصد حائض کا واسطے دو سبب کے ہے ایک وہ کہ تو
جنین قبل وقت کے بند نہو بسبب متوجہ ہونے خون کے اور طرف دوسرا وہ کہ مبادا افراط
خون کے نکلنے میں ہو اس سبب سے منفعت شدید عارض ہو لیکن جس وقت کہ ان دونوں سے وثوق
خاطر جمع ہو اور حاجت داعی ہو اگرچہ غیر قوی ہو بدون مہلت کے فصد کرنا چاہیے جیسا
وہ کہ جس وقت بسبب ظاہر ہونے امتلا کے فصد کرنا چاہیں واجب ہے کہ پہلے تامل کریں
کہ امتلا خون سے ہے یا اخلاط خام اور قے بلغمی سے اسلیے کہ اگر اخلاط خام سے ہے اور فصد کریں ضرر
بالکل ہوگا بلکہ ہلاک ہوگا اور اس صورت میں جب تک مادہ پختہ نہو فصد نکرنا چاہیے بخلاف
امتلائے صرف دموی کے کہ محتاج نضج کی نہیں ہے بمجرد ظہور اسکے آثار کے فصد جائز ہے اور جانیں
کہ جس شخص پر سودا غالب ہو اور رگیں بدن میں اسکے عام ہوں اسکو فصد کرنا بعد اسکے مسہل دینا منع ہے

ساتوان وہ کہ جسوقت خون بیچ بدن کے ردی اور تھوڑا ہو اور فصد لازم ہو واجب ہی کہ خون کمتر لیوین
بعد اسکے غذاے محمود سے تقویت کرین اور پھر مہلت دیکر فصد کرین اور اسی طرح بترتیب مذکور
تکرار کرین تو خون فاسد نکل جاوے اور خون جید محفوظ رہے اسلیے کہ شان طبیعت کی یہ ہی کہ وقت
نکالنے خون کے ممتد ہو تک خون صالح کو نہین نکلنے دیتی ہی اور بالکل توجہ اوپر دفع کرنے خون ردی کے
رکھتی ہی مگر یہ کہ فاسد شدید الغلظ واللزوجت ہو کہ اس صورت مین اوپر دفع کے قادر نہین ہوتی
آٹھوان وہ کہ جسوقت خون بیچ بدن کسی شخص کے مائل طرف کوئی عضو کے ہو اور میلان اُسکا
طرف اُس عضو کے موجب آفت عظیم کا ہو اور اس سبب سے فصد لازم آوے واجب ہی کہ خون متفرق
لیوین اور ہر مرتبہ تھوڑا اور درمیان مین غذاے صالح سے تدارک کرتے رہین اسلیے کہ ظاہر ہی
کہ جو خون کوئی عضو کی طرف مائل ہوگا نزدیک فصد کے خون غیر مائل کہ بیچ بدن کے ٹھہرا ہی اکثر
نکلیگا اور خون مائل کہ نکالنا اُسکا مقصود ہی کمتر نکلیگا پس لازم ہی کہ تکرار سے نکالین اور غذا سے
تقویت کرین تو خون غیر مائل کہ نکالنا اُسکا مطلوب نہین ہی بہت نہ نکلے اور جسقدر نکلتا ہی خلیفہ
اُسکا غذاے محمود سے ہو جاوے اور جانین کہ جسوقت خون محمود بیچ بدن کے تھوڑا ہو اور اخلاط ردیہ
بہت پس فصد سے پرہیز واجب ہی کہ طبیعت ہرچند اوپر دفع کرنے فاسد کے اور حفاظت صالح کے
توجہ رکھتی ہی لیکن یہ امکان نہین ہی کہ بالکل تعرض اُسکا اوپر دفع کرنے ردی کے محصور ہو اور
صالح سے کچھ نکلنے نہ دے اور جو ایسا ہو تو نکلنا صالح کا ساتھ فاسد کے ضرور ہی اور شک نہین ہی کہ جسوقت
خون نیک نہایت کم ہو نکلنا تھوڑا اُس سے بھی مصلحت نہین ہی اے رب میرے کیونکر حاجت
قوی مستدعی ہو کہ اس حالت مین اجازت فصد کی کیجاوے ساتھ لحاظ کرنے شرائط مذکور کے نوان
وہ کہ جسوقت بیچ اخلاط ردی کے مقاربت ہو اور فصد لازم جانین چاہیے کہ پہلے لحاظ کرین
کہ اذیت مادے کی باعتبار کمیت کے ہی یا باعتبار کیفیت کے اگر باعتبار کمیت کے ہو تنقیہ
صغرٰی کا کرین استعمال لطیف جیسا قے اور اگر باعتبار کیفیت کے ہو بیچ تسکین اور تعدیہ کے
کوشش کرین اور حلیش کو اُس چیز سے کہ موجب ثوران کا ہی باز رکھین اور لیکن تنقیہ یا تلطیف کے منتظر رہین
تو حصول مدعا بدون اذیت کے ہوا اور بیچ صورت تنقیہ کے ظاہر ہی کہ احتیاج قوی کی اُسوقت ہی
کہ صفر انواع معہ وہ مین ہوا اسلیے کہ اگر مادہ مستعد کا ہاتھ مین ہو استفراغ کرنا بے ضرر کریگا

لشدة الحرکة وقلة الخروج دسوان وہ کہ اگر مادہ غلیظ ہو اور حاجت فصد کی ہو پہلے استحمام کرین اور سکنجبین
ملطف لزوفا اور ماء الشعیر اسمین جوش کرکے پیا ہو ملا دین تو مادہ لطیف ہو جاوے بعد اسکے فصد کھولین
اور اس تدبیر پر اطبائے قدیم اور جدید سب متفق ہین لیکن مسیحی بطور قدما کے مجلہ تدابیر ملطفہ سے ہے اور
اس حالت مین حکم اسکا کیا ہے بخلاف محدثین کے کہ بعضون نے اس سے منع کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ سکنجبین
اس جگہ اولے تر ہے لان السکون اہضم والنضج فیہ اکثر گیارھوان وہ کہ جسوقت مضطر ہون طرف فصد کے
باوجود ضعف قوت کے کہ بیچ تپ کے یا افراط درد کے حاصل ہوا ہو چاہیے کہ خون متفرق نکالین
چنانچہ گذرا ہے تو اخراج مادے کا ساتھ مراعات قوت کے کیا جاوے اور جانین کہ فصد تنگ بیچ حفظ قوت
کے اثر تمام رکھتی ہے لیکن کبھی مادہ غلیظ ہوتا ہے اور جسقدر رقیق ہے نکلتا ہے اور کثیف اور گندہ باقی
رہتا ہے اور شر بڑھ جاتا ہے پس لحاظ اس امر کا بیچ تضییق اور توسیع فصد کے واجب ہے اور پوشیدہ نہ رہے
کہ فصد وسیع جلد غشی پیدا کرتی ہے اور کامل تر ہے بیچ تنقیہ کے اور بطی زیادہ ہے اندمال مین بالجملہ
فربہون مین اور جاڑے مین اور اس جگہ کہ مادہ سوداوی یا غلیظ ہو اور اس جگہ کہ واسطے استظہار کے
خون لیوین چاہیے کہ فصد وسیع کرین اور مراد فصد وسیع سے فصد معتدل الشق ہے کہ بیچ
زمانے معتدل کے خون واجب الاخذ اس سے نکلے اور یہ ماہران اور واقفون کو معلوم ہے اور بیچ
لاغرون کے اور گرمی مین اور اسجگہ کہ خوف غشی کا ہو یا امالۃ محض ملحوظ ہو کما فی الرعاف چاہیے
کہ فصد تنگ کرین اور بیچ آخر بحث اسہال کے کہا جاتا ہے کہ وقت حاجت کے طرف فصد اور
اسہال کے تقدیم کس سے کیا چاہیے نکتہ بیچ اسرع ہونے فصد وسیع کے غشی مین اعتراض کیا ہے
کہ علت پیدا کرنے فصد کا غشی کو اور ضعف کو یہی ہے کہ فصد روح کو نکالتی ہے اور روح لامحالہ لطیف ہے
اور بنظر جسم لطیف کے فصد وسیع اور ضیق متساوی ہے پس وجہ اسرعیت کی وسیع مین متحقق نہین
ہوتی جواب اسکا یہ ہے کہ مساوات اور وسعت اور ضیق بہ نسبت خروج روح کے کہ بمتابعت خون کے
نکلتی ہے اگرچہ مسلم ہے بے تردد لیکن کبیر ہونا تفرق اتصال کا کہ وسعت کو لازم ہے مستدعی ہے
کہ طبیعت اسطرف شدت سے حرکت کرے اسلیے کہ ظاہر ہے کہ حفاظت بدن کی شان طبیعت
ہے جسوقت تفرق اتصال زیادہ ہوتا ہے توجہ طبیعت کی بھی اسطرف زیادہ ہوتی ہے
اور معلوم ہے کہ جو طبیعت کوئی جانب میل کرتی ہے روح بھی بمتابعت اسکے مائل ہوتی ہے ہر چند

کر توجہ طبیعت کی زیادہ تر ہو میل روح کا زیادہ پس بالفرد ہیچ فصد وسیع کے روح بہت تھوڑی
مدت مین نکلیگی اور جلد ہونا غشی کا اسی سبب سے ہی فائدہ ہیچ احکام فصد کے باعتبار حمیات کے
اور یہ بھی شامل ہی اوپر کئی قانون کے پہلا وہ کہ ہیچ حمیات کے کہ شدید الالتہاب ہوں اور ہیچ شروع
حمیات غیر مادہ کے اور ہیچ ایام دورکے اجتناب واجب جانین لیکن اجتناب فصد سے ہیچ حمیات
شدید الالتہاب کے بسبب کسی چیز کے ہی پہلی وہ کہ ایسے حمیات مین صفرا غالب ہوتا ہی نہ خون
پس اسہال واجب ہوگا نہ فصد دوسری وہ کہ نکلنا خون کا ایسی تپون مین زیادہ کرنے والا شورش کا
ہوتا ہی بسبب غالب ہونے صفرا کے اس سبب سے کہ بمقادم اسکا یعنے خون کم ہوتا ہی تیسری
وہ کہ ایسے حمیات مین قوے تحلیل ہوتے ہین اور ساتھ شدت تحلیل کے فصد روا نہین ہی لیکن اجتناب
فصد سے ہیچ ابتداے سب حمیات غیر مادہ کے اسلیے ہی کہ ہیچ ان تپون کے اگر غلبہ خون کا
نہین ہی وجہ اجتناب کی ظاہر ہی اور اگر غلبہ خون کا ہی جو مادہ ان تپون کا غلیظ ہوتا ہی ظاہر ہی
کہ نکالنا خون کا یہ سبب واجب کرنے برودت کے مزید غلظت کا ہوگا خصوصاً کہ تکثیر نکالنے مین
کرین لیکن اگر واسطے تقلیل خون کے تھوڑا نکالین مضائقہ نہین ہی بلکہ ہوسکتا ہی تو طبیعت ہلکی
ہوجاوے اور غلبہ اوپر مرض کے کرے اور جلد پکاوے لیکن جسوقت ہیچ حمیات غیر مادہ کے مادہ
نضج نہ پاوے اور واسطے استیصال کے فصد کرین نفع تمام کرتا ہی اسواسطے کہ فصد استفراغ
کلی ہی خصوصاً کہ خون غالب ہو اور اجتناب فصد سے ہیچ ایام دورکے یعنے دن نوبت کے اس
سبب سے ہی کہ ان دنونمین طبع متوجہ طرف مرض کے ہوتی ہی اور تحریک فصد کی موجب ضعف
اور اضطراب مزاج ہوگی۔ قانون دوسرا جسوقت ہیچ تپ کے تشنج ظاہر ہو اور حاجت فصد کی پہلے
نظر کرین کہ تشنج یابس ہی یا رطب اگر یابس ہو فصد موقوف کہین اسلیے کہ تشنج یابس عارض
نہین ہوتا ہی مگر ہیچ حمیات محرقہ کے بسبب زیادتی تجفیف انکی کا اعصاب کو اور بھی تشنج موجب سہر
اور تعریق کثیر اور استفراغ قوت کا ہی اور ساتھ ان حالتون کے نکالنا خون کا روا نہین ہی
لیکن اگر رطب ہو اور بلغم غالب ہو بھی روا نہین ہی اسلیے کہ یہ تشنج بدون ضعف عصب کے
نہین ہوتا ہی اور باوجود ضعف عصب کے اور غلبہ بلغم کے نکالنا خون کا جائز نہین ہوتا لیکن
تشنج رطب کہ ساتھ غلبہ خون کے ہو فصد اسمین مجوز ہی بشرط تعلیل کے اور قید تقلیل کی اسیے سمجھنے کی

کہ کثرت سہر کی اور کثرت عرق کی اور سقوط قوت لازم ہی ہر تشنیج کو پس اُسمین کثرت نکالنے خون کی
ہرگز جائز نہین ہوتی ہی قانون تیسرا یہ کہ اگر بیچ حمی یوم کے بسبب امتلاء بدن کے خون سے فصد
کھولین چاہیے کہ خون کم لیوین وجہ تعلت کی یہ ہی کہ ابھی تک بیچ خون کے اعتدال نہوا ہو کہ تبدد کرین
اسلیے کہ خون واسطے تغذیہ کے کام مین آوے اور حاجت تناول غذاے کثیر کی نہ پڑے کہ کثرت
تناول غذا کی بیچ حمیات کے سبب زیادتی کرب کی ہوتی ہی بسبب حرارت طبع غذاے کثیر اور
اُسکے بخارات کے اور ظاہر ہی کہ اگر خون اسقدر لیوین کہ درجۂ اعتدال پر آوے پس اس صورت مین
اگر تقلیل غذا کی کرین لامحالہ طبیعت طرف خون کے متوجہ ہوگی اور اُسکو غذا کریگی اور بالضرور
خون درجۂ اعتدال سے گھٹ جاویگا اور معلوم ہو کہ اعتدال خون کا ہر حال مین مطلوب ہی اور افراط
اور تفریط موجب فساد ہی اور اگر بتنظر اُسکے کہ خون درجۂ اعتدال سے تنزل کرے تکثیر غذا مین
کرین کرب زیادہ ہوگا لما ذکر اور بیچ حمی سونوخس کے بدستور اُس سبب سے کہ کہا گیا تقلیل فصد کی
لازم جانین اور جو معنی تقلیل کو مقید اُس سے کیا ہی جسکا اوپر بیان ہوا کہ اعتدال خون کے نہ پہونچے پس
رخصت دینا اطبا کا بیچ سونوخس کے واسطے نکالنے خون کثیر کے اسمین قدح نہین کرسکتا ہی اسلیے
کہ ممکن ہی کہ خون از روے مقدار کے زیادہ اُس سے لیوین کہ معتاد ہو اور باوجود اُسکے ابھی باوجود
قلیل بیچ خون کے باقی ہو اور قوام معتدل مین نہ پہونچا ہو اور اس اعتبار سے خون نکالا گیا قلیل ہو
پس اجتماع قلت اور کثرت کا کہ آپس مین ضدیت رکھتے ہین ایک چیز مین ایک وقت مین ممتنع
نہین ہی لان الحیثیۃ مختلفۃ انتباہ اگر کوئی قائل کہے کہ جسوقت بیچ سونوخس کے کہ حمی دموی غیر عفنی ہی
اُسکا لینا خون کا اوسقدر کہ اعتدال مین آوے منع کیا ہی پس بیچ حمی مطبقہ کے کہ حمی دموی عفنی ہی
اور بسبب عفونت کے تحلیل اُسمین زیادہ ہوتی ہی اور حاجت غذا کی زیادہ اکثر کرنا اخراج خون کا
بہمعنی معلوم بالطریق اولے ضروری ہوگا جواب اُسکا یہ ہی کہ ہم نہین مانتے ہین کہ حمی عفنی مین حاجت
غذا کی بہت ہو بلکہ ہرگز نہین ہی اسلیے کہ اُسمین طبیعت واسطے اصلاح مادہ عفونت کے مشغول
ہوتی ہی تحلیل مشغول نہین کرتی اور متوجہ جذب غذا کی نہین ہوتی اسی سبب سے بیچ حمی مطبقہ کے
مبالغہ بیچ نکالنے خون کے اس حد تک کہ اعتدال اُسکے مقدار مین ظاہر ہو تجویز کیا ہی خصوصاً اگر بول
علیل مائل بسرخی ہو اور نبض عظیم اور صحنہ ممتلی ہو مگر یہ کہ تپ مذکور شدید الالتہاب ہو کہ اس صورت مین

[illegible]

یہان بھی تقلیل اولے تر ہی لما بنیناہ اولا او جانئین کہ جسوقت قارورہ رقیق اور یا ناری ہو اور نفخہ
بھی شروع مرض سے بیچ انحطاط اور کاہش کے ہو فصد ہرگز نچاہیے کرنا اگرچہ تپ مطبقہ ہو
اسلیے کہ رقت بول کی دلیل قلت دم کی ہی بیچ بدن کے اگر بسبب سدے کے نہو اور انحطاط
نبضہ کا نشان تحلحل بدن اور سہولت تحلل رطوبات اور ضعف قوت کا ہی اور ظاہر ہی کہ ایسے حال مین
فصد درست نہین ہی لیکن اُس جگہہ کہ سبب رقت بول کا سدہ ہو اور نبضہ بحال ہو اور تپ مطبقہ
ساتھہ غلبہ خون کے ہو فصد واجب ہی اور جو تپ کہ اُس مین لرزہ قوی آوے فصد نچاہیے کرنا اسلیے
کہ لرزہ شدید دلیل اُس امر کا ہی کہ عفونت بیچ خلط باردہ کے ہی مانند بلغم اور سوداکے اسلیے کہ بیچ عفونت
صفراکے قشعریرہ ہوتا ہی نہ لرزہ شدید اور بیچ عفونت خون کے قشعریرہ بھی نہین ہوتا ہی مگر
بطریق ندرت کے اور ساتھہ عفونت مادہ سرد کے فصد روا نہین ہی مگر یہ کہ باوجود واقع ہونے
عفونت کے بیچ خلط بارد کے خون غالب زیادہ ہو اور سن اور فصل اور عادت مستدعی ہو اُسکے اخراج
کا کہ اس صورت مین فصد کہنا اور تہوڑا خون نکالنا روا ہی خصوصاً بقصد ظہور نضج کے بیچ مادہ
متعفنہ کے اور وجہ دوسری بیچ منع کرنے فصد کے ناقص مین وہ ہی کہ کثرت تحلیل ناقص کو لازم ہی اور
ساتھہ زیادتی تحلل کے فصد جائز نہین ہی اور چاہیے کہ توجہ طبیعت کی مصروف اسپر ہو کہ واقع کرنا
فصد کا سبب ثوران صفراکا اور ہیجان بلغم کا نہو اور یہ ایسا ہو کہ جسوقت تپ حاد ہو اور بول سفید
اور رقیق ہو اور صفرا بیچ نہایت شدت کے ہو فصد نکرین کہ سبب غلبہ صفراکا ہوگا اور بدستور جسوقت
تپ بلغمی ہو اور بلغم خام ہو فصد نکرین کہ سبب زیادتی خامی مادہ کلی کا ہوگا انتباہ جسوقت بیچ تپ کے
فصد واجب ہو اور طبیب اوپر سر بیمار کے پہونچے اور کوئی مانع نہو بدون مہلت کے فصد کرنا چاہیے
اگرچہ چالیس دن گذرے ہوں اور جو بعض اطبانے کہا ہی کہ لا سبیل الیہ بعد الرابع اعتبار سے ساقط
جانین نعم تقدیم اور تعجیل اولے تر ہی اور اگر اتفاق نہ پڑے جسوقت کہ ہو وقت ہی بشرط مراعات قوت کے
اور مراعات اُن اشیا کا کہ وجود یا عدم اُنکا بیچ نکالنے خون کے لابد ہی اور بیچ شروع کے گذر چکا ہی
اور یہ رائے جالینوس کی مختار ہی اور شیخ رئیس اور اکثر مجربین اسی پر ہین وہذا ہو الحق عندی اور
جانین کہ بہت ہوتا ہی کہ بیچ تپ کے فصد کی حاجت نہین ہوتی اور کوئی مانع بھی نہین ہوتا ہی مانند غلبہ
صفرا اور خام ہونے مادے کے اور سوا اُسکے اور فصد کرتے ہین اور خون نکالتے ہین اور اس سبب سے

طبیعت قوی ہوتی ہو اور مادے کے بسبب کم ہونے مادہ سے کے کہ فصد کو لازم ہو اور تپ دوریگی
لیکن یہ دلیری جب تک پختہ اور سن اور قوت اور مانند اسکے مساعدت نکرین نہین کر سکتے اور جسوقت
تپ دموی ہو اور بیچ افراط نکالنے خون کے کوئی مانع نہو اور دوسرا دن گذرا ہو خون بہت نکالنا
اکثر مین فصد مین تپ کو اوکھاڑ دیتا ہو لیکن پہلے دن اور دوسرے دن اگر فصد کیا وے افراط
نکرنا چاہیے بعدم توقع النضج فیہ اور جو لوگون نے کہا ہو اور ہم بھی اوائل مین لکھ آئے ہین کہ مادہ خون
بیچ نکالنے کے محتاج نضج کے نہین ہو اس قول سے منافات نہین رکھتا ہو اسلیے کہ نکالنا اور ہو اور کثرت
بیچ نکالنے کے امر دوسرا ہو نکالنا خون کا اول دن مین تجویز ہو لیکن بہت نکالنا جب تک مادہ خون
نضج نپاوے غیر مجوز ہو اور جو خون حار رطب ہو بیچ دو دن کے نضج اسکا تمام ہوتا ہو اگر استراحات
اور موانع سے خالی ہو فائدہ بیچ بیان اُن احوال کے کہ آنمین احتراز فصد سے واجب ہو جاننا کہ
بیچ مزاج شدید البرد کے اجتناب فصد سے لازم ہو اسلیے کہ بیچ ایسے مزاج کے خون کم ہوتا ہو بلکہ نہایت
کم ہوتا ہو اور بلغم غالب ہوتا ہو اور ایسی حالت مین فصد جائز نہین ہوتی ہو اور اسی طرح بیچ بلاد
شدید البرد کے اسلیے کہ ایسے شہرون مین خون متکاثف اور قلیل الحجم ہوتا ہو اور نیز اگر فصد کرین برد
غالب ہوتا ہو اور بیچ بدن کے جوش کرتا ہو بسبب نقصان حرارت کے کہ لازم ہو تنقیص خون کو
اسی سبب سے سرمائے شدید البرد مین بھی منع اُس سے کیا ہو اور اسی طرح وقت درد شدید کے
اسلیے کہ اوجاع شدید قوی التحلیل ہین واسطے روح کے اور شدید الاضعاف ہین قوت کو اور اس حالت
مین فصد ضعف روح اور قوت کو زیادہ کریگی اور بھی بیچ درد شدید کے مواد اور طبیعت متوجہ طرف
عضو درد والے کے ہوتے ہین اور فصد مواد کو اپنی طرف کھینچتی ہو اور یہ معنی سبب اختلال طبیعت
و انجذاب مواد کا ہوتا ہو اور بہت مفاسد کو پیدا کرتا ہو لیکن جسوقت خوف اس امر کا ہو کہ درد
ورم کو پیدا کریگا عضو شریف مین یا عضو رئیس مین یا اور عضو مین کہ مجاور اعضاے شریف کے
ہین یا درد بسبب ورم اعضاے باطنی کے ہو پس اس وقت مین موافق رخصت الملک کے ساتھ
شرائط موصوفہ کے فصد روا ہو کما فی ذات الجنب وغیرہ اور اسیطرح بعد استحمام محلل کے فصد نکرنا چاہیے
اسلیے کہ افراط نقصان روح کا ہوگا اور اسی طرح پیچھے جماع کے خصوصاً کہ ساتھ انزال کے ہوا سیلیے
کہ بسبب حرکات بدنی اور نفسی کے کہ جماع کو لازم ہین تحلیل کثیر بیچ روح کے ہوتی ہو پس اگر ساتھ

انزال کے ہو تحلیل مفرط ہوگی بسبب کثرت خروج روح کے ساتھ منی کے اور اسیطرح بیچ سن کے کہ چودہ برس سے کم ہو اسلیے کہ اسوقت مین رطوبات سہل التحلل ہین اور خون ابھی تک نستن اور کثیر نہین ہوا ہی اور بلغم کو غلبہ ہی اور ساتھ اسکے حاجت نمو کی زیادہ ہی اور ان حالتون مین فصد روا نہین ہوتی ہی لیکن جسوقت حاجت قوی داعی ہو اور فصد سے بچاؤ نہو کر سکتے ہین اگر سحنہ اچھا اور عضلے سخت اور رگین وسیع اور ممتلی اور رنگ بدن کا سرخ ہو اور فصد کرا لڑکون کو کرتے ہین تدریج کرنا چاہیے اور پہلے خون کمتر نکالنا چاہیے تو طبیعت ساتھ نکالنے خون کے الفت کرے اور بدون ضرر کے ہو اور اسی طرح بیچ سن شیخوخت کے جہان تک کہ ممکن ہی اسلیے کہ بیچ اس سن کے خون کم ہوتا ہی او ضعیف قوی ہوتا ہی مگر یہ کہ حاجت قوی داعی ہو یا ایسا شیخ ہو کہ بدن اسکا موٹا اور قوت والا اور سخت گوشت اور سرخ رنگ کہ اُس مین فصد درست ہی لیکن افراط نچاہیے کرنا قطعاً اسلیے کہ افراط فصد مین بیچ جوانون کے درست نہین ہی مگر ضرورت سے چہ جائے شیخون کے اور اسی طرح بیچ بہت لاغرون اور بہت فربہون کے اور زمالی بدنون اور سفید پوست والون کے کہ سست گوشت ہون اور بیچ زرد پوست والے عدیم الدم کے ہماکن فصد نکرین اور ہر ایک اسمین سے جدا کہا جاتا ہی جانین کہ لاغری دو طرح کی ہی ایک وہ کہ بسبب کمی خون کے ہو اور یہ لامحالہ فصد کو مانع ہی دوسری وہ کہ بسبب تیزی خون کے ہو اور یہ ایسی ہوتی ہی کہ طبیعت بسبب اکراہ کے خون سے تصرف اُسمین اور بدل ماتحلل نہین کرتی ہی پس خون بیچ بدن کے جمع رہتا ہی اور مقدار مین بہت ہوتا ہی اور ساتھ اسکے بدن لاغر بہت ہوتا ہی اور بیچ ایسی لاغری کے واسطے تقلیل خون کے فصد کرنا اور واسطے بجھانے تیزی خون کے مطفیات دینا درست ہی اور فرق درمیان دونون لاغری مذکور کے خالی ہوتے عروق سے اور ضعف طبع سے کہ قلت خون کو لازم ہی اور سوا انکے پوشیدہ نہین ہی لیکن سمن یعنے فربہی بھی دو طرح ہی ایک وہ کہ شحمی ہو اور اس حالت مین غلبہ بلغم اور کمی خون کی ظاہر ہی اور ممانعت فصد کی ظاہر ہی دوسری وہ کہ لحمی ہو اور پوشیدہ نہین ہی کہ جو گوشت زائد ہو خون بیچ عروق کے کم ہوتا ہی لکثرۃ استحالتہ الی اللحم اور باوجود قلت دم کے بیچ رگون کے اگر فصد کرین خوف اسکا ہی کہ رگین بسبب خالی ہونے کے دباؤ گوشت سے دبی ہوتی ہین اور حار غریزی مختنق ہوتی ہی اور خون کہ بیچ مجاری عروق کے باقی ہی لو اسطہ انضغاط

چودہ برس تک فصد نکرنا چاہیے ۱۲

کیونکہ اسکا خون اکثر گوشت ہو جاتا ہی ۱۲

طرف بعض فضلون کے منترق ہوتا ہو و ذلک قتال اور یہ خوف بیچ فربہی شحمی کے بھی ہو لہذا منع
فصد سے بیچ فربہی شحمی کے اشد ہو لیکن منع کرنا فصد کا بیچ خالی بدنون کے اسلیے ہو کہ خون انمین کم
ہوتا ہو اور ضعف انکے قوی مین بسبب تحلل اعضا کے جلد اثر کرتا ہو اور یہ ایسے آدمی قابل فصد کے
نہین ہوتے ہین لیکن سفید پوست والون مین کہ سست گوشت ہون یا زرد پوست عدیم اللحم ہون
اسلیے کہ یہ لوگ قابل فصد کے نہین ہین بسبب کم ہونے خون کے اور مخفی نرہے کہ زردی پوست
کی دو قسم ہو ایک وہ کہ خون بیچ بدن کے کم ہو ظاہر بدن مین یا باطن مین دوسری وہ کہ خون
بیچ بدن کے بہت ہو لیکن بسبب غلظت کے یا اور علت سے طرف جلد کے میل نہین کر سکتا
اور اس سبب سے جلد زرد ہو اور یہ زردی مانع فصد کی نہین ہو لہذا بیچ منع کرنے فصد کے
صفرت سے عدیم النضج لکھا گیا ہو اور اسی طرح بیچ اُن لوگون کے کہ بیماریان لانبی کھنچے ہین فصد
نکرنا چاہیے اسلیے کہ طول امراض کا نقصان بہت قوتون مین لاتا ہو اور بسبب ضعیف کرنے ہضم
کہ امراض طویلہ کو لازم ہو مگر یہ کہ فساد خون کا داعی ہو کہ اس صورت مین فصد ہوتا ہو لیکن ایسی فصد
مین تامل کرنا حال خون کا واجب ہو اگر خون سیاہ اور غلیظ ہو لینا چاہیے اور اگر سفید اور رقیق ہو
فی الحال بند کرنا چاہیے کہ بیچ نکالنے ایسے خون کے خطرہ عظیم ہو اور اسی طرح بیچ حالت امتلا کے
طعام سے فصد نکرین کہ اُس مین خوف انجذاب مادہ غیر نضیج کا ہو طرف عروق کے بدلے اُسکے کہ نکل
گیا ہو اور اسی طرح وقت ممتلی ہونے امعا کے ثقل سے فصد نہین کر سکتے لماذکر پس اگر معدہ طعام سے یا
امعا ثقل سے پر ہون اور فصد اوسی وقت واجب ہو چاہیے کہ پہلے اعضا کو پاک کرین اور ظاہر ہو
کہ واسطے تنقیہ معدہ کے اور جو اس سے متصل ہو بہترین چیزون مین قے ہو اور واسطے تنقیہ اعضا سفلی کے
حقنہ اور مانند اُسکے لیکن بیچ تخمہ کے جب تک تخمہ ہضم نہو فصد نکرین لماذکر اور اسیطرح بیچ اُس شخص کے
کہ فم معدہ اُسکا ذکی الحس ہو یا ضعیف ہو یا صفرا اُسمین بہت پیدا ہوتا ہو یا سہل القبول ہو فضول کا
فصد مین دلیری نکرنا چاہیے خصوصا نہار مین کہ خطر عظیم رکھتی ہو اور شاید کہ بیچ بعض لوگون کے انسے
ہلاکت کو پہونچاتی ہو اور نشان ذکی ہونے حس فم معدہ کا یہ ہو کہ وہ شخص نگلنے شے لذاع سے اذیت
بہت پاتا ہو اور علامت ضعف کی یہ ہو کہ اشتہا اسکی ضعیف اور درد فم معدہ مین ہوتا ہو اور آثار
کثرت تولد صفرا کا بیچ فم معدہ کے اور نشان آسانی سے قبول کرنا صفرا سے وارد کا ہمیشہ ہونا متلی

ناہو اور کڑوائی منھ کی اور ہر وقت قے صفراوی آتا ہو بالجملہ جس وقت ایسے شخصون مین فصد لازم ہو
جہان ذکاوت حس یا ضعف فم معدہ مین ہو پہلے ایک لقمہ روٹی صاف کہ بیچ سنب ترش طیب لاکے
کے آلودہ کیا ہو کھلا دین بعد اُسکے فصد کھولین اور اگر ضعف بسبب خراج بادرد کے ہو روٹی کو
مار الشعیر مین کہ ادویہ سے اُسکو قوی کیا ہو یا بیچ شراب نعناع ممسک کے یا بیچ میبہ کے ترکیا ہو
کھلا دین اور جہان صفرا پیدا ہوتا ہو اُسکے صاحب کو پہلے قے کرا دین پانی گرم مقدار مین بہت
ساتھ سکنجبین کے پلا کر بعد اُسکے کئی لقمہ کھلا دین اور تھوڑے آرام دیکر فصد کرین اور لازم ہو
کہ صاحب صفرا کو بعد فصد کے واسطے خفیف ہونے خون جدید کے کباب کھلا دین اگر معدہ قوی ہو
بیچ ہضم کرنے جرم گوشت کے ورنہ بطور چوسنے کے اور معلوم ہو کہ غذا بعد فصد کے بہت دینا چاہیے
کہ معدہ ضعیف ہوتا ہی بسبب فصد کے انتباہ پینا سکنجبین اور گرم پانی کا واسطے قے کے اُس صورت
مین ہو کہ مرار غلیظ ہو اور اگر ایسا نہو ہو سکتا ہو کہ سرد پانی بہتر ہو لانہ یہیج المرار ویکثف المعدۃ
فیعینہا علی القی فائدہ بیچ کیفیت اُس فصد کے کہ اُس سے بند کرنا خون کا مراد ہو اور بیچ
بیان اُس چیز کے کہ فصد غیر واجب ہی عارض ہوتی ہو جانین کہ جیسے اسہال کو اسہال سے
اور قے کو قے سے بند کرتے ہین اسی طرح نکلنے خون کو نکالنے خون سے بھی بند کرتے ہین
اسیلئے کہ نزف الدم کو رعاف سے یا رحم یا مقعد یا سینہ یا بعض زخمون سے ہو تو وہ امراسین فصد ہی
واسطے جذب کرنے خون کے طرف مخالف کے لیکن چاہیے کہ یہ فصد بہت تنگ کرین تو
جذب اُسکا زیادہ اُسکے استفراغ سے ہوا سلیئے کہ مقصود یہان امالہ ہی نہ تنقیہ لہذا بیچ فصد
مذکور کے احسن یہ ہی کہ بہت دفعہ فصد کرین ایکدن درمیان دیکر تو قوت محفوظ رہے باوجود
تکرار فصد کے اور امر کرنا تکرار کا ظاہر ہی کہ وقت باقی رہنے نزف الدم کے ہی ورنہ اگر
نزف الدم ایک ہی فصد مین بند ہو جاوے اور فصد کرنا نچاہیے اور مکرر کرنا فصد کا بلحاظ
حفاظت کے اعادہ کرنے نزف الدم سے جائز نہین ہی اور درصورت تکرار کے ہر مرتبہ کم
خون نکالین چاہیے کہ بہ نسبت سابق کے قلیل ہو لہذا شیخ نے کہا کہ تکثیر اعداد الفصد و نقص
من تکثیر مقدارہ اور معلوم کرین کہ منع کرنا اخراج دم کثیر سے اُس وقت ہی کہ نزف الدم
قوی تھا اسیلئے کہ جہان نزف الدم نہایت قوی ہو اور خطرہ شدید ہو روا ہی کہ ایک دفعہ

دستقدر خون نکالین کہ غشی آوے اسلیے کہ غشی بسبب سرد کرنے مزاج کے خون کو غلیظ کرتی ہی اور بالضرور نزف سے باز رکھتی ہی چنانچہ بیچ زخمیون کے مشہود ہی اور بھی خاصہ غشی کا ہی کہ خون کو طرف باطن کے متوجہ کرتی ہی بمتابعت طبیعت کے کہ طرف دل کے حرکت کرتی ہی واسطے محافظت کے اور اس سبب سے نزف الدم موقوف ہوجاتا ہی بالجملہ اجازت نکالنے بہت خون کی وقت تعذر کے ہی کہ بدون اسکے بند ہونا متعذر ہی ورنہ مضرت اُسکی بسبب افراط نکالنے خون کے بدیہی ہی لیکن فصد کہ نہ بطور حاجت کے اتفاق ہو شدید المضرت ہی اور صفرا زیادہ کرتی ہی اس سبب سے کہ رطوبت بدن سے کم ہوتی ہی اور اخلاط بسبب حرکت فصد کے گرم ہوتے ہین اور سخونت شدید ساتھ قلت رطوبت کے لامحالہ موجب ہیجان صفرا کا ہی اور بھی فصد مذکور زبان کو خشک کرتی ہی اسلیے کہ بیچ بدن کے خشکی پیدا کرتی ہی اور چونکہ رطوبات زبان کی نہایت لطیف ہین زیادہ سب رطوبات بدن کے تحلیل ہوتی ہین اسی سبب سے پہلے خشکی زبان مین ظاہر ہوتی ہی بالجملہ اگر ایسا اتفاق ہو تدارک اُسکا ماء الشعیر اور شکر سے چاہیے کرنا کہ وہ باوجود تلطیف کے غذائیت بھی رکھتا ہی اور اگر تقویت زیادہ مطلوب ہو امراق گوشت فراریج کے بھی استعمال زیادہ کرین اور اوپر گذر چکا ہی کہ تو یہ غذا مین بچاہیے کرنا کہ معدہ کثرت نکلنے خون سے ضعیف ہوتا ہی فائدہ بیچ احکام تنقیہ فصد کے اور بیان اُن لوگون کے کہ فصد اُنکی رات کو یا دن کو کیا چاہیے اور فصد مجنونون کی تنگ چاہیے کرنا اور سوائے اسکے جو چیز کہ تعلق تنقیہ سے رکھتی ہی جس وقت تکرار فصد کی ملحوظ ہو اور شق مقابلہ مفصل کی کرینگے چاہیے کہ رگ کو لنبائی مین کھولین تو حرکت مفصل کی کہ موجب کھولنے اور ظاہر کرنے شق طولانی کے ہی مانع التحام کی ہووے اور بھی مفصد وسیع کرین تو جلد مل نجاوے اور اگر باوجود ان سب امرون کے خوف سرعت التحام کا ہو کپڑا روغن زیت مین کہ اُسمین تھوڑا نمک ملایا ہو آلودہ کرکے رکھین اور اوپر اُسکے پٹی باندھین اسلیے کہ روغن زیتون بلکہ سب روغن موجب عسر التحام زخم کے ہین بسبب منع کرنے اتصال لب زخمون کے اور ملانا نمک کا اسلیے ہی کہ نمک تدارک کرے مضرت روغن کو کہ ارخا یعنے ڈھیلا کرنا سب روغن کو لازم ہی اور ساتھ رخاوت کے حاصل ہونا فساد کا بیچ موضع شق کے متوقع ہی اور نمک بسبب تجفیف کے

رخاوت کو دور کرتا ہی اور حدوث عفونت کو منع کرتا ہی اکثر جگہ کہ مقام فصد کا پیپ لاتا ہی اور پک
جاتا ہی اور فساد لاتا ہی اسی سبب سے فصاد جاہل روغن لگاتے ہین بدون لگانے نمک کے
فائدہ استعمال زیت کا ساتھ کپڑے کے وہ ہی کہ دیر تک رہی اور جلد خشک نہو اور یہ سب
تدابیر مانع التحام کی کہی گئین اُس صورت مین ہین کہ تتنیہ فصد کا بعد ایام کے مطلوب ہو اسلیے
کہ اگر اوسی دن تتنیہ کرینگے احتیاج اسقدر تدبیر کی نہین ہی یہی فصد وسیع کافی ہی مگر یہ کہ صاحب
فصد قوی الجلد یعنے موٹے چمڑے کا ہی اور زخم اُسکا سریع الالتحام ہو کہ اس حالت مین اگرچہ
ایکہی ساعت کے تتنیہ کرین مراعات مذکور لازم ہوتا ہی تو شق ملتحم نہو اور جانین کہ تدہین موضع
نزدیک فصد کے باعث کمی درد زخم کا اور مانع سرعت التحام کا ہی اور طریق تدہین کا یہ ہی
کہ روغن زیت یا اور روغن اوپر موضع زخم کے خوب ملین یا موضع زخم کو روغن مین غوطہ
دیوین بعد اُسکے کپڑے سے ملین اور فصد کھولین اور جس جگہ تتنیہ ایک دن مین منظور ہو
صاحب فصد کو سونے نہ دیوین کہ انعال طبعی نوم مین قوی زیادہ ہوتے ہین اور اس سبب سے
زخم فصد کا التحام پاتا ہی اور بہترین ایام واسطے فصد کے بیچ جاڑے دن کے وہ دن ہی کہ ہوا ساکن ہو
اور اگر ایسا دن نہ پایا جاوے اور ضرورت داعی فصد کی ہو چلنا ہوا ے جنوبی کا مناسب ہی
واسطے فصد کے بہ نسبت ہواے شمالی کے اور گرمیون مین ضد اسکی اسلیے کہ مقصود بیچ دن
تنقیہ کے معتدل ہونا ہوا کا ہی تو طبیعت کو کچھ تشویش نہو اور ریاح اگرچہ سب بارد ہین بہ نسبت
بدن کے لیکن جنوبی نسبت شمالی کے گرم ہی اُن اسباب سے کہ بیچ بحث ہوا کے بیان ہو چکا
پس چلنا اُسکا باعث تسخین ہوا کے ہوگا اور چلنا شمالی کا گرمیون مین موجب تبرید کا ہی و ہذا
ہو المطلب اور جانین کہ فصد وسوسہ والون کی اور مجنونون کی چاہیے کہ وقت رات کے کرین
بیچ حالت نوم غرق کے اور بھی بیچ مجنونون کے رگ تنگ کھولین تو جلد ملتحم ہو اس لیے کہ کبھی
مسلوب العقل کو خیال فاسد مستدعی ہوتا ہی اوپر کھولنے اور کشادہ کرنے بضع کے اور نکلنے خون
سے ہلاک ہوتا ہی اور مراد فصد تنگ سے وہ ہی کہ شدید الوسعت نہ ہو اور قریب اعتدال کے
ہونہ یہ کہ اس درجہ تنگ ہو کہ خون غلیظ واجب الدفع نہ نکل سکے اور از اجر واسطے فصد مجنونون
اور موسوسین کے رات کو اسلیے ہی کہ خواب رات کو غالب ہوتا ہی اور اس سبب جنر اور انتباہ

بلاغ نہین ہوتی ہی اور بدون اذیت کے مقصد حاصل ہوتا ہی ورنہ مرادیہ ہی کہ فصد وقت غفلت
مین دن کو ہو یا رات کو اسواسطے کہ بہت آدمیون کو فصد سے اسقدر وسواس ہوتا ہی کہ وقت
حاضر ہونے فساد کے غشی کرتے ہین پس آدمی کو بیچ بیداری کے فصد نہین کرسکتے اور اسیطرح
بیچ حجامین کے کہ اطاعت اس امر کی نہین کرتے ہین اور فائدہ دوسرا بیچ فصد حجامین کے رات کو
جلد التیام نفع کا ہی خواب سے لانہ[1] مطلوب فہم صیانتہ عن الفتح اور معلوم کرین کہ تاخیر کرنا بیچ
فصد ثنی کے منتظر کئی چیزون کے ہی ایک وہ کہ ضعف ملحوظ ہو اس سبب سے ایک مرتبہ
مقدار کہ مطلوب ہی نہین لے سکتے اور اس حالت مین اُسقدر کہ حال مقتضی ہی مہلت دیکر لینا
چاہیے ولو کان بعد اسبوع اور تاخیر تنقیہ کی اکثر بسبب ضعف کے ہوتی ہی دوسری وہ
کہ مادہ واجب الاخراج ابھی تک خوب پکا نہو اور واسطے تخفیف امتلا کے تھوڑا خون لینا لازم ہی
پس اس صورت مین تاخیر تنقیہ کی ظاہر ہونے نضج تک واجب ہی تیسری وہ کہ مادہ لازم
الدفع بیچ عضو بعید کے محصور ہو اُس وقت مین رگ کھولین اور خون قلیل لیوین تو طبیعت
حرکت مین آوے اور توجہ طرف نکالنے مادہ مقصود کے کرے بعد اُسکے رگ کو بند کرین
اُسوقت تک کہ امید وارد ہونے مادہ کی محل مقصود مین ہو بعد اُسکے پھر کھولین تو مادہ
فاسد دفع ہو اور نہایت تاخیر یہان ایک ساعت ہی اگر ضعف سے محفوظ ہو چوتھے وہ
کہ خون فاسد بہت ہو اور خون صالح قلیل پس یہان تاخیر تنقیہ کی اسوقت تک کہ عوض
خون جید کے کہ بیچ پہلی فصد کے خرچ ہوا ہی حاصل ہووے لازم ہوتی ہی اور یہ زائل
ہونے ضعف تئیے کہ بعد پہلی فصد کے ہوا تھا جان سکتے ہین اکثر تنبیہ جسوقت مراد
فصد سے جذب خون کا ہو کما یکون فی الفصد المقصود بحبس النزف فاصلہ معتدل بیچ پہلی
فصد اور دوسری کے ایک دن ہی اور تقدیم اور تاخیر بھی تجویز ہی اسلیے کہ بیچ ایسی
حالت کے بہت ہوتا ہی کہ دوپہر بلکہ ایک پہر درمیان دیکر تنقیہ کرتے ہین اگر نزف قوی
اور اسی طرح بہت ہوتا ہی کہ بعد دو دن کے زیادہ اس سے مثنی کرتے ہین اگر نزف ضعیف
بالجملہ یہ امور اوپر رائے طبیب دانا کے مفوض ہین جو اصلح جانے کرے اور فقیر حقیر قانون
اور شروح اسکے بالکل ملاحظہ کرکے مقاصد کو تحریر کرتا ہی اگر بیچ بعض جگہ کے مشابق [illegible]

[1] اسواسطے کہ بعد التیام کے یعنی مطلوب ہی تو لین مین واسطے فصد ثنی کے کھلجانے کے ۱۲ منہ
[illegible] اگر رگ [illegible] بعد ایک ساعت تنقیہ کے ۱۲

قانون شیخ کی نہ پاوین اس کلام کو تفسیر کلام شیخ کا پاوین اور وہانی معلوم کرین او معلوم کرین اگر تشنیہ فصد کا
تجویز ہی مدت مین مقصود ہو جیسا رگ کا عرض مین تو افق زیادہ ہو اور اگر بعد ایک زمانے فصد کے
مراد ہو لیکن بیچ ایک دو دن کے تو مورب بہتر ہی اور اگر تشنیہ کرنا بدفعات اور بعد ایام کے کیا جاوین
تو طویل مناسب اور زیادہ ہی اسلیے کہ بضع عرق کا کہ عریض ہوتا ہی سریع الالتحام ہی اور وضع طویل بطی
الالتحام اور مورب متوسط فیما بینہما ہی ظاہر ہی کہ حاجت زمانے تشنیہ کی جسقدر طویل ہو واجب ہی کہ بضع
بطی الالتحام ہو اور جسقدر قصیر ہو سریع الالتحام اور بیچ متوسط کے توسط بہتر ہی تنبیہ جو کچھ کہا گیا
سرعت التحام شق عریض کا اور بطوء التحام شق طویل کا اور متوسط ہوتا شق مورب کا مخصوص
شرایین سے ہی مطلقاً اور اوردہ سے بھی بشرطیکہ شق وریدین مقابل مفصل کے واقع ہو کما ہو المعتاد
فی الاکثر اسلیے کہ حرکت مفصل بیچ بضع طویل کے تفریق زیادہ کرتی ہی بنسبت شق مورب کے
اور وہ بنسبت عریض کے لیکن شق کہ بیچ اوردہ کے بیچ اس مقام کے ہو کہ مقابل مفصل کے نہین ہی
قضیہ اسکے عکس ہی بسبب زائل ہونے سبب کے بخلاف شرایین کے کہ شق عریض اونکا البتہ
سریع الالتحام ہوتا ہی بنسبت مورب اور طول کے مقابل مفصل کے ہو یا نہو اور وجہ اسکی یہ ہی کہ
اکثر الیاف شرایین کے اور معظم اسکے بیچ عرض شریان کے موضوع ہین ہین وقوع بضع کا بیچ طول
شریان کے مستلزم قطع الیاف کثیر کا ہوتا ہی اور یہ امر لا محالہ موجب عسر التحام کا ہی بخلاف بضع عریض
کہ اس صورت مین الیاف قلیل کہ بیچ طول اور الطائیت کے ہین منقطع ہوتی ہین اور بقیہین عریض کہ
اکثر اور عمدہ الیاف مین ہین قطع سے محفوظ رہتی ہین لذہاب القطع علی ندبہما اور حال بضع مورب
کا بین بین ہی اور وجہ دوسری یہ کہ بیچ اسرعیت التحام بضع عریض شریانی کے اور ابطائیت بضع
طولانی کے دم ہی کہ شریان وقت انبساط کے متسع التجویف ہوتی ہین لا محالہ اور یہ امر بالضرور مدد کرتا
بیچ انفتاح بون بضع طولانی کے بخلاف بضع عرضی کے کہ باوجود انبساط اور کشادگی جوف فضا کے
بیچ انفتاح بون شق رگ کے دخل نہین رکھتا ہی کما لا یخفی اور دیکھین کہ فصد جسقدر درد زیادہ
کریگی دیر مین التحام کریگی اسلیے کہ قوت درد کی موجب زیادتی ضعف قوت ملحمہ کی ہوتی ہی
لیکن اگر مبضع یعنی نشتر کو روغن مین چرب کرلیا ہو باوجود اسکے کہ یہ امر درد کو کم کرتا ہی موجب
عسر اور بطوء التحام کا ہوتا ہی اور استفراغ کثیر بیچ تشنیہ کے مستحق لانا ہی اکثر امراض اگر دیلی دفعہ خون

بہت لیا ہو اسلیے کہ استفراغ بعد استفراغ تھوڑی مہلت سے بیشک ضعف لاتا ہو مگر یہ کہ تنقیہ پہلے
سے تنقیہ کیا جاوے درمیان دو استفراغ کے کچھ کھایا ہو اور قوت حاصل کی ہو اور خواب درمیان
فصد اور تنقیہ کے منع کرتا ہو نکلنے فضول کو بیچ خون کے بواسطہ انجذاب اخلاط کے باطن مین پس
جسوقت تنقیہ بیچ ایک وقت کے تھوڑی مہلت مین یا درمیان ایک دن کے مقصود ہو البتہ
نوم سے باز رکھنا چاہیے اور غیر التنقیہ وہ ہو کہ بعد دو دن یا تین دن کے واقع ہو اسلیے کہ یہ امر بہت
زیادہ ہو ساتھ حفاظت قوت کے **فائدہ** بیچ بیان اُس چیز کے کہ بعد فصد کے مرعی رکھنا چاہیے
اور قبل فصد کے اجتناب اُس سے کرنا چاہیے بعد فصد کے خواب نکرین متصلاً کہ اکثر اعضا میں تکسر
اور انکسار لاتا ہو اور وجہ اسکی یہ ہو کہ فصد اخلاط کو حرکت لاتی ہو لامحالہ اور حرکت اخلاط
کی موجب او ٹھانے ابخروں کی ہوتی ہو پس جسوقت متصل فصد کے خواب کرین ظاہر ہی
کہ بسبب نوم کے ابخرے مذکور تحلیل سے باز رہینگے اور بیچ عضلات کے محتبس ہو کر اعضا مین
ملال لاوینگے اور اولی فاصلہ بیچ فصد کے اور خواب کے دو پہر ہو لیکن اگر کوئی شخص عادت خواب
کی رکھتا ہو جسقدر اُسکے وقت معتاد سے پہلے فصد کرین بہتر ہو و بالضرور فاصلہ ایک پہر کا بھی
اُسکے حق مین کافی ہو اور بھی قبل فصد کے استحمام نکرنا چاہیے کہ یہ امر اکثر مین موجب دشوار ہونے
فصد کا ہوتا ہو بسبب نرم کرنے جلد کے اور مستعد کرنے کے واسطے زلق کے لیکن اگر صاحب
فصد کے خون مین غلظت ہو واسطے تلطیف او تسہیل دم کے استحمام قبل فصد کے بہتر تدبیر ہو اور بھی
بعد فصد کے امتلا حاصل کرنا نچاہیے اسلیے کہ امتلا وقت ضعیف ہونے اعضا کے کہ تنقیہ کو لازم ہو
وبال ہوتا ہو اوپر اعضا کے پس احسن وہ ہو کہ بعد فصد کے دو تین دن تک تقلیل او تلطیف
غذا کی کرین اور بتدریج عادت پر رجوع کرین اور بھی بعد فصد کے اجتناب تعب سے اور
ریاضت سے واجب جانین بسبب کئی امر کے ایک وہ کہ فصد اخلاط کو ثوران مین لاتی ہو
اور ریاضت کہ اُسکے بعد واقع ہو مزید ثوران کو ہوتی ہو دوسرا وہ کہ اخلاط بعد فصد کے حرکت
مین آتے ہین اور بدن کو گرم کرتے ہین اور ریاضت بھی مسخن ہو پس خوف حدوث حمی کا
غالب ہوتا ہو تیسرا وہ کہ تحلیل حرکت کو لازم ہو اور جسوقت حرکت ساتھ استفراغ کے جمع ہو
لامحالہ انضعاف اُسکا شدید ہوگا اور بھی بعد فصد کے استفاقا کو مستحسن جانین اسلیے کہ سہل او افضل

اوضاع مین بیچ حق ضعیفون کے یہی وضع ہی اس سبب سے کہ اس شکل مین کچھ حاجت اعمال قوی کی
نہین ہی بخلاف اور اشکال کے اور بھی بعد فصد کے استحمام تحلل سے احتراز لازم ہی وجہ اسکی وہی ہی کہ بیچ
منع ریاضت کے گذری ہی اور مراد استحمام تحلل سے وہ ہی کہ اُس مین تحلیل مفرط ہو لیکن استحمام کہ واسطے
ترطیب بدن کے اور تحلیل معتدل کے کرین منع اُسکا بعد فصد کے اُسی وقت تک ہی کہ بقیع ملتحم نہوا ہو
اسلیے کہ اُسمین خوف انفتاح کا ہی لیکن بعد التحام کے استحمام رطب خفیف التحلیل نفع بہت کرتا ہی بسبب
تحلیل فضول کے طرف جلد کے مندفع ہوئے ہین بسبب حرکت اخلاط کے فصد سے **فائدہ** بیچ احکام
کلی کے کہ بعد فصد کے تعلق رکھتے ہین اور حفظ اونکا مہمات ہی جان تو کہ جسوقت بعد فصد کے عضو
مقصود ورم کرے اور مادہ منصبہ سلیم ہو اور ابھی گرتا ہو چاہیے کہ طرف مقابل سے فصد کرین تو
مادہ متوجہ اُسطرف پھر جاوے اور قید سلیم ہونے مادے کی اسلیے کی ہے کہ بیچ مادہ ردی کے داب
یہ ہی کہ وہی رگ پہلے کھولین اگر ممکن ہو ورنہ دوسری رگ اُسی عضو مقصود متورم کی کھولین خواہ
مادہ گرتا ہو خواہ گر چکا ہو اسلیے کہ انصراف ایسے مادہ موذی کا عضو متورم سے اوپر طرف عضو
دوسرے کے کھینچنا موجب فساد اور ہلاکت کا ہی چنانچہ قرشی نے حکایت کیا ہی کہ بیچ دمشق کے
[illegible] مین اور بعد اُسکے ایسا اتفاق پڑا کہ آدمیون کو امتلا خون کا ہوتا تھا اور بعد فصد کے ہاتھ
مقصود مین ورم گرم سرخ ہو جاتا تھا اطبا فصد دوسرے ہاتھ کی کرتے تھے جس شخص کی فصد
دوسرے ہاتھ سے کی ہلاک ہوا فاکثرہم ہلک ما توافی السابع وقلیل منہم بقی الے بعد العشرین پس
اس امر مین احتیاط لازم جانین اور نزدیک ورم کرنے عضو مقصود کے بدون تحقیق مادہ کے
فصد مخالف کی اجازت ندلوین لیکن جس جگہ کہ مادہ سلیم ہو ردی نہو اور گرنا موقوف ہوا ہو
وہان بھی تنقیہ اُسی عضو مقصود متورم سے کیا چاہیے کما ہو ضابطۃ کلیۃ فی تنقیۃ المادۃ المنتقلۃ الانتہا
اور بھی بیچ استعمال مرہم اسفیداج کے اور طلا کرنے مبردات قوی البرد کے ساتھ حرارت مادے
کے خوف اُسکا ہی کہ مواد کو احشا اور اعضاے شریفہ کے جانب کرے اور ہلاک کو پہونچا دے اور جو
شخص کہ زیادتی اخلاط کی رکھتا ہی اور فصد کرے اور خون اُسقدر کہ چاہیے نہ لیوے فصد مذکور بسبب
تحریک مواد کے موجب حمی و فساد عظیم کا ہوتا ہی تدبیر جلیل القدر اسوقت مین تکرار کرنا فصد کا ہے
اور خون زائد نکالنا پس اگر کفایت کیا بہتر ورنہ موافق غلبہ خلط باقی کے استفراغ اسکا کیا چاہیے

اور جسوقت بیچ کوئی شخص کے خون سیاہ سوداوی زیادہ پیدا ہوتا ہو کہ اسکو تھوڑی مدت مین
موبت خشی کی ہوئی اس سبب سے کہ خون سوداوی بسبب یبوست کے بہ نسبت جمیع امتلا
شدید الکراہت ہو ثقل بدن مین بھی پیدا کرتا ہو اگرچہ قلیل المقدار ہو اور نکالنا اسکا فوراً تخفیف کرتا ہو
لیکن ایسے شخص مین واجب ہو کہ تکثیر بیچ نکالنے خون کے نکوین اور ہر مرتبہ تھوڑا نکالین اور اگرچہ
تغیر بیچ رنگ خون کے ظاہر ہووے بند کرین اور بعد فصد کے تنقیہ سودا کا مسہل سے بھی لازم
جانین اسلیے کہ اگر ایسا نکرین سن شیخوخت مین برودت و بلغم غالب ہوتا ہو اور سکتہ اور مانند اسکے
پیدا ہوتا ہو اسلیے کہ نکالنا خون کا اگرچہ فی الحال مخرج سودا اور محدث فرحت ہو لیکن افراط
اسکی بسبب افنائے رطوبت کے مزید سودا ہوتی ہو اور مزاج کو سرد کرتی ہو اور ہضم کو ضعیف
کرتی ہو پس نزدیک ملنے سن بابو یا لیس کے امراض باردہ پیدا ہوتے ہین پس پرہیز نکالنے
بہت خون سے واجب ہو اور جاننا چاہیے کہ بہت اتفاق ہوتا ہو کہ فصد حمیات کو ہیجان مین لاتی ہو
اور حمیات سبب تحلیل عفونات کی ہوتی ہین اسطرح پر کہ بدن مین خلط غلیظ ہو لیکن تھوڑا
اور ساکن اور تر اسکا ظاہر ہو پس اتفاق فصد کا پڑا اور وہ خلط سائل اور متحرک ہوکر تپ پیدا کرے
اور اس سبب سے کہ وہ خلط بیچ اصل کے تھوڑا ہو اور بسبب فصد کے تھوڑا زیادہ ہو حرارت
بدن سے تحلیل ہو جاوے اور یہ امر سبب امن کا اور آفات متوقعہ سے ہو اور جو شخص کہ فصد کرے
اوسکے حق مین نزدیک اطبا کے احسن یہ ہو کہ دو تین پیالہ شراب کے بعد طعام کے پیوے
تو مدد کرے معدہ کو اوپر ہضم کے اور سرعت نفوذ کے اور تدارک کرے ضعف کو کہ فصد سے
حاصل ہوتا ہو اور قید صحیح کی اس سبب سے کی گئی کہ بیچ بعضے مریض کے تجویز شراب کی نہین
کر سکتے ورنہ فی الحقیقۃ مریض زیادہ تر محتاج قوت کا ہو پس اگر مریض کو کوئی مانع شراب سے نہو
تھوڑا پینا اسکے حق مین احسن ہو انتباہ جو شخص کہ معتاد غشی کا ہو بعد فصد کے اسکو واجب ہو
کہ قبل فصد کے قے کرے کہ یہ امر مانع غشی کا ہوتا ہو اور اسی طرح تو حالت غشی مین جلد افاقہ مین
لانے والیون سے ہو فائدہ بیچ احکام عروق مفصودہ کے مجملاً جاننا چاہیے کہ جو رگین کھولی جاتی
ہین یا اورده ہین یا شرائین لیکن فصد اوردہ کی مروج ہو اور فصد شرائین کی بہت رواج
نہین رکھتی اور اطبا انکی فصد مین سبقت اور جرأت نہین کرتے کئی سبب سے ایک وہ

کہ انمیں خوف لم الدم کا ہی دوسرا وہ کہ اسمین روح بہت نکلتی ہی اسلیے کہ بیچ شرائین کے ارواح بہت ہوتی ہی نسبت اوردہ کے تیسرا گروہ امراض کہ جن مین حاجت فصد شرائین کی پڑتی ہی کمتر ہین چوتھا وہ کہ فصد شرائین کی ضعف دل پیدا کرتی ہی بسبب شدت اتصال شرائین کے دل سے خصوصاً کہ زیادتی فصد مین ہو پانچوان وہ کہ فصد مذکور انوریسما کو اکثر پیدا کرتی ہی اسلیے کہ جرم شریان کا دشواری سے التحام پایا ہی اور بسبب ہونے کہ زخم جلد کا قبل التحام کے جمع ہوتا ہی بعد اُسکے خون شریان سے نکلکر نیچے پوست کے جمع ہوتا ہی اور اجتماع خون رگ کا نیچے پوست کے مسمے ہی بام الدم اور انوریسما ساتھ نون یا باے موحدہ کے آوردہ ہین کہ انورسما حادث نہین ہوتا ہی مگر بیچ اُس صورت کے کہ شق تنگ ہو اسلیے کہ اگر شق وسیع ہو تو خون بہت رگ سے نکلتا ہی اور جلد کو ملتحم نہین ہونے دیتا ہی فائدہ دو بیچ بیان ماہیت اور منافع اور وہ مقصود کے کہ ہاتھ مین واقع ہین اور یہ چھ ہین قیفال اکحل باسلیق حبل الذراع ابطی اسیلم لیکن قیفال لغت یونانی ہی بمعنے کنارہ و ہر چیز کا اور چونکہ یہ رگ کنارہ ذراع کی ہی یہ نام رکھا اور فصد اس کی واسطے نکالنے خون سر اور گردن کے مخصوص زیادہ ہی لہذا پارسی مین اسکو سرارو کہتے ہین اور طریق اسکی فصد کا یہ ہی کہ بالا تر مابض سر عضلہ کا چھوڑ کر جس جگہ کہ نرم ہی کھولین لنبائی مین اور بضع وسیع ہو تو خون موافق مطلب کے نکلے اسلیے کہ جرم اس رگ کا غلیظ ہی بضع غیر وسیع کافی نہین ہوتا ہی اور فصاد خطا کرے دوسری مرتبہ نشتر نہ لگاوے اس رگ پر کہ ورم کرتی ہی اور اگر رگ مذکور اپنی جگہ ظاہر نہو شعبہ اُسکا وحشی ساعد مین ڈھونڈھین اور جو لوگون نے کہا ہی کہ فصد اسکی اسیلم ہی سو اس تقدیر پر کہ بضع اُسکے خاص مکان پر کہ کہا گیا ہی واقع ہو ورنہ جو عوام مین رائج ہی کہ اوپر سر عضلہ کے کھولتے ہین مقابلے مابض کے یعنے بند ماتحت کے ظاہر ہی کہ شر سے مامون نہین ہی لاحتمال اصابۃ الجرح علی العضلۃ انتباہ یہ قاعدہ کہ بضع فوق مابض کے واقع ہو نہ نیچے اُسکے اور نہ مقابلے اُسکے بیچ فصد اکحل اور باسلیق اور ابطی کے بھی واجب المراعات ہی اسلیے کہ موجب اخراج دم کا کما ینبغی ہوتا ہی اور محفوظ رہنا لاحق ہونے آفات عصب اور شریان سے اور قرشی نے بیچ شرح قانون کے تصریح کیا ہی بیچ حق عروق اربعہ مذکورہ کے اور کہا ہی کہ ہذہ الاربعۃ قد جرت العادۃ بان مفصدہا یکون تحت الابض والواجب ان یکون فوقہ وذلک لان البضع اذا کان بحذاء المابض لم یسہل خروج الدم منہ فان الید کلما تحرکت تکاثف الجلد ہناک فمنع انزراقہ وان کان البضع تحت المابض لم یومن من آفات العصب

و اشریان بسبب کثرۃ العصب ہناک فیکون الحذر من اصابۃ المبقع وبعض تحتہا یا العصب اکثر لا لانہ
اکحل وہ رگ ہے کہ نیچے قیفال کے اور وسط انسیع ساعد مائل ہے طرف اعلا کے اور وہ مرکب ہے قیفال
اور باسلیق سے اور لہذا بنام اکحل موسوم ہوئی اسلیے کہ اہل یونان ہر چیز مرکب کو کلاوس کہتے ہیں اور
اکحل اُس سے مشتق ہے اور بعض کہتے ہیں کہ جو یہ رگ شدید البقیع اور سرمئی رنگ ہوتی ہے بسبب بہت
ہونے خون کے اسمین پس یہ نام رکھا گیا اور فصد اسکی تنقیہ خون کا تمام بدن سے کرتی ہے بدون تخصیص
بعض بدن کے اور اُسکو عربی مین نہر البدن بھی کہتے ہین اور فارسی مین ہفت اندام اور رگ بازو بھی
اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ نشتر ہلکا لگاوین نہ غائر اسلیے کہ نیچے اسکے عصب ہے اور طول مین کھولین
دو سبب سے ایک وہ کہ کبھی دونون جانب اس رگ کے عصب ہوتا ہے تو لوٹو ریب مین پہونچے
مبقع سے عصبہ خفیفہ کو اسمین نہین ہو سکتی دوسرا وہ کہ بیچ رگون مفصل کے شق طولانی افضل ہے بسبب
آسانی نکلنے خون کے اُس سے اور چاہیے کہ اوپر ما بعض تحتہ نشتر لگاوین کما ذکر فی القیفال اور باغین
اکبھی عصبہ دقیقہ مانند وتر کے اوپر اکحل کے ممدود ہوتا ہے پس بیچ فصد کرنے اس رگ کے تفحص اس
حال کا ضرور ہے پس اگر عصب پایا جاوے اوپر اُسکے احتیاط کرین تو نشتر اُسکو نہ پہونچے کہ مدت تک خدر
فزون کا ہوتا ہے اور جس شخص مین یہ رگ غلیظ بہت ہوتی ہے اُسمین یہ شعبہ زیادہ ظاہر ہوتا ہے
اور جس جگہ عصبہ ظاہر ہو اور زخم اُس تک پہونچے ضرر زیادہ ہوتا ہے بسبب آسانی پہونچنے ہوا کے
اُسکو لان برد الہواء الیضر بالعصبۃ المجروحۃ اور جو صدمت بطریق خطا کے زخم عصب مذکور کو پہونچے
تدبیر اُسکی وہ ہے کہ زخم کو کھلا چھوڑ دیوین اور جو چیز مانع التحام کی ہے عمل مین لاوین اور زخم کا معالجہ
کرین اور گرد زخم کے اور تمام ہاتھ کو گرم روغن سے چرب کرین اور استعمال کرنے مبردات کا بھی
پرہیز واجب جانین اور معلوم کرین کہ مقصود منع کرنے التحام سے سوا ہے اُسکے نہین ہے کہ ہوا واسطہ
شق کے آسانی سے عصبہ مین پہونچے تنبیہ ہر چند نیچے اکحل اور قیفال کے شریان نہین ہوتی ہے کثر
آدمیون مین لیکن بندرت ہوتی ہے چنانچہ شیخ ذخیرہ کے ابو الحسن طبرخی سے ایک حکایت اس
مین منقول ہے پس اولیٰ وہ ہے کہ بیچ فصد ہر رگ کے پہلے امتحان اور تفحص شریان کا کرلیوین بعد
اسکے نشتر لگاوین اسلیے کہ اکثر وقوع اور ندرت شریانین کا اکثر آدمیون مین اسی طرح ہوتا ہے کہ مضبوط
ہو لیکن کبھی تخلف بھی کرتا ہے پس تفحص اور تجسس لازم ہے باسلیق ایک رگ ہے واقع نیچے اکحل کے

اور یہ مسلاف سا عدے اکثر باسفل ہی اور باسلیق بیچ لغت یونان کے بادشاہ عظیم کو کہتے ہین اور
جو یہ رگ ہی شعبہ ہی اُس رگ سے کہ بغل سے آتی ہی اس نام سے مسمے ہوا اور بیچ اس شعبہ کے اُس رگ
کہ کتف سے آتی تھی پھیلتی جاتی کہ بیچ ہی ہاتھ کے ایک دریا جانب کتف سے آتی ہی اسکو کتفی کہتے ہین اور ایک
حبل الذراع سے اسکو ابطی کہتے ہین اور کتفی بیچ عضد کے منشعب ہوئی ایک شعبہ اُسکا داہنے سے اوپر کنارے
زند اعلے کے پہونچا بدون ملنے شعبہ ابطی کے اور اُسکو قیفال کہتے ہین اور باقی شعبے کتفی کے نیچے آکر
ساتھ شعبون ابطی کے ملتے ہین اور عروق ہاتھ سوائے قیفال کے بالاتفاق اور سوائے حبل الذراع
بالاختلاف بالکل مخلوق ہوئے ہین شعبون کتفی اور ابطی سے بالجملہ باسلیق قریب مرفق کے پہونچکر
دو شعبے ہوئے بڑے شعبے کو باسلیق کہتے ہین بلفظ مطلق اور پارسی مین باسلیق بادیان کہتے ہین
اور شعبہ جزو اسفل کو باسلیق ابطی بھی کہتے ہین لما ذاتہ بالایلا بمعنے انہ غیر مرکب من الکتفی اسلیے
کہ معلوم ہوا کہ سب رگین ہاتھ کی کہ فصد کیجاتی ہین مرکب ہین شعبے کتفی اور ابطی سے مگر قیفال کہ وہ
بالاتفاق صرف کتفی ہی اور حبل الذراع بھی نزدیک بعض کے اور قریب ہی کہ بیان اُسکا آوے
اور بعضے بیچ وجہ نام رکھنے اس رگ کے نام باسلیق کہتے ہین کہ جو وہ بسبب ملنے کے دل او دماغ
اور ریہ او حجاب اور صدر سے اور رگون پر شرافت رکھتی ہی کہ وہ کبار سے جمی مین مشابہت
رکھتی ہی یہ رگ ساتھ بادشاہ عظیم کے اور فصد اسکی تنقیہ دم کا اکثر کبد اور طحال اور جنب اور ریہ
اور صدر اور درکین اور رکبہ اور ساق اور قدم سے اور جو عضو کہ نیچے گردن کے ہی کرتی ہی اور طریق
اسکی فصد کا یہ ہی کہ پہلے تلاش کرین کہ شریان اسکی طرف ہی آیا نیچے ہی اور یہ اکثر ہی یا ایک جانب
یا دو جانب اسلیے کہ شریان ساتھ باسلیق کے لازم الرفاقت ہی اور اگر نہو نادر ہی پس اگر شریان نیچے
باسلیق کے ہو فقط نشتر ہلکا لگاوین خصوصاً اگر شریان نزدیک ہو اور غائر نہو جہان تک ممکن ہو
رگ کو شریان سے ایک طرف لیجا کر نشتر لگاوین اسلیے کہ پہونچنا زخم کا شریان مین آفت عظیم ہی
اور اس صورت مین کہ شریان اسکے نیچے ہو فقط اختیار ہین بیچ طولانیت بضع کے اور قریب سے کے اور
اگر دونون جانب ہو واجب ہی کہ طول مین نشتر لگاوین اور اگر ایک جانب ہی لازم ہی کہ اسطرح لگاوین
سو رب کہ سر نشتر کا طرف مخالف شریان کے ہو یعنے بیچ قریب کے سر نشتر کا اسطرف ہو کہ شریان نہین ہی
اشتباہ بہت ہوتا ہی کہ وقت ربط کے نفخ رگ مین ظاہر ہوتا ہی اور یہ نفخ کبھی شریان سے ہوتا ہی

اور کبھی باسلیق سے اور جس طرح کہ ہو واجب ہے کہ بندش کھولکر نفخ کو آسانی سے ملین اور پھر باندھین
اگر عود کرے پھر کھولکر ملین اور اگر مکرر ہو اسی طرح کرین اور جب تک کہ نفخ موقوف نہو نہ کھولنا چاہیے
اور اگر نفخ اعادہ سے موقوف نہ ہووے البتہ کھولین اُسکو نہ کھولین اور باندھین کہ بہت ہوتا ہے کہ سبب
نفخ تعلیط کے بواسطہ ربط اور انتفاخ کے شریان کو ونے سے مجبر باقی ہے اور فصاد اُسکو ورید سمجھکر کھولتا ہے
لہذا واجب ہے کہ قبل ربط کے شریان کو تفحص کرین تو خطرات سے محفوظ رہے اور منع کرنا فصد سے
نزدیک ظہور نفخ کے مخصوص باسلیق سے نہین ہے بلکہ جو رگ ہو اور نزدیک ربط کے شاہ [illegible]
اور نخود کے ظاہر ہو جب تک کہ ربط کے کھولنے سے اور مسح کرنے سے وہ تحلیل نہو نہ کھولنا چاہیے
اور یہی جانین کہ نیچے باسلیق کے عصب اور عضلہ بھی واقع ہے احتیاطا اُسکی بھی بیچ فصد کے مرعی
رکھنا چاہیے اور موضع اُسکی فصد کا مختلف ہے بیچ شروع بیان عروق مفصودہ کے شیخ رئیس نے
لکھا کہ اوپر ابطی کے کھولین اور قرشی نے اُسکی شرح مین تصریح اسپر کیا چنانچہ بیچ بحث قیفال کے
لکھا گیا اور بیچ ذکر باسلیق کے شیخ رئیس نے تصریح کیا کہ کلما انحطت فی فصدہ الی الذراع فہو آمن
اور صاحب ذخیرہ نے بھی یہی کہا ہے اور ہو سکتا ہے کہ واسطے رفع ہونے اختلاف کے کہا جاے
کہ جو شیخ نے بیچ ذیل باسلیق کے لکھا کہ نیچے ابطی کے چاہیے کھولنا مخصوص اس حالت سے ہے
کہ شریان اُسکے پہلو مین ہے اُس سے دور زیادہ ہوتی ہے بیچ اکثر آدمیون کے چنانچہ شیخ کا کلام
اور لفظ نحو اسلم کی بھی اسپر دال ہے پس تناقض نہوگا واللہ اعلم تنبیہ اگر زخم شریان کو اسم
ہے چاہیے جلد بندش کھولین اور خون کو بند کرین ہاتھ سے بعد اُسکے دقاق کندر اور دم الاخوین
اور صبر اور مر سب برابر لیوین اور چوتھائی حصہ ایک جزو کا قلقطار اور زراج ملا کر باریک پیسین
اور پشم خرگوش کی اُسمین آلودہ کر کے غلولے بنا دین اندر رخنہ شگاف کے بھرین اور بالائی
بہت سرد اوپر ڈالین اور بنفشہ سے اوپر کوئی چیز سے باندھین اور پٹی اوپر لفیفہ کے بند [illegible]
اسطرح کہ سبب بند ہونے خون کا ہو بعد دن اذیت کے اسلیے کہ بہت آدمی کثرت [illegible]
کہ بسبب شدت ربط کے ظاہر ہوا ہلاک ہوے ہین اور بعد ربط کے تین دن تک اوپر [illegible]
اوپر آنکھ کے رکھے رہین اور بعد تین دن کے بھی احتیاط کرین اور شروع سے حاصل ہونے
شفا تک واجب ہے کہ ادویہ قابضہ ضماد کرتے رہین اور نشان پہونچنے نشتر کا شریان مین ضبط

کہ خون رقیق اشقر نکلے اور کود کر نکلے اور نبض ضعیف ہونے لگے اور جانین کہ اکثر فساد اس حالت
مین شیریان کو مستتر کرتے ہین تو متقلص ہو اور گوشت اسپر منطبق ہو جاوے اور خون نیدہ ہو جاوے
کما ہو لشاہد فی جراحات السیوف اور تدبیر مستتر شیریان کی مشروحاً مذکور ہوتی ہی بیچ فصد
شرائین سر کے کہ بعد فصد عروق اوردہ کے لکھا گیا حبل الذراع وہ رگ ہی کہ انسی ساعد سے ظاہر ہو کر
اعلے ساعد مین ممتد ہوئی ہی بعد اسکے طرف وحشی کے گئی نزدیک خردہ ہاتھ کے اور بسبب
ممتد ہونے اس رگ کے اسطرح کہ شباہت رسی سے رکھتی ہی حبل الذراع نام ہوا اور بیچ
تحقیق اس رگ کے اور اسکے منافع کے اختلاف ہی اور وجہ اختلاف کی یہ ہی کہ رگ مذکور اکثر
ہاتھون مین نایاب ہی لہذا بیچ ذخیرہ کے لکھا ہی کہ حبل الذراع اکثر آدمیون مین باسلیق ہی اور
بعضے آدمی مین ساتھ اکحل کے ملی ہوتی ہی اور بیچ خلاصۃ التجارب کے کہا کہ وہ مرکب ہی باسلیق
اور اکحل سے اور کہتے ہین کہ بیچ بعضون کے دنبالہ باسلیق کی ہی بالجملہ اتفاق اطبا کا ہی کہ
رگ مذکور انسی ساعد سے اعلے ساعد کو گئی ہی بعد اسکے جانب وحشی کے میل کیا اور خردہ
ہاتھ سے قریب ہوئی ہی پس جسوقت کوئی رگ کہ سوائے اکحل اور باسلیق کے اس صفت کی
پائی جاوے حکم کرنا چاہیے کہ وہ حبل الذراع ہی خواہ درمیان اکحل اور باسلیق کے ہو خواہ درمیان
باسلیق اور ابطی کے اور جواب یہ ہی کہ فصد اسکی سوریسا ہو مگر اس صورت مین کہ اسکی
جانب شیریان ہو کہ اسوقت مین مطول بہتر ہی کما لا یخفے اور حکم اسکا موافق قول قدما اور تتبع کے
مانند حکم قیفال کے ہی اسلیے کہ یہ لوگ اسکو بھی کتفی صرف جانتے ہین اور نزدیک صاحب
ذخیرہ کے اور بعض متاخرین کے بیچ حکم باسلیق کے ہی واللہ سبحانہ اعلم اور جو نفع اسکا قیفال سے
یا باسلیق سے حاصل ہوتا ہی علے اختلاف القولین موجود ہونا اور معدوم ہونا اسکا برابر ہی
اور اس سبب سے کہ اسکے فائدے مین اطبا کو اختلاف ہی ظاہر ہی کہ موجود ہونے اوس
رگ کے کہ نفع اسکا ساتھ اغراض مخصوصہ کے متفق علیہ ہی فصد اسکی کرنا کیا ضرور ہی ابطی شعبہ
باسلیق کا ہی اور اسکو باسلیق ابطی کہتے ہین اور وہ موضع ہی اوپر جانب وحشی کے مرفق سے
مقابل ابط یعنے بغل کے اور اسکو اسلم کہتے ہین اسلیے کہ شریان اسکے نیچے نہین ہوتی ہی اور
طریق اسکی فصد کا یون ہی کہ اسکو بہت ملین اور گرم پانی ڈالین بعد اسکے لانبی پٹی سے اسکو

باندھین اور ہاتھ مقصودہ کو سیدھا رکھین جیسا کہ زاویہ بغل کا قائم ہو اور رگ کو انگوٹھے سے خوب پکڑنا چاہیے بعد اُسکے کھولنا چاہیے ملنا اور گرم پانی ڈالنا واسطے ڈھیلی کرنے کے اور دانکلنے رگ مذکور کے اور ترقیق خون کے ہی اسلیے کہ رگ مذکور تنگ ہی اور خون اسکا غلیظ اور باندھنا باطول اور مضبوط نکرنا اُسکو واسطے اُسکے ٹھہرنے کے ہی تو بیچے نشتر سے ایک طرف ہٹ نجاوے اسلیے کہ شدید الزوال ہی اور قائم ہونا زاویہ بغل کا واسطے انزراق خون کے ہی علی مانیبغی اسیلم رگ مشہور ہی اور موضع اُسکی فصد کا درمیان بنصر اور خنصر کے ہی اور وہ بیچے اپنے اور سیلو اپنے شریان نبض رکھتی ہی اور اختیار ہی کہ اسکو مورب کھولین لیکن مطول افضل ہی اور اسیلم تسفیل اسلم کا ہی اور گذر چکا ہی کہ اسلم باسلیق ابطی کا ہی اور بنائے اُسکے اسیلم واقع ہوئی ہی گویا اُس سے نکلی ہی اور بیچ اسکی فصد کے باندھنا چاہیے اور ہاتھ کو گرم پانی میں رکھنا اگر خون ضعیف الانحدار ہی تو خون جسقدر مطلوب ہو نکلے اور اگر ہاتھ گرم پانی مین رکھین اسقدر تک رکھین کہ خون خود بخود بند ہو جاوے اسواسطے کہ اس صورت مین بسبب اسکے کہ یہ رگ باریک ہی اور خون اسکا غلیظ حاجت روکنے کی نہین ہوتی ہی بلکہ خون ایک قدر معتد بہ نکلکر خود بخود بند ہو جاتا ہی اور اسیلم داہنی اوجاع کبد اور جنب اور طحال کو بالذات مفید ہی اور اسیلم بائین اعلال دل کو بھی فائدہ کرتی ہی بشرطیکہ سبب اونکا بیچ جگر کے ہو اسلیے کہ اگر مبدا مرض دل کا جگر سے ہو تو اسیلم داہنی نافع زیادہ ہی اور اگرچہ باسلیق ایمن اعلال کبد کو اور باسلیق الیسر اعلال سپرز کو بسبب وسعت طریق کے اور قرب خروج کے نفع تام رکھتی ہی لیکن فصد اسیلم کی بھی سبب امالہ مادہ کے جانب بعید کو باوجود کمی نکلنے کے فائدہ بہت رکھتی ہی کما لا یخفے علے المجربین اور شیخ نے بیچ درہ قانون کے لکھا کہ ان الاسیلم انفع من عرق الباسلیق فی علل الکبد والطحال اور علامہ نے بیچ شرح قانون کے بیچ بحث فصد اسیلم کے لکھا کہ والالیسر تنفع البواسیر واوجاع الظہر المزمن والرقبۃ انتباہ بیچ فائدہ ضروری بعد فصد کے جانین کہ جسوقت فصد رگ مخصوص کی مقصود ہو اور خطا واقع ہو اگر حاجت ضروری داعی نہو چاہیے کہ تکرار زخم کی نکرین اور ربط اور شد مین مبالغہ نکرین اور ایک دن یا دو دن درمیان مین فاصلہ دیکر کھولین اور اگر حاجت ضروری ہو اور تکرار فصد رگ مخصوص مجروح کی مطلوب ہو چاہیے کہ اوپر نہج سابق سے کھولین زاسفل مین اور شروع کرنا تکرار موضع کا ایک

مین بسبب خوف ورم کے ہی خصوصاً کہ مقترن شد قوی اور رباط شدید سے ہو اور نہی تسکین بنفسہ
سیلے ہی کہ اس صورت مین کہ گذرنا خون کا ضرورت سے پہلے بقیہ سے ہوتا ہی اور یہ امر بسبب
ضعیف ہونے محل مجروح کے خوف ورم کا اس محل مین زیادہ ہی اور بہتر یہ ہی کہ گدی کو گلاب مین
یا سرد پانی مین بھگا کر باندھین تو بسبب رجوع مواد کے ورم سے امن ہووے اور بیچ فوائد سابقہ اسی
بحث کے کہا گیا ہی کہ گدی کو روغن مین آلودہ نکرنا چاہیے مگر اُس حالت مین کہ تثنیہ فصد کا ملحوظ ہو
اور اس زخم مین بھی جب تک کہ تھوڑا نمک روغن مین ملاوین استعمال نکرین لہامراور لازم ہی
کہ رباط کو سطح باندھین کہ شق جلد کا محاذات عرق سے منحرف نہو بعد از خالی رباط کے اسلیے کہ محاذات
تحقیق کی موجب انزلاق خون کا ہی کہ باعث اور یہ ایسا ہوتا ہی کہ باندھتے ہین احتیاط کرین کہ
موضع مخصوص جلد کا کہ قبل باندھنے کے رگ سے ملا ہی اسی وضع پر باقی رہے بعد سست کرنے
رباط کے اور پوشیدہ نہین ہی کہ پہلے رباط کو زور سے باندھتے ہین واسطے ظاہر ہونے رگ کے
بعد اُسکے سست کرتے ہین تو خون بدون تکلف کے نکلے اور جانین کہ بیچ لاغرون کے شد رباط کا
سبب خالی ہونے عروق کا اور احتباس دم کا ہوتا ہی پس ایسے آدمی مین واجب ہی کہ رباط سخت
نہ باندھین تو یہ سبب خلا کے مانع ظہور رگ کا نہو اور بعد فصد کے البتہ سست کرین تو بیچ نکلنے خون کے
مزاحم نہو بخلاف فربہون کے کہ باندھنا رباط کا سبب ظاہر ہونے رگون کا ہوتا ہی اور بعضے
فصاد واسطے خفی کرنے درد کے تخدیر کرنے مین اسطرح سے کہ رباط کو زور سے باندھتے ہین اور
ایک ساعت اسی طرح رکھتے ہین اور یہ امر اگر اذیت بہت کو نہ پہونچاوے باک نہین ہی اور
بعضے واسطے کم کرنے درد کے نشتر کو روغن مین چرب کرتے ہین اور کہا گیا ہی کہ یہ عمل مخفف
درد کا اور دیر کرنیوالا التیام کا ہی اور جسوقت کہ رگین متعمو ظاہر ہون تو اُن شیے اُنکے دھونڈھ کر
چاہیے کہ ہاتھ اسپر ملین بطریق مسح کے پس اگر خون نزدیک منافقت مسح کے جلد اس شیے
مین گرے اور اسکو متفتح کرے نچاہیے کھولنا والا فلا اور بعد فصد کے جار اود دھونے کا کرین
چاہیے کہ جلد کو ملوین اور بعد غسل کے چھوڑ دین تو حال اصلی پر آجاوے اور گدی منہدم کروی
شکل رکھکر پٹی سے باندھین کذا قال الشیخ اور قرشی نے بیچ اس مقام کے لکھا ہی کہ گدی
کروی شکل اُس تقدیر پر چاہیے کہ تثنیہ فصد کا مطلوب ہو ورنہ مثلث شکل یا مربع شکل

بہتر ہے اور وجہ اس تفرقہ اور تاویل کی اسلیے ہے کہ شیخ نے کہا ہے اس محل مین کہ واہمہ مت لرزاؤ
ذخیرۂ الکرویۃ اور ظاہر نسخہ قانون کا کہ نزدیک قرشی کے تھا اُسمین وہمنت الزیادۃ مرقوم تھا اور اسی
سبب سے کہ سابق مین مکرر معلوم ہوا ہے کہ بیچ مین بضع کی غیر مجوز ہے مگر نزدیک ارادہ تشنیہ کے
شارح نے سبب عبارت مذکور کو مخصوص حالت تشنیہ سے کیا ہے اور بہترین کپڑے مین واسطے گدی کے
کتان ہے اسلیے کہ وہ بسبب تخفیف اپنے کے مدد دیتا ہے اوپر سرعت التحام کے اور بسبب تبرید اپنی کے
یاری دیتا ہے اوپر منع کرنے مواد متورمہ کے اور جسوقت کہ اوپر لقہ بضع کے چربی میل کرے
واجب ہے کہ نرمی سے کنارہ تر کرین تو التحام کو نافع ہو اور کاٹنا اس چربی کا جائز نہین ہے
کہ اُسکے کاٹنے مین خوف کھل جانے بضع کا ہے اور جسوقت چربی اوپر منہ بضع کے مائل ہو تو تشنیہ اُسکا
بغیر بضع کے مرجو ہوگا اشتباہ بیچ بیان وقت بند کرنے خون کے اور مقدار نکلنے خون کے جاننا
کہ احوال آدمیون کے بیچ نکالنے خون کے مختلف ہوتے ہین بعضے طاقت اُسکی رکھتے ہین کہ پانچ یا چھ
رطل نکالا جاوے اگرچہ تپ مین ہون اور بعضے بیچ صحت کے متحمل ایک رطل کے نہین ہو سکتے
پس عمدہ اس باب مین مراعات عادت کی ہے معتادین مین اور بیچ غیر معتادین کے رعایت احوال
ثلثہ کی لازم ہے ایک اُن احوال سے قوت اور استرخانے نکلنے خون کا ہے جب تک خون قوت سے
آتا ہے اور کوئی اثر ضعف کا ظاہر نہین ہوتا اور کثرت امتلا کی جو نکلنے کی ہے باک نہین ہے
خصوصاً بیچ جوان دموی مزاج کے اور مقدار معتدل بیچ حق ایسے آدمی کے دو رطل ہے ایک مجلس مین
اور ساتھ اسکے اگر حاجت باقی رہے دوسرے دن تشنیہ کر سکتے ہین لیکن یہ کہ ایک دفعہ خون
بہت لیا جاوے مناسب نہین ہے مگر یہ کہ طبیب حاذق کہ اوپر عادت کے واقف ہے اُسمین مصلحت
دیکھے لیکن اُس صورت مین کہ خون سستی سے نکلے باوجود فصد معتدل کے اور نہ مزاحم ہو چربی
اوپر بضع کے اور نہ زائل ہونے بضع رگ کا محاذی بضع جلد سے اگر ساتھ اس حالت کے رنگ خون کا
سرخ ہو اور ورم بیچ بدن کے نہو اور علامت امتلا کی بھی موجب اوپر نکالنے کے نہو اُسکو فوراً
بند کرین تو شر نہ بڑھے اس لیے کہ مہمل ترین چیزون کی نکلنا خون صالح کا ہے اور اگر باوجود
سستی نکلنے کے فاسد اللون ہو اُسقدر نکالین کہ کیفیت کو اصلاح کرے اسلیے کہ جسوقت اقسام
فاسد کرنے خون کے باعتبار کیفیت کے ہو اور کمیت اُسکی معتدل ہو نکالنا تھوڑا اُس سے اور

بعد اسکے واسطے نکالنے اُس خلط کے کہ معدل اُسکے مزاج کا ہوا ہو تنقیہ اُسکا اسہال سے کفایت کرتا ہے
دوسرا اُن حالات سے رنگ خون کا ہے اسواسطے کہ اگر خون سیاہ اور غلیظ ہو اور قوت سے نکلے
اور کوئی خوف نہو چاہیے کہ نکلنے دین تو بقدر معتدل لیا جاوے اور اگر تغیر بیچ رنگ اور قوت
نکلنے خون کے ظاہر ہو قبل لینے قدر مطلوب کے اعتماد اوپر نبض کے ہو اور بہت ہوتا ہے کہ فصد
مین بیچ شروع نکلنے کے خون سرخ اور سفید آتا ہے اور طبیب کو مغالطہ مین ڈالتا ہے پس اُسوقت
مین طبیب اگر اوپر اپنے حدس کے اعتماد رکھتا ہے اور بسبب وجود علامات امتلاے خون اور
وجوب نکالنے اُسکے کے امر کیا ہے چاہیے کہ نہ ڈرے اور نکلنے دیوے کہ تھوڑے زمانے مین خون
سیاہ اور غلیظ واقع ہوگا اور یہ بھی مشروط فصد معتدل سے ہے اسلیے کہ بیچ فصد تنگ کے
نکالنا خون غلیظ کا محال ہے لیکن جہان ورم ہو اور فصد کرین اور خون سیاہ نکلے باک نہین اور
مقدار مطلوب لینا چاہیے اسلیے کہ بیچ قدم کے توجہ خون کا طرف عضو متورم کے ہوتا ہے اور
تیسرا اُن حالات واجب المراعات سے نبض ہے چاہیے کہ طبیب ہاتھ اوپر نبض ہاتھ غیر مفصود
کے رکھے رہے جسوقت تغیر کو حس کرے خصوصاً ضعف جلد بند کرے اور اسی طرح اگر اعراض
خبر دینے والے ضعف کے ظاہر ہون مانند تثاوب اور تمطی اور فواق اور غثیان کے اور جسوقت
تغیر بیچ رنگ خون بلکہ تغیر نکلنے خون کے جلد ظاہر ہووے اور حال یہ کہ نکلنا بہت خون کا واجب
ہو پس اسوقت مین اعتماد اوپر نبض کے ہے اگر نبض مائل بضعف نہین ہوئی باک نہین ہے اور
جسقدر مطلوب ہے لینا چاہیے ورنہ اوسی وقت بند کرنا چاہیے اور جانین کہ آدمی گرم مزاج
متخلخل البدن مستعد تر ہین اوپر واقع ہونے غشی کے اور حال بدان معتدلہ اکتنشرہ کا مخالف اسکے ہے
انتباہ بیچ بیان اُن چیزون کے کہ لازم ہے ہونا اونکا ساتھ فصاد کے اور وہ کئی چیز ہین ایک یہ
کہ نشتر بہت ہون اور بعضے اُنسے شفرہ رکھتے ہین اور بعضے بدون شفرہ کے تا اوسے جس مناسب
متناسب ہون کام مین لاوین اور بیچ فصد عروق زوالک کے مانند ودجین بضع شفرہ دار بہتر ہے
اور نشتر شفرہ دار اُسکو کہتے ہین کہ نشتر کا دونون طرف سے تیز ہو دوسری چیز یہ ہے کہ لکڑی
واسطے قی لانے کے مقرر ہوتی ہے یا پر مرغ کا موجود ہو تو اگر غشی ہو جلدی سے اُس لکڑی یا
پر کو حلق مین ڈالین تو قی لاوے کہ اسرع ترین چیزون مین واسطے افاقہ کے قی ہے تیسری چیز یہ

دوا المسک اور اقراص مسک تیار رکھے تو اگر ضعف یا غشی ہو انہیں تھوڑی واسطے انعاش حرارت
کے دیوین آمد بھی نافہ مشک کا تیار رکھے واسطے سونگھانے کے اس حالت مین کہ اوپر گذر چکا ہی
کہ گرنے والی چیزون سے بیچ فصد کے غشی ہی اسلیے کہ کبھی بعد غشی کے افاقہ نہین ہوتا پس لازم ہی
کہ بعد احساس کرنے علامات غشی کے تدارک اسکا کرین تو غشی منفرط کو موقوف رکھے جو غشی
وہ کہ دیر الازب اور دوار البصر والکندر کہ عنقریب گذرا ہی تیار ہون تو اگر نزف واقع ہو جلد
تدارک کرین اور کہا گیا ہی کہ نزف الدم زخم شریانی کو لازم ہی اور کبھی بیچ زخم اوردہ کے بھی
ہو جاتا ہی اور اگر دقاق کندر کو باریک کرکے اور پشم خرگوش کا اسمین آلودہ کرکے بیچ بضع صاف
نزف کے بھرین جلد بند کرے خصوصاً نزف الورید کو انتباہ جانین کہ غشی درمیان نکلنے خون کے
کم ہوتی ہی اکثر وقوع اسکا بعد بند کرنے کے ہی مگر یہ کہ خون بہت لیا جاوے یا بخار صفرا کا بدن
مین بہت ہو اور بسبب حرکت خون کے وہ بخار طرف دل کے جاوے کہ اس صورت مین بھی
درمیان نکلنے کے کثرت حدوث غشی کی ممکن ہی اور جو شخص کہ قبل فصد کے خون سے بیہوش ہو
اسکا دل ضعیف اور روح اسکی رقیق ہی کہ مخنوق ہو گئی اور جو کوئی کہ اپنے خون کے دیکھنے سے
یا کوئی بیگانہ کے خون دیکھنے سے غشی مین پڑے باوجود نہ ڈرنے کے پس سبب اسکا ضعف
دماغ ہوگا یا بسبب خیال سوداوی کے اور تحقیق دیکھا ہینے ایسے بہت آدمیون کو اور وجہ
کثرت حدوث غشی کی بعد بند کرنے کے اور نہونا غشی کا وقت نکلنے خون کے یہ ہی کہ طبیعت
اور روح وقت نکلنے خون کے طرف خارج کے متحرک ہوتی ہی واسطے التحام بضع کے اور یہ
امر مانع غشی کا ہوتا ہی مگر نزدیک افراط نکلنے کے اور جب خون بند ہو گیا طبیعت اور
روح طرف دل کے متوجہ ہوتی ہی اور روح بسبب انتشار کے اور مصاحبت خون کے مقدار
طبیعی سے کم ہوئی ہی ظاہر اور باطن کی تدبیر نہین کر سکتی ہی بالضرور مجتمع ہوگی دل مین اور
حواس ظاہری بیکار ہونگے جب تک کہ بسبب استراحت کے اور روح پیدا ہو اور کفایت
کرے مطلب کو تنبیہ بوقت بیچ حمیات مطبقہ اور مبادی سکتہ اور خوانیق اور اورام عظیمہ
مہلکہ اور اوجاع شدیدہ کے فصد کرین اور قبل اسکے خون بقدر ضرورت کے نکالین اور
غشی واقع ہو باک نہین ہی تدارک غشی کا کرنا چاہیے اور پھر فصد کرنا چاہیے تو موافق

مقدار مطلوب کے خون نکلے لیکن اجازت اس عمل کی اس صورت مین ہی کہ قوت قوی ہو والا لا
فائدہ بیچ بیان فصد شرائین کے کہ ہاتھ مین واقع ہو جاتی ہین کہ دل بہنے ہاتھ مین او پشت کف کے
درمیان سبابہ اور ابہام کے شریان ہی کہ اُسکو واسطے اوجاع مزمن کبد اور حجاب کے کھولتے ہین
اور نفع عجیب ہوتا ہی جالینوس کو درد جگر تھا خواب مین ماسوا اس علاج سے ہوا اُسکے کرنے سے
بہت منتفع ہوا بعد اُسکے فائدہ اسکا مشہور ہوا اور تجربہ مین آیا اور معلوم ہی کہ الحکم بقطع اُن
شرائین کا کہ دل سے دور رہین دشوار نہین ہی اور فصد اُنکی مخوف نہین ہی اور بھی شریان
دوسری مائل تر شریان مذکور سے طرف باطن کف دست کے ہی او منفعت اُسکی فصد کی قریب
منفعت فصد اُس شریان کے ہی فائدہ بیچ بیان عروق مقصودہ پانؤن کے وہ چار ورید ہین
ایک اُنسے صافن ہی اور وہ اوپر جانب اُنسی کعب کے آئی ہی رگ بڑی اور ظاہر ہی اور معنی
صافن کے سلیم ہین اور جو یہ رگ نیچے انپے اور بہاؤ نپے کے کوئی شریان اور عصب نہین
رکھتی ہی اس نام سے مسمے ہوئی اور نفع اُسکی فصد کا یہ ہی کہ خون کو اُن اعضا سے نکالتی ہی کہ
نیچے کبد کے ہین اور اما لہ کرے نواحی اعضاے رئیسہ عالیہ سے طرف اعضاے سافلہ کے اسی
سبب سے بیچ امراض دموی دماغی کے تقدم فصد صافن کا مستحسن رکھا ہی چنانچہ قرشی بیچ بحث سبات
کے کہ شیخ رئیس نے اشارہ کیا طرف فصد قیفال اور صافن کے کہتا ہی کہ فصد صافن کی اور حجامت
ساق اُسوقت کر سکتے ہین کہ مادہ اول تصعد مین ہو اور آخر تصعد مین قیفال کھولنا چاہیے لیکن
جسوقت مادہ سر مین مستقر ہوا اور صعود موقوف ہوا ہو بہتر وہ ہی کہ عروق جبہہ کو کھولین اور اوپر
نقرہ کے حجامت کرین اور بھی بیچ شرح اسباب اور علامات کے بیچ بحث مالیخولیا کے کہ سبب اسکا
امتلا تمام بدن کا ہو لکھا ہی بدون قید اول تصعد کے وفصد الصافن اعلی من القیفال لیکون
الانجذاب الی المکان البعید وخاصتہ فی النسا اور جانین کہ فصد صافن کی ادرار طمث کرتی ہی روز سے
اور تفتیح افواہ بواسیر کرتی ہی اور قائم مقام عرق النسا کے ہی بیچ درد عرق النسا کے اور واسطے
خارش ران اور خصیہ اور قضیب کے اور انکے قروح کے اثر تمام رکھتی ہی طریق اُسکی فصد کا یہ ہی
کہ پانؤن کو اوپر شتالنگ سے باندھین اور کئی قدم پھراوین اور گرم پانی مین نیچے پانؤن کے رکھین
اور کھین تو پانؤن کو اسپر دبا وے اور مقصود ان حیلون سے ظاہر ہونا رگ کا ہی اور اُسجگہ کہ رگ

ظاہر ہو فقط بندش کافی ہی اور معلوم کرین کہ یہ رگ بیچ بعضی آدمی کے سیدھی آتی ہی بدون
شعبون کے اور بعضون مین بعد پہونچنے کے قریب کتف کے دو شاخ دو جانب سے نکلتی ہین
پس فصد نزدیک جڑ کے کرنا چاہیے اور افضل اوسکی فصد مین یہ ہی کہ بقدر مورب مائل اور بنام
اور وقت فصد کرنے کے اگر کھڑا رہنا مقصود کا بدون تکلیف کے میسر ہو بہتر ہی پس ہو لہ اخرج
والاعلاد دوسری وہ رگ ہی بدون نام کی کہ پیچھے عرقوب کے واقع ہی اور گویا شعبہ صافن کا ہی
اور حکم اسکا حکم صافن کا ہی اور عرقوب بفتح عین مہملہ عصب غلیظ کو کہتے ہین کہ اوپر عقب پانون
آدمی کے نکلتا ہو تیسری عرق النسا ہی اور یہ ایک رگ ہی کہ جانب وحشی پانون سے کعب تک
آتی ہی بعد اسکے اوپر پشت پانون کے بھی پہونچی ہی اور نشان اس رگ کا یہ ہی کہ اسپر کئی گرہ
ہوتی ہین اکثر اور نفع اسکی فصد کا بیچ درد عرق النسا کے صافن سے بمراتب زیادہ ہی اور
قریب صافن کے ہی اور امور مین اور طریق اسکی فصد کا یہ ہی کہ دستار لانبی یا نوار لیکر ایک
سر اسکا محل مقصود مین کہ اسفل ساق ہی متصل شتالنگ کے باندھین اور باقی کو اوپر تمام ساق
اور ران کے لپیٹین استحکام سے اور مریض کو کہین کہ کئی بار بیٹھے اور اٹھے اور اگر
قبل فصد کے حمام مین گیا ہو مدد تمام اوپر ظاہر ہونے رگ کے کرتا ہی اسلیے کہ یہ رگ بیچ اکثر
آدمی کے مخفی ہوتی ہی اور جو ظاہر ہو چاہیے کہ فصاد پانون مقصود کو اوپر اینٹ کے رکھے اور
طرف وحشی کعب سے کھولین اوپر اسکے یا نیچے اسکے اور چاہیے کہ طول مین کھولین اسلیے
کہ دونون جانب اسکے عصبہ ہی اور اگر قریب شتالنگ کے نہ پائی جاوے شعبہ اسکا کہ درمیان
خنصر اور بنصر کے ہی کھولا چاہیے اور صاحب ذخیرہ لکھتا ہی کہ اگر یہ شعبہ پایا جاوے درمیان خنصر اور
بنصر کے فصد اسکی بہتر ہی اسلیے کہ خطا سے محفوظ ہی اور اگر اسجگہ ظاہر نہو قریب شتالنگ کے
کھولنا چاہیے شیخ رئیس نے بیچ قانون کے درد مفاصل مین کہا ہی کہ العرق الذی بین الخنصر والبنصر
من الرجل انفع بعد فصد عرق النسا وقیل انہ انفع من عرق النسا اور یہ کلام مشعر ہی اسپر کہ وہ رگ
کہ بیچ خنصر اور بنصر کے ہی سواے عرق النسا کے ہی چوتھی مابض ہی اور وہ باطن رکبہ مین ہی اور
جو اس مقام مین دو عصبہ مسمے بمابضان واقع ہین رگ مذکور کا بھی یہی نام ہوا اور بعضے یہ
کہتے ہین کہ باطن رکبہ کو مابض کہتے ہین اور اس رگ کو کہ یہان ہی اضافت سے عرق مابض

کہتے ہین اور کبھی مضاف کو حذف کر کے اوپر لفظ الابطی کے کہ مضاف الیہ ہے قصر کرتے ہین اور
فی الحقیقت رگ مذکور کوئی نام نہین رکھتی ہے بالجملہ حکم اسکا مانند حکم صافن کے ہے لیکن بیچ اورام خصیہ
اور درد بیضہ اور بواسیر کے صافن سے نافع زیادہ ہے اور واسطے درد احشا اور درد پشت
اور درد رحم کے فائدہ کرتی ہے اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ ساق کو باندھین اور انکو بھی اور کبھی
قدم چلاوین اور کبھی مرتبہ بٹھاوین اور اوٹھاوین تو رگ ظاہر ہو بعد اسکے کھولین اور علامہ نے
لکھا کہ چار انگل اوپر زانو کے باندھین زور سے اور صاحب فصد کو بٹھا کر لٹاوین اور دونون
پاؤن کو اوٹھا کر رگ کو تلاش کرین بعد اسکے کھولین **انتباہ** شیخ رئیس نے اس مقام مین لکھا ہے
کہ فصد کرنا پاؤن کی رگون کا ان امراض سر کو کہ خون سے پیدا ہوے ہون نفع کرتا ہے اور بہت
امراض سوداوی کو اور جانین کہ فصد پاؤن کی رگون کی ضعیف زیادہ کرتی ہے فصد ہاتھ کی رگون
سے اور قرشی نے نکتہ اس مقام مین لکھا ہے وذلک لانہ بعید بفصد عروق الرجل الدم والروح
عن القلب والاعضاء الرئیسۃ **فائدہ** بیچ ان رگون مقصودہ کے کہ سر اور منہ سے تعلق رکھتی ہین ان
رگون کو ضرب کھولنا چاہیئے مگر دو واجبین کو اور جو بعضے ان عروق سے اور رہ ہین اور بعضے
شارحین ہین اس فائدہ کو دو موضع مین بیان کرتے ہین پہلا بیچ عرق پیشانی کے اور وہ رگ
منتصب ہے مابین حاجبین کے فصد اسکی ثقل سر کو خصوصا گر مائل موخر کے ہو اور ثقل آنکھون کو
اور درد دائمی سرین کو فائدہ کرتی ہے اور اس رگ کو احتیاط سے کھولین تو نشتر پلک کا
اوٹھانے والا ہو نہ کہ گہرا لگے کما وقع لاندروماخس حین فصد بنت الملک وقطع طرف الوتر فبقیت
عیناہا مفتوحۃ کذا قال صاحب شرح الاسباب والعلامات فی استرخاء الجفن دوسری دو رگ ہے کہ ممتد
بیچ وسط سر کے ہے اور اسکو عرق الیافوخ کہتے ہین فصد اسکی شقیقہ اور قروح سر کو نفع کرتی ہے
تیسری دو رگین ہین پیچھے کان کے اوپر صدغین کے واقع ہین انکو عرقا الصدغین کہتے ہین اور صدغ کو بنا گوش
فارسی مین کہتے ہین اور ہندی مین کنپٹی کان کی اور چوتھی وہ دو رگ ہین کہ بیچ کونے آنکھ کے
ہین انکو عرقا اللحاظین کہتے ہین اور یہ رگین اکثر ظاہر نہین ہوتی ہین گردن کے دبانے سے اور
کبھی نزدیک مقصود سے ظاہر ہوتی ہے اور واجب ہے کہ بیچ انکے فاتر ہاتھ کرنا کہ خوف ناسور کا ہوا اور
امنسے خون تھوڑا نکلتا ہے اور احیانا اگر بہت نکلے او حاجت بند کرنے کی ہو تو گوند ببول کو ماریے

کرے کہ چھ رگین ہین بس یہی کفایت کرتا ہے اور نفع انکی فصد کا دفع کرنا صداع او شقیقہ اور رمد مزمن اور دمعہ اور
عشا و دوار و جرب الاجفان اور بثور الجفن اور غشا کا ہے پانچوین تین رگین چھوٹی ہین کہ پیچھے کان کے
واقع ہین ایک انمین ظاہر تر ہے فصد انکی شروع نزول الماء اور قروح الاذن اور قروح موخر راس کو
فائدہ کرتی ہے اور سر کو قبول کرنے بخار معدہ سے منع کرتی ہے اور اکثر اطبا کہتے ہین کہ فصد انکی نسل کو
باطل کرتی ہے لیکن جالینوس اس امر کا منکر ہے چھٹی انمین سے وداجین ہین اور وہ دو بڑی رگین ہین کہ
دو طرف گردن کے واقع ہین فصد انکی شروع جذام اور خناق شدید اور ضیق النفس اور ربو گرم اور
بحۃ الصوت اور ذات الریہ اور سحر کو اکثرت خون گرم سے ہو اور بیماریان طحال اور دونون جنب کو نافع ہے اور
طریق انکی فصد کا یہ ہے کہ علیل اپنے سر کو طرف مخالف جانب مقصود کے جھکا دے تو رگ کھنچ جاوے اور
تن جاوے بعد اسکے دیکھین کہ رگ کس طرف شدید الزوال ہے اس جہت کی ضد سے فصد کرین اور نشتر مقصود دار سے
کھولین اور اوپر کہا گیا کہ رگ شدید الزوال کو تیز نشتر سے کہ دونون جانب اسکے تیز ہون کھولنا چاہیے اور فصد
وداجین کی طول مین کرنا واجب ہے ساتوین وہ رگ ہے کہ اوپر ناک کے واقع ہے اسکو عرق الانف کہتے ہین
اور موضع اسکی فصد کا وسط ناک کا ہے کہ جگہ ہے غضروف کی جو اور تفرق اسمین انگلی کے چھونے سے معلوم ہوتی ہے
بیچ بالغون کے بلکہ اسی امر سے دلیل پکڑتے ہین اوپر بالغ ہونے کے اور اسکی فصد کے لیے نشتر
طویل الراس چاہیے اور طریق اسکی فصد کا یہ ہے کہ نشتر کو جگہ معلوم مین لگا دین بعد ازان [illegible]
اور خون تھوڑا اس سے نکلتا ہے نفع اسکا واسطے کلف اور کدورت رنگ اور بواسیر ناک اور بثور اور حکہ
ناک کے مخصوص ہے لیکن کبھی ہوتا ہے کہ بیچ رنگ منہ کے سرخی مشابہ صبغہ کے پیدا کرتی ہے اور فصد
عظیم زیادہ اکثر اسکے نفع سے ظاہر ہوتا ہے اور احوط اسمین وہ ہے کہ پہلے فصد ہاتھ کی کرین بعد اسکے
اسکی فصد کرین آٹھوین کئی رگین ہین کہ تحت الخشا واقع ہین فصد انکی واسطے سدہ کے کہ خون
لطیف سے ہو اور واسطے اوجاع قدیم سر کے مفید ہے خشا بفتح خاے معجمہ مشدد وہ نام ہڈی کا ہے کہ پیچھے
کان کے ہے اور اصل اسکی خششا ہے کہ بسبب ادغام کے خشا ہو گیا تثنیہ اسکا خشائین ہے اور ان
رگون کو اس مقام مین کہ متصل نقرہ ہے کھولتے ہین نوین چار رگ ہین کہ اوپر دونون لب کے
واقع ہین نیچے اوپر دونون لب کے دو دو رگ ہین اور انکا نام چہار رگ ہے فصد انکی واسطے
قروح منہ اور قلاع اور درد اور ورم اور استرخا اور قروح لثہ کے اور بواسیر اور تشقق کے لب مین

واقع ہوتے ہین منع کرتی ہے اور اوسطے یہ ہے کہ ان رگون کو نشتر سے دوار الراس سے کہ دردہ مشہور ہے
کھولین دسوین ایک رگ ہے نیچے زبان کے باطن ذقن مین فصد اسکی خوانیق اور اورام اذنین کو
فائدہ کرتی ہے گیارھوین وہ رگ ہے کہ نیچے زبان کے نوک زبان مین ہے فصد اسکی ثقل زبان کو کہ
خون سے ہو فائدہ کرتی ہے اور واجب ہے کہ اسکو لنبائی مین کھولین اسلیے اگر چوڑائی مین کھولی جا
نکلنا خون کا دشواری سے ہوتا ہے بارھوین وہ رگ ہے کہ اوپر عنفقہ کے واقع ہے فصد اسکی بہر کو
فائدہ کرتی ہے عنفقہ بالفتح کئی بال ہین کہ درمیان لب اسفل اور ذقن کے واقع ہین اور ان بالون
کو بچہ ریش کہتے ہین تیرھوین عرق اللبہ ہے اسکو بیچ معالجات نفث الدم کے کھولتے ہین اور
لبہ بالتحریک نام اس جگہ کا ہے کہ دونون ہڈی چنبر گردن کی وہان ملی ہین اوسی مقام سے ونشہ
کو نحر کرتے ہین چودھوین ان اوردہ سے دو رگ باریک ہین بیچ سوراخون ناک کے کہ انکو
عرق المنخرین کہتے ہین انکو واسطے نکالنے رطوبت اور خون کے اگر سے کھولتے ہین اس طریق سے
کہ مریض کو آفتاب کے سامنے کھڑا کرتے ہین دونون سوراخ ناک کے مقابل آفتاب کے رکھتے ہین
اور اُس سے کہتے ہین کہ دم روکے یہان تک کہ منہ سرخ ہوجاوے اور رگین ظاہر ہون پس فصد
پشت نشتر سے یا اُس آلہ سے کہ خاص اس کام کے لیے ہے اور راستہ چھت کے ہوتا ہے کھولین
فصل دوسرا بیچ شرائین کے کہ سر مین واقع ہین اور یہ دو قسم ہے ایک وہ کہ اوپر صدغ یعنے بناگوش کے
واقع ہے اور یہ ہر صدغ کے ایک شریان ہے کہ اسکو کبھی فصد کرتے ہین اور کبھی تبر اور کبھی سل اور کبھی داغ
اور مقصود ان سب عملون سے بند کرنا نوازل حادہ لطیفہ کا ہے کہ طرف آنکھ کے گرتے ہین اور فصد
آسان زیادہ ہے داغ سے اور داغ تبر سے اور تبر سل سے اکثر آدمیون کو کہ خیالات مندزہ
نزول الماء مین مبتلا تھے مین نے داغ کیا فائدہ کیا اور مانع نزول کا ہوا اور شروع نزول اور
انتشار کو بھی یہ اعمال فائدہ کرتے ہین دوسری وہ کہ پیچھے کانون کے واقع ہین ہر طرف دو شریان
ہین واسطے اقسام رمد کے اور ابتداے نزول الماء اور غشاوہ اور غشا اور صداع مزمن کے
فصد انکی نافع ہے و لا یخلو فصدہما عن خطر الابعد و عدم الالتیام اور ان دونون رگ کو سل نہین کرتے اور تبر بھی
لہذا شارح اسباب لکھتا ہے و اما اللذان خلف الاذنین تمارلنیا و ما سمعنا احدا سلہما و اما تبرہما فموجب العنۃ
و انقطاع النسل کما قال بقراط یا بیان تبر اور سل شرائین کا جان تو کہ شرائین بیچ لغت کے قطع ہے

اور بیچ عصب یا عروق کے ہو اور اصلاح مین وہ ہی کہ پوست اوپر شریان کا چھیلین اور شریان کو
نمارو سے اُسی جگہ سے لٹکاوین اور دونون جانب اُسکے دھاگا ریشم کا باندھین اسطرح کہ فاصلہ دنیا
دونون بندش کے نقدار مین انگلی مضموم کے ہووے بیچ درمیان سے دونون بندش کو چھوڑکر قطع کر کے
اور دویہ قاطعہ خون کی لگاوین اور یہ تدبیر ساتھ داغ دینے کے اچھا نہین ہوتا ہی اور بیچ بعض کتابون کے لکھا
ہوا ہی کہ تدبیر کرین بعد اُسکے داغ کرین مقصود اس سے تدبیر لغوی ہی یعنے کاٹنا بدون بندش کے اور پہلا
بالفتح وہ ہی کہ شریان کو بعد دور کرنے جلد کے اور ظاہر ہونے شریان کے نظر کرین کہ باریک ہے
یا غلیظ اگر دقیق ہو مناسب ہے اوٹھا کر دونون جانب سے کاٹین اور ایک ٹکڑا اُسکا موافق طول تین
انگلی مضموم کے نکالین بعد اُسکے ادویہ قاطعہ خون کی مانند ریشم خرگوش یا دردوا الکندر اور ذرور کندر کو
لگاوین بعد اُسکی مراہم ملحمہ سے التحام کرین اور اگر شریان بڑی ہو پہلا اُسکی فصد کرکے خون اُسکا بقدر
حاجت کے نکالین بعد اُسکے دونون جانب سے ریشم کے دھاگے سے فاصلہ مین انگلی مضموم کے
باندھکر درمیان سے کاٹین دیا ہوا الذرور اور ذرور کرنا ادویہ قاطعۃ الدم کا دونون حال مین لازم ہی
اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سل مخصوص ہی اُس سے کہ شریان کو سلاکے سے قطع کرین اور سلاکہ ایک آلہ ہی
کہ واسطے سل کے بنایا ہی اصطلاح کہ ایک اوصاف مدور الراس کہ اُسکے درمیان مین مشابہ دایرہ کے
ہوتی شریان کو بعد انکشاف کے اور بعد اٹھانے منارو سے بیچ ایک دایرہ کے دو آگرے
اُسکا کہ آلہ مذکورہ کے بیچ دیوین یہان تک کہ شریان منقطع ہو جاوے بالجملہ عمل سل کا خالی
آفت سے نہین ہی اسواسطے کہ اسمین خوف یہ ہی کہ بعد التحام کے اسی جگہ منشق ہو وے
اور نزف الدم یا انوریسما ظاہر کرے اور کبھی شدت درد سے غشی اور تشنج پیدا کرے طبری نے
کہا کہ انی رأیت خادما سلت شریانیہ فدخل ضربت علے حرکات عینیہ وضعف ابصارہم اور کبھی اُسنے
کہا کہ وقد رأیت رجالا بالبصرۃ سلت شریانیہ فحدث بہ الحول التشنج من یومہ اور اُسی نے کہا کہ
قد رأیت من سل شریانہ فحدث بہ سیلان اللعاب اور شارح اسباب نے کہا کہ اولے یہ ہی کہ جمع
کیجاوے درمیان قطع اور داغ کے بعد تنقیہ کے تو مضرت شور اور گذر چکا ہی کہ داغ ساتھ تدبیر
مصلح کے اور ساتھ سل کے جمع نہین ہوتا ہی فائدہ بیچ بیان عرق مقصود کے کہ اوپر شرح تمہ
واقع ہین یہ دو رگ ہین ایک موضع ترقوہ اور جید کے اور نفس اسکی اعرابی جگہ کو نفید و دوسری

وہ کہ اوپر طحال کے موضوع ہی فصد اسکی بیماریون طحال کو فائدہ کرتی ہی انتباہ بیچ بیان اوقات فصد کے
جانین کہ فصد کے دو وقت ہین ایک اختیاری دوسرا اضطراری وقت اختیاری اوسمین صبیحۃ النہار
بعد تمامی ہضم اور نفض فضول کے اور وقت اضطراری جو وقت ہو کہ حاجت فصد کی داعی ہو تاخیر
اسمین جائز نہو اور اس وقت مین کوئی چیز مانع نہین ہی اگر قوت اور سن مساعد ہون
اور کوئی مانع حاجت سے قوی نہو اور معلوم کرین کہ واسطے فصد کے اول شہر اور آخر اور اوسط
اوسکے برابر ہین بخلاف حجامت کے کہ اول اور آخر شہر مین نہین کر سکتے ہین بعد بیچ بحث حجامت کے
دلیل منع اسکی اور دلیل تجویز فصد کی مشروحاً آتی ہی اور بعض لوگون نے بیچ وسط شہر کے بسبب
اختلاط خون فاسد کے ساتھ صالح کے ترک کرنا فصد کا مستحب جانا ہی اور جو چیزین کہ فصد کو
لازم ہین یعنے غسل المبضع کا اور طریق ربط کا اور اختیار کرنا نشترون کا اور مانند انکے درمیان
ذکر کرنے اور ردہ اور شرائین کے بحث سلم مین کہہ چکے ہین اور نشتر زنگ بھرا تھا اور کیونکر
اسکو لینا چاہیے جو بہ مشہور ہین جنہے ذکر نہین کیا تعلیہ جس شخص کے پسینا بسبب امتلا کے
بہت نکلتا ہو علاج اسکا فصد ہی اور شاید کہ محموم مصدوع کو کہ واجب الفصد ہو اگر اسہال
طبیعی آوین فصد سے مستغنی کرین قسم دوسری بیچ حجامت کے اور یہ دو طرح ہی ایک وہ کہ
ساتھ شرط کے ہو اور عام ہی کہ ناری ہو یا نہ دوسرے وہ کہ بدون شرط کے ہو اور یہ بھی بدون
آگ کے ہو یا ساتھ آگ کے اور دونون کو دو بحث مین ذکر کرتے ہین بحث پہلی بیچ حجامت
مع الشرط کے شرط فارسی مین یاکی زدن کو کہتے ہین اور یہ بحث متضمن ہی اوپر دو فائدے کے
فائدہ بیچ احکام کلی کے کہ متعلق ہی سن اور وقت سے جانین کہ جیسے قبل دو برس کے
حجامت روا نہین ہی بعد ساٹھ برس کے بھی منع کیا ہی وجہ منع کی پہلے امر کی ظاہر ہی کہ ایسے
شیر خوار کو حاجت نکالنے خون کی کمتر ہی اور مستقیم نہونا اعضا کا اسمین مانع زیادہ ہی اور
وجہ منع بیچ دوسرے امر کی یہ ہی کہ بعد ساٹھ برس کے کہ سن شیخوخت شروع ہوتا ہی سردی مزاج
مین غلبہ کرتی ہی اور غلظت خون مین ظاہر ہوجاتی ہی رقت کم ہو جاتی ہی اور معلوم ہی کہ حجامت
مین نہین نکلتا ہی مگر خون رقیق پس وقوع حجامت کا اس سن مین لامحالہ غلظت کو زیادہ اور
طبیعت کو تحجیر اور جلد مین یبوست پیدا کرتا ہی اور نکالنا خون مقصود کا نہین ہو سکتا

بخلاف فصد کے کہ آخر عمر تک رخصت ہی بشرط قوت کے اسلیے کہ تنقیہ اسکا مادہ رقیق اور غلیظ
خون کو لیکن قبل بارہ برس کے اور نزدیک بعضون کے قبل چودہ برس کے فصد جائز نہین ہی
اسلیے کہ بعد فصد سے رک لنا بہت خون کا ہی اور اس سن مین نکلنا دم کثیر کا مانع نمو کا ہوگا اور
بھی تنقیہ فصد کا شامل ہی اعضاے رئیسہ کو بھی اور انکا بہت تنقیہ کو لازم ہی اور حفاظت ان اعضا کی
اس سن مین واجب زیادہ ہی لہذا بعد دو برس سے چودہ برس کے گذرنے تک قصر کرنا اوپر
حجامت اور جونک کے مستحسن جانا ہی بلکہ واجب تو مطلب بدون آفت کے حاصل ہو اور چاہئین
کہ منع کرنا حجامت کا بعد ساٹھ برس کے اور منع کرنا فصد کا قبل چودہ برس کے مفید ہی اسلیے
کہ ضرورت ہو ورنہ نزدیک حاجت قوی اور شدید کے کرنا حجامت کا لازم ہووے کہ کیکئے ہین
اور معلوم کرین کہ اول اور آخر مہینے مین حجامت منع ہی اسلیے کہ ان ایام مین اخلاط ساکن ہوتے
ہین اور باطن کیطرف رجوع کرتے ہین اسلیے کہ ثابت ہوا کہ زیادتی اور کثرت حرکت رطوبات
عالم کی بسبب تاثیر زیادتی نور قمر کے ہی اس واسطے حجامت کے اوسط مہینہ محمود ہی خصوصاً
اول نصف ثانی مین کہ تاریخ سولھوین اور سترھوین ہو اسلیے کہ متحقق ہوا کہ رطوبات اور اخلاط
بدن کے بھی موافق زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتے ہین اور بالضرور ظاہر بدن کی طرف میل کرتے ہین
اور بیچ وسط حقیقی کے کہ تاریخ چودھوین اور پندرھوین ہی کمال غلبہ کو پہونچتے ہین پس توجہ
باطن کو ہوتے ہین اور اسی سبب سے کہ اخلاط صالح بسبب لطافت کے سہل الحرکت ہین
جلد تر باطن کو میل کرتے ہین اور اخلاط فاسد بسبب غلظت کے سرعت سے حرکت نہین
کرتے پس ظاہر ہی کہ اگر حجامت کا اتفاق پڑے سولھوین یا سترھوین تاریخ مین خون فاسد اکیلا
نکلے گا وہو المطلوب **انتباہ** جو منع کرنا بیچ باب حجامت کے یعنے اول شہر اور آخر مین واقع
ہوا مخصوص حجامت سے ہی فصد کو اسپر قیاس نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ اول اور آخر شہر مین
اخلاط باطن جمع ہوتے ہین او فصد خون کو باطن سے بھی نکالتی ہی بخلاف حجامت کے
پس نہ منع ہی فصد نہایت یہ کہ بیان کرتے ہین کہ اخلاط شدید التکاثف ہین خصوصاً اس مہینے
کے شروع مین اگر فصد اختیاری ہین توقف بہتر ہی اور اسی طرح آخر مہینے مین لازم کہ اسلیے
کہ ان دنون مادہ غیر متکاثف کا بہ نسبت متکاثف کے البتہ آسان زیادہ ہوتا ہی اوپر طبیعت کے

اور بہتر وقت حجامت کا دن آدہ دوسری ساعت ہین اگر فصل گرمی کی ہو اور تیسری ساعت
مائین دو تھی ہین اگر فصل جاڑے کی ہو اسلیے کہ اسوقت مین خون رقیق اور لطیف ہو جاتا ہو اور نکلنے
مین آسانی کرتا ہی اور اگرچہ یہ وقت بیچ فصد کے بھی ممتاز ہو لیکن رعایت اسکی حجامت مین اس
زیادہ ہی کیا علمت اور اگر کہین کہ وہ کونسا وقت دوپہر کے خون نہایت رقیق ہوتا ہی واسطے
حجامت کے بھی وقت اولی ہو ہم کہینگے اولی ہونا اس وقت کا بنظر رقت کے مسلم ہی لیکن بسبب
ایک مانع کے ترک ہوا یعنی اگر حجامت دوپہر کو مقرر کیجاوے غذا قبل اس سے دین یا بعد
اُسکے اگر پہلے دی ہو ظاہر ہی کہ ہضم کبدی اور عروقی اس مدت مین کامل نہین ہوسکتے ہین
پس واقع ہونا حجامت کا اس حالت مین موجب جذب غذاے غیر طعام النضج کا ہو گا طرف عضو
محجوم کے اور اسمین خوف آفتون کا ہی ایک ان آفات سے برص محجامت ہی اور اگر غذا نہ دین
ظاہر ہی کہ اوپر زیادتی خلو کے حجامت کرنا باعث ضعف کا اور گرنے صفرے کا طرف معدے کے
ہوگا اور جانین کہ حجامت بعد حمام کے منع ہی مگر اُس شخص کو کہ غلیظ الدم ہو اسلیے کہ اسکو چاہیے
کہ پہلے استحمام کرین اور ایک ساعت آرام دین بعد اُسکے حجامت کرین **فائدہ** بیچ احکام جزئی
حجامت کے کہ اعضا سے تعلق رکھتے ہین جانین کہ مقدم بدن مین حس اور ذہن کو ضرر کرتی ہی
اسلیے کہ مبدء حس کا مقدم بدن ہی لہذا اکثر آدمی حجامت اس محل مین مکروہ جانتے ہین اور
حجامت اوپر نقرہ کے خلیفۃ الکحل ہی اور نافع ہی ثقل حاجبون کو اور تخفیف جفن اور مفید جرب العین کو
اور بخر فم کو لیکن نسیان لاتی ہی لہذا بیچ حدیث شریف کے بھی اس سے منع وارد ہوا ہی اور وجہ اُسکی ظاہر ہی
کہ موخر دماغ محل حفظ کا ہی اور ضعیف ہونا موضع محجوم کا حجامت مع الشرط کو لازم ہی لہذا واجب ہی
کہ بیچ حجامت نقرے کے تھوڑا میل طرف اسفل کے کرین تو منفعت دون مضرت کے حاصل ہووے
اور نقرہ گڑھے کو کہتے ہین کہ پیچھے سر کے واقع ہی اور حجامت اوپر کاہل کے خلیفہ باسلیق کی ہی
اور نافع ہی درد منکب اور حلق کو لیکن فم معدہ کو ضعیف کرتی ہی پس بہتر یہ ہی کہ اسجگہ تھوڑا
میل صعود کی طرف کرین تو بے مضرت ہو لیکن اگر مقصود حجامت اس مقام سے معالجہ نفث الدم
اور سعال نسی کا ہی تنزل کرنا چاہیے اور تصعد غیر مفید ہی اور تقویت فم معدہ کی اشیا مقویہ سے
درصورت خوف سے ضعف اُسکا لازم ہی کاہل مابین الکتفین کو کہتے ہین اور حجامت اوپر اخدعین کے

صنف نسیان کی ہے اور نافع رعشہ سر کو اور مزیل بیماریون منہ کو درد دانتون اور ضرس اور کانون
اور آنکھین اور حلق اور ناک کو ہے اور کبھی سر مین رعشہ پیچ ضعیف دماغون کے پیدا کرتی ہے
اندمان دو رگ ہین موضوع اوپر گردن منفرد انکا انفع تر ہے تجربہ سے تجمد اور دیر دیر انفعل کے
و حجامت اوپر ساق کے قریب ہے فصد صافن سے اور پیچ تنقیہ خون کے اور ادرار حیض کے
نفع کرتی ہے ... اُس عورت کو کہ سفید پوست اور متخلخل البدن اور رقیق الدم ہو حجامت
ساقون کی فصد صافن سے زیادہ تر نافع ہے امور مذکورہ مین اور انتباہ ہو چکا کہ حجامت ستر کو
علیظ کہل کی ہے اور حجامت کاہل کی خلیفہ باسلیق کی اور حجامت اخدعین کی خلیفہ قیفال کی
مراد یہ ہے کہ پیچ ازالہ امراض عصابی کے کہ قریب اس موضع کے ہین اور فصد رگین مذکورہ کا
اُن مواضع سے نفع کرتی ہے حجامت اماکن مذکورہ کی خلیفہ عروق مذکورہ کی ہے نہ وہ کہ خلیفہ
مطلق ہین اور قائم مقام انکے ہین اسلیے کہ ظاہر ہے کہ تنقیہ فصد کا عام ہے اور تنقیہ حجامت
خاص فلا یقوم مقامہ فی الاکثر کذا قال القرشی فی شرح القانون اور حجامت اوپر قمحدوہ اور یافوخ کے
امراض آنکہ کو فائدہ کرتی ہے مانند جرب اور بثور اور موی منخ کے اور مانند اسکے لیکن
ذہن کو ضرر کرتی ہے اور بلاہت اور نسیان اور رداءت فکر لاتی ہے اور ان لوگون کو کہ مرض
مین مبتلا ہین ضرر ہے مگر بعض اوقات مین کہ حال تقاضا کرے ہو سکتا ہے کہ مضرت نہ کرے
اور بعض لوگ ادعا کرتے ہین کہ حجامت اُن جگہون کی افساد عقل اور دوار کو نفع کرتی ہے
اور بڑھاپے کو دیر مین لاتی ہے لیکن شیخ رئیس کہتا ہے کہ فیہ نظر فانہا قد تفعل ذالک فی ابدان
دون ابدان وفی اکثر الابدان لشرح الشیب قمحدوہ بفتح قاف اور میم اور سکون حا ہے اور
ضم دال مہملہ اور فتحہ واو بعد اسکے بلندی پس سر کو کہتے ہین کہ اوپر نقرے کے ہے اور یافوخ بالتخفیف
درمیانہ سر کو کہتے ہین اور حجامت تحت الذقن اسنان اور وجہ اور حلقوم کو مفید ہے اور تنقیہ
سر اور فکین کا کرتی ہے اور حجامت اوپر قطن کے دمامیل اور جرب اور بثور فخذ کو اور نقرس
اور بواسیر اور داء الفیل اور ریاح شانہ اور رحم اور جگر پیٹھ کو فائدہ کرتی ہے اور قطن بالتحریک
درمیان دونون سرین کو کہتے ہین اور حجامت اوپر فخذین کے قدام سے نفع کرتی ہے ورم
خصیون کو اور جراحات فخذین اور ساقون کو اور خلف سے فائدہ کرتی ہے اورام اور خراجات سرین کو

اور حجامت اوپر اسفل رکبہ کے نفع کرتی ہو قرحہ ان رکبہ کو کہ پیدا ہوا ہو بلا لاگرم ست اور فائدہ کرتی ہو چرچوتا
ردی اور قروح متعفنہ سے کہ بیچ ساق اور پاؤن کے ہوون اور حجامت اوپر کعبین کے نافع ہو چاتی
حیض اور عرق النسا اور نقرس کو تنبیہ حجامت مناقد شرط کے تین فائدہ رکھتی ہو ایک دو کہ استفراغ کرتی ہو
خود حضو ست دوسرے وہ کہ باہر جدا نکالتے خون کے اور اخلاط جو ہر بیچ کو نہین نکالتی ہو غیر محل
حجم ست اور ایسے حال مین باقی رکھتی ہو تیسری وہ کہ استفراغ اسکا اعضا سے رئیس سے تعرض نہین کرتا اور
چاہئین کہ گہرا ہونا شرط کا واجب ہو تو جذب بیشتر اور زحمی ست کرے اور جسوقت موضع لگانے محجمہ کا ورم
کرے اور جلد اکھیرنا محجمہ کا دشوار ہو چاہیئے کہ خرقہ یا ابر مردہ نیم گرم پانی ست کہ مائل بحرارت ہو بھگو دین
اور گرد اسکے آماد کرین تو نرمی اس محل مین ظاہر ہو کر محجمہ آسانی سے جدا ہووے اور ایسا ورم تحت
استعمال محاجم کے اوپر نواحی پستان کے کہ واسطے منع نزف حیض کے یا رعاف کے کام مین لاتے ہین
اکثر عارض ہوتا ہی لہذا واجب ہو کہ وضع محاجم کا اوپر تحت پستان کے کرین اور طریق لگانے محاجم کا یہ ہو
کہ پہلے بیچ محل مقصود کے روغن ملین بعد اسکے جلد محجمہ لگا دین بدون شرط کے تھوڑی ساعت اس
محجمہ کو رکھکر جدا کرین بعد اسکے شرط کرین اور گذر چکا کہ شرط عمیق کرنا چاہیے بعد اسکے پھر محجمہ لگا دین
اور ایک زمانہ صالح تک رکھکر جدا کرین اور اندر محجمہ کا پاک کرکے اور عضو کو بھی کپڑے سے پاک کرکے
دوسری مرتبہ لگا دین اسی طرح تین چار مرتبہ کرین تو خون بمقدار مطلوب نکل آوے اور جس جگہ جانین
کہ بسبب نہ ہونے تہ یا عمیق کے دوسری یا تیسری بار مین خون کما ینبغی نہین نکلتا ہو مکرر شرط کرین اور
چاہیے کہ پہلے مرتبہ مین چوسنا خفیف ہو اور جلد اوکھاڑلیوے بعد اسکے ہر مرتبہ آنے والے مین تدریج
زیادہ کرین بیچ قوت استصاص اور دیر کرنے قلع کے اور بعد فراغت کے تب ایک ساعت گذرنے
غذا دیوین اور محجم صفراوی کو چاہیے کہ بعد حجامت کے حب الرمان اور رب الرمان اور
ماء الشعیر ساتھ شکر کے اور کاہو کو ساتھ سرکہ کے تناول کرے تجث دوسری بیچ حجامت
بلا شرط کے یہ بھی ساتھ آگ کے ہو یا بدون آگ کے جو بدون آگ کے ہو چوسنے سے ہوتی ہو
اور جو ساتھ آگ کے ہو معروف ہو اور طریق اسکا اسی بحث کے آخر مین آویگا اور حجامت
بے شرط جس صورت کہ ہو واسطے کئی غرضوں کے استعمال کرتے ہین ایک اُن غرضون سے
یہ ہو کہ واسطے جذب مادہ کے طرف مخالف کے کرین جیسے واسطے حبس نزف دم الحیض کے وضع

محاجم کا اوپر پستانون کے کرین غرض دوسری واسطے ظاہر کرنے ورم غائر کے کرین تو اثر دواے موضعیہ کا آسانی سے پہونچے اسلیے کہ کبھی مادہ مستور رہتا بیچ عضو مین ہوتا ہے اور ظاہر مین دلیل نہین ہوتا اور دوا اوپر رکھنے مین اثر نہین کرتی پس اُسوقت وضع محاجم کا کرتے ہین تو مادہ خارج کیطرف خروج کرے غرض تیسری واسطے نقل کرنے ورم کے عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کہ ہمسایہ مین ہو استعمال کرین اور یہ جذب اول نکلنے ورم مین ہو سکتا ہے کہ مادہ اس جانب متحرک ہوتا ہے بسبب جذب محاجم کے مائل ہوتا ہے لیکن جسوقت ورم ظاہر ہو گیا نقل کرنا اُسکا طرف ہمسایہ کے دشوار بلکہ متعذر ہے اور ممنوع اسلیے کہ باعث الم کا ہوتا ہے محل متورم مین اور الم اُسکا اور مادے کو گرا دیتا ہے غرض چوتھی واسطے تسخین عضو کے اور جذب خون کے اُسکے اور تحلیل کرنے اسکے ریاح کے کرین غرض پانچوین واسطے رد کرنے عضو کے طرف موضع طبیعی اس عضو کے کرین جیسے واسطے رد کرنے فقرے زائل کے وضع محجمہ کا اوپر فقرے کے کرتے ہین اور واسطے رد کرنے مع قرب نازل کے بیچ خصیہ کے کہ اُسکا نام قیل ہے اوپر عانہ کے محجمہ لگاتے ہین اور واسطے رد کرنے خصیہ منجذبہ کے لگاتے ہین اوپر چوتڑے ہین غرض چھٹی واسطے تسکین درد کے استعمال کرین جیسے قولنج شدید مین کہ بسبب ورم کے نہو اور بیچ درد ریحی البطن کے اور بیچ درد رحم کے کہ عورتون کو وقت حرکت حیض کے ہوتا ہے خصوصاً جوانون کو محجمہ اوپر سرہ کے لگاتے ہین اور محجمہ کہ واسطے تسکین درد کے کرتے ہین چاہیے کہ بڑے ہون تو بہت مواضع گرد ناف سے جذب کرے جانین کہ محجمہ باعث بیچ جذب ریح کے موثر زیادہ ہے خصوصاً کنارے کا ہو اور حجامت اوپر سرین کے عرق النسا کو نافع ہے اور نقرس خلع کو مفید ہے اور حجامت درمیان دونون سرین کے اور دونون زانو اور دونون رانون کے واسطے نقرس کو فائدہ کرتی ہے اور حجامت اوپر مقعد کے تمام بدن سے اور سر سے جذب کرتی ہے اور فائدہ دیتی ہے امعا کو اور فساد حیض کو اور بدن کو ہلکا کرتی ہے لیکن کیفیت استعمال محجمہ ناری کی باعتبار رواج کے ہر شہر مین مختلف اوضاع اور مشہور ہے بہترین طریق وہ ہے کہ اوپر عضو مقصود الحجامت کے تیل کو چپڑ کر کہین اسطور سے کہ عضو کو تکلیف نہ پہونچے بعد اُسکے محجمہ کو اُسپر اوندھا کرین اور گرد اسکے مین خمیر لگا دین

اسطرح کہ ہوا کو طرف داخل کے راہ باقی نرہے اسلیے کہ جو قوت پہونچنا ہوائے
خارجی کا اسکے اندر موقوف ہوگا آگ کہ جل رہی ہو بالفرد بجھیگی بسبب منقطع ہونے مدد
استعمال کے کہ ہوائے خارجی ہی اور ظاہر ہی کہ ہوائے داخلی بسبب حرارت آگ کے تحلیل ہوتی ہی اور
بسبب بجھنے کے وہ پھر ہوائے مذکور بیان طرف سردی کے کرتی ہی اور متکاثف ہوتی ہی اور محتاج ہوتی ہی
طرف مکان تنگ کے پس بضرورت خلا کے جذب ہوتی ہی اور جلد اور گوشت کہ متصل ہی
مذکور کے ہین تو بھر لیوین اُس مکان کو کہ ہوا وہان سے بواسطہ اُسکا تکاثف کے خالی ہوا ہی لیکن حجامت
بدون آگ کے پس سبب اُسکے جذب کا امتصاص ہوائے داخلی کا ہی کہ لازم کرتی ہی جذب
جلد اور گوشت کو واسطے ضرورت خلا کے قسم تیسری بیچ لگانے جونک کے یہ قسم متضمن ہی اوپر
تین بحث کے بحث پہلی بیچ بیان اقسام جونک اور اُس چیز کے کہ اس سے متعلق ہیں جانیں کہ
اہل ہند نے اس مقام مین بہت بسط کیا ہی اسلیے کہ انکے شہرون مین استعمال اُسکا بہت
رائج ہی اور اطبائے یونان نے اس سبب سے کہ اکثر انواع اُسکے سے ہین اُسمین مبالغہ اور تطویل
نہین کیا بلکہ اکثر قدما نے اُسکا حکم نہین دیا لیکن اس سبب سے کہ متاخرین بیچ بعض مکانون کے
کہ لگانا محجمہ کا دشوار ہی جونک کے لگانے سے کام نکالتے ہین زیادتی اچھائی جونک مین بامر
بیان احوال اُنکا لازم جانا ہی معلوم کرین کہ جو جونک بڑے سر کی ہو اور رنگ اُسکا سرمئی یا سیاہ
یا سبز ہو اور جو رونگٹے والی ہو یعنی صاحب زغب اور جو مشابہ مار یا ماہی کے ہو اور جسکے
اوپر خطوط لاجوردی ہون اور جو رنگ مین مشابہ مقلیون کے ہو استعمال نکرنا چاہیے اسلیے
کہ ان سب مین سمیت ہی لگانا اُنکا موجب اورام اور غشی اور نزف الدم اور حمی اور استرخا اور
قروح ردی کا ہوتا ہی اور مقلیون لفظ مفرد ہی صیغہ جمع پر اور وہ نام ایک چڑیا کا ہی کہ رنگ
اُسکا عادی ہی اور رنگ اُسکا متغیر ہوتا ہی باعتبار تغیر اوضاع ناظرون کے اُنھین کذا قال القرشی
فی شرحہ اور بچین پرہیز کرین اُس جونک سے کہ بیچ پانی حمائی ردی کے ہو اور مختار وہ جونک ہی
کہ میاہ طحلبی سے اور جگہ رہنے مینڈک سے شکار کرین اور جو بعض لوگون نے کہا ہی کہ جو جونک پانی
مینڈک والی مین ہو ردی ہی مقبول نہین ہی اور چاہیے کہ جو جونک مائی رنگ ہو اور اُسکے مائل
بسبزی ہو اور دو خط زرنیخی ممتد ہون کہ یہ بدون مضرت کے ہی اور بچین جو جونک اتھم متسد الجنبین

یا ابیدھی الملون ہو مشابہ چربی بدی کے ہو یا مشابہ دم مجوسیہ کے ہو یا سیفر الراس ہو یا آنت ہو
اور جونک کا شکم اسکا سرخ ہو بہتر اُس سے ہے کہ جیسا اُسکی سبز ہو خصوصًا اگر جگہ اُسکے رہنے کی پانی جاری
ہو اور واجب ہے کہ ایک دن قبل استعمال کے شکار کر کے اوندھی کر دیں تو جو کچھ اُسکے جوف میں ہے
نکلے وقت ہو بعد اُسکے تھوڑا خون بکری وغیرہ کا نزدیک اُسکے ڈالیں تا قبل نکالنے کے اُس سے
غذا کرے بعد اُسکے لیوین اور لزوجیات اور رطوبات اُس سے پاک کریں مانند ابرہ سے
تو مستعد ہو واسطے لگانے کے بحث دوسری بیچ لگانے جونک کے جانیں کہ جس وقت لگانا جونک
کا منظور ہو اور جونک اچھی لائق اس کام کے موجود ہو چاہیے کہ اسکو شیشے پانی میں کہ کلال پاس
میں ہو ڈالیں اور تھوڑی دیر پانی میں پھیرت دیوین جو اُسے سریع الحرکت ہو جنکر پاک کرینا
اور جگہ لگانے کی تک پانی سے دھو کر ملیں تو سرخ ہو بعد اُسکے جونک اوپر لگا دیں اسطرح کہ
معلوم ہو اور اگر جونک جلد متعلق نہو اس جگہ تھوڑی مٹی سر لگانے کی یا خون ملیں کہ اس سبب سے
نشانہ تمام سے متعلق ہو گا اور جس وقت تمین سے بھر ہوں اور چھوڑنا انکا منظور ہو تھوڑا نمک
یا راکھ یا بورق یا سوختہ کپڑے کتان کا یا ابریشم وجلا یا ہوا یا صوف جلا یا ہوا اُسپر چھڑکیں کہ جلد
گرتی ہیں اور ہند میں برگ تنبول سے جدا کرتے ہیں اور بعد گرنے کے نیک وہ ہے کہ تجربے سے جگہ
کو چوسیں تا تھوڑا اور خون وہاں سے نکلے اور کیفیت ضارہ سمی بھی کہ وہاں سے نکل آوے اور اس میں علم
ہو کہ تبارہی ہے یا غیر تارہی اور واجب ہے کہ وقت نکالنے کے چیزیں حابس خون کی موجود ہوں تا
تو اگر بعد گرانے کے خون جاری رہے جلد تدارک کر سکیں اور بہترین حابسات میں اس مقام میں
مازو جلا یا ہوا یا بورہ یا راکھ یا چھنگری جو اُسے ہوئت باریک پیسکر ذرہ کریں بحث تیسری
بیچ منافع جونک کے جانیں کہ بہت جگہیں ایسی ہیں کہ خاص تنقیہ انکا حجامہ سے ممکن نہیں ہے اور شک
نہیں ہے کہ اسوقت میں جونک کفایت کرتی ہے لیکن احوط وہ ہے کہ جونک کو اوپر ایسی جگہ کے
لگاویں کہ لگانا حجامہ کا وہاں ممکن ہو اسلیے کہ چوسنا اُس جگہ کا بعد چھوڑانے جونک اور نکالنے تھوڑے
خون کا لازم ہے اگر مستعد رہیں ہو اور یہ بھی معلوم ہے کہ بیچ اکثر طبائع کے خصوصًا بیچ عورتوں اور
لڑکوں اور ضعیفوں کے کہ تحمل تکلیف شرط کا نہیں رکھتی ہیں لگانا جونک کا بہتر چیز ہے اور جانیں
کہ جذب خون کا جونک سے خود عضو سے زیادہ تر ہے جذب حجامت سے اسی سبب سے

اثر بعد چھوڑانے جونک کے سیلان خون کا باقی رہتا ہے اور محتاج بند کرنے کے ہوتا ہے بخلاف شرط
حجامت کے کہ نزف اُسمین نہین رہتا ہے مگر جبکہ اس صورت مین کہ نیش بہت لگا ہو اور بھی بیچ
امراض مزمنہ جلدیہ کے مانند سعفہ اور داد کے لگانا جونک کا کثیر الاثر ہے اور بعضے اطبا ہند کا یہ
کہ جونک جذب نہین کرتی مگر خون فاسد کو اور کہتے ہین کہ اسی سبب سے خون کہ اُس سے نکلتا ہے
سیاہ ہوتا ہے ہم کہتے ہین کہ اوپر نکلنے خون فاسد کے جذب جونک سے وجہ عقلی قائم ہے اسلیے کہ
تدریجی ہے اور دفعی نہین ہے پس طبیعت باذن اپنے خالق کے بسبب تدریج کے جو خون فاسد ہے
دیتی ہے لان من شان الطبیعۃ حفظ الجید و دفع الردی ان لم یبادرہا الفاسد بخلاف حجامت کے
کہ وہان بسبب ضرورت خلا کے جو اُس سے متصل ہے منجذب ہوتا ہے بدون توقف کے صالح ہو یا فاسد
انتباہ وہ شرائط کہ بیچ حجامت کے مذکور ہوے ہین یعنے نہ واقع ہونا اسکا اول آخر ماہ مین اور
اختیار کرنا لگانا اُسکا بعد گذرنے نصف اول کے مہینے سے بیچ سابوع ثالث کے اور مانند اسکے
مقرر کرنا ساعات دن کا اور رعایت کرنا اختیار او اضطرار کا یہان بھی مرعی ہے لاتحاد السبب
فیہما اور شک نہین ہے کہ جیسے حجامت مین ایک برس اور ڈیڑھ برس کے لڑکے کو رخصت نہین
دی ہے اور بعد ساٹھ برس کے بھی اُس سے منع کیا ہے بیچ جونک کے وہی اعتبار ہے لیکن بیچ تجربہ
لڑکون چھ مہینے کو بلکہ چالیس دن کے اجازت لگانے دو تین جونک کی کی گئی وقت حاجت کے
اور نفع بدون مضرت کے دیکھا گیا اور ہند مین معمول ہے کہ بہت چھوٹے لڑکے کہ جگہ سے نکلے ہون
تھوڑا فساد خون کا کہ سرخ بادہ مشہور ہے انمین ظاہر ہوا ہو بیچ سر مقعد کے جونک لگاتے ہین اور اسیطرح
دو تین مہینے کے لڑکون کو کہ ناف انکی پک گئی ہو اور استعمال کرنے اطلیہ اور ذرورات مجففہ سے
نفع نہین پاتے واسطے لگانے جونک کے گرد ناف کے اجازت دی مین نے تھوڑی
مدت مین خشک ہوگئی اور تاثیر ادویہ موضعیہ کی فوراً ظاہر ہوئی اور احوط یہ ہے کہ بدون ضرورت
قوی کے خون کو اوپر معدے سے نہ لینا چاہیے اور اگر اتفاق پڑے تقویت معدے کی نوشدارو
اور مانند اسکے کرتے ہین ایک ہفتہ تک تو بے آفت ہو اور جو عوام الناس بیچ لگانے خون جونک
کے احتیاط ساتھ ادویہ کے اور مانند انکے زیادہ اُس سے کرتے ہین لغو محض ہے کہ لانا
خون کا جس طرح ہوا احتیاط اسکی برابر ہے اور استعمال کرنا اشیاے گرم کا بعد نکلنے خون کے ممنوع ہے اور

استعمال کرنا مسہلات کا بدون ضرورت کے بھی تجویز نہیں کیا اور اعتدال ہر کام مین محمود ہر الفصل

العاشر فی القئ والاسہال والحقنۃ

فصل دسوین مقالہ پانچوین سے ثابت ہوتی مین قے اور اسہال اور حقنہ کے اور یہ فصل تین قسم مین لکھی جاتی ہر قسم پہلی بیچ قے کے اما القی فقد یکون بالادویۃ یا استعمال غذا مزہ فزا اخص بالمستعمل لیکن قے کبھی ہوتی ہر سواے عادت مانند غرق کے اور استعمال کرنا اسکے نظر و رکھتا ہر اور بہت ہوتا ہر کہ مشاق ہوا اسکے مستعمل کو وقد یکون للطعام فیلینی المعدۃ وینقیہ مایکاد یبلی من الاعضاء اور کبھی ہوتی ہر ساتھ تناول کرنے طعام کے پس پاک کرتی ہر معدہ کو اور پاک اور سبک کرتی ہر اعضاے مجاور معدہ کو جو کچھ تن مین تھا مذکور ہوا اب ہم مناسب کثیر اس بحث کو لازم ہین ذکر کرتے ہین کئی فائدے ہین

فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ قے دو طرح ہر ایک وہ کہ واسطے حفظ صحت کے کرین دوسری کہ واسطے دور کرنے مرض کے جو صحت ہین کرتے ہین مقصود اس سے حفظ صحت کی ہر سواسطے کہ تناول غذا سے ہر دن غذا مین جو اجزاے غلیظ تر اور لزج ترین لا محالہ فضل معدے مین باقی رہتے ہین خصوصاً اگر ریاضت نہ کرتا ہو یا معدہ بار رطب ہو اور ظاہر ہر کہ جمع ہونا اسکا تھوڑا تھوڑا کثیر ہوکر فساد پیدا کرتا ہر پس ضرور ہے کہ قبل تکثیر کے نکالا جاوے لہٰذا بقراط نے ایک مہینے مین ایک مرتبہ عادت قے کی کرنا لازم جانا ہر لیکن دو دن متصل تو وہ خلط کہ پہلے دن اپنی جگہ سے حرکت کیا اور نہ نکلا دوسرے دن نکلے اور بقراط نے ادعا کیا ہر کہ اگر کوئی اس ترتیب کو نگاہ رکھے اور بیچ غذا اور تدابیر کے اسراف نکرین ضمان صحت کا میرے اوپر ہے اور شرط یہ ہر کہ بالقرر دو دن متصل کا مہینے مین واسطے قے کے بطور انتظام کے نہو تو واقع ہونا قے کا بیچ ہر شہر کے ہو لیکن تاریخ مختلف مین کہ یہ بات مستحسن ہر بسبب نامالوف ہونے طبیعت کے لیکن جو قے مرض مین کرتے ہین دو طرح ہر ایک وہ کہ واسطے تنقیہ معدہ کے ہو دوسرے وہ کہ واسطے قلع اور جذب مواد کے اماکن بعیدہ سے ہو جو واسطے پاک ہونے معدے کے ہو واجب ہر کہ ریحان اور بردینے سکنجبین کے اور ان غذاؤن کے کہ خلط غلیظ کو پاک کرین مانند مچھلی شور کے تصرف کرین اور اگر حاجت ہو تھوڑا پانی سوئے کا ساتھ سکنجبین عسلی کے دے سکتے ہین تو قے آسان زیادہ ہو لیکن ساتھ ادویہ قوی کے پرہیز کرین اور مبالغہ بیچ قے کرنے کے روا نہ رکھین اسلیے کہ ادویہ قوی اور مبالغہ قے مین مواد بدن کی

[margin:] الفصل العاشر فی القئ والاسہال والحقنۃ

طرف معدے کے جذب کرتے ہین اور یہ یہان منظور نہین ہی اور جو واسطے جذب مواد کے اعضا
بعیدہ سے ہو وہان ادویہ مقویہ اور مبالغہ سے بچاؤ نہین ہی لیکن جب تک کام آسان سے نکلے
مشکل سے مشغول نہونا چاہیے اور اگر احوال کوئی شخص کا معلوم نہ ہو پہلے اسکو آزمانا چاہیے مقیات
خفیفہ سے اگر مستعد پاوین اور ادویہ غیر قویہ کافی نہون بیچ دینے ادویہ قوی کے مانند خربق کے
باک نہین ہی ورنہ حرج اور تکلیف گوارا نکرین عوض قے کے اور تدابیر سے مشغول ہون اور جہانتک
قے سے بچاؤ نہین ہی اور حریف غیر مستعد قے کا ہی چاہیے کہ پہلے اسکو مستعد کرین اسطرح کہ غذاے
نرم اور چرب دین اور ریاضت کو منع نکرین اور چکنی چیزین اور روغن کو لازم رکھین اور
بتدریج عادت قے کی کرین اور جسدن کہ قے تمام کرا دینگے قبل قے کے طعام جید مختلف الالوان
کھلا دین بدون مضغ کثیر کے لیکن جید اسلیے کہ احیانًا اگر قے نہ آوے رہنا طعام کا بیچ معدے کے
فساد پیدا نہ کرے اور کثیر اسلیے کہ جلد قے ہونے کو قبول کرے بسبب امتلا کے اور مختلف الالوان
اسواسطے کہ قوت دافعہ معدے سے مخالفت نکرے اور اوپر ایک طعام کے شامل ہونا معدے کا
بہت ہوتا ہی اور اس سبب سے فعل دافعہ کا اسمین خوب زیادہ نہین ہوتا ہی بخلاف مختلف الالوان
کے کہ بسبب عدم احتمال معدہ کے دافعہ سے مزاحمت نہین کرتا ہی اور بیچ قے کے متابعت کرتا ہی
اور بدون مضغ کے اسلیے کہ مضغ اغذیہ کا اور غیر اغذیہ کا قوت جاذبہ معدے کو حرکت مین
لاتا ہی اور حرکت جاذبہ کی دافعہ سے مزاحمت کرتی ہی اسی سبب سے قبل قے کے بقنع کرنے
علک وغیرہ سے باز رکھنا لازم جانا ہی اور وہ اشیا کہ جنھین قے کی ہین تناول کرنا جرجیر کا ہی اور
فجل اور طریخ اور ضوعنج جبلی تازہ اور پیاز اور کراث اور بار الشعیر نقل دار ساتھ عسل کے اور چوپڑہ
باقلے کا ساتھ شکر کے اور شراب حلو ساتھ شہد کے اور بادام ساتھ شہد کے اور خربزہ اور ککڑی اور
تخم بان کے یا اصول انکے کہ کوٹ کر پانی مین بھگوئین اور شکر ملا کر دیوین اور شوربا مچھلی اور
بوٹی مطبوخ کہ بیچ روغن کے پکا دین اور بیچ شہد یا دوشاب کے رکھین اور مانند انکے اور نقاع
اگر ساتھ شہد کے پیین پیچھے حمام کے قے لاتا ہی اور اسہال بھی **فائدہ** بیچ ان تدابیر کے کہ جو بیان
ہوگئے کر لیے ہین جس وقت کہ تہیہ قے کا کرین اور امتلا بیچ معدے کے نہو اور کوئی مانع دوسرا
بھی نہو ریاضت اور تعب فرماوین تو قے اکثر اور آسانی سے نکلے اسلیے کہ تعب محرک اور مسخن

اختلاط ہوا اور اس سبب سے صعود اُسکا آسانی سے ہوتا ہے لہٰذا فاضل لنبرا د نے کہا کہ اگر کوئی شخص
کو خرابی دے تو بس چاہیے تصدیق بیچ اسکی تحریک کے زیادہ ہو اور بیچ تسکین اور تنویم کے کم
اور اگر چاہے تو کہ استفراغ قے سے زیادہ ہو حرکت دے بدن کو اور اگر چاہے کہ کہ ساکن ہو
بیچ تسکین تنویم کے کوشش کرے تو اور بھی شکم کو نرم کپڑے سے باندھیں معتدل بندش سے تو واقع ہو
قے سے بدون ممانعت کے اس دلیل کے اسلیے کہ ظاہر ہے کہ بندش ضعیف مانع قے کی نہیں ہو سکتی ہے
اور شدت قوی دشواری لاتی ہے اور چاہیے کہ اسفل اس بندش کا قوی تر ہو اعلے سے تو مدد کرے
بیچ رفع کرنے مواد کے طرف اوپر کے اور بھی دونوں آنکھ پر گدی رکھکر پٹی سے مضبوط باندھیں
تا آنکھ کے نکلنے سے مانع ہو اور اگر بجائے گدی کے بیچ خریطہ چھوٹے کے سرمہ بھر کر باندھیں
بہتر ہے اور بعد شرب دوا کے جو ایک زمانہ معتدبہ کہ اُسمین اثر حاصل ہو سکتا ہے گذرے طرف قے کی
متوجہ ہوں پس اگر طبیعت حرکت مین آوے فبہا ورنہ پر مرغ روغن حنا وغیرہ مین چرب کر کے
حلق مین ڈالین اور اگر یہ بھی کفایت نکرے تھوڑا ہلاوین اور اگر یہ بھی کافی نہو حمام مین لیجاوین
کہ حرکت اور حمام اعانت کرتے ہین اوپر قے کے اور اسی طرح تسخین معدے کی اور اطراف کی لیکن
واجب کرنا تسخین معدہ کا تسلی کو لازم ہے اور ظاہر لیکن واجب کرنا تسخین اطراف کا تسلی کو لازم ہے
اسلیے کہ کبھی قے کو بند بھی کرتا ہے بسبب جذب سودا کے معدے سے طرف اطراف کے اور
جسوقت بعد پینے مقی کے کرب اور تقطیع واقع ہو پانی گرم اور زیت دیوین تو قے لاوے یا اسہال
اور جو شخص بادوا کا بیچ معدے کے ضرور ہے کہ تاثیر کرے اور اگر قبل تاثیر کے بیچ عمل قے کے جلدی
کرے واجب ہے کہ بیچ منع کرنے قے کے کوشش کرین ساتھ سونگھنے رائحہ طیب کے اور دابنے
اطراف کے اور پلانے تھوڑے سرکے اور تناول کرنے سیب اور بہی کے ساتھ تھوڑے مصطگی
کے اور بیچ حال قے کے سیدھا بیٹھے اور اگر کھڑے قے کرے بہتر ہے اور کوئی حال اوپر پہلو
تکیہ نہ لگاوین فائدہ بیچ اوقات احوال قے کے بہترین اوقات قے کے باعتبار فصول کے گرما ہے
اور باعتبار ساعات یومی دوپہر دن کا اسواسطے کہ وقت گرم مدد دیتا ہے بیچ اخراج کے لیکن
اعتبار کرنا آدھے دن کا بیچ حق اُس شخص کے ہے کہ قے نہار نکرے اسلیے کہ اگر قے نہار کرے
افضل اوقات اُسکے حق مین قریب پہر دن نکلنے کے ہے اسلیے کہ اگر آدھے دن تک

جسکو بیچ بھوک غالب ہوگی اور غلبہ بھوک کا قے کو مانع ہے اور جاننا چاہئے کہ قے کو تیار کرنا ایسا نہیں جو تم
مرطوب کو اور اُس شخص کو کہ تدبیر وغیرہ مقی قوی سے قے کرے اسلیئے کہ جو قے کرنے کے مقی قوی سے
تمہ ہے کہ معدہ غذا سے خالی ہو تو کثرت نکلنے سے کہ بغیر غذا ہو وے خناق نہ پیدا کرے اور چاہئے کو
بھی چاہئے کہ ثقل سے پاک ہوں تو فضل معدہ میں نہ آیا وے اور جبان کہ قے اوپر تیار کرے تو کچھ تھوڑا
طعام لطیف قلیل المقدار دے سکتے ہیں اور بعد عدم امکان دو وجہ رکھتا ہے ایک وہ کہ قے کرنیوالا
معتاد اسکا ہو کہ اسکو تیار قے نہیں آتی ہے دوسرا وہ کہ فم معدہ نہایت شدید الحس ہو اور تیار
یہ مثل النزع خراش کا نہیں کر سکتا ہے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ رقت غلہ کی قے واری سے ہو
لاتی ہے اس صورت میں تعلیہ اُسکی ساتھ تناول مستوجب الذبان کے لازم ہے فائدہ بیچ
شمار ان لوگوں کے کہ جبلی حیثیت قے کی نہیں رکھتے ہیں مثل ضیق الصدر ردی النفس جیسا
نفث الدم ودقیق الرقبہ ہونا واسطے حدوث وجع الحلق کے ضعیف المعدہ وغیرہ شرط جیسا
اتی تعسر قے جان تو کہ ان لوگوں میں خوف آفات کا قے سے بہت ہے خصوصاً کہ ساتھ ادویہ
قوی کے ہو لیکن اُس جگہ کہ حاجت ضروری داعی ہو اور تیار اسہال سے اور آسانی سے قے
نہیں کر سکتا باک نہیں ہے اور اسی طرح جو شخص کہ ضعیف الدماغ یا آنکھ اور کان میں کوئی مرض
گرم بادی رکھتا ہو یا بیچ سینہ اور حجب کے ورم ہو تو درست نہیں ہے اور بدستور حاملہ کو
اسلیئے کہ اختلاط بد سے اُنکے بدن بسبب قے کے پاک نہیں ہوتے ہیں اور قوت قے سے
اضطراب انمیں ظاہر ہوتا ہے لیکن وہ قے کہ حاملہ کو خود بخود آتی ہے نہ ہی روکنا چاہئے مگر
وقت ضرورت کے فائدہ بیچ بیان ان تدابیر کے کہ بعد قے کے چاہئے جب قے سے
فارغ ہو منہ اور چہرہ گرم پانی سے کہ ملایا گیا ساتھ سرکے کے ہو دھووین ملانا سرکہ کا ساتھ
پانی کے واسطے رجوع مواد کے ہے تو مادہ کہ صعود کیا ہے سر سے اور تراوے اور ثقل دماغ ہوا اور رفتہ
بھلی ضرر اُسکے سے تھوڑا رہیں اور چاہئے کہ تھوڑی مصطگی ساتھ پانی سیب کے کھاوین تو معدہ
کو قوت قوی اور تسلی کو منع کرے اور اگر پیاس ظاہر ہو پانی اور جلاب نہ پیوین اسلیئے کہ یہ
چیزیں مغثی ہیں بلکہ ساتھ شربت سیب وغیرہ کے کہ ساتھ سکنجبین کے ملایا ہو رفع پیاس کا
کرے نفع شربت سیب کا تقویت معدہ ہے اور فائدہ سکنجبین کا تحلیل اور تقطیع مواد کا کہ معدہ میں ہے

باقی رہا ہو اور اگر بدلے سکنجبین کے شربت لیمو یا شربت حماض کا دیوین بہتر ہووے اسلیے کہ سکنجبین
خالی تنقیہ سے نہین ہے اور بھی تھوڑا گلاب اور مصطگی اگر پلادین بہتر ہو اور جانین کہ پیاس بعد قے کے
کی واقع ہوتی ہے بدون تاثیر اور یہ گرمی کے دلیل کمال تاثیر کی ہے اور بعد قے کے جب تک گرسنگی
غالب نکرے غذا نہ دیوین خصوصاً کہ قبل قے کے غذا کھائی ہو اور بہترین غذا اوس وقت مین تغذات
لطیف سریع الہضم کثیر التغذیہ ہے مانند چوزہ مرغ وغیرہ کے اور مرطوبل کو عصافیر اور نواہض
بہترین اور بعد غذا کے چند روز ہاضم دیا چاہیے اور شراب خور کو تین پیالہ شراب کے اور
بھی بعد قے کے استراحت لازم ہے اور تدبیر شراسیف کی اور استحمام اور یہ سب چیزین واسطے
دفع کرنے اعیا اور کلال کے ہین لیکن حمام مین نہ ٹھہرین بلکہ نہا کر جلد نکل آوین تو بسبب خالی
ہونے اور ضعیف ہونے معدے کے کہ بسبب قے کے حاصل ہوا ہے رطوبات معدے پر نگرین
اور جو شخص کہ قے ترش کرے اور عادت اسکی نہین ہے اور اسکی نبض مین تھوڑی گرمی ہو اسکو
مقدار آدھے دن کے غذا نہ دیوین اور قبل غذا کے گلاب پلادین گرم کرکے اور جس شخص کو
قے سوداوی ہو اور دوام کرے ابر جردہ سرکہ تیز گرم کیے ہوے مین آلودہ کرکے اوپر معدے
کے رکھین تو بلغم کہ بسبب ضعف کے بیچ معدے کے جمع ہوا ہو نکلے اور جس شخص کو قے بلغمی آوے
اسکو عصافیر اور نواہض دیوین لیکن چاہیے کہ ہڈیان اطراف کی نہ کھاوے اسلیے کہ دیر ہضم
ہین اور حمام خفیف مین لیٹنے بیچ ہوا ہے حمام کے اکثر جھالین اور مکرر کرین فائدہ بیچ
تدبیر افراط قے کے جسجگہ قے معدی بخروج خون ہو در صورت افراط کے بیچ تقویم کے کوشش
کرین جس حیلے سے کہ ممکن ہو اور اطراف باندھین اور اضمدہ قابضہ مقوی اوپر معدے کے
رکھین اور جسجگہ قے الدم ہو باوجود تدابیر حبس قے کے واسطے دفع خون کے عصارہ خرفہ کا
ساتھ طین ارمنی کے تجرع کرادین اور طبع کو نرم کرین تو وہ خون کہ معدے مین ہوا ہے اوسکو
کو مسود سے بھی باز رکھے اور جس جگہ کہ خوف منعقد ہونے خون کا بیچ نواحی سینہ اور معدے کے
ہو سکنجبین دیوین تھوڑی تھوڑی برف مین سرد کرکے تو خون کو بسبب حموضت اور جلا کے
پگھلادے اور بسبب برودت فعلی کے اعضا کو بھی مضبوط کرے اور خون کو گرنے سے
موقوف رکھے فائدہ بیچ تدارک ان حالات کے کہ قے کرنے والے کو عارض

حاشیہ: ف حسنہ یعنی ۔۔۔ شراب ۔۔۔ نہین ۔۔۔

ہوتے ہین اور یہ احوال کئی طرح ہین ایک وہ کہ تمدد اور درد پیچھے پھر سیقت کے فضا یہ ہوات تدبیر انکی کماد کرنا گرم پانی سے اور استعمال کرنا دہان ملین سے اور رکھنا محاجم نا بین کا دوسرا وہ کہ لذع شدید معدے مین ہو اور باوجود قے آنے کے دور ہو تدبیر اسکی پینا شوربا چکنے سریع الہضم کا ہے اور تمریخ معدے کی روغن بنفشہ سے کہ ملا یا گیا ہو روغن خیری سے ساتھ تھوڑے موم کے تیسرا وہ کہ ہچکی ہو اور دیر تک رہے تدبیر اسکی تعطیش ہے اور گرم پانی تجرع کرنا اور جاننا چاہیے کہ تعطیش فواق امتلائی کو فائدہ کرتی ہے و بس بخلاف گرم پانی کے کہ یہی فواق امتلائی کو نافع ہے اور یہی فواق یبسی کو کہ ممکن العلاج ہو بسبب غسل کے اول مین اور بسبب ترطیب ثانی مین اور امر تجرع کا اسواسطے کیا گیا کہ گذرنا پانی کا اوپر فم معدے کے زمانہ طویل تک ہے اور موثر زیادہ ہو اور خاصہ فواق امتلائی کا ہے کہ دفع ہوتی ہے بخلاف یبسی کے کہ حدوث اسکا بدون تدریج کے نہین ہوتا چوتھا وہ کہ اُس سے امراض باردہ اور سبات اور انقطاع صورت ظاہر ہو تدبیر انکی شد اور ربط اطراف کا ہے اور کماد کرنا معدے کا زیت سے کہ اسمین ملے اور تبار الحمار جوش کیا ہوا اور پلانا شہد اور گرم پانی کا اور تصویت یعنے چلانا بیچ کان میں جو کہ جملہ منبہات سے ہے اور جاننا چاہیے کہ کرزاز کہ بعد قے کے ہوتا ہے سبب اسکا اکثر حدت دوا کی ہوتی ہے یا حدت خلط کی کہ فم معدہ کو لذع کرتا ہے اور نفع تدبیر مسطور کا اُسکے حق مین ظاہر ہے لیکن جس جگہ بسبب یبوست کے ہو زیادتی استفراغ سے اچھا ہونا اُسکا دشوار ہے علاج اُسکا آبزن ساتھ مانند روغن بنفشہ اور کدو کے اور دہان قوی الترطیب مین لا غیر فلنذ دریج بیان منافع قے کے اور بیان اُن امراض کے کہ اُس سے دور ہوتے ہین جاننا چاہیے کہ قے حالت صحت مین واسطے اُسکی حفاظت کے اثر تام رکھتی ہے بشرط اعتدال کے اور وجہ نفع کی اور تعیین اُسکی مدت کی پہلے فائدہ مین کی گئی اور قے کہ حالت صحت مین کرین بطور معہود کے اور اکثر آیات نو متضمن ہے اور بہر کئی نفع کے نفع پہلا یہ کہ گرانی سر کو مفید ہے اسلیے کہ منع بخار مرتفعہ مادہ کا محتاج ہے بسبب کم ہونے تصاعد بخار کے جو مادہ معدے سے نکلے گا بالضرور اُسکی سر مین جا ہر آویگی نفع دوسرا وہ کہ بصر کو جلا دیتی ہے بسبب پاک کرنے روح باصرہ کے ابخرے سے اسلیے کہ جس وقت مادہ معدے مین سے نکلتا ہے صعود کرنا بخار کا کہ سبب تاریکی بصر کا ہے منقطع ہوتا ہے نفع تیسرا

اور یہ کہ تخمہ کے بعد قے ہو جاوے اور غذا بلا ہضم نکل جاوے اور وقتاً بعد تخمہ کے ظاہر ہو لیکن قبل حاصل ہونے تخمہ کے
معدہ سے ہے کہ واسطے تنقیہ معدہ کے ہے اور تخمہ کی معدہ سے منع کرتی ہے نفع چوتھا یہ ہے
کہ کرنے قے کا عادت کرنا ہوا اسلئے کہ جو شخص قے کا عادی کرے مغذیات اور معدہ کے ہو اسکو بھوک یا غذا
یا ماننا اسکے کہ جب میان صفرا کے بیچ اتفاق پڑے لازم ہے کہ پہلے قے کریں بعد اسکے طعام کھاویں
تو ہوا دہن یا مانند اسکے معدہ تنقیہ سے پاک ہو اور بے آفت ہو اور اگر بدن قے کیے ہوئے غذا
کھاوے بسبب ملنے غذا کے صفرا سے فاسد ہو جاوے ظاہر ہو گا نفع پانچواں یہ کہ اشتہا طعام کی ظاہر
کرتی ہے بسبب دور کرنے رطوبات و بلغم لزجہ کے معدہ سے اور شک نہیں ہے کہ اجتماع رطوبات کا
بیچ معدہ کے شہوت صالح کو اسقاط اور شہوات ردی کو حادث کرتا ہے نفع چھٹا وہ کہ بدن کو محکم کرتی ہے
اور ترہل کو دور کرتی ہے بسبب اصلاح ہضم کے اور کم کرنے رطوبات کے لیکن وہ امراض کہ قے انکا نفع کرتی ہے
بہت ہیں مانند استسقاء معدی بالتحلیل جذام نقرس عرق النسا رعشہ فالج قروح گردہ و مثانہ و [illegible]
لون یرقان انتہا اب التنفس اور تمام بیماریاں اسفل کی اور بادی اور اکثر امراض مادی بلغمی کے
اور موافق ترین اشخاص کا واسطے قے کے وہ شخص ہے کہ مزاج طبیعی اسکا صفراوی ہو اور لاغر ہو اور
خالی ہو موانع سے کہ اوپر بیان ہوئے فائدہ بیچ مضار قے کے جانیں کہ قے مفرط مضر اور ضعیف معدہ
کی ہے بسبب کثرت حرکات متعبہ کے اور جذب مواد کثیرہ کے کہ اسکو لازم ہے اور کبھی معدہ کو ضرر
کرتی ہے بسبب افراط تحریک آلات سینہ کے اور کبھی بصر کو اور کان کو بسبب تحریک مواد کے
طرف اعلیٰ کے اور کبھی دانتوں کو بسبب تعلق اس چیز کے کہ قے سے نکلتی ہے اور کبھی اوجاع عرض
سر کو کہ مشارکت معدے سے ہوں اور کبھی صرع دماغی کو کہ بواسطہ مشارکت معدہ کے ہو اور
کبھی کبد اور ریہ کو بسبب انجذاب مواد کے عروق سے طرف انکے اور پیدا کرنے ضعف کے انمیں
اور کبھی عروق کو اس لیے کہ کبھی عروق میں امتلا ہوتا ہے اور قے مفرط سے انمیں انصداع ہو جاتا ہے
اور معلوم کریں کہ بعض آدمی خسیس الطبع نہایت حرص سے اوپر طعام کے ایک دن میں کئی مرتبہ
شکم سیر کھاتے ہیں اور ہر مرتبہ قے سے دفع کرتے ہیں یہ عمل بہت برا ہے امراض کثیرہ پیدا کرتا ہے
اور جلد بڈھا کرتا ہے احتراز اس سے واجب ہے اور قے بھی حاملہ کو مضر ہے خصوصاً کہ قے مفرط ہو قسم
دوسری بیچ اسہال کے واما الاسہال فینبغی فیہ تقدیم الملینات لیکن اسہال پس تحریک کی گئی ہے

اُٹھین کہ پہلے تلیین کرین منضجات سے بعد اُسکے مسہل دین والسکون بعدہ حتی تسکن الریاح اللامعۃ من التقلبات
کالسفر حل والنفاع اور یہ بھی شرط ہے کہ ساکن رہین بعد پینے مسہل کے اور سکون ان لوگون کو منع کرتی ہین
تنقلی کو مانند سہی اور پہلو دینے کے اسلیے کہ تنقلی موجب ترکی ہے اور تو سبطل عمل مسہل کی ہے پس پرہیز اُس سے
ضروری ہوتا ہے وان افرط الاسہال فی تناول ما یحبسہ یعنے اگر افراط کرے مسہل پس چاہیے دے وہ چیز کہ بند کرے اسکو
وان تحیر الدواء ولم یسہل اور اگر رکا رہے دوا اسے مسہل اور عمل نکرے فالاولی ان لا تحرک الطبیعۃ ان لم یحدث
مرضا فحینئذ فالبس بہتر ہے کہ حرکت نہ دیجاوے طبع اگر پیدا نکرے مرض خوف ناک کو وان احدث فالاولی ان یبادر
الی الحقنۃ اور اگر حادث کیا کوئی مرض کو پس بہتر ہے کہ دوڑے طرف حقنہ کے فانہا یستفرغ ما فی البطن والامعا
من الاخلاط یعنے تحقیق کہ حقنہ نکالتا ہے اُس چیز کو کہ بیچ شکم اور انتریون کے اخلاط سے جو متن مین لکھا تھا تمام ہوا اب ہم
مشروحاً اسکو بیان کرتے ہین کئی فائدے ہین اور ہر فائدے مین منافع کثیر مسلو ہین **فائدہ**
بیچ بیان اُن تدابیر کے کہ قبل مسہل کے کام مین لاتے ہین اور بیچ بیان فرق کے درمیان تلیین اور مسہل کے
جاننا چاہیے کہ تلیین بیچ اصطلاح اطبا کے اُس چیز کو کہتے ہین کہ مواد کو معدے اور امعا سے نکالے اور مسہل وہ ہے
کہ مواد کو عروق اور اعضاے بعیدہ سے نکالے مانند شحم حنظل اور سقمونیا کے اور استعمال ان چیزونکا
بدون حاجت کے اور بدون اصلاح کے روا نہین ہے اور بعض ادویہ مسہلہ جملہ زہرون سے ہین مانند
دودھ شبرم اور حب الملوک اور بادزہرون غیر مدبر اور ریوند چینی اور مانند انکے اسلیے کہ استفراغ
ان ادویہ کا افراط سے ہوتا ہے اور مضرت اُنکی عروقون اور اعضا کو قوی ہوتی ہے اور استعمال ایسی
چیزون کا کوئی وجہ سے روا نہین ہے اور معلوم کرین کہ احوال سب آدمیون کا دو حال سے باہر نہین ہے
یا یہ ہے کہ بدن اُنکا مستعد ہے واسطے اسہال کے یعنے لین الطبیعۃ ہین یا مخالف اُسکے ہین اگر قبیل پہلے سے
ہین تقدیم استعمال منضجات اور مرطبات کا کافی ہے اور رسانیدہ اُن معجونون کے کہ بیچ قسم ثانی کے تقدیم
اُنکی مستحب رکھا ہے حاجت نہین ہے اور اگر قبیل دوسرے سے ہے یعنے بدن غیر مستعد اسہال کے ہین
دیکھا چاہیے کہ وہ محتاج تلیین کے ہین یا اسہال کے اگر محتاج تلیین کے ہون مستحب ہے کہ اُنکو
قبل دینے تلیین کے کہین کہ طعام کو کہ ایک وقت یا دو وقت عادت کھانے کی رکھتے
ہون اوسی مقدار معین کو تین چار وقت کرین اور یہی اطعمہ مختلفہ تناول کرین اور مقصود ترک
کرنے عادت سے اور تداخل غذا سے اور مختلف کرنے غذا سے وہ ہے کہ تو معدہ اور معی کے

مستعد ہو اور ساتھ تھوڑی حرکت کے نکالنے مین اس چیز کے جو اُسمین ہو کدر کرے لیکن اگر حاجت
مسہل کی ہو وہان تقدیم ان امور کی بوگندے۔ وانہین ہے اسواسطے کہ اختلاف اطعمہ و اشربہ اور
ادخال انکے بعض کا بعض مین موجب ضعف ہضم معدہ اور باعث فساد اور غلط غذا ہے اور سبب امر اختلال
اسہال سے مناسبت نہین رکھتا ہے اور رافع تقویت قوت مسہل کا اعضا مین ہے خصوص اُن امراض مین
کہ بیچ اُسکے نضج ضروری ہو پس واجب نزدیک پینے مسہل کے ناگہ جب نضج ہو اور مطلوب ہے تقدیم
استعمال منضجات اور مرطبات ہے فائدہ انضاج ظاہر ہے اور نفع ترطیب کا یہ ہے کہ بدن بوجہ حصول تری
آمادہ ساتھ اسہال کے ہو اور بچی خروج اخلاط سے کہ لازمہ مسہل ہے اور علت تحقیق کی جو خشکی
لہذا قبل پینے مسہل کے ترک تعب اور جماع اور اعراض نفسانیہ کا بھی لازم رکھا ہے اسواسطے کہ یہ
امور مجفف ہین اور ترطیب منظور ہے اور بہت کم مدت کہ بیچ ترک اُن امور اور مسہل کے چاہیے تین
شبانہ روز ہوون اور سبب ترک مجففات قبل پینے مسہل سے ضروری ہو اور روز مسہل اور بعد
مسہل تاکہ بدن بحال اصلی پھر آوے بطریق اولے ضرور تر جانین اور نیکوترین مرطبات قبل اسہال
استعمال حمام مرطب کا ہے بیچ اکثر ایام کے لیکن خشک مزاجون مین ایسا ہے کہ ہر روز بلکہ ایک دن
مین دو بار استحمام چاہیے فرمایا اور بہت ہوتا ہے کہ یبوست انکی دائمی اور بڑا سکے ہوتی ہے کہ حکم کیا جاے
اُنکو دخول آبزن کا ایک دن مین کئی دفعہ اور جانین کہ حمام باوجود ترطیب کے اور فائدہ بھی دیتا
اور وہ ترقیق مواد ہے اور تسہیل اور آمادہ کرنا اُسکا ہے اور وہی مطلوب خروج مین ہو
جانین کہ موافق مواد کے منضج مختلف ہوتے ہین اگر زیادہ صفراوی ہے ماء الشعیر مع شکر کے عمدہ
منضجات سے ہے اور اسی طرح سے اشربہ مبردہ مرطبہ جیسے شراب اجاص اور نیلوفر اور اسیطرح
نقوعات کہ شدید الحموضۃ ہوون اسواسطے کہ افراط حموضت مین مجفف ہے اور وہی قمع کے لیے
نضج صفرا کو اور اگر زیادہ سوداوی ہو بھی ماء الشعیر مع شکر کے اچھا نضج ہے لیکن اگر سوداوی
تو لازم ہے کہ ماء الشعیر اس چیز کا کہ ملطف اور قلیل التسخین ہو اور ساتھ اسکے تفریح رکھتا
اور مقوی قلب ہو مثل گاؤزبان اور ریحان کے ساتھ اصل السوس اور تخم بادیان اور
اُسکے مرکب ہو پکا دین اور اگر سودا احتراقی ہو احسن یہ ہے کہ بیچ ماء التمر ہندی کے مثل قثاء و
وزہر نیلوفر پکا دین اور بیچ اسوقت کے ماء الشعیر سرد نافع زیادہ ہے اور اگر زیادہ بلغمی

اور رود بلغم خو۔ ہوا اسجگہ بھی ماء الشعیر مع سکر کے نافع ہے اور مگر واسطے انضاج بلغم غیر نالج کے
بموجب مستحق اور یا ملف از نافع ہو چاہیے دینا اور اچھا منضجات کا بیچ اس جگہ کے شراب اصول ہے مع
سکنجبین عنصلی کے خصوصاً گر بیخ اصل السوس ممزوج ہو اور اسی طرح سے بیخ بزر رازیانہ اور
بزر کرفس اور بزر انیسون اور تین اور زبیب اور اصل السوس اور پرسیاوشان کو پکاویں
اور جلنجبین اور سکنجبین عنصلی مصفا کر کے دیں اور اگر بجائے سکنجبین عنصلی سکنجبین بزوری یا اترج
لیموں پلاویں یہی عمل کرے اور جانیں کہ واسطے پکانے بلغم کے تسخین شدید روا نہیں ہے
اسواسطے کہ حرارت مفرطہ بلغم کو خشک کرتی ہے اور اجزاے لطیف اسکو تحلیل کرتے ہیں
پس غلظ بیچ اسکے زیادہ ہوتا ہے اور خروج اسکا متعسر ہوتا ہے اور افراط سخونت تشنگی
کی لاتا ہے اور کثرت سے پانی پلاتا ہے اور اس بات سے بھی تفتیح بلغم ہوتی ہے اور
قرشی نے بیچ شرح قانون کے اسی مقام پر کہا ہے کہ مما یغلط فیہ الاطباء کثیرا استعمالھم التسخین
الشدید فی الامراض البلغمیۃ اور واجب ہے کہ منضجات کو گرم کر کے استعمال کریں مگر اشربہ اور
نقوعات کہ واسطے تنقیح صفرا کے کام میں لاویں انکو بیچ گرمی کے چاہیے کہ سرد استعمال کریں
اور بیچ جاڑے کے تھوڑا گرم کر کے تو سردی اسکی تھوڑی ہو اور غذائیں کہ بیچ ایام انضاج کے
دیں چاہیے کہ بیچ عین مرض کے مناسب ساتھ مرض کے ہوں لیکن بیچ حالت صحت کے گوشت
آب موٹی مرغی کا یا گوسفند یک سالہ سے بناویں اور اسفیدباج چاہیے دینا بیچ اسوقت کے اجتناب
مشروبات و تلایا و منضجات اور مثل اسکے سے جو کہ مجفف ہو لازم ہے اور استکثار مرق کا واجب
اور اس جگہ کہ گوشت تھوڑا مع شکر خوب ہے اور زردہ بیضہ مرغ سفید اور بھی بیچ وقت
انضاج کے احتراز حوامض اور موالح اور حریف اور عفص اور بقول اور فواکہ سے ضروری
جانیں اور پہلے پینے مسہل سے طبیعت کو ساتھ حقنہ لینہ اور اعراق مزلقہ اور مانند اسکے کے
ملائم کریں اور یہ اسہال کہ مقصود اس سے اخراج مواد کا عروق اور اعضاے بعیدہ سے
ہو تقدیم انضاج اور ترقیق کی بیچ اسکے لابد ہے خواہ بدن مستعد اسہال کا ہو یا نہو غایتہ
کہ غیر مستعد محتاج زیادہ ہوتا ہے ساتھ نضج اور ترقیق کے اور ساتھ تلیین کے بھی مگر در صورتیکہ
صعوبت مرض مہلت نہ دے اور اخراج تھوڑا مادہ سے ضرور پڑے بیچ اسوقت کے واسطے

بکار کرنے بیت کے بے تسدید نفخ اور ترطیب او تلیین کے استفراغ چاہیے کرنا اور تھوڑا مادہ
چاہیے نکالنا فائدہ. بیچ قوانین ضروریہ کے کہ تعلق ساتھ مسہل کے رکھتے ہیں جو کہ معتاد ساتھ
مسہل کے ہو دوائے قوی اُسکو نہ دیں جب تلک کہ امتحان اُسکا پہلے ساتھ دوائے ضعیف کے
کر لیں اور دواء ضعیف سے جیسا کہ بنفشہ اور شکر ہو اور شیاف اور اُس کے تلیین کہ ضعیف الامعا ہو
حتی الامکان مسہل قوی نہ دیں کیونکہ بہت ہوتا ہے کہ امعا انکے قوت مسہل دوا سے استفادہ کرتے ہیں
اور اسہال تمادی ہوا اور علاج کثیر سے تبض ہوا اور جسوقت کہ اخلاط بہت ہوا اور قوت ضعیف بیچ
کسی حال کے دوائے قوی کہ بدن کو یکبارگی پاک کرے نہ دیں بلکہ ساتھ دوائے نرم اور
مکرر کے تنقیہ کریں اور درمیان میں استفراغ کے ساتھ اغذیہ ملائم اور لطیف کے حفظ قوت اور
اصلاح خلط متولد کی کریں لیکن اُس جگہ کہ قوت قوی ہوا اور خلط فاسد قلیل یکبارگی اخراج
چاہیے کرنا ساتھ ادویہ موافقہ کے اور اُس جگہ کہ قوت قوی ہوا اور خلط بہت ساتھ ادویہ قویہ
اور مرات کثیرہ کے تنقیہ کریں اور اُس جگہ کہ قوت ضعیف ہوا اور خلط بھی تھوڑے ہوں تو شربت اور
نتیج لطیف کافی ہے تو ہرگز اور یہ قوت کے کوئی فتور نہ پہونچے اور جانیں کہ دو آدمیوں کو دوائے
قوی نچاہیے دینا ایک گرم شہر کے رہنے والے کو اُسی شہر میں دوسرے خشک مزاج کو اس سبب
کہ بیچ قولنج یابس کے امتناع ساتھ اشیائے نرم لزج کے بہت ہوتا ہے لیکن تین آدمیوں کو لازم
ہے کہ مسہل قوی دیں ایک بارد شہر کے رہنے والے کو بیچ اُسکے شہر کے دوسرے اس شخص کو
کہ پانی بند ہے تیسرے اس شخص کو کہ تحول ہوا بیچ شہر بارد کے واسطے سردی کے کہ ضعیف کرنے والی
عمل کی ہے اور بیچ آخر کے واسطے غلظ اخلاط کے اور واجب ہے کہ معدہ اور قدم مسہل پینے
والے کو گرم رکھیں اور فرماویں کہ بعد پینے کے سیدھا بیٹھے تو دوا بھی معدہ سے نیچے اُترے
اور اوٹنا مانس کا مشہور ہے اُسوقت تھوڑا تھوڑا حرکت کرے تو اعانت دے اور تفوذ اور
حرکت کثیر کے دفعتہً ہوا اور قوی ہو ہرگز نچاہیے کہ مخرج دوا کا ہے ساتھ جلدی کے اور جس شخص کو
کہ بعد پینے مسہل کے خوف حدوث کرب اور غثیان کا ہو چاہیے کہ دو روز یا تین روز پہلے پینے
دوا سے ترک کرے اغتذا کو کرب کہ بعد پینے مسہل کے ہوتا ہے دو طرح ہے ایک وہ کہ دوا کرب کرنے
والی ہو جیسے بسفائج اور بنفشہ اور رسا اور افتیمون اور مانند اُسکے اور اس مقام پر قے تو کا

جسطرح سے بسفایج اور بنفشہ اور سنا اور افتیمون اور مانند اُسکے اور اس مقام پر تقدم قوی کا نفع نہین رکھتا ہے
بوجہ اسکے کہ رطوبات غلیظ بیچ معدہ کے ملتصق ہوون اور دوا سے متحرک ہوون اور جلد نکلین اور
سبب لاوین اور فائدہ تقدم قوی کا مخصوص ساتھ اسی قسم کے ہے اور چاہیے کہ واسطے قوی کے کہ فعل دیر مین یا
دیر مین کریگا تو تقطیع رطوبات لزجہ کی کما حقہ ہو جسوقت واسطے اسہال کے جذب کام مین لاوین اگر مقصود
تنقیہ اس ہو محتاج اعانت کا نہین ہے فقط وہی دینا چاہیے اور یہ گولیان چاہیے کہ بڑی بناوین اور
بعد بنانے کے جسوقت کہ استمساک بیچ اُنکے ظاہر ہوا اور بالکل خشک بھی نہوان رکھین اور پیچھے اُسکے
کھاوین تو واسطے کہ حجم اور استمساک سے اجزا جلد منحل نہوون اور بیچ معدہ کے دیر تک رہین اور قوت
دوا کی بر سبیل تبخیر طرف دماغ کے پہونچتی ہے اور اگر تنقیہ مفاصل کا مقصود ہو اعانت حبوب کی ساتھ
مطبوخات کے لازم ہے تو قوت دوا کی محل مطلوب کو پہونچے مانند ذلک مطلوب منتہا اور چاہیے کہ
مطبوخ مجانس حبوب ہے جس طرح سے کہ جب مسہل صفرا ہمراہ طبیخ شاہترہ کے دین اور جب مسہل سودا
ہمراہ طبیخ افتیمون اور بسفایج اور مانند اُسکے اور جب مخرج بلغم ہمراہ طبیخ تنقلہ یون کے اور مانند
اُسکے اور گولیان کہ ساتھ مطبوخ کے دین چاہیے کہ چھوٹی اور قریب بعید بیچ بنانے کے ہوون تو جلد تحلیل
ہوون اور قوت اسکی محل مقصود کو جلد پہونچے اور لازم ہے کہ مسہل کے روز استنجا گرم پانی سے کرین
اور اگر مرور مواد حاد سے حرقت بیچ مقعد کے ہو ساتھ طبیخ خطمی کے غسل اس جگہ کا چاہیے کرنا اور
ضعیف الشیخ کو بہتر وہ ہے کہ واسطے تلیین اور تقویت مقام کے بعد استنجا کرنے کے ساتھ طبیخ
خطمی کی روئی گرم کی ہوئی روغن گل مین ملا دے اور اُس جگہ پر رکھے اور اگر مقصود اقل از رقت
بھی بیچ روغن گل کے ملا دے تو قوی زیادہ ہو بیچ تقویت محل کے اور حفظ کرنے مین مضرت
مرور مواد سے اور واجب ہے کہ ساتھ ادویہ مسہلہ کے ادویہ عطریہ مخلوط کرین تو قوی عضو کا
محافظت کرے اور اسیطرح ادویہ قلبیہ بھی ملاوین تو روح حیوانی کو قوت دے بیچ ہر عضو کے
اور جانین کہ بعض ادویہ ساتھ بعض مزاج کے مناسبت رکھتی ہین اور ساتھ بعضے کے نہین جسطرح سے
سقمونیا بیچ اہل بلاد بارد کے عمل نہین کرتی ہے مگر عمل ضعیف مادام کہ مقدار کثیر نہ دین اور اسیطرح بہت
ہوکر دوا سے قوی مانند تربد اور مثل اسکے بیچ اُس شخص کے عمل کرے اور چیز ضعیف مانند
اور تخمین کے عمل تام کرے یا بیچ ایک وقت کے ایک چیز سے انتفاع ہو اور بیچ وقت دوسرے کے

برخلاف اُسکے ہو یعنی لحاظ رقت اور احتیاط اور فراغ فصل آور اور رواج وقت اور خاصیت مواد
بیچ اس امر کے واجب ہو اور بہت ہو کہ بیچ بعضے بلاد اور بیچ بعضے بدنوں کے احتیاج ساتھ اُسکے
پڑے کہ اجرام ادویہ استعمال نکرین بلکہ قوت اُس سے لین ساتھ نقیع کے اور طبیخ اور استحلاب وغیرہ
طریق اور یہ مسہلہ کا ساتھ فوائد کثیر کے بیچ مائدہ علیحدہ کے کہ خصوص بیچ بیان ترکیب کے ہر کہ بابی
فائدہ بیچ بیان کیفیت تناول مسہلات کے اور گرم و سرد پانی اوپر اُسکے پینا واجب ہو کہ طبیخ
کو نیمگرم دین اور حبوب اور معجون اور مانند اُسکے کو بھی ساتھ پانی نیمگرم کے دین عضو بیچ بعض
کے اور مبرود کو بخلاف شربت ورد مکرر اور مثل اُسکے کہ اسہال اسکا ساتھ عسر کے ہو اور ایسے مرض
کو ساتھ پانی شدید البرد کے چاہیے دینا تو برودت مین عسر کی ہو اور ترشی نے بیچ شروع کے لکھا
کہ اطبا نے کہا ہر کہ وہ گولی کہ تربد اور زنجبیل اور نمک سے بنا دین خاصیت اسکی ہر کہ ساتھ پانی
سرد کے عمل اسکا قوی ہوتا ہر اور ساتھ پانی گرم کے منقطع ہوتا ہر انتباہ مسہل دو حال سے
باہر نہین ہر ایک یہ کہ سیال اور رقیق ہو مانند مطبوخ اور نقوع کے اور پینا گرم پانی کا اوپر اُسکے
روا نہو مگر وقت ارادہ قطع عمل یا وقت ظہور مغص کے لیکن واسطے قطع عمل کے مقدار کثیر چاہیے
دینا تو دوا کو معدہ سے جلد اوتار دے اور واسطے تسکین مغص کے تھوڑا تھوڑا بسبیل تجرع دین
تو بیچ کھولنے معدہ کے یاری دے بے مبادرت واسطے اخراج دوا کے دوسرے وہ کہ غیر سیال ہو
مانند حبوب اور سفوف اور لعوق اور معجون اور مثل اُسکے کے اور اوپر اُسکے پینا گرم پانی کا لازم ہو
تو دوا کو پگھلا دے اور طبیعت کو نکالنا اسکی قوت کا سہولیت سے حاصل ہو لیکن تھوڑا تھوڑا
دین تو کثرت مقدار سے دوا کو متحد نکرے پہلے عمل سے اور معلوم کرین کہ جو کچھ کہا گیا ہر اُسکے
اس صورت مین ہر کہ مقصود اخراج مادۂ غلیظ غیر حادث سے ہو کیونکہ وقت استفراغ صفرا کے
کہ حاد رقیق ہو واجب ہر کہ ٹھنڈا پانی پین تو اعانت دے اوپر اسہال کے ساتھ تعدیل قوام خلط اور
تبرید و ترطیب بدن اور تقویت قوے اور عسر مواد کے حضیض بیچ اس جگہ کے عمل مسہل ساتھ جوش کے ہو
اور پانی ٹھنڈا بھی تھوڑا تھوڑا دینا چاہیے کہ کثرت مقدار سے اخراج مواد کا ساتھ سرعت کے
اور اس جگہ کا استفراغ خلط غلیظ اور لزج مطلوب ہو پھر پینا پانی سرد سے واجب ہر نہین لانہ یعنی
ٹھنڈا ٹھنڈا تر نہ ہو تنبیہ گرمی مطبوخ اور گرمی پانی کی کہ اوپر حبوب اور مثل اسکے کے چاہیے دینا

گرم نہ ہو یعنی نیمگرم ہو کیونکہ اگر شدید الحرارت ہو جائیگا تو ضرر ہو طرف امعاکے اور یکبارگی نکرے بیچ
... دیکے اور اس حیثیت سے طبیعت تصرف تام بیچ اسکے نکر سکیگی او تصویب بیچ عمل کے آوے اور جو
نیمگرم ہو بیچ معدے کے رہیگا مدتی ترقیق اخلاط و اکرتی ہو بابا انضاج اور اوپر اس بات کے جو بعضوں نے
ایراد کیا ہو کہ استعمال مسہلات شدید الحرارت کا چاہیئے تو بیکھلانا فضول اور جذب مواد کما حقہ کرے اور
بھی ساتھ اخراج کے اعانت بہت کرے مسموع نہو فائدہ بیچ بیان سونگھنے رایحہ اور کھلانے دوا کے
اور تدبیر اس چیز کی کہ قے سے نہ نکلے اس شخص کو کہ رایحہ سے نفرت کرے بعد تحریر کافی ہو اور اس شخص کو
کہ کھانے سے نفرت کرے واسطے تحدیر ذائقہ کے ورق طرخون چبانا فرماوین اور ورق عنابیچ
اس باب کے قوی زیادہ طرخون سے ہو یہان تک کہ مانع اسکا ایک لحظہ تک درمیان شکر اور بالو
کے فرق نہین کرتا ہو حیلہ دوسرا بیچ کھانے حبوب کے وہ کہ ساتھ شہد کے ملاوین اور نگل جاوین یا شہد
قوام کیے ہوے یا شکر قوام کی ہوئی سے ایک غلاف اوپر اسکے کرین اور اتار جائین یا موم روغن
اوپر اسکے ملین اور ایک زیادہ حیلہ وہ کہ منھ کو پانی یا دوسری چیز سے بھرین اور اوپر اسکے گولیان اگر
نگلجاوین اور واسطے دفع کرنے خوف قے کے اطراف باندہین اور خوشبو مانع متلی ساتھ نعناع اور پودینہ
اور بھی اور طین خراسانی کہ ملایا ہوا ساتھ گلاب اور تھوڑے سرکہ کے ہو سونگھاوین اور میوجات قابضہ
کھلاوین بطریق امتصاص کے تو فم معدہ کو قوت دے اور متلی دور کرے فائدہ بیچ ان حالات
کہ اونمین مسہل نچاہیئے دینا جسوقت بیچ امعا کے ثقل یابس ہو جب تک اخراج اسکا حقنہ اور شیاف
ملینہ اور امراق مرققہ سے نکرین مسہل ندین اور اسیطرح جسوقت کسیکو تخمہ اور بدہضمی ہو یا اخلاط
اسکے لزج یا تر اسیف آسکے متمدد نہون یا اسکے احشامین التہاب اور سدہ ہون جب تک اغذیہ
ملینہ اور حمام اور استراحت اور ترک حرکات اور ملینات سے اصلاح حالات مذکورہ کی نہو
مسہل نچاہیئے دینا وجہ منع کی اندر تخمہ کے بسبب لجاجت اور غلظت اخلاط صاحب اسکے
کے ہو اور بیچ تمدد و تمر اسیف کے بھی اسی سبب سے کیونکہ تمدد مذکور رہے غلظ مادہ کے نہین ہوتا ہو
اور بیچ اخلاط لزجہ کے سبب تشبث اسکا ہو ساتھ اعضا کے اور ظاہر ہو کہ خلط خلیظ اور لزج اثر
دوا سے متاثر نہین ہوتا ہو اور مواد صالحہ بالضرور باہر آتا ہو اور ضرر لاتا ہو لیکن منع اسہال کا
بیچ تمدید یک سوزش احشا کے اس سبب سے ہو کہ سوزش مذکور دلیل تیزی اخلاط اور ضعف احشا ہو

تو یہ مواد طرف احشا کے ہو اور بیچ اس حالت کے اگر بسبب اصلاح تیزی اخلاط کے مسہل دینے تو
اسکا ہر کہ مواد جاوے حرکت بیچ تمام طرف احشا کے آوے اور ورم پیدا کرے اتفاقاً منع مسہل سے
منع طبیعت لازم نہایت سے جانا کیونکہ بہت ہوتا ہو کہ ملین خفیف التہاب احشا کو فائدہ دیتا ہو اور
ورم سے خوف کرتا ہو لیکن منع اسہال کا وقت سدد کے واسطے منع اُسکے کے ہو خصوصاً الغور تو ہو
مواد اور انحدار مواد کو اور معلوم کرین کہ وہ احشا کہ وقت اسہال کے مرور مواد کا اوپر اسکے ہوتا ہو
سدد اسی احشا کا مانع اسہال ہو نہیں غیر اور استحکام منضج تحمیہ اور سیل اغذیہ ذلزجہ اور تلطیف کرنیوالا
اخلاط غلیظ کا ہو اور واسطے تحلیل ریاح اور تمدد شراسیف اور تفتیح سدد کے خصوص اور راحت
اور ترک حرکات و طلبیات منضج مواد ہو اور التہاب احشا کو مفید فائدہ بیچ بیان احکام نیند کے
مسہل کے روز معلوم کرین کہ قبل شروع سے بیچ عمل کے خواب کرنا بیچ عمل کا ہو شریک دوا
معوی ہو وے نہ تعویق کرنے والا یا ضعیف کرنے والا اسکا ہو لان الدواء تو تضم الدواء الضعیف
عند النوم اور بعد شروع بیچ عمل کے ترک نیند کا اولے ہو مسہل قوی ہو یا ضعیف اسلیے کہ عمل
دوا کا بیچ حرکت کے ہو والنوم یلزمہ السکون فیمنع عملہ اور اگر کوئی کہے کہ نیند میں روح داخل حرکت
کرتی ہو اور اس سبب سے تمام اخلاط متوجہ طرف باطن کے کرتے ہین پس چاہیے کہ خواب حال
مین معین اسہال کا ہو اور تفضیل واسطے اُسکے کہ حرکت روح اور اخلاط کی بیچ اسکے خارج ہوتی ہو تاکہ
کہ مانع جذب مسہل ہو اور اوپر اس تقدیر کے لازم آوے کہ نوم اوپر پینے مسہل کے
بہتر ہو لیکن انع اُسکے عمل تک جواب اُسکا یہ ہو کہ بیچ یقظہ کے حرکت روح کی دائمی ہو
اور اس سبب سے حرکت اور تسیل بیچ اخلاط کے پیدا ہوتا ہو اور مدد دیتا ہو اوپر اسہال کے
اور اس سبب سے کہ حرکت روح کی ظاہر تدریجی اور طبیعی ہو ساتھ عمل مسہل کے
مخالفت بھی نہیں رکھتا ہو بخلاف نیند کے کہ بیچ اُسکے روح کو حرکت طرف باطن کے
بیچ اول نیند کے ہوتی ہو ایک مرتبہ اور بعد اُسکے سکون دائمی ہو بھی روح کو اور
بھی اخلاط کو پس ضرور آنت معین اسہال کی ہو نہ نیند کی لیکن تجویز نیند کی بعد مسہل
قوی کے پہلے شروع سے بسبب توجہ طبیعت کے ان جانب ہو پس نہیں ہو حاجت
اسکی بعد اُسکے اس سبب سے کہ بعد پینے مسہل کے بہت زمانہ تک ساکن

بیٹھنا اور حرکت نکرنا لازم جانا ہی تاکہ طبیعت متوجہ ہوکر تصرف بیچ دوا کے کرے اسلیے مقرر ہوا
کہ جب تک طبیعت اوپر دوا کے مشتمل نہو اور عمل بیچ اُسکے نکرے دوا بیچ طبیعت کے عمل نہین
کرتی ہی فائدہ بیچ احکام حمام اور تدہین اور دلک کے مسہل کے دن معلوم کرین کہ بعد پینے مسہل کے
بیچ حمام کے نجانا چاہیئے اسلیے کہ حمام جذب مواد کا طرف خارج کے کرتا ہی اور اس سبب سے منع
اسہال کا کرتا ہی اور طبیعت کو واسطے جذب مین مخالفین کے متحیر کرتا ہی اگر جاڑا ہوا اور بیچ حمام گرمی ہے کہ
کہ حرارت اسکی معین اوپر جذب کے نہو لیکن بشرہ کو نرم کرتی ہی اگر بیٹھے تو نہین ہی بلکہ اولی ہی
اور تدہین بدن اور دلک اُسکے کی ساتھ ایادی لینہ کے معینات اسہال سے ہی واسطے کھیلانے اور
تنبیہ اخلاط کے لیکن دلک قوی اور خشن کبھی ہو کہ منع اسہال کا کرے اور معلوم کرین کہ غسل ٹھنڈے
پانی سے اگرچہ باعتبار تبرید کے ظاہر مین معین طبیعت اور اسہال کا ہی لیکن بہت ہوتا ہی کہ
بعض اعضا سے قریب جلد کے مانع آوے خروج مواد کو بیچ اسہال کے اسواسطے ترک غسل کا بہتر ہی
اسوقت مین کہ مزاج کسیقدر حار ہوا اور فصل گرمی کی ہوا اور مزاج قوی کہ غسل اسکو ضرر نکرے فائدہ
بیچ بیان وقت مسہل کے بہتر وقت واسطے اس کام کے باعتبار چارون فصلون کے ربیع ہی اور
خریف لتوسطهما بین الصیف والشتاء واعتدال قوام الاخلاط فیهما لیکن اسجگہ کہ مقصود اسہال سے ازالہ
امتلا بحسب ادمیہ ہو ربیع بہتر زیادہ ہی اسواسطے کہ اخلاط بیچ اُسکے کثرت مین ہین اور اُسجگہ کہ
مقصود اسہال سے ازالہ امتلا بحسب قوت ہو خریف بہتر زیادہ ہی اسواسطے کہ مواد بیچ اُسکے ردی
اور فاسد ہوتا ہی اور چاہیئے کہ بیچ ربیع کے مسہل لطیف دین نہ قوی کیونکہ گرمی متصل اُسکے
پہونچتی ہی اور مسہل قوی مخفف اور مضعف بدن ہی اور کرنا گرمی کا اوپر ایسے بدن کے خراب کرنیوالا
اُسکا ہی لیکن بیچ خریف کے جو کچھ دین مسہلات قویہ سے بحسب حاجت روا ہی اور اجتناب مسہل سے
بیچ گرمی اور جاڑے کے لازم ہی لیکن بیچ گرما کے اس سبب سے کہ اجتماع حرارت ہوا اور دوا اور
حرکت اخلاط کی موجب فساد مزاج اور رغمے کا ہی اور اگر کہین کہ جو کچھ کہا گیا وجہ منع اسہال سے اندر
قے کے بیچ اس فصل کے ہو بھی موجود ہی مع قوت حرکت کے لان القئ زلزلة البدن اور باوجود
اس بہتر وقت کے واسطے قے کے گرما کیواسطے مقرر ہوا جواب اُسکا یہ ہی کہ اخلاط بیچ گرمی کے طافی
ہوتے ہین اس باعث سے بیچ قے کے سہولیت سے نکلتے ہین اور طبیعت کو حرج نہین ہوتا ہی بخلاف

اسہال کے کہ امتلا کو طرف اسفل کے کہ جانب مخالف کے میل اونکا ہے کھینچتا ہے اور باعث تعب طبیعت کا
ہوتا ہے اور منع اسہال بیچ جاڑے کے واسطے جمود امتلا اور کثافت اعضا کے ہے انتباہ جو کچھ کہ کہا گیا
اختیار فصلوں متوسطہ سے واسطے اسہال کے ہے او منع اوسکا بیچ گرمی اور جاڑے کے مخصوص واسطے اوس
اسہال کے ہے کہ واسطے استظہار اور تقدیم حفظ کے کرین وگرنہ وقت مس حاجت اور حصول مرض کے
ہر وقت وقت اوسکا ہے ولا یجوز التوقف فیہ لان الفار المرض مدۃ طویلۃ لا محالہ یودی خطر العظیم اگر بیچ جاڑے
کے جس روز کہ ہوا شمالیہ یا ہوا جنوبی ہو مسہل دین بہتر ہے اسلیئے کہ دن بے ہوا کا لا محالہ گرم ہے [illegible]
فی الشتاء اور ہوا جنوبی بھی بہ نسبت شمال کے گرم ہے لیکن بیچ گرمی کے اگر شہر قریب دریا کے ہو جیسے
کہ ہوا شمالی ہو بہتر ہے واسطے معتدل کرنے یبوست شمالی کے رطوبت ہوائے شہر کو اور اگر شہر قریب
بحر کے نہو اور یبوست اوسکے ہوا کی غالب زیادہ اور اسکی حرارت کے ہو جس قدر کہ ہوا جنوبی ہو
بہتر ہے بسبب معتدل کرنے رطوبت جنوبی ہوا کے یبوست ہوائے شہر کو بالجملہ مقصود یہ ہے
کہ جو روز کہ معتدل الکیفیت ہو واسطے اسہال کے اختیار کرنا چاہیے اور وقت مختار واسطے مسہل
باعتبار شب و روز دن کے ہے کہ تنقیہ عام مقصود ہو اور ٹھہرنا دوا کا زمانہ طویل تک بیچ بدن کے
مطلوب نہووے ہے اور جس جگہ تنقیہ عضو خاص بعید معدہ سے مانند سر کے مطلوب ہو بالفرض ساتھ
اطالت لبث دوا کے حاجت ہو تو بسبیل تحیز (?) قوت دوا کی دماغ مین پہونچے تو بیچ اس صورت کے
رات بہتر ہے اس سبب سے جو منقی الدماغ کا رات کو کھانا مقرر ہوا اور وہ دوا اگر رات کو کھاوین
قوی چاہیے تو بسبب نوم کے فتور اوسکے عمل مین نہ آوے اور سم جوب سے چاہیے تو دیر تک ٹھہرے
اور ساعتوں دن سے جو کہ مناسب بفصل ہو اختیار کرین چنانچہ گرمی مین صبح یا شام اور جاڑے مین
دوپہر کو اسی طرح اصلاح ہوا کی موافق ہر فصل کے وقت شرب مسہل کے واجب ہے اور بہترین جا
ان مسہل کی وہ ہے کہ مائل بحرارت قلیل ہو چنانچہ کچھ عرق اور کرب نہ لاوے اسلیئے کہ ہوائے سرد اور
بہت گرم دونون مانع اسہال کو ہین کما لا یخفے اور چاہیے کہ مسہل نہار کھاوین وقت خلوے معدہ
اور ماساریقا اور جگر کے غذا سے کیونکہ اگر غذا بیچ معدہ کے ہو منع کرتی ہے نفوذ قوت دوا کو طرف اعضا
اور اگر بیچ ماساریقا اور جگر کے ہو منع کرتی ہے انحدار مواد مجذوبہ کو طرف امعا کے لو نفوذ قوت دوا کو
بھی مگر یہ کہ دوا نہایت قوی ہو اور پہ نفوذ اور جذب کرے یا غذا قلیل ہو لیکن اگر کوئی گرم مزاج ضعیف المعدہ

ضعیف المعدہ ہو اسکو پہلے تھوڑی غذا سے لطیف خفیف مانند ماء الشعیر اور آب انار اور مانند اسکے
چاہیے دینا اور بعد اسکے دوا تو معدہ اسکا جذب صفرا سے محفوظ رہے کذا قال الشیخ اور قرشی نے لکھا ہے کہ
بہتر زیادہ وہ ہے کہ شخص مذکور مسہل ہر نہار کھاوے پہلے وقت بھوک سے اور بعد تھوڑی دیر کے
بر وقت معتاد کے تھوڑی غذائے مذکور سے تناول کرے تو بھی نفوذ قوت دوا اور جذب فضول
بلا مانعت ہو اور نہیں انصباب صفرا اور نزدیک اس فقیر کے جو کچھ کہ شیخ نے فرمایا تقدم تناول غذا
بیچ حق شخص مذکور کے قریب بصواب معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ درصورت تقدم دوا کے احتمال قوی ہے
کہ صفرا مستعد بانصباب بنا بر جذب دوا و خلو معدہ غذا سے حرکت مین آوے اور اوپر معدہ کے گرے
اور کھانا غذا کا بعد اسکے مفید نہو بلکہ ضعیفی بیچ دوا کے اور فساد اسکا بیچ مزاج کے لاوے اگر بعد شرب
دوا اور شروع بیچ عمل کے بسبب خلو کے خوف انصباب صفرا کا ہو پھر تھوڑی غذا چاہیے دینا اور
معلوم کرین کہ بعد شرب مسہل کے پہلے اتمام عمل سے کھانا غذا کا جائز نہین ہے مگر اس شخص کو کہ
ناتوان ہو اور بھوکا رہا ہو یا معتاد ہو ساتھ گرنے صفرا کے وقت خلو معدہ کے فائدہ اس بیان مین کہ
جو مسہل عمل تمام کرے واسطے تغذیہ امعا اور تعدیل مزاج کے بروز مناسب مع اشیاے موافقہ چاہیے
دینا مثلاً محرور کو اسپغول ساتھ روغن بنفشہ کے چرب کرکے اور ساتھ پانی سرد کے کہ شکر یا جلاب
بیچ اسکے حل کیا ہو ملا کر پلاوین اور مبرود کو کہ بلغم اسکے مزاج مین غالب ہو حرف مغسول ساتھ پانی
گرم اور زیت کے ملا کر دیوین اور معتدل مزاج کو تخم ریحان روغن بادام مین چرب کرکے اور بیچ
شربت قند کے ملا کر چاہیے دینا اور یہ چیزین قبل استعمال مسہل دوا سے ندین کہ جلد اسہال کرتی ہین
اور اس جگہ کہ خوف بیچ ہو گل ارمنی ساتھ آب انار کے اچھا شربت ہے اور جو بعد شرب مسہلات کے ایک
ساعت گذرے غذا ملائم چاہیے دینا اور بہتر غذاؤن سے بیچ حق اس شخص کے کہ قوی دوا کھائی ہو
ماء الشعیر ہے لانہ یدفع غائلۃ المسہل و یغسل ما التزق بالمعاء اور بعد پینے کے تین روز تک غذاے ثقیل
اور حرکت عنیف اور جماع و تعب سے پرہیز لازم ہے اور اس شخص کو کہ بعد مسہل کے تپ آوے
بہتر چیزون سے ماء الشعیر ہے غذا اور دوا اور بھی جب تک کہ دو روز اور تین روز گذرین
سرکہ اور سکنجبین ندین کہ بیچ لاتی ہے اور اسی طرح شراب نبیذ پیچھے مسہل کے نجات کہ ورث حمیات
والتہاب ہے فائدہ بیچ بیان قطع عمل اور نشان کمال اسہال کے جو وقت اسہال ہوا کہ کما حقہ ہو

اور پیاس معلوم ہو دلیل کمال عمل کی ہو اور اسیطرح جسوقت وہ مسہل کہ مخصوص واسطے اخراج
خلط واحد کے ہو شروع بیچ اخراج دوسرے کے کرے دلیل کمال عمل کی ہووے کذا قال الشیخ
فان المسہل الصفراء اذا ادر انتہی بالاسہال قد انتہی الی البلغم علم انہ قد افرط فکیف اذا انتہی الی اسہال
السوداء واما الدم فہو اعظم خطرا واجل خطبا انتباہ جو کہا گیا ہے ہونا پیاس کا دلیل اوپر کمال نفاذ اور
اعتدال کے عمل تحقیق کرنے اسکے کا اوپر اس تقدیر کے ہے کہ سبب پیاس کا تنقیہ رطوبات کا ہو لاغیر
اسلیے کہ نزدیک استفراغ رطوبات معتدل المقدار کے واسطے پینے پانی کے شوق طبیعت کا ضرور
ہوتا ہے پس حاصل ہونا پیاس کا نزدیک تنقیہ مواد کے لازم آیا اور جسقدر نکلنا اخلاط کا بیشتر ہو غلبہ
پیاس کا زیادہ تر الا ان یمنع مانع اور قید لا غیر کی اس سبب سے کی گئی کہ اگر پیاس کو کہ دن
مسہل کے بسبب حرارت یا یبوست معدہ یا حدت دوا یا حدت خلط مستفرغ سے ظاہر ہو دلیل
کمال عمل کی نچاہیے جاننا بل انما یدل علی ذلک اذا علم ان حدوث ذلک العطش عن الاستفراغ لا عن
سبب آخر اور قید الا ان یمنع مانع کی اس سبب سے کی گئی تو جانیں کہ بہت ہوتا ہے کہ بسبب
برودت اور رطوبت معدہ کے یا بلت اور رطوبت دوا کے غلبہ عطش ظاہر نہیں ہوتا ہے باوجود
استفراغ اخلاط کے جیسا کہ چاہیے باکمل جسوقت خلط مقصود الدفع نکلتا ہے اور نکلنا آسانی سے ہے اور
بدن کو فرحت حاصل ہو خوف افراط کا نہو خصوص اگر پیاس بھی ظاہر نہو لیکن جسوقت پیاس مفرط ہو
اور مواد کثیر نکلا ہو البتہ بند چاہیے کرنا خصوصاً اسجگہ کہ سبب پیاس کا استفراغ ہو نہ دوسرا امر
جسکا ذکر ہوا اور معلوم کریں کہ نزدیک طبیعت کے محبوب ترین اخلاط کا خون ہے لہذا نزدیک
جذب مسہل کے تا مقدور اسکو نکلنے نہیں دیتے ہیں اس سبب سے کہ جب دوا افراط عمل میں کرتا
آخر سب اخلاط کے خون کو نکالتی ہے لیکن وہ خون کہ پیچھے مسہل سے بیچ افراط عمل میں احیاناً ظاہر
ہوتا ہے بسبب کھلنے منھ کسی رگ کے ہوگا کہ تیزی دوا کی سبب نکلنے خون کی ہوئی نہ یہ کہ بسبب
جذب دوا کے منجذب ہوا اور کیفیت جذب دوا اور خصوصیت دوا کی خلط سے جدا فائدے میں
لکھی جاینگی فائدہ بیچ بیان اسباب افراط اسہال کے اور ذکر تدارک افراط اسکے کا اور معلوم کریں کہ
اسباب زیادتی اسہال کے چار ہیں ایک وہ کہ عروق ضعیف ہوں اور بسبب ضعف کے نزدیک
جذب دوا کے رطوبات طبیعت کو محفوظ نہ رکھ سکیں اور مسہل جذب اخلاط نا طبیعیہ کا کرے ساتھ

اسکے رطوبات طبیعیہ بھی منجذب ہوتے ہین نمنزلہ اُسکے کہ لوہا کہ مقناطیس سے منجذب ہو ہر جسم قابل الانجذاب کہ متصل اُس آہن کے ہو بھی اُسکی تبعیت مین کھنچتا ہے اگر کوئی چیز مانع نہو دوسرے وہ کہ افواہ عروق کے وسیع ہون اور اس سبب سے ماسکہ متوسط القوۃ قادر نہو اوپر کمال سدّ افواہ کے تو منع کرے رطوبات طبیعت کو نکلنے سے ساتھ مصاحبت اخلاط مستفرغہ کے تیسرے وہ کہ مسہل ذی اللذع ہو اور اُس سبب سے جس وقت کیفیت لاذعہ اُسکی عروق کے منھ مین پہونچے عروق متحرک ہون بارتبہ عذالی جہتہ مجیلہا ایس بالضرور وسیع ہون از حیثیت لذع سے منضم نہون چوتھے وہ کہ اکتساب کرے بدن دوا سے مستفرغ سوء مزاج حار کو یا مایجری مجری سوء مزاج کو کیفیت مسہلہ ہو نظیر پہلی سخونت مزاج ہے افراط سے اور شک نہین ہے کہ بیچ اس صورت کے رطوبات ممتد ہوتے ہین اور طبیعت واسطے تفرز کے محتاج دوا کی ہوتی ہے اور نظیر دوسری اکتساب امعا ہے دوا سے قوت مسہلہ کو اور ظاہر ہے کہ بیچ اس حالت کے اگرچہ دوا نکلتی ہے لیکن اس سبب سے کہ قوت اُسکی بیچ امعا کے باقی ہے اسہال آتا ہے اور پوشیدہ نہین ہے کہ قوت مسہلہ جاری مجری سوء مزاج ہے باعتبار احداث ضرر کے اسلیے کہ سوء مزاج محصور ہے بیچ کیفیات اربعہ کے اور قوت مسہلہ غیر اُسکے ہے اور جو اسباب افراط اسہال کے معلوم ہوے تدارک اُسکا جس سبب سے کہ مناسب ہو چاہیے کرنا مثلاً درصورت ضعف عروق کے تقویت دین ساتھ غذاؤن مقوی قابض کے اور سونگھانے عطریات قابض کے وقت کھلنے منھ رگون کے بھی تقویت لازم ہے ساتھ اغذیہ اور شموم مذکورہ کے اور واسطے تسدید کے مغریات کو بھی ساتھ مقویات کے ملاوین اور اس سبب سے کہ فرق بینہما من حیث الآثار مشکل ہے ساتھ ادویہ مشترک النفع کے علاج چاہیے کرنا لان تدبیر کلیہما واحد اور بیچ وقت حدت دوا کے ازالہ لذع کا مغریات اور مبردات سے چاہیے کرنا اور بہترین اشیا بیچ اسجگہ کے وہی ہے اور بیچ سوء مزاج اور بقاے قوت مسہل کے تعدیل مزاج اور اصلاح حال عضو کرین اب وہ تدبیرین کہ مخصوص واسطے قطع اسہال کے ہین ذکر کرتا ہون مین موافق حاجت کے کام مین لاوین ربط اطراف مفید ہے پہلے بغل اور بن ران سے باندھنا شروع کرین اور اسفل کی طرف اوتارین اور بھی تریاق فاروق اور فلونیا نافع ہے اور بھی تعریق قابض ہے بسبب جذب کرنے مادہ کے طرف ظاہر کے خواہ تعریق استحمام سے کرین خواہ تبخیر پانی گرم سے چادر بدن پر لپیٹ کر اور سر اُس سے باہر نکالکر اور

اگر پسینا زیادہ ہو شربت انار اور شربت بہی کا پلاوین اور پانی سیب اور بہی کا اور پانی مورد تر کا اوپر بدن کے
ملین خصوصاً پیٹھ مین اور سخلخے طیبہ پانیون ریاحین اور عصارات خواکہ طیبہ اور صندل اور کافور اور گلاب سے
ترتیب دیکر سونگھاوین اور بھی ملنا اعضا کا اور گرم کرنا اونکا اور لگانا محاجم ناری تحت الاضلاع اور
بین الکتفین کا اور تضمید معدہ اور احشا کا ساتھ اضمدۂ قابضہ کے کہ جو کے ستو اور سیب کے پانی اور بہی کے
پانی اور آب مورد اور گلنار اور طباشیر اور خرنوب اور مانند انکے سے بنایا ہو فائدہ مند ہے اور اسیطرح
تمہین پیٹھ کی روغن بہی اور روغن مصطگی سے اور اسیطرح تقویت شمومات طیبہ سے اور اسیطرح چند لقمہ روٹی کے
بیچ پانی کھٹے انار کے ڈبوکر کھلانا اور بعد اُسکے تھوڑا کعک گھسکر شراب ریحانی مین تر کرکے دینا اور
اسیطرح ستو جو کے تھوڑے خشخاش مین بھیکر کھلانا اور اسیطرح حب الرشاد ایک درم بھونکر اور دہی مدن
جوش دیکر جب گاڑھا ہو پلانا وہ نہایۃ فی القبض ینفع المرطوب اور اسی طرح اسپغول بریان اور گوند
اندگل ارمنی روغن گل مین چرب کرکے مع رب بہ اور رب سیب اور شراب غورہ کے دینا اور اس شخص کو
کہ مزاج اسکا بہت گرم ہو اور اسی طرح ہیجان مین لانا اسکا اگر بیٹھنے گرم پانی سے ہو اور وضع اطراف
بیچ پانی گرم کے مانع اسہال ہے اور واجب ہے کہ غذا بھی قابض دین اور پانی غورہ کا اور مانند انکے برف
مین ٹھنڈا کرکے مفید ہے اور چاہیے کہ ہوا گھر کی معتدل کرین اسلیئے کہ ہوا سے بارد واسطے عصر مواد کے
اسہال کو مدد دیتی ہے اور ہوا سے گرم بھی محد اسکی ہے اگر موٹ سترخی ہو اور تبرید ظاہر تن معین
منع اسہال ہے اور شربت شاہد ستو پس اجتناب اُسسے لازم جانین اور معلوم کرین کہ جسوقت تبرید تن
معدلہ اور قابضہ مفید ہوں اور ضرورت ہو آخر الامر مخدرات اور جالبات نوم چاہیے دینا
اور واجب ہے کہ قرص اور سفوف قابضہ نزدیک طبیب کے موجود رہین تو وقت حاجت کے
کام مین لاوے جو یہ اشیا بیچ قرابادینون کے مملو ہین اسجگہ لکھنا اونکا اچھا نجانا جسکا جی چاہے
اُنمین دیکھ رے فائدہ بیچ تدبیر اُس شخص کے کہ اُسکو مسہل دین اور عمل نکرین جسوقت بیچ
عمل مسہل کے دیری معلوم ہو اور جانین کہ عمل نکرنا اُسکا کچھ ایذا انہین دیتا ہے بہتر وہ ہے کہ اور حرکت
کے باعث ہوں بیچ اس دن کے اور اگر مغص اور تشویش اور سدر اور صداع اور تمطی اور تثاءب
لاوے اور دوا سب تک بیچ معدہ کے ہو ماء العسل گرم یا پانی گرم نمک ڈالکر دین تو وہ اخلاط کو تحریک
کرکے مدد دے اوپر اجابت کے اور چاہیے کہ مطبوخات فواکہ اور ازبار طیبہ سے مدد دین اور بھی

اسوقت مین مصطگی پسی ہوئی ایک درم سے دو مثقال تک ساتھ پانی گرم کے کہ مانع الیمین ہر آ
اسیطرح تناول اشیاے قابضہ کا خصوصًا کہ عطریہ ہون مانند سفرجل اور تفاح اور مثل انکے اس مقام
پر تعدیل ہین اسلیے کہ یہ چیزین واسطے قبض فم معدہ کے اور اُسکے ماتحت کو کہ اُسکے قریب ہو معدہ کرتی
ہین اور متلی دفع کرتی ہین اور دوا اور خلط کو فوق سے مائل طرف اسفل کے کرتی ہین اور بسبب عطریت کے
طبیعت کو قوت دیتی ہین اور اشیاے مذکورہ لامحالہ اعانت دیتی ہین اوپر اجابت کے اور اگر ان تدبیرون سے
اجابت نہو جلد قے کرین تو دوا کہ بیچ معدے کے باقی ہو دفع ہو اور امن اسکی مضرت سے ہو اور
جسوقت دوا معدے سے امعا مین گئی ہو اور دہان بند ہوئی ہو اسیطرح ماء العسل اور کھاری پانی
دین اور اسوقت مین حقنہ اور شیاف لینہ سے مدد کرنا چاہیے اور نشان خالی ہونے معدہ کا دوا سے
اور اوتر نے اُسکے کا طرف امعا کے وہ ہو کہ بیچ معدہ کے کچھ ثقل اور اضطراب اور متلی نرہے اور
ڈکار خالی رایحہ دوا سے آوے اور اسجا یہ کہ حقنہ اور اور تدبیرین فائدہ ندین اور اعراض ردیہ مانند
تمدد بدن اور چونٹا عین اور مانند اُسکے ظاہر آوین اور درد وااو پر کو حرکت کرے اور کوئی چیز نہ نکلے
واجب ہو کہ فصد کرین تو مواد متحرکہ نکل جاوین اور اعضا اُنکے گرنے سے محفوظ رہین اور اجو مادہ ہو
کہ جسوقت مسہل دین اور عمل نکرے اگر اعراض ردی ظاہر نہون فصد کرنا چاہیے اگرچہ بعد دو تین
دن کے ہو تو مبادا بعد کچھ دنون کے مادہ حرکت کرے اور اعضاے رئیسہ کی طرف میل کرے
لیکن جمع کرنا دو مسہل کا ایک دن مین خوف رکھتا ہو اور خارج صواب سے ہو یعنے بعد تناول کرنے
مسہل کامل الوزن کے بسبب دیری اُسکے عمل کے مسہل دینا دہی مسہل ہو یا دوسرا نچاہیے اسلیے
کہ ہوسکتا ہو کہ دونون بیچ حرکت کے آوین اور اسہال افراط سے ہو اور یا دوسرے سے بھی عمل نہو
پس بہت شر ہوگا اور رہا یہ کہ جسوقت پینے والا مسہل کا مریض ہو اور مسہل خفیف ہو اور اُسکے
رہنے سے بدن مین مضرت متوقع نہو وقت عمل نکرنے کے حاجت تحریک کی نہین ہو مگر تدابیر مذکورہ
سے جو کوئی کہ اسہل اور اصلح حال مریض سے ہو کام مین لاسکتے ہین **فائدہ** بیچ بیان اُن اعراض اور
امراض کے کہ بعد مسہل کے اتفاق ہوتا ہو اور بیان انکے تدارک کا بہت اتفاق ہوتا ہو کہ پیچھے اسہال
اور فصد کے درد جگر مین ظاہر ہوتا ہو بسبب ٹھہرنے مادہ کے اُسمین نزدیک ہبوط کے جیسے کہ
اسہال مین یا وقت صعود کے جیسے کہ فصد مین اسلیے کہ جگر ممر مواد کا ہو اور نزدیک اسہال کے

شاید مواد منجذبہ عروق سے کہ طریق امعاء سے متوجہ نکلنے کے ہین جب جگر مین پہونچین بسبب ضعف جگر کے
یا بسبب اور کوئی امر کے تھوڑا اُنسے جگر مین رہجاوے اور درد پیدا کرے بسبب اذیت پانے اُسکے
غشاے محل کے اسیطرح نزدیک فصد کے اس سبب سے کہ مواد معدہ سے اور حوالی اُسکے سے متوجہ
طرف جگر کے ہوتے ہین یا جانب عروق سے نکلتے ہین شاید کہ تھوڑا اُنسے جگر مین رہجاوے اور درد
پیدا کرے اور علاج ان دردون کا پینا گرم پانی کا ہو اسلیئے کہ پانی گرم اور کھارٹا ہو اُسکو بسبب غسل
تحلیل کے اور جو یہ مادہ قلیل ہو اور خیر قشبت بیچ جگر کے اور بسبب قرب عہد کے ضعف بیچ قوتون جگر کے
پیدا انھین کیا ہو حاجت معالجہ قوی کی نہین ہو گرم پانی کافی ہوتا ہو اور اسیطرح بہت ہوتا ہو کہ بعد
اسہال کے حمی ظاہر ہوتی ہو یا اورام دموی اس سبب سے کہ خون بیچ بدن کے بہت ہو اور
بسبب اسہال کے کہ حرارت لازمہ اُسکی ہو باعتبار حرکت مواد کے اور حرارت دوا کے خون مین
ہیجان ہو کر تپ ظاہر ہوتی ہو علاج اُسکا فصد ہو اور اکثر اعراض یہی کافی ہوتا ہو اور شاید کہ بعد
فصد کے طرف تبرید قوی کے مانند قرص کافور کے اور مانند اُنکے حاجت پڑتی ہو وقت قوی
ہونے جوش کے اور کبھی بہت ہوتا ہو کہ اگرچہ دوا معدہ سے نکل گئی ہو لیکن بو اُسکی باقی ہو اور
گمان ہو کہ دوا باقی ہو مزیل اُسکا تناول کرنا ستو جو کا ہو اور کبھی بہت ہوتا ہو کہ بعد اسہال کے
ہچکی ظاہر ہوتی ہو تدبیر اُسکی یہ ہو کہ اسبغول بیچ روغن کدو اور پانی سرد کے جھڑک کر دیوین
اور اطراف باندھین اور معطسات کے سونگھانے سے چھینک لاوین اور کبھی بعد اسہال کے
سوزش اور حرارت بیچ معدہ کے ظاہر ہوتی ہو پینا لعاب اسبغول اور لعاب بہدانہ کا ساتھ روغن گل
کے یا روغن بادام کا یا روغن تخم کدو کا ملایا ہوا مزیل اُسکا ہو ہر ساعت یہی دینا چاہیے اور اگر سبب
سوزش کا مادہ دبونا مادہ گرم کا ہو اور زوال اُسکی حدت کا ان چیزون سے نہ ہو تو قے کرانا یا اُسے
اور کبھی تناول کرنا قوابض کا بسبب عصر کرنے اعلاے معدہ کے مادے کو انحدار کرتے ہین اور
تسلی اور کرب کو دور کرتے ہین اور کبھی مغص اور غشی اور مانند اُنکے اعراض مذکورہ سے کہ نزدیک عمل
نکرنے دوا کے ظاہر ہوتے ہین بعد عمل کے بھی اتفاق اُنکا ہوتا ہو بسبب انحدار مادے کے طرف
معدہ کے اور حوالی قلب کے اور نہ نکلنا اُسکا تدبیر اُسکی بھی تعدیل ہو اور نکالنا قے سے یا تناول قوابض سے
انتباہ ادویہ مسہلہ سے بعضے کثیر الغائلہ ہین یعنے اُنمین تکلیف اور اذیت بہت ہو مانند خربق اسود

اور فرفیون اور تربد کے کہ سفید اور جید نہو بلکہ سیاہ اور زرد اور عفن ہو اور مانند غاریقون سیاہ اور
مازریون اور ریوند چینی کے کہ فارسی مین اسکو بیدانجیر ختائی کہتے ہین اور مانند انکے جہان تک ممکن ہو
انکو استعمال نکرین اور اگر اتفاق پڑے بہتر وہ ہر کہ دوا کو جہانتک ہوسکے بدن سے نکالین بارہ
ترنگے یا بانخدار اور واسطے دُور کرنے سمیت کے تریاق دیوین اور واسطے دفع مضرت مازریون کے
دعا یہا اور روغنہیا اور مسکہ اور روغن تل نفع تمام رکہتے ہین اور چیزین مذکور کو مکرر دینا چاہیے
اور بعد انکے تھوڑا سرکہ ساتھ پانی سرد کے اور واسطے تیزی فرفیون کے روغن گاو اور مسکہ اور لعاب
اور ادہان اور گلاب سرد کرکے اور ماء الشعیر ساتھ روغن بادام کے اور پانی انار اور پانی سیب کا اور
شوربا مرغ سمن مفید ہوتا ہر اور صندل اور کافور اور گلاب سونگھانا نافع ہر اور واسطے اذیت
ریوند چینی کے رب سیب اور رب بہی دینا اور سرد پانی سے غسل کرنا اور اوپر سر کے سرد پانی
بہت ڈالنا فائدہ مند ہر اور واسطے تربد اصفر اور عفن کے پانی شدید البرد پلانا اور اندر اسکے
بٹھانا نافع ہر اور جانین کہ تناول ماست یعنے جغرات کا مضرت اکثر مشروعات سمی کو مانند مازریون
دفع کرتا ہر اور اسہال مفرط کو باز رکھتا ہر اور شیر تازہ گرم کیا ہوا حدت دوا کو دُور کرتا ہر لیکن
اگر تپ ساتھ حرارت مفرط کے ہوئے ہوئین اور جسوقت بعد دوا کے تر غوفن کی آوے شراب انگوری
تازہ دودہ مین پلاوین اسطرح کہ دودہ زیادہ ہو اسکو دیوین ضرر دوا کو روکتا ہر اور پیاز سرکہ
مین پروردہ کرکے رکھنا اس متلی کو کہ بعد دوا کے پیدا ہوتی ہر روکتا ہر فائدہ بیچ بیان ترکیب ادویہ
مسہلہ کے اور انکی ترکیب مین نو چیز مرعی رکھنا چاہیے ایک وہ کہ جانین کہ ادویہ مسہلہ تمام مع
معدہ کو مضر ہین پس لازم ہر کہ ادویہ طیبہ مقویہ قلب ساتھ اسکے ملا دین تو ضرر اسکا فم معدہ
باز رکھے اور روح حیوانی کو کہ سبب اعضا مین آمیزہ ہر قوت دے اور اوپر اسہال کے مدد کرے
دوسری وہ کہ ساتھ دواؤن مسہل کے چیزین لزوجت ملا دین لان الادویۃ تنقص الاسہال لانحراف
المواد الی المثانۃ تیسری وہ کہ دوا سخت تشنیع نکرین اسلیئے کہ سبب ہوتا ہر کہ طبیعت
بسبب حلاوت کے اسکو عوض غذا کے صرف کرے اور اس سے مشغول نہو چوتھی وہ کہ
دوائے سریع العمل کو ساتھ بطی العمل کے مرکب نکرین کیونکہ گمان ہر کہ بطی العمل قوت سریع العمل کو
توڑتی ہر جب تک سریع العمل جلد فارغ ہو بطی العمل بعد اسکے بیچ حرکت کے آوے اور بسبب

زیادتی عمل کے بیچ تاثیر ہر واحد کے ضعف ہوتا ہی اور مقصود حاصل نہین ہوتا اور اگر ترکیب ہی ہو
دو دوا کا اتفاق پڑے چاہیے کہ مقدار وزن کا اور تجویز اخلاط ایسی کرین کہ دونون دوا سے
ایک مزاج اور ایک قوت ظاہر ہو پانچوین وہ کہ جانین کہ بہت چیزین ایسی ہین کہ بدون امتزاج
تریاق کے جلد عمل نہین کرتی ہین اور مادہ غلیظ کو نہین نکالتی ہین لہذا ملانا سونٹھ کا بیچ تبرید کے
لازم جانا ہی چھٹی وہ کہ دوا قابض مانند ہلیلہ کے کہ استفراغ اُنکا بعصر ہوتا ساتھ دواے لزج
کہ عمل اُسکا پھسلانے سے ہوتا ہی مرکب نکرین اور اگر کرین ایسا چاہیے کہ پہلے قابض عصر کرین
بعد اُسکے لزج خلط کو جنبش دین اسواسطے کہ اس صورت مین خوف اسکا ہی کہ قابض نے بسبب
عصر کے مجاری کو تنگ کیا ہو اور لزج کہ بعد اُسکے خلط کو جنبش دے راہ نکلنے کی نہ پاوے
اور شاید کہ عضو مین رہجاوے اور ورم پیدا کرے یا سدہ بلکہ ایسا دینا چاہیے کہ پہلے دواے
لزج خلط کو پھسلانے لگے بعد اُسکے قابض عصر کرے تو خلط جلد دفع ہو تمام قوت سے اور یہ امر بسبب
تنقیص مقدار قابض کے اور تکثیر مقدار لزج کے یا بسبب تقدم شرب لزج کے حاصل ہو ساتوین
وہ جانین کہ جو چیز مصلح ہی منقص عمل کی ہی پس جسقدر مصلح کم ہو اسطرح کہ اصلاح کرے اور نقصان
عمل مین بہت نکرے بہتر ہی اور تقدیر اُسکے مقدار کی وقت تیقن ضرر کے چوتھائی حصہ ہی اور
وقت تیقن ضرر کے برابر مسہل کے بلکہ زیادہ اُسپر اُس درجے تک کہ بطلان بیچ عمل مسہل کے نہ لاوے
اور حد تیقن مضرت کا بیچ حق کسی شخص کے بدون تجربہ یا حدس صائب کے کہ باعتبار مزاج کے
حکم اُس سے کرین نہین ہوسکتا ہی کما لا یخفی آٹھوین وہ کہ اگر اجزاے مختلف سے مطبوخ بناوین
بالتنوع جو اجزاے مذکور سے قابل پگھلانے کے ہون مانند نمک اور صموغ کے اُنکو موافق مقدار
شربت کے ڈالنا چاہیے اور جنکا ثفل رہجاتا ہی اور قوت اُنکی بیچ مطبوخ کے آتی ہی وزن اُنکا
دونا کرنا چاہیے تو عوض ثفل کے قوت اُسکی ساتھ مقدار شربت کے برابر آوے مثلاً جس
شخص کو کہ جرم ہلیلہ دو درم دیتے ہین بیچ مطبوخ کے چھ درم ڈالنا چاہیے یا چار درم اور ترنجبین
اگر شربت اُسکے جرم کا مثلاً آدھا درم ہی مطبوخ مین دو درم ڈالنا چاہیے اور انھین پر قیاس کر لیجیے
اور دواؤن کو نوین وہ کہ جو دوائین متعددہ کو مرکب کرین وزن ہر ایک کا وزن نامی اُسکے
کہ اکیلی دیتے ہین کم کرنا چاہیے تو مجموع سے مقدار شربت معتدل حاصل ہوگا جہان تک ہو

اکیلا دو درم کفایت کرتا ہی اور ہلیلہ چار درم اور غاریقون ایک مثقال اور صبر آدھا درم جب
ان چارون کو مرکب کرین تربد چار دانگ اور ہلیلہ ایک درم اور غاریقون آدھا درم اور صبر
چار دانگ ڈالنا چاہیے لیکن جانین کہ اس صورت مین ہی کہ جس شخص کو ایک دوا شربت
کامل دیتے ہین اور عمل تمام کرتی ہی اُسکو وقت ترکیب کے کم کرنا مقدار کا لازم ہی تو عمل مین افراط
نہو لیکن اس شخص کو کہ شربت کامل ایک دوا کا اثر تمام نہین کرتا ہی اور احتیاج تکثیر کی ہی بیچ حق
اس شخص کے وقت ترکیب کے بھی اگر ادویہ متعددہ ہر ایک سے شربت کامل کرین باک
نہین ہی بالجملہ احتیاط واجب ہی اور تجربون سے دریافت کرنا حال کا واجب اور کثرت
شربات کی بدون تحقیق مزاج کے غیر مناسب ہی اور جو بیچ قرابادینون کے مسہلات مرکبہ انواع
انواع لکھے ہین لکھنا اُنکا یہان مناسب نہ جانا **فائدہ** بیچ بیان اس امر کے کہ عمل ادویہ مسہلہ کا
کتنی قسم ہی معلوم کرین کہ دوائے مسہل بعضی اسہال کرتی ہین بسبب تحلیل کے سہ خاصیت کے
تنکیر اُسکی تربد ہی اور بعضی بسبب عصر کے ساتھ خاصیت کے مثال اُسکی ہلیلہ ہی اور بعضی بسبب
اتلاق کے مانند آلو اور لعاب اسبغول کے اور اکثر ادویہ قوت سمیت رکھتی ہین اور بطریق قہر
طبیعت کے اسہال لاتی ہین اور اصلاح ایسی چیزون کی ساتھ اُن چیزون کے کہ اُنمین خاد زہریت
ہو واجب ہی اور معلوم کرین کہ حرارت اور حراقت اور قبض اور عفونت اور عفوصت اکثر مدد
کرتی ہی اوپر عمل دوا کے بشرطیکہ خاصیت اُنکی موافق آوے خاصیت اُسکی کو اسلیے کہ حرارت
اور حراقت مدد کرتی ہین اوپر تحلیل کے اور عفوصت مدد کرتی ہی اوپر عصر کے اور حموضت
اوپر تقطیع کے اور اوپر گذر چکا ہی کہ برودت مدد دیتی ہی مسہل بالعصر کو اور حرارت اُسکی ضعف ہی
فائدہ بیچ بیان کیفیت ادویہ مسہلہ و منقیہ کے اور طریق نفوذ کرنے قوت دوا اور جذب
کرنے اخلاط اور ذکر خصوصیت بعض دوا اُنکا ساتھ بعضے مواد کے اور علامت جذب دوا کی
اور کیفیت نکلنے مواد کے بدن سے بعد منجذب ہونے کے اور پہونچنا اُنکا بیچ جگر کے اور بیان
فرق کا بیچ عمل جاذبہ مسہلہ و منقیہ کے یہ فائدہ متضمن ہی تین تکتہ پر نکتہ بیچ عمل دوا اور طریق اور
قوت دوا کے اور انجذاب مواد کے اور ذکر خصوصیت بعض دوا اُن کا ساتھ بعضے اخلاط کے
جانین کہ بیچ جذب مواد کے تین مذہب ہین ایک بعض محدثین کا دوسرا بعض متقدمین کا تیسرا

محققین کا مذہب بعض محدثین کا یہ ہی کہ جذب مواد کا بہ سبب اضطرار خلاکے ہی اس سبب سے کہ جو
دوا اوپر معدہ کے وارد ہوتی ہی طبیعت کو حرکت دیتی ہی اوپر دفع فضول کے کہ معدہ اور حوالی معدہ
مین ہین اور نزدیک نکلنے فضلات مذکور کے فضول دیگر اعضا مجاورہ سے منجذب ہوتے ہین
بسبب محال ہونے خلاکے اور یہ راے نزدیک اہل تحقیق کے فاسد ہی اس دلیل سے کہ اگر جذب
مواد کا بسبب استحالہ خلاکے ہو وقت پینے اُس دوا کے کہ واسطے نکالنے ایک خلط کے مخصوص ہی
استفراغ اس خلط کا نہو سکے اسلیے کہ خلا مین جذب کرتی ہی مگر اُسکو کہ وہ انجذاب مین تابعدار زیادہ ہو
بعد اسکے جذب کرتی ہی اُسکو کہ وہ خاصی زیادہ ہی اور حال یہ ہی کہ یہان ایسا مشہود نہین ہی
اور مذہب بعض متقدمین کا وہ ہی کہ انجذاب مواد کا جاذبہ دوا سے ہی نہ خلا سے اور شان اُسکی
سے یہ ہی کہ پہلے مادۂ رقیق کو جذب کرتی ہی اور یہ قوم اگرچہ بیچ اثبات جذب کے بسبب
دوا کے ساتھ اہل تحقیق کے موافقت رکھتے ہین لیکن بیچ تخصیص جذب کرنے اوّلاً مادۂ رقیق
خطا کی ہی اس جہت سے کہ اگر ایسا ہوتا نکلنا خلط غلیظ کا پہلے قطعاً نہو سکتا اور حال یہ ہی
کہ بعض دوائین پہلے مادۂ غلیظ کو نکالتی ہین فقط بدون اسکے کہ پہلے مادہ رقیق کو نکالین
پس باطل ہوے دونون مذہب لیکن مذہب حق محققین کا یہ ہی کہ جذب دوا کا جاذبہ
دوا سے ہی بسبب اُس خاصیت کے کہ صانع حقیقی نے اُسمین ودیعت کیا ہی اُسی قوت سے
جذب مواد کرتی ہی بمثابہ مقناطیس کے لوہے کو اور بیچ جذب دوا کے تقدم انجذاب بعض
رقیق کا اور تاخر غلیظ کا مشروط نہین ہی جیسا کہ ذکر کیا ہی لیکن بعض دوا ساتھ جذب بعض
دوا کے مخصوص ہی جیسا کہ بیان اُسکا آتا ہی اور جانین کہ جرم دوا کا بیچ بدن کے نفوذ نہین
کرتا ہی اور موضع خلط مین نہین پہونچتا ہی اور بعض دوا معدے یا امعا مین رہتی ہی اور یہ
مقدمہ براہین سے ثابت ہوا واجب التسلیم ہی اور معلوم کرین کہ جیسا نکلنا خلط کا محتاج
مجاری کا ہی پہونچنا قوت دوا کا موضع خلط تک محتاج اُسکا نہین ہی اسلیے کہ قوت دوا کی
جسم نہین ہی اس سبب سے اوپر گوشت اور پوست اور عصب اور استخوان اور غشا کے گذرتی ہی
اور محل مقصود تک پہونچتی ہی اور کام کرتی ہی اور حائل ہونا ان چیزون کا مانع نفوذ قوت کا
نہین ہوتا ہی جیسے ضمادون مین کہ اوپر ظاہر بدن کے کرتے ہین محسوس ہی کہ جسطرح اثر

اعضا میں سرایت کرتا ہے یہی حکم ہے بیچ باطن کے ہے اگر جرم دوا نافذ ہوتا تو بسبب کثافت کے
ہڈی اور اعضا دوسرے سے کیونکہ نافذ ہوتا لیکن ثابت ہوا کہ قوت دوا کی نافذ ہوتی ہے
اثناء بعض دوائیں واسطے جذب ایک خلط کے مخصوص ہیں اور بعضی واسطے جذب زیادہ
ایک خلط سے اور بعضی ایک خلط کو دوسرے خلط سے زیادہ جذب کرتی ہیں اور جو دوائیں
واسطے جذب ایک خلط کے مخصوص ہیں اُنمیں بھی بعض واسطے بعض انواع اُسی خلط کے مخصوص ہیں
جیسے تربد اور شحم حنظل کہ واسطے تنقیہ بلغم کے مخصوص ہیں لیکن ہر ایک بلغم دوسرے کو نکالتی ہے اور
دوسری وجہ کے عضو دوسرے سے بمقدار دوسرے کے اور تقریر ہوا ہے کہ سقمونیا مسہل صفرا ہے
اور تربد مسہل بلغم اور حجر ارمنی مسہل سودا اور صبر مسہل صفرا اور غاریقون مسہل تینوں خلط کا
لیکن بلغم کو سودا سے زیادہ نکالتی ہے اور سودا کو صفرا سے زیادہ اور مازریون مسہل مائیت ہے
اور یہاں پہ مراد اس تقریر اور تخصیص سے وہ ہے کہ خاصیت بعض اشیا کی ایسی ہے کہ بعض اخلاط کو
پہلے جذب کرتی ہے اور جب تک کہ جنس اُس خلط کا بیچ بدن کے ہے اور طبیعت کو اُسکے دینے میں
بخل نہیں ہے دوسرے خلط کو جذب نہیں کرتی ہے نہ یہ کہ سوائے خلط مخصوص کے اور خلط کو
ہرگز جذب نہیں کرتی ہے اسلیے کہ تحقیق ہوا ہے کہ ہر دوا کہ واسطے نکالنے ایک خلط کے مخصوص ہے
جو اُسکے تنقیہ سے فارغ ہوتی اور ابھی تک بدن میں ہے نکالنا اور انواع کا اخلاط دیگر سے شروع
کرتی ہے لہذا نکلنا بلغم کا وقت پینے مسہل صفرا کے دلیل خوب پاک ہونے صفرا کی ہے نہایت
یہ ہے کہ جو اخلاط غلیظ اور متعفن ہیں مانند سودا کے یا محبوس زیادہ ہیں اور بر طبع کے مانند خون کے
انجذاب اُسکا جاذب صفرا یا بلغم سے آسان نہیں ہے خصوصاً خون کہ کوئی دوا واسطے اُسکے
جذب کے مخصوص نہیں ہے اور تنقیہ اُسکا دوا سے معمول اور معقول نہیں ہے جب تک ممکن ہے طبیعت
اُسکو منجذب ہونے نہیں دیتی لان خروجہ بالاسہال متوقع فی الآفات بلا احوال او معلوم کریں
کہ جذب دوا کا ساتھ اخلاط فاسدہ کے اختصاص نہیں رکھتا ہے بلکہ اخلاط صالحہ کو بھی منجذب کرتا ہے
و نسلم ہونے فاسدہ کے کذا قیل المسہل حقی و نیکی او نیکی بالکاف من النکایۃ او باللام من [illegible]
اور بھی معلوم کریں کہ جو دوا واسطے نکالنے ہر خلط کے خاص ہے اُسکی شان سے ہے کہ استفراغ
رطوبت بدن کا زیادہ اسکے کرتی ہے کہ استفراغ اُس خلط کا کرے کہ اُس سے مخصوص ہے اور اسی

ہین کثرت زعمی ہی نہ حقیقی اور یہ ہوسکتا ہی کہ اوپر اخلاط کا استحالہ ہوا ہو بسا تحت خلط کے جو مفرد ہے اور سبب
اسکے کثرت حقیقی اُن خلط مین ظاہر ہو نہیں استحالہ دوا کا ساتھ خلط کے تابیت تحلیل ہوتا ہی بسا تحت
اس امر کے کہ مقرر ہوا ہی کہ دواے مطلق خلط نہیں ہوتی ہی اور وہ یہ سب الالایا دوا ہے مطلق
مین یا دوا ہے بھی خانم اور اگر کوئی شخص جانب جالینوس سے یہ کہے کہ اشتے بھی یہی انکار نہیں کیا
شیخ نے کیا ہی اور یہ مشاکلت کے کیا ہی اور یہ جواب بھی دیا ہی کہ علت جذب کی مشاکلت تام
نہیں ہی اسلیے کہ اگر ایسا ہو تو مائل سے میل کرنا تو تشاکل کا لازم آوے اور جذب کو انفعال
میل کرنے والے کے نہیں ہوتا ہی اور حال یہ ہی کہ انفعال کوئی شی کا اپنے مثل سے محال ہی شیخ
بلکہ حصول جذب کا اس طریق سے ہی کہ درمیان قوات جاذب اور آلات مجذوب کے ایک
نوع سے مشاکلت بعید و ہی وجہ سے مخالفت ہوتی ہی کہ ان المنجذب منجذب کا تابع ہی
جو غالب ہی جذب کرتا ہی مغلوب کو اور وہ مغلوب بسبب حیثیت مشابہت اور مخالفت کے
کہ وہ بھی درمیان دوا کے ثابت ہی منفعل ہوتا ہی غالب کے جذب سے پس جذب کرنے
لینے سے لوازم کو صحیح ہونے مشاکلت کے علت جذب کے اعتراض وارد ہوتا ہی جواب
اسکا جانب شیخ رئیس کے ایسا کہتے ہین ہم کہ اس کلام سے بھی علت ہونا جذب کا مشاکلت
متعلق ہی نہایت یہ ہی کہ واسطے انجذاب کے انفعال متباین کے بھی شرط ہونے اور اوپر اس
تقدیر کے لازم آتا ہی کہ جس قدر جذب قوی زیادہ اور اکثر ہوتا ہی مشاکلت زیادہ اور تمام
ہوتی ہی اگرچہ کسی وجہ سے ہو اور حال یہ ہی کہ ادویہ قویۃ الاسہال اکثر سمی ہین اور اشیائے سمی
الانفعال شدیدۃ المباینت ہین واسطے رطوبات بدنی کے اور ہرگز درمیان اُنکے اور رطوبات
بدن کے مشاکلت نہین ہی چنانچہ جالینوس نے خود اقرار کیا ہی کہ دواے بھی تحلیل خلط نہین
ہوتی ہی پس جذب کو مشاکلت پر محصور کرنا صادق نہین آتا ہی اور سے اگر کوئی جگہ جذب
مشاکلت سے ہو ممنوع بھی نہین ہی اور حق یہ ہی کہ عقل انسانی بیچ دریافت کرنے حقیقت
معانی کے کہ جملہ خواص اشیا سے ہین سواے اقرار کرنے بیچارگی کے لیاقت نہین رکھتی ہی لہذا
قرشی کہتا ہی کہ قول حکما کا کہ حیثیت علت منم کی ہی اور یہ کہ شی مثل اپنے سے منفعل نہین
ہوتی ہی بتقدیرات مشہورہ سے ہی لیکن واجب التصدیق نہین ہی واللہ اعلم بحقیقۃ الامور کلہا

بیچ علت نکلنے مواد کے بدن سے بعد پہونچنے کے اوپر جگر کے اور فرق بیچ عمل مسہل اور مقی کے
جانبین کر اوپر کہا گیا ہے کہ جرم دونوں مسہل اور مقی کا جگر میں نہیں جاتا بلکہ معدے میں ٹھہرتا ہے
قوت اونکی سب اعضا کو پہونچتی ہے واسطے عروق وغیرہ کے اور انجذاب مواد کا اعضائے بعیدہ
سے ہوتا ہے مگر عروق سے اور جگر سے اور جب قوت دوا کی جگر میں پہونچی ہے اگر وہ مسہل ہے
اور طرف امعا کے نازل ہوئی اور مادہ بھی جگر سے امعا کی طرف گر کر وہاں سے بسبب دفع
طبیعت کے تنقیہ ہوتا ہے اسہال سے اور اگر وہ ابھی تک معدے میں ہے اور ابھی طبیعت اسے جگر سے
جانب امعا کے دفع کرتی ہے اور جذب دوا کے غلبہ کر کے اور وجہ اسکی بیان ہوتی ہے اور کبھی دوائے
مسہل کی معدے میں ہوتی ہے مادے کو جگر سے طرف معدے کے کھینچتی ہے پس وہ معدہ میں نکلتا ہے بسبب دفع
طبیعت کے وہ اکثر طرف امعا کے دفع ہوتا ہے لیکن اگر دوائے مقی ہو مادے کو جگر میں پہونچ کر طرف اپنے
مقام کے کہ معدہ ہے منجذب کرتی ہے اور جو معدے میں پہونچا طبیعت اسکو قے سے دفع کرتی ہے اور کبھی دوا
جگر میں پہونچکر طرف معدے کے بسبب دوائے مقی کے منجذب نہیں ہوتا بلکہ بسبب دفع طبیعت کے نیچے
کی طرف امعا کے جاتا ہے اور کبھی معدے میں پہونچکر جانب امعا کے منحدر ہوتا ہے یہ وجہ قلیل اور باب قوی
وجہ ہو جانے مقی کی کبھی مسہل اور کبھی ہو جانے مسہل کی مقی بشرط مکمیات ہوتی ہے یا بعد تنقیہ
بیچ دوائے مسہل اور مقی کے یہ ہے کہ اور یہ شدید الجذب ہے واسطے امعا میں جانے میں اور
اسکے ٹھہرنے کے معدے میں اور قوی ہونے جذب کے جانب کو جگر میں پہونچکر اپنی طرف
اور قوت دافعہ جگر کی کہ دفع اسکا وہ مادہ ہے جو کہ امعا سے متصل ہیں شدت جذب کی
طاقت نہیں رکھتی ہے کہ اسکو طرف امعا کے دفع کرے اور جو مادہ کہ معدے میں پہونچتا ہے قوت
دافعہ معدے کی مواد موذی کو اقرب طریق سے کہ مری ہے نکالتی ہے مگر یہ کہ کوئی مانع ہو پس
باقی ہے دوائے مقی مسہل بخلاف اور یہ مسہل کہ شدید الجذب ہے نیچے میں اور اطراف امعا کے
جلد منحدر ہوتے ہیں اور اگر نیچے معدے کے بھی بعض مادے کو جگر سے بسبب مقاومت انکی
دافعہ کے کرو جاتی ہے اور اسکو امعا میں نیچا طرف اپنے نہیں کھینچ سکتی ہے پس مسہل ہو کر شدید الجذب
ہو مقی ہوتا ہے اور غیر شدید الجذب مسہل اور مقی درمیان دونوں کے ہیں اور بعض
اور جو دافعہ اعضا کی غرض ہے واسطے نکالنے مواد کے اور نکالنا مادت کا ہر عضو سے طریق اقرب

مسہل ہو اور بطبع کے دفع کرنا طبیعت کا فرق کرنے والا ہو درمیان منقی اور مسہل کے ورنہ
باعتبار نفس جذب کے اور نہ تقاضا کرنا دوا کا خروج کو درمیان مسہل اور منقی کے فرق نہین ہے اسلیے
کہ نکالنا مواد مجذوبہ کا بسبب تقاضاے طبع کے مقرر ہوا ہے کما مر اور اگر کہین کہ ہم نہین مانتے ہین نکلنا
اخلاط منجذبہ کا بعد پہونچنے کے بیچ معدے اور امعا کے دفع طبیعت سے بلکہ یہ کہتے ہین کہ جو مادہ مجذوب ہوا
دواے جاذب کے پہونچتا ہے اُس سے ملکر تشبث ہوتا ہے اور دوا کی شان سے یہ ہے کہ بعد فراغت عمل کے
بدن سے نکل جاتی ہے اُس طریق سے کہ اقرب ہے اور جو دوا نکلتی ہے مواد بھی کہ ساتھ اُسکے تشبث کیے ہین
نکلجاتے ہین جیسے لوہے مین دیکھا گیا ہے کہ ساتھ انتقال مقناطیس کے وہ بھی منتقل ہوتا ہے پس بیچ استفراغ کے
حاجت ساتھ دفع طبیعت کے لازم نہین آتی ہے جواب اُسکا یہ ہے کہ یہ بات صحیح نہین ہے دو وجہ سے
ایک وہ کہ اگر ایسا ہوتا ہر طرح نکلنا مواد کا تدارک اسہال مین بدون ہمراہی دوا کے نہین ہوتا اور
حال ایسا نہین ہے اسلیے کہ بارہا دیکھا گیا خصوصاً بیچ اسہال کے کہ دواے مسہل آخر اسہال تک ہرگز
نکلی بعد نکلنے مواد کے ایک دو دست مین اکیلی بالکل نکل گئی اور رہاہت باطل کرتی ہے قیاس کو
دوسرا وہ کہ اگر نکلنا مواد کا بہ تبعیت دوا کے ہو لازم ہے کہ ہر دست مین تھوڑی دوا نکلے اور سبب
بیچ اُسکے عمل کے نقصان ہر دست مین زیادہ ہو اور مشہور ایسا نہین ہے اور جو بطلان اس قول کا
ثابت ہوا حاجت ساتھ دفع طبیعت کے بیچ نکالنے مواد مجذوبہ کے متحقق ہوئی فافہم فائدہ
بیچ بیان اس امر کے کہ بیچ تنقیہ کے حاجت اسہال کی کون وقت لازم ہے اور کفایت کرنا اوپر
فصد کے کون وقت واجب ہے اور جمع کرنا درمیان دونون کے کون وقت مجوز ہے اور نیز نزدیک
جواز جمع کے مقدم کرنا کس کا ضرور ہے جاننا چاہیے کہ امتلا محتاج کرنے والی استفراغ کی تین احوال
باہر نہین ہے ایک وہ کہ باعتبار اوعیہ کے یعنے مقدار اخلاط کے زیادہ ہو دوسرا باعتبار قوت کے
یعنے زیادتی کیفیت اخلاط کی ہو اور اطلاق امتلا کا اوپر غلبہ کیفیات کے مجاز ہے تیسرا باعتبار
دونون کے ہو اور اس مبحث کو تین نوع مین ذکر کرتے ہین نوع پہلی بیچ امتلا باعتبار اوعیہ کے
وہ دو طرح ہے ایک وہ کہ امتلا سب اخلاط سے ہو دوسرا وہ کہ بعضے اخلاط سے ہو اور یہ نوع
امتلا کی دو صنف مین بیان ہوتی ہے صنف پہلی وہ کہ امتلا بیچ سب اخلاط کے ہو اور یہ بھی دو طرح ہے
ایک وہ کہ نسبت طبیعی کہ درمیان اخلاط بدنی کے قبل امتلا کے اور بحالت صحت مین واقع ہے بعد

زائد ہونے مقادیر کے بھی وہی نسبت باقی ہے مثلاً ہم فرض کرین کہ نسبت طبیعی اخلاط کی آپسمین یہ ہو
کہ خون تین حصہ بلغم سے زائد ہو اور بلغم دونا صفرا کا اور صفرا ایک حصہ سودا کا پس یہ نسبت فرضی بعد
استفراغ کے بھی اسی طرح پر محفوظ رہے درمیان اخلاط کے اور اس صورت مین واجب وہ ہی کہ فصد کرین
اور اوپر اسی فصد کے قصر کرین اور اسہال نکرین قصر کرنا اوپر فصد کے اس سبب سے کہ اخلاط
محفوظ النسبۃ ہین اور عروق مین مشغول اور واقع ہوتا فصد کا بیچ نکالنے سب خلطون کے علی ما ینبغی
کافی ہی مگر یہ کہ فصد تنگ ہو اور اخلاط غلیظ بھی ہون کہ یہ ماخذ فصد سے خارج ہی اور نہ مشغول ہونا
اسہال سے اسلیے ہی کہ اسہال مین نکالنا دم کا نہین ہوتا ہی پس اگر اسی پر کفایت کرین اور اخلاط
نکلینگے اور خون اسی طرح باقی رہیگا اور اگر بعد اسہال کے واسطے تنقیہ خون کے فصد کرین تو
خون مرکب الاخلاط ہی اور اخلاط بھی بالضرور نکلینگے اور بیچ نسبت طبیعی کے لامحالہ اختلاف پڑیگا
بسبب کم ہونے مقدار اخلاط کے بہ نسبت خون کے اور یہ مطلوب نہین ہی آرے اگر بعد فصد کے
کوئی خلط مین غلبہ ظاہر ہو تو تنقیہ اسکا کیا چاہیے دوسرا وہ کہ بیچ نسبت طبیعی مذکور کے فتور ہوا ہو
اور اس صورت مین نظر کرین کہ غالب زیادہ خون ہی یا خلط دوسری اگر خون غالب زیادہ ہی
بھی فصد کرین اور اسی فصد پر کفایت کرین اور وجہ اسکی گذر چکی ہی اور یا اگر غالب زیادہ دوسری
خلط ہو چاہیے کہ جمع کرین بیچ فصد اور مسہل کے اور یہ امر کہ در صورت جمع کرنے کے ابتدا کس سے
کرنا چاہیے تفصیل طلب ہی اور تفصیل اسکی یون ہی کہ اگر حاجت بیچ اسہال کے ساتھ دوا سے
قوی کے ہی تقدیم فصد سے کرین بشرطیکہ خلط مذکور شدید اللزوجت اور کثیر البرودت نہو ورنہ اسہال
کو مقدم رکھین اور یہ اسہال اسطرح چاہیے کہ جسقدر خلط کہ اوپر نسبت طبیعی اخلاط زائد کے ہی
اسی طرح نکلے نہ زیادہ کہ بدرجہ تعدیل کے پہونچے اسلیے کہ اسہال خلط مذکور کا اس درجے کہ
تعدیل اسمین ظاہر ہو جائز نہین ہی اسلیے کہ نکلنا اسکا دوسری مرتبہ بیچ فصد کے کہ مستلزم
نقصان مقدار معتدل کا ہی لامحالہ نقصان کرتا ہی اسلیے کہ حصول صحت کا موقوف ہی اوپر باقی
رہنے اعتدال کے اور اگر حاجت بیچ اسہال کے ساتھ دوا سے قوی کے نہو بلکہ دوا نرم ضعیف
کافی ہو تقدیم اسہال سے کرین اور یہان بھی وہی قانون مرعی رکھین کہ خلط غالب زیادہ جیسے
نکلے اور اوپر نسبت طبیعیہ کے عود کرے فقط نہ یہ کہ درجہ اعتدال کو پہونچے تو نزدیک فصد کے

اگر دوسب اخلاط کو نکالتی ہو اعتدال سب اخلاط مین ظاہر ہو دے بدون کم ہونے کسی خلط کے
اخلاط سے اور معلوم کرین کہ حاجت دوائے قوی اور ضعیف کی باعتبار غلظت اور لطافت مواد کے
ہو جس قدر کہ مادہ کثیف زیادہ ہو حاجت دوائے قوی کی زیادہ ہو اور بالعکس اور وجہ تقدم فصد
کی بیچ صورت دوائے قوی کے وہ ہو کہ جسوقت خون بیچ بدن کے زیادہ قدر معتدل سے ہو اور
واسطے خلط غالب تر کے دوائے قوی دیوین بلا محالہ خون حرکت مین آویگا حرارت دوا سے اور
جو خون بسبب حرکت کے نہ نکلنے کے ٹہر نہین ہو سکتے کہ طرف بعض مخالف کے گرے اور نفع دوسرا بیچ
تقدم فصد کے اس حالت مین وہ ہو کہ ادویہ قویہ خصوصاً مسہلا اکثر سمی ہوتی ہین اور نزدیک کثرت
غلبہ خلط کے استکثار مقدار کی لازم ہو اور نزدیک قلت غلبہ کے قدر قلیل کافی ہو اور ظاہر ہو کہ جو
تقدم فصد سے ہو ہر ایک خلط کم ہوتی ہو اور اس سبب سے استکثار دوا کی حاجت نہین ہوتی ہو
اور ظاہر ہو کہ دوائے سمی جسقدر کمتر استعمال کرین بہتر ہو اور شرط خالی ہونے خلط غالب تر کی حرارت
اور برودت کثیرہ سے بیچ تقدم فصد کے اس سبب سے ہو کہ اگر باوجود لزوجت اور برودت خلط کے
تقدم فصد سے کرین بسبب نکلنے خون کے کہ گرم ہو برودت بیچ مزاج کے عارض ہو اور اس سبب سے
غلظت اور لزوجت خلط کی بڑہ جاوے اور بھی جو خلط کی شان سے تشبث ساتھ اعضا کے ہو نکلنا
اسکا ہمراہ خون کے بسبب اور اخلاط کے بہت کم ہوگا اور بعد فصد کے بالضرور نسبت اسکی ساتھ
باقی اخلاط کے زیادہ اُس سے ہوگی کہ پہلی تھی بسبب اعتدال مزاج کے اور اخلاط کے طرف طبیعت
اپنی کے کہ کثرت کو لازم ہو کثرت بہت اُس خلط مین ظاہر ہوگی اور طبیعت کما ینبغی تصرف اسمین کریگی
پس اس صورت مین تقدم اسہال کا لازم ہو لہذا شیخ نے فرمایا ہو کہ اذا اوجبت الضرورۃ الفصد
او استفراغاً بمثل الخریق وبالادویۃ القویۃ فیجب ان یبدأ بالفصد وکذلک اذا کانت الاخلاط البلغمیۃ
مختلطۃ بالدم ولکن اذا کانت الاخلاط لزجۃ باردۃ فربما زادہا الفصد غلظا ولزوجۃ فالواجب ان یبدأ بالاسہال
لیکن وجہ تقدم اسہال کی اس صورت مین کہ ساتھ دوائے قوی کے حاجت نہو وہ ہو کہ خلط محتاج دوائے
نرم کا اکثر یہی صفرا ہو اور اس حالت مین اگر تقدم فصد سے کرین صفرا حرکت مین آوے اور بدن
مین منتشر ہوگا اور آفات لاویگا بسبب زائل ہونے اسکے تقدم کے کہ خون ہو اسلیے کہ خون
توڑتا ہو تیزی صفرا کی بسبب اپنی رطوبت کے اسی سبب سے اکثر آدمیون کو بعد فصد کے بہوتر

اور جب اوجاع غب ظاہر ہوتے ہین بخلاف اُسکے کہ تقدم اسہال سے کرین کہ دواے ملین تحریک فاحش خون مین مین لاتی ہی اور نکالنا خلط غالب تر کا کہ پہلے وضع اُسکا مطلوب ہی بدون اذیت کے کرتا ہی اور اگر کہین کہ چونکہ نکالنا صفرا کا بعد فصد کے ممکن ہی اسہال سے پس تقدم فصد سے ضرر نہین ہوتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ فصل درمیان دونون تنقیہ کے لازم ہی اور بعد حرکت صفرا کے خوف بعض اعراض مہلکہ کا متوقع ہی پس اس صورت مین کیا ضرور ہی کہ باوجود ان احتمالات کے آدمی کو کئی دن تک آفات مین مبتلا کیا جاوے اور اُسکے حق مین خوف مہالک تجویز کیا جاوے صنف دوسری پہلی نوع سے وہ کہ امتلا بیچ بعض اخلاط کے ہو اور یہ بھی دو طرح ہی ایک وہ کہ خون فقط غالب ہو اس حالت مین بھی فصد اکیلی کافی ہی اور وجہ اسکی ظاہر ہی لیکن واجب ہی کہ خون اُسقدر لیوین کہ اعتدال اُسمین ظاہر نہو اور ابھی تک کچھ مادہ اُسمین باقی رہا ہو کہ بند کرے اور وجہ اسکی یہ ہی کہ دم مرکب الاخلاط ہی اور بیچ اُسکے نکلنے کے سبب اخلاط کا نکلنا لازم ہی پس جس وقت کہ اخلاط اوپر مقادیر معتدلہ اپنے کے ہون اور خون اکیلا زائد ہو اگر نکالنا خون کا اس حد تک ہو کہ اعتدال اُسمین ظاہر ہو بالضرور نقصان ظاہر درجۂ اعتدال سے بیچ اور اخلاط کے پڑیگا اور یہی مطلوب اور منظور نہین ہی اور اگر کہین کہ جو زیادتی اخلاط ناقصہ کی ممکن ہی نکالنا خون کا اس طرح کہ اعتدال کو پہونچے ممنوع نہو جواب اسکا یہ ہی کہ زیادتی کرنے والا اور اخلاط کا لامحالہ کم کرنے والا خون کا ہی اور جب خون بدرجۂ اعتدال پہونچ گیا ہو کم کرنا مضر ترین اشیا ہی بخلاف اُسکے کہ ابھی کچھ زیادتی خون مین باقی ہو اور واسطے زیادہ کرنے اخلاط کے کہ درجۂ اعتدال مین تھی اور نکلنے خون سے نقصان اُنمین واقع ہوا توجہ کیجاوے سی قدر خون کہ قدر معتدل سے زیادہ رہا ہی بسبب تکثیر اخلاط کے نقصان پاویگا اور برابری بیچ نسبت مطلوبہ کے حاصل ہوگی بدون تکلیف کے دوسرا وہ کہ خلط دوسری اخلاط ثلثہ سے غالب ہو اور یہ بھی دو طرح ہی پہلا وہ کہ باوجود غالب ہونے اُس خلط کے خون بھی غلبہ رکھتا ہو اس حالت مین جمع درمیان فصد اور اسہال کے اور رعایت نہ پہونچانے ہر ایک کی نقص سے بدرجۂ اعتدال کے واجب ہی وقت دو تنقیہ کے اعتدال درمیان انکے بدون نفرت کے ظاہر ہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہی اور مستحب ہونا تقدم انکا کہ کس سے ہو ضابطہ مسطورہ سے مخفی نہین ہی دوسرا وہ کہ کوئی خلط اخلاط ثلثہ سے اکیلی یا ساتھ دوسرے کے غالب ہو

اور خون اوپر اعتدال کے ہو اور اس صورت مین تنقیہ خلط غالب کا کافی ہی اور فصد کی حاجت نہین ہی
نوع دوسری بیچ امتلا باعتبار قوت کے یعنے کیفیت اخلاط کی زیادہ ہو یہ بھی دو طرح ہی ایک یہ
کہ سوء مزاج محتاج کرنے والا استفراغ کا قبیل حرارت سے ہو اور یہان نظر کرین کہ خون ناقص ہی
یا نہین اگر خون مین نقصان ہو اسہال پر کفایت کرین ورنہ فصد بھی جائز ہی اور اسہال بھی دوسرا
وہ کہ سوء مزاج محتاج کرنے والا استفراغ کا قبیل برودت سے ہو یہان اسہال کافی ہی اور فصد
جائز نہین ہی اسلیے کہ فصد سردی کو زیادہ کرتی ہی نوع تیسری وہ کہ امتلا باعتبار اوعیہ اور قوت کے
ہو حکم اسکا دو نوع سابق سے نکال سکتے ہین ساتھ لحاظ کرنے شرائط اور مراتب کے کہ مشروحا
بیان ہوا ہی اور سبب اس امر کا کہ سوء مزاج سافج کون وقت استفراغ کا محتاج کرتا ہی اور تنقیہ
اُسمین صرف واسطے کم کرنے کیفیت کے ہی پس ساتھ تکثیر استفراغ کے حاجت نہین ہی بیچ اپنی
بحث کے مضبوط ہوا ہی پس چاہیے کہ وہان دیکھا جاوے قسم تیسری دسوین فصل سے تمام بیچ
بیچ بیان حقنہ کے جانین کہ عمل احتقان کا فاضل ترین معالجات کا ہی بیچ نقص فضول کے امعا سے
اور واسطے تسکین اوجاع کلیہ و مثانہ اور اورام ان اعضا کے اور واسطے قولنج کے اور جذب
کرنے فضول کے اعضاے رئیسہ عالیہ سے مگر یہ کہ حقنہ حادہ مضعف جگر اور مورث حمی ہی
جہان تک ممکن ہو مبادرت نکرین حقنہ حادہ سے اور واسطے دور کرنے ان فضلونکے کہ اور استفراغات سے باقی رہے
ہون حقنہ خوب مددگار ہی اور اسیطرح شافہ قائم مقام حقنہ کا ہی اور جو بیچ فصل آٹھوین کے مقالہ چوتھے سے کچھ
علاج مرضی کے ہی منافع حقنہ کے اور صورت محقنہ کی اور طریق اُسکے استعمال کا اور بیان مقادیر اور تراکیب کا
اور سوا انکے جو کچھ کہ اس سے متعلق ہی مشروحا مذکور ہوا تھا یہان تکرار نہین کیا گیا اور سبھی جانین کہ
اُسی فصل مین یعنی تنطول اور نطول اور سکوب اور کماد اور طلا اور ضماد اور شموم اور لخلخہ اور نفوخ اور عطوس
اور وجور اور سعوط اور سنون اور کحل اور ذرور اور برود اور بخور اور تمریخ اور دہن اور تدہین اور شافہ اور
فتیلا اور آبزن اور پاشویہ اور شد اطراف اور حمول اور فرزجہ اور انکباب کے ساتھ فوائد کثیرہ کے
اور قواعد استعمال کے اور طریق جبر اور ربط اور کی کے مشروحا کہے گئے تھے یہان بطریق تنبیہ اور
تذکیر کے اشارہ کیا مین نے تو طالب کو آسانی ہو خاتمہ بیچ عذر قصر کرنے کے اوپر شرح کرنے
کلیات قانونچہ کے اور نہ مشغول ہونے کے بیچ شرح اُسکے معالجات کے مشہود ارباب کمال کے

ہو جیو کہ اس فقیر نے قبل اس سے ایک کتاب مبسوط کہ نام اُسکا طب اکبر ہو اور اوپر اکثر مطالب شرح اسباب اور علامات کے اور کتب معتبرہ کے بیچ معالجات کے تالیف کیا تھا اور چاہتا تھا کہ بیچ کلیات کے بھی کچھ لکھے اتفاقاً ایک دوست دل کہ مجھسے قانونچہ پڑھتے تھے اس امر پر باعث ہوے کہ اُسکی شرح لکھا دے چنانچہ بعنایت سبحانی بیچ آخر سلطنت عالمگیر غازی غفر اللہ کے شروع اُسکا ہوا اور بسبب اُسکے کہ جانا اس عاجز کا دکن سے طرف شاہجہان آباد کے اور بحدوث حوادث زمانہ کے کہ کوئی افراد انسانی اس سے خالی نہین ہر خصوص فتور بہ باعث تغیرات سلاطین جوانی سے توقف اور تاخیر اُسکے اتمام مین ہوا تھا اور بسبب ہجوم عزیزون کے بھی فرصت کم ہوتی تھی بہرحال اول جلوس بادشاہ زمانہ وحید اوانی محمد فرخ سیر بادشاہ عالمگیر ثانی ادام اللہ بقاءہ واجری فی السنۃ العالمین وفی قلوب العارفین تمام و دعاء اتمام کو پہونچایا اور باعتبار وزن قاصر اپنے کے بیچ بسط کلام کے اور تنقیح مرام کے تقصیر نہین کی امید کہ منظور نظر علماے عظام اور حکماے کرام کے آوے وما توفیقی الا باللہ اور وسیلے لکھنے اس رسالہ کے اگرچہ اکثر کتب حاضر تھے لیکن قانون اور شرح قرشی علیہ الرحمۃ والغفران سے مرقوم ہوتا تھا اگر کوئی جگہ کسی شخص کو کچھ تردد ہووے وہان دیکھ لیوے اور احیاناً اگر کوئی خطا اس عاجز کے سمجھنے مین واقع ہوئی ہو بعد ظاہر ہونے خطاے ظاہر کے اصلاح کرنا اُسکا اوپر اُس شخص کے کہ جو واقف ہوا ہو واجب اسلیے کہ غرض اس محنت سے صرف انتفاع عام ہے والسلام

خاتمۃ الطبع

حکیم مطلق اور شافی برحق کا شکر ہے کہ اندنون نسخہ اکسیر القلوب ترجمہ مفرح القلوب مترجمہ مولوی حکیم محمد نور کریم مرحوم بار سوم مطبع نامی منشی نولکشور مین بمقام لکھنؤ ماہ اگست ۱۸۸۰ء مطابق ماہ شعبان ۱۲۹۷ ہجری کے مطبوع ہوکر کحل الجواہر دیدۂ اہل شوق ہوا

علاج الامراض - اردو طب کی مستند کتاب مترجمہ حکیم ہادی حسین خان -

رسالہ قارورہ - شناخت رنگ و قوام و رائحہ بول مین عمدہ رسالہ مؤلفہ حکیم غلام یحیی -

مرکبات احسانی - بطور قرابادین ہر مرض کی تشخیص بہ ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی -

عجالہ مسیحی - معالجہ امراض وبائی و سوء ہضمی مؤلفہ حکیم سید محمد ولی -

کیمیائے عناصری - ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم -

تشریح الاجسام - علاج اقسام بخور ابحینسی مؤلفہ میر افضل علی ڈاکٹر -

مجمع البحرین - یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری مین بمقابلہ ہے اس عنوان کی کتاب اتنک تالیف نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ نے یادگار بنائی -

ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی - کلیات و معالجات طب مین اعلے درجہ کی کتاب جو بالا فارسی مین تصنیف حکیم اسمعیل بن الحسن محمد احمد الحسنی جرجانی تھی اُسکا ترجمہ اردو مین منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی نے سہت سلیس اردو عام فہم مین فرمایا تین جلدین

۱ - حصہ اول -
۲ - جلد پنجم و ششم و ہشتم - یکجائی - چھاپی
۳ - جلد ہفتم و ہشتم و نہم و دہم - یکجائی

تریاق سموم - نسخے ممتحن اقسام سانپونکے علاج مین مع انکی شکلین اور تصاویر اور مقام کی پیدائش کے مؤلفہ حکیم [illegible]ب الدین احمد -

ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس بوعلی سینا کا جلد اول کلیات فن طب مین ترجمہ مولوی غلام حسنین -

شفاء الامراض - مخصوص ہر ہر عضو کے امراض کا علاج مؤلفہ حکیم محمد نور کریم -

ترجمہ اردو امرت ساگر - بیدک مین انتخاب کتاب ہے جس شخص نے اسکے جس نسخے کو آزمایا مجرب پایا ترجمہ پنڈت پیارے لال ملازم مطبع -

مجموعہ میزان الطب - اردو رسالہ بحران وغیرہ مفصلہ ذیل -

۱ - میزان الطب اردو - ۲ - رسالہ بحران اردو - ۳ طب عریزی -
۴ رسالہ دلائل النبض ۵ - رسالہ دلائل البول - مترجمہ حکیم مولوی صادق علی

کتب طب فارسی

اکسیر اعظم - چار جلدین جامع کلیات و معالجات

طب جو مؤلفہ حکیم محمد اعظم خان الملقب بحکیم اعظم جہان۔

ملخص الفصول البقراطی۔ مشہور کتاب بقراط کی جسکی تلخیص مولوی غلام حسنین نے فرمائی۔

خلاصۃ التجارب۔ تجربات طبیہ حکیم علویخان مدونہ حکیم بہاء الدولہ بہادر۔

ایضاً۔ مطبوعہ جدید۔

تجربات اکبری۔ محشی تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی معروف بحکیم ارزانی۔

تحفۃ الحکمۃ۔ مصنفہ حکیم سلیم الدین خان۔

تشریح منصوری۔ مع رسالہ چوب چینی مشہور کتاب معالجہ و تشریح میں مصنفہ حکیم منصور بن حکیم محمد یوسف۔

ضیاء الابصار۔ مصنفہ حکیم محمود خان۔

تجربات رضائی۔ معالجہ امراض ضعف باہ رشانہ میں مؤلفہ حکیم سید رضا حسین۔

مقدمۃ العلاج۔ مصنفہ حکیم محمد سلطان علی خراسانی

میزان الطب۔ محشی مشہور کتاب طب کی مع رسائل ذیل تصانیف مختلف۔

۱۔ میزان الطب محشی مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی۔

۲۔ رسالہ دلائل النبض۔

۳۔ رسالہ دلائل البول۔

۴۔ رسالہ بحران مع جدول ایام بحران۔

انیس الاطباء۔ مصنفہ مولوی محمد بہادر علی۔

طب اکبر۔ بڑی مستند کتاب طب میں تصنیف حکیم محمد اکبر ارزانی۔

مطب علویخان۔ نسخے نادر تجربے کا مجموعہ از حکیم علویخان۔

مفرح القلوب۔ مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی

عجالۂ نافعہ۔ مصنفہ حکیم محمد شریف خان۔

ام العلاج۔ عجیب رسالہ حاوی تراکیب معالجات طبیہ سرد دولت نور الدین ... بادشاہ غازی میں تصنیف حکیم ثناء اللہ نیروز جنگ کی۔

طب یوسفی۔ مع مجموعہ چند رسائل ذیل

۱۔ رسالہ نبض۔ ۲۔ رسالہ قارورہ

۳۔ رسالہ ستہ ضروریہ۔ ۴۔ رسالہ مقطعات یوسفی۔ ۵۔ رسالہ ماکول و مشروب۔ ۶۔ قصیدہ در حفظ صحت ۷۔ رسالہ بحران۔

زاد ... سے یا رسالہ ذیل کے لیے [illegible]

[illegible]